تاریخِ احمدیت

ضلع اسلام آباد



شائع کردہ: جماعت احمدیہ، اسلام آباد

(صرف احمدی احباب کے لئے)

تاریخ احمدیت

ضلع اسلام آباد

مرتبہ: خواجہ منظور صادق

شائع کردہ: جماعت احمدیہ اسلام آباد

فہرست عناوین تاریخ احمدیت ضلع اسلام آباد

پہلا باب

کچھ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے بارے میں

دوسرا باب

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ ماموریت

تیسرا باب

اس علاقہ سے تعلق رکھنے والے رفقائے حضرت اقدس

چوتھا باب

چند ایسے رفقائے حضرت اقدسؑ جنہوں نے اسلام آباد کو اپنے بابرکت قدموں سے سرفراز فرمایا

پانچواں باب

خلفائے احمدیت کے اسلام آباد کے مبارک سفر

چھٹا باب

جماعت احمدیہ اسلام آباد کا قیام اور ترقی کا سفر

ساتواں باب

بیت الذکر اسلام آباد کی تعمیر کا آغاز اور تعمیر کے مختلف مراحل

آٹھواں باب

اسلام آباد میں امارتی نظام کا قیام

نواں باب

نفوس و اموال میں برکت

دسواں باب
اسلام آباد کی ضلعی جماعتیں

گیارھواں باب
ذیلی تنظیمیں

بارہواں باب

متفرق عنوانات

تیرہواں باب

جماعت اسلام آباد سے وابستہ چند نامور شخصیات اور خادمان سلسلہ جو اب ہم میں موجود نہیں

سولھواں باب (پرانی یادیں)

اسلام آباد کے پرانے احمدیوں کی یادوں کی کہانی خود ان کی زبانی

ممبران تصنیف کمیٹی برائے ’’تاریخ احمدیت اسلام آباد‘‘

۱۔مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب	امیر ضلع۔سرپرست اعلیٰ
۲۔مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب	نائب امیر
۳۔مکرم کموڈور شبیر احمد صاحب	نائب امیر
۴۔مکرم محمود احمد بھلر صاحب	خصوصی ممبر
۵۔مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب	جنرل سیکرٹری
۶۔مکرم خواجہ منظور صادق صاحب	سیکرٹری تصنیف واشاعت
۷۔مکرم مبشر احمد فرخ صاحب	قائد ضلع خدام الاحمدیہ
۸۔مکرم رانا محمد احمد خان	خصوصی ممبر
۹۔محترمہ سیدہ ذاکرہ ناصر صاحبہ	صدر لجنہ ضلع

نوٹ: بیرون ملک تشریف لے جانے سے قبل کچھ عرصہ مکرم غالب الدین صاحب نائب امیر اور مکرم خالد سیف اللہ صاحب بھی کمیٹی کے ممبر رہے۔

بسم اللہ الرحمان الرحیم

مکرم و محترم امیر صاحب ضلع جماعت احمدیہ اسلام آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور صحت میں برکت ڈالے اور مقبول خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین

آنمحترم کی طرف سے مرسلہ مسودہ "تاریخ احمدیت اسلام آباد" بغرض منظوری اشاعت موصول ہوا

ماشاء اللہ اچھی کوشش ہے اور ایک جامع تاریخ مرتب ہو رہی ہے

اللہ تعالیٰ مرتبین کو جزائے خیر دے۔ آمین

اس کے انڈیکس میں ہر اک ہیڈنگ کے ساتھ صفحہ نمبر بھی درج کر دیا جائے تو قاری کو پڑھنے اور ٹاپک کو مسودہ میں تلاش کرنے میں سہولت رہے گی۔ اسی طرح چوتھے باب میں مزید اضافہ کی گنجائش ہو سکتی ہے جو مزید مواد میسر آنے پر ظاہر ہے کہ ہو جائے گا نیز آٹھواں باب جو خلفائے سلسلہ کا اسلام آباد میں ورود مسعود کی بابت ہے وہ ترتیب میں پانچواں باب بن سکتا ہے

مندرجہ بالا امور کو مدنظر رکھتے ہوئے مسودہ کی نظر ثانی فرمائیں۔ والدعا السلام علیکم

بہرحال ہیڈنگ کے ساتھ صفحہ نمبر درج کرنے کے بعد مسودہ شائع کرنے کی اجازت ہے۔

دعا کی درخواست کے ساتھ

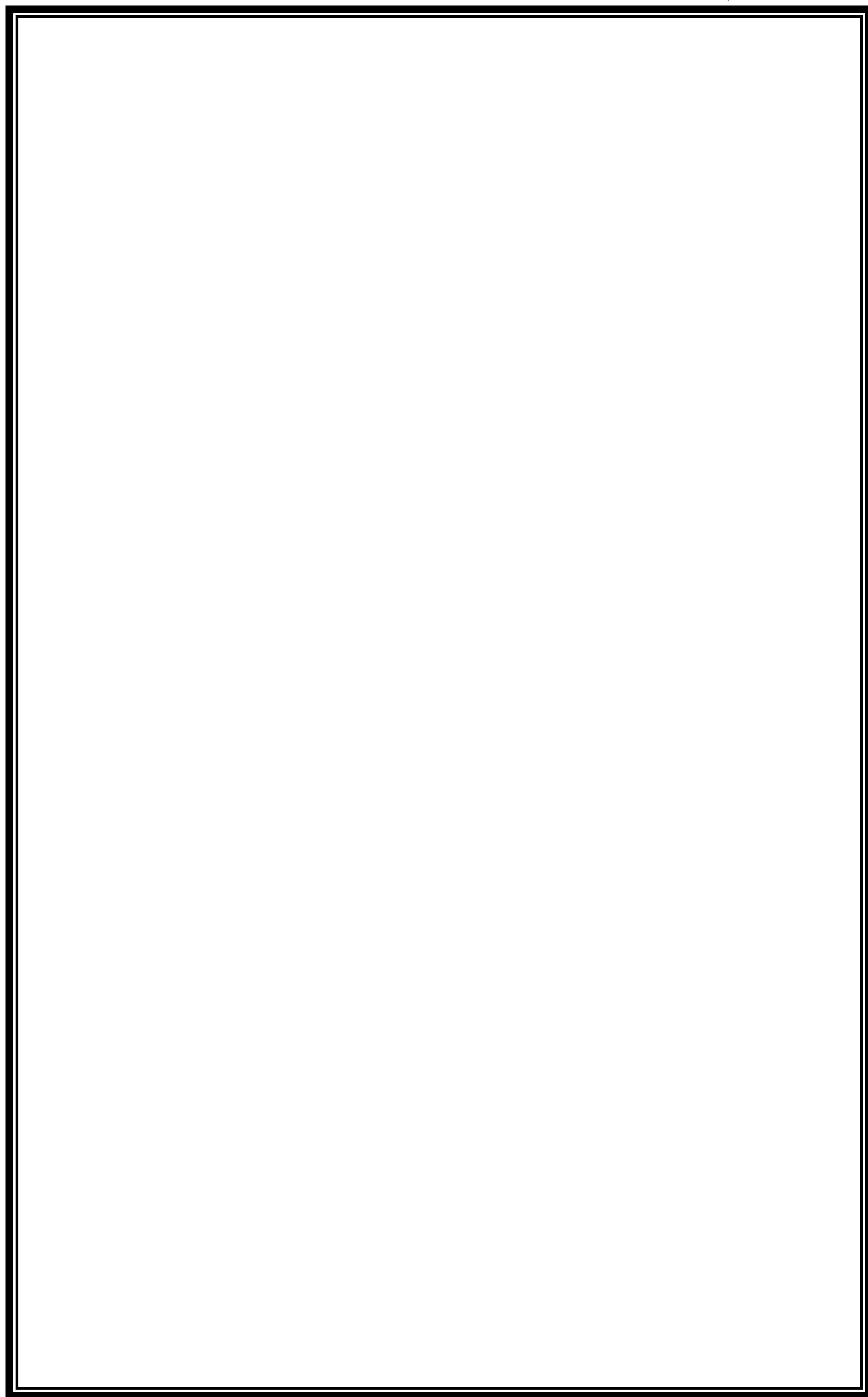
والسلام

خاکسار

21/1/17

ناظر اشاعت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ



القرآن

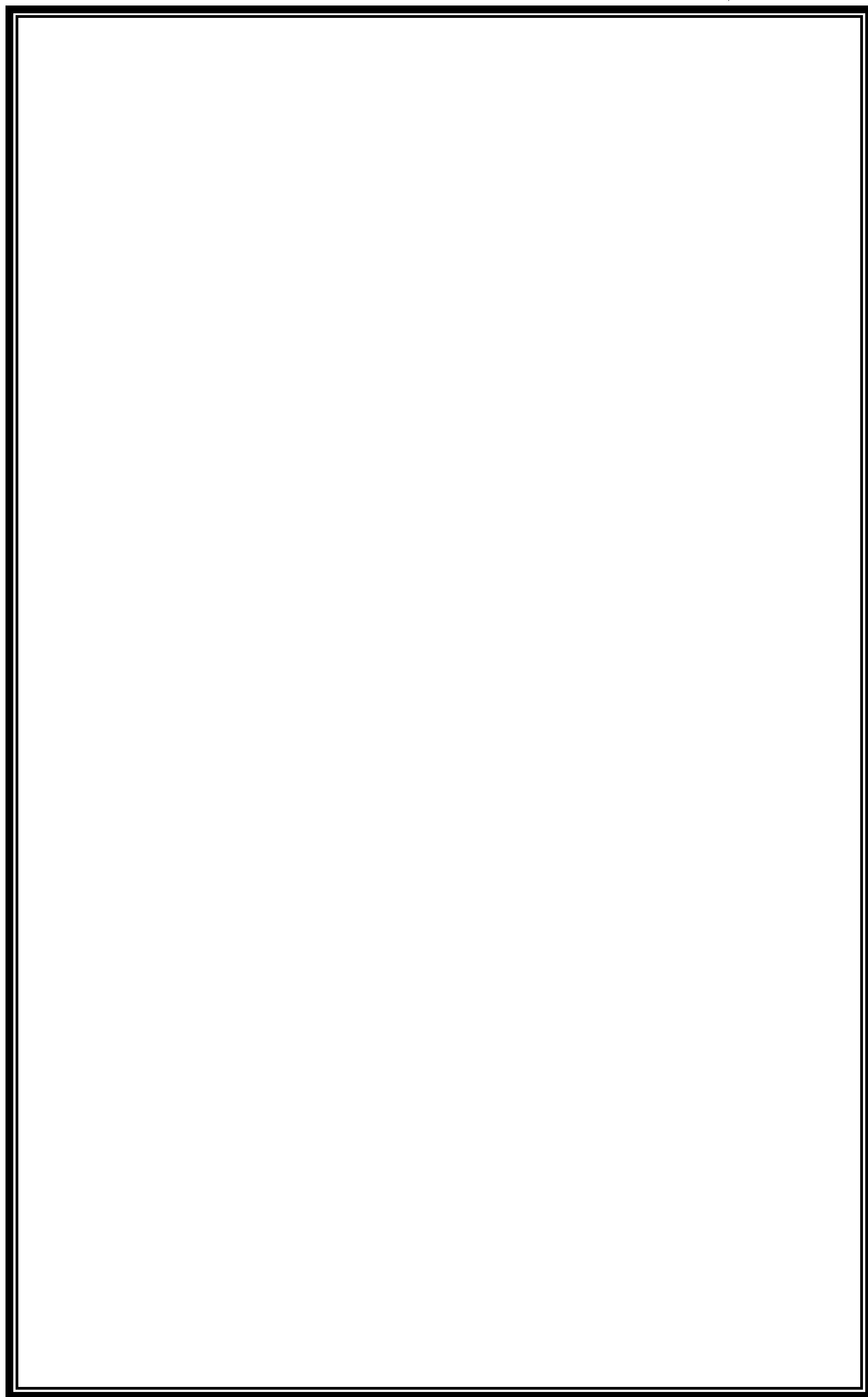
ارشاد باری تعالیٰ

اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ وہ بادشاہ ہے۔قدوس ہے۔کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

وہی ہے جس نے اُمی لوگوں میں سے انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔

اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ اس کو جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔(سورۃ جمعہ آیت 1 تا 4)



حدیث مبارکہ

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی تو ہم آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ! یہ آخرین کون ہیں مگر رسول اللہ نے کوئی جواب نہ دیا۔ تیسری دفعہ اس کے سوال پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔ (صحیح بخاری کتاب التفسیر سورۃ جمعہ حدیث نمبر 4518)

ایک اور حدیث مبارکہ میں آپؐ فرماتے ہیں:

''تم میں یہ نبوت کا دور اس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ خدا چاہے گا کہ وہ قائم رہے۔ اور پھر یہ دور ختم ہو جائے گا اور اس کے بعد خلافت کا دور آئے گا جو نبوت کے طور پر قائم ہوگی اور پھر کچھ وقت کے بعد یہ خلافت بھی اٹھ جائے گی اس کے بعد کاٹنے والی (لوگوں پر ظلم کرنے والی) بادشاہت کا دور آئے گا اس کے بعد جبری حکومت کا دور آئے گا پھر اس رنگ کی حکومت اٹھ جائے گی اس کے بعد پھر دوبارہ خلافت کا دور آئے گا جو نبوت کے طریق پر قائم ہوگی۔ اس کے بعد راوی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔'' (مسند احمد جلد نمبر 5 صفحہ 404)



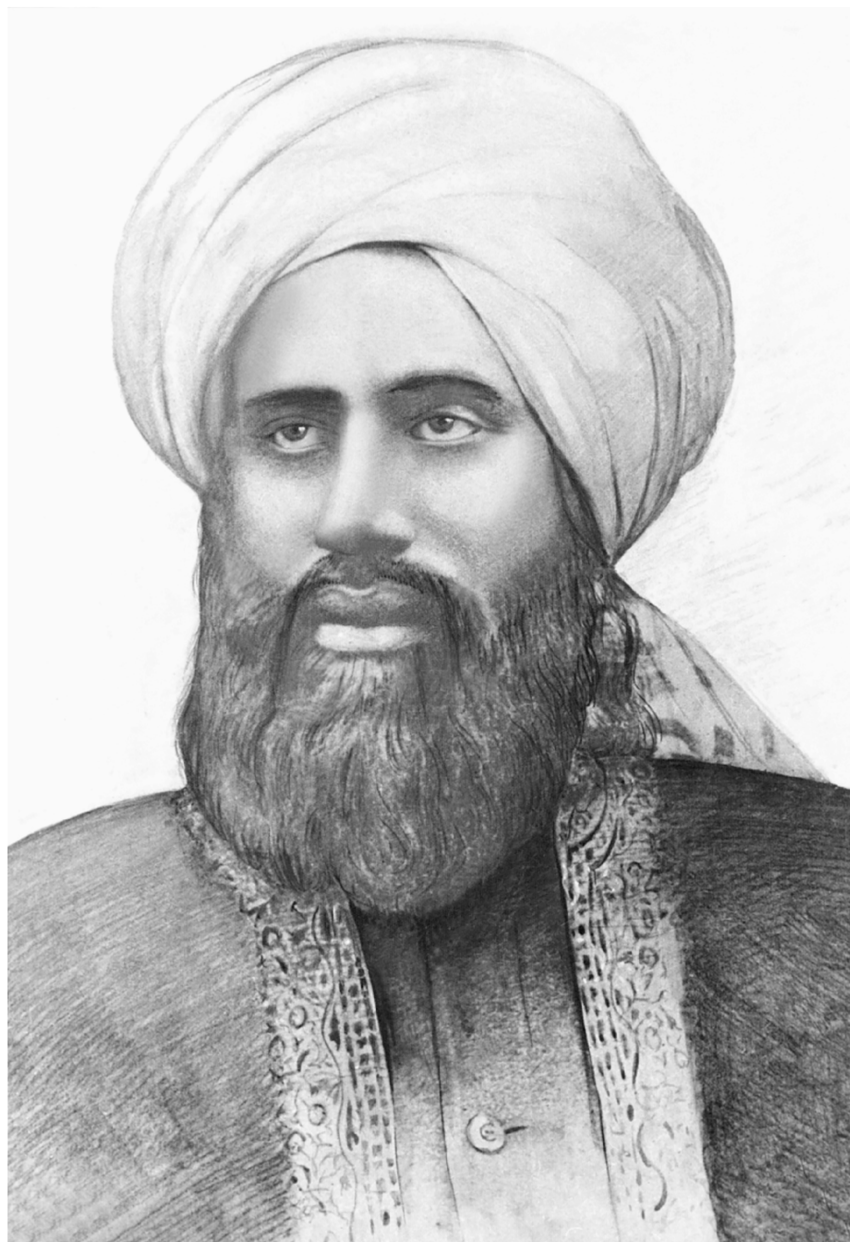
سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام

الٰہی نوید

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا اور بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔''

(تجلیات الٰہیہ ر۔خ جلد 20 صفحہ 10-409)



سیّدنا حضرت مولوی حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح اوّل

ایک وصیّت

خلیفۃ المسیح الاوّل حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب فرماتے ہیں:

’’آخر میں ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں اور یہ وصیّت کرتا ہوں کہ تمہارا اعتصام حبل اللہ کے ساتھ ہو۔ قرآن تمہارا دستور العمل ہو۔ باہم کوئی تنازعہ نہ ہو کیونکہ تنازعہ فیضان الٰہی کو روکتا ہے موسیٰ علیہ السلام کی قوم جنگل میں اس نقص کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم نے احتیاط کی اور وہ کامیاب ہو گئے اب تیسری مرتبہ تمہاری باری آئی ہے اس لئے چاہیے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میّت غسّال کے ہاتھ میں ہوتی ہے تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ۔ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو کہ نہیں۔ استغفار کثرت سے کرو اور دعاؤں میں لگے رہو۔ وحدت کو ہاتھ سے نہ دو۔ دوسرے کے ساتھ نیکی اور خوش معاملگی میں کوتاہی نہ کرو۔ تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آ سکتا پس اس نعمت کا شکر کرو۔ کیونکہ شکر کرنے پر ازدیاد نعمت ہوتا ہے۔

لئن شکرتم لازیدنکم (ابراھیم:۸) لیکن جو شکر نہیں کرتا وہ یاد رکھے۔

ان عذابی لشدید (ابراھیم:۸)‘‘ (خطبات نور صفحہ 131)



سیّدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود کی اپنی جماعت کو نصائح

یہ درد رہے گا بن کے دوا

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو
یہ درد رہے گا بن کے دوا، تم صبر کرو وقت آنے دو

یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی، خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جان کی کیا پروا، جاتی ہے اگر تو جانے دو

تم دیکھو گے کہ انہی میں سے قطراتِ محبت ٹپکیں گے
بادل آفات و مصائب کے، چھاتے ہیں اگر تو چھانے دو

صادق ہے اگر تو صدق دکھا، قربانی کر ہر خواہش کی
ہیں جنسِ وفا کے ماپنے کے، دنیا میں یہی پیمانے دو

جب سونا آگ میں پڑتا ہے تو کندن بن کے نکلتا ہے
پھر گالیوں سے کیوں ڈرتے ہو دل جلتے ہیں جل جانے دو

عاقل کا یہاں پر کام نہیں وہ لاکھوں بھی بے فائدہ ہیں
مقصود مرا پورا ہو اگر مل جائیں مجھے دیوانے دو

وہ اپنا سر ہی پھوڑے گا وہ اپنا خون ہی بیٹے گا
دشمن حق کے پہاڑ سے گر ٹکراتا ہے ٹکرانے دو

یہ زخم تمہارے سینوں کے بن جائیں گے رشک چمن اس دن
ہے قادر مطلق یار مرا تم میرے یار کو آنے دو

جو سچے مومن بن جاتے ہیں موت بھی ان سے ڈرتی ہے
تم سچے مومن بن جاؤ اور خوف کو پاس نہ آنے دو

یا صدق محمد عربی ہے یا احمد ہندی کی ہے وفا
باقی تو پرانے قصّے ہیں زندہ ہیں یہی افسانے دو

وہ تم کو حسینؓ بناتے ہیں اور آپ یزیدی بنتے ہیں
یہ کیا ہی سستا سودا ہے دشمن کو تیر چلانے دو

میخانہ وہی ساقی بھی وہی پھر اس میں کہاں غیرت کا محل
ہے دشمن خود بھینگا جس کو آتے ہیں نظر خمخانے دو

محمود اگر منزل ہے کٹھن تو راہ نما بھی کامل ہے
تم اس پہ توکّل کر کے چلو، آفات کا خیال ہی جانے دو

(کلام محمود)



سیّدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث

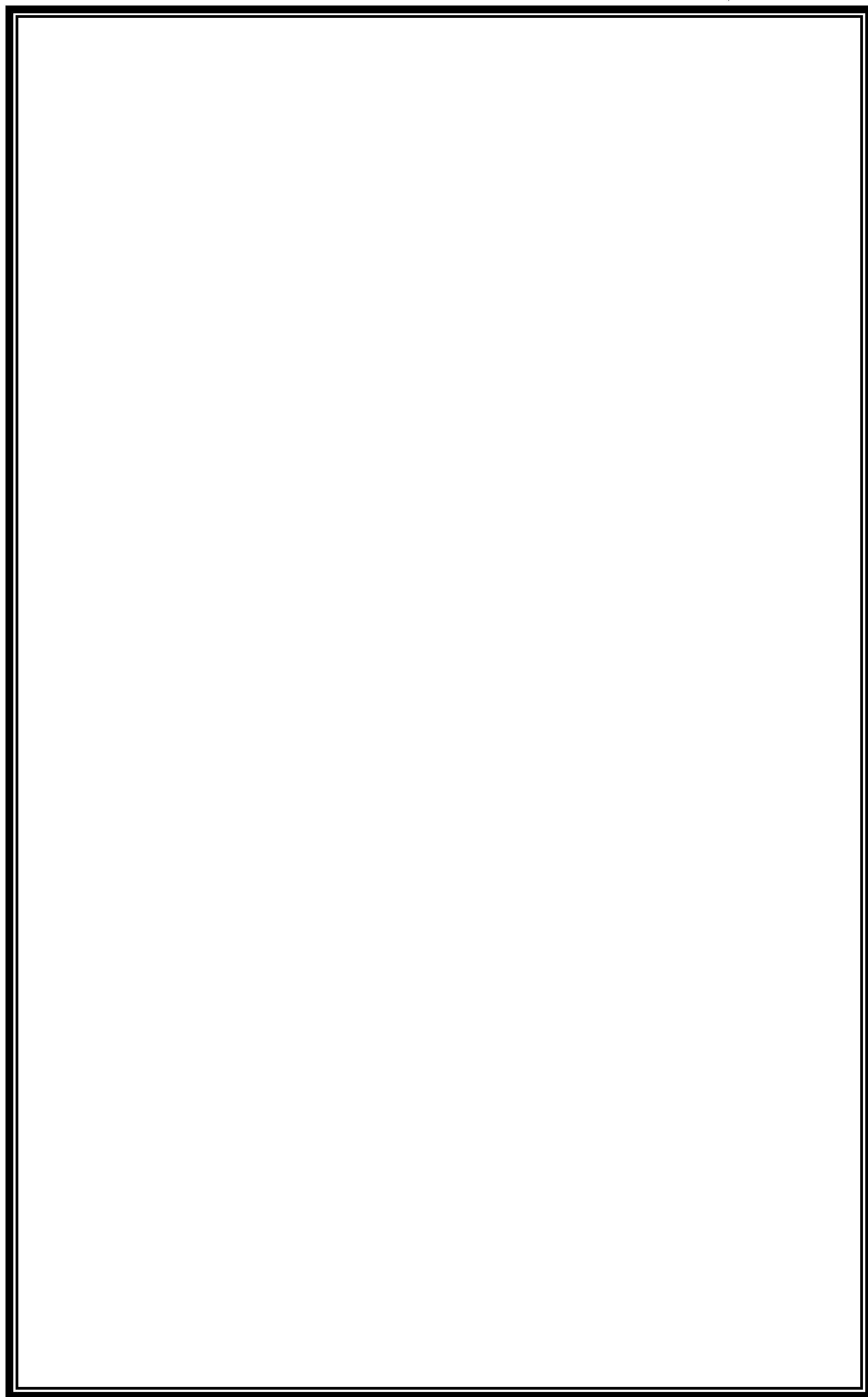
خلیفہ خدا بناتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ؒ فرماتے ہیں:

''ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے اگر بندوں پر اس کو چھوڑا جاتا تو جو بھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتا اسے وہ اپنا خلیفہ بنا لیتے لیکن خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں۔ وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جسے وہ بہت حقیر سمجھتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک جلوہ کرتا ہے اور جو کچھ وہ تھا اور جو کچھ اس کا تھا اس میں سے وہ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال کے سامنے کلی طور پر فنا اور بے نفسی کا لبادہ وہ پہن لیتا ہے۔'' (الفضل 17 مارچ 1967)

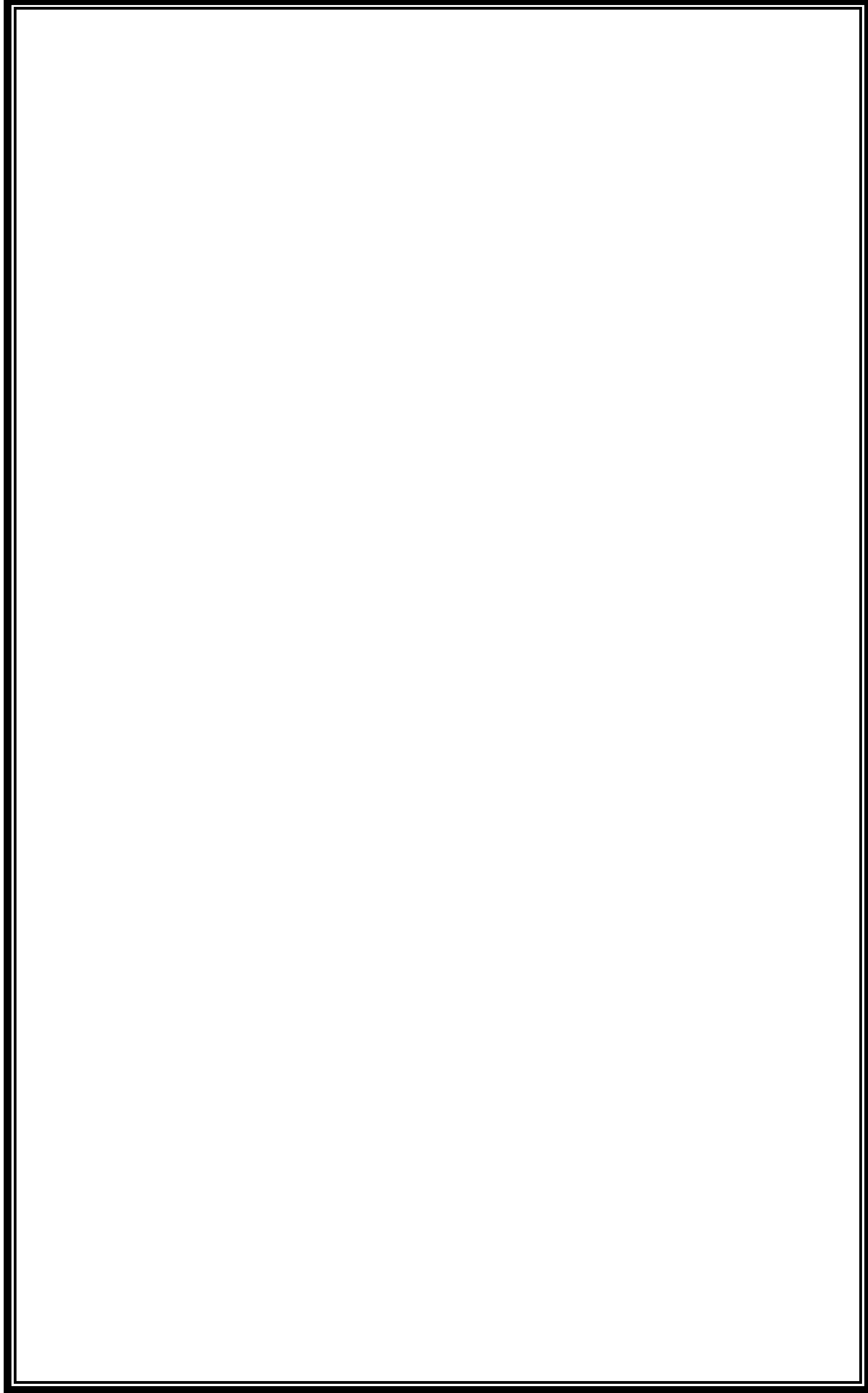
آپ مزید فرماتے ہیں:

''یہ سمجھنا کہ جس آدمی کو خدا تعالیٰ کسی کام کے لئے چنے دنیا کا کوئی انسان یا منصوبہ خدا تعالیٰ کے اس انتخاب کو غلط کر سکتا ہے تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ دینے والا تو وہی خدا ہے۔۔۔۔۔۔۔خدا کے در کے علاوہ آپ کون سی چیز کہاں سے لے کر آتے ہیں؟۔۔۔۔۔قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے (یہ یاد رکھیں خصوصاً نئی نسل) کہ انتخاب ہوتا ہے لیکن خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔'' (حیات ناصر صفحہ 369)





سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع

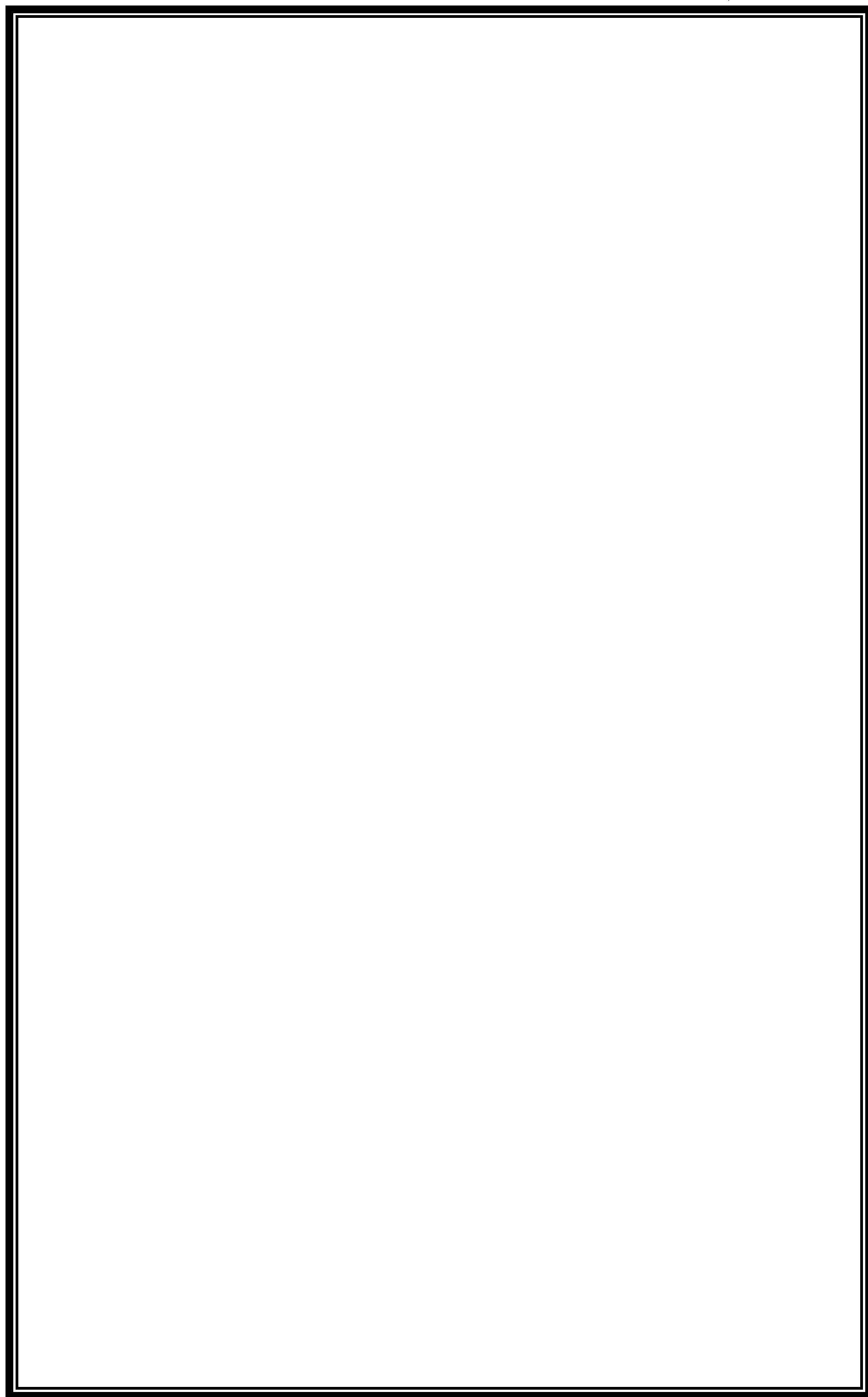


حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ولولہ انگیز پیغام بنام جماعت

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو!

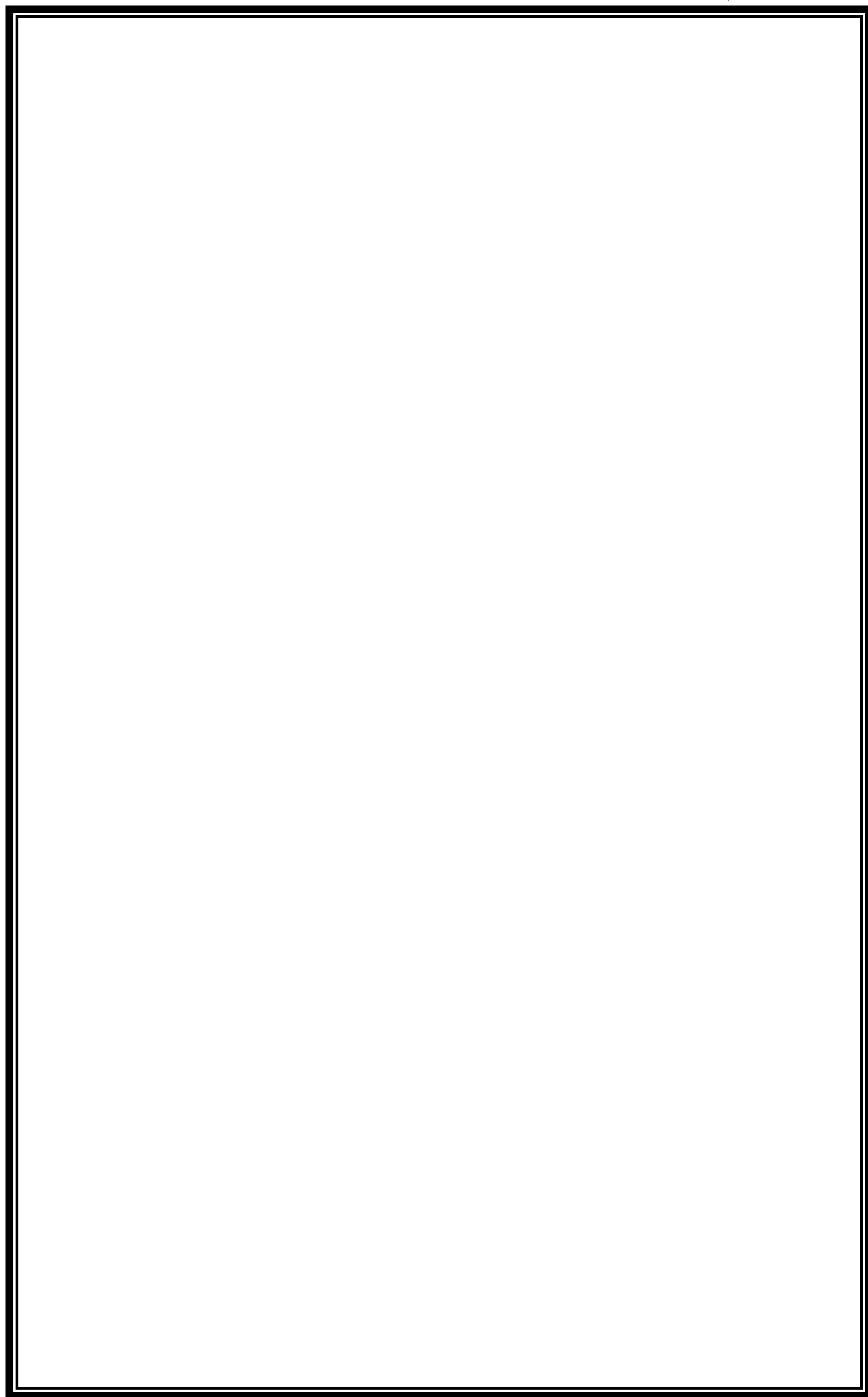
دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو! آفتِ ظلمت و جور ٹل جائے گی
آہ مومن سے ٹکرا کے طوفان کا رُخ پلٹ جائے گا رُت بدل جائے گی
تم دعائیں کرو یہ دعا ہی تو تھی جس نے توڑا تھا سر کبرِ نمرود کا
ہے ازل سے یہ تقدیر نمرودیت آپ ہی آگ میں اپنی جل جائے گی
یہ دعا ہی کا تھا معجزہ کہ عصا ساحروں کے مقابل بنا اژدھا
آج بھی دیکھنا مردِ حق کی دعا سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی
خوں شہیدانِ اُمّت کا اے کم نظر رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا
ہر شہادت ترے دیکھتے دیکھتے پھول پھل لائے گی پھول پھل جائے گی
ہے ترے پاس کیا گالیوں کے سوا ساتھ میرے ہے تائیدِ ربّ الوریٰ
کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغِ دعا آج بھی اذن ہوگا تو چل جائے گی
دیر اگر ہو تو اندھیر ہرگز نہیں **قول املی لھم ان کیدی متین**
سنت اللہ ہے، لا جرم بالیقین بات ایسی نہیں جو بدل جائے گی
یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا پھیلتی جائے گی شش جہت میں سدا
تیری آواز اے دشمن بد نوا دو قدم دُور، دو تین پل جائے گی
عصر بیمار کا ہے مرض لا دوا کوئی چارہ نہیں اب دعا کے سوا
اے غلام مسیح الزماں ہاتھ اٹھا موت بھی آ گئی ہو تو ٹل جائے گی

(کلام طاہر)





سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز



نئی صدی کا عظیم عہد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(برموقع صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی 27 مئی 2008)

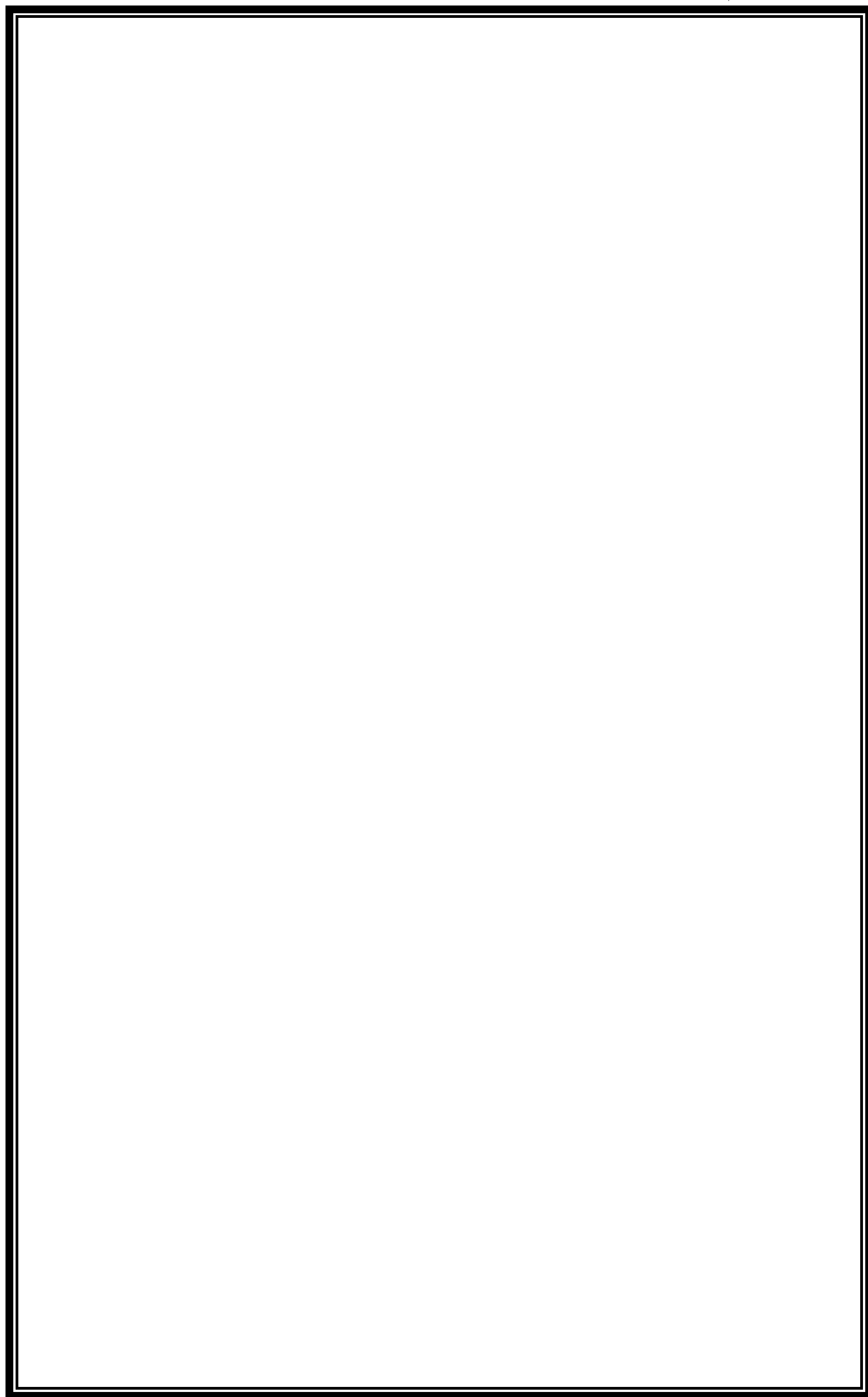
أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

آج خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم (دین حق) اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضہ کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول ﷺ کے لئے وقف رکھیں گے۔ اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک (دین حق) کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ (دین حق) کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔

اے خدا! تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِین۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِین۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِین۔

(الفضل خلافت جوبلی نمبر 3 دسمبر 2008)



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنــاصر

07-05-17 - K

مکرم امیر صاحب جماعت ضلع اسلام آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

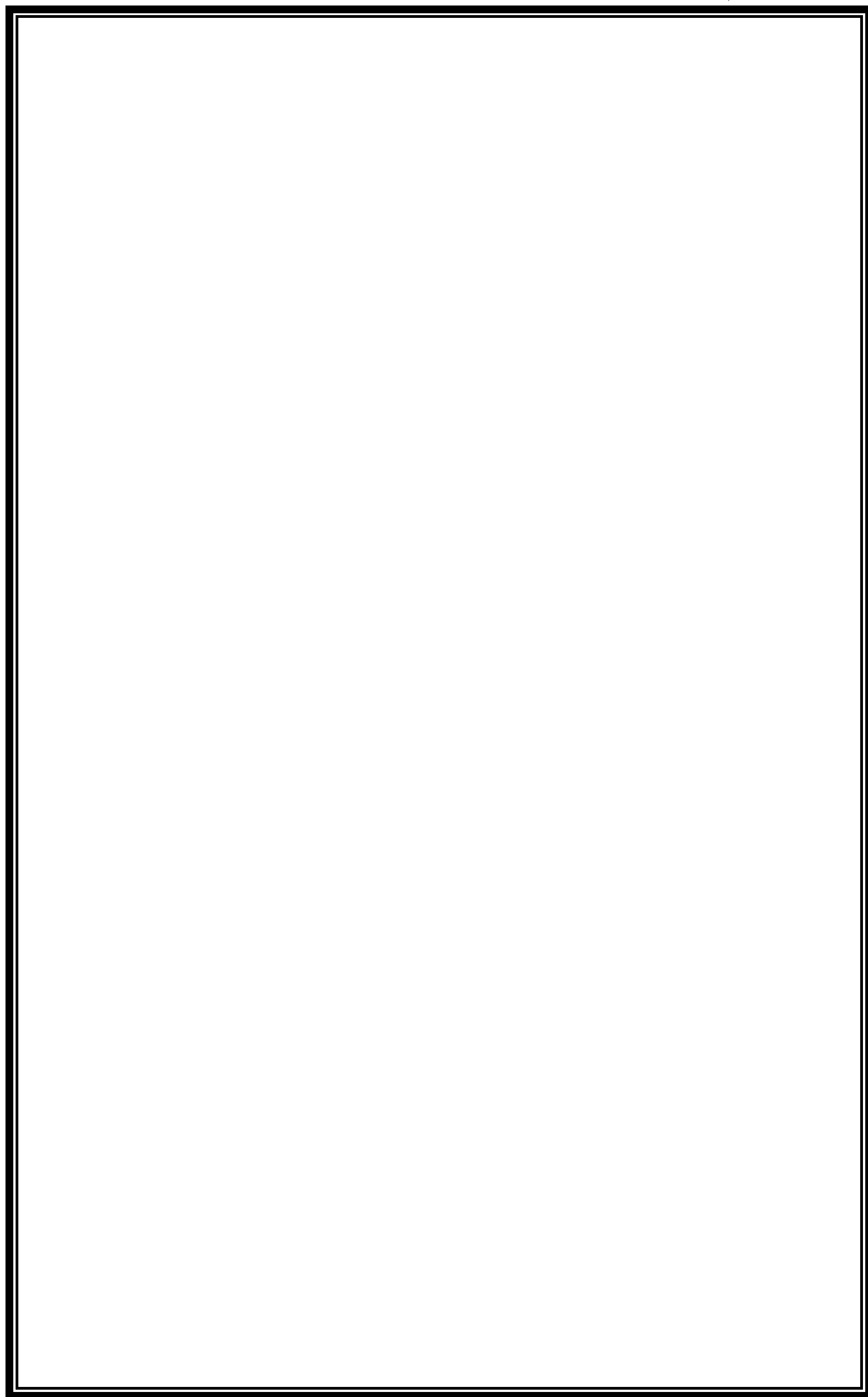
آپ کا خط موصول ہوا جس میں آپ نے "تاریخ احمدیت اسلام آباد" کی تدوین کا کام مکمل ہونے پر اس کے لئے پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے۔ اس کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ اگرچہ اسلام آباد کی جماعت اتنی پرانی جماعت تو نہیں اور اس کی تاریخ صرف پچھلے پچاس ساٹھ سال پر مشتمل ہے۔ پہلے یہ جماعت بہت چھوٹی سی جماعت تھی لیکن پھیلتے پھیلتے اب اس کا شمار بھی بڑی جماعتوں میں ہونے لگا ہے۔ اس کی اس ترقی میں وہاں کے کئی پرانے بزرگوں نے بڑا نمایاں کردار ادا کیا ہے اور انہوں نے غیر معمولی خدمتیں سرانجام دی ہیں۔ اس لئے ایک تو آپ اسلام آباد کے ان بزرگوں کو اپنی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا کریں لیکن اس سے بھی بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا جو مقصد ہے اسے ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھیں اور کوشش کریں کہ جہاں جماعت عددی لحاظ سے ترقی کرنے والی ہو وہاں روحانی لحاظ سے بھی بڑھنے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

نقل دفتر PS لندن





مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر شہر وضلع اسلام آباد

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ گذشتہ اڑھائی سال کی مسلسل جدو جہد اور محنت سے تاریخ احمدیت اسلام آباد آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔اس سے قبل دو مواقع پر تاریخ کا کسی قدر ریکارڈ جماعت احمدیہ اسلام آباد نے سوونیئرز کی شکل میں شائع کیا تھا۔ایک 1989 میں دوسرا 2008 میں ۔موجودہ تاریخ احمدیت جامع دستاویز ہے جو اسلام آباد میں احمدیت کی ابتداء یعنی 1968 سے تاحال 2016 تک کے عرصہ پر محیط ہے۔اس میں نہ صرف ہر دو شائع شدہ سوونیئرز کے تاریخی مواد کو بھی شامل کیا گیا ہے بلکہ دیگر متعدد ذرائع اور حوالہ جات، ذاتی مشاہدات،تحریرات کو بھی استعمال کیا گیا ہے۔اس حوالہ سے خاکسار کی سربراہی میں تاریخ احمدیت تصنیف کمیٹی قائم کی گئی تھی جس میں مندرجہ ذیل احباب شامل تھے۔

۱۔مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر

۲۔مکرم غالب الدین صاحب (نائب امیر) بعدازاں مکرم کموڈور شبیر احمد صاحب (نائب امیر)

۳۔مکرم محمود احمد بھلر صاحب

۴۔مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب

۵۔مکرم خواجہ منظور صادق صاحب (سیکرٹری کمیٹی و مرتب تاریخ احمدیت اسلام آباد)

۶۔مکرم محمد احمد خان صاحب

کمیٹی کا اولین اجلاس 24 اپریل 2014 کو منعقد کیا گیا جس میں یہ ضروری سمجھا گیا کہ جماعت اسلام آباد کی اب تک کی تاریخ کو محفوظ کرلیا جائے۔اس سلسلہ میں مکرم و محترم محمود احمد بھلر صاحب کی کاوشوں کو سراہا گیا جنہوں نے کافی مواد تاریخی حوالہ جات سے جمع کیا ہوا تھا لیکن گذشتہ نو سال سے بوجوہ اس پر کام نہ ہو سکا۔اسلام آباد کی تاریخ کو یکجا کرنے کے لئے ذیلی تنظیموں اور

جماعت کے بزرگ ممبران کو اپنے اپنے تاریخی مواد اکٹھا کرنے اور لکھنے کا کہا گیا۔اس دوران تاریخ کے لئے 36 ابواب پر مشتمل ایک مجوزہ خاکہ بطور فہرست مضامین بھی طے پایا جو تاریخ اسلام آباد کی بنیاد ٹھہرا۔

ابتدائی مراحل میں چار لکھاریوں پر فہرست کے مطابق مضامین کے ابواب تقسیم کئے گئے لیکن عملی طور پر مواد اکٹھا کرنے اور لکھنے کا بیشتر کام مکرم خواجہ منظور صادق صاحب نے اپنی ماہرانہ صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے بہت محنت اور تندہی سے انجام دیا۔کمیٹی نے ایک سوالنامہ تیار کیا جس میں یہ درخواست کی گئی کہ تاریخ کے حوالے سے کسی موجودہ یا سابقہ رہائشی اسلام آباد کے پاس کوئی تاریخی واقعہ، دستاویز،تصویر یا دیگر مواد ہو تو کمیٹی کو عاریتاً دیا جائے جو بعد میں حفاظت کے ساتھ واپس کر دیا جائے گا۔اس ضمن میں جمعہ کو اعلانات بھی ہوتے رہے۔نیز الفضل میں بھی اس نوعیت کے اعلانات شائع کرائے گئے۔بہت سے احباب نے سوالنامے پُر کر کے دیئے جو بیش قیمتی تاریخی مواد پر مشتمل تھے۔مکرم خواجہ منظور صادق صاحب نے افراد جماعت سے ذاتی رابطے اور بیرون ملک دوستوں سے فون پر رابطہ نیز مرکز میں خلافت لائبریری، میں متعدد بار جا کر ضروری مواد اکٹھا کیا۔**فجزاہ اللہ احسن الجزاء**

تاریخ جماعت احمدیہ اسلام آباد کے مسودہ کی تکمیل تقریباً عرصہ اڑھائی سال میں ہوئی ہر سہ ماہی میں تصنیف کمیٹی تاریخ کے اس کام کا تدریجی جائزہ لیتی رہی نیز تمام مواد خاکسار کو خود دیکھنے اور اس پر درستگی اور بہتری کے لئے تجاویز دینے کا موقع ملا۔مسودہ کی مکمل کمپوزنگ مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب نے اپنے دفتری امور کے بعد بڑی محنت اور لگن سے کی۔**فجزاھم اللہ احسن الجزاء**

خاکسار مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب، مکرم غالب الدین صاحب، مکرم کموڈور شبیر احمد صاحب، مکرم محمود احمد بھلر صاحب اور مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب کا تہ دل سے شکر گزار ہے کہ جنہوں نے اپنے قیام اسلام آباد کے تجربہ کی بنیاد پر بہت مفید مشورے دیئے نیز قیمتی مواد بھی فراہم کیا۔مکرم خواجہ منظور صادق صاحب دلی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے سارے مسودہ کو تحریر و ترتیب

دیا۔بعدہٗ مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب نے اسے کمپیوٹر میں بھی محفوظ کیا۔ **فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء**

خاکسار اس موقع پر مکرم و محترم منیر احمد فرخ صاحب سابق امیر ضلع اسلام آباد حال مقیم کینیڈا کے لئے خاص طور پر اظہار تشکر ضروری خیال کرتا ہے جن کے پندرہ سالہ دور امارت میں نہ صرف بیت الذکر اسلام آباد تعمیری لحاظ سے مکمل ہو کر ایک شاندار کمپلیکس کی شکل میں موجود ہے۔ بلکہ آپ کی انتھک محنت اور قیادت میں شعبہ سمعی بصری نے جلسہ سالانہ ربوہ اور برطانیہ میں کئی زبانوں میں ترجمانی کے جدید آلات اور نظام وضع کیا جس کی لاگت بازاری نرخ سے بدرجہا کم تھی۔ یہ نظام آج بھی کئی زبانوں کے اضافہ کیساتھ بفضل تعالیٰ قائم و دائم ہے۔ نیز یہی نظام مجلس شوریٰ پاکستان بڑی کامیابی سے تا حال استعمال کر رہی ہے۔ تاریخ احمدیت اسلام آباد میں ایک باب ترجمانی کے نظام پر مختص کیا گیا ہے جس میں اس نظام کی ٹیکنیکل اور تاریخی تفصیل درج ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم منیر احمد فرخ صاحب کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور آپ کو احسن رنگ میں ان کاوشوں کا صلہ عطا کرے۔ آمین

آخر میں ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے پاکستان سے اور بیرون ملک اپنے اپنے تاریخی واقعات لکھ کر بھجوائے اور دیگر مواد مہیا کیا ان میں بالخصوص مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب سابق سیکرٹری تصنیف (حال امریکہ) اور مکرم پروفیسر اکرام بھٹی صاحب سابق سیکرٹری تعلیم (حال لندن) قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ پرانے ریکارڈ میں سے مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب کا لکھا ہوا کچھ تاریخی مواد شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ اسی طرح بیت الذکر اسلام آباد کی مقامی لائبریری سے بھی خاطر خواہ استفادہ کیا گیا جس کے لئے مکرم ملک محمود احمد صاحب لائبریرین نے ہر ممکن تعاون پیش کیا۔ **جزاھم اللّٰہ تعالیٰ احسن الجزاء**

خاکسار ذیلی تنظیموں کے سربراہان کا بھی تہ دل سے شکر گزار ہے جنہوں نے اپنی اپنی تنظیموں کی تاریخ سپرد قلم کی۔ ان میں مکرم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب ناظم اعلیٰ ضلع مجلس انصار اللہ،

مکرم مبشر احمد فرخ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اور مکرمہ سیدہ ذاکرہ ناصر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع اسلام آباد شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو جزائے خیر دے اور ان کے اموال ونفوس میں برکت ڈالے۔

خاکسار اس موقع پر مکرم ومحترم مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان، مکرم ومحترم ملک خالد مسعود صاحب ناظر اشاعت اور ان کے رفقائے کار کا بھی تہہ دل سے ممنون ہے جن کی مدد، راہنمائی اور عملی تعاون سے تمام تر رکاوٹوں اور مشکلات کے باوجود اس کتاب کی اشاعت ممکن ہوئی۔ سب سے بڑھ کر یہ خاکسار اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بے حد ممنونِ احسان اور دل کی گہرائی سے شکر گذار ہے کہ آپ نے اس عاجز کی درخواست کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے ''تاریخ احمدیت اسلام آباد'' کے لئے ایک مقدس پیغام مرحمت فرمایا۔ جو اس کتاب کی اصل زینت اور افتخار ہے۔ **جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔**

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تاریخ احمدیت اسلام آباد کو تمام پڑھنے والوں کے لیئے ازدیادِ ایمان اور برکت کا موجب بنائے۔ آمین

ڈاکٹر عبدالباری

امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد

28 مئی 2017ء بمطابق یکم رمضان المبارک 1438 ہجری



گر قبول اُفتد زہے عزوشرف

وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کا قیام 1959 میں عمل میں آیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے پانچ دہائیوں کے مختصر عرصہ میں دنیا کے نقشہ پر ایک نیا خوبصورت شہر وجود میں آ گیا جس کی آبادی اس وقت تقریباً 25لاکھ ہے اور جو مسلسل ترقی پذیر اور وسعت گیر ہے۔ جماعت احمدیہ اسلام آباد کی تاریخ بھی کم وبیش اتنی ہی ہے جتنی وفاقی دارالحکومت کی۔ اس طرح یہ جماعت پاکستان بھر کی تمام شہری جماعتوں میں عمر کے لحاظ سے سب سے چھوٹی اور نوخیز ہے اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ بڑی بڑی جماعتوں کے مقابلہ میں کمسن ہونے کے باوجود جماعت اسلام آباد کو اپنی 50 سالہ تاریخ مرتب کر کے اسے شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ **الحمدللّٰہ علی ذالک**

''تاریخ احمدیت اسلام آباد'' مرتب کرنے کا فیصلہ مکرم ومحترم منیر احمد فرخ صاحب کے دور امارت میں آج سے کوئی پندرہ سولہ سال پہلے کیا گیا تھا اور اس کے لئے مکرم محمود احمد بھلر صاحب مکرم رانا رفیق احمد صاحب مکرم خالد احمد ورک صاحب مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب اور مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب پر مشتمل ایک کمیٹی بھی بنائی گئی تھی جس نے کچھ ابتدائی کام کیا مگر بوجوہ کام مکمل نہ ہوسکا اور کئی سال بیت گئے۔

2013 میں مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب کا بطور امیر انتخاب ہوا تو آپ نے جماعت کی تاریخ مرتب کرنے کا ایک بار پھر بیڑہ اٹھایا اور اس کام میں گہری دلچسپی لینا شروع کی ایک نئی تصنیف کمیٹی بنائی گئی تاہم تاریخی ریکارڈ جمع اور مرتب کرنے کی اہم اور نازک ذمہ داری خاکسار کو سونپی گئی۔ سو اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ 2004 میں ''تاریخ احمدیت راولپنڈی'' کے بعد اب خاکسار کو تاریخ احمدیت اسلام آباد مرتب کرنے کی توفیق اور سعادت مل رہی ہے۔ **ذالک فضل اللّٰہ یوتیۃ من یشاء**

اس اہم ذمہ داری کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں تقریباً تین سال لگے اور اس دوران خاکسار کو قدم قدم پر مکرم ومحترم امیر صاحب کی مکمل راہنمائی اور سرپرستی حاصل رہی۔ جنہوں نے اس تاریخی دستاویز میں شامل ہر عبارت کو ساتھ ساتھ پڑھنے اور اس میں مناسب اصلاح و درستگی کرنے کے لئے نہ صرف وقت دیا بلکہ مناسب راہنمائی بھی فرمائی ۔ خاکسار اس بھرپور معاونت پر مکرم ومحترم امیر صاحب کا تہ دل سے شکرگزار اور ممنون احسان ہے۔ اسی طرح نائب امراء مکرم ومحترم ظفر اقبال قریشی صاحب اور مکرم ومحترم کموڈور شبیر احمد صاحب کا بھی انتہائی ممنون ہوں جنہوں نے اس ذمہ داری کے نبھانے میں میری مدد اور راہنمائی فرمائی ۔ جماعت اسلام آباد کے چند بزرگان مکرم محمود احمد بھلر صاحب، مکرم خالد ورک صاحب، مکرم شریف احمد متو صاحب، مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب اور مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب بھی خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے جماعت احمدیہ اسلام آباد کے ابتدائی برسوں کے چشمدید حالات و واقعات کو قلمبند کرنے اور انہیں تاریخ کا حصہ بنانے میں خاکسار کا ہاتھ بٹایا۔ خاکسار مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب اور مکرم قاضی محمد اجمل صاحب سیکرٹری سمعی و بصری اور ان کی ٹیم کا بھی بے حد شکر گذار ہے جنہوں نے کتاب کے مسوّدہ کی کمپوزنگ اور اس میں شامل تصاویر کی سکیننگ میں بڑی جانفشانی کا مظاہرہ کیا اور خاکسار کی ہر ممکن مدد کی۔

تاریخ کبھی بھی مکمل اور اکمل نہیں ہوتی۔ کوئی نہ کوئی پہلو نظر انداز ہو جاتا ہے ”تاریخ احمدیت اسلام آباد“ میں بھی یقیناً کئی خامیاں اور فروگذاشتیں ہونگی تاہم جہاں تک ممکن ہوا دستیاب جماعتی ریکارڈ اور تاریخی فوٹوز کے محفوظ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ اس طرح آنے والے مؤرخین کے لئے ایک مضبوط اور مستند بنیاد فراہم کر دی گئی ہے۔

جماعتی نظام میں سیکرٹری اشاعت کی ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ ”مقامی جماعت اور علاقہ کی تاریخ کی حفاظت اور تدوین و اشاعت سیکرٹری اشاعت کے ذمہ ہوگی۔“ (فرائض سیکرٹریان شائع کردہ نظارت علیاء صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

سو الحمد اللہ کہ خاکسار کو محض اللہ کے فضل سے یہ ذمہ داری نبھانے کی توفیق ملی۔ گر قبول اُفتد

زہے عزّ و شرف۔ اے ارحم الرّٰحمین خدا! اس حقیر خدمت کو اپنے دربار میں شرف قبولیت عطا فرما اور اسے خاکسار کے گناہوں کی بخشش کا باعث بنا۔

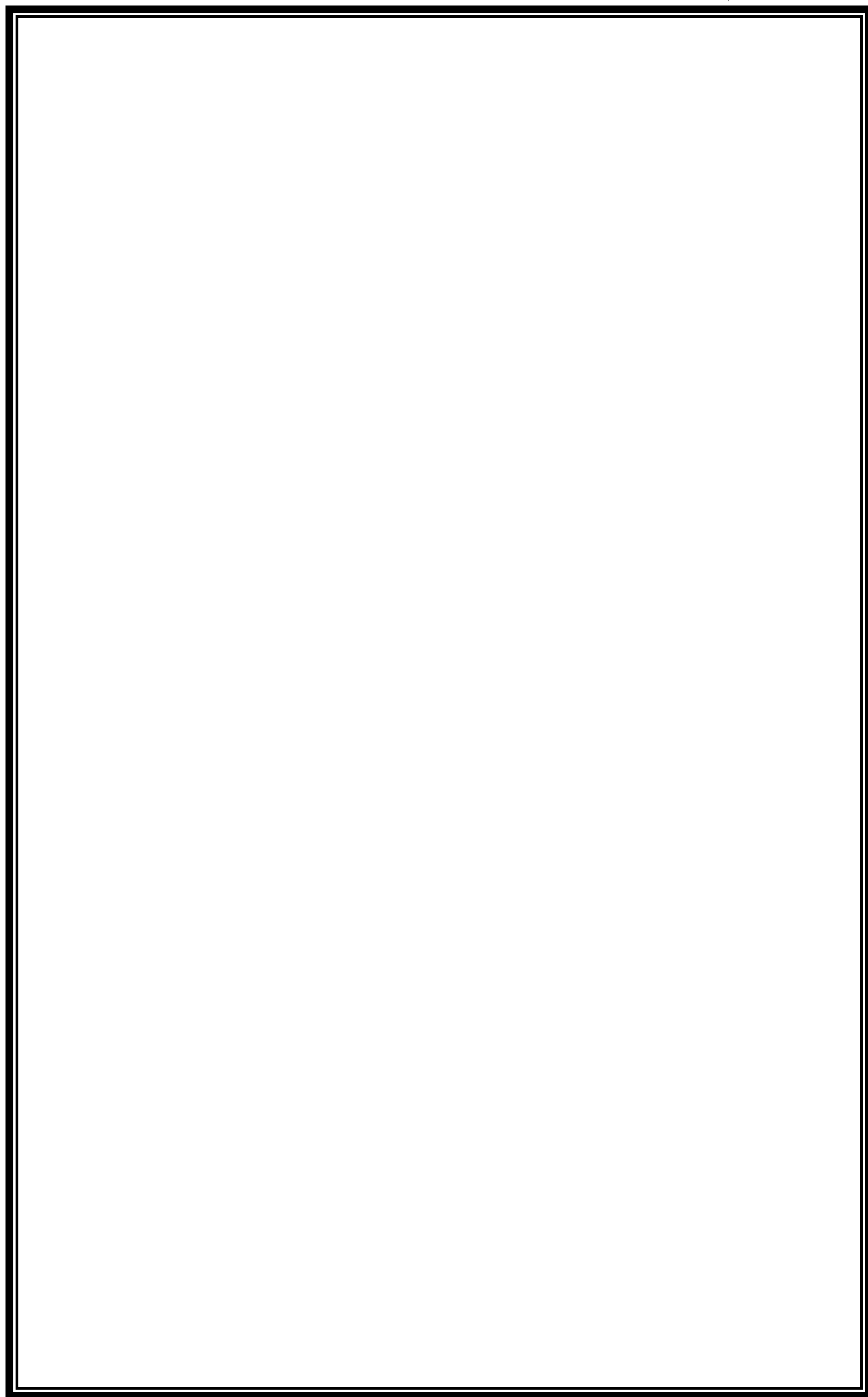
خاکسار

خواجہ منظور صادق

سیکرٹری تصنیف و اشاعت

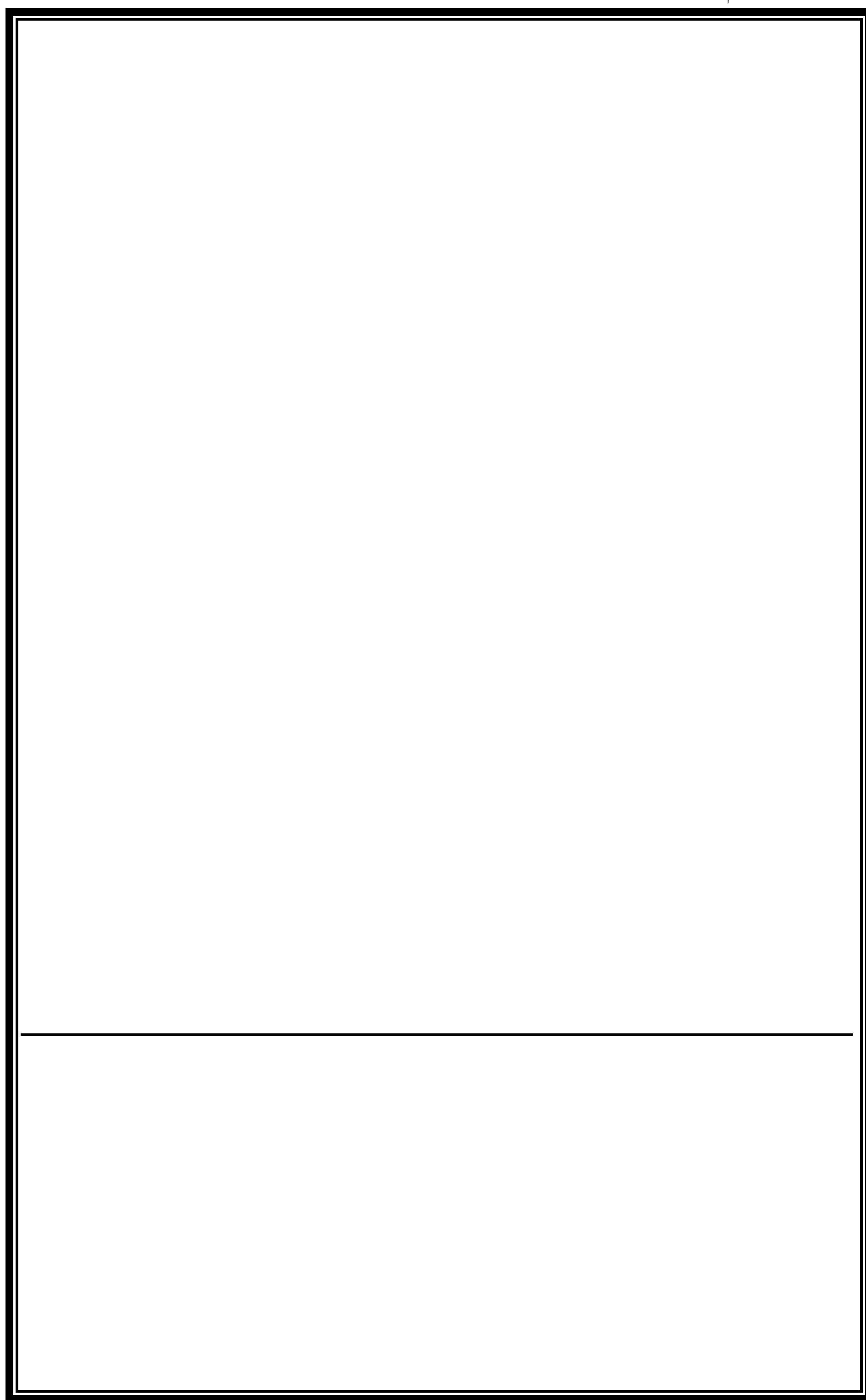
جماعت احمدیہ اسلام آباد

22رمئی 2017ء



پہلا باب

کچھ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے بارے میں



بسم اللہ الرحمن الرحیم

وفاقی دارالحکومت اسلام آباد۔مختصر تعارف

پاکستان 14 اگست 1947ء کو معرضِ وجود میں آیا تو کراچی اس کا دارالحکومت قرار پایا۔اس وقت مشرقی پاکستان (موجودہ بنگلہ دیش) بھی اسکا حصہ تھا۔تقریباً 13 سال تک کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دارالحکومت رہا تاہم 1960ء میں اس وقت کے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے دورحکومت میں دارالحکومت کو کراچی سے نئی منتخب جگہ یعنی اسلام آباد منتقل کرنے کا فیصلہ ہوا۔اس نئی جگہ کا انتخاب فروری 1959ء میں قائم کی گئی ایک 8 رکنی کمیٹی نے پورے ملک میں اس کے لئے مکمل ارضیاتی سروے کرنے اور کافی تحقیق اور ریسرچ کے بعد کیا تھا۔راولپنڈی سے 14 کلومیٹر شمال مشرق میں واقع اس وسیع وعریض اور سرسبز وشاداب علاقے کو وفاقی دارالحکومت کے لئے منتخب کرنے کے بعد پورے ملک میں ایک اشتہاری مہم کے ذریعے ایک انعامی مقابلہ کے نتیجہ میں اس کا نام ''اسلام آباد'' رکھا گیا اور 24 فروری 1960ء کو شکر پڑیاں سے موسوم ایک اونچی جگہ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی زیرصدارت منعقد ہونے والے کابینہ کے ایک خصوصی اجلاس میں اس کی منظوری دی گئی۔

ایک نیا شہر آباد کرنے اور وفاقی دارالحکومت کے تقاضے پورے کرنے میں چونکہ کافی عرصہ چاہیے تھا اس لئے ابتدائی طور پر راولپنڈی کو عبوری اور عارضی دارالحکومت کا درجہ دیا گیا اور وفاقی دارالحکومت کی کراچی سے راولپنڈی منتقلی کا عمل شروع ہوگیا۔چنانچہ راولپنڈی تقریباً سات سال یعنی 26 جنوری 1966ء تک عبوری دارالحکومت رہا۔اس تمام عرصہ میں قومی اسمبلی کے تمام اجلاس

لالکڑتی صدر کے علاقہ میں کمبائنڈ ملٹری ہسپتال (CMH) کے قریب واقع ''ایوب ہال'' میں ہوا کرتے تھے جہاں اب نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (NUST) کا ایک شعبہ قائم ہے ۔ 26 نومبر 1966ء سے دارالحکومت کے دفاتر اسلام آباد میں نئے تعمیر شدہ خوبصورت پاک سکیرٹریٹ میں منتقل ہونا شروع ہوئے۔

اسلام آباد کا حدود اربعہ

راولپنڈی کے نواح میں مارگلہ پہاڑیوں کے دامن میں واقع اسلام آباد پاکستان کا واحد شہر ہے جو کہ باقاعدہ طور پر Plan کیا گیا ہے۔ اس شہر کی Planning ایک یونانی فرم M/s Doxiades Assosiates نے کافی تحقیق اور ریسرچ کے بعد کی ۔ اس فرم کا مالک ڈاکٹر C.A. Doxiades ایک Architect تھا جسے Planning کے شعبہ میں کافی دسترس تھی۔ انٹرنیشنل سطح پر اس کو کافی پذیرائی مل چکی تھی کیونکہ اسلام آباد سے قبل اس نے لبنان اور لیبیا کے Housing Plans بنائے تھے۔ امریکہ میں بھی Urban Renewal کے پراجیکٹ اسی نے بنائے تھے۔ اسلام آباد کا ماسٹر Plan بنانے سے قبل اسے ماضی قریب میں بھارتی پنجاب میں بننے والے نئے دارالحکومت چندی گڑھ اور برازیلیا کو بھی Study کرنے کا موقع ملا۔ جس کمیٹی کو دارلخلافہ کے لئے جگہ ڈھونڈنے کا کام دیا گیا تھا وہ جنرل آغا یحییٰ خان کے تحت کام کر رہی تھی۔ ڈاکٹر Doxiades نے کام کی تکمیل کے بعد اس بات کا اظہار کیا کہ یہ جگہ خدا تعالیٰ نے پاکستان کے دارالخلافہ کے لئے ہی بنائی ہے اور ہر طرح سے موزوں ہے۔ جس پر جنرل یحییٰ صاحب نے مبینہ طور پر ازراہِ تفنن کہا کہ جی ہاں ہم نے اللہ تعالیٰ سے بات کر رکھی تھی ۔ اس کمیٹی کے کام کی تکمیل پر کابینہ کی میٹنگ شکر پڑیاں کے مقام پر ہوئی جس میں اسلام آباد کے ماسٹر پلان کی توثیق کر دی گئی۔

اسلام آباد خطہ پوٹھوہار میں مارگلہ کی پہاڑیوں کے دامن میں واقع ایک جدید اور خوبصورت شہر

ہے اس کے جنوب میں راولپنڈی، شمال میں ہری پور ہزارہ، مشرق میں کوہ مری اور شمال مغرب میں ٹیکسلا کا قدیم تاریخی شہر واقع ہے۔ جو تقریباً اڑھائی ہزار سال قبل بودھ تہذیب کا مرکز اور گہوارہ تھا۔ وفاقی دارالحکومت کا یہ علاقہ سطح سمندر سے تقریباً 600 میٹر بلند ہے، جس کا کل رقبہ 1165.50 مربع کلومیٹر ہے، جس میں 466.20 مربع کلومیٹر دیہی علاقہ بھی شامل ہے۔ وفاقی دارالحکومت کے علاقہ میں مری، کہوٹہ، ہری پور اور راولپنڈی کی تحصیلوں کے بعض شہری اور دیہی علاقے شامل ہیں۔ جدید طرزِ تعمیر اور بلند و بالا خوبصورت عمارتوں کا حامل یہ شہر اپنے بہترین محلِ وقوع، سرسبز درختوں مارگلہ کی پہاڑیوں پر پھیلے جنگلوں اور ہر طرف پھیلی سرسبزی و شادابی کے باعث دنیا کا ایک منفرد اور خوبصورت دارالحکومت ہے، جس کا انتظام و انصرام ایک بہت بڑے انتظامی ادارے کیپیٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی (CDA) کے سپرد ہے۔

اپنے قیام کے بعد سے اب تک گزشتہ تقریباً 50 برسوں میں اسلام آباد نے بہت تیزی سے ترقی کی منازل طے کی ہیں چنانچہ اب اس کا شمار دنیا کے چند قابل دید اور ترقی یافتہ ممالک کے دارلحکومتوں میں ہوتا ہے۔ اس کی آبادی میں بہت تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ 1992ء کی مردم شماری کے مطابق جہاں اسکی آبادی 380,000 تھی، وہ 1998 کی مردم شماری کے مطابق 805235 ہوگئی جو اب بڑھ کر 25 لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔

وفاقی دارالحکومت کا علاقہ انگریزی حروف تہجی کے مطابق مختلف سیکٹرز اور سب سیکٹرز میں تقسیم ہے۔ مثلاً جی فائیو، جی سکس، جی سیون، جی ایٹ، جی نائن، جی ٹین، ایف سکس، ایف سیون، ایف ایٹ، ایف نائن، ایف ٹین وغیرہ۔ نئے نئے سیکٹرز کھلنے کے باعث اسلام آباد کی شہری آبادی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور اب تو یہ حالت ہے کہ ایک طرف اس کی حدود جی ٹی روڈ پر روات تک اور دوسری طرف ٹیکسلا، فتح جنگ اور مری کو چھو رہی ہیں فتح جنگ روڈ پر اسلام آباد کا نیا ائر پورٹ بھی 2017 کے آخر تک آپریشنل ہونے کی توقع ہے۔ اسلام آباد کا ہر سیکٹر تقریباً 745 ایکڑ رقبہ پر محیط اور چار چار سب سیکٹر میں تقسیم ہے، جہاں مارکیٹیں، پارک، کھیلوں کے میدان، کلینک، تعلیمی ادارے

اور دیگر ہر قسم کی سہولتیں دستیاب ہیں۔

اسلام آباد میں کیا کیا دیکھنے کے لائق ہے۔؟اس کا ایک مختصر خاکہ یہ ہے۔

بلند ترین عمارتیں:

1۔ 32 منزلہ سنٹورس ٹاور جو 110 میٹر بلند ہے۔

2۔ 26 منزلہ کانسٹی ٹیوشن ایونیو ٹاور جو 105.4 میٹر بلند ہے۔

3۔ 24 منزلہ ٹیلی کام ٹاور جو 113 میٹر بلند ہے۔

4۔ 20 منزلہ سٹیٹ لائف بلڈنگ۔

5۔ 19 منزلہ حبیب بنک بلڈنگ۔

6۔ 18 منزلہ سعودی پاک ٹاور۔

7۔ 16 منزلہ یو بی ایل بنک۔

8۔ 16 منزلہ شہید ملت سیکرٹریٹ۔

9۔ 16 منزلہ او جی ڈی سی ایل بلڈنگ۔

10۔ 16 منزلہ خداداد ہائٹس۔

11۔ 16 منزلہ گرین ٹرسٹ ٹاور۔

12۔ 15 منزلہ این آئی سی بلڈنگ۔

13۔ 12 منزلہ امیگریشن ٹاور۔

14۔ 15 منزلہ زرعی ترقیاتی بنک بلڈنگ۔

15۔ 10 منزلہ پارک ٹاور۔

دیگر اہم عمارات:

شاہراہ دستور پر واقع پاک سیکرٹریٹ جو انگریزی کے حروف تہجی A,B,C,D وغیرہ کے لحاظ

سے متعدد وزارتوں اور ذیلی اداروں کے دفاتر پر محیط اور کئی کئی منزلہ خوبصورت بلاکس پر مشتمل ہے۔

☆ سپریم کورٹ بلڈنگ۔☆ پاکستان براڈ کاسٹنگ ہاؤس ☆PTV ہیڈکوارٹر

☆ فارن آفس بلڈنگ ☆ کنونشن سینٹر۔☆ اسٹیٹ بنک بلڈنگ ☆ نادرا ہیڈ آفس۔

☆ فیصل مسجد۔☆ پریذیڈنٹ ہاؤس ☆ پرائم منسٹرز ہاؤس۔☆ سی بی آر ہاؤس

☆ نیشنل لائبریری ☆Evacue پراپرٹی ٹرسٹ بلڈنگ۔☆ فیڈرل شریعت

کورٹ بلڈنگ ☆ فائر بریگیڈ بلڈنگ۔☆ سٹاک ایکسچینج بلڈنگ۔

تفریح گاہیں:

☆ شکر پڑیاں۔☆ روز اینڈ جیسمین گارڈن ☆ چڑیا گھر ☆ لیک ویو ☆ راول ڈیم۔

☆ ارجینٹینا پارک۔☆ چھتر پارک۔☆ فاطمہ جناح پارک۔☆ شاہدرہ ☆ دامنِ کوہ

☆ پیر سوہاوہ۔☆ پاکستان مونومنٹ۔☆ مارگلہ ہلز۔☆ لوک ورثہ۔☆ نیشنل آرٹ گیلری

اہم شاہرات:

(شاہراہ دستور) جس پر پاک سیکرٹریٹ، سپریم کورٹ، فارن آفس، ایوان صدر، وزیر اعظم ہاؤس اور دیگر اہم سرکاری عمارات واقع ہیں۔

☆ سیونتھ ایونیو ☆ ناظم الدین روڈ ☆ شاہراہ سہروردی ☆ خیابان اقبال ☆ شاہراہ کشمیر

☆ موٹروے ☆ اسلام آباد ہائی وے ☆ ایکسپریس ہائی وے

اہم مارکیٹیں:

☆ آب پارہ (دارالحکومت کی اولین مارکیٹ) ☆ جناح سپر مارکیٹ (ایف سیون مرکز)

☆ سپر مارکیٹ (ایف سکس مرکز) ☆ ستارہ مارکیٹ (جی سیون) ☆ جی نائن مرکز (کراچی کمپنی)

☆ جی ٹین مرکز ☆ ایف ٹین مرکز ☆۔ ایف الیون مرکز ☆ بلیو ایریا ☆ میلوڈی مارکیٹ

☆ سینٹورس شاپنگ مال ☆ کوہسار مارکیٹ ☆ آئی ایٹ مرکز ☆ آئی نائن مرکز

☆ آئی ٹین مرکز ☆ آئی الیون مرکز۔

فائیوسٹار،فورسٹار ہوٹل:

☆ سرینہ ہوٹل ☆ میریٹ ☆ اسلام آباد ہوٹل ☆ Ramada ہوٹل ☆ بیسٹ ویسٹرن ہوٹل ☆ ریجنسی ہوٹل ☆ پاک پیلس ☆ گرین لینڈ

سرکاری وغیرسرکاری ہسپتال:

☆ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنس (PIMS) ☆ پولی کلینک ☆ کے آر ایل ☆ نیول ہسپتال ☆ شفاء انٹرنیشنل ☆ معروف انٹرنیشنل ☆ کلثوم انٹرنیشنل ہسپتال

کھیلوں کے لئے سہولتیں:

☆ جناح سپورٹس سٹیڈیم ☆ لیاقت جمنازیم ☆ اسلام آباد گالف کلب ☆ مصحف سکاش کمپلیکس ☆ مارگلہ کرکٹ گراؤنڈ ☆ راول لیک پر کشتی رانی کی سہولت ☆ مارگلہ ہلز پر پارہ گلائیڈنگ

بڑی بڑی یونیورسٹیاں:

☆ قائداعظم یونیورسٹی ☆ اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی ☆ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی

☆ ائر یونیورسٹی ☆ نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی ☆ بحریہ یونیورسٹی ☆ نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز ☆ نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی ☆ رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی ☆ شہید ذوالفقار علی بھٹو انسٹی ٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی ☆ ورچوئل یونیورسٹی ☆ پرسٹن یونیورسٹی ☆ محمد علی جناح یونیورسٹی ☆ فیڈرل اردو یونیورسٹی ☆ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس ☆ انسٹی ٹیوٹ آف سپیس ٹیکنالوجی ☆ نیشنل یونیورسٹی آف کمپوٹر اینڈ ایمرجنگ سائنسز ☆ اقراء یونیورسٹی ☆ ہمدرد یونیورسٹی ☆ فاؤنڈیشن یونیورسٹی ☆ کامسٹ انسٹی ٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی ☆۔ کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز پاکستان ☆ سنٹر فار ایڈوانس سٹڈیز اینڈ انجینیرنگ۔

آبی ذخائر:

راول ڈیم۔سملی ڈیم۔خانپور ڈیم۔(ان تینوں آبی ذخائر سے دارالحکومت کو پینے کا صاف پانی فراہم کیا جاتا ہے)

دارالحکومت سے شائع ہونے والے انگریزی/اردو اخبارات:

وفاقی دالحکومت اسلام آباد سے دو درجن سے زائد روزانہ اخبارات شائع ہو رہے ہیں جن میں سے چند اہم اخبارات یہ ہیں

انگریزی: ڈان☆ دی نیوز☆ دی نیشن☆ ایکسپریس ٹریبون☆ پاکستان آبزرور☆ نیشنل ہیرالڈ ٹریبون☆ ڈیلی ٹائمز☆ بزنس ریکارڈر

اردو: جنگ☆ نوائے وقت☆ ایکسپریس☆ خبریں☆ دنیا☆ اوصاف☆ پاکستان☆ الاخبار☆ آج☆ اذکار☆ اسلام☆ جناح☆ K-2، الشرق، کائنات، صحافت، جہان پاکستان۔ ۞

تاریخ احمدیت میں ''کہوٹہ'' کی اہمیت:

''کہوٹہ''، ضلع راولپنڈی میں واقع ہے اور یہاں کی بہت پرانی جماعت، راولپنڈی کی دس ضلعی جماعتوں میں سے ایک ہے۔یہ حسن اتفاق ہے کہ ''کہوٹہ'' جواب ''کہوٹہ ریسرچ لیبارٹریز'' کی موجودگی کے باعث دنیا بھر کی توجہ کا مرکز ہے آج سے قریباً ساٹھ سال قبل عالمگیر جماعت احمدیہ کی توجہ کا مرکز رہ چکا ہے۔اس کا پس منظر کچھ یوں ہے:

تقسیم ہند کے نتیجہ میں ایک نیا ملک پاکستان وجود میں آیا تو جماعت احمدیہ عالمگیر کو بھی اپنا مرکز ''قادیان'' چھوڑنا پڑا اور حضرت مصلح موعود اور آپ کی جماعت کو ''داغ ہجرت'' دیکھنا پڑا۔اب پاکستان میں جماعت کے لئے نئے مرکز کا قیام حضرت مصلح موعود کی اوّلین ترجیح تھی۔چنانچہ اس کے لئے کسی موزوں جگہ کی تلاش ایک مشکل اور کٹھن مرحلہ تھا یہ انتہائی اہم کام مشیت الٰہی کے تحت محترم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ کے لئے مقدر تھا جو ان دنوں سرگودھا میں سیشن جج تھے۔حضرت مصلح موعود

نے انہیں بذریعہ تار لاہور بلوایا اور اس بارے میں مشورہ طلب فرمایا۔

محترم چوہدری صاحب نے 25 ستمبر 1947ء کو ایک یادداشت لکھی اور اسی روز رتن باغ میں جہاں حضور کا قیام تھا روزانہ کی مجلس میں حضور کو پڑھ کر سنائی۔ اپنی اس یادداشت میں محترم باجوہ صاحب نے جماعت کے مستقبل کے مرکز کے قیام کے لئے کئی مشورے حضور کی خدمت میں پیش کئے اور ضلع شیخوپورہ ننکانہ صاحب، سیالکوٹ، پسرور اور چنیوٹ کے بالمقابل دریائے چناب کے پار کے علاقوں کے ساتھ ساتھ کہوٹہ ضلع راولپنڈی کا علاقہ بھی تجویز فرمایا اور لکھا:

''کہوٹہ ..... ضلع راولپنڈی میں یہ موزوں ترین جگہ ہے۔''

بعد میں اگرچہ حضرت مصلح موعود کی دوربین نگاہ نے مرکز سلسلہ کے لئے ''چنیوٹ کے بالمقابل دریائے چناب کے پار'' کا علاقہ پسند فرمایا اور اسی کی منظوری دی تاھم ''کہوٹہ'' کا نام بھی تاریخ احمدیت میں ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گیا۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں تاریخ احمدیت جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۱ تا ۲۸۴)

۞ معلومات کے مآخذ:

1۔ انٹرنیٹ۔

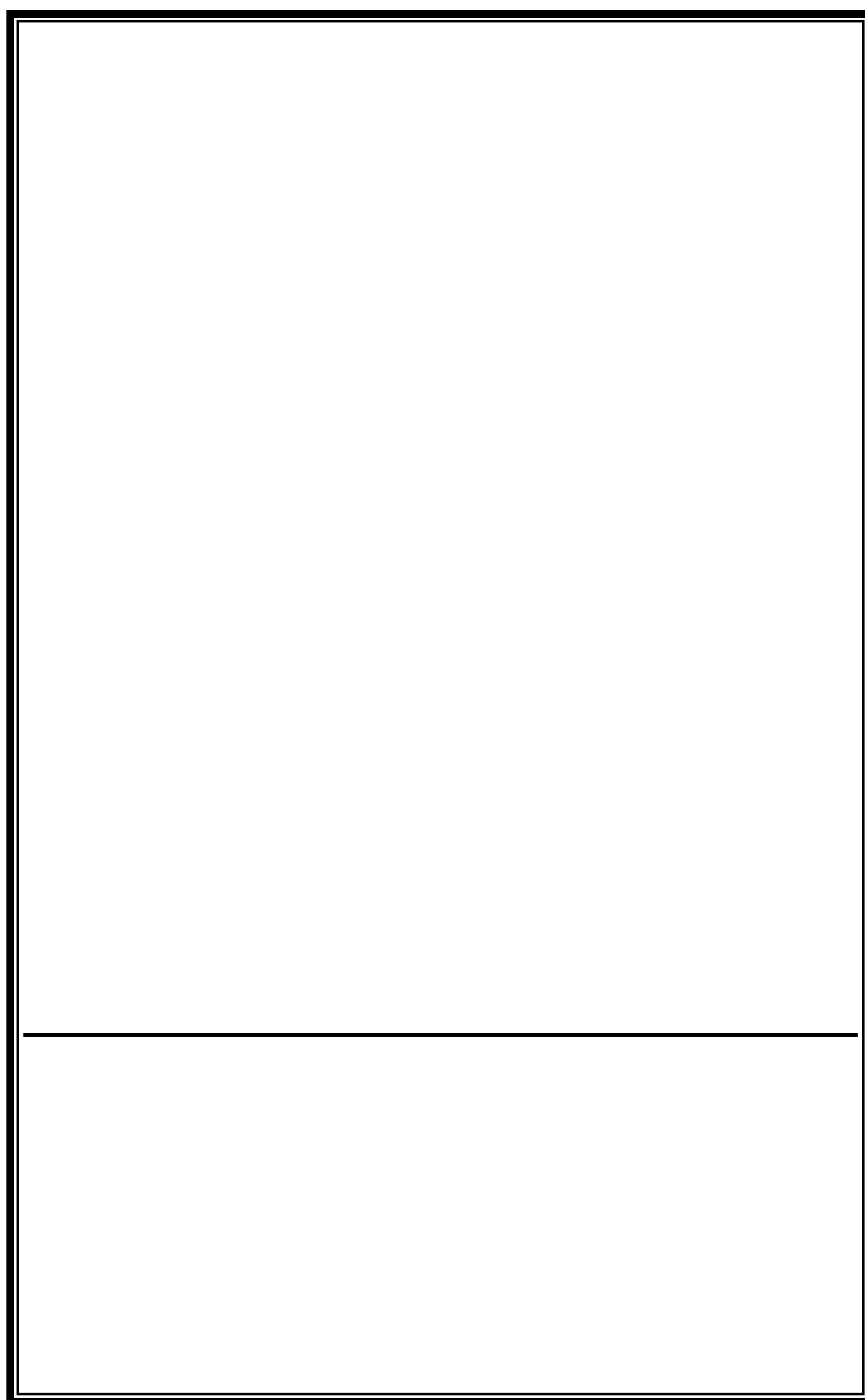
2۔ "SOUVENIR TITLED "ISLAMABAD THE BEAUTIFUL

Published by C.D.A in 1995

3۔ ''اسلام آباد/ راولپنڈی۔ شہر خموشاں کے مکین'' مرتبہ ایم آر شاہد

دوسرا باب

حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ ماموریت اور اس علاقے سے وابستہ ایک اعجازی نشان



حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ ماموریت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے تقریباً سوا سو سال قبل 1889ء میں قادیان کی گمنام اور دور افتادہ بستی سے یہ دعویٰ فرمایا:

''میں اس وقت محض للہ اس ضروری امر سے اطلاع دیتا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دینِ متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے تا کہ میں اس پُر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں ظاہر کروں اور ان تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں ان نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھے عطا کیے گئے ہیں۔'' (برکاتُ الدعا)

نیز فرمایا:

''میں ہر ایک مسلمان کی خدمت میں نصیحتاً کہتا ہوں کہ اسلام کے لئے جاگو کہ اسلام سخت فتنہ میں پڑا ہے اس کی مدد کرو کہ اب یہ غریب ہے اور میں اسی لئے آیا ہوں اور مجھے خدا تعالیٰ نے علم قرآن بخشا ہے اور حقائق معارف اپنی کتاب کے میرے پر کھولے ہیں اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں سو میری طرف آؤ تا اس نعمت سے تم بھی حصہ پاؤ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں... سو عنقریب میرے کاموں کے ساتھ تم مجھے شناخت کرو گے ہر ایک جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا اس وقت کے علماء کی ناسمجھی اس کی سدِّ راہ ہوئی آخر جب وہ پہچانا گیا تو اپنے کاموں سے پہچانا گیا کہ تلخ درخت شیریں پھل نہیں لا سکتا اور خدا غیر کو وہ

برکتیں نہیں دیتا جو خاصوں کو دی جاتی ہیں۔‘‘ (برکات الدعا)

آپ کے اس دعویٰ ماموریت کے ساتھ ہی اپنے اور بیگانے سب آپ کے خلاف ہو گئے اور آپ کی مخالفت میں، آپ کی آواز کو دبانے بلکہ آپ کے وجود تک کو مٹانے کے درپے ہو گئے۔ ان مخالفین اور معاندین میں بڑے بڑے مسلمان علماء، مشائخ، سجادہ نشین پیش پیش تھے عیسائی، ہندو، آریہ، سناتن دھرم اور دیگر مذاہب کے علمبردار بھی میدان کارزار میں حضورؑ کے مقابلہ میں تھے۔ گویا ہر طرف سے آپ پر حملوں اور تیروں وتلواروں کی یلغار تھی۔ اور آپ تن تنہا ان سب کا مردانہ وار مقابلہ کر رہے تھے۔ ان پُر آشوب اور مصائب و آلام کے ایام میں حضورؑ کو خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت کے ساتھ اپنی کامیابی وکامرانی کا کیسا پختہ یقین تھا اس کا ایک نمونہ ملاحظہ کریں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

’’دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بد قسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالکِ حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔..... اے لوگو تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کی دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں۔ تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک کہ وہ اپنے کام کو پورا نہ کر لے ..... پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا ..... جسطرح خدا نے پہلے مامورین اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا۔ اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کریگا۔ خدا کے مامورین کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو! یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو۔‘‘ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص 9-8)

پھر فرمایا:۔

''ٹھٹھا کرو جس قدر چاہو۔ گالیاں دو جس قدر چاہو اور ایذا اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو جس قدر چاہو اور میرے استیصال کے لئے ہر قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو۔ پھر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دیگا کہ اس کا ہاتھ غالب ہے''۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص 11)

''مخالف لوگ عبث میں اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں میں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔ اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے اور اُن کے زندے اور ان کے مردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل میں بنا کر ان کے منہ پر ماریگا۔ دیکھو صدہا دانش مند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت سے ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس کی طرف لا رہے ہیں اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بددُعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ پھر دیکھو کیا بگاڑ سکتے ہو؟ خدا کے آسمانی نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں مگر بدقسمت انسان دُور سے اعتراض کرتے ہیں جن دلوں پر مہریں ہیں ان کا ہم کیا علاج کریں؟ اے خدا! تو اس امت پر رحم کر۔''

(ضمیمہ اربعین نمبر 4 ص 7 بعنوان ''در دِل سے ایک دعوت قوم کو'')

پھر فرمایا:

''اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں۔ تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت

دیکھوں تب بھی آخر فتحیاب ہوں گا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں۔

اے نادانو! اے اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا۔ جو مجھے ہلاک کرے گا؟ یقینا یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا، میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں، کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا؟ کبھی نہیں ضائع کریگا دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ! اور خدا اپنے بندے کو ہر میدان میں فتح دے گا میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اُس کے دین کی عظمت ظاہر ہو اس کا جلال چمکے اور اُس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلاء سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں۔ اگرچہ ایک ابتلاء نہیں کروڑ ابتلاء ہو۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔

من نہ آنستم کہ روز جنگ بینی پشتِ من
آن منم کاندر میاں خاک وخوں بینی سرے

(انوار الاسلام ص21-22)

تحفہ گولڑویہ اور اعجاز المسیح کی تصنیف اور حضور علیہ السلام کا چیلنج

خدا تعالیٰ کی ذات پر یہ پختہ ایمان اور یقین ہی تھا کہ آپؑ نے اپنے فرضِ منصبی کی ادائیگی کرتے ہوئے دشمنوں کے ساتھ چومکھی لڑائی لڑی اور انہیں تحریر وتقریر، مباحثوں، مناظروں اور دیگر تمام پرُ امن ذرائع استعمال کرتے ہوئے زیر کیا اور فتحیاب ہوئے۔ حضورؑ نے پیغامِ حق کو دنیا تک

پہچانے اور اسلام اور بانی اسلامؐ پر کئے جانے والے اعتراضات کے مدلل اور مسکت جواب دیتے ہوئے 80 سے زائد کتب تصنیف فرمائیں، جن میں سے ایک معرکتہ الآرا کتاب ''تحفہ گولڑویہ'' ہے۔

''گولڑہ'' کا علاقہ جو کہ اب موجودہ وفاقی دالحکومت اسلام آباد کا ایک حصہ اور اس کے عین وسط میں واقع ہے ایک اعجازی نشان کا حامل ہونے کے باعث تاریخ احمدیت میں ایک یادگار اور تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔

''تحفہ گولڑویہ'' میں حضرت اقدسؑ نے اپنے دعویٰ کی صداقت کو قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کے ساتھ دلائل و براہین سے ثابت فرمایا، اس کتاب کی تصنیف کا باعث اور پس منظر کیا تھا اس کی تفصیل روحانی خزائن جلد 17 اور جلد 18 میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضورؑ نے تمام مخالف علماء بالخصوص گولڑہ کے پیر مہر علی شاہ صاحب کو 20 جولائی 1900 کو عربی زبان میں تفسیر نویسی کا چیلنج دیا۔ حضورؑ نے اپنے اس چیلنج میں دیئے گئے مقررہ وقت کے اندر فصیح و بلیغ عربی میں ایک کتاب ''اعجاز المسیح'' تصنیف فرمائی۔ حضورؑ نے ''اعجاز المسیح'' کی تکمیل پر فرمایا:

> ''میں نے اس کتاب کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اسے علماء کے لئے معجزہ بنائے اور کوئی ادیب اس کی نظیر لانے پر قادر نہ ہو اور ان کو لکھنے کی توفیق نہ ملے اور میری یہ دعا قبول ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بشارت دی اور کہا منعہ مانع من السماء کہ آسمان سے ہم اسے روک دیں گے اور میں سمجھا کہ اس میں اشارہ ہے کہ دشمن اس کی مثل لانے پر قادر نہیں ہوں گے۔'' (اعجاز المسیح۔)

چنانچہ اس الٰہی بشارت اور پیشگوئی کے عین مطابق پیر صاحب گولڑہ سمیت عرب وعجم کے کسی عالم یا ادیب کو ایسی تفسیر لکھنے کی توفیق نہ ملی۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ نے 20 فروری 1901ء کو ''خدا کے فضل سے بڑا معجزہ ظاہر ہوا'' کے عنوان سے ایک اشتہار میں تحریر فرمایا:۔

''خدا کے فضل سے بڑا معجزہ ظاہر ہوا''

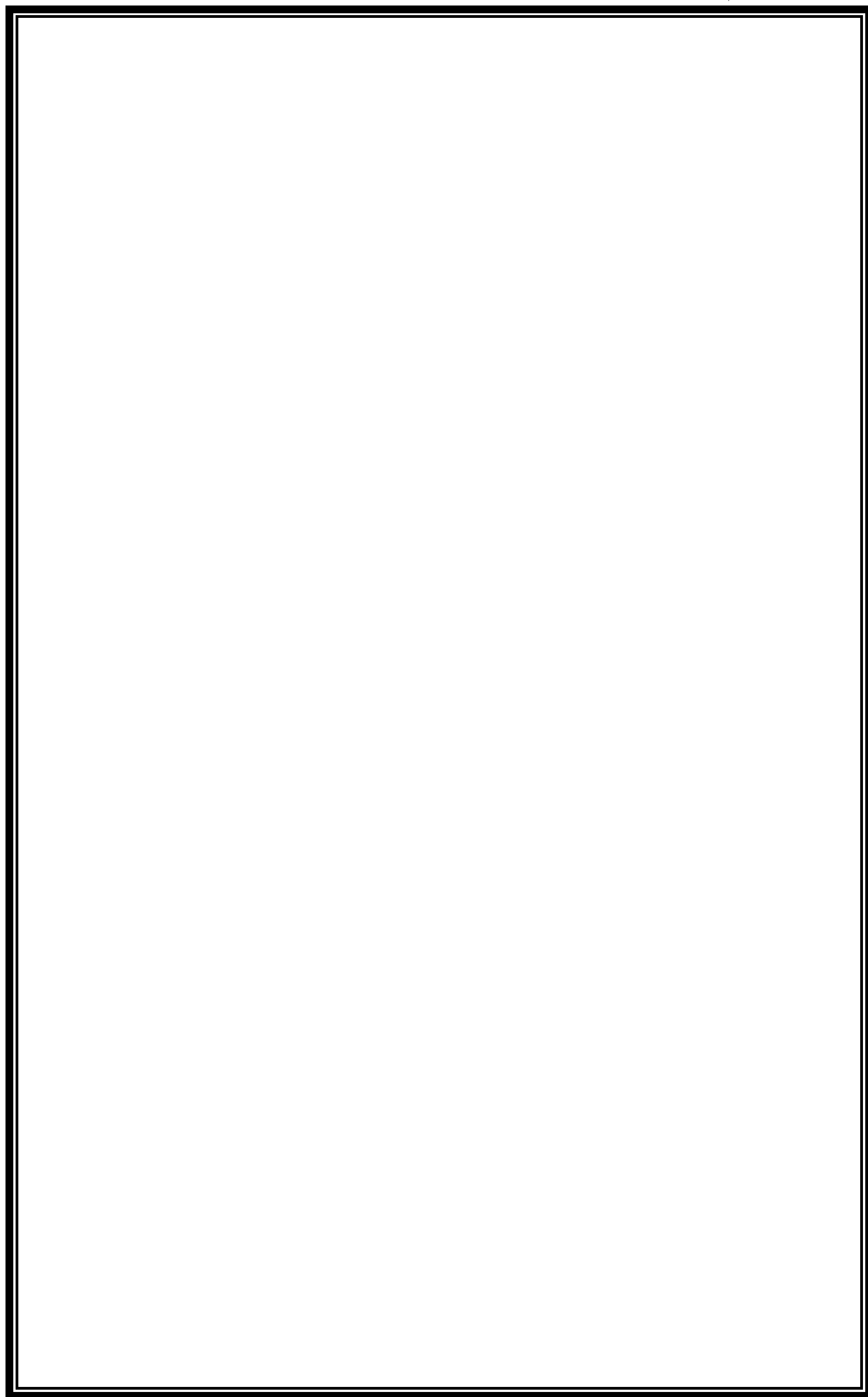
ہزار شکر اس قادر یکتا کا ہے جس نے اس عظیم الشان میدان میں مجھ کو فتح بخشی اور باوجود اس

کے کہ ان ستر دنوں ((70 میں کئی قسم کے موانع پیش آئے چند دفع میں سخت مریض ہوا۔بعض عزیز بیمار رہے مگر پھر بھی یہ تفسیر اپنے کمال کو پہنچ گئی۔جو شخص اس بات کو سوچے گا کہ یہ وہ تفسیر ہے جو ہزاروں مخالفوں کو اسی امر کے لئے دعوت کر کے بالمقابل لکھی گئی ہے۔وہ ضرور اس کو ایک معجزہ یقین کرے گا بھلا میں پوچھتا ہوں کہ اگر یہ معجزہ نہیں تو پھر کس نے ایسے معرکے کے وقت کہ جب مخالف علماء کو غیرت دہ الفاظ کے ساتھ بلایا گیا تھا تفسیر لکھنے سے ان کو روک دیا اور کس نے ایسے شخص یعنی اس عاجز کو جو مخالف علماء کے خیال میں ایک جاہل ہے جو ان کے خیال میں ایک صیغہ عربی کا بھی صحیح طور پر نہیں جانتا ایسی لاجواب اور فصیح و بلیغ تفسیر لکھنے پر باجود امراض اور تکالیف بدنی کے قادر کر دیا کہ اگر مخالف علماء کوشش کرتے کرتے کسی دماغی صدمہ کا بھی نشانہ ہو جاتے تب بھی اس کی مانند تفسیر نہ لکھ سکتے اور اگر ہمارے مخالف علماء کے بس میں ہوتا یا خدا ان کی مدد کرتا تو کم سے کم اس وقت ہزار تفسیر ان کی طرف سے بالمقابل شائع ہونی چاہیئے تھی لیکن اب ان کے پاس اس بات کا کیا جواب ہے کہ ہم نے اس بالمقابل تفسیر نویسی کو مدار فیصلہ ٹھہرا کر مخالف علماء کو دعوت کی تھی اور ستر دن کی معیاد تھی جو کچھ کم نہ تھی اور میں اکیلا اور وہ ہزار ہا عربی دان اور عالم فاضل کہلانے والے تھے تب بھی وہ تفسیر لکھنے سے نامراد رہے۔اگر وہ تفسیر لکھتے اور سورۃ فاتحہ سے میرے خلاف ثبوت پیش کرتے تو ایک دنیا ان کی طرف الٹ پڑتی پس وہ کونسی پوشیدہ طاقت ہے جس نے ہزاروں کے ہاتھوں کو باندھ دیا اور دماغوں کو پست کر دیا اور علم اور سمجھ کو چھین لیا اور سورۃ فاتحہ کی گواہی سے میری سچائی پر مہر لگا دی اور ان کے دلوں کو ایک اور مہر سے نادان اور نافہم کر دیا۔ہزاروں کے روبرو ان کے چرک آلودہ کپڑے ظاہر کیے۔اور مجھے ایسی سفید کپڑوں کی خلعت پہنا دی جو برف کی طرح چمکتی تھی اور پھر مجھے ایک عزت کی کرسی پر بٹھا دیا اور سورۃ فاتحہ سے ایک عزت کا خطاب مجھے عنایت ہوا۔وہ کیا ہے اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ اور خدا کے فضل اور کرم کو دیکھو کہ تفسیر کے لکھنے میں دونوں فریق کے لئے چار جزو کی شرط تھی یعنی یہ کہ ستر دن کی معیاد تک چار جز لکھیں لیکن وہ لوگ باوجود ہزاروں ہونے کے ایک جز بھی نہ لکھ سکے اور مجھ سے خدائے کریم نے بجائے چار جز کے ساڑھے باراں جز لکھوا دیئے اب میں علماء مخالفین سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ

معجزہ نہیں ہے اور اس کی کیا وجہ ہے کہ معجزہ نہ ہو۔کوئی انسان حتی المقدور اپنے لئے ذلت قبول نہیں کرتا پھر اگر تفسیر لکھنا مخالف مولویوں کے اختیار میں تھا تو وہ کیوں نہ لکھ سکے کہ یہ الفاظ جو میری طرف سے اشتہارات میں شائع ہوئے تھے کہ جو فریق اب بالمقابل ستر دن میں تفسیر نہیں لکھے گا وہ کاذب سمجھا جائے گا یہ ایسے الفاظ نہیں ہیں جو انسان غیرت مند کو اس پر آمادہ کرتے ہیں کہ سب کام اپنے پر حرام کر کے بالمقابل اس کام کو پورا کرے تا جھوٹا نہ کہلاوے لیکن کیونکر مقابلہ کر سکتے خدا کا فرمودہ کیونکر ٹل سکتا کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ خدا نے ہمیشہ کے لئے جب تک کہ دنیا کا انتہا ہو یہ حجت ان پر پوری کرنی تھی کہ باوجود یکہ علم اور لیاقت کے یہ حالت ہے کہ ایک شخص کے مقابل پر ہزاروں ان کے عالم و فاضل کہلانے والے دم نہیں مار سکتے پھر بھی کافر کہنے پر دلیر ہیں لازم نہ تھا کہ پہلے علم میں کامل ہوتے پھر کافر کہتے جن لوگوں کے علم کا یہ حال ہے کہ ہزاروں مل کر بھی ایک شخص کا مقابلہ نہ کر سکے چار جز کی تفسیر نہ لکھ سکے ان کے بھروسہ پر ایک ایسے مامور من اللہ کی مخالفت اختیار کرنا جو نشان پر نشان دکھلا رہا ہے بڑے بدقسمتوں کا کام ہے بالآخر ایک ہزار شکر کا مقام ہے کہ اس موقعہ پر ایک پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی پوری ہوئی اور وہ یہ ہے کہ اس ستر دن کے عرصے میں کچھ بباعث امراض لاحقہ اور کچھ بباعث اس کے کہ بوجہ بیماری بہت سے دن تفسیر لکھنے سے سخت معذوری رہی ان نمازوں کو جو جمع ہوسکتی ہیں جمع کرنا پڑا اور اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو درّ منثور اور فتح باری اور تفسیر ابنِ کثیر وغیرہ کتب میں ہے کہ تُجْمَعُ لَہُ الصَّلٰوۃ یعنی مسیح موعود کے لئے نماز جمع کی جائے گی۔اب ہمارے مخالف علماء یہ بھی بتلاویں کہ کیا وہ اس بات کو مانتے ہیں یا نہیں کہ یہ پیش گوئی پوری ہو کر مسیح موعود کی وہ علامت بھی ظہور میں آ گئی اور اگر نہیں مانتے تو کوئی نظیر پیش کریں کہ کسی نے مسیح موعود کا دعویٰ کر کے دو ماہ تک نمازیں جمع کی ہوں یا بغیر دعویٰ ہی نظیر پیش کرو۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

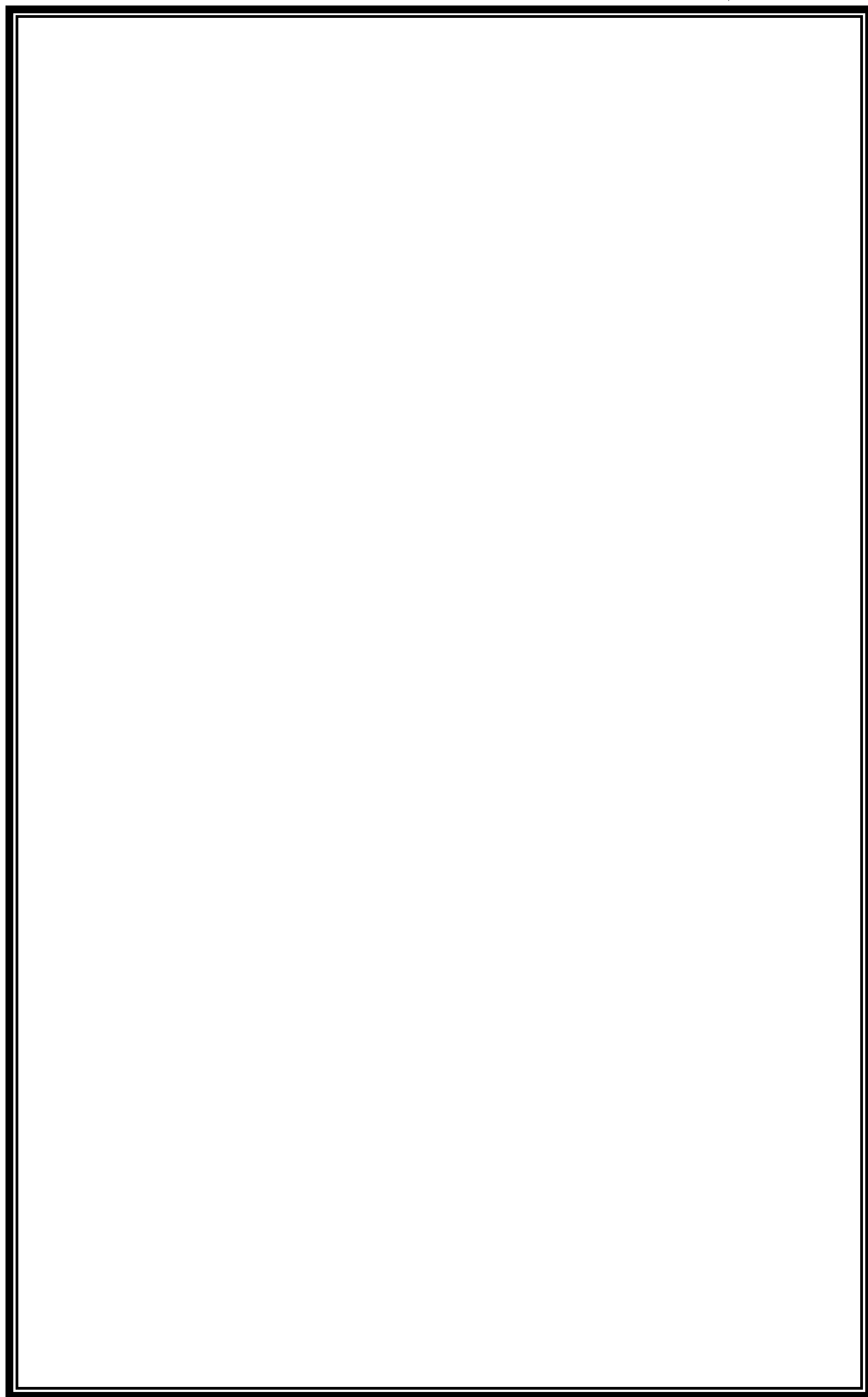
المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی 20 فروری 1901ء''

(ر۔خ۔جلد 18 اعجاز المسیح صفحہ الف۔ب۔ج)



تیسرا باب

اس علاقہ سے تعلق رکھنے والے رفقاء
حضرت اقدسؑ



اس علاقہ سے تعلق رکھنے والے رفقاء حضرت اقدسؑ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو دیئے گئے تفسیر نویسی کے چیلنج اور اس کے بعد رونما ہونے والے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے بعد بہت سے لوگوں نے میری بیعت کی اور خود انکے بعض مرید بھی ان سے بیزار ہو کر بیعت میں داخل ہوئے یہاں تک کہ ستر ہزار کے قریب بیعت کرنے والوں کی تعداد پہنچ گئی''۔ (نزول المسیح)

ہم ذیل میں پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے ان چند ایک مریدوں کا ذکر کریں گے جنہیں قبول حق کے بعد مامور زمانہ کی بیعت کا شرف حاصل کرنے کی توفیق ملی۔ اور جن کے حالات زندگی ہم معلوم کر سکے ہیں۔

حضرت بابو فیروز علی صاحب (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو)

حضرت بابو فیروز علی صاحب (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) پیر صاحب گولڑہ کے ان بعض مریدوں میں سے ہیں جنہیں بعد میں حضور علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ اسٹیشن ماسٹر گولڑہ تھے جون 1901 میں حضور علیہ السلام کی بیعت کی توفیق ملی۔ آپ کی بیعت کا اندراج ''الحکم'' میں ان الفاظ میں موجود ہے۔ ''فیروز علی صاحب روہتاس جہلم حال سکھر ریلوے اسٹنٹ پولیس۔'' (الحکم 17 جون 1901 صفحہ 15 کالم 3)

حضرت بابو فیروز علی صاحب ولد مکرم پیر بخش صاحب روہتاس ضلع جہلم کے رہنے والے تھے آپ محکمہ ریلوے میں ملازم تھے آپ احمدیت سے متعلق تعارف کے بارے میں فرماتے ہیں:

کے متعلق حضرت بابو شاہ دین صاحب حضرت اقدسؑ کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

''کل ایک غیر معمولی طور پر اخبار الحکم کا انتظار تھا چنانچہ بعد دو پہر دوستوں کو ملا اور وہ سب حسب معمول شام کو میرے مکان پر جمع ہوئے۔۔۔۔۔۔ چنانچہ جب واقعات مقدمہ گورداسپور پڑھنے لگے تو حاضرین کے دلوں پر ایک خارق عادت اثر محسوس ہوا اور مدعا علیہم کی جرح کے جواب میں حضورؑ کا پر شوکت استقلال اور رعبناک تحدی دیکھ کر بے اختیار دلوں سے نکلا کہ اے خدا کے برگزیدہ مسیح تجھ پر اللہ کا سلام اور رحمت ہو، لاریب یہ صرف تیرا ہی کام تھا کہ انوار و برکات کو جو مرور زمانہ سے فسانہ کے رنگ میں ہو چلے تھے اپنی قوت قدسیہ سے از سرنو تازہ کر دیا۔ غرض ساڑھے گیارہ بجے رات تک پیشگوئی منتظرہ کے بارہ میں احباب میں باتیں ہوتی رہیں اور نماز عشاء کے بعد سب احباب بشاش حالت میں رخصت ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔ ان سب بھائیوں کا ارادہ ہے کہ عنقریب اس غلام کے ہمراہ حضور کے اقدام میمنت التزام میں حاضر ہو کر حضور کے برکات سے حصہ لیں۔'' (الحکم 17 اگست 1901 صفحہ 15)

اسی خط میں حضرت بابو شاہ دین صاحب نے مردان میں مقیم احمدیوں کا مختصر تعارف بھی لکھا ہے چنانچہ سب سے پہلا تعارف حضرت بابو فیروز علی صاحب کا ہی ہے، وہ لکھتے ہیں:

''میرے نائب بابو فیروز علی سابق مرید گولڑی جو حضور سے بیعت کرنے کے بعد عارضی طور پر سکھر چلے گئے تھے اب پھر خدا کے فضل سے میرے پاس واپس آ گئے اور ماشاء اللہ دینی امورات اور اتقا میں ترقی کر رہے ہیں۔ دعا فرماویں کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ انہیں استقامت بخشے۔''

یہ خط اگست کے مہینے کا ہے اس کے تین ماہ بعد حضرت بابو فیروز علی صاحب قادیان حاضر ہوئے اخبار الحکم آپ کی قادیان میں آمد کے متعلق لکھتا ہے:

''منشی فیروز علی صاحب نائب سٹیشن ماسٹر مردان سے ایک مہینہ کی رخصت لے کر

تشریف لائے۔" (الحکم 30 نومبر 1901 صفحہ 14 کالم 3)

حضرت بابو فیروز علی صاحب نے اخلاص و وفا میں بہت ترقی کی ۔آپ سلسلہ کی ضروریات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ۔ایڈیٹر صاحب اخبار الحکم ایک جگہ "ایک آنہ فنڈ کالج کے لئے" کے تحت لکھتے ہیں:

"میں نہایت شکر گزاری کے ساتھ ان احباب کی فرستادہ رقوم کی رسید دیتا ہوں جنھوں نے قیام کالج کے لئے ایک آنہ فنڈ میں چندہ بھیج دیا ہے، یہ ایک آنہ ماہوار جو دو سال تک ہر احمدی دے گا ایک صدقہ جاریہ ہوگا اور اس کی زندگی اور بعد الموت بھی ثواب کا باعث ہوگا۔۔۔بابو فیروز علی صاحب سٹیشن ماسٹر مِسّہ کسوال۔"

(الحکم 17 جولائی 1905 صفحہ 12 کالم 4)

قبول احمدیت کے بعد آپ نے اپنے بھائی حضرت میاں فرمان علی صاحب کو بھی تبلیغ کی چنانچہ وہ بھی احمدیت کی آغوش میں آگئے اور رفیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہونے کا شرف پایا۔بہشتی مقبرہ ربوہ کے ریکارڈ کے مطابق حضرت بابو فیروز علی صاحب کا سن ولادت 1868 ہے جبکہ ان کا سن بیعت جون 1901 ہے۔ (الحکم 10 جون 1901 صفحہ 15)

بہشتی مقبرہ کے ریکارڈ کے مطابق آپ کے والد محترم کا نام پیر بخش صاحب تھا آپ کی تاریخ وفات 8 مارچ 1931 ہے۔گولڑہ کے بعد آپ روہتاس (جہلم) کے اسٹیشن ماسٹر بھی رہے دفتر وصیت کے ریکارڈ سے آپ کے بارے میں درج ذیل معلومات ملی ہیں ۔آپ کی وصیت اگرچہ 1/3 تھی لیکن بوجوہ قائم نہ رہی وصیت نمبر 1339 تھا جنوری 1918 میں وصیت کی تھی اس وقت آپ راولپنڈی میں رہائش پذیر تھے پھر قادیان چلے گئے اور وہیں عام قبرستان میں آپ کی تدفین ہوئی آپ کے تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں تھیں حضرت شیخ محمود احمد عرفانی صاحب آپ کے داماد تھے۔بیٹوں میں مکرم محمود علی صاحب مکرم عبداللہ صاحب مقیم قادیان اور مکرم منیر احمد صاحب مقیم ٹورانٹو کینیڈا شامل ہیں۔

حضرت بابوفرمان علی صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

حضرت بابوفرمان علی صاحب ولد مکرم پیر بخش صاحب روہتاس ضلع جہلم کے رہنے والے تھے اغلباً 1867 میں پیدا ہوئے۔آپ حضرت بابو فیروزعلی صاحب کے بھائی تھے اوران کی تبلیغ سے ہی قبولیت احمدیت کی توفیق پائی،آپ بیان کرتے ہیں:

''میں اور میرا بھائی بابو فیروزعلی مرحوم ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر جب کہ میرا بھائی گولڑہ سٹیشن پر تارکلرک تھا پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے مرید تھے۔عرصہ ڈیڑھ سال گولڑہ سٹیشن پر چوکیدار کی ملازمت کر کے رات کونوکری دیتا دن پیر صاحب کی خدمت میں گذارتا۔۔۔ میں وہاں سے نوکری چھوڑ کر جبکہ بھائی صاحب کھیوڑہ سٹیشن پر تبدیل ہو گیا،کھیوڑہ آ گیا ڈنڈوت کالری میں ملازم ہوا،دن کونوکری رات شب بیداری ذکر الٰہی میں مصروف رہتا ۔۔کچھ دنوں کے بعد میرا بھائی بابو فیروزعلی مرحوم ملنے کے لئے شاہ پور آئے انہوں نے مجھے کتابیں متعلق احمدیت دیں اور حضرت اقدس مسیح موعود کے دعویٰ کے بعض حالات بتلا کر تبلیغ کی،اخبار البدر میرے نام خود جاری کرایا،رسالہ ریویو آف ریلیجز میں نے خود منگانا شروع کیا ان کی موجودگی میں سال 1900 میں خط برائے بیعت حضور کی خدمتِ اقدس میں تحریر کیا (آپ نے اپنی بیعت 1900 کی بیان کی ہے حالانکہ آپ کے بھائی نے 1901 میں بیعت کی تھی اور آپ نے بھائی کی تبلیغ سے بیعت کی تھی چنانچہ یا آپ کی بیعت بعد کی ہے یا آپ کے بھائی کی بیعت 1900 سے پہلے کی ہے۔ناقل) دو تین ماہ کے بعد مجھے بیعت منظور ہونے کا خط ملا ، چند ماہ بعد رخصت لے کر برائے زیارت ودستی بیعت شاہ پور سے روانہ ہوا بوقت عصر خوشاب سٹیشن سے ٹکٹ بٹالہ خرید کر سوار ہوا،اس سے پہلے کچھ دن مجھے تین سوال وسوسۂ شیطانی کے دل پر آ گئے کہ میں یہ سوال حضورؑ کے پیش کروں گا اگر جواب ملا تو بیعت کروں گا ورنہ نہیں کروں گا۔12 بجے رات گاڑی لالہ

موسیٰ سٹیشن پر پہنچی وہاں سے جب گاڑی گجرات کو روانہ ہوئی تو میں سو گیا، علی الصبح شاہدرہ سٹیشن پر گاڑی پہنچی میں نے جلدی اٹھ کر وضو کیا اور نماز فجر گاڑی میں ادا کی جب سلام پھیرا اور نماز سے فارغ ہو کر بیٹھا تو سوال مذکورہ یاد کیا تو یاد نہ آیا بلکہ بٹالہ سٹیشن تک یاد نہ آیا۔ پیدل چل کر بوقت ظہر قادیان پہنچا تب بھی سوال یاد نہ آیا جو مسجد میں آ کر حضور کے ساتھ نماز ادا کی اور استغفار پڑھتا رہا اور دلی یقین ہوا کہ یہ ایک معجزہ ہے جو میں نے بیعت کر لی۔

بعد اس کے میں ملازم تھا تو پھلور چلا گیا بعد امتحان واپس شاہ پور پہنچا، حضور کی خدمت میں خط دعا کے لئے لکھتا رہا جو سال 1902 میں حضور کی دعا سے 4 سال کی ملازمت کے بعد ترقی ہو کر میں ہیڈ کانسٹیبل ہو گیا لہذا میں دو تین دفعہ حضور کی زیارت کے لئے قادیان آیا مگر کوئی خاص واقعہ یاد نہیں رہا نہ زیادہ عرصہ قادیان ٹھہرنے کی بوجہ ملازمت موقع ہی ملا۔'' (رجسٹر روایات نمبر 7 صفحہ 124,125)

ریٹائرمنٹ کے بعد آپ ہجرت کر کے قادیان چلے آئے اور محلہ دارلرحمت میں سکونت اختیار کی جہاں مورخہ یکم جنوری 1940 کو بعمر 70 سال وفات پائی اور بوجہ موصی ہونے کے (وصیت نمبر 4052) بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔

(مکتوب غلام مصباح بلوچ صاحب آف کینیڈا سے ماخوذ)

حضرت بابو شاہ دین صاحب۔ یکے از رفقائے 313 (اللہ آپ سے راضی ہو)

''میں بھی انکے لئے پانچ وقت دعا میں مشغول ہوں، وہ بڑے مخلص ہیں۔'' حضرت اقدسؑ

حضرت بابو شاہ دین صاحب ولد مکرم میاں شیخ احمد صاحب مرحوم اصل میں ساہو والہ تحصیل سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے اور محکمہ ریلوے میں ملازم تھے اور اپنی ملازمت کی وجہ سے جہلم، راولپنڈی، مردان اور ان کے نواح کے مختلف علاقوں میں مقیم رہے۔ بیعت سے پہلے آپ

پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے مریدوں میں سے تھے۔قبول احمدیت کے بعد حضور کے جان نثار رفقاء میں سے ثابت ہوئے، مہینوں رخصت لے کر حضرت اقدس کی خدمت میں قادیان حاضر ہوتے۔آپ نے نیکی اور تقویٰ میں بہت ترقی کی اور احمدیت کا نہایت عمدہ نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔جس کے نتیجے میں متعدد سعید روحوں کو قبولیت احمدیت کی توفیق ملی۔

کتب حضرت اقدس میں ذکر: حضرت بابو شاہ دین صاحب کی بیعت کا قطعی علم نہیں کہ کس سال میں کی۔1896 کے آخر میں حضرت اقدس نے اپنی کتاب ''انجام آتھم'' میں اپنے تین صد تیرہ کبار رفقاء کے اسماء کی فہرست شامل فرمائی۔جس میں آپ کا نام بھی شامل ہے جس کا مطلب ہے کہ آپ 1896 سے قبل سلسلہ بیعت میں آ چکے تھے، تین صد تیرہ رفقاء کی فہرست میں آپ کا نام 208 نمبر پر موجود ہے۔

اسی طرح حضرت اقدس نے اپنی کتاب ''کتاب البرّیہ'' میں بھی اپنی جماعت کے معززین اور مخلصین کی ایک فہرست شامل فرمائی ہے جس میں آپ کا نام 75 ویں نمبر پر ''منشی شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر دینا ضلع جہلم'' موجود ہے۔

احمدیت کا پیغام پہنچانے میں آپ حضرت اقدس کی تحریرات کے علاوہ اخبار الحکم و بدر کی بھی خوب اشاعت کرتے اور لوگوں کو قادیان کے ساتھ جوڑ دیتے، ایڈیٹر اخبار الحکم حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں۔''بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر گولڑہ ضلع راولپنڈی ہمارے اخبار کے پرانے سرپرست سچے خیر خواہ ہیں، الحکم میں متعدد مرتبہ آپ کا تذکرہ ہوا ہے۔آپ کو خدا تعالیٰ نے ایک یہ خوبی عطا کی ہے کہ وہ جہاں بھی جاتے ہیں کسی نہ کسی شخص کو سلسلہ عالیہ کی طرف لانے کا ذریعہ بن جاتے ہیں وہ اپنے عزیز الحکم کو بھی نہیں بھولتے بلکہ ان کا مقولہ ہے کہ میں الحکم کی خریداری قومی نشان سمجھا کرتا ہوں اور ہر نئے احمدی کو اس کی خریداری پر توجہ دلانا اپنا فرض۔غرض الحکم کی توسیع اشاعت کے فرض سے وہ غافل نہیں رہتے، گولڑہ جا کر آپ الحکم کے لئے ایک خریدار بھیجتے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء'' (الحکم 31 مارچ 1904 صفحہ 11)

حضرت مسیح موعود کے رسالہ ''الوصیت'' کے مطالعہ کے بعد فوراً آپ اس آسمانی نظام میں شامل ہو گئے اور 3 فروری 1906 کو اپنی وصیت تحریر کی۔آپ ابتدائی موصیان میں سے تھے۔آپ کا وصیت نمبر 9 تھا۔

آخری بیماری اور حضور کی شفقت: آخری عمر میں آپ بیمار ہو گئے اور قادیان حاضر ہوئے ،حضرت اقدس ان دنوں لاہور (اپریل/مئی 1908) تشریف لے گئے لیکن آپ کی خبر گیری کا پورا خیال رکھا اور قادیان میں موجود حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کو آپ کے علاج معالجہ کی تاکید فرمائی، چنانچہ حضور حضرت ڈاکٹر صاحب کے نام ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

''اور میری دلی خواہش ہے کہ آپ تکلیف اٹھا کر ایک دفعہ اخویم بابو شاہ دین صاحب کو دیکھ لیا کریں اور مناسب تجویز کریں۔میں بھی ان کے لئے پانچ وقت دعا میں مشغول ہوں، وہ بڑے مخلص ہیں انکی طرف ضرور پوری توجہ کریں۔''

ایک اور مکتوب میں فرماتے ہیں:

''بابو شاہ دین صاحب کی تعہد اور خبر گیری سے آپ کو بہت ثواب ہوگا۔میں بہت شرمندہ ہوں کہ انکے ایسے نازک وقت میں قادیان سے سخت مجبوری کے ساتھ مجھے آنا پڑا اور جس خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے میں حریص تھا، وہ آپ کو ملا۔امید کہ آپ ہر روز خبر لیں گے اور دعا بھی کرتے رہیں گے اور میں بھی دعا کرتا ہوں''

(سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی عرفانی صفحہ 426)

یہی بیماری جان لیوا ثابت ہوئی اور آپ نے حضور کی وفات سے چند روز قبل 15 مئی 1908 کو بعمر تقریباً 38 سال قادیان میں ہی وفات پائی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 4 اپریل 2012 (محترم غلام مصباح بلوچ صاحب کے مضمون سے ماخوذ)

چوتھا باب

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے وہ رفقائے کرام جنہوں نے اسلام آباد کو اپنے بابرکت قدموں سے سرفراز فرمایا



حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

(اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

(سن پیدائش 1893 سن وفات 1985)

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب 6 فروری 1893 کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے آپ کے والد حضرت چوہدری محمد نصر اللہ خان صاحب اور والدہ صاحبہ کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے رفقائے خاص ہونے کا شرف حاصل تھا والدہ محترمہ بہت نیک صالح اور دعا گو خاتون تھیں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے میٹرک 14 سال کی عمر میں مشن سکول سیالکوٹ سے 1907 میں کیا اور سکول میں اول رہے۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجویشن مکمل کرنے کے بعد بیرسٹری کی اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان چلے گئے بیرسٹری کا امتحان اعلیٰ نمبروں میں پاس کرنے کے بعد واپس ہندوستان آئے اور سیالکوٹ میں اپنے والد صاحب (جو خود وکیل تھے) کے ساتھ پریکٹس شروع کی ۔ پھر لاہور میں وکالت شروع کی اور ان تھک محنت سے ترقی کی منازل جلد جلد طے کر لیں۔ 1926 میں پنجاب کونسل کے ممبر منتخب ہوئے 1947 میں ہندوستان میں وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن اور پھر فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے جج کے منصب تک پہنچے۔ قیام پاکستان سے قبل والئی بھوپال کے آئینی مشیر کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ تقسیم ہند کے وقت پنجاب باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کا کیس پیش کرنے کا مرحلہ آیا تو قائداعظم کی نظر انتخاب آپ پر پڑی چنانچہ آپ نے یہ کیس انتہائی قابلیت اور مہارت سے لڑا۔ اگرچہ فیصلہ آپ کی توقعات کے برعکس ہوا اور باؤنڈری کمیشن نے بددیانتی کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ پاکستان بننے کے بعد کشمیر کا مسئلہ جب ہندوستان اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں لے گیا تو قائداعظم نے پھر بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے آپ کو جنرل اسمبلی میں پاکستانی وفد کی قیادت کی ذمہ داری سونپی۔ پھر قائداعظم نے ہی آپ کو اپنی کابینہ میں شامل کر کے پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مقرر فرمایا۔ اس منصب پر آپ دسمبر 1947 سے 1954 تک فائز

رہے بعد ازاں آپ 1954 میں عالمی عدالت انصاف کے پہلے پاکستانی جج ،نائب صدر اور پھر 1970 میں بھاری اکثریت سے صدر منتخب ہوئے آپ کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے پہلے پاکستانی صدر اور اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔آپ کی جماعتی خدمات بے شمار ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

جون 1955 میں حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر ہیگ (ہالینڈ) میں بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ 1955 میں ہی حضرت مصلح موعود کے دوسرے سفر یورپ میں حضور کے رفیق سفر رہے اور پورے دورے میں حضور کی ترجمانی کے فرائض انجام دیتے رہے۔مگر ان سب دنیاوی اعزازات سے بڑھ کر آپ کو عظیم شرف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک رفیق ہونے کا حاصل ہے جس پر آپ ہمیشہ ناز فرماتے تھے اس بارے میں آپ اپنی سوانح حیات میں تحریر فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل ہونا اپنے لئے سعادت عظمیٰ شمار کرتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ یہ سعادت فیوض آسمانی کے دروازوں کے کھلنے کا موجب بنی۔ہستی باری تعالیٰ پر زندہ اور محکم ایمان اور عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس عاجز نے حضورؑ سے حاصل کیا۔'' (تحدیث نعمت صفحہ 701)

آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت پہلی مرتبہ 3 ستمبر 1904 کو لاہور میں نصیب ہوئی۔اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قیام سیالکوٹ میں بھی کئی بار زیارت کی سعادت ملی تاہم حضرت اقدس کی دستی بیعت کا شرف 16 ستمبر 1907 کو قادیان جا کر حاصل کیا اس بارے میں آپ فرماتے ہیں۔

''میں نے 16 ستمبر 1907 کو بعد نماز ظہر بیت المبارک میں حضور کی خدمت میں گزارش کی کہ میری بیعت قبول فرمائی جائے۔حضور نے اجازت بخشی اور میں حضور کے دست مبارک پر بیعت ہوا۔ **فالحمد للّٰہ علی ذالک**'' (تحدیث نعمت صفحہ 8)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی وفات (مئی 1908) کے بعد آپ کو چار خلفائے عظام کے مبارک دور دیکھنے نصیب ہوئے بالخصوص حضرت مصلح موعود کے 52 سالہ طویل اور بابرکت دور خلافت میں آپ کوئی اہم دینی اور قومی خدمات بجالانے اور فی الواقع حضرت مصلح موعود کا ''سلطان نصیر'' ہونے کا اعزاز حاصل رہا حضرت مصلح موعود آپ کو خاندان حضرت اقدس کا ایک فرد سمجھتے ہوئے آپ پر بہت اعتماد فرماتے بلکہ حضور نے آپ کو اپنا بیٹا قرار دیا تھا۔

وفات اور تدفین

ہیگ میں پندرہ سالہ قیام کے بعد آپ 1983 تک انگلستان میں قیام فرما رہے۔ اور 16 نومبر 1983 کو پاکستان تشریف لائے اور لاہور میں رہائش اختیار کی۔ دنیاوی اور دینی لحاظ سے انتہائی بلند مقام پر فائز یہ نابغہ روزگار شخصیت بالآخر 93 سال کی عمر پاکر یکم ستمبر 1985 کو لاہور میں اس فانی دنیا سے رخصت ہوگئی اور 3 ستمبر 1985 کو بہشتی مقبرہ (ربوہ) کے قطعہ خاص میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خصوصی اجازت سے حضرت مصلح موعود کے قدموں میں سپرد خاک ہوئے۔

حضرت چوہدری صاحب کے اسلام آباد کے دورے

حضرت چوہدری صاحب کے حالات زندگی کا مختصر تذکرہ کرنے کے بعد اس مبارک اور بابرکت وجود کی اسلام آباد آمد، قیام اور جماعت اسلام آباد کی خوش بختی کا ذکر کرنا مقصود ہے۔جن ایام میں حضرت چوہدری صاحب نے اسلام آباد میں قیام فرمایا اس زمانے میں محترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت اسلام آباد تھے۔ 1971 اور 1972 کے برسوں میں آپ کی صاحبزادی محترمہ امتہ الحی صاحبہ اور آپ کے بھتیجے اور داماد محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب جو بعد میں طویل عرصہ امیر جماعت احمدیہ ضلع لاہور رہے بھی یہاں اسلام آباد میں رہائش پذیر تھے۔ آپ کی رہائش F-6/3 میں تھی 1971 میں آپ کے ہاں قیام کے دوران ایک دفعہ حضرت چوہدری صاحب نے جماعت احمدیہ اسلام آباد کی مجلس عاملہ کے اراکین کو شرف ملاقات بخشا اس موقع پر آپ

نے عہدیداران کو اپنی بہترین استعدادوں سے جماعت کی خدمت کرنے کی تاکید فرمائی۔اسلام آباد کے قدیمی مکینوں اور بعض بزرگان نے بتایا ہے کہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے 72-1971اور 1979اور پھر 1981 میں بیت الذکر میں چند خطبات جمعہ بھی دیئے اور نمازیں پڑھائیں تاہم ان میں سے صرف 2 خطبات کی معین تاریخوں کی تصدیق ہوسکی ہے یعنی 9 مارچ 1979اور 13 فروری 1981۔اس وقت بیت الذکر زیر تعمیر ہونے کے باعث نیم پختہ شکل میں تھی مساجد میں استعمال ہونے والی عام سی صفیں بچھی ہوتی تھیں اور خواتین کے لئے ایک جانب پردہ لگا کر جمعہ پڑھنے کی سہولت کا اہتمام ہوتا تھا۔9مارچ 1979 کو خطبہ جمعہ میں حضرت چوہدری صاحب نے قرآنی آیت ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر(آل عمران 105) کی تفسیر بیان فرمائی اور احباب جماعت کو اپنی ذمہ داریاں کما حقہ نبھانے اور لوگوں کے لئے ذاتی نمونہ بننے کی تلقین فرمائی۔جبکہ 13 فروری 1981 کے خطبہ میں جو ڈیڑھ بجے سے دو بج کر دس منٹ تک جاری رہا حضرت چوہدری صاحب نے احباب جماعت کو حتی المقدور زیادہ سے زیادہ مالی قربانیاں پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔آپ نے فرمایا کہ ایک وقت آئے گا جب لوگ جوق در جوق احمدیت میں آئیں گے اور بڑھ بڑھ کر قربانیاں بھی دیں گے مگر جو لطف آج کے احمدیوں کو قربانیاں پیش کرتے ہوئے آرہا ہے وہ ان کو نصیب نہیں ہوگا۔آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کی بدولت احمدیوں کو بے شمار انعامات اور ترقیات سے نواز رہا ہے احمدی ترقی کی بلندیوں پر پرواز کرتے ہوئے آگے بڑھتے جارہے ہیں جبکہ دیگر لوگ دن بدن پستی کی طرف جارہے ہیں آپ نے احمدی احباب کو اخلاق حسنہ اپنانے کی تلقین کرتے ہوئے اپنے اعلیٰ اخلاق سے دوسروں کے لئے مثال اور نمونہ بننے کی نصیحت فرمائی۔حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کامیابی صرف سچے نیک اور بااخلاق لوگوں کو ہی عطا فرماتا ہے۔

(آڈیو کیسٹ سے ماخوذ)

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی وفات پر

جماعت احمدیہ اسلام آباد کی قرار داد تعزیت

''جماعت احمدیہ اسلام آباد احمدیت کے عظیم سپوت، اسلام کے عاشق اور شیدائی بانی سلسلہ عالیہ حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق اور ملک وملت کے معمار حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی رحلت پر دلی رنج اور صدمہ کا اظہار کرتی ہے۔

حضرت چوہدری صاحب نے ملک وملت اور عالم اسلام کی جو خدمات سرانجام دیں وہ تاابد یاد رکھی جائیں گی۔ آپ کی زندگی ہمہ وقت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کے لئے وقف تھی اور تادم آخر آپ نے بھرپور خدمات سرانجام دیں۔

حضرت چوہدری صاحب کی رحلت ملک اور ملت کے لئے بہت بڑا نقصان ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس خلا کو پُر فرمائے۔ آمین

جماعت احمدیہ اسلام آباد اس موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت چوہدری صاحب کی صاحبزادی محترمہ امتہ الحی صاحبہ، داماد مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب اور بھائی مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب اور دوسرے پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت چوہدری صاحب کو اعلیٰ علیین میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو آپ کی تقلید کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین''

فیصلہ ہوا کہ اس ریزولیوشن کی نقول حضرت اقدس اور حضرت چوہدری صاحب کی صاحبزادی، داماد، بھائی اور جملہ اخبارات سلسلہ کو بھجوائی جائیں۔ (ستمبر 1985)



حضرت مولوی محمد حسین صاحب (سبز پگڑی والے)
(اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)
(سنِ ولادت:1893سنِ وفات:1994)

حضرت مولوی محمد حسین صاحب جو جماعت میں ''سبز پگڑی والے'' کی حیثیت سے معروف ہیں ،حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام کے ان رفقاء میں شامل ہیں جنہیں یہ سعادت ورثہ میں ملی۔ آپ کے والدمحترم حضرت میاں محمد بخش صاحب بٹالوی نے 1897 میں اس وقت حضرت اقدس علیہ السلام کی بیعت کا شرف حاصل کیا تھا جب عدالت نے حضور علیہ السلام کو مارٹن کلارک کے مقدمہ قتل میں باعزت بری کیا تھا۔اس وقت حضرت مولوی محمد حسین صاحب کی عمر تقریباً چار پانچ سال تھی۔ 1901 میں آپ کے والد صاحب مع اہل خانہ بٹالہ چھوڑ کر قادیان میں سکونت پذیر ہوئے ، چنانچہ اسی سال آپ کی والدہ نے بھی حضورؑ کی بیعت کی ۔ 1902 کے آغاز میں حضرت مولوی محمد حسین صاحب کو جبکہ آپ کی عمر تقریباً10 برس تھی حضرت اقدس علیہ السلام کے دست مبارک پر خود بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اس کے بعد 1908 میں حضور علیہ السلام کے وصال تک تقریباً 6سال آپ کو حضرت اقدس علیہ السلام کی بابرکت مجالس میں بیٹھنے اور حضور سے اکتساب فیض کی توفیق ملی۔آپ فرمایا کرتے تھے کہ مختلف مواقع پر تقریباً50 مرتبہ آپ کو حضور علیہ السلام کی دستی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت مولوی صاحب کا تعلق اگرچہ براہ راست اسلام آباد یا موجودہ وفاقی دارالحکومت میں شامل کسی علاقہ سے نہیں تاہم آپ نے زندگی کے آخری سال اسلام آباد کے سیکٹر G-10/1 میں اپنے بیٹے رانا محمد اقبال (حال مقیم کینیڈا) کے گھر گذارے اور یہاں ہی آپ کی وفات ہوئی اور آپ کے جسد خاکی کو یہاں سے ربوہ پہنچایا گیا جہاں بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ نے اپنی زندگی میں اسلام آباد کو متعدد بار اپنے بابرکت وجود سے فیض یاب فرمایا۔

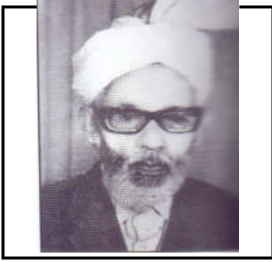
71 سال خدمت دین کی

آپ نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ پہلے ایک دوست کے سوال کے جواب میں فرمایا ’’مجھے قریباً 71 سال تبلیغ کا موقع ملا ہے اور اس عرصہ میں کم وبیش 24 ہزار سعید روحوں کو احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی‘‘ (میری یادیں حصہ دوم صفحہ 10)

حضرت مولوی صاحب کی ایک اور روایت کے مطابق آپ نے 1906 سے تبلیغ کا کام شروع کیا تھا - 1921 تک آپ نے فوج میں ملازمت کی جس کے بعد 14 اپریل 1923 سے آپ باقاعدہ صدر انجمن احمدیہ کے تحت دعوت الی اللہ کا فریضہ انجام دیتے رہے جو تاحیات جاری رہا۔

وفات اور تدفین

تقریباً پون صدی تک الٰہی نشانات اور حیرت انگیز معجزات کے ساتھ خدمات دینیہ کا اعزاز پانے اور دن رات دعوت الی اللہ کرنے والے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے یہ رفیق بالآخر 101 برس کی عمر کو پہنچنے پر 19 جون 1994 کی رات ساڑھے دس بجے اسلام آباد میں انتقال فرما گئے ۔ جہاں آپ تقریباً ایک سال سے اپنے بیٹے رانا محمد اقبال صاحب (جو حال ہی میں کینیڈا میں فوت ہوئے) کے ہاں قیام پذیر تھے آپ کی نماز جنازہ اسی رات سوا تین بجے بیت الذکر اسلام آباد میں ادا کی گئی ۔جس کے بعد جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ جہاں پر آپ کے ایک صاحبزادے کی جرمنی سے آمد کے انتظار میں اگلے روز 21 جون بعد از نماز عصر بیت المبارک میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی ۔نماز جنازہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اس میں اہل ربوہ کی بہت بڑی تعداد کے علاوہ دور ونزدیک سے آئے ہوئے احمدیوں کی کثیر تعداد نے بھی شرکت کی ۔جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں قطعہ خاص برائے رفقاء حضرت بانی سلسلہ میں تدفین عمل میں آئی ۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے ہی دعا کروائی ۔(الفضل ربوہ 23 جون 1994)



حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی

(اللہ ان سے راضی ہو)

(ولادت بمقام لدھیانہ 1892 وفات جنوری 1979)

حضرت چوہدری علی محمد صاحب جو جماعت میں عموماً ''بی ٹی صاحب'' کے نام سے معروف ہیں۔ 23 اگست 1907 کو قادیان میں حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت اور دستی بیعت سے شرف یاب ہوئے۔ 1913 میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے عہد خلافت میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ملازم ہوئے۔ اور 1946 میں سیکنڈ ماسٹر کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔ علاوہ ازیں آپ کو حضرت مصلح موعود کے پرائیوٹ سیکرٹری، نائب ناظر تعلیم اور نائب ناظر امور عامہ کی حیثیت سے بھی خدمات بجا لانے کا موقع ملا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) افسر لنگر خانہ نائب ناظر تالیف وتصنیف اور جامعہ نصرت گرلز کالج میں تدریسی فریضہ سرانجام دینے کی بھی توفیق ملی۔ اس طرح آپ کی جماعتی خدمات کا دائرہ 61 سال کے طویل عرصہ پر محیط ہے۔ آپ نے 14 جنوری 1979 کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں قطعہ رفقاء میں مدفون ہیں۔

تاریخ احمدیت جلد دوم جدید ایڈیشن میں ''رفقائے حضرت اقدس'' کے عنوان سے صفحہ 453 میں حضرت چوہدری علی محمد صاحب کے درج ذیل حالات زندگی درج ہیں۔

''ولادت 1892 سن زیارت 23 اگست 1907۔ ماسٹر صاحب کو تقریباً نصف صدی تک سلسلہ احمدیہ کی علمی خدمت کرنے کا موقع ملا ہے 1913 میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ملازم ہوئے اور 1946 میں سیکنڈ ماسٹر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ اس درمیانی عرصہ میں آپ کو پرائیوٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، نائب ناظر تعلیم اور نائب ناظر امور عامہ وغیرہ عہدوں پر بھی وقتاً فوقتاً کام کرنا پڑا۔ ریٹائر ہونے کے بعد ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز، افسر لنگر خانہ، نائب ناظر تالیف و تصنیف اور لیکچرار جامعہ نصرت کالج ربوہ کے فرائض سرانجام دیئے۔ وفات 14 جنوری 1979''

تاریخ احمدیت کراچی میں حضرت ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی کے مندرجہ ذیل حالات درج ہیں:

''آپ کے والد محترم کا نام نتھے خان صاحب تھا۔ آپ نے 1906 میں جب آپ چھٹی جماعت میں پڑھتے تھے اپنے بڑے بھائی حضرت نعمت اللہ گوہر صاحب کے ذریعے بیعت کی ۔ 1907 میں آپ ٹی آئی ہائی سکول قادیان میں پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے اسی سال حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ 1911 میں آپ نے انٹرنس پاس کیا پھر سنٹرل ٹریننگ کالج سے جے ای وی کر کے ٹی آئی ہائی سکول میں بطور جونیئر ٹیچر ملازم ہو گئے اس کے بعد آپ نے بی اے اور بی ٹی کا امتحان بھی پاس کر لیا ایک مدت تک آپ ٹی آئی ہائی سکول قادیان کی ہائی کلاسز کے استاد رہے بورڈنگ کے سپرنٹنڈنٹ بھی رہے۔ 1924 میں آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پرائیویٹ سیکرٹری رہنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔

قیام پاکستان کے بعد آپ کراچی میں ملازم ہو گئے تھے لیکن مرکز سلسلہ کی تڑپ رہتی۔ آخر کار آپ ربوہ منتقل ہو گئے اور وہاں درس وتدریس کے شعبہ سے وابستہ ہو گئے۔''

(تاریخ احمدیت کراچی حصہ دوم صفحہ 970)

محترم حضرت چوہدری علی محمد صاحب کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور محترم مولانا دوست محمد شاہد جیسی عظیم شخصیات کا استاد ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہے۔

اسلام آباد میں قیام:

1967 سے 1978 کے عرصہ میں مختلف وقتوں میں آپ اپنے بیٹے چوہدری شاہد احمد صاحب کے پاس اسلام آباد آ کر قیام فرماتے رہے۔ جب بھی اسلام آباد تشریف لاتے تو وقف عارضی کے تحت اپنا وقت گذارتے۔ جماعتی مجالس عاملہ اور اجلاس عام میں تربیتی تقاریر کا بھی موقع

ملا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اگر اسلام آباد میں قیام فرما ہوتے تو ملاقات کے لئے حضور کی قیامگاہ پر پیدل جانا پسند کرتے۔ بہت سے دوست جب ان سے ملاقات کے لئے آتے تو آپ ہمیشہ انہیں اپنے اعمال کی اصلاح کرنے اور اولادوں کی تربیت کرنے کے امور کی طرف توجہ دلاتے۔ آپ کے ایک بیٹے چوہدری شاہد احمد صاحب کو جماعت اسلام آباد کے ابتدائی خدمت گزاروں میں شامل ہونے اور لمبا عرصہ سیکرٹری تصنیف واشاعت کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی جبکہ ایک پوتے ''لارڈ طارق'' کو کچھ عرصہ برطانوی پارلیمنٹ کے ایوان بالا ''ہاؤس آف لارڈز'' کا ممبر ہونے اور کابینہ میں نائب وزیر کی حیثیت سے خدمات بجالانے کا بھی اعزاز حاصل ہے ''لارڈ طارق'' 2008 تا 2010 برطانیہ کی Conservative Party کے نائب چیئر مین بھی رہے۔ آپ کو جلسہ سالانہ UK کے مقررین میں شامل ہونے کی سعادت بھی حاصل ہے۔

حضرت مولوی عطا محمد صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

(ولادت بمقام لدھیانہ 1894 وفات 10 جنوری 1989)

آپ 1907 میں قادیان میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ مدرسہ احمدیہ میں دینی تعلیم حاصل کی۔ بعدازاں صدر انجمن احمدیہ میں ملازم ہو گئے اور ساری عمر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں گذاری زیادہ عرصہ ملازمت نظارت بہشتی مقبرہ میں گذارا۔ حضرت مصلح موعود کے ساتھ والہانہ محبت کے باعث حضور بھی انکا خیال رکھتے تھے۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد صبح تک بیت میں تلاوت قرآن کریم میں گھنٹوں مصروف رہتے بہت دعا گو بزرگ تھے حضرت مولوی صاحب نے اسلام آباد میں بھی کچھ عرصہ قیام فرمایا۔ 1967 میں ایک احمدی دوست کے کاروباری ادارہ ''پراپرٹی ایکسچینج سنٹر'' اور ''موٹرز ورکشاپ'' آب پارہ اسلام آباد کا افتتاح آپ کے ہاتھوں سے ہوا حضرت مولوی صاحب نے 10 جنوری 1989 کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ قطعہ رفقا میں تدفین ہوئی۔

حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحب ولد حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ

(اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

(سن ولادت۔1893 سن وفات۔1983)

اسلام آباد کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک رفیق حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحب نے وفاقی دارالحکومت کے قیام کے بعد ابتدائی برسوں میں یہاں اپنا مکان بنوایا اور کچھ عرصہ مقیم رہے۔ چنانچہ جماعت اسلام آباد کے سابق سیکرٹری جائیداد مکرم نوید الظفر صاحب حال مقیم لندن تحریر فرماتے ہیں کہ:

''میرے پڑنانا محترم ماسٹر نذیر حسین صاحب رفیق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے سیکٹر G-6/1-1 سیونتھ ایونیو اسلام آباد میں بننے والے پہلے پرائیوٹ مکانات میں اپنا مکان تعمیر کیا۔ جس کا نام ''مغل منزل'' رکھا۔ یہ مکان اسلام آباد کے پہلے احمدی گھروں میں شمار ہوا۔ میں دو یا تین برس کا تھا جب ہم اس مکان میں شفٹ ہوئے۔ میرے والد محترم حمید الحامد صاحب اور بعد میں میرے ماموں جان ڈاکٹر محمد نقی الدین صاحب بھی اس مکان میں شفٹ ہوئے۔''

(تحریری بیان سے اقتباس، یہ تحریر شعبہ تصنیف کے پاس محفوظ ہے)

حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحب جماعت اسلام آباد کے دو مخلصین مکرم و محترم ڈاکٹر پیر محمد نقی الدین صاحب اور مکرم ڈاکٹر طاہر منیر صاحب کے نانا تھے۔ ڈاکٹر پیر محمد نقی الدین صاحب آجکل جماعت اسلام آباد میں قاضی کی حیثیت سے خدمات بجالا رہے ہیں جبکہ مکرم ڈاکٹر طاہر منیر صاحب کو کافی عرصہ صدر حلقہ PWD کے علاوہ مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد کی ضلع عاملہ میں ناظم ایثار کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ ان دونوں کے ایک بھائی محترم شاہد احمد اکرم صاحب امریکہ میں اور ایک اور بھائی مکرم عابد احمد صاحب لاہور میں ہیں۔ ان کے علاوہ ان کی پانچ بہنیں ہیں۔

خاندانی حالات

حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحب 1893 میں پیدا ہوئے۔ رجسٹر روایات رفقاء حضرت اقدسؑ میں آپ کے حالات زندگی ان الفاظ میں درج ہیں۔'' ماسٹر مرزا نذیر حسین چغتائی صاحب ولد حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ سابق احمدیہ مبارک منزل بیرون دلی دروازہ لاہور، دارالعلوم غربی قادیان

سن زیارت	1900
سن پیدائش	1893
سن بیعت	پیدائشی

آپ فرماتے ہیں:

'' میرے دادا بزرگوار حضرت میاں چراغ دین صاحب مرحوم رئیس اعظم لاہور اور میرے نانا بزرگوار میاں فیروز دین صاحب مرحوم متبنہ میاں محمد سلطان صاحب مرحوم مالک لنڈا بازار اور سلطان سرائے رئیس لاہور ہیں، اور میرے والد بزرگوار حکم محمد حسین صاحب المعروف بہ مرہم عیسیٰ رئیس و جاگیردار لاہور۔ یہ سب حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی خادم، دعویٰ سے پہلے ہم نشین اور دوست تھے۔ حضور کے دعوے پر سابقون الاولون میں بیعت میں شامل تھے۔ اور 313 میں شامل تھے اس خاندان کے تمام افراد مع زن و مرد و بچگان کے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پوری سرگرمی اور مستعدی سے خدمت کرتے رہے ہیں۔ حضور جب بھی لاہور تشریف فرما ہوتے تو اکثر ہمارے ہی مکانوں میں قیام فرماتے اور اکثر حضور اس خاندان پر خاص عنایت فرماتے اور خاص سلوک سے پیش آیا کرتے تھے۔ **واللّٰہ اعلم بالصواب**

ذاتی حالات

چونکہ میری پیدائش 1893 میں ہوئی تھی اس لئے میری پیدائش سے کئی سال پہلے میرا سارا خاندان احمدی ہو چکا تھا۔ لہذا میں پیدائشی احمدی ہوں اور کہہ سکتا ہوں کہ میں (رفیق) ابن (رفیق)

ابن (رفیق) ہوں۔ گو میں بچپن سے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا حضور ہی نے میرا نام رکھا مگر 1900 سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں بیٹھنا اور حضور کی کلام یاد ہے۔

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 7 صفحہ 60)

حضرت مرزا نذیر حسین صاحب 27 جون 1983 کو 91 سال کی عمر میں ربوہ میں انتقال فرما گئے۔ اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں قطعہ نمبر 15 لین نمبر 35 قبر نمبر 2 میں مدفون ہیں۔ آپ کی قبر پر جو کتبہ نصب ہے اس پر درج ذیل عبارت تحریر ہے۔

مزار

مرزا نذیر حسین صاحب ولد حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسی

گوالمنڈی لاہور حال دارالصدر شمالی ربوہ

ولادت 1892 پیدائشی احمدی

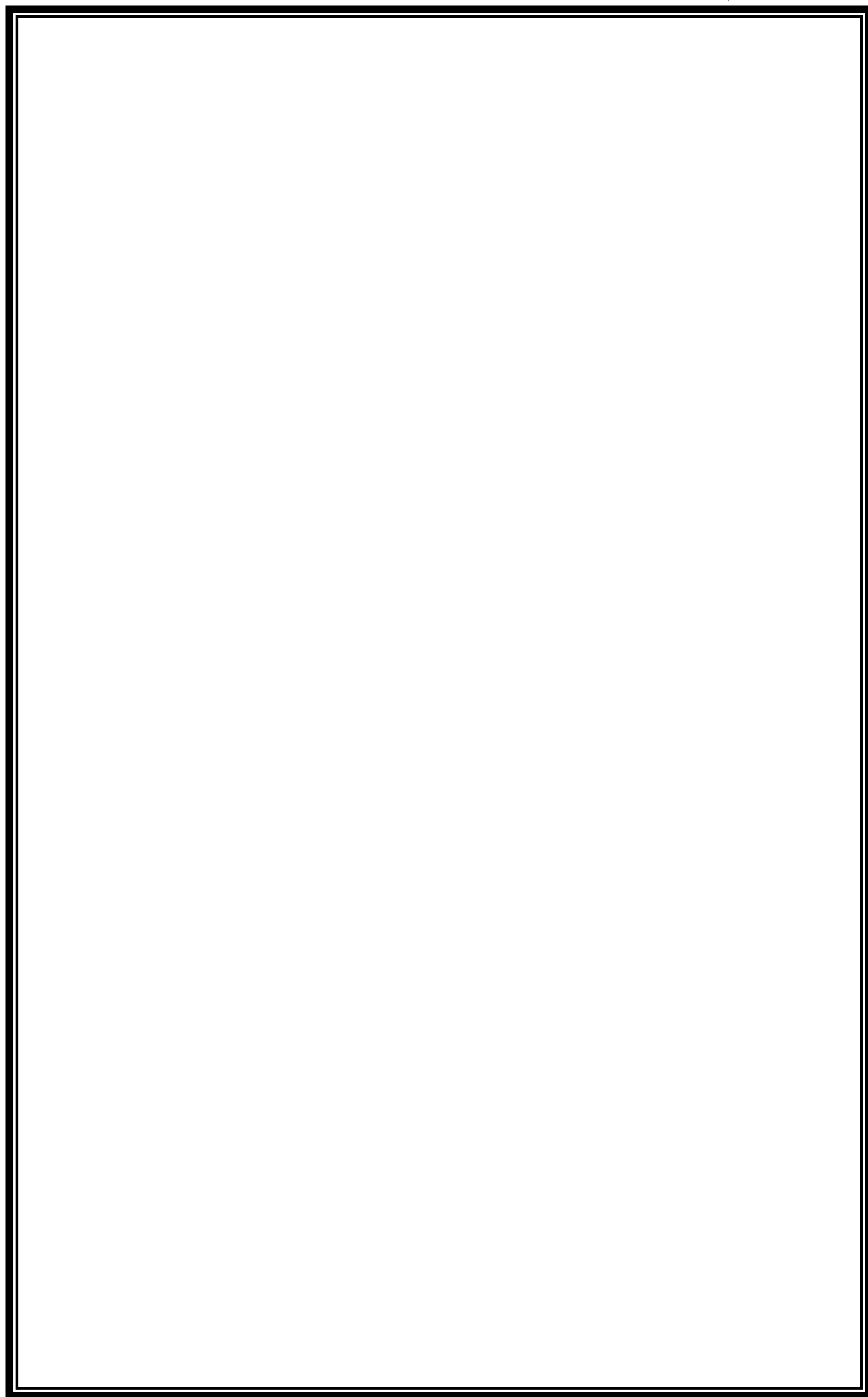
وفات 27 جون 1983 عمر 91 سال

وصیت نمبر 1158

1916-07- حصہ وصیت 1/8

پانچواں باب

خلفائے احمدیت کے اسلام آباد کے مبارک سفر





حضرت خلیفۃ المسیح الثالث دورہ افریقہ سے واپسی پر اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کررہے ہیں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بھی ساتھ تشریف فرما ہیں



1979 شوریٰ پاکستان منعقدہ ایوان محمود ربوہ کے موقع پر محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت اسلام آباد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ مصروف گفتگو



1979 حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اسلام آباد میں قیام کے دوران بعض عہدیداران سے گفتگو فرما رہے ہیں امیر ضلع مکرم چوہدری احمد جان صاحب بھی ساتھ کھڑے ھیں



1979-80ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث غیر ملکی سفارتکاروں کے اعزاز میں دی گی ایک ضیافت میں مہمانوں کو چاے پیں کر رہے ھیں



حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اسلام آباد کی موجودہ بیت الذکر کی جگہ کا معاینہ کر رہے ہیں امیر ضلع چوہدری احمد جان صاحب حضور کے ساتھ ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے اسلام آباد کے مبارک سفر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے نومبر 1965 میں منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد راولپنڈی، اسلام آباد، مری اور ایبٹ آباد کو ماسوائے چند برسوں کے تقریباً ہر سال اپنے مبارک قدموں سے سرفراز فرمایا آپ موسم گرما میں اکثر و بیشتر اسلام آباد یا ایبٹ آباد تشریف لاتے اور بعض اوقات دو دو تین ماہ قیام فرماتے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ 1982 میں آپ کا وصال بھی اسلام آباد میں ہی ہوا اور پھر یہاں سے ہی آپ کا جسد مبارک تدفین کے لئے ربوہ پہنچایا گیا۔ الفضل میں شائع شدہ رپورٹوں اور سابق شعبہ زودنویسی ربوہ کے ریکارڈ کے مطابق حضور نے منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد ربوہ سے مری کا پہلا سفر 10 جون 1968 کو اختیار فرمایا۔ حضور ربوہ سے روانہ ہو کر پہلے جہلم پہنچے جہاں سے آپ صبح ساڑھے نو بجے اسلام آباد پہنچے شاہراہ کشمیر پر لطیف چیمبرز (راولپنڈی) کے قریب راولپنڈی اسلام آباد اور نواحی جماعتوں کے احباب نے حضور کا والہانہ استقبال کیا۔ آدھ گھنٹہ قیام کے بعد حضور مری تشریف لے گئے۔

3 جولائی: حضور صبح چھ بجے مری سے روانہ ہو کر سات بجے احمدیہ بیت نور راولپنڈی پہنچے جہاں راولپنڈی اسلام آباد اور مضافات کی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے احباب کثیر تعداد میں موجود تھے تمام احباب نے حضور سے مصافحہ کیا اور ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ لجنہ کی ممبرات نے حضرت بیگم صاحبہ سے ملاقات کی یہاں سے روانگی سے قبل حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

1969ء 23 جون کو حضور ربوہ سے پھر مری تشریف لائے۔ 29 جون کو حضور سے راولپنڈی اسلام آباد مری اور دیگر کئی جماعتوں کے احباب نے انفرادی ملاقاتیں کیں۔ 6 جولائی کو بھی حضور سے احباب کی انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں ہوئیں۔ علاوہ ازیں حضور نے بعض غیر ملکی شخصیات اور غیر از جماعت روساء سے بھی ملاقاتیں فرمائیں۔

20جولائی کو راولپنڈی اسلام آباد، گوجرخان، ٹیکسلا، ربوہ، فیصل آباد، لاہور، گلگت، ایبٹ آباد، مظفر آبا، پشاور اور بعض دیگر جماعتوں کے احباب نے حضور سے انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کا شرف حاصل کیا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ صبح دس بجے شروع ہوکر بعد دوپہر اڑھائی بجے تک جاری رہا۔

3 اگست کو حضور نے پونے دس بجے سے دو بجے بعد دوپہر تک مری میں احباب جماعت سے انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں کیں۔ راولپنڈی اسلام آباد کی جماعتوں کے 300 سے زائد احباب اجتماعی ملاقات کے لئے مری گئے تھے۔ اس دوران جماعت اسلام آباد کو شرف میزبانی بھی حاصل ہوا۔ لجنہ اماء اللہ اسلام آباد کی صدر محترمہ بیگم قریشی نورالحسن صاحبہ نے مع اپنی کارکنات کے مری جا کر حضور کی ضیافت کے لئے بہت اخلاص اور تندہی سے کام کیا۔ ان کی معاونات میں محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد متو صاحب اور بیگم صاحبہ چوہدری حشمت علی صاحب قابل ذکر ہیں۔

1970: جون 1970 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مغربی افریقہ کے کامیاب دورے کے بعد وطن واپس تشریف لائے تو لاہور ائیر پورٹ پر حضور کے استقبال کے لئے جماعت اسلام آباد کا ایک وفد بھی موجود تھا۔ اس وفد میں محترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت کے علاوہ مکرم شیخ عبدالطیف صاحب مکرم قریشی نورالحسن صاحب بابو محمد بشیر چغتائی صاحب اور مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب بھی شامل تھے۔ لاہور ائیر پورٹ پر حضور کے شاندار اور والہانہ استقبال کے مناظر انتہائی ایمان افروز اور قابل دید تھے۔

27 جون 1970 کو حضور ربوہ سے ایبٹ آباد تشریف لے گئے۔ راولپنڈی شہر سے بارہ میل باہر ترنول سے تین فرلانگ کے فاصلے پر کوہاٹ روڈ پر مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت راولپنڈی اور مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت اسلام آباد کی قیادت میں راولپنڈی اور اسلام آباد کی جماعتوں کے احباب نے کثیر تعداد میں حضور کا والہانہ استقبال کیا اور پھر حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ لجنہ کی ممبرات نے حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ سے ملاقات کی اس موقع پر سرسبز اور سایہ دار درختوں کے نیچے ایک خوبصورت اجتماع گاہ تیار کی گئی تھی۔ حضور سے احباب

جماعت کی یہ نشست تقریبا آدھ گھنٹہ جاری رہی جس دوران حضور نے اپنے حالیہ دورہ افریقہ کے ایمان افروز حالات اور واقعات بیان فرمائے بعد ازاں حضور تقریبا ڈیڑھ بجے یہاں سے ایبٹ آباد روانہ ہو گئے۔

10 جولائی کو حضور نے ایبٹ آباد سے اسلام آباد آ کر نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور صبح پونے آٹھ بجے بذریعہ کار روانہ ہوئے اور پونے دس بجے اسلام آباد پہنچے کچھ دیر آرام فرمانے اور دوپہر کے کھانے سے فراغت کے بعد حضور بیت احمدیہ تشریف لے گئے اور نماز جمعہ پڑھائی حضور نے اپنے خطبہ میں دورہ مغربی افریقہ کی کامیابی کے پس منظر میں احباب جماعت کو ان کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور شام چھ بجے اسلام آباد سے واپس ایبٹ آباد تشریف لے گئے۔

21 اگست 1970 کو حضور دس بجے ایبٹ آباد سے بذریعہ کار روانہ ہو کر ساڑھے بارہ بجے راولپنڈی پہنچے۔ کھانے سے فراغت کے بعد حضور نماز جمعہ پڑھانے احمدیہ بیت نور تشریف لے گئے۔ نماز جمعہ سے فراغت کے بعد حضور نے مکرم میجر (ر) سید مقبول احمد صاحب کے مکان واقع کشمیر روڈ پر راولپنڈی اسلام آباد کی جماعتوں کے عہدیداروں اور قائدین مجالس خدام الاحمدیہ وانصاراللہ سے خطاب فرمایا اور انہیں قیمتی نصائح سے نوازا۔ یہ نشست تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی بعد ازاں حضور ساڑھے چھ بجے شام واپس ایبٹ آباد تشریف لے گئے۔

18 ستمبر حضور نماز جمعہ پڑھانے ایبٹ آباد سے اسلام آباد تشریف لائے۔ ترنول کے مقام پر مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت راولپنڈی اور مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت اسلام آباد کی قیادت میں راولپنڈی اسلام آباد کی جماعتوں کے احباب نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور پونے ایک بجے اسلام آباد پہنچے اور مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی کوٹھی پر قیام فرمایا۔ ادھر عین نماز کے وقت پر تیز و تند طوفان باد و باراں کے باعث حضور جمعہ کے لئے بیت احمدیہ تشریف نہ لے جا سکے چنانچہ حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں اپنی قیام گاہ پر ہی جمع کر کے پڑھائیں۔ مغرب کی نماز میں حضور نے مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب سے فرمایا کہ آپ کب تک شامیانوں

اور قناتوں کے محتاج رہیں گے آج کی بارش نے بیت احمدیہ کی عمارت نہ ہونے کا شدید احساس دلا دیا ہے۔ بیت احمدیہ جلد مکمل ہونی چاہئیے خواہ شروع میں لکڑی کے ستون اور کھجور کے پتوں کی چھت ہی کیوں نہ ہو۔

1971:۔حضور 20 جون کو ربوہ سے براستہ کلر کہار اسلام آباد تشریف لائے کلر کہار میں ناشتہ جماعت احمدیہ سرگودھا نے پیش کیا۔ یہاں آمد پر مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی اور مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت اسلام آباد اور مکرم قاضی عبدالرحمان صاحب امیر جماعت دوالمیال کی قیادت میں احباب جماعت نے حضور کا استقبال کیا حضور پونے پانچ بجے شام یہاں سے روانہ ہوکر ساڑھے سات بجے شام اسلام آباد پہنچے اور محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی کوٹھی پر قیام فرمایا۔

21 جولائی کو حضور ربوہ سے پھر اسلام آباد تشریف لائے راستے میں حضور نے کلر کہار ریسٹ ہاؤس میں قیام فرمایا یہاں محترم چوہدری عبدالحق صاحب ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کی طرف سے حضور کو دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ساڑھے پانچ بجے حضور کلر کہار سے روانہ ہوکر ساڑھے آٹھ بجے شب اسلام آباد پہنچے جہاں آپ نے حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی کوٹھی پر قیام فرمایا اسلام آباد کی جماعت کی دلجوئی کی خاطر حضور نے اپنے عملے سمیت تین دن تک کی دعوت طعام جماعت احمدیہ اسلام آباد کی طرف سے قبول فرمائی۔حضور اسلام آباد میں تقریباً دو ماہ قیام کے بعد 26 ستمبر کو واپس ربوہ تشریف لے گئے۔

1972:۔حضور 17 جنوری 1972 کو ربوہ سے اسلام آباد تشریف لائے۔اس بار حضور نے براستہ شیخوپورہ، گوجرانوالہ اور جہلم سفر اختیار فرمایا اور راستے میں جہلم میں مختصر قیام فرمایا۔18 جنوری کو حضور نے انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کے علاوہ اسلام آباد میں ماریشس کے ہائی کمشنر کی طرف سے دیئے گئے دوپہر کے کھانے میں شرکت فرمائی۔اس تقریب میں کئی ملکوں کے سفیروں اور دیگر معززین نے بھی شرکت کی۔حضور نے بعض مہمانوں کو قرآن کریم انگریزی ترجمہ کے چند نسخے بھی پیش فرمائے۔

19 جنوری کو حضور بیت احمدیہ اسلام آباد اور صدر انجمن احمدیہ کی زیر تعمیر عمارت ”بیت الفضل“ کا معائنہ کرنے تشریف لے گئے اور ضروری ہدایات دیں۔ 20 جنوری کو حضور گیارہ بجے اسلام آباد سے ربوہ واپس تشریف لے گئے۔

8 فروری کو حضور ربوہ سے پھر اسلام آباد تشریف لائے اور پندرہ فروری تک قیام فرمایا۔ اس دوران اتوار کے روز حضور راولپنڈی اسلام آباد کے خدام کے ہمراہ خانپور ڈیم پر پکنک کے لئے تشریف لے گئے۔ جو ان شہروں کے خدام کے لئے ایک بہت بڑا اعزاز تھا۔ اسی شام ڈیم کے انجنیئر ز صاحبان نے حضور سے ملاقات کی اور حضور سے بے تکلفی سے تبادلہ خیال کیا۔ 15 فروری کو حضور اسلام آباد سے واپس ربوہ تشریف لے گئے۔

1973:۔ 23 اپریل 1973 کو حضور اسلام آباد تشریف لائے اور 27 اپریل تک قیام فرمایا۔ 27 کی شام حضور واپس ربوہ تشریف لے گئے۔

21 جون کو حضور ایک بار پھر اسلام آباد تشریف لائے اور رات صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے گھر قیام کے بعد 22 جون کو ایبٹ آباد تشریف لے گئے۔ جہاں سے آپ 20 جولائی کو واپس ربوہ تشریف لے گئے۔

1974:۔ اگست 1974 میں حضور قومی اسمبلی میں پیش ہونے کے لئے ایک بار پھر اسلام آباد تشریف لائے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ کرنا بھی مناسب ہوگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے قومی اسمبلی میں اپنا بیان ریکارڈ کرانے کے سلسلے میں اسلام آباد کے سیکٹر ایف ایٹ ون (F-8-1) سٹریٹ نمبر 44 میں واقع کوٹھی نمبر 18 میں تقریباً ڈیڑھ ماہ قیام فرمایا۔ یہ کوٹھی ایک احمدی دوست سکواڈرن لیڈر قاضی عبد الشفیق صاحب ابن مکرم ومحترم حضرت قاضی کریم اللہ صاحب (رفیق حضرت اقدس) کی ملکیت تھی اور ابھی زیر تعمیر تھی۔ حضرت صاحب اور آپ کے ہمراہ اسلام آباد آنے والے وفد کے لئے جب اس زیر تعمیر کوٹھی کا انتخاب کیا گیا تو اس کی ضروری تعمیر و تزئین کے لئے سکواڈرن لیڈر قاضی عبد الشفیق صاحب کو رسالپور سے امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی مکرم ومحترم چوہدری احمد جان

صاحب کے ذریعہ راولپنڈی بلوایا گیا اور نہیں ۲۵۰۰ روپے دے کر تعمیر و تزئین کا ضروری کام فوراً مکمل کرنے کی ہدایت کی گئی چنانچہ انتہائی قلیل وقت میں یہ کوٹھی حضور اور آپ کے خدام کی رہائش کے لئے تیار کر لی گئی۔ اس وقت اس کوٹھی کے گردونواح میں کوئی اکا دکا عمارت ہی تھی اور یہ علاقہ بالکل سنسان اور غیر آباد تھا۔ حضور کی رہائش گاہ کے بالکل قریب ہی حضور کی حفاظت پر مامور ایف ایس ایف کے اہلکاروں کے ٹینٹ لگے تھے۔ اس کوٹھی کے دو حصے تھے ایک حصہ میں حضور اور آپ کے اہل خانہ رہائش پذیر تھے جبکہ دوسرے حصہ میں حضور کے ساتھ قومی اسمبلی میں پیش ہونے والے وفد کے اراکین اور دیگر خدام کا قیام تھا۔ اس موقع پر اسلام آباد اور راولپنڈی کے خدام کو طویل عرصہ دن رات حفاظتی ڈیوٹیاں دے کر خدمت کی توفیق ملی۔ یہاں قیام کے دوران اس کوٹھی میں حضور نے ایک نماز جمعہ بھی پڑھائی جس میں صرف پندرہ بیس افراد موجود تھے۔ (قومی اسمبلی میں حضور کے بیان اور اس بارے میں دیگر تفاصیل اگلے ابواب میں پیش کی جارہی ہیں)

1979:۔ 11 جون 1979 کو حضور ربوہ سے اسلام آباد تشریف لائے جہاں آپ نے 23 جولائی تک قیام فرمایا اس دوران حضور نے 22 اور 29 جون اور 13 اور 20 جولائی کو بیت احمدیہ اسلام آباد میں جمعہ کے خطبات ارشاد فرمائے۔ 23 جولائی کو حضور ربوہ واپس تشریف لے گئے۔

4 اکتوبر 1979 کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ربوہ سے پھر اسلام آباد تشریف لائے اور چند روزہ قیام کے بعد 10 اکتوبر کو واپس چلے گئے اس دوران 5 اکتوبر کو حضور نے بیت احمدیہ اسلام آباد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز پڑھائی۔

1980:۔ 17 جنوری کو حضور ربوہ سے اسلام آباد پہنچے اور تقریباً ایک ہفتہ قیام کے بعد 23 جنوری کو واپس ربوہ تشریف لے گئے۔ اس دوران حضور نے 18 جنوری کو بیت احمدیہ اسلام آباد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز پڑھائی۔

21 اپریل کو حضور پھر ربوہ سے اسلام آباد تشریف لائے اور 3 مئی تک قیام فرمایا۔ 30 اپریل

کوحضور نے خطبہ جمعہ بیت احمدیہ اسلام آباد میں ارشاد فرمایا۔

28 مئی کو حضور ربوہ سے پھر اسلام آباد تشریف لائے اور تقریباً دو ہفتے قیام کے بعد 12 جون کو واپس ربوہ تشریف لے گئے۔ اس دوران حضور نے 30 مئی اور 6 جون کو خطبات جمعہ بیت احمدیہ اسلام آباد میں ارشاد فرمائے۔

22 نومبر کو حضور پھر اسلام آباد تشریف لائے اور 30 نومبر تک یعنی 8 روز یہاں قیام فرمایا۔ جماعت اسلام آباد کو حضور اور آپ کے عملے کی مہمان نوازی کا شرف حاصل ہوا۔

1981:۔ 26 اپریل 1981ء کو حضور ربوہ سے اسلام آباد پہنچے اور 7 مئی تک یہاں قیام فرمایا اس دوران یکم مئی کو حضور نے بیت احمدیہ اسلام آباد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

25 مئی کو حضور پھر اسلام آباد تشریف لائے اور 30 جون تک قیام فرمایا۔ اسلام آباد میں قیام کے دوران حضور نے انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کے علاوہ 29 مئی، 5 جون، 12 جون، 19 جون اور 26 جون کو بیت احمدیہ اسلام آباد میں خطبات جمعہ ارشاد فرمائے۔ 30 جون کو حضور ربوہ واپس تشریف لے گئے۔

7 جولائی کو حضور ربوہ سے ایک بار پھر اسلام آباد تشریف لائے اور 20 جولائی تک قیام فرمایا۔ اس دوران حضور نے اہم جماعتی مصروفیات اور انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کے علاوہ 10 جولائی اور 17 جولائی کو بیت احمدیہ اسلام آباد میں خطبات جمعہ ارشاد فرمائے۔ 20 جولائی کو حضور واپس ربوہ تشریف لے گئے۔

11 نومبر کو حضور پھر اسلام آباد آئے اور 19 نومبر کو ربوہ واپس تشریف لے گئے۔

1982:۔ 17 مارچ 1982ء کو حضور ربوہ سے اسلام آباد تشریف لائے اور 22 مارچ تک قیام فرمایا اس دوران 19 مارچ کو حضور نے بیت احمدیہ اسلام آباد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا 22 مارچ کو حضور واپس چلے گئے۔

18 اپریل کو حضور ربوہ سے اسلام آباد تشریف لائے اور 29 اپریل تک قیام فرمایا۔ اس

دوران انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں اور دیگر اہم جماعتی مصروفیات کے علاوہ حضور نے 23 اپریل کو بیت احمدیہ اسلام آباد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

23 مئی کو حضور ربوہ سے ایک بار پھر اسلام آباد تشریف لائے یہ حضور کی زندگی کا آخری سفر ثابت ہوا کیونکہ اسلام آباد میں قیام کے دوران ہی حضور کا 8 اور 9 جون کی درمیانی رات بیت الفضل واقع ایف ایٹ تھری میں وصال ہوا۔

(الفضل + ریکارڈ شعبہ تصنیف جماعت احمدیہ اسلام آباد + تاریخ احمدیت راولپنڈی سے ماخوذ)

سال 1974

احمدیوں کے خلاف ایک ظالمانہ فیصلہ

1974 کا سال پاکستان میں رہنے والے لاکھوں احمدیوں کے لئے ایک کڑی آزمائش ابتلاء اور زبردست مصائب ومشکلات کا سال تھا جب اس وقت کی حکمران جماعت پاکستان پیپلز پارٹی کے لیڈر ذوالفقار علی بھٹو نے ایک منظم سازش اور منصوبے کے تحت اور ''عالم اسلام کا مقبول اور محبوب لیڈر'' بننے کی خواہش اور خواب کی تکمیل کی خاطر پہلے ملک بھر میں احمدیوں کے خلاف منظم قتل وغارت مار دھاڑ، گھیراؤ جلاؤ کا بازار گرم کرایا اور پھر بزعم خود ''90 سالہ قادیانی مسئلہ'' کا حل تلاش کرنے کے لئے ملک کی قومی اسمبلی سے پاکستان میں بسنے والے لاکھوں کلمہ گو احمدیوں کو بیک جنبش قلم 7 ستمبر 1974 کو دوسری آئینی ترمیم کے ذریعے ''غیر مسلم'' قرار دلوایا۔

اس سازش اور منصوبے کا آغاز یوں ہوا کہ مئی 1974 میں پہلے سے تیار کردہ ایک منصوبے کے تحت ملتان کے ایک کالج کے ایک گروپ کو ''چناب ایکسپریس'' نام کی ریل گاڑی سے ربوہ بھیجا گیا 29 مئی کو طلبہ کا یہ گروہ ربوہ ریلوے سٹیشن پر پہنچا اس نے اپنے طے شدہ پروگرام کے تحت ربوہ ریلوے اسٹیشن پر کیا کچھ ہلڑ بازی کی ۔اس کے ثبوت میں اس وقت کی حکمران جماعت کے ہی ترجمان اخبار روزنامہ ''مساوات'' میں شائع ہونے والی یہ رپورٹ ملاحظہ ہو۔

''ربوہ 29 مئی نشتر کالج کے طلبہ کے ایک گروپ نے 22 مئی کو ملتان سے چناب ایکسپریس کے ذریعہ تفریحی دورہ پر جاتے وقت گزرتے ہوئے مقامی (ربوہ) اسٹیشن پر اخلاق سوز حرکات کیں۔اسٹیشن پر موجود خواتین پر فحش آوازے کسے یہ طلبہ گاڑی

کی روانگی پر یہ دھمکی دے کر گئے کہ واپسی پر سبق سکھائیں گے آج جب یہ واپس آئے تو گاڑی کی ربوہ کی حدود میں داخل ہوتے ہی نعرہ بازی اور گالی گلوچ کے ساتھ پچھلے اسٹیشنوں سے گاڑی میں جمع کئے گئے پتھروں سے پتھراؤ شروع کر دیا گاڑی کے پلیٹ فارم پر رکنے کے بعد انہوں نے وہاں موجود افراد پر ہاکیوں اور دوسرے ہتھیاروں سے حملہ کر دیا۔ تصادم کے دوران دس افراد زخمی ہوئے تاہم کوئی شخص شدید زخمی نہیں ہوا۔ ریلوے حکام ریلوے پولیس اور مقامی معززین کی کوششوں سے صورت حال پر قابو پالیا گیا اس واقعہ کے باعث چناب ایکسپریس تین گھنٹے لیٹ ہوگئی۔''

(روزنامہ مساوات لاہور 30 مئی 1974)

چنانچہ اس واقعہ کے بعد اگلی رات بھر پولیس ربوہ کے شہریوں کو پریشان کرتی رہی اور اندھا دھند گرفتاریاں ہوئیں پولیس کا کہنا تھا کہ ہمیں بہرحال گرفتار شدہ افراد کی اتنی نفری پوری کرنی ہے جس کا ہمیں اوپر سے حکم ہے۔ (الفضل ربوہ 31 مئی 1974)

ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ملتان کالج کے طلبہ کی اس ہنگامہ آرائی کے واقعہ کو ملکی اخبارات اور مفاد پرست عناصر بالخصوص محراب ومنبر پر اجارہ داری رکھنے والے لوگوں نے حکومت کی ایماء پر بہت زور وشور سے اچھالا طلبہ پر ظلم وتشدد کے من گھڑت واقعات کو انتہائی اشتعال انگیز انداز میں اس قدر پھیلایا گیا کہ پورے ملک میں بے گناہ اور پرامن احمدیوں کے خلاف اشتعال اور مخالفانہ جذبات کی ایک آگ لگا دی گئی جس کے نتیجے میں قریہ قریہ، شہر شہر میں حتیٰ کہ دور افتادہ قصبوں اور دیہات میں بھی احمدیوں کو جن میں مرد عورتیں اور بچے شامل تھے ظالمانہ طریقہ سے مارا گیا ان کی املاک وعبادت گاہیں جلا دی گئیں۔ قیمتی سامان لوٹ لیا گیا اور سارے ملک میں احمدیوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا رونگھٹے کھڑے کر دینے والے ان مظالم، قتل وغارت گری اور لوٹ مار کے واقعات کی شہروار اور تاریخ وار تفصیل مکرم ثاقب زیروی صاحب مرحوم نے اپنے ہفت روزہ ''لاہور'' میں قسط وار سولہ اقساط میں شائع کی تھی جس پر انکے اور اخبار کے پرنٹر (م۔ش) کے خلاف ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت



1974 حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی قیادت میں قومی اسمبلی میں پیش ہونے والے جماعتی وفد کے ارکان حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب، حضرت مولانا ابوالعطا صاحب خالد احمدیت حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب



1974 حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی قومی اسمبلی ہال روانگی سے قبل فیڈرل سیکورٹی فورس کے افسران کے ساتھ ایک یادگار تصویر



1982 سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ اسلام آباد راولپنڈی کی صدارت امیر ضلع محترم چوہدری احمد جان صاحب کر رہے ہیں محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت اسلام آباد خطاب کر رہے ہیں



1974 کلمہ طیبہ لکھنے یا بیج لگانے اور دیگر الزامات کے تحت مقدمات کا سامنا کرنے والے اسلام آباد کے احمدی احباب



اسلام آباد، بے بنیاد مقدمات میں اسیران راہ مولا ہونے کا اعزاز پانے والے احمدی نوجوان پولیس کی حراست میں



بیگووال: احمدیہ بیت الذکر کی طرف جانے والے راستے کو پختہ کرنے کے لیے خدام انصار اور بچے وقار عمل کر رہے ہیں

دو مقدمے درج ہوئے تھے جن میں انہیں 25 سال قید کی سزا ہو سکتی تھی تاہم لاہور ہائیکورٹ سے انکی ضمانت منظور ہونے پر دشمن اپنے مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔ مکرم ثاقب زیروی صاحب مرحوم کے اس روزنامچہ کو بعد میں محترم افضال ربانی صاحب نے ''روزنامچہ'' کے ہی نام سے کتابی شکل میں جون 2001 میں شائع کیا تھا۔

بے گناہ احمدیوں کے خلاف قتل و غارت گری کے اس بازار کو گرم کرنے اور ملک بھر میں احمدیوں کے خلاف بھڑکائی گئی آگ کے پس منظر میں سازش کی دوسری کڑی کے طور پر ذولفقار علی بھٹو نے اس ''دیرینہ مذہبی تنازعہ'' کا حل قومی اسمبلی کے ذریعہ نکالنے کا اعلان کیا۔ چنانچہ مسلمہ پارلیمانی روایات، اصول وضوابط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بلکہ پامال کرتے ہوئے قومی اسمبلی کے تمام ارکان پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی بنائی گئی جس کا چیئرمین سپیکر قومی اسمبلی کو مقرر کیا گیا۔ اس خصوصی کمیٹی کے ذمہ جو کام سونپا گیا اس کے الفاظ یہ تھے۔

> ''اب اس اسمبلی کو یہ اعلان کرنے کی کارروائی کرنا چاہیئے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار، انہیں کوئی بھی نام دیا جائے مسلمان نہیں اور یہ کہ قومی اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے تا کہ اس اعلان کو موثر بنانے کے لئے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر ان کے جائز حقوق و مفادات کے تحفظ کے لئے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری ترمیمات کی جائیں''
>
> (قومی اسمبلی پاکستان روداد خصوصی کمیٹی برائے قادیانی مسئلہ۔ آفیشل رپورٹ مطبوعہ پاکستان پرنٹنگ کارپوریشن کارروائی 5 ستمبر 1974 جلد 19، صفحہ 79-2878)

مجوزہ آئینی ترمیم کے لئے قومی اسمبلی میں ایک قرارداد پیش کی گئی فیصلہ تو شائید پہلے ہی ہو چکا تھا تاہم دنیا کو دکھانے کی خاطر جماعت احمدیہ کا مؤقف سننے کے لئے اسے بھی قومی اسمبلی میں پیش ہونے کے لئے طلب کیا گیا۔ قومی اسمبلی کی اس خصوصی کمیٹی کی دعوت پر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث کی قیادت میں جماعت کا ایک پانچ رکنی وفد پیش ہوا جس کے ارکان میں حضرت شیخ

محمد احمد مظہر صاحب، حضرت مولانا ابو العطاء صاحب، حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب شامل تھے۔ جماعت کے اس وفد نے اپنا مؤقف سینکڑوں صفحات پر مشتمل ایک محضر نامہ کی شکل میں پیش کیا جو وفد کے سربراہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث نے 22اور 23 جولائی 1974 کو کمیٹی کے سامنے پڑھ کر سنایا۔اس کے بعد حضور پر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کی وساطت سے گیارہ روز تک جرح کی گئی اور یہ ساری کارروائی خفیہ رکھی گئی۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جماعت احمدیہ کے مؤقف کی ترجمانی کے لئے اولاً حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے وفد کے سب سے کم عمر رکن حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو نامزد کرنے کا فیصلہ فرمایا تھا چنانچہ آپ نے وزیر اعظم بھٹو کو بتا دیا کہ چونکہ وہ بنفس نفیس اسمبلی کے سامنے پیش ہونے کے پابند اور مکلف نہیں اس لئے ان کا نمائندہ انکی طرف سے پیش ہوگا (اگرچہ حضور نے قبل از وقت یہ ظاہر نہیں فرمایا کہ انکے یہ نمائندے صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ہونگے) اس بارے میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جو بعد میں خلیفۃ المسیح الرابع کے منصب جلیلہ پر فائز ہوئے خود فرماتے ہیں۔

''غالباً (حضرت) خلیفہ ثالث کا خیال تھا کہ میں جماعت کے مسلمہ علماء کی نسبت قومی اسمبلی میں ہونے والی متوقع بحث میں زیادہ موثر طریق پر حصہ لے سکوں گا۔ظاہر ہے کہ (حضرت) خلیفہ ثالث کے سب کے سب مشیر علوم اسلامیہ کے متبحر عالم تھے، دینی علوم پر ان کی نظر بہت وسیع اور گہری تھی اس لحاظ سے انکو مجھ پر ایک گونہ فوقیت حاصل تھی لیکن یہ لوگ شائید اسمبلی کے نامانوس ماحول میں زیادہ موثر طور پر حصہ نہیں لے سکتے تھے'' اس کے برعکس میں نہ صرف اکثر اراکین اسمبلی سے ذاتی طور پر واقف تھا بلکہ بعض کے ساتھ تو میرے دوستانہ مراسم بھی تھے۔شاید انہیں میرا طریق استدلال بھی پسند آیا ہو۔ ان کا خیال تھا کہ میرا انداز بیان زیادہ موثر ہے۔ممکن ہے کہ تنقیح طلب امور پر میرا اسٹائل اور تنقید انہیں پسند آئی ہو بہر حال اس سلسلے میں میری نامزدگی کی وجوہ تو انہوں نے مجھے

نہیں بتائیں لیکن اتنا ضرور فرمایا کہ میں اس فرض کی ادائیگی کے لئے ذہنی طور پر تیار رہوں۔لیکن مسٹر بھٹو بضد تھے کہ (حضرت) خلیفہ ثالث بذات خود قومی اسمبل میں پیش ہوں نیز یہ کہ ان کی جگہ کوئی نمائندہ قابل قبول نہیں ہوگا۔‘‘

آپ مزید فرماتے ہیں۔

’’یہ مسٹر بھٹو کی زبردست غلطی تھی۔غالباً ان کو شک تھا کہ جماعت احمدیہ کے ترجمان کی حیثیت سے مجھے بھیجا جائے گا۔وہ سمجھتے تھے کہ ملاؤں اور اٹارنی جنرل کے ساتھ قومی اسمبلی میں ہونے والے معرکے میں بحیثیت نمائندہ جماعت احمدیہ میری موجودگی (حضرت) امام جماعت احمدیہ کی نسبت زیادہ خطرناک اور مہلک ثابت ہو گی۔انہیں اندیشہ تھا کہ راز ہائے درون پردہ سے واقف ہونے کی وجہ سے میں انہیں خودخوب آڑے ہاتھوں لوں گا۔اورانہیں لاجواب کردوں گا۔ یہی بھٹو صاحب کی فاش غلطی تھی۔جاننے والے جانتے ہیں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خلیفہ ثالث نے اس تاریخی موقع پر جس خوبصورت، پروقار، پرسکون، دل نشین، اضطراب سے پاک اور یقین ایمان سے لبریز اور حسین وجمیل انداز میں جماعت احمدیہ کا موقف پیش فرمایا وہ انہیں کا حصہ تھا’’ایں کارازتو آیدومرداں چنیں کنند‘‘ میں تو ہرگز ہرگز ایسانہ کرسکتا اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے روح القدس سے ان کی خاص تائید فرمائی۔ان کو اس آسمانی روشنی اورنور سے نوازا اور آپ نے جماعت کا کیس اس خوبصورتی سے پیش فرمایا کہ حاضرین کی نگاہیں خیرہ ہوکررہ گئیں۔قومی اسمبلی کی کارروائی ایک نظر دیکھنے سے ہی بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے کہ اس تاریخی موقع پر (حضرت) خلیفہ ثالث نے کس حسن وخوبی سے جماعت احمدیہ کے موقف کی ترجمانی کے فرائض سرانجام دیئے۔‘‘

اس موقع پر جماعت کی طرف سے جو تحریری بیان قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا اس کے تین اہم ترین باب صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ہی کے تحریر کردہ ہیں۔ پہلے باب میں کچھ بنیادی سوال

اٹھائے گئے تھے مثلاً یہ کہ کیا احمدی مسلمان ہیں یا نہیں، بانی اسلام (حضرت) محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث واقوال کی روشنی میں مسلمان کہلانے کا مستحق کون ہے۔اسی طرح مختلف مسلمان فرقوں کے باہمی اختلافات جن میں سے بعض اتنے شدید اور بنیادی نوعیت کے ہیں جن کے مقابلے پر قومی اسمبلی اور جماعت احمدیہ کے باہمی اختلافات کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتے۔دوسرا باب مجوزہ آئینی ترمیم کے معقولی اور منطقی جائزے پر مشتمل ہے، اس میں مذکورہ ترمیم کے خوفناک اور تباہ کن مضمرات کی نشاندہی کی گئی ہے نیز یہ بنیادی سوال بھی اٹھایا گیا ہے کہ کیا کوئی دنیاوی ادارہ یا کسی بھی قسم کی کوئی تنظیم مثلاً قومی اسمبلی یا مقننہ یا عدلیہ مجوزہ طریقے پر کسی بھی مذہب میں مداخلت کی مجاز ہے؟ اور کیا اسے یہ فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہے کہ زید یا بکر کا مذہب وہ نہیں جس پر وہ یقین رکھتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ میرا مذہب یہ ہے۔یہ باب حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے خود لکھا' اگرچہ حسب معمول دوسرے سکالروں اور علماء نے بھی حصہ رسدی اس میں حصہ لیا۔آخری باب بھی اسی نہج پر تیار کیا گیا ہے۔اس باب میں ختم نبوت کے مسئلے پر سیر حاصل بحث کی گئی۔باقی ماندہ ابواب کی تیاری میں بھی آپ نے نمایاں اور موثر کردار ادا کیا۔دراصل یہ ایک اجتماعی کوشش تھی جو مختلف علماء کے علوم وفہم اور تجربے کی چھلنی میں سے چھن کر ایک آخری نچوڑ اور لب لباب کی شکل میں سامنے آئی تھی''۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ قومی اسمبلی کے سارے اجلاس خفیہ اور پرائیوٹ طور پر ہوئے۔ پریس اور پبلک کا داخلہ قطعاً ممنوع تھا اور نہ ہی اس سلسلے میں کوئی رپورٹ شائع کی گئی۔صاحبزادہ صاحب کا روزانہ کا معمول تھا کہ ہر اجلاس کے اختتام پر وہ (حضرت) خلیفہ ثالث اور جماعت کے علماء کے درمیان رابطہ افسر کے فرائض بھی انجام دیتے آپ خود فرماتے ہیں:

''(حضرت) خلیفۃ المسیح الثالث کا بھائی ہونے کی وجہ سے میں بلاتکلف گھر میں آجا سکتا تھا۔بسا اوقات ساری ساری رات آنکھوں میں کٹتی۔کبھی آپ مجھے تفصیلی ہدایات سے نواز رہے ہوتے اور کبھی میں ان کی خدمت میں رپورٹ پیش کر رہا ہوتا۔ میں دوسرے مشیروں کی طرح ضروری مواد کی تیاری میں بھی ہمہ تن مصروف تھا۔یہ بحث بھی

ہوتی کہ کسی متنازعہ فیہ امر کو کس طرح پیش کیا جائے تا کہ نہ صرف کسی قسم کی غلط فہمی اور ابہام کا امکان نہ رہے بلکہ اس کا ابلاغ بھی واضح اور احسن طریق پر ہو جائے۔قومی اسمبلی کے اراکین کی طرف سے اٹھائے گئے سوالوں اور اعتراضات کے جواب ہم اپنی اپنی صوابدید کے مطابق (حضرت) خلیفہ ثالث کی خدمت میں پیش کرتے۔حضور ہمارے مشوروں کی منظوری بھی فرماتے اور نا منظور بھی ،لیکن بالعموم ہماری گزارشات کو شرف قبولیت سے ہی نوازا جاتا۔ ہوتا یوں کہ ایک دوست مشورتاً کہتے کہ فلاں سوال اٹھائے جانے کا امکان ہے،اس سلسلے میں کچھ کتب میری نظر سے گزر چکی ہیں اور مجھے یہ بھی علم ہے کہ یہ کتب کہاں ہیں۔ میں مشورہ دیتا کہ کیا مناسب نہ ہو گا کہ یہ کتب منگوا لی جائیں۔دوسرے علماء بعض اور کتب کا نام لیتے اسی طرح ہم ضروری مواد اکٹھا کر کے آپس میں بانٹ لیتے اپنے اپنے حصہ کو ایک نظر دیکھنے کے بعد ضروری اقتباس نوٹ کر لیتے اور بالآخر سارا مواد حضور کی خدمت میں پیش کر دیتے۔ مجھے یاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس موقع پر مجھے ایک خاص خدمت کی توفیق ملی۔ مجھے یقین تھا کہ قومی اسمبلی میں کفر و اسلام کے مسئلے کے ضمن میں شیعہ حضرات کے ان فتاویٰ کا ذکر ضرور آئے گا جن میں غیر شیعہ مسلمانوں کو لگی لپٹی رکھے بغیر نہایت شدت اور وضاحت کے ساتھ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا ہے۔اگر ہم نے ان فتووں کا قومی اسمبلی میں حوالہ دیا تو یقیناً مطالبہ کیا جائے گا کہ ہم اپنے موقف کی حمایت میں ان شیعہ کتب سے اصل حوالے پیش کریں۔

''یہ کتب ہماری اپنی مرکزی لائبریری میں موجود نہیں تھیں اور کتب کی ضرورت اور اہمیت کا بھی مجھے شدت سے احساس تھا، مجھے بار بار خیال آ رہا تھا کہ بحث کے دوران کسی نہ کسی شخص کی طرف سے اچانک یہ مطالبہ ہو کر رہے گا کہ ہم تمہارے بیان کردہ حوالے نہیں مانتے ہمیں اصل کتب سے حوالے دکھاؤ۔''

میں انہی خیالات میں گم بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اچانک مجھے یاد آیا کہ صوبہ سرحد میں (حضرت) قاضی محمد یوسف ہوا کرتے تھے جو شیعہ لٹریچر کے بہت بڑے عالم تھے، اور جن کی اپنی ذاتی لائبریری بھی تھی جس میں شیعہ مکتب فکر سے متعلق بہت قیمتی اور نایاب کتب موجود تھیں۔ ان کے بچے اگرچہ سب کے سب مخلص احمدی تھے لیکن مجھے خدشہ تھا کہ نہ معلوم (حضرت) قاضی صاحب کا کتب خانہ محفوظ بھی رہا ہے یا نہیں اور اتنی نایاب کتب کہیں ضائع تو نہیں ہوگئیں۔ اس خیال کا آنا تھا کہ میں نے فوراً ہی کچھ نوجوانوں سے کہا کہ جیپ لے کر جائیں اور حضرت قاضی صاحب کی ساری لائبریری اٹھا لائیں اور صبح ہونے سے پہلے پہلے یہاں پہنچ جائیں، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اگلے روز کیا دیکھتے ہیں کہ بحث کے دوران ایک مولوی کھڑا ہو گیا اور بڑے جوش سے چلایا ''میں تمہاری بات کو ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوں مجھے اصل حوالہ جات دکھاؤ۔''

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ ہم نے فوراً اصل حوالہ جات پیش کر دیئے۔ ہونا کیا تھا مولوی صاحب موصوف کا منہ کھلے کا کھلے رہ گیا'' قومی اسمبلی میں بحث چودہ دن تک جاری رہی۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں۔

''ان ایام میں بعض بڑے عجیب وغریب اور ایمان افروز واقعات دیکھنے میں آئے۔ معمول یہ تھا کہ جب دن بھر کی بحث ختم ہو جاتی اور ہم قومی اسمبلی سے واپس لوٹتے تو (حضرت) خلیفہ ثالث اور میں دن بھر کی کارروائی پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے۔ ظاہر ہے کہ حضور نے خلافت کے فرائض منصبی کا جو عظیم بار اٹھایا ہوا تھا اس سے میں اور میرے ساتھی آزاد اور خالی الذہن تھے۔ اجلاس سے واپسی پر میں عرض کرتا کہ آج کی بحث میں فلاں بات کا ذکر تو رہ ہی گیا، حضور فرماتے'' آپ ٹھیک کہتے ہیں لیکن اس امر کو اب زیر بحث کس طرح لایا جائے؟

عجیب بات یہ ہے کہ اگلے ہی روز جب ہم اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے

جاتے تو سب سے پہلے وہی متوقع سوال اٹھایا جاتا کارروائی شروع ہوتے ہی اٹارنی جنرل اپنی نشست پر کھڑے ہو جاتے اور (حضرت) خلیفہ ثالث سے مخاطب ہو کر کہتے ''میں سمجھتا ہوں فلاں مسئلے پر بحث تو کل ختم ہو گئی تھی لیکن مجھے مشورہ دیا گیا ہے کہ اس مسئلے سے متعلق یہ سوال آپ سے ضرور کروں'' اور بلا استثنا یہ وہی سوال ہوتا جسے ہم خود زیر بحث لانا چاہتے تھے۔ میری گذارش پر ہم کسی ایسے سوال پر خوب غور و خوض کر لیتے اور جب یہی سوال اگلے روز اٹھایا جاتا تو میرا دل خوشی اور اطمینان سے بھر جاتا کہ اللہ تعالیٰ نے میری خواہش کو شرف قبولیت بخشا اور اپنے خاص تصرف سے خدمت کا موقع بہم پہنچایا''

جب ان سے پوچھا گیا کہ اسمبلی میں ہونے والی اس بحث کا معیار (کہ احمدی مسلمان ہیں یا نہیں؟) کیسا رہا؟ تو فرمایا

''یہ عجیب بات ہے کہ مخالفین جماعت احمدیہ کی طرف سے کئی گئی بحث کھوکھلی، سپاٹ اور بالکل بے معنی، بے تعلق اور بے موقع ہوتی تھی۔ ہمارے تحریری بیان میں دیئے گئے دلائل میں سے وہ کسی ایک کا بھی رد نہیں کر سکے۔ نہ ہی انہوں نے رد کرنے کی کوشش کی۔ ان کے نزدیک سب سے اہم اور بنیادی مسئلہ ختم نبوت کا مسئلہ تھا یعنی یہ کہ (حضرت) محمد ﷺ خاتم النبین ہیں واقعہ یہ ہے کہ آج تک کسی مسلمان نے اس امر کا انکار نہیں کیا بشمول ہمارے سب مانتے ہیں کہ آپؐ خاتم النبین ہیں۔ آپؐ آخری صاحب شریعت نبی ہیں لیکن آپؐ کے وصال کے بعد اس چودہ سو سال کے عرصے میں ایک دو نہیں متعدد صلحائے امت بزرگان دین اور علمائے کرام اپنے اس عقیدہ کا اعلان کرتے چلے آرہے ہیں کہ آپ کے متبعین میں سے آپ کی لائی ہوئی شریعت کو ماننے والا اس کا تابع اور اس کو دنیا میں دوبارہ قائم کرنے والا ایک وجود آئے گا جو آپ ہی کی امت کا ایک فرد ہوگا۔ وہ مہدی بھی ہوگا اور مسیح بھی۔ ہو بہو یہی عقیدہ جماعت احمدیہ کا بھی ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ وہ آنے والا وجود آچکا ہے اور بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت

مرزا غلام احمد ہی وہ موعود مہدی اور مسیح ہیں لیکن جہاں تک ہمارے مخالفین کا تعلق ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ان کے نزدیک مسئلہ خاتم النبین کے مقابل پر باقی تمام مسائل کی حیثیت ثانوی ہو کر رہ جاتی۔لیکن ہوا یہ کہ انہوں نے اس بنیادی مسئلے سے متعلق کوئی ایک دلیل بھی اپنے موقف کی تائید میں پیش نہیں کی۔کہا تو صرف اتنا کہ چونکہ آپ کا یہ عقیدہ ہے اس لئے آپ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔لیکن حیرت کی انتہا یہ ہے کہ جو عقائد ہماری طرف منسوب کئے جا رہے تھے اور جن کی بناء پر ہمارے خلاف فیصلہ کیا جا رہا تھا۔وہ ہمارے عقائد ہی نہیں۔''

''احمدیت کا جو خود ساختہ اور من گھڑت تصور ہمارے مخالفین نے پیش کیا اس کا حقیقت سے دور کا واسطہ بھی نہیں تھا۔یہ ایک ہوا تھا جو ان کے بیمار ذہن اور انکی اپنی بد نیتی اور نفرت کی پیداوار تھا جو سیاق وسباق کی پرواہ کئے بغیر انہوں نے ہمارے لٹریچر سے اپنے مفید مطلب کے کچھ فقرے چنے پھر ان فقروں کے جوڑ توڑ سے اصل مفہوم مسخ کرنے کے بعد اسے اپنے خود ساختہ بے بنیاد اور قطعاً غلط معانی پہنانے کی ناکام کوشش کی اور اس ملغوبے کو جس کا حقیقت سے دور کا واسطہ بھی نہیں تھا بزعم خود ہمارے عقائد بنا کر ہمارے سر تھوپ دیا۔ہم نے کہا۔ہرگز ہرگز ہمارے یہ عقائد نہیں ہیں۔ہم ان عقائد سے بے زاری کا اعلان کرتے ہیں اور انہیں مسترد کرتے ہیں لہذا جن عقائد کے متعلق آپ فیصلہ کر رہے ہیں وہ ہمارے عقائد ہیں ہی نہیں۔حقیقت یہ ہے کہ ہمارے موقف کی تردید تو درکنار انہوں نے اسے چھوا تک نہیں۔اس کے برعکس وہ لوگ ہماری طرف منسوب کردہ عقائد کے اس خود ساختہ غبارے میں ہوا بھرتے چلے گئے لیکن یہ بھول گئے کہ یہ تو ان کے اپنے ہی دماغ کی اختراع ہے اور پھر اپنے بنائے ہوئے اس بت پر اپنا فتویٰ صادر کرنا شروع کر دیا۔یوں لگتا تھا جیسے کسی جادو یا کالے علم کے زور سے پہلے ایک موم کا پتلا بنایا جا رہا ہے اور پھر اس نیت سے سوئیاں چبھوئی جا رہی ہوں کہ اب یہ زندہ بچ

کر نہیں جا سکے گا۔ جھوٹ کے اس خود ساختہ پتلے کا احمدیت کے عقائد سے دور کا واسطہ بھی نہیں تھا۔ یہ ان کی اپنی نظر کا فریب تھا جس میں اور احمدیت میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔ خدا جانتا ہے کہ یہ احمدیت تو نہیں کچھ اور ہی شے تھی اس کے ٹوٹنے سے ہماری سچائی پر کیسے حرف آ سکتا تھا''

(ممتاز برطانوی صحافی آئن ایڈمسن کے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے انٹرویو پر مشتمل کتاب A MAN OF GOD اردو ترجمہ ''ایک مرد خدا'' صفحہ 160 تا 170) سے ماخوذ)

کس کی راتوں کی نیند اڑ گئی؟

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ قومی اسمبلی کی یہ ساری کارروائی خفیہ تھی اس لئے اسمبلی کے باہر کی دنیا میں سے کسی کو یہ پتہ نہیں چلا اور نہ جاننے کا موقع ملا کہ کارروائی کس طرح اور کس طریقہ سے چلائی گئی اور جماعت احمدیہ کے وفد نے اپنے موقف میں کیا کہا اور کیا دلائل دیئے۔ البتہ واقف حال بتاتے ہیں کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی پر وقار اور بارعب شخصیت اور آپ کے خدا داد علم و فراست نے ارکان اسمبلی کو بہت متاثر کیا یہاں تک کہ خود مولانا مفتی محمود صاحب کے بقول ''ان کی راتوں کی نیند اڑ گئی تھی'' جس کا انہوں نے برملا اور واضح الفاظ میں یوں اظہار کیا تھا۔

''اس میں شک نہیں کہ ممبران اسمبلی کا ذہن ہمارے موافق نہیں تھا بلکہ ان سے متاثر ہو چکا تھا۔ تو ہم بڑے پریشان تھے چونکہ ارکان اسمبلی کا ذہن بھی متاثر ہو چکا تھا اور ہمارے ارکان اسمبلی دینی مزاج سے واقف بھی نہ تھے اور خصوصاً جب اسمبلی ہال میں مرزا ناصر آیا تو قمیص پہنے ہوئے اور شلوار و شیروانی میں ملبوس بڑی پگڑی طُرہ لگائے ہوئے تھا اور سفید داڑھی تھی تو ممبران نے دیکھ کر کہا کیا یہ شکل کافر کی ہے؟ اور جب وہ بیان پڑھتا تھا قرآن مجید کی آیتیں پڑھتا تھا اور جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتا تو درود شریف بھی پڑھتا تھا ہمارے ممبر مجھے گھور گھور کر دیکھتے تھے کہ قرآن اور رسول کریمؐ کے نام کے ساتھ درود شریف پڑھتا ہے اور تم اسے کافر کہتے ہو۔ اور دشمن رسول کہتے ہو

۔اور پروپیگنڈہ کے لحاظ سے یہ بات مشہور ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے وہ مسلمان ہے تو جب وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو تمہیں کیا حق ہے کہ آپ ان کو کافر کہیں؟ تو ہم اللہ سے دست بدعا تھے کہ اے مقلب القلوب ان دلوں کو پھیر دے اگر تو نے بھی ہماری مدد نہ فرمائی تو یہ مسئلہ قیام قیامت تک اسی مرحلہ میں رہ جائے گا اور حل نہیں ہو گا حتیٰ کہ میں اتنا پریشان تھا کہ بعض اوقات مجھے رات کے تین چار بجے تک نیند نہیں آتی تھی۔''

(ہفت روزہ ''لولاک'' لائل پور 28 دسمبر 1975 صفحہ 17-18)

قومی اسمبلی کی کارروائی 30 جون سے 7 ستمبر 1974 تک جاری رہی اور 7 ستمبر کو ہی تمام پارلیمانی قواعد وضوابط کو پامال کرتے ہوئے اور مذاہب کی تاریخ کے ایک منفرد فیصلہ کے تحت لاکھوں کلمہ گو احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔

اندرون خانہ کیا کیا ہوا؟

اس دوران اندرون خانہ کیا کیا ہوا۔ آیئے اس بارے میں ایک اور مستند اور ثقہ واقف حال کی زبانی سنئے۔ الطاف حسین قریشی ملک کے ایک نامور صحافی اور اقتدار کے ایوانوں کے ہمیشہ قریب رہنے والے مدیر رہے ہیں آپ نے اپنا رسالے ''اردو ڈائجسٹ'' میں انہیں دنوں ایک اداریہ لکھا جس میں آپ فرماتے ہیں:

''مسٹر بھٹو نے قادیانی مسئلہ کے بارے میں آخری اقدام کے لئے 7 ستمبر کی تاریخ مقرر کر دی مگر ایسے حالات بھی پیدا کئے جن میں آخری وقت تک کوئی بات فیصلہ کن نظر نہ آتی تھی۔ قومی اسمبلی میں کئی روز سے قادیانی مسئلہ کے سلسلہ میں خفیہ کارروائی ہو رہی تھی اور قادیانی جماعت کو اپنا مؤقف پیش کرنے کا پورا موقع دیا گیا تھا۔ یہ بحث 6 ستمبر تک چلتی رہی اور کچھ طے نہ پایا کہ دستوری ترمیم کے الفاظ کیا ہونگے۔ 7 ستمبر کو چار بجے شام تک غیر سرکاری مسودہ پر مختلف پارلیمانی قائدین کے درمیان گفت وشنید

ہوتی رہی۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ خفیہ کارروائی کے نتیجہ میں ایک بل تیار ہوتا اس پر قومی اسمبلی کی مختلف کمیٹیوں میں غور ہوتا اور اس کے بعد اسے بحث و تمحیص کے لئے ایوان میں پیش کر دیا جاتا۔ جناب بھٹو اس پورے طریق کار کو ختم کر دینے کے درپے تھے تا کہ آئندہ کے لئے ایک مثال قائم ہو جائے۔ چنانچہ وہ آخری وقت تک طرح دیتے رہے اور پانچ بجے کے قریب بل پڑھ کر سنایا گیا اور ایک گھنٹے کے اندر اندر اسے اتفاق رائے سے منظور کر لیا گیا اور ضابطوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اسی رات سینٹ کا اجلاس طلب ہوا اور اس ایوان میں بھی کچھ زیادہ وقت نہ لگا اس رواروی اور گہما گہمی میں کچھ بھی غور و فکر نہ ہوا اور دوسری آئینی ترمیم میں چند بنیادی خامیاں رہ گئیں جس پر اب صدائے احتجاج بلند کی جارہی ہے۔''

(اردو ڈائجسٹ لاہور دسمبر 1975 صفحہ 57)

قومی اسمبلی کی شائع شدہ کارروائی سے جماعت احمدیہ کا محضر نامہ غائب

ذوالفقار علی بھٹو نے بقول انکے'' 90 سالہ قادیانی مسئلہ'' حل کرنے کے لئے نہ صرف پارلیمنٹ کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کیا بلکہ آئین میں من مانی ترمیم کرنے کی غرض سے دنیا بھر میں مسلمہ پارلیمانی اصولوں اور روایات کو بھی پامال کیا اب ستم ظریفی یہ ہوئی کہ 36 سال گذر جانے کے بعد جب لاہور ہائی کورٹ کے حکم پر چند سال قبل سپیکر کے آرڈر مجریہ 21-6-2010 کے مطابق اسمبلی کی اس کارروائی کو شائع کیا گیا تو اس میں سے وہ حصہ غائب تھا جس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کیا جانے والا سینکڑوں صفحات پر مشتمل محضر نامہ شامل تھا اور جسے امام جماعت احمدیہ نے 22 اور 23 جولائی کو یعنی دو دن میں پڑھ کر سنایا۔ قومی اسمبلی کی 03 جون سے 7 ستمبر تک کی خفیہ کارروائی میں سے اس اہم حصہ کو جس میں جماعت احمدیہ نے اپنا مؤقف پیش کیا تھا شائع نہ کرنا اور اسے مسلسل خفیہ اور سات پردوں کے پیچھے رکھنے میں کیا مصلحت ہے وہ صاحب عقل و فہم کیلئے غور طلب ہے اس حوالہ سے نامور قانون دان محترم مجیب الرحمن صاحب ایڈووکیٹ نے حال ہی میں'' دوسری آئینی ترمیم 1974۔ خصوصی کمیٹی کی خفیہ کارروائی۔ ایک معروضی جائزہ'' کے عنوان سے

ایک کتاب شائع کی ہے جو پڑھنے کے لائق ہے۔اس کتاب سے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

''5 اگست کو توجیسا کہ اس دن کی کارروائی سے ظاہر ہے'' قادیانی گروپ کے گواہ'' پر جرح شروع ہوئی تھی سب جانتے ہیں کہ جرح گواہ کے بیان پر ہی کی جاتی ہے جرح سے پہلے امام جماعت احمدیہ نے کوئی بیان بھی دیا ہوگا قانون شہادت کے مطابق گواہ کا بنیادی اظہار اور جرح دونوں مل کر شہادت بنتے ہیں۔گواہ کے بنیادی اظہار یا Examination in Chief کے بغیر کسی گواہ پر جرح کا کوئی تصور نہیں۔کارروائی کے دوران خود سپیکر نے Examination in Chief کا ذکر کیا ہے کہ:

''جہاں تک Examination in Chief کا تعلق ہے ہر ممبر کے پاس اس کی ایک نقل موجود ہے'' وہ۔Examination in Chief محضر نامہ ہی تھا جو جماعت احمدیہ کی طرف سے داخل کیا گیا تھا اور جو اسمبلی کے سامنے مورخہ 22 اور 23 جولائی کو پڑھا گیا وہ محضر نامہ شائع نہیں کیا گیا پردہ اخفاء اٹھا لینے کے بعد بھی محضر نامہ کو کارروائی میں شامل نہ کرنا ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ایسا کیوں کیا گیا؟ کیا محض اس لئے کہ کہیں جماعت احمدیہ کا موقف ان کے اپنے الفاظ میں عوام تک نہ پہنچ پائے یا اس لئے کہ امام جماعت احمدیہ نے ایسے بنیادی سوال اٹھائے تھے اور نمایاں طور پر تنقیحات وضع کر کے اسمبلی کو توجہ دلائی تھی کہ کوئی بھی فیصلہ ان سوالات کے جوابات کے بغیر ممکن نہیں تھا عدالتی حکم کے نتیجہ میں پردہ اخفاء اٹھا لینے کے بعد ''مکمل کارروائی'' میں اس اہم حصہ کو غائب کر دینا محض غفلت یا اتفاقی امر نہیں ہوسکتا۔اس کے پیچھے کارفرما سازش اور محرکات چشم بینا سے مخفی نہیں رہ سکتے Official Report میں محضر نامہ کو شامل نہ کرنا ایک بے ثمر احمقانہ فعل ہے۔کم از کم نصف درجن مقامات پر یحیٰی بختیار نے محضر نامہ یا اس کے ضمیمہ جات کے حوالہ سے جرح کی۔پوری کارروائی میں لاتعداد

مقامات پر محضر نامہ کا ذکر آیا اور مولانا عبدالحکیم نے تو محضر نامہ کے جواب میں 250 صفحات سیاہ کر ڈالے۔ جگہ جگہ محضر نامے کا ذکر آئے گا تو یہ سوال ضرور اٹھے گا کہ وہ محضر نامہ کہاں ہے؟ قوم اور نوجوان نسل یہ پوچھنے کا حق رکھتی ہے کہ 22 اور 23 جولائی کی کارروائی کیوں شائع نہ کی گئی۔ یہ اتنا بڑا سوالیہ نشان ہے کہ اگر آج قوم نہ بھی پوچھے تو ہر محقق اور آنے والا مورخ یہ سوال ضرور پوچھے گا۔

قواعد سے انحراف

قومی اسمبلی کی جو کارروائی سرکاری طور پر شائع کی گئی ہے اس کے مطالعہ سے دوسرا دھچکا اس وقت لگتا ہے جب یہ حقیقت ابھر کر قاری کے سامنے آتی ہے کہ قومی اسمبلی نے خود اپنے ہی قواعد وضوابط کو بری طرح پامال کیا۔ اور کارروائی کو شفاف رکھنے میں رکاوٹیں ڈالی گئیں۔ جب قراردادیں خصوصی کمیٹی میں پیش ہوئیں تو خصوصی کمیٹی نے کارروائی کو خفیہ قرار دے دیا قواعد کی رو سے اسمبلی ایسا یقینا کر سکتی تھی مگر خصوصی کمیٹیوں کے لئے کارروائی کو خفیہ رکھنے اور شہادت قلمبند کرنے کے لئے طریقہ کار اور قواعد موجود ہیں ان کی پابندی بھی لازم تھی۔ قاعدہ نمبر 210 ذیلی قاعدہ 5 کے مطابق،

''جب کسی گواہ کو شہادت کے لئے طلب کیا جائے تو کمیٹی کی کارروائی کا لفظ بلفظ ریکارڈ رکھا جائے گا''

بین الاقوامی طور پر معروف اور مسلمہ پارلیمانی طریقہ کار کے مطابق ریکارڈ کی درستی کو یقینی بنانے کے لئے قاعدہ یہ ہے کہ جب کسی پارلیمانی کمیٹی میں کسی گواہ کو شہادت کے لئے بلایا جاتا ہے تو اس بات کا پورا اہتمام رکھا جاتا ہے کہ گواہ کا بیان ریکارڈ کرنے میں اس کا مفہوم اور منشا درست طور پر ریکارڈ ہو اور اس میں کوئی غلطی نہ رہ جائے لہذا بیان مکمل ہو جانے کے بعد گواہ کے بیان کی ایک نقل (Script) گواہ کو بھجوائی جاتی ہے تا کہ اس میں غلطیوں کی نشاندھی کرے اور اپنے قلم سے انکی درستی کر دے۔

برطانیہ میں کمیٹی کے روبرو پیش ہونے والے گواہان کے لئے ایک ہدایت نامہ موجود ہے جس

میں یہ ہدایت درج ہے کہ کمیٹی کا عملہ گواہ کا بیان ہدایات کے لئے ساتھ بھیجے گا اور گواہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے بیان میں ضروری تصحیح کر دے۔قواعد کے مطابق ’’گواہ کو مناسب موقع دیا جائے گا کہ وہ اپنے بیان کے مسودہ میں غلطیوں کی تصحیح کر سکے‘‘

آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور بھارت سمیت تمام جمہوری ملکوں کی پارلیمانی کمیٹیوں کی بھی یہی روایت ہے کہ گواہ کو اس کے بیان کی نقل برائے توثیق وتصحیح فراہم کی جاتی ہے۔یہی طریق پاکستان کی پارلیمانی روایات میں بھی جاری تھا۔ لہذا مسلمہ پارلیمانی روایات اور ضوابط کے مطابق کارروائی کے دوران جماعت احمدیہ کے وفد کو بیان کی نقل دی جانی ضروری تھی کہ وہ اس بات کی تصدیق کریں کہ ان کا بیان درست طور پر ریکارڈ کیا گیا ہے ایسا کرنا موجودہ معاملہ میں اس لئے بھی زیادہ ضروری تھا کہ بیان کے دوران انگریزی اردو عربی اور فارسی کے حوالے پیش ہوتے رہے اور ریکارڈ مرتب کرنے والے بہت سے عربی یا فارسی کے حوالے نقل نہیں کر پاتے تھے جماعت احمدیہ کے وفد نے اسی غرض سے نقل مہیا کئے جانے کا مطالبہ کیا جو رد کر دیا گیا‘‘

جو کارروائی خفیہ رکھی جا رہی تھی وہ فریقین سے تو خفیہ نہیں تھی ایک فریق بیان دے رہا تھا دوسرا بیان سن رہا تھا یحییٰ بختیار جرح کے انداز میں سوالات پوچھ رہے تھے اور اپنی وکیلانہ مہارت سے گویا حقائق کو سامنے لا رہے تھے عوام کو اس سے بے خبر رکھنا اگر امن عامہ کی خاطر ضروری بھی ہوتا تو فریقین سے تو کسی صورت یہ امر مخفی اور پوشیدہ نہیں رہ سکتا تھا۔فریقین خود تو اس سے بے خبر نہ تھے اور نہ اس سے کوئی امر پوشیدہ تھا حیرت تو اس بات پر ہوتی ہے کہ جب صدر انجمن احمدیہ نے کارروائی کی نقل طلب کی تو لکھ کر انکار کر دیا گیا۔اور مرزا ناصر احمد صاحب جو بطور گواہ بیان دے رہے تھے انہوں نے جب یہ کمیٹی کے سامنے کہا کہ ہمارے بیان کی نقل ہمیں ملنی چاہیئے تو ان کو نقل دینے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا گیا کہ کارروائی خفیہ ہے۔

قیاس کن زِ گلستان من بہار مرا

کارروائی پر ایک اجمالی نظر ڈالتے ہی بڑی شدت سے یہ تاثر ابھرتا ہے کہ ساری کارروائی محض

ایک دکھاوا تھی اور ایک نمائشی کارروائی تھی ورنہ فیصلے پہلے سے کہیں اور ہو چکے تھے۔یحییٰ بختیار جس انداز سے سوال پوچھ رہے تھے اس سے کارروائی کے سنجیدہ ہونے کا احساس نہیں ابھرتا۔حوالے یکے بعد دیگرے غلط ثابت ہو رہے تھے سپیکر بار بار تاکید کر رہے تھے کہ کتابیں موجود ہیں،سوالات تیار کر کے دینے والے علماء بھی موجود ہیں،کتابوں میں پہلے سے نشان لگا کر رکھیں مگر حوالے پھر بھی یا تو ملتے نہیں تھے یا غلط ہوتے تھے۔''

(دوسری آئینی ترمیم 1974 خصوصی کمیٹی کی خفیہ کارروائی۔ایک معروضی جائزہ۔
مرتبہ مجیب الرحمن شائع کردہ آر چرڈ پبلشر (UK) لمیٹڈ صفحہ 22 تا 26 سے ماخوذ)

قومی اسمبلی میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا تاریخی خطاب

اور

اسمبلی کے فیصلہ پر جماعت کا ردعمل

جیسا کہ گذشتہ صفحات میں ذکر کیا گیا ہے کہ قومی اسمبلی کے خصوصی اجلاس میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث کی قیادت میں جماعت کے پانچ رکنی وفد نے شرکت کی۔قومی اسمبلی میں جماعت کا مؤقف ایک محضر نامہ کی صورت میں پیش کیا گیا جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے دو روز میں ایوان میں پڑھ کر سنایا۔جس کے بعد حضور پر ممبران اسمبلی کی طرف سے کئی روز جرح کی گئی۔

مسلسل کئی روز قومی اسمبلی کے روزانہ دو سیشن ہوتے رہے۔جن کا دورانیہ ہر روز چار سے سات گھنٹے ہوتا تھا۔اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کی وساطت سے حضور پر مخالف علماء کی طرف سے سوالات کی بوچھاڑ ہوتی۔جن میں غیر شائستہ اور نامناسب اعتراضات بھی ہوتے مگر حضور اپنے روایتی مسکراتے چہرے کے ساتھ ہی ہر سوال کا خندہ پیشانی سے جواب دیتے۔مجموعی طور پر باون گھنٹے سے زیادہ عرصہ حضور پر جرح کی گئی اور یہ تمام کارروائی بند کمرے میں ہوئی۔قومی اسمبلی کے ممبران کے

علاوہ کسی کو بھی ایوان میں جانے کی اجازت نہ تھی 24 اگست کو قومی اسمبلی کی کارروائی کے آخری دن، رات 9،10 بجے کے قریب سوال و جواب کا سلسلہ ختم ہوا تو اٹارنی جنرل نے حضور سے درخواست کی کہ سوال و جواب تو ختم ہوئے اب آپ بھی کچھ فرمائیں۔ اس پر حضور نے قرآن مجید اپنے ہاتھ میں لہراتے ہوئے فرمایا ''میں نے اس ایوان میں پہلے دو روز جماعت کا محضر نامہ پڑھا بعد ازاں گیارہ دن تک مجھ پر انتہائی سخت قسم کے سوالات کئے گئے۔ یہ ایام زیادہ گرمی کے بھی تھے اور میرے لئے انتہائی مصروفیت کے بھی۔ مجھے معلوم نہیں کہ دن کب چڑھا ہے اور رات کب آئی ہے۔ ان تیرہ دنوں میں کوئی شخص میرے دل کو چیر کے دیکھ سکتا تو اسے معلوم ہو جاتا کہ اس میں خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے سوا اور کچھ نہیں ہے''۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ '' مولفہ مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت
شائع کردہ احمد اکیڈمی ربوہ)

اس مختصر خطاب کے بعد حضور اسمبلی ہال سے باہر تشریف لے گئے۔ حضور نے ان تیرہ دنوں میں احمدیت کے حق میں اور مخالفین کے سوالوں کے جواب میں جو دلائل اور براہین قاطعہ پیش فرمائے ان کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے 7 ستمبر کو حکومت نے ایک سوچے سمجھے منصوبے اور پروگرام کے تحت آئین میں ترمیم کرتے ہوئے ایک متفقہ قرارداد منظور کر کے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا اعلان کیا تاہم جماعت نے اپنے امام ہمام کی ولولہ انگیز قیادت میں کسی قسم کا کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا اور اپنا معاملہ خدا پر چھوڑ دیا چنانچہ اگلے ہی ہفتہ 13 ستمبر 1974 کو حضور نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

''ایک احمدی کا ردعمل 7 ستمبر کی قرارداد پر ایسا نہیں ہوگا کہ اس میں دنیا ظلم کا شائبہ دیکھے اور نہ ایسا ہوگا کہ اس کے نتیجہ میں فساد پیدا ہو اور لوگوں کی حقوق تلفی ہو۔ انکے حقوق تلف ہونے کے حالات پیدا ہو جائیں۔۔۔۔۔ جہاں تک کسی کے مسلم یا غیر مسلم ہونے کا سوال ہے یہ تو میں شروع سے کہہ رہا ہوں اس قرارداد سے بھی بہت پہلے سے کہتا

چلا آیا ہوں کہ جس شخص نے اپنا (دین) لاہور کی مال روڈ کی دکان سے خریدا ہو وہ تو ضائع ہو جائے گا لیکن میں اور تم جنہیں خود خدا اپنے منہ سے کہتا ہے کہ تم مومن ہو تو پھر ہمیں کیا فکر ہے دنیا جو مرضی کہتی رہے تمہیں فکر ہی کوئی نہیں۔ باقی تبصرے بعد میں ہوتے رہیں گے''۔ (الفضل 14 اکتوبر 1974 صفحہ 5،6)

حضور نے قومی اسمبلی میں ان پر ہونے والی جرح اور اس دوران اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید اور نصرت کا ذکر کرتے ہوئے مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ 1980 میں فرمایا۔

''میں تمہیں مثال دیتا ہوں 1974 کی جب یہ کہا گیا کہ سوال و جواب ہوں گے اور اسی وقت آپ نے جواب دینا ہوگا تو صدر انجمن احمدیہ نے لکھا کہ نوے سال پر لٹریچر پھیلا ہوا ہے سینکڑوں کتابیں ہیں اور امام جماعت احمدیہ کا یہ دعویٰ ہرگز نہیں کہ ساری کتب ان کو زبانی یاد ہیں اس واسطے ایک دن پہلے آپ سوال کریں اور اگلے دن جواب مل جائے گا انہوں نے کہا نہیں یہی ہوگا۔ طبعاً بڑی اہم ذمہ داری تھی اور پریشانی۔ ساری رات میں نے خدا سے دعا کی۔ ایک منٹ نہیں سویا دعا کرتا رہا صبح کی اذان کے وقت مجھے آواز آئی بڑی پیاری۔ وَسِع مَکَانَکَ اِنا کَفَینٰکَ المُستھزعین۔ ہمارے مہمانوں کی فکر کرو وہ تو بڑھتے رہیں گے تعداد میں۔ ان کی فکر کرو اپنے مکانوں میں وسعت پیدا کرو استہزا کا منصوبہ ضرور بنایا ہے انہوں نے۔ مگر اس کے لئے ہم کافی ہیں باون گھنٹے دس منٹ میرے پر جرح کی اور باون گھنٹے دس منٹ میں نے خدا کے فرشتوں کو اپنے پہلو پر کھڑا پایا۔'' (الفضل جلسہ سالانہ نمبر 1980)

1980 کے دورہ غانا میں ایک صحافی کے اس سوال کے جواب میں کہ 1974 میں احمدیوں پر جو مظالم ہوئے اس بارہ میں حضور کا تاثر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:۔

''یہ ایک مذہبی معاملہ تھا پہلے زمانوں میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا ہے ہمارا بھروسہ تو خدا پر تھا اور ہے۔ اس وقت احمدیوں کو میری طرف سے ہدایت یہی تھی کہ ظلم کا جواب ظلم سے

ہرگز نہ دو بلکہ صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھاؤ وہ جو ظالم تھے ان سے خدا نے خود بدلہ لے لیا اور اپنی پیش گوئیوں کو پورا کر دکھایا اور جو مظلوم تھے اور جنہیں مالوں اور جانوں کے ضیاع کی شکل میں زبردست نقصان اٹھانا پڑا تھا خدا نے ان کے نقصان کی خود تلافی کی اور وہ پہلے سے بھی زیادہ مالدار ہو گئے اصل چیز اللہ تعالیٰ پر توکل ہے زندگی کی بنیادی حقیقت یا خلاصہ یہ ہے۔ نفرت کسی سے نہیں محبت بلا استثناء سب کے ساتھ۔ اسی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے ہمیں برکتوں سے نوازا۔'' (''دورہ غانا 1980 ''مطبوعہ نظارت اصلاح وارشاد)

خدا تعالیٰ نے بہت نشان دکھائے

2 مارچ 1980 کو مجلس انصار اللہ کراچی سے خطاب کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

''1974 میں جب میں نیشنل اسمبلی گیا ہوں خدا تعالیٰ نے بہت نشان دکھائے۔ بہت بڑا نشان۔ یعنی عجیب ہے اپنی کمیت Volume کے لحاظ سے جبکہ انہوں نے کہا کہ (پہلے تو زبردستی مجھے بلایا)۔ ہم نے کراس ایگزامین Cross Examine کرنا ہے۔ پہلے کہا کہ محضر نامہ خود پڑھو جماعت کا۔ ہم سوال کریں گے۔ آپ جواب دیں۔ مجھے پتہ لگا تو میں نے پیغام بھیجا کہ نوے سال پر پھیلا ہوا ہے ہمارا لٹریچر۔ اور مذہب کا معاملہ ہے۔ بڑا سنجیدہ ہے۔ اور میں نے کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ سارا لٹریچر مجھے زبانی یاد ہے۔ ایک دن پہلے آپ سوال لکھ دیں، بھجوا دیں۔ ہمیں دے دیں۔ اگلے دن ہم جواب دے دیں گے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ ہمارا یہ فیصلہ ہے کہ اُسی وقت سوال ہو گا۔ اُسی وقت آپ جواب دیں گے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ دعا کی بھی اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے۔ قریباً ساری رات میں نے دعا کی خدا سے۔ خیر مانگی اس سے۔ صبح کی اذان سے ذرا پہلے مجھے یہ کہا گیا۔ وَسِّعْ مَكَانَكَ۔ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ کہ مہمان تو پہلے سے بھی زیادہ آئیں گے۔ اتنی بڑی خوشخبری۔ یہ استہزاء کا منصوبہ تو بنا رہے ہیں۔

یہ ٹھیک ہے۔لیکن فکر کیوں کرتے ہو؟ ہم تمہارے لئے کافی ہیں۔ان کی رپورٹ جوتھی، وہ یہ تھی کہ انہوں نے گیارہ دنوں پر پھیلا کر کل باون گھنٹے دس منٹ مجھے Cross Examine کیا۔ باون گھنٹے دس منٹ کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِءِیْن کا مجھے یہ نظارہ نظر آتا تھا جس طرح فرشتہ میرے پاس کھڑا ہے۔ جہاں مجھے جواب نہیں آتا تھا وہاں مجھے جواب سکھایا جاتا تھا۔بعض دفعہ یہ بتایا جاتا تھا کہ یہ جواب اس طرح دینا ہے۔مثلاً ایک رات شام کو مجھے یہ کہا گیا کہ اس کا جواب نہیں دینا اس وقت۔کل صبح دینا ہے۔ میرے پیچھے پڑ گئے۔میں نے کہا میں نے دیناہی نہیں۔بہت پیچھے پڑے۔میں نے کہا آپ یہ لکھ لیں، میں نہیں جواب دینا چاہتا۔میں نے اس وقت جواب نہیں دینا۔تو مجھے یہی کہا گیا تھا کہ کل صبح دینا جواب۔کیونکہ کل صبح دینے میں ان کے لئے کافی خفت کا سامان پیدا ہونا تھا۔یعنی اس تفصیل کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے راہنمائی کی۔کوئی معمولی بات نہیں ہے۔باون گھنٹے دس منٹ پر ہر ہر سوال کا جواب مجھے وصول ہوا یا سوال سکھایا جاتا تھا یا یہ کہ اس کا جواب کس طرح دینا ہے، یہ بتایا جاتا تھا۔ ایک دن یہ سوال کیا۔ایک پیرا یہاں سے شروع ہوا۔یہ ایک صفحہ سمجھیں اس کو۔یعنی بیچ میں لکیر نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ہے۔ یہاں سے شروع ہوا۔ یہاں جا کے ختم ہوا ۔یہاں سے ایک فقرہ اٹھایا سوال کے لئے۔ایک فقرہ ایک پیرے سے اٹھا کے کہنے لگے، یہ تو جی بڑے قابل اعتراض فقرے لکھ گئے ہیں مرزا غلام احمد صاحب۔تو بڑا فساد پیدا ہوتا ہے۔اس قسم کی باتیں شروع کر دیں۔ مجھے کہا گیا ابھی جواب دو۔مجھے جواب کوئی نہیں آتا تھا۔یعنی یہ حقیقت ہے بغیر ذرا مبالغہ کے کہ میں بالکل اندھیرے میں تھا۔میں نے کہا کہ کتاب بھیج دیں، میرے پاس کتاب نہیں ہے۔ مجھے کتاب بھیج دیں۔ابھی میں جواب دے دیتا ہوں۔یحییٰ بختیار کہنے لگے۔اچھا کل پھر آپ دے دیں۔کوئی ضروری نہیں ہے ابھی دیں۔میں نے کہا میں کہہ رہا ہوں۔میں نے ابھی دینا ہے جواب۔تو آپ مجھے کتاب

بھیج دیں۔ دو تین دفعہ تکرار کے بعد وہ لے آیا نشان لگا کے۔ کتاب میں نے کھولی۔ جہاں سے وہ پیرا شروع ہوتا تھا، تین چار سطریں نیچے وہ فقرہ تھا جہاں اس کا جواب تھا۔ اور میری آنکھ نے وہی پکڑا۔ میں نے پہلی ہی نظر میں اس کو پکڑا۔ میری عادت تھی جہاں مجھے موقع ملتا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام ان کے کانوں میں ڈال دیتا تھا۔ تو میں نے کہا آپ نے ایک فقرہ پڑھا اور اعتراض کر دیا۔ میں ایک پیرا پڑھ دیتا ہوں اور آپ کو جواب مل جائے گا۔ میں نے سارا پیرا پڑھ دیا اتنی تفصیل میں۔ تو اس سے بڑا نشان سوچ بھی نہیں سکتا۔ گیارہ دن، باون گھنٹے دس منٹ جو خدا نے کہا تھا، اس کے مطابق میری راہنمائی کرتا رہا۔ ایک دن مجھے شام کو خدا نے کہا کہ کل ایک ایسا سوال کیا جائے گا کہ تمہارے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل جائے گی۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو کہہ دیا کہ مجھے خدا نے یہ بتایا ہے، ہوشیار ہو جائیں۔ گیارہ بجے چائے کا وقفہ ہوا۔ کوئی ایسا سوال نہیں آیا۔ سوال آتے گئے۔ جواب دیتے رہے۔ کھانے کا وقت آ گیا۔ شام کی چائے پینے کے لئے بہت سے وقفے آیا کرتے تھے۔ کوئی سوال نہیں آیا۔ اس وقت تک کچھ سوال نہیں ہوا۔ بالکل آخری پانچ دس منٹ بلکہ آخری سوال کر دیا۔ بالکل کسی کو اس کے جواب کا نہیں پتہ تھا۔ ہم دے ہی نہیں سکتے تھے اُس کا جواب۔ بڑی پریشانی اٹھانی پڑی۔ ہم نے ان کو کہا کہ کل دیں گے جواب۔ انہوں نے کہا کہ ہاں ٹھیک ہے۔ دیر ہو گئی ہے۔ کل ہی دے دیں۔ مشورہ کیا اس کے جواب کے لئے۔ فون کیا۔ دس سال کے ''الفضل'' کے فائل منگوائے ربوہ سے۔ وہاں سے موٹر چلی۔ صبح اذان کے وقت وہاں پہنچی۔ اُس کو دیکھا۔ تلاش کیا۔ وہاں سے وہ جواب ڈھونڈا تب تسلی ہوئی۔ یعنی ساری رات خدا تعالیٰ نے پریشان رکھا، دعائیں کرائیں۔ یہ بھی اس کا احسان ہے لیکن بتا دیا تھا پہلے کہ اتنی پریشانی اٹھاؤ گے کہ حد نہیں۔ پھر وہ جواب دیا ان لوگوں کو''۔

(تاریخ انصار اللہ جلد دوم صفحہ 95-96)

قومی اسمبلی کا خصوصی اجلاس اور جماعت اسلام آباد کی خدمات

بھٹو حکومت نے ''احمدیہ مسئلہ'' پر غور اور فیصلہ کرنے کے لئے قومی اسمبلی کا اجلاس بلانے کا فیصلہ 30 جون 1974 کو کیا۔ اور اس غرض کے لئے پوری اسمبلی کو ''ہاؤس کمیٹی'' کا درجہ دے کر امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث کو جرح کے لئے اسمبلی میں بلانے کا فیصلہ کیا ۔قومی اسمبلی کے اجلاس اُس وقت اسٹیٹ بنک بلڈنگ F-5 میں واقع اسمبلی ہال میں ہوتے تھے۔ اگست 1974 میں اجلاس شروع ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اپنے چار رکنی وفد کے ہمراہ اجلاس میں شمولیت کے لئے ربوہ سے اسلام آباد تشریف لائے حضور کے وفد میں جو اصحاب شامل تھے ان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں:۔

۱۔حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
۲۔محترم مولانا ابوالعطا جالندھری صاحب
۳۔محترم شیخ محمد احمد مظہر صاحب امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد
۴۔محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

علاوہ ازیں احمدی وکلا کا ایک پینل بھی حضور کی منظوری سے قانونی مشوروں کے لئے تشکیل دیا گیا جن میں درج ذیل وکلاء شامل تھے

۱۔مکرم و محترم مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا
۲۔مکرم مجیب الرحمن صاحب راولپنڈی
۳۔مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب لاہور

حضور کی رہائش اور دیگر انتظامات

اسلام آباد میں حضور اور دیگر اراکین وفد کے قیام وطعام کے لئے جماعتی نظام کے تحت ہنگامی بنیادوں پر انتظامات کئے گئے چنانچہ سیکٹر F-8/1 میں دو ملحقہ کوٹھیاں (جو تعمیر کے مراحل میں تھیں)

اوران میں سے ایک کوٹھی ایک مخلص احمدی دوست مکرم سکواڈرن لیڈر قاضی عبدالشفیق صاحب (آف رسالپور) کی ملکیت تھی حاصل کی گئیں۔اس وقت سیکٹر F-8 ابھی پوری طرح آباد بھی نہیں ہوا تھا اور یہ علاقہ بالکل سنسان اور غیر آباد تھا۔حضور کی رہائش گاہ کے اندرونی اور بیرونی حصوں کی حفاظت خاص کا انتظام جماعتی نظام کے تحت مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد اور مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کے ذمہ تھا چنانچہ خدام شب و روز تقریباً ڈیڑھ ماہ تک مسلسل (جب تک حضور کا قیام یہاں رہا) حفاظتی ڈیوٹیاں دیتے رہے۔علاوہ ازیں حکومت کی طرف سے بھی فیڈرل سیکورٹی فورس (FSF) کے اہل کار بھی تعینات تھے جن کے متعدد ٹینٹ حضور انور کی رہائش گاہ کے اردگرد نصب تھے۔

ڈیڑھ ماہ دن رات ڈیوٹی دینے والے خدام:

جماعتی ریکارڈ کی ورق گردانی کے نتیجے میں دن رات ڈیڑھ ماہ تک یہ ڈیوٹیاں دینے والے جن چند مخلصین اور خدام کا پتہ چلا ہے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔اللہ تعالیٰ انہیں اور دیگر سب انصار اور خدام کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہیں یہ اہم دینی خدمات بجالانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

مکرم محمود احمد صاحب بھلر قائد ضلع اسلام آباد،مکرم کلیم احمد خاور صاحب قائد مجلس ،قائد ضلع راولپنڈی مکرم قریشی محمد عظیم صاحب (الکیمسٹ والے) مکرم فہیم الدین ارشد صاحب (جو آجکل ناظم اعلیٰ انصار اللہ علاقہ راولپنڈی ہیں) مکرم شریف احمد متو صاحب،مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب، مکرم شیخ نسیم الرحمن صاحب ابن مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب،مکرم خالد ورک صاحب اور ان کے فرزند مکرم لئیق احمد ورک صاحب،مکرم مبارک احمد خاکی صاحب،مکرم عبدالکریم جاوید صاحب،مکرم افضل ساجد صاحب اوران کے دو بھائی مکرم منور احمد صاحب اور مکرم مبشر احمد صاحب مکرم عبدالطیف راجپوت صاحب (مرحوم) مکرم نصیر احمد طارق صاحب (مرحوم) مکرم چوہدری منیر احمد صاحب (پوسٹ آفس والے) مکرم عطاالرحمن خان صاحب مرحوم،مکرم عبدالحمید قریشی صاحب،مکرم حامد رشید غالب صاحب اور مکرم خالد شریف غالب صاحب پسران مکرم عبدالرشید غالب صاحب،مکرم وسیم احمد شاہد صاحب ولد مکرم ٹھیکیدار نواب دین صاحب مکرم مشتاق احمد سدھو صاحب اور مکرم شیخ

عبدالرافع صاحب۔

حضور کے لئے ایف ایس ایف اور خدام کا حفاظتی سکواڈ:

F.S.F کے جوان ہی حضور انور کو اسکارٹ کے ساتھ اسمبلی ہال میں لے جانے اور واپس رہائش تک لانے کے لئے ذمہ دار تھے اس کوٹھی میں حضور نے ایک خطبہ جمعہ بھی پڑھایا جس میں حضور کے وفد کے ارکان سمیت کل پندرہ بیس افراد شامل تھے۔

حضور کے قافلے کی گاڑیاں F.S.F کے جوانوں کے حصار میں جب اپنے مقرر کردہ رُوٹ پر اسمبلی ہال جانے اور واپس آنے کے لئے رواں دواں ہوتیں تو یہ منظر دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ اکثر و بیشتر VIP گاڑیاں بھی راستے میں احتراماًرک جاتی تھیں ۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ حضور کے قافلے کی جو پائلٹ کار ہوتی تھی اس کو مکرم مبارک احمد ہاشمی صاحب ڈرائیو کرتے تھے۔ کرنل (ر) حیات قیصرانی صاحب افسر حفاظت خاص ہوتے تھے۔ مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب کو حضور کی گاڑی ڈرائیو کرنے کا اعزاز حاصل رہا۔

حضور انور کو اسمبلی ہال تک پہنچانے اور وہاں سے واپس رہائش گاہ تک لانے کے لئے موٹر سائیکل سوار خدام کا ایک سکواڈ حفاظتی ڈیوٹی کے لئے ساتھ ہوتا تھا جس میں مکرم نسیم الرحمن صاحب، مکرم عبدالحمید قریشی صاحب، مکرم عبدالاحد خان صاحب، مکرم عطاء الرحمن صاحب، مکرم ڈاکٹر عمران بٹ صاحب (راولپنڈی) اور مکرم شریف احمد متو صاحب شامل تھے۔

اس زمانے میں مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب (مرحوم) اسلام آباد میں بطور مربی تعینات تھے جو اغلباً اسلام آباد میں تعینات ہونے والے پہلے مربی سلسلہ تھے ان کی حضرت صاحب سے کچھ خاندانی تعلق داری بھی تھی۔ اسمبلی کے داخلی دروازے پر مکرم محمد شفیق قیصر صاحب (مرحوم) اور مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب مرحوم مطلوبہ کتب، لٹریچر، حوالہ جات اندر بھجوانے اور واپس لانے کے ذمہ دار تھے مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب حضور اور وفد کے اراکین کے لئے آنے والے کھانے کو چیک کر کے دروازے تک پہنچاتے تھے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، حضرت صاحب اور آپ کے وفد کے ارکین سے رابطہ اور ہدایت کار کا فریضہ بھی سرانجام دیتے تھے۔ ایک دفعہ اسمبلی سے واپسی پر شام کے قریب ایک رکن وفد مکرم مولوی دوست محمد شاہد صاحب نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے دریافت کیا کہ ''اب ہمارے متعلق کیا حکم ہے'' تو حضرت میاں صاحب نے جواباً فرمایا کہ ''حکم حضور کا یہ ہے کہ اب آپ سب نے کوئی کام نہیں کرنا اور صرف آرام کرنا ہے'' یاد رہے کہ ان ایام میں دن رات کام میں مصروف رہنے کی وجہ سے کسی کو آرام کا موقع ہی نہیں ملتا تھا۔

(یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جتنی بار بھی اسلام آباد تشریف لائے تقریباً ہر دفعہ مکرم مبارک احمد ہاشمی صاحب کو ہی حضور کے کاروں کے کارواں کو پائلٹ کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ حضور کو جہلم سے لینا اور پھر جہلم چھوڑ آنا تقریباً ہر دورے کا معمول تھا اسلام آباد میں حضور کے وصال کے بعد حضور کے جسد خاکی کو لے کر جو گاڑیاں ربوہ گئیں ان میں مکرم مبارک احمد ہاشمی صاحب کی گاڑی بھی Stand by کے طور پر شامل تھی اور امیر صاحب اسلام آباد محترم شیخ عبدالوہاب صاحب آپ کی گاڑی میں ہی سوار تھے)

حوالہ جات اور دیگر لٹریچر سے مطلوبہ مواد اور مسودہ جات وغیرہ کو فوری اور خوش خط لکھنے والوں کی ایک ٹیم بھی ہمہ وقت ڈیوٹی پر موجود رہتی تھی۔ ان میں جماعت احمدیہ اسلام آباد کے ایک مخلص رکن مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب بھی شامل تھے۔ قومی اسمبلی کی کارروائی کے دوران اسلام آباد میں مختلف جگہوں پر مخالفین اور معاندین کی طرف سے جماعت احمدیہ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے خلاف نازیبا الفاظ اور فقرے لکھے جاتے۔ خدام الاحمدیہ نے ان کو روزانہ مٹانے کا مناسب انتظام کر رکھا تھا۔

اسلام آباد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی علالت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 23 مئی 1982 کو حسب معمول تبدیلی آب و ہوا کے لئے ربوہ سے اسلام آباد تشریف لائے تھے یہاں قیام کے دوران 26 مئی بروز بدھ بیت الفضل میں نماز

عشاء پڑھاتے ہوئے حضور کی طبیعت اچانک خراب ہوگئی اس بارے میں الفضل کے ذریعہ یکم جون 1982 کو صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی طرف سے جو اطلاع احباب تک پہنچائی گئی اس کے الفاظ یہ تھے۔

''26 مئی بروز بدھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو نماز عشاء پڑھاتے ہوئے شدید کمزوری محسوس ہوئی اور ساتھ ہی پسینہ سے بدن تر ہو گیا بقیہ نماز حضور نے بیٹھ کر پڑھائی۔ اس کے فوراً بعد ڈاکٹری معائنہ کے نتیجہ میں معلوم ہوا کہ خلاف عادت خون کا دباؤ بڑھا ہوا ہے یہ بات بھی علم میں آئی کہ خون میں شکر کی مقدار کم از کم ضرورت سے گر گئی ہے چنانچہ فوراً علاج کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے جلد صحت بحال ہوگئی اور گذشتہ دو روز میں تدریجاً بہتر ہوتی گئی لیکن آج قبل دوپہر اچانک دل کی رفتار بہت بڑھ گئی اور ساتھ ہی سانس کی تکلیف شروع ہوگئی جس سے چھاتی پر بہت بوجھ محسوس ہونے لگا۔ فوری طور پر ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب اور ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کو بلوایا گیا ہر قسم کے معائنہ کے بعد قابل فکر بات یہ سامنے آئی کہ بیماری کی علامات ایسے دمہ کی ہیں جو دل کی کمزوری سے پیدا ہوتا ہے۔ اس مرض کا فوری علاج شروع کر دیا گیا ہے اور اس وقت دس بجے شب طبیعت بفضل اللہ تعالیٰ نسبتاً بہتر ہے لیکن بیماری ابھی رفع نہیں ہوئی۔ پاکستان میں اس بیماری کا علم رکھنے والے جو بہترین ڈاکٹرز ہیں ان سے بھی مسلسل رابطہ رکھا ہوا ہے اور ڈاکٹر شوکت صاحب کو معائنہ کے لئے کراچی سے بلوایا گیا ہے''

بعد ازاں الفضل 2 جون 1982 میں حضور کی صحت کے بارے میں جو بلیٹن شائع کیا گیا اس کے الفاظ یہ تھے۔

''آج صبح ملک کے بہترین ماہرین امراض قلب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تفصیلی طبی معائنہ کیا۔ ان کی رائے میں صورتحال اب تک تسلی بخش نہیں ہے دل اور سانس کی تکلیف بدستور ہے ماہرین نے جو فوری علاج تجویز کئے ہیں وہ شروع کر دئے گئے ہیں اور امید ہے کہ بفضل اللہ تعالیٰ آئندہ چوبیس

گھنٹوں میں ان کے بہتر اثرات ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ احباب جماعت خصوصی دعائیں جاری رکھیں اور نماز تہجد اور صدقات کا اجتماعی انتظام بھی کیا جائے ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء‘‘

الفضل 3 جون 1982 میں حضور کی صحت کے بارے میں یہ اطلاع شائع ہوئی۔

’’رات حضور کو کچھ بے چینی اور ہچکی کی وجہ سے تکلیف رہی لیکن عمومی طور پر سانس کی کیفیت ٹھیک رہی اور کچھ نیند بھی آ گئی۔ آج صبح دل کی رفتار اور حالت قدرے بہتر ہو گئی۔ انگلستان کے مشہور سینٹ تھامس ہسپتال لندن کے ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹر سٹیون جینکنز STEVEN JANKINS آج حضور کا معائنہ کرنے کے لئے اسلام آباد پہنچے اور ساڑھے نو بجے سے ساڑھے دس بجے تک تفصیلی معائنہ کرنے کے بعد اس رائے کا اظہار کیا کہ حضور کو 31 مئی بروز پیر دل کا شدید دورہ ہوا جس کے نتیجہ میں دل کی کار کردگی کمزور پڑ گئی اور سانس کی تکلیف ہو گئی چونکہ حضور کو پہلے سے ہی ذیابیطس کی تکلیف بھی ہے اس لئے یہ بیماری انتہائی تشویشناک صورت اختیار کر گئی۔ اب اس وقت پہلے کی نسبت حالت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بہتر ہے لیکن تا حال قابل تشویش ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف مزید دو دن اسلام آباد میں قیام کر کے حضور کے معالجین کی مدد کریں گے۔ احباب جماعت پورے خشوع وخضوع اور درد دل کے ساتھ اپنے محبوب آقا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعاؤں، صدقات اور نماز تہجد کا سلسلہ جاری رکھیں تا ہمارا قادر مطلق شافی وکافی خدا اپنے خاص فضل سے ہم پر رحم فرمائے۔ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ بخشے اور ہمارے مضطرب قلوب کو طمانیت اور سکون عطا فرمائے۔ آمین۔ **اللھم اشف امامنا شفاء کاملاً عاجلاً لا یغادر سقما۔**‘‘

4 جون 1982 کے الفضل میں حضور کی صحت کے بارے میں تازہ ترین اطلاع یہ تھی۔

’’رات کچھ بے چینی اور بے خوابی کی تکلیف رہی، دل کی حالت نسبتاً بہتر ہے،

اور سانس کی کیفیت بھی معمول پر آ رہی ہے لیکن بیماری کی وجہ سے کمزوری کا اثر نمایاں ہے خون میں شکر کی مقدار بتدریج کم ہو کر تندرستی کی طرف مائل ہے انگلستان سے آنے والے ماہر امراض قلب ڈاکٹر جینکنز کے مشورہ کے مطابق علاج جاری ہے لیکن چونکہ بیماری کا حملہ بہت شدید تھا اس لئے دل کی حالت ابھی تک باعث تشویش ہے‘‘

قبل ازیں مورخہ 3 جون بوقت 8 بجے شب بذریعہ فون مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی طرف سے حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی تھی۔

’’اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت آج دن میں نسبتاً بہتر رہی۔ صبح دوبارہ چھاتی کا ایکسرے کیا گیا اور بائیں پھیپھڑے میں ہلکی سی سوزش کی علامات موجود ہیں۔ ذیابیطس بھی تاحال بڑھی ہوئی ہے۔ شام کو چھ بجے انگلستان سے آئے ہوئے امراض قلب کے ماہر ڈاکٹر جینکنز (Jankins) نے دوبارہ حضور کا معائنہ کیا۔ دل کی کمزوری کی علامات دور ہو رہی ہیں اور دھڑکن بھی نسبتاً کم ہے لیکن صورتحال ابھی تک باعث تشویش ہے۔ احباب اپنے پیارے آقا کی شفایابی اور صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے درد دل کے ساتھ دعاؤں اور صدقات اور نوافل اور نماز تہجد کا سلسلہ جاری رکھیں تا کہ ہمارا شافی خدا ہماری عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے اپنے خاص فضل سے ہمارے آقا کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ آمین‘‘

5 جون 1982 کو الفضل میں حضور کی صحت کے بارے میں یہ اطلاع شائع ہوئی۔

’’رات وقفے وقفے سے حضور کو بے چینی اور بے خوابی کی تکلیف رہی لیکن دل کی حالت تسلی بخش رہی۔ کل بخار نارمل رہا اور خون میں شکر کی مقدار بھی تقریباً معمول پر آ چکی ہے کل سے ڈاکٹری مشورہ کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تھوڑی دیر کے لئے کھانے اور دیگر ضروریات کے لئے بستر سے باہر کرسی پر تشریف فرما رہے۔ انگلستان کے ڈاکٹر جیکنز (Jankins) کے علاوہ امریکہ سے ہمارے ماہر امراض قلب ڈاکٹر

شاہد احمد بھی کل شام سے حضور کے معالجین کے پینل میں شامل ہو گئے ہیں۔اس سلسلے میں وہ کچھ دن اسلام آباد میں قیام پذیر رہیں گے۔‘‘

6 جون 1982ء کو حضور کی صحت کے بارے میں یہ اطلاع احباب جماعت تک الفضل کے ذریعہ پہنچائی گئی۔

ربوہ۔6احسان/ جون: سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں اسلام آباد سے آج صبح ساڑھے آٹھ بجے بذریعہ ٹیلی فون موصول ہونے والی محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ رپورٹ مندرجہ ذیل ہے۔

’’رات اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت گزری۔کچھ نیند بھی آ گئی اور بے چینی بھی کم رہی بخار اتر چکا ہے دل اور سانس کی حالت تسلی بخش ہے۔الحمدللہ‘‘۔اس سے قبل کل رات یعنی 5 جون 1982 کی آٹھ بجے موصول ہونے والی ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی اطلاع مندرجہ ذیل ہے۔

’’طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتری کی طرف مائل ہے۔بخار نارمل رہا خون میں شکر کی مقدار تقریباً معمول پر آ چکی ہے دل کی حالت بہتر ہے۔آج دن میں دو دفعہ ڈاکٹر جیننگز اور دوسرے ڈاکٹروں نے حضور کا معائنہ کیا اور موجودہ کیفیت پر تسلی کا اظہار کیا لیکن ابھی چند روز تک دل کی طرف سے تشویش رہے گی۔‘‘

7 جون کے الفضل میں حضور کی صحت کے بارے میں یہ بلیٹن جاری کیا گیا۔

ربوہ: 7 احسان/ جون: سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں اسلام آباد سے آج صبح آٹھ بجے بذریعہ ٹیلی فون محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ اطلاع کے مطابق: ’’حضور کو رات نیند آ گئی،کھانسی قدرے کم ہے اور طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔‘‘

قبل ازیں بروز اتوار آٹھ بجے شب۔اسلام آباد سے بذریعہ ٹیلی فون محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد

صاحب کی مرسلہ اطلاع مندرجہ ذیل ہے۔

''صبح سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کھانسی کی وجہ سے کافی تکلیف رہی اور دل کی کمزوری کی علامات کل کی نسبت آج زیادہ نمایاں ہیں جو باعث تشویش ہے۔ آج دن میں دو دفعہ ڈاکٹرز کے پینل نے (جس میں نیو یارک کے ماہر امراض قلب ڈاکٹر شاہد احمد بھی شامل تھے) حضور کا معائنہ کر کے علاج تجویز کیا۔''

8 جون 1982 کو حضور کی صحت کے بارے میں یہ اطلاع شائع ہوئی۔

''گزشتہ رات خدا تعالیٰ کے فضل سے پر سکون گزری اور نیند آ گئی۔ دل کی حالت بھی معمولی کی طرف مائل ہے اور کھانسی میں افاقہ ہے''

حضور کے وصال کا عظیم سانحہ

8 اور 9 جون کی درمیانی شب حضرت خلیفۃ المسیح کے انتقال پر ملال کی المناک اور فرزندان احمدیت کے دلوں کو پارہ پارہ کرنے والی جو روح فرسا خبر الفضل کے ذریعہ احباب جماعت تک پہنچی اس کے الفاظ یہ تھے۔

''ربوہ 9 احسان / جون ہم احباب جماعت تک انتہائی دکھ اور شدید غم واندوہ کے ساتھ دلوں کو پارہ پارہ کر دینے والی یہ خبر پہنچا رہے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس کے نافلہ موعود، قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر اور متعدد خدائی بشارتوں کے مصداق سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث 8 اور 9 جون 1982 مطابق 8 اور 9 احسان ہش 1361، 15، 16 شعبان 1402 ہجری منگل اور بدھ کی درمیانی شب رات پونے ایک بجے کے قریب ''بیت الفضل'' اسلام آباد میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون آپ کی عمر مبارک قریباً تہتر (73) سال تھی۔

حضور پر نور پر 31 مئی کو دل کا شدید حملہ ہوا۔ جس کے اثرات صحت کی بڑی حد تک بحالی کے

باوجود تاحال باقی تھے دنیا بھر کے احمدی احباب مضطرب اور بے چین دلوں کے ساتھ اپنے مولا کریم کے آستانے پر جھکے ہوئے تھے مگر ہوا وہی جو پیارے خدا نے چاہا اور یہ مقدس اور بابرکت وجود آسمانی نوروں سے معمور یہ روح بقضائے الٰہی اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگئی۔حضور کی طبیعت آہستہ آہستہ بحال ہورہی تھی اور رات آٹھ بجے جو آخری اطلاع ملی اس کے مطابق طبیعت بہتر تھی مگر نصف شب کے قریب طبیعت ناساز ہونے لگی اور ڈاکٹروں کی انتہائی کوششوں کے باوجود رات پونے ایک بجے کے قریب آپ کی مقدس روح اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی''

خلافت رابعہ کا انتخاب،نماز جنازہ،اور حضور کی تدفین

12 جون 1982 کے الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے جماعت کے چوتھے امام اور خلیفۃ المسیح الرابع کی حیثیت سے انتخاب کی جو تفصیل الفضل میں شائع ہوئی وہ یہ تھی۔

''ربوہ 10 احسان/جون: آج یہاں قریباً ایک لاکھ احباب نے خاص خدائی تصرف کے ماتحت مجلس انتخاب میں منتخب ہونے والے خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں احاطہ بہشتی مقبرہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ کی نماز جنازہ ادا کی جس کے بعد حضور کے جسم اطہر کو بہشتی مقبرہ کے احاطہ میں واقعہ چار دیواری میں حضرت مصلح موعود اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم کی قبروں کے درمیان سپرد خاک کر دیا گیا۔ تدفین پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اقتداء میں ہزاروں احمدیوں نے دعا کی جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لے گئے۔رات گئے تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہ کی قبر پر فاتحہ خوانی کرنے والوں کا سلسلہ جاری رہا اور دعا کرنے والوں کا تانتا بندھا رہا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہ کا جسد اطہر شام پانچ بج کر اٹھارہ

منٹ پر خاندان حضرت اقدس کے نوجوانوں نے اٹھا کر قصر خلافت کی عمارت سے باہر لا کر چار پائی پر رکھا۔ اس چار پائی پر ایک سفید چادر ڈالی ہوئی تھی اور دو لمبے لمبے بانس جوڑ کر چار پائی کے نیچے سے گزارے گئے تھے تا کہ کندھا دینے والوں کی زیادہ تعداد شامل ہو سکے۔ تابوت کے باہر آنے کے ساتھ سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بھی باہر تشریف لائے۔ حضور نے سفید پگڑی باندھ رکھی تھی اور ہاتھ میں چھڑی پکڑی ہوئی تھی۔ حضور سبزی مائل رنگ کی قمیض شلوار پہنے ہوئے تھے۔

جنازہ اٹھانے کے وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے بھی کندھا دیا اور درود شریف اور لا الہ الا اللہ کے ورد کے ساتھ جنازہ اٹھایا گیا۔ جملہ احباب کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ وہ جنازے کو کندھا دینے کی غرض سے رش کے طور پر آگے بڑھنے کی کوشش نہ کریں اس مقصد کے لئے جنازے کے گرد خدام کی تین دائرہ نما دیواریں کھڑی کی گئی تھیں جو کہ جنازے کے ساتھ ساتھ حرکت کرتی ہوئی بہشتی مقبرہ تک گئیں۔''

(الفضل 12 جون 1982)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے جسد خاکی کی تجہیز و تکفین کے لئے جماعت احمدیہ اسلام آباد کے انتظامات

قبل ازیں ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مختصر علالت کے بعد ''بیت الفضل'' اسلام آباد میں انتقال فرما گئے تھے۔ اس المناک سانحہ کی اطلاع ملتے ہی احباب جماعت کثیر تعداد میں حزن و ملال کی تصویر بنے غمزدہ دلوں اور اشکبار آنکھوں کیساتھ بھاگم بھاگ بیت الفضل پہنچے ہر شخص غم سے نڈھال تھا اور خلافت سے بے پایاں محبت اور عقیدت ہر ایک کے چہرے سے واضح ہو رہی تھی یہ بات قابل ذکر ہے کہ ''بیت الفضل'' میں حضور کے قیام کے تمام ایام میں اسلام آباد اور راولپنڈی کے خدام کو دن رات حفاظتی ڈیوٹیاں دینے کی توفیق ملتی رہی دو موٹر سائیکل سوار نوجوان تو

ہر وقت کسی بھی ہنگامی ڈیوٹی کے لئے بیت الفضل میں موجود رہتے۔حضور کی علالت اور علاج معالجہ کے بارے میں اطلاعات احباب جماعت اور بیرونی جماعتوں تک باقاعدگی سے پہنچانے کا جماعتی نظام کے تحت اسلام آباد اور راولپنڈی کے خدام نے مناسب انتظام کیا ہوا تھا اور اس مقصد کے لئے بیت الفضل اسلام آباد اور بیت النور راولپنڈی میں انفارمیشن سنٹرز بنائے گئے تھے جہاں خدام و انصار دن رات ٹیلی فون پر اطلاعات آگے پہنچانے کی ڈیوٹیاں دیتے تھے۔

8 اور 9 جون کی درمیانی رات بیت الفضل کی بالائی منزل میں واقع حضور کی رہائش گاہ سے حضور انور کے صاحبزادے محترم مرزا فرید احمد صاحب تقریباً ایک بجے حضور کی خواب گاہ سے باہر نکل کر سیڑھیوں پر آئے اور احباب جماعت کو یہ روح فرسا اطلاع دی کہ ''حضور فوت ہو گئے ہیں'' نیچے ہال میں بڑی تعداد میں احباب جماعت موجود تھے یہ افسوسناک اطلاع ملتے ہی سب پر سکتہ طاری ہو گیا ہر آنکھ آنسو بہا رہی تھی اور بعض کی تو بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔لیکن۔۔۔۔۔

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

بیت الفضل کے باہر بھی بڑی تعداد میں مرد عورتیں اور خدام و انصار جان سے عزیز آقا کی جدائی کے صدمہ سے بے حال اور بے قرار کھڑے تھے۔عشاق کے بڑھتے ہوئے ہجوم کے پیش نظر بیت الفضل کے گیٹ بند کر دیئے گئے اور صرف مخصوص افراد کو اندر جانے کی اجازت تھی۔اب حضور کے جسد اطہر کی تجہیز و تکفین کا مرحلہ تھا چنانچہ بیت الذکر سے فوری طور پر تابوت، روئی اور دیگر سامان منگوایا گیا مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب نے ایک اور دوست کے ساتھ سپر مارکیٹ جا کر ایک بزّاز کو گھر سے بلوا کر کفن کے لئے کپڑا خریدا۔محترم قریشی عبدالرشید صاحب نے جو ٹیلرنگ کا کام کرتے تھے بیت الفضل کے ہال میں بیٹھ کر کفن تیار کیا۔چونکہ گرمی کا موسم تھا اس لئے منتظمین نے فوری طور پر برف کے متعدد بلاک بھی منگوا لئے۔یہ تمام انتظامات امیر صاحب اسلام آباد مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب کی ہدایات کے تحت اور ان کی نگرانی میں کئے گئے۔حضور کے جسد اطہر کو غسل دینے کی سعادت مکرم و محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا

خورشید احمد صاحب، مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اور مکرم ومحترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت لاہور کو حاصل ہوئی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر صاحب اس موقع پر تجہیز تکفین کے انتظامات کی نگرانی کرتے ہوئے ضروری ہدایات دے رہے تھے۔ غسل کے بعد حضور کا جسم اطہر نیچے ہال میں لا کر تابوت میں رکھا گیا اگلی صبح نماز فجر کے بعد حضور کا جسد خا کی ایک ایمبولینس میں رکھ کر تدفین کے لئے متعدد کاروں کے ایک کارواں کی شکل میں ربوہ روانہ کیا گیا۔ اسلام آباد، راولپنڈی اور گردونواح کی جماعتوں کے احباب وخواتین کی کثیر تعداد نے دعاؤں کے ساتھ اپنے محبوب آقا کے جسد خا کی کو الوداع کیا۔ اس موقع پر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمایا ''حضور کی نماز جنازہ کل ادا کی جائے گی دوست زیادہ سے زیادہ ربوہ پہنچیں۔''

(یہ معلومات جماعت اسلام آباد کے تین بزرگان مکرم شریف احمد متو صاحب، مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب اور مکرم عطاالرحمن خان صاحب کی تحریرات سے ماخوذ ہیں)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پہلا سفر اسلام آباد اور اس کا پس منظر

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب جون 1982 میں خلیفۃ المسیح الرابع کی حیثیت سے منصب خلافت پر فائز ہوئے اور اپریل 1984 میں آپ نے پہلی بار اسلام آباد کو اپنے مبارک قدموں سے سرفراز فرمایا۔ حضور انور 11 اپریل 1984 کو ربوہ سے تشریف لائے اور 23 اپریل تک یہاں بیت الفضل واقع F-8/3 میں قیام فرمایا۔ اپنے اس اہم دورے کا مقصد بیان کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔

''یہ مارچ 1984 کی بات ہے، جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں بذریعہ ٹیلیفون ایک پیغام موصول ہوا۔ یہ پیغام امریکن سفارت خانے کی طرف سے تھا۔ اس کا مفہوم یہ تھا کہ عنقریب امریکن مشن کے ایک رکن کو ربوہ کے قریب سے گذرنے کا اتفاق ہوگا اگر (حضرت) خلیفۃ المسیح ملاقات کا موقع عطا فرما سکیں تو ہم شکر گزار ہونگے۔''

(حضرت) خلیفہ رابع کے نزدیک اس ملاقات کی بظاہر کوئی وجہ نظر نہیں آتی تھی لیکن انہوں نے ملاقات کی اجازت دے دی۔ اسلام آباد میں متعین کچھ امریکی سفارت کار اجازت کے فوراً بعد ربوہ پہنچ گئے۔ ملاقات ہوئی تو یوں لگا جیسے اتفاقاً ربوہ نہ آئے ہوں بلکہ وہ عملاً ملاقات ہی کے لئے آئے ہوں۔ ان کی باتوں سے یہ بھی محسوس ہوا کہ بعض ایسے امور ان کے علم میں ہیں جن کا جماعت کے مستقبل سے گہرا تعلق ہے۔ یہ ملاقات کم وبیش ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ فرمایا: ''میرا ماتھا ٹھنکا کہ وہ اتنے اصرار سے کیوں معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ حکومت کے کسی ممکنہ اقدام کے خلاف جماعت کا ردعمل کیا ہوگا؟ چنانچہ میں نے بلا تامل ان سے جواباً پوچھا کہ آپ کی اس اقدام سے کیا مراد ہے؟

وہ بولے'' آپ تو جانتے ہیں کہ ہر طرف چیخ وپکار کی صدائیں اٹھ رہی ہیں اور طرح طرح



1984 حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بیت الذکر اسلام آباد میں مجلس سوال وجواب میں سوالات کے جواب دے رہے ہیں



1984 بیت الفضل اسلام آباد میں محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت اسلام آباد محترم مجیب الرحمن صاحب امیر جماعت راولپنڈی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ



محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبہ پنجاب بیت الفضل میں پنجاب کے مختلف اضلاع کے امرائے گرامی کے ساتھ تشریف فرما ہیں

کے مطالبات کئے جار ہے ہیں لوگ آپ کی جان کے در پے ہیں ظاہر ہے کہ حکومت دباؤ میں آ کر کوئی بھی قدم اٹھا سکتی ہے۔ اگر ایسی صورت حال پیدا ہوئی تو ہم یہ جاننا چاہیں گے کہ جماعت احمدیہ کا ردعمل کیا ہوگا؟''

''میں نے بتایا کہ ہم تو ایک پر امن جماعت ہیں ہمارا ردعمل ہماری صالح روایات کے عین مطابق ہوگا۔ بہر حال ان کی باتوں سے اتنا ضرور ظاہر ہو گیا کہ وہ کسی بات کو چھپا رہے ہیں انہیں کسی خبر کا علم ضرور ہے اور وہ اپنی رپورٹ واشنگٹن بھیجنے سے پہلے میرا عندیہ معلوم کرنا چاہتے ہیں''۔

اسلام آباد میں موجود سفارتکاروں میں سے کئی لوگ (حضرت) خلیفۃ المسیح الرابع کے دیرینہ دوست تھے۔ بعض سے تو اس وقت سے جان پہچان تھی جب آپ (حضرت) خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ذاتی نمائندے کی حیثیت سے اسلام آباد آیا جایا کرتے تھے اور بعض سے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد کچھ شناسائی ہوگئی تھی۔ حضور فرماتے ہیں:

''لہذا میں نے طے کیا کہ کچھ دنوں کے لئے اسلام آباد چلا جاؤں اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کروں کہ کیا ہونے والا ہے۔ چنانچہ میں اسلام آباد پہنچا اور دو ہفتے تک وہاں مقیم رہا۔ اس قیام کے دوران کئی لوگوں سے گفتگو کا موقع ملا۔ یوں بھی میرے برطانوی، فرانسیسی، کینیڈین، چینی اور دیگر کئی سفارت خانوں سے خوشگوار تعلقات تھے۔ ان لوگوں سے ملنے کا موقع ملا۔ سبھی نے بڑی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ بعض سے تو ملاقاتیں ان کے دفاتر میں ہوئیں۔ بعض سے انکی رہائش گاہوں پر علیحدگی میں۔ کیونکہ یہ لوگ ضیاء حکومت سے اپنے تعلقات کو خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتے تھے باتوں باتوں میں یہ اندازہ تو ہو گیا کہ کچھ نہ کچھ ہونے والا ضرور ہے لیکن قطعی طور پر کسی کو بھی کچھ معلوم نہیں تھا کہ دراصل کیا ہونے والا ہے۔

البتہ ایک بات اندھوں کو بھی صاف نظر آ رہی تھی جماعت کے مخالفین کو لاریوں اور بسوں میں بھر بھر کر اسلام آباد لایا جا رہا تھا۔ خصوصاً شمالی مغربی سرحدی صوبے سے'' (حضرت) خلیفۃ المسیح الرابع

کی رہائش گاہ کے سامنے گروہ در گروہ ہجوم جمع ہونا شروع ہو گیا تھا)

''پھر اچانک جنرل ضیاء نے انٹیلی جنس بیورو کے ایک افسر کے ہاتھ پیغام بھجوایا کہ اگرچہ علماء بہت شور مچا رہے ہیں۔ آپ فکر نہ کریں میں ایک سیاسی لیڈر سے نپٹ لوں پھر ان علماء کو بھی دیکھ لوں گا کہ وہ کتنے پانی میں ہیں۔ اس لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔''

یہ ایک عجیب وغریب قسم کا پیغام تھا۔ اتفاق کی بات ہے کہ یہ پیغام ضیاء کا پہلا اور آخری پیغام ثابت ہوا۔ اگرچہ اس نے اس کے بعد بھی اپنا ایک ایلچی بھیجا تھا۔ اس پیغام سے یوں لگا جیسے وہ کہنا چاہتا ہو کہ مجھے اسلام آباد میں ہی ٹھہرے رہنا چاہئیے اور یہ کہ پریشان ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ ضیاء کے مندرجہ بالا پیغام کے فوراً بعد انٹیلی جنس بیورو کے ایک افسر کی طرف سے مجھے اور پیغام ملا جس کا لب لباب یہ تھا کہ میں بلاتوقف فوراً اسلام آباد سے چلا جاؤں۔ یہ اس کا ذاتی مشورہ تھا۔ اب یہ دونوں باہم متضاد پیغامات تھے لیکن ایک بات روز روشن کی طرح عیاں تھی۔ اس افسر کو علم تھا کہ میرے متعلق کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ اس سے یہ تاثر بھی پیدا ہوتا تھا کہ افسر مذکور ایک شریف انسان ہے اور اس مکاری اور دجل میں شریک ہونا نہیں چاہتا جس کا جال پھیلایا جا رہا تھا''

پولیس انٹیلی جنس سے تعلق رکھنے والے ایک دوست کی طرف سے (حضرت) خلیفۃ المسیح الرابع کو ایک اور پیغام بھی ملا۔ پیغام کا خلاصہ یہ تھا۔ ''اسلام آباد سے فوراً چلے جائیں''

ایک اور صاحب بھی تھے۔ یہ فرانسیسی سفارتخانے سے تعلق رکھتے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے اوروں کی نسبت ان کی معلومات کچھ زیادہ وسیع ہیں۔ (حضرت) خلیفۃ المسیح الرابع سے انکی ملاقات ان کی رہائش گاہ پر ہوئی۔ سب جانتے ہیں فرانسیسی زبان آج بھی دنیا بھر کی سفارتی زبان ہے۔ اہل فرانس بڑے رکھ رکھاؤ اور حکمت عملی سے بات کرنے کے ماہر ہوتے ہیں خواہ وہ انگریزی زبان ہی میں گفتگو کیوں نہ کر رہے ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع تو فرانسیسی نہیں بولتے تھے گفتگو بظاہر ادھر ادھر کی باتوں تک محدود رہی۔ فرانسیسی سفارت کار نے دریافت کیا'' آپ یہاں کب تک قیام کریں گے''

’’دو ہفتے‘‘ (حضرت) خلیفہ رابع نے جواب دیا۔

فرانسیسی سفارت کار: ’’میرا خیال ہے کہ سال کے ان دنوں میں اسلام آباد کا موسم اتنا خوشگوار نہیں رہتا۔ یقیناً آپ یہی چاہتے ہوں گے کہ جلد سے جلد یہاں سے رخصت ہو جائیں‘‘ یہ ملاقات صرف پندرہ منٹ تک جاری رہی۔ پھر (حضرت) خلیفۃ المسیح الرابع اپنی قیام گاہ پر پہنچ گئے اور ایک گھنٹے کے اندر اندر ربوہ روانہ ہو گئے۔‘‘ (ایک مرد خدا صفحہ 82-278)

اسلام آباد میں حضور کی بے پناہ مصروفیات

مذکورہ بالا پس منظر میں حضور انور کا اسلام آباد تشریف لانا اور تقریباً دو ہفتے کا قیام اسلام آباد اور راولپنڈی کے علاوہ قرب و جوار کی احمدی جماعتوں اور احباب وخواتین کے لئے عید سے کم نہ تھا۔ جڑواں شہروں کے علاوہ پنجاب سرحد آزاد کشمیر کے اضلاع کے دور دراز علاقوں سے احمدی مرد عورتیں اور بچے اپنے جان سے پیارے آقا سے ملاقات اور حضور سے دعائیں لینے کے لئے جوق در جوق آتے اور یوں بیت الفضل میں دن رات ہجوم خلائق رہتا۔ حضور کی مصروفیات میں دن بھر کی انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کے علاوہ پنجوقتہ نمازیں پڑھانے اور نماز مغرب کے بعد مجالس عرفان اور سوال و جواب کی ایمان افروز محافل بھی شامل تھیں۔ علاوہ ازیں اپنے قیام کے دوران حضور نے راولپنڈی کے مال روڈ پر واقع ایک مشہور ہوٹل میں جماعت راولپنڈی کی طرف سے دئے گئے استقبالیہ میں بھی شرکت فرمائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اسلام آباد کے مبارک سفر اور مصروفیات پر ایک طائرانہ نظر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اپریل 1984 میں پہلی بار اسلام آباد تشریف لائے اور 11 تا 23 اپریل یہاں قیام پذیر رہے 13 اپریل اور 20 اپریل کو حضور نے ’’بیت الذکر‘‘ اسلام آباد میں نماز جمعہ پڑھائی علاوہ ازیں اسلام آباد میں قیام کے دوران مجالس عرفان سوال و جواب کی نشستوں

احباب سے انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں اور دیگر اہم جماعتی امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان بابرکت ایام میں حضور کی مصروفیات اور حسین یادوں کا مختصر خاکہ پیش کر کے انہیں تاریخ احمدیت اسلام آباد میں محفوظ کر لیا جائے۔

11 اپریل 1984 حضور کی اسلام آباد آمد

11 اپریل 1984 کو حضور ربوہ سے روانہ ہو کر براستہ جہلم اسلام آباد تشریف لائے۔

12 اپریل حضور پکنک کے لئے منگلا ڈیم (آزاد کشمیر) تشریف لے گئے اسلام آباد واپسی پر نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد مجلس عرفان میں حضور نے احباب جماعت اور غیر از جماعت مہمانوں کے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے۔ اس مجلس عرفان میں بہت رش تھا۔

13 اپریل؛۔ آج حضور نے بیت الذکر اسلام آباد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد اسلام آباد میں یہ آپ کا پہلا خطبہ جمعہ تھا۔ راولپنڈی واہ اور دیگر علاقوں سے کثرت سے احباب جماعت جو حضور سے ملاقاتوں کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے نے حضور کی اقتداء میں نماز جمعہ پڑھی۔

14 اپریل :۔ آج حضور نے بیت الفضل میں پہلے فیملیز کے ساتھ اور بعد ازاں مختلف وفود کے ساتھ ملاقاتیں فرمائیں۔ شام کو پھر بیت الذکر میں مجلس عرفان میں سوالوں کے جوابات ارشاد فرمائے۔ ان مجالس عرفان میں روحانی طور پر کچھ ایسا سماں بندھا ہوتا کہ سب احباب ہمہ تن گوش ہو کر حضور کے ارشادات سنتے۔ حضور کا مسحور کن انداز بیاں، فصاحت و بلاغت اور قرآنی اور دیگر علوم پر حضور کی مکمل دسترس کو دیکھ کر سب عش عش کر اٹھتے اور وقت گذرنے کا احساس ہی نہیں ہوتا تھا۔

15 اپریل ؛۔ آج قبل دوپہر بھی حضور نے احباب جماعت سے ملاقاتیں کیں شام کو راولپنڈی کے ان احباب کی ملاقات تھی جو اپنے ساتھ غیر از جماعت دوستوں کو لائے تھے۔

16 اپریل؛۔ آج حضور کی لجنہ اماء اللہ سے ملاقات تھی انتظام سے کہیں بڑھ کر خواتین آئی ہوئی تھیں اور بے انتہا رش تھا تاہم حضور نے خواتین سے یکجائی طور پر سوال و جواب کی مجلس منعقد کی۔

خواتین کی اتنی زیادہ تعداد ہو چکی تھی کہ وہ لاؤنج کے داخلی دروازہ سے باہر بھی کھڑی تھیں۔

☆۔دوپہر کے کھانے پر جرمن ایمبیسی کی ایک معزز شخصیت مدعو تھی حضور نے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ ہمارے مہمان نے جماعت کے لٹریچر کا اچھا مطالعہ کیا ہوا ہے جرمن مہمان یہ جان کر سخت حیران تھا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ پاکستان میں احمدیوں کے ووٹ نہیں ہیں۔

☆۔شام کو بیت الذکر میں حضور نے مجلس عرفان میں احباب کے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے۔آج کی مجلس میں ایک غیر از جماعت دوست نے حضور سے یہ سوال کیا کہ یہ جو آپ کے پہریدار ہیں یہ نمازیں کیوں نہیں پڑھتے۔حضور نے ان کے سوال کا بڑا مدلل اور مسکت جواب دیا جس سے ان کی تسلی ہوگئی اور اسے اطمینان ہو گیا کہ پہریدار بے نماز نہیں بلکہ بعد میں نماز پڑھ لیتے ہیں۔

☆۔رات کو کھانے پر ایک عراقی دوست جاثم صاحب بھی مدعو تھے جو کہ مجلس عرفان میں شامل تھے اور جن کے سلجھے ہوئے سوالات سے حضور از حد خوش ہوئے تھے اور حضور نے خود ان کو رات کے کھانے میں شریک ہونے کی دعوت دی تھی بوقت رخصت حضور نے ان کی گردن پر اور انہوں نے حضور کی گردن پر پیار کیا۔

17 اپریل؛۔صبح گیارہ بجے حضور نے Uk ایمبیسی کے دو معزز افراد اور بعد ازاں نائجیرین ایمبیسی کے چند معزز افراد سے ملاقات کی۔ظہر وعصر کی نمازیں حضور نے جمع کر کے پڑھائیں۔شام کو نماز مغرب وعشاء کے بعد بیت الذکر میں مجلس عرفان منعقد ہوئی۔بعض غیر از جماعت دوست بھی حضور کی اقتدا میں نمازیں ادا کرتے۔ان نمازوں میں جو لطف وسرور ہوتا تھا اس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔حضور جونہی الحمد اللہ رب العالمین سے تلاوت شروع کرتے ایسے لگتا تھا کہ آسمان سے ملائکہ کا نزول ہورہا ہے بے شک لوگ صفیں باندھے قطاروں میں کھڑے ہیں مگر ان کی روحیں ان کو اوپر ہی اوپر خدا سے روشناس کرنے کے لئے محو پرواز ہیں حضور کی اقتدا میں نمازیں پڑھتے ہوئے عجیب وجدانی کیفیت نمازیوں پر طاری ہوتی۔

18 اپریل ؛۔آج بھی حسب معمول حضور کی مصروفیات جاری رہیں دوپہر کے کھانے پر

کینیڈین ایمبیسڈر مدعو تھے ۔ یہ کھانا لجنہ اماء للہ راولپنڈی کی طرف سے تھا۔ پیر افتخار احمد صاحب (راولپنڈی) ان دنوں شب و روز حضور کے ساتھ ڈیوٹی پر ہوتے تھے حضور نے دریافت فرمایا کہ آج کھانا کس کی طرف سے ہے؟ اس پر انہوں نے عرض کہ حضور لجنہ پنڈی کی طرف سے ہے اور بالٹی مرغ ہماری امی نے بنایا ہے۔ اس پر حضور نے دونوں ماں بیٹے کی دلجوئی کے لئے فرمایا کہ اچھا! مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا تا کہ میں بالٹی مرغ زیادہ کھاتا۔ اس کے ساتھ ہی حضور کینیڈا کے سفیر کو بتلانے لگے کہ اس سے (پیر افتخار) سے میں نے یہ بات کہی ہے۔ سفیر صاحب موصوف اس بات سے بہت متاثر ہوئے کہ آقا ایک غلام کی اسقدر دلجوئی فرما رہے ہیں۔ بعد ازاں حضور نے ان مرد حضرات کو شرف ملاقات بخشا جن کے گھر کی خواتین نے دوپہر کا کھانا تیار کیا تھا۔

19 اپریل :۔ حضور کے قیام، اور دن رات کی مصروفیات، احباب کی کثرت سے آمد، بیت الفضل میں شب و روز کی گہما گہمی کو حکومت کی خفیہ ایجنسیوں اور حکام کے لئے نا قابل برداشت ہو رہی تھی چنانچہ اس کا اظہار یوں ہوا کہ آج کی محفل عرفان اور حضور سے ملاقات کے لئے صوبہ سرحد کے احباب کی تین بسیں جو پشاور سے آرہی تھیں۔ ان بسوں کو ترنول کے مقام پر روک لیا گیا اور بعد ازاں انکو واپس جانے پر مجبور کر دیا گیا۔

فلیشمین ہوٹل راولپنڈی میں حضور کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

حضور کے اس دورے میں مندرجہ بالا مصروفیات کے علاوہ ایک شاندار استقبالیہ تقریب جماعت احمدیہ راولپنڈی کی طرف سے حضور کے اعزاز میں منعقد کی گئی۔ اس کے لئے جو مہمان مدعو تھے ان میں جج صاحبان، راولپنڈی بار کے سرکردہ ممبران، بعض آرمی افسران اور علم وادب سے تعلق رکھنے والی شخصیات شامل تھیں۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ راولپنڈی اور اسلام آباد کے چیدہ احباب بھی مدعو تھے۔ حضور نے اس موقع پر اپنی نشست پر بیٹھے بیٹھے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریباً ایک گھنٹہ ایسا پُر اثر اور وجد آفرین خطاب فرمایا کہ ہر شخص کی نظریں حضور پر لگی ہوئی تھیں اور ہال میں مکمل سناٹا اور خاموشی تھی ہر شخص سیرت رسولؐ کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل واقعات حضور کی زبان

مبارک کو ایسے رنگ میں سننے میں محو تھا کہ گویا آج ہی سننے کو ملے ہیں۔ بعد میں حضور نے حاضرین کی طرف سے کئے گئے سوالات کے ایسے مدلل اور بصیرت افروز جوابات ارشاد فرمائے کہ سب عش عش کر اٹھے اور حضور کے علمی تبحّر اور انداز بیان سے انتہائی متاثر ہوئے۔ حضور نے اس کامیاب تقریب پر منتظمین بالخصوص امیر جماعت راولپنڈی محترم مجیب الرحمن صاحب ایڈووکیٹ کے ساتھ اظہار خوشنودی فرمایا۔

دو نجی دعوتوں میں حضور کی شمولیت

21 اپریل:۔ اپنے قیام کے دوران حضور نے بے پناہ مصروفیات اور وقت کی تنگی کے پیش نظر نجی دعوتوں میں ماسوا ایک دو کے بالعموم شرکت نہیں فرمائی۔ چند ایک ایسی دعوتوں کو اس شرط پر منظور کیا کہ میزبان کھانا پکوا کر بیت الفضل لے آئیں۔ چنانچہ اس پر عمل ہوتا رہا۔ مگر ایک نجی دعوت ایسی تھی کہ حضور نے نہ صرف اس کو قبول فرمایا بلکہ میزبان کی خوش بختی کہ بہ نفس نفیس اس کے گھر واقع راولپنڈی تشریف لے گئے۔ حضور کے علاوہ حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود کے اس موقع پر اسلام آباد آئے ہوئے بعض افراد اور میزبان کے رشتہ داروں کی ایک کثیر تعداد اس دعوت میں شامل تھی۔ یہ دعوت مکرم پیر افتخار احمد صاحب کی طرف سے تھی۔

مورخہ 21 اپریل کو رات کے وقت دی جانے والی اس دعوت میں آمد پر پیر افتخار صاحب اور انکے بھائیوں اور دیگر معززین نے حضور کا استقبال کیا۔ پرتکلف کھانوں، حضور کی موجودگی اور حضور کے ارشادات نے اس محفل کو چار چاند لگا دیئے۔ بعد میں حضور اندرون خانہ مستورات کی طرف بھی تشریف لے گئے۔ حضور نے صوفے پر رونق افروز ہونے کے بعد فرمایا کہ افتخار کی امی کدھر ہیں؟ وہ حاضر ہوئیں تو فرمایا کہ اس قدر تکلف نہ کیا کریں۔ اس کے بعد حضور نے افتخار صاحب اور انکے بھائیوں کو اپنے ساتھ تصاویر بنوانے کا بھی موقع عطا فرمایا۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس گھر کو جہاں حضور لندن ہجرت فرمانے سے پہلے آخری بار رونق افروز ہوئے تھے اس قدر برکت بخشی کہ آج وہی گھر ''خدا کا گھر'' بن چکا ہے اور

حضور نے اسکو ’’ایوان توحید‘‘ کا نام عطا فرمایا ہے۔

اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اسلام آباد میں قیام کے دوران جس گھر کو اپنے مبارک قدموں سے سرفراز فرمایا وہ محترم ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب ابن مکرم محمد خواص خان صاحب کا گھر تھا حضور مع بیگم صاحبہ یہاں دعوت پر تشریف لے گئے۔ محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت اسلام آباد، کنور ادریس صاحب اور حضور کا ذاتی عملہ بھی حضور کے ساتھ تھا

اسی طرح محترم بشیر الدین خاکی صاحب کو بھی حضور اور انکے عملہ کے افراد کے لئے کھانا بیت الفضل بھجوانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ محترم محمد یوسف بقاپوری صاحب کا بیان ہے کہ حضور کے اسلام آباد قیام کے دوران ’’ ہمارا موٴقف‘‘ نام کا کتابچہ جماعت کی طرف سے انگریزی زبان میں چھپوانے کا اہتمام کیا گیا تھا اس کتابچہ کا انگریزی ترجمہ ٹائپ کرنے کی انہیں توفیق ملی جس پر حضور نے خوش ہو کر انہیں 100 روپے انعام دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اسلام آباد میں خطبات جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اسلام آباد میں تقریباً دو ہفتے قیام فرمایا۔ اس دوران حضور نے 13 اور 20 اپریل 1984 کو بیت الذکر اسلام آباد میں خطبات جمعہ دیئے اور نمازیں پڑھائیں۔

ان میں سے اوّل الذکر خطبہ جمعہ میں حضور نے سورۃ البقرہ کی آیات 154 تا 158 کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ انسان کے مقدّر میں خوف بھی ہے اور بھوک بھی ہے اور اموال کا نقصان بھی ہے اور جانوں اور پھلوں کا نقصان بھی ہے اور اس امر کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں کوئی انسان مذہبی ہو یا غیر مذہبی۔ خدا پر ایمان رکھنے والا ہو یا دھریہ ہو مادہ پرست ہو یا روحانیت کا قائل ہو اس کی زندگی میں یہ ساری چیزیں اس کے ساتھ لگی ہوئی ہیں خوف طرح طرح کے انسان کو گھیرے ہوئے ہیں لیکن ہر خوف سے بہتر وہ خوف ہے جو خدا کی خاطر انسان پر عائد کیا جائے۔ کوئی اور خوف اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا آپ نے اپنے اس خطبہ میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ بھی انہیں الٰہی جماعتوں میں سے ہے جن کے اوپر بلا قصور ظلم کئے جاتے ہیں باوجود اس کے کہ تمام دنیا کے ہم خیر خواہ ہیں اس خیر خواہی کے

نتیجہ میں ہمارے ساتھ ظلم وستم کا سلوک کیا جاتا ہے ہم دعائیں دے رہے ہوتے ہیں مخالف گالیاں دے رہے ہوتے ہیں ہم سچائی سے کام لے رہے ہوتے ہیں وہ مسلسل جھوٹ پر جھوٹ بولتے چلے جاتے ہیں۔

20اپریل 1984 کے خطبہ جمعہ میں حضور نے آل عمران کی آیت 105 اور 111 کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ ان آیات کریمہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تعلیم دی گئی ہے اور اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بہترین ہونے کی دلیل ہی یہ قائم فرمائی اخرجت للناس وہ لوگوں کی بھلائی کے لئے۔ان کی بہتری کے لئے،ان کی خدمت کے لئے قائم کی گئی ہے۔حضور نے اپنے اس خطبہ میں منافقین کی چار علامات بیان فرمائیں اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے اندر بہرحال منافقت نہیں ہونی چاہیئے۔اور جہاں منافقت کی یہ چار صفات آپ دیکھیں نصیحت اور محبت اور پیار کے ساتھ ان کو دور کرنا شروع کردیں۔ (خطبات طاہر جلد نمبر 3 صفحات 199 تا 228 سے ماخوذ)

حضور کی ربوہ واپسی اور ہجرت

حضور کا پروگرام یہاں 28اپریل 1984 تک رہنے کا تھا مگر جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ حکومت کے عزائم کچھ ٹھیک نظر نہیں آرہے تھے۔ایسے لگتا تھا کہ دال میں کچھ کالا ہے اس لئے حضور نے اپنا پروگرام مختصر کرتے ہوئے فوری طور پر 23اپریل کو ربوہ واپسی کا پروگرام بنالیا۔محترم امیر صاحب کی ہدایت پر کلیم احمد خاور صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور رانا رفیق احمد صاحب ناظم ضلع انصاراللہ کے زیر انتظام حضور کی حفاظت کے لئے مستعد افراد پر مشتمل قافلہ حضور کے ہمراہ ربوہ روانہ ہوا۔راستے میں کلر کہار کے مقام پر حضور نے کچھ دیر قیام فرمایا اور بعد دوپہر 2:35 پر حضور بخیریت ربوہ پہنچ گئے۔ربوہ میں عام طور پر کسی کو حضور کے واپس آنے کی اطلاع نہیں تھی تاہم عصر کی نماز تک کافی احباب جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود کے گھروں میں حضور کی واپسی کی اطلاع ہو چکی تھی۔اس لئے نماز عصر پر کافی تعداد میں احباب جماعت حضور کی زیارت کے لئے بیت المبارک میں پہنچے ہوئے تھے۔حضور نے نماز عصر پڑھانے کے بعد حضرت صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ سے

حال احوال دریافت کیا اور پھر اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ چند روز بعد جنرل ضیاء الحق نے جماعت احمدیہ پر پابندی لگانے کے لئے امتناع قادیانی آرڈیننس مجریہ 26 اپریل 1984 نافذ کردیا۔ اس کے چند دنوں بعد ہی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ربوہ سے انگلستان ہجرت فرما کر یکم مئی کو بخیروعافیت لندن پہنچ گئے اور دشمن کے ناپاک منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا دورہ اسلام آباد، محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت اسلام آباد کا ایک تاریخی خط

محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت اسلام آباد نے اپنے ایک خط میں جو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ذاتی عملے کے ایک رکن محترم محمد سلیم صاحب خط کے جواب میں 26 جولائی 1992 کو لکھا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دورہ اسلام آباد کے بعض پس پردہ گوشوں اور حالات وواقعات سے پردہ اٹھایا ہے ذیل میں ہم اس خط کا کچھ حصہ افادہ عام کے لئے یہاں نقل کر رہے ہیں۔ (خاکسار مؤلف ہذا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخویم مکرم سلیم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا 23 جون کا خط اور پھر دوسرا جوابی خط بھی صادر ہو گیا تھا۔

۲۔ سیدنا حضرت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اپریل 1984 میں اسلام آباد تشریف آوری ایک تاریخی حیثیت تھی ۔ جہاں ایک طرف احباب جماعت میں زندگی کی ایک نئی لہر اُبھری اور دوسری طرف اس کامیاب دورہ سے ایوان حکومت بھی لرز اٹھا جس کے نتیجہ میں صوبہ سرحد سے آنے والے احمدیوں کے بسوں کے قافلوں کو اسلام آباد داخل ہونے سے روکا گیا اور قافلے واپس کئے گئے۔ یہی نہیں بلکہ ڈی سی اسلام آباد نے کئی بار خاکسار کو فون کر کے معلوم کرنا چاہا کہ حضور اسلام آباد سے کب واپس تشریف لے جا رہے ہیں۔ اسی طرح آئی جی پولیس نے بھی ایک احمدی دوست سے حضور کی واپسی کے متعلق دریافت کیا۔

۳۔اس تاریخی دورہ (میری ناقص رائے میں) کا حضور پر نور کی طبیعت پر بھی خوش کن اثر تھا خاکسار کو روزانہ ہی حضور کے ہمراہ مسجد اور دوسری تقریبات میں ہمراہ جانے کا شرف حاصل ہوتا رہا۔ ایک دن اسی طرح کے سفر میں حضور نے منجملہ دیگر ارشادات کے فرمایا کہ ''کراچی اور لاہور میں دعوت الی اللہ کے جو حالات ہیں میرا خیال تھا کہ یہاں (اسلام آباد) میں وہ حالات نہیں ہو سکتے۔ لیکن یہاں آکر جو دیکھا ہے وہ مختلف رنگ دیکھا ہے'' بلکہ فرمایا ''میں جس دل کے ساتھ آیا تھا اب بدلے ہوئے دل کے ساتھ واپس جاؤں گا'' حضور نے جماعت کو جو جلا بخشی، خدا کرے کہ ہم اس سے حقیقی رنگ اور دائمی رنگ میں مستفید ہوں اور ہمارا قول اور فعل اس کا آئینہ دار ہو۔

۴۔آپ نے جس ملٹری افسر کا حضور سے ملاقات اور مابعد ایوان اقتدار میں کھلم کھلا تعریف کی ان کا نام کرنل (ریٹائرڈ) عبدالقیوم ہے اس وقت وہ جائنٹ سیکرٹری تھے اور مابعد شاید ایڈیشنل سیکرٹری ہو گئے تھے۔مشرقی پاکستان کے باسی ہیں یعنی بنگالی۔ان کے بارہ (یعنی واقعہ کی) میں پہلے بھی رپورٹ حضور پُرنور کی خدمت میں پیش کر چکا ہوں۔اصلی واقعہ تحریر کرنے سے پہلے تعارف کے طور پر عرض کر دوں کہ قیوم صاحب کی بیوی (پروین صاحبہ) ایک احمدی بزرگ کی بیٹی ہیں ان کے والد صاحب (یعنی پروین صاحبہ کے والد) حضرت ملک مولا بخش صاحب (یا ملک محمد بخش صاحب) صحیح نام اس وقت ذہن میں نہیں) کرالی گاؤں ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔اچھے بڑے زمیندار تھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں شاید احمدی ہوئے تھے (313 کی رفقاء کی لسٹ دیکھی جائے شاید نام ہو) اب انکی اولاد میں کوئی احمدی شاید نہیں ہے تمام اولاد دنیاداری کی نذر ہو گئی ان بزرگ کا ایک بیٹا ڈاکٹر شیر محمد تھا۔جو ڈائریکٹر جنرل میڈیکل سروسز کے اعلیٰ عہدے پر فائز رہے ساری اولاد اچھی پڑھی لکھی تھی لیکن احمدیت سے دور ہو گئی قیوم صاحب کی بیوی بھی معمر عورت ہے۔

۵۔کرنل قیوم صاحب سے خاکسار دوبارہ 21 جولائی 1992 کو مکرم محترم بریگیڈیئر بشیر احمد صاحب کے ہمراہ ملا تھا۔(بشیر صاحب قیوم صاحب کے بہت بے تکلف دوست ہیں) کرنل صاحب کو احمدیت کے بارہ میں بشیر احمد صاحب سے تبادلہ خیالات کے ذریعہ معلومات حاصل ہوئیں۔حضور

کی آمد پر کئی بار ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔کھانے پر بھی تشریف لائے حضور پرنور سے بہت متاثر ہیں۔اپنوں اور غیروں کے سامنے ''حضرت صاحب'' کے الفاظ سے مخاطب کرتے ہیں،فرماتے ہیں کہ ''حضرت صاحب بہت سادہ،لیکن جاذب نظر۔بے باک،تحمل مزاج اور بغیر کسی بناوٹ کے ہر ایک سے پیش آتے ہیں۔آنکھوں میں نورانی چمک وسیع مطالعہ اور ہر موضوع Subject پر عبور حاصل ہے۔بات خواہ روس کی ہو یا کوئی اور مضمون علم افروز گفتگو کرتے ہیں۔کبھی کسی ملاقات میں اشارتاً بھی احمدیت کی تبلیغ کا ذکر نہیں کیا۔اور نہ ہی قولاً یا فعلاً احمدیت کی تبلیغ کی۔خدا کے فضل سے بہت متاثر ہیں 21 جولائی کو ان سے تقریباً ایک گھنٹہ سے زائد Sitting رہی۔

۶۔واقعہ کے بارے میں عرض ہے کہ حضور کی ربوہ واپسی اور ہجرت کے بعد مکرم کرنل قیوم صاحب اپنے وزیر اطلاعات ونشریات راجہ ظفر الحق صاحب اور دوسرے افسران کے ہمراہ میٹنگ میں تھے کہ احمدیت کا ذکر اور آرڈیننس 20 (اپریل 80) کے بارے میں بات ہوئی جس پر قیوم صاحب نے راجہ ظفر الحق سے کہا کہ ان کے ساتھ (یعنی جماعت احمدیہ کے ساتھ) یہ ظلم ہے کہ آرڈیننس جاری کر کے انہیں اذان دینے۔مسجد نہ کہنے وغیرہ وغیرہ باتوں سے منع کر دیا گیا ہے۔راجہ ظفر الحق نے قیوم صاحب کو ہمارے خلاف بہت کچھ کہا کہ یہ ایسے ایسے ہیں اور تم انہیں نہیں جانتے قیوم صاحب نے راجہ صاحب کو کہا کہ احمدی جو کچھ کہتے ہیں اس تک رہنا چاہئے کلمہ گو ہیں توحید پر ،رسالت پر، خاتم النبین پر ایمان رکھتے ہیں اور اندر دلوں کا کیا حال ہے۔یہ احمدی اور اسکے خدا کا معاملہ ہے نیز کہا کہ میں حضرت صاحب (راجہ صاحب کے سامنے حضور کو بار بار حضرت صاحب کے نام سے مخاطب کیا) سے ملا ہوں ان کے ساتھ کھانا کھایا ہے۔ان کے ساتھ نماز پڑھی ہے ان کا خطبہ جمعہ سنا ہے اور میں نے انہیں کا ملاً اسلام کا علمبردار پایا۔کرنل صاحب نے راجہ صاحب کو بتایا کہ خطبہ جمعہ میں حضرت صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی،تفسیر بیان کی،نہی عن المنکر کے بارہ میں قرآنی احکام بیان کئے تمام خطبہ قرآنی احکام اور تفسیر پر مبنی تھا اور کسی کو (فرقہ کو) اشارتاً بھی کچھ نہیں کہا۔نیز بتایا کہ مسلمانوں کی مسجد میں جاتا ہوں تو وہاں بدبو سے بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے لیکن احمدیوں کی مسجد (جو بھی

تعمیر بھی نہیں ہوئی کرنل صاحب نے یہ بتایا) میں ایسی کوئی چیز بدبو غیرہ نہ تھی صاف ستھری تھی۔ کرنل قیوم صاحب نے راجہ صاحب کو کہا کہ احمدیوں کے بارہ میں جو کچھ کہا جا رہا ہے بہت غلط ہے۔

۷۔ ان تمام باتوں کے سننے کے بعد راجہ ظفر الحق صاحب نے مکرم کرنل قیوم صاحب سے دریافت کیا کہ ’’ کہ کیا تم احمدی ہو‘‘ کرنل صاحب نے جواب دیا کہ ’’نہیں میں مسلمان ہوں بلکہ ابھی مسلمان بننے کی منازل طے کر رہا ہوں‘‘ جس پر راجہ ظفر الحق صاحب نے کرنل قیوم صاحب کو آخر میں کہا کہ ’’ جو کچھ تم کہہ رہے ہو۔This is not acceptable کرنل قیوم کہتے ہیں میں نے پلٹ کر انگریزی میں ہی جواب دیا کہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں

‘‘That is also not acceptable to me’’

اور انہی جملوں پر گفتگو ختم ہوگئی۔

۸۔ اسلام آباد کے اور بہت سے احباب سے بھی تاثرات معلوم کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن وقت زیادہ گذر چکا ہے اس لئے احباب کو معین رنگ میں تاثرات یاد نہیں۔

۹۔ ماہوار رسالہ ’’ حرمت‘‘ اور انگریزی اخبار Pakistan Observer کے ایڈیٹر جناب زاہد ملک صاحب (جو میرے دوست ہیں) بھی حضور سے ملاقات کے لئے آئے تھے اور اپنی ایک تصنیف ’’ قرآن کلید‘‘ بھی حضور کو پیش کی۔ اور دعویٰ تھا کہ قرآن کریم کے ہر مضمون کی آیت آسانی سے تلاش کی جاسکتی ہے۔ حضور نے جواباً ایک مضمون کی آیت تلاش کرائی جو زاہد ملک صاحب ’’کلید‘‘ سے تلاش نہیں کر سکے اور معذرت کی۔ واپسی پر حضور کی شخصیت اور علم سے بہت متاثر تھے اور بار بار اظہار کیا۔ حضور نے زاہد ملک صاحب کو قالین کا تحفہ بھی پیش کیا۔

والسلام

خاکسار

عبدالوہاب

26/07/92

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا مکتوب گرامی محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت کے نام

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے انگلستان پہنچنے کے کچھ عرصہ بعد لندن سے امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کو اپنے خط محررہ 27 جولائی 1984 میں اسلام آباد کے احمدی احباب کو ان پیار و محبت بھرے الفاظ میں یاد فرمایا۔

''آنے سے پہلے اسلام آباد کی جماعتوں کے ساتھ جو دن گذرے وہ تو اس وقت خواب دکھائی دیتے تھے جب حقیقت تھے آپ کے پیار آپ کی للٰھی محبت خلافت احمدیہ کے لئے آپ کے جذبہ فدائیت نے مجھے ایک مے سی پلا رکھی تھی پتہ نہیں چلتا تھا کہ کب دن آیا اور کب رات گذر گئی اب جبکہ وہ دن خواب بن چکے ہیں ان خوابوں میں اب بھی آپ سب مجھے ملتے ہیں''

''دنیا کی محبتوں کو بھلا راہِ خدا کی محبتوں سے کیا نسبت ان محبتوں کی خشت اول ہی آسمانوں میں رکھی جاتی ہے مختصراً میرا یہ پیغام سب کو دے دیں کہ آپ سب مجھے بہت یاد آتے ہیں اور بسا اوقات دعا کے آنسوؤں میں جھلکنے والی تصویریں بن جاتے ہیں۔

اللہ میرے ہر آنسو کو آپ کے لئے رحمتوں اور برکتوں کی برسات بنا دے۔ خدا حافظ۔ فی امان اللہ۔ اللہ مجھے آپ کی طرف سے ہمیشہ خیر کی خبر سنائے اور احمدیت کے لئے آپ سب کی اور میری بے قراری کو لازوال طمانیت میں بدل دے۔

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

(صد سالہ سوونیئر 1989-1889 صفحہ 15 شائع کردہ جماعت احمدیہ اسلام آباد)

لندن ہجرت کے بعد احباب جماعت احمدیہ کے نام

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا پہلا پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وعلی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

میرے نہایت پیارے احباب جماعت احمدیہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ ہر لحہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور رحمت کے سائے تلے رہیں اور ہر آن اس کی نصرت اور قربت اور پیار کے جلوے دیکھیں۔ وہ آپ کے ہر خوف کو امن میں بدل دے بے چینی کو سکینت اور طمانیت میں تبدیل فرما دے۔ ہر حال میں آپ اس سے راضی ہوں اس کی رضا کی راہوں سے باہر قدم نہ رکھیں اور اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے اس کی رضا آپ کو حاصل رہے اور پیار کی نگاہیں آپ پر پڑیں۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں خالصتہً اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے میں نے یہ سفر اختیار کیا ہے اور احباب جماعت ربوہ اور احباب جماعت پاکستان سے یہ عارضی چند ماہ کی جدائی قبول کی ہے میرا دل آپ کی جدائی سے سخت بے قرار ہے اور آنکھیں اس کی راہ دیکھ رہی ہیں جب میری نظریں آپ کو دیکھ کر ایک نا قابل بیان روحانی لذّت پائیں گی لیکن عارضی جدائیاں کوئی نئی بات نہیں اور کوئی پہلا تجربہ نہیں۔ گذشتہ دو سالوں میں میرا یہی دستور رہا ہے کہ اللہ کی رضا کے ماتحت دیگر عالمی جماعتوں سے ملاقات اور انکی تعلیم وتربیت کی غرض سے اور اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر اور تمام جماعت کی بہبود کے لئے ایسے عارضی سفر اختیار کرتا رہا ہوں اور آئندہ بھی جب تک اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرماتا رہے گا ایسا ہی کرتا رہوں گا۔

یادرکھیں کہ الٰہی جماعتیں جو اللہ کے ذکر کے ساتھ زندہ رہتی ہیں کسی حال میں بھی اپنے فرائض کی سرانجام دہی سے غافل نہیں رہتیں۔ روشنی ہو یا اندھیرا ہر حال میں وہ آگے بڑھتی ہیں اور گرجتے ہوئے بادلوں کی ظلمات اور رعد اور برق ان کے قدم روک نہیں سکتیں لہذا موجود سنگین اور مخدوش حالات کے باوجود میں نے اس سفر کو منسوخ نہیں کیا جو کئی ماہ پہلے سے تبشیر کی طرف سے تجویز کیا جا چکا تھا نہ صرف یہ کہ میں نے اسے منسوخ نہیں کیا بلکہ اس کے دائرہ میں کچھ اضافہ کرنا بھی ضروری سمجھا اور بعض نئے ممالک کو بھی اس میں شامل کرلیا ہے میں آپ کے لئے مجسم دعا ہوں آپ بھی اس سفر کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے بکثرت دعائیں کریں اِنَّمَا اَشْکُوْ بَثِّی وَ حُزْنِیْ اِلَی اللّٰہ میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ کے حضور ہی کرتا ہوں۔

رَبِّ اِنِّی لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ

اے میرے رب اپنی بھلائی میں سے جو کچھ تو مجھ پر نازل کرے میں اس کا محتاج ہوں۔

ان نازک ایام میں میری آپ کو نصیحت بلکہ تاکیدی حکم یہ ہے کہ کسی حالت میں صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا اور قرآن کریم کی غلامی اا ور حضرت اقدس سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں سے بہر حال چمٹے رہنا ہے حق طریق سے حق بات کی نصیحت کرتے رہیں صبر پر قائم رہتے ہوئے دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کرتے رہیں مظلومیت ایک عظیم اور ناقابل تسخیر طاقت ہے کسی قیمت پر اسے ظالمیت میں تبدیل نہیں کرنا کسی کی طرف سے کوئی زیادتی آپ کو جواباً زیادتی پر آمادہ نہ کرے آپ اس بات پر امین بنائے گئے ہیں کہ امن کو قائم رکھیں۔ آپ کی طرف سے شر نہیں بلکہ ہمیشہ خیر دوسروں کو پہنچے اور فساد پھیلانے والے نہ ہوں بلکہ سلامتی کے شہزادے بنیں۔

عالم الغیب خدا آپ کے ظاہری دکھوں سے بھی واقف ہے اور سینوں میں مخفی سسکتے اور بلکتے ہوئے غموں پر بھی اس کی نظر ہے خدا کے حضور بہنے والے آنسوؤں میں بہا کر اپنے ان غموں کا بوجھ ہلکا کریں اور دردناک دعاؤں کے ذریعہ اپنے دلوں کے بخارات نکالیں۔ اللہ پر توکل رکھیں اور اس سے بے وفائی نہ کریں پہلے کب اس نے آپ کو تنہا چھوڑا ہے جو آج چھوڑ دے گا۔

پاکستان کے احمدیوں کے نام بالخصوص میرا یہ پیغام بھی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مقدس فرمان کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور حرز جان بنائیں کہ حُبَّ الوَطَنِ مِنَ الاِیمان وطن کی محبت ایمان ہی کا ایک جز ہے۔ وطن کی محبت میں اپنی سنہری درخشندہ تاریخ کی حفاظت کریں یہ وہ عزیز وطن ہے جس کے قیام میں آپ نے عظیم الشان قربانیاں پیش کی ہیں اور قائداعظم محمد علی جناح نے جس خدمت کے لئے آپ کو بلایا آپ نے پورے خلوص کے ساتھ ان کی آواز پر لبیک کہا جب بھی وطن عزیز کو کوئی خطرہ پیش آیا آپ صف اول کی قربانیاں کرنے والوں میں شامل رہے۔ تاریخ پاکستان میں دوسرے محبان وطن کے دوش بدوش آپ کے نام بھی انمنٹ سنہری حروف میں کندہ رہیں گے یاد رکھیں آپ نے اپنی اس حیثیت کو ہمیشہ برقرار رکھنا ہے۔ صف اوّل کے شہری کی یہی حقیقی تعریف ہے بلاشبہ وہی صف اوّل کا شہری ہوتا ہے جو ابتلاؤں اور خطرات اور قربانیوں کے میدان میں صف اوّل کا محب وطن ثابت ہو۔ اگر آپ اپنے اس امتیاز کی حفاظت کریں گے تو دنیا کی کوئی طاقت آپ کو صف دوم یا صف چہارم کا شہری بنانے میں کامیاب نہیں ہوسکتی۔ دوسروں کے حقوق کے استحصال سے آپ کبھی صف اوّل کا شہری نہیں بن سکتے ہاں اہل وطن کی خاطر اپنے حقوق کی قربانی سے آپ بلاشبہ ہمیشہ صف اوّل کے شہریوں میں اپنے ممتاز مقام کو قائم رکھیں گے آخر پر میں اس مختصر پیغام کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مقدس الفاظ پر ختم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں اور سلامتی ابدالاباد تک آپ پر نازل ہوتی رہیں۔

''میں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں۔ مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجالاؤ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہوا ہے سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی

کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ دکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اُترتے ہیں مگر یہ ایک دن کا کام نہیں۔ ترقی کرو ترقی کرو۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اوّل بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جز بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتدا میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے قد افلح من زکھا یعنی وہ نفس نجات پا گیا جو طرح طرح کے میلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا۔۔۔ دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں اور دردمندوں کے ہمدرد بنیں۔ زمین پر صلح پھیلائیں کہ اس سے انکا دین پھیلے گا اور اس سے تعجب مت کریں کہ ایسا کیونکر ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اے حق کے بھوکو اور پیاسو! سن لو کہ یہ وہ دن ہیں جن کا ابتدا سے وعدہ تھا خدا ان قصوں کو بہت لمبا نہیں کرے گا اور جس طرح تم دیکھتے ہو کہ جب ایک بلند مینار پر چراغ رکھا جائے تو دور دور تک اس کی روشنی پھیل جاتی ہے یا جب آسمان کے ایک طرف بجلی چمکتی ہے تو سب طرفیں ساتھ ہی روشن ہو جاتی ہیں ایسا ہی ان دنوں میں بھی ہوگا۔‘‘

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

1.5.1984

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 8 مئی 1984)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ایک اور پُرشوکت پیغام

احباب جماعت کے نام

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ربوہ سے لندن ہجرت کے بعد 4 مئی 1984 کو احباب جماعت کے نام ایک اور پرشوکت، محبت بھرا اور جذبات سے پُر یہ پیغام تحریر فرمایا۔ یہ خط آپ نے ''بیت الفضل لندن'' کے لیٹر پیڈ پر اپنے ہاتھ سے رقم فرمایا جو دس صفحات پر مشتمل تھا حضور کا یہ پیغام احباب جماعت اسلام آباد تک فوری طور پر پہنچانے کا اہتمام کیا گیا روزنامہ الفضل نے حضور کا یہ مکمل پیغام پہلی بار 27 دسمبر 2003 کو سیدنا طاہر نمبر میں شائع فرمایا)

میرے پیارے احمدی بھائیو! بہنو اور بچو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہر چند کہ یہ جدائی عارضی ہے اور انشاء اللہ بہت جلد سفر کے کامیاب اختتام پر پھر ملیں گے۔ لیکن جن حالات میں ربوہ اور پاکستان کی دوسری جماعتوں کو نمازوں میں روتے اور بلکتے ہوئے اور مرغِ بسمل کی طرح تڑپتے ہوئے چھوڑ کر آیا ہوں اس کی یاد نے دل پر غم کا ایسا گہرا سایہ ڈال رکھا ہے کہ روح کی گہرائیوں تک یہ غم اتر چکا ہے اور وجود کے ذرے ذرے میں اس کی تپش محسوس کرتا ہوں۔

خدا کی راہ میں دکھ اٹھانا ہمارا مقدر ہے۔ ہم نے بڑے صبر اور حوصلے کے ساتھ اپنے مکانوں کو جلتے ہوئے اور عمر بھر کے اثاثوں کو لٹتے ہوئے دیکھا۔ محض اس جرم کی سزا میں کہ خدا کی طرف سے آنے والے ایک منادی کی آواز پر ہم ایمان لے آئے بارہا ہمارے بوڑھوں اور ہمارے بچوں اور ہمارے جوانوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے ذبح کیا گیا لیکن ہم نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور مقتول اپنی سوکھی ہوئی زبانوں سے قاتلوں کو دعائیں دیتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ بلاشبہ وہ حیات ابدی کا جام پی کر زندہ ہوئے اور آج بھی زندہ ہیں لیکن بے بصیرت آنکھیں اس کا

شعور نہیں رکھتیں ۔ ہاں مگر ان کے وہ غم بھی تو زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے جو وہ پیچھے چھوڑ گئے اور احمدیوں کے سینوں میں چراغوں کی طرح جل رہے ہیں ہم ان چراغوں سے روشنی پاتے ہیں اور یہ ہمیں ہدایت کی راہ دکھاتے ہیں مگر ہمارے صبر کے دامن کو یہ جلا نہیں سکے۔

خدا جانے کس نام پر کس کی رضا کی خاطر غریب کھوکھے والوں کے کھوکھوں کو نذر آتش کر دیا گیا اور تماش بین اپنی فتح وظفر کا یہ نظارہ دیکھ کر تالیاں بجاتے اور قہقہے لگاتے رہے۔ وہ جو صبح سے شام تک کبھی تو سخت سردی اور کبھی چلچلاتی دھوپ میں تہ بازاری کے ذریعہ یا ریڑھیاں لگا کر اپنے اور اپنے بیوی بچوں کی معیشت کا غریبانہ سامان کیا کرتے تھے بسا اوقات اس حال میں گھر لوٹے کہ ان کے سودے لٹ چکے تھے اور ان کی معیشت کی بساط لپیٹ دی گئی تھی اور ان کی ریڑھیوں کے ٹکڑے ہر طرف بازاروں میں بکھرے پڑے تھے وہ کون اور کس کا خدا تھا جو ان نظاروں کو دیکھ کر بہت مطمئن اور بہت خوش تھا گویا اس نے تخلیق آدم کا مقصد پالیا وہ کس خدا کا عرش تھا جو ان کیف آور نظاروں سے جھوم اٹھا ہوگا۔ میں نہیں جانتا۔ میں کسی ایسے خدا کو نہیں جانتا ہاں مگر میں یہ جانتا ہوں اور خدائے عزوجل کی عزت وجلال کی قسم کھا کر یہ کہتا ہوں کہ وہ ہمارے آقا ومولا رحمت العالمین حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا نہیں تھا۔

یہ سب کچھ ہوا اور ہوتا آیا ہے لیکن کوئی آگ غریب کھوکھے والوں کے ایمان کو جلا نہیں سکی۔ اور کوئی ٹھوکر اور کوئی ضرب ریڑھے والوں کے دین کے ٹکڑے نہ کر سکی تہی دست بنانے والے عاجز آ گئے اور کسی کو تہی از ایمان نہ کر سکے۔

دنیا جن سے ناراض تھی ان سے خدا راضی ہوا۔ اہل دنیا نے جن کو بے بس اور بے کس اور مفلس اور قلاش بنا کر چھوڑ دیا تھا خدا نے انہیں نہیں چھوڑا اور بے بس اور بے کس اور مفلس اور قلاش نہیں رہنے دیا۔ پہلے سے بہت بڑھ کر رزق کی راہیں ان پر کشادہ کی گئیں۔ خدا ان سے اور وہ خدا سے بہت راضی ہوئے۔ لیکن ان کے ایمان کا معجزہ یہ نہیں کہ جب خدا نے پہلے سے بہت بڑھ کر ان کو عطا کیا تب وہ خدا سے راضی ہوئے بلکہ ان کے ایمان کا معجزہ یہ ہے کہ وہ اس وقت بھی خدا سے راضی تھے

جب ان کی تجارتوں کو تباہ کیا جارہا تھا۔ وہ اس وقت بھی خدا سے راضی تھے جب وہ اپنے اثاثوں کو جلتا ہوا دیکھ رہے تھے وہ اپنے لٹے اور اجڑے ہوئے گھروں میں خدا سے راضی تھے اور ان ہولناک دنوں اور دردناک راتوں میں بھی خدا سے راضی تھے۔ اور راضی رہے جب بھوک آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر انکو بہت ڈراتی اور ستاتی اور تڑپاتی تھی وہ مسکراتے ہوئے چہروں سے ان گھروں سے نکلتے اور ظلم کی گلیوں میں سر اٹھا کر چلتے رہے۔ ہر چند کے بازاروں اور گلیوں میں چلنے والوں پر آوازے کسے گئے اور انہیں کافر وملحد دجال کہا گیا ہر اسلام دشمن طاقت کا ایجنٹ بتایا گیا کبھی وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا کہلائے تو کبھی یہود اور امریکہ کا آلہ کار اور اسی سانس میں ستم ظریفوں نے خدا کی قسمیں کھا کر یہ بھی اعلان کیا کہ سرخ روس کے مقرر کردہ تخریب کار بھی تو یہی ہیں۔ یہ سب مظالم بڑے حوصلے اور تحمل کے ساتھ ہم برداشت کرتے رہے اور ظلم کی کوئی تحریک ہماری مسکراہٹوں کو ہم سے چھین نہ سکی۔ مگر اب؟ اب میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں۔ اب جبکہ خدا کا نام بلند کرنے سے ہمیں جبراً روک دیا گیا ہے تو یہ وہ صدمہ ہے جو ہماری برداشت سے باہر ہوا جاتا ہے۔ اور سینوں میں غم کی ایک آگ سی بھڑک اٹھی ہے۔ جس سے کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سلاما کی آسمانی آواز کے سوا اب کوئی طاقت بجھا نہیں سکتی۔ نصرت الٰہی کی تقدیر کے سوا اب یہ آگ نہ بجھ سکتی ہے۔ نہ ہم اسے بجھنے دیں گے اب تو اس کے شعلے آسمان سے باتیں کریں گے اور آسمان ہی سے وہ فضل کا پانی اترے گا جو اسے ٹھنڈا کرے گا۔

زمینی لوگوں سے ہمیں کوئی امید نہیں ہماری نگاہیں صرف آسمان کی طرف اٹھتی ہیں اور آسمان ہی کی طرف ہماری گریہ وزاری کا شور بلند ہو رہا ہے۔ یہ شور تو اب دبنے کا نہیں بلکہ بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے گا۔ سجدہ گاہوں میں بہنے والے ہمارے آنسو تو اب رکنے کے نہیں۔ اب تو انہیں بہنا ہے اور بہتے چلے جانا ہے۔ ہماری آنکھیں تو اب سے ہمیشہ رحمت باری کے قدموں پر جھکی ہی رہیں گی۔ اور ان سے ٹپکنے والے غم ان قدموں کو ہمیشہ تر رکھیں گے۔

ایسا ہی ہوگا اور ہوتا رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ دن آئے گا اور خدا کی قسم وہ دن دور نہیں کہ جب رحمت باری خود ہم پر جھکے گی۔ اور قدموں سے اٹھا کر اپنے سینے سے لگالے گی اور اپنے پیار کی گود میں

بٹھائے گی اور اس کی شفقت کا ہاتھ ہمارے آنسو پونچھے گا۔ اور اس کی محبت کی باہیں ہماری گردنوں کا ہار بن جائیں گی۔ اور اس کی الفت کی صبا اٹھلاتی ہوئی ہماری سمت چلے گی وہ ہماری سسکتی دکھتی ہوئی روحوں کو سہلائے گی اور پریشان حالوں اور پراگندہ بالوں کو سلجھائے گی اور اس کے پیار کی سرگوشیاں ہمیں سنائی دیں گی۔ اس کے پیار کی سرگوشیاں ہمیں سنائی دیں گی کہ اے میرے بندو، میرے در کے فقیرو، میری خاطر تم بہت روئے اب میری ہی خاطر اپنے آنسو خشک کرلو۔ دیکھو میں تمہیں کہتا ہوں کہ اب نہیں رونا دیکھو میں تمہیں کہتا ہوں۔ میری رضا کی خاطر تمہارے چہرے اداس ہو گئے اور مسکراہٹیں لٹ گئیں۔ لیکن ذرا نگاہیں تو اٹھاؤ اور دیکھو کہ میں تمہیں کس پیار سے دیکھ رہا ہوں۔ مجھے دیکھو اور میری محبت کی شادابی سے پھولوں کی طرح کھل اٹھو۔ میرا پیار تمہیں گدگدائے گا۔ اور تمہیں مسکرانا ہوگا میری خاطر میرے بندو۔ میرے در کے فقیرو۔ میری خاطر۔ غموں کے دن بیت گئے اور خوشیوں کا زمانہ آ گیا اٹھو اور بلند آواز سے میری حمد کے ترانے گاؤ اور میری محبت کے ناقوس بجاؤ۔ آسمان کی طرف نظریں اٹھاؤ اور فوج در فوج میری نصرت کے فرشتوں کو نازل ہوتے ہوئے دیکھو۔ دیکھو کہ کس طرح غم کی ہر تقدیر کو خوشی کی تقدیر میں تبدیل کیا جائے گا اور ہر دکھ کے اندھیرے کو روشنی میں بدل دیا جائے گا۔ ایسا ہوگا اور ضرور ایسا ہی ہوگا۔ میرا ایمان غیر متزلزل ہے اور میرے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہیں میرے بھائیو، میرے دل وجان سے زیادہ پیارے بھائیو جو میرے ساتھ اخوت کی ایک اٹوٹ آسمانی لڑی میں پروئے گئے ہو۔ میں جانتا ہوں کہ تم بھی تقویت ایمان اور ثبات قدم کے ایک بلند مقام پر فائز کئے گئے ہو یقین رکھو کہ ایسا ہی ہوگا۔ مگر ابھی آزمائش کے چند دن باقی ہیں۔ اس لئے راتوں کو اٹھ کر بہت رویا کرو میں بھی تمہارے ساتھ روتا رہوں گا۔ اپنی صبحوں کو بھی آنسوؤں سے بھگوئے رکھو اور شاموں کو بھی۔ اور اپنے رب سے یہ عرض کرتے رہو کہ

جلد آ پیارے ساقی اب کچھ نہیں ہے باقی
دے شربت تلاقی حرص و ہوا یہی ہے
اس دیں کی شان و شوکت یارب مجھے دکھا دے
سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دعا یہی ہے

اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور آپ کی طرف سے مجھے کوئی دکھ نہ دکھائے وہ تو خوب جانتا ہے کہ آپ کے لئے میرے برداشت کا آبگینہ بہت نازک ہے۔

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

(روزنامہ الفضل۔ سیدنا طاہر نمبر 27 دسمبر 2003)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو بشارت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے پاکستان سے ہجرت کے چند ماہ بعد مجلس خدام الاحمدیہ لندن سے 28 جولائی 1984 کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''اس مخالفت کے بعد اگلی مخالفت مجھے نظر آرہی ہے۔ وسیع پیمانے پر ایک دو حکومتوں کا قصّہ نہیں ہے۔ اس میں بڑی بڑی حکومتیں مل کر جماعت کو مٹانے کی سازشیں کریں گی اور جتنی بڑی سازشیں ہوں گی اتنی بڑی ناکامی ان کے مقدر میں رکھی جائے گی۔ مجھ سے پہلے خلفاء نے آئندہ آنے والے خلفا کو حوصلہ دیا تھا اور کہا تھا کہ تم خدا پر توکل رکھنا اور کسی مخالفت کا خوف نہیں کھانا۔ میں آئندہ آنے والے خلیفہ کو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم بھی حوصلے رکھنا اور میری طرح ہمّت اور صبر کے مظاہرے کرنا اور کسی دنیا کی طاقت کا خوف نہیں کھانا اور وہ خدا جو ادنیٰ مخالفتوں کو مٹانے والا خدا ہے وہ آئندہ آنے والی زیادہ قوی مخالفتوں کو بھی چکنا چور کر کے دکھا دے گا۔ اور دنیا سے ان کا نشان مٹا دے گا۔ جماعت احمدیہ نے بہرحال فتح کے بعد ایک اور فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے کوئی دنیا کی طاقت اس تقدیر کو بہرحال بدل نہیں سکتی''

(روزنامہ الفضل ربوہ سیدنا طاہر نمبر 27 دسمبر 2003 صفحہ 39)

منصب خلافت پر فائز ہونے سے قبل
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے
بطور ناظر اعلیٰ اسلام آباد کے دورے

حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب اپریل 2003 میں منصب خلافت پر فائز ہوئے۔ اس سے قبل آپ مرکز میں ناظر اعلیٰ کی حیثیت سے خدمات بجالا رہے تھے۔ بطور ناظر اعلیٰ آپ نے متعدد بار اسلام آباد کو اپنے مبارک قدموں سے سرفراز فرمایا۔ آپ بالعموم بیت الفضل میں قیام فرماتے تھے۔ اسلام آباد کے آپ کے مبارک دوروں میں سے چند ایک دوروں کی تفصیل جماعتی ریکارڈ میں محفوظ ہے جو درج ذیل ہے:۔

☆۔محترم امیر صاحب اسلام آباد کی مجلس عاملہ کا خصوصی اجلاس مورخہ 11 نومبر 1999 بروز جمعرات بعد نماز مغرب بیت الذکر میں محترم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائی۔ اس موقع پر عاملہ ممبران کا فرداً فرداً آپ سے تعارف کرایا گیا۔ آپ نے ہر شعبہ کے سیکرٹری سے اس کے شعبہ کے بارے میں استفسار فرمایا اور ضروری ہدایات دیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہر سیکرٹری اپنے اپنے شعبہ کے قواعد نظارت علیا سے منگوائے اور ان پر عمل کرے۔ ذیلی تنظیموں کے سربراہوں کا بھی آپ سے تعارف کرایا گیا۔۔

☆۔13 اگست 2000 کو بعد نماز مغرب بیت الذکر میں محترم امیر صاحب کی مجلس عاملہ کا خصوصی اجلاس مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں آپ نے ہر شعبہ کا تفصیلی جائزہ لیا اور درج ذیل ہدایات دیں

شعبہ تعلیم۔طلبا کی لسٹ ہر لحاظ سے مکمل کی جائے اور مرکز سے رابطہ رکھا جائے۔

وصایا۔اسلام آبا میں موصیان کی تعداد 150 ہے جن میں 94 خواتین ہیں کوشش کی جائے کہ شادی شدہ خواتین کے شوہر بھی نظام وصیت میں شامل ہوں ۔سیکرٹری وصایا سال میں کم ازکم دو اجلاس موصیان کے بلائیں۔

مال۔ چندہ دہندگان کی آمد کی صحیح تشخیص ہونی چاہیئے ۔اسلام آباد کی جماعت میں بہت زیادہ Potential ہے اور یہ راولپنڈی سے آگے بڑھ سکتی ہے۔مسابقت کی روح پیدا کریں تحریک جدید میں 100 فیصد احباب کو بجٹ میں شامل کریں۔

عمومی۔مرکز سے قواعد وضوابط منگوائے جائیں اور متعلقہ سیکرٹریان میں تقسیم کئے جائیں۔ ہر سیکرٹری ان قواعد وضوابط کے مطابق کام کرے۔حلقہ جات کے صدران بھی اپنی عاملہ کو فعال بنائیں۔

شعبہ تربیت۔پنجوقتہ نمازوں پر خصوصی توجہ دیں بعد میں آنے والے احمدی پرانے احمدیوں سے آگے نکل رہے ہیں۔ہمیں انڈونیشیا کی جماعت والا اخلاص پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

تربیت نومبائعین۔نومبائعین کو جماعت کے مالی نظام میں شامل کیا جائے اور ان سے مسلسل رابطہ رکھا جائے۔

☆ جماعت احمدیہ اسلام آباد کی عاملہ کا پندرہ روزہ اجلاس مورخہ 30 ستمبر 2000 بروز ہفتہ بعد نماز مغرب بیت الذکر میں مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ کی صدارت میں منعقد ہوا۔محترم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت نے اس موقع پر ایک ’’ماڈل لال کتاب‘‘ محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی خدمت میں پیش کی جو صدر حلقہ G-9-3-4 مکرم ڈاکٹر افتخار احمد تبسم صاحب نے محترم امیر صاحب کی ہدایت پر تیار کی تھی اور جس میں آپ نے اپنے حلقہ کے تمام احباب کے کوائف کمپیوٹر میں محفوظ کئے تھے۔محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے اس ماڈل لال کتاب کو دیکھ کر خوشی کا اظہار فرمایا اور باقی صدران حلقہ جات اور سیکرٹریان کو بھی اسی طرح Red Books تیار کرنے کی ہدایت فرمائی۔محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے ہدایت فرمائی کہ جو قواعد وضوابط سیکرٹریان کو فراہم کئے گئے

ہیں ان پر عمل کیا جائے۔ایم ٹی اے سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جائے اور صدران حلقہ جات امانت تربیت کی مد میں زیادہ سے زیادہ وصولی کریں۔

☆ 10 اکتوبر 2000 کو بیت الذکر کے فیز (ون) کا آغاز دعاؤں اور صدقات سے ہوا۔مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے اپنے دست مبارک سے تعمیراتی کام کا سنگ بنیاد رکھا۔

☆ 14 مئی 2001 کو مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ ایک بار پھر اسلام آباد تشریف لائے اور بیت الذکر میں مورخہ 18 مئی 2001 کو کمپیوٹر کلاسز کا افتتاح فرمایا۔

بیت الذکر فیز 1 کی تعمیر کا کام مکمل ہوا تو مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے اسلام آباد تشریف لا کر مورخہ 14 اکتوبر 2001 کو اس کا باضابطہ افتتاح فرمایا۔

(اس بابرکت تقریب کی تفصیلی رپورٹ کتاب ہذا میں بیت الذکر کی تعمیر وتوسیع کے باب میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے)

چھٹا باب

جماعت احمدیہ اسلام آباد کا قیام

جماعت احمدیہ اسلام آباد کا آغاز

وفاقی دارالحکومت کی کراچی سے اسلام آباد منتقلی اور احمدی احباب کی آمد

وفاقی دارالحکومت ’’اسلام آباد‘‘ کی بنیاد اگرچہ 1959 میں رکھی گئی تھی تاہم اس کی تعمیر کا باضابطہ آغاز اکتوبر 1961 میں ہوا۔ ابتداء میں چند اہم سرکاری دفاتر اور رہائشی مکانات کی تعمیر ہوئی اور جوں جوں تعمیرات ہوتی گئیں کراچی سے سرکاری ملازمین کی اسلام آباد شفٹنگ بھی جاری رہی۔ سرکاری ملازمین کی جو پہلی کھیپ اسلام آباد پہنچی، ان میں چند احمدی افسر اور ملازمین بھی تھے۔ ساتھ ساتھ بعض نجی کاروباری اداروں نے بھی اسلام آباد میں کاروبار شروع کیا ان میں احمدی حضرات بھی شامل تھے۔ جماعت اسلام آباد کے ایک بزرگ محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب مرحوم جنہیں بعدازاں جماعت اسلام آباد کا چوتھا امیر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا اس بارے میں فرماتے ہیں:

’’پاکستان کی تاریخ کے صفحات پر ایک نام 1959 میں جلی حروف میں ابھرا ’’اسلام آباد‘‘ ایک خوبصورت اور دلفریب شہر۔ جب حکومت پاکستان نے دارالحکومت کو کراچی سے اس جدید شہر میں منتقل کرنے کا فیصلہ کیا۔ ملکہ کوہسار مری اور راولپنڈی کے درمیان یہ شہر ایک سرسبز وشاداب اور صحت افزاء قطعہ زمین پر تعمیر کیا گیا۔ اس خوبصورت شہر کی تعمیر اکتوبر 1961 میں شروع ہوئی کچھ سرکاری دفاتر کی عمارات اور رہائشی مکانات کی تعمیر مکمل ہوتے ہی سرکاری ملازمین کی پہلی کھیپ اسلام آباد پہنچی اس میں احمدی احباب بھی شامل تھے جوں جوں شہر کی تعمیر میں اضافہ ہوتا گیا یہاں منتقل ہونے والے

سرکاری دفاتر اور کچھ نجی اداروں کے عملے اور احمدیوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ جو احباب اسلام آباد میں رہائش پذیر تھے وہ اس وقت انتظامی لحاظ سے جماعت احمدیہ راولپنڈی کے ساتھ منسلک تھے اور اس کا ایک حلقہ تصور ہوتے تھے۔ اگست 1968 میں قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث کے فیصلہ کے مطابق جماعت احمدیہ اسلام آباد میں علیحدہ امارت کا قیام عمل میں آیا اور مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب پہلے امیر جماعت منتخب ہوئے۔"

(صد سالہ سوونیئر 1989 شائع کردہ جماعت احمدیہ اسلام آباد)

اسلام آباد کے ان ابتدائی مکینوں میں درج ذیل افراد کے نام معلوم ہو سکے ہیں۔

1۔مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب۔ 2۔مکرم علیم الدین صاحب
3۔مکرم خالد ورک صاحب۔ 4۔مکرم شریف احمد متّو صاحب
5۔مکرم قریشی نورالحسن صاحب۔ 6۔مکرم ملک محمد یونس صاحب
7۔مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب۔ 8۔مکرم عبدالکریم لودھی صاحب
9۔مکرم ٹھیکیدار نواب دین صاحب۔ 10۔مکرم چوہدری حشمت علی صاحب
11۔مکرم منیر احمد سنوری صاحب۔ 12۔مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب
13۔مکرم سعید احمد صاحب ایم اے۔ 14۔مکرم مسعود احمد ریحان صاحب
15۔مکرم انعام اللہ بیگ صاحب 16۔مکرم ملک حفیظ الرحمن صاحب
17۔مکرم مرزا عبدالحق صاحب سکول ٹیچر 18۔مکرم خورشید حسن صاحب
19۔مکرم ضیاء الحق صاحب ڈھاکے والے 20۔مکرم شیخ عبدالوحید صاحب
21۔مکرم قریشی رشید صاحب 22۔مکرم قریشی نجیب الدین صاحب
23۔مکرم محمد افضل اعوان صاحب 24۔محترمہ بشریٰ پراچہ صاحبہ
25۔محترمہ امۃ الرحمن پراچہ صاحبہ

اسلام آباد، جماعت راولپنڈی کا ایک حلقہ

اگست 1968 میں امارت قائم ہونے سے پہلے اسلام آباد جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ایک حلقہ تھا جس کے صدر سی ڈی اے کے ایک ڈرافٹسمین مکرم ملک حفیظ الرحمن صاحب تھے جبکہ منیر احمد سنوری صاحب سیکرٹری مال کی حیثیت سے کام کرتے تھے دیگر عہدیداروں میں مکرم مرزا انعام اللہ بیگ صاحب قائد خدام الاحمدیہ، مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب معتمد خدام الاحمدیہ اور مسز قریشی نور الحسن صاحبہ صدر لجنہ شامل تھیں ۔ اس وقت جماعت اسلام آباد کی تجنید 15 سے 16 انصار 17 خدام 8 اطفال اور باقی لجنہ اور ناصرات سمیت 100 کے قریب تھی انصار کے قابل ذکر ناموں میں مکرم عبدالحق ورک صاحب، محترم جنرل (ر) عبدالعلی ملک صاحب، مکرم خورشید حسن صاحب، مکرم حشمت علی صاحب، مکرم ضیاء الحق صاحب، مکرم علیم الدین صاحب، مکرم قریشی نجیب الدین صاحب، مکرم اعجاز نصر اللہ صاحب، مکرم شیخ وحید صاحب اور مکرم قریشی رشید صاحب شامل ہیں ۔ ان ابتدائی ایام میں جو احمدی احباب اسلام آباد میں مقیم تھے وہ نمازیں ملک حفیظ الرحمن صاحب کے گھر واقع G-6/1-3 میں ادا کرتے تھے اس کے علاوہ ایک سکول ٹیچر مرزا عبدالحق صاحب کا گھر واقع G-6/1-2 بھی نماز سینٹر تھا۔ چونکہ ابھی تک جماعت کی کوئی باقاعدہ بیت نہیں تھی اس لئے نماز جمعہ اور دیگر جماعتی پروگرام مکرم قریشی نور الحسن صاحب سیکشن آفیسر وزارت تجارت کے ایف ٹائپ کے کواٹر واقع G-6/4 میں منعقد ہوتے تھے ۔ زیادہ تر احمدی احباب راولپنڈی بیت النور میں جمعہ پڑھنے جاتے تھے ۔ ذیلی تنظیموں کے اجلاسات مقامی نظام جماعت کے تحت قائم مراکز نماز میں منعقد ہوتے تھے تاہم بعد میں جماعت کے ایک مخلص دوست مکرم عبدالرحیم پراچہ صاحب نے اپنی وصیت میں آب پارہ مارکیٹ میں ایک پلاٹ صدر انجمن احمدیہ کو دیا اور پھر اپنے خرچ پر ہی صدر انجمن کی ہدایت کے مطابق ایک بلڈنگ بھی تعمیر کروا کر دی۔ جبکہ اس بلڈنگ کی تزئین اور اس میں فرنیچر

وغیرہ کی فراہمی پر اٹھنے والے اخراجات صدر انجمن نے برداشت کئے ۔ یہ بلڈنگ جماعت کے ’’مشن ہاؤس‘‘ کے طور پر کافی عرصہ استعمال ہوتی رہی اس میں ایک وسیع ہال، مربی ہاؤس، مہمان خانہ، کچن اور نیچے دو دکانیں تھیں، مشن ہاؤس کے احاطہ میں مقامی جماعت نے عارضی طور پر ایک سرونٹ کواٹر اور ایک خوبصورت لائبریری قائم کی ۔ یہ کام مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب مربی سلسلہ جو بیت الفضل اسلام آباد کے ایڈمنسٹریٹر کے طور پر بھی خدمات بجالا رہے تھے کی نگرانی میں ہوا۔ مشن ہاؤس تکمیل کے بعد جماعتی اور ذیلی تنظیموں کی سرگرمیوں کا مرکز بن گیا۔ چونکہ یہ عمارت لب سڑک واقع تھی اس لئے احباب جماعت کو یہاں آمدورفت میں کافی سہولت رہتی تھی ۔ بعدازاں بعض ناگزیر حالات اور مجبوری کی بناء پر مشن ہاؤس کی بلڈنگ جماعت کو فروخت کرنا پڑی ۔

50 سال میں جماعت اسلام آباد کی ترقی کا ایک جائزہ

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

''میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں، سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے''۔

(تذکرہ الشہادتین صفحہ 67-66)

پھر فرمایا:۔

''تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف اسکی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے''۔

(الوصیت ر۔خ۔ جلد 20 صفحہ 309)

جماعت اسلام آباد شہر و ضلع کی دن دوگنی رات چوگنی ترقی

اسلام آباد جماعت کی برق رفتار ترقی بھی حضرت اقدسؑ کی اس پُرشوکت پیش گوئی کے پورا ہونے کی ایک روشن اور زندہ مثال ہے۔ تقریباً 50 سال قبل چند افراد پر مشتمل یہ جماعت اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں تک پہنچ گئی ہے۔ ابتداء میں راولپنڈی کی جماعت کا ایک حلقہ ہونے والا شہر اب اپنی ہمہ گیر وسعت کے باعث کئی مربع کلومیٹر پر محیط ہو کر دنیا کے ایک خوبصورت شہر کی

حیثیت حاصل کر گیا ہے اور وفاقی دارالحکومت ہونے کے سبب دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے اور جوں جوں یہ شہر ترقی کر رہا ہے یہاں کی جماعت بھی اسی تیز رفتاری کے ساتھ ترقی کرتی جا رہی ہے۔ اسلام آباد کی جماعت شہر کے ہر سیکٹر کی مناسبت سے 28 حلقوں میں تقسیم ہے اور ہر حلقے کا جماعتی نظام کے تحت ایک صدر اور اس کی مجلسِ عاملہ ہے۔ سہ سالہ معیاد (جولائی 2013 تا جون 2016) میں ان حلقہ جات کے صدران کے اسمائے گرامی درج ذیل تھے۔

نمبر شمار	نام حلقہ	صدر حلقہ
01	G-6	مکرم مظفر احمد صاحب
02	G-7	مکرم ظہور احمد وڑائچ صاحب
03	G-8	مکرم عبدالکریم جاوید صاحب
04	G-9-1/2	مکرم سہیل اختر صاحب
05	G-9-3/4	مکرم بشیر احمد قمر صاحب
06	G-10-1/2	مکرم شریف احمد متّو صاحب
07	G-10-3/4	مکرم رانا طاہر یعقوب صاحب
08	G-11-1/4	مکرم نذر احمد صاحب
09	G-11-2/3	مکرم مرزا ناصر احمد صاحب
10	G-13 / 15	مکرم محمد اقبال احمد صاحب
11	F-6 / F-7	مکرم خالد محمود صاحب
12	F-8	مکرم حامد جلال صاحب
13	F-10	مکرم میجر (ر) عارف شاہد صاحب
14	F-11	مکرم سیٹھ محی الدین صاحب
15	E-11	مکرم ایم اے لطیف شاہد صاحب
16	I-8-1/4	مکرم مقصود احمد خان صاحب
17	I-8-2/3	مکرم خالد ورک صاحب

18	I-9	مکرم نسیم الرحمان صاحب
19	I-10-1/4	مکرم ظہیر احمد ملک صاحب
20	I-10-2/3	مکرم ڈاکٹر مقبول احمد صاحب
21	PWD	مکرم ڈاکٹر طاہر منیر صاحب
22	GHS	مکرم چوہدری محمد اکرم خان صاحب
23	بارہ کہو	مکرم سعید احمد ریحان صاحب
24	سواں گارڈن	مکرم افتخار احمد شمس صاحب
25	مارگلہ ٹاؤن	مکرم مسعود احمد صدیقی صاحب
26	غوری ٹاؤن	مکرم فرخ حمید صاحب
27	DHA	مکرم رانا تنویر احمد صاحب
28	بحریہ ٹاؤن	مکرم شیخ سلطان احمد صاحب

شہر کے ان 28 حلقہ جات کے علاوہ اسلام آباد کی تین ضلعی جماعتیں ہیں۔

1۔NIH۔ 2۔پنڈ بیگوال۔ 3۔ملوٹ

جن کے صدر (16-2013) بالترتیب درج ذیل ہیں:

1۔مکرم احمد دین صاحب۔ 2۔مکرم مسعود احمد صاحب۔ 3۔مکرم دانشمند صاحب

ذیلی تنظیموں مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ نے مرکز کی منظوری سے اپنی اپنی سہولت کے مطابق شہر کو اپنے الگ حلقہ جات میں تقسیم کیا ہوا ہے۔

مربیان کرام

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ مرکز کی طرف سے سال 2016 کے ابتدائی مہینوں تک ضلع اسلام آباد کے لئے چار مربیان مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی ضلع، مکرم داؤد احمد منصور صاحب، مکرم راجہ اطہر قدوس صاحب اور، مکرم ناصر احمد گل صاحب اور دو معلمین مکرم عبد الباسط صاحب اور مکرم اسد محمود

بھٹی صاحب تعینات تھے۔تا ہم دوران سال مکرم داؤد احمد منصور صاحب ریٹائرڈ ہو گئے ،جبکہ مکرم راجہ اطہر قدوس صاحب کا تبادلہ راولپنڈی ہو گیا۔مرکز کی طرف سے مکرم داؤد احمد منصور صاحب کی جگہ مئی 2016 سے مکرم بلال احمد کھوکھر صاحب اور مکرم راجہ اطہر قدوس صاحب کی جگہ مکرم عدنان احمد گل صاحب کی تقرری کی گئی جبکہ اکتوبر 2015 سے مکرم امان اللہ امجد صاحب کی تقرری مربی سلسلہ بیت الرحمن بہارا کہو کی حیثیت سے ہوئی ہے۔اسی طرح مکرم ناصر احمد گل صاحب مربی سلسلہ پنڈ بیگوال کا بھی دوران سال نوشہرہ کینٹ تبادلہ ہو گیا اور ان کی جگہ مرکز نے مکرم انصر محمود ورک صاحب کی تقرری کی ہے۔

جولائی 2016 تا جون 2019 کی سہ سالہ مدت کے لئے منتخب ہونے والے صدران حلقہ جات

نمبر شمار	نام حلقہ	صدر حلقہ
01	G-6	مکرم مظفر احمد صاحب
02	G-7	مکرم ملک منصور احمد صاحب
03	G-8	مکرم عبد الکریم جاوید صاحب
04	G-9-1/2	مکرم فیصل اکرام بھٹی صاحب
05	G-9-3/4	مکرم بشیر احمد قمر صاحب
06	G-10-1/2	مکرم شریف احمد متو صاحب (نومبر 2016 میں مکرم متو صاحب کو بوجوہ ان کے عہدے سے ہٹا دیا گیا اور ان کی جگہ مکرم محمود احمد بھلر صاحب کو صدر نامزد کیا گیا۔)
07	G-10-3/4	مکرم خلیل احمد طاہر صاحب
08	G-11-1/4	مکرم نذر احمد صاحب

09	G-11-2/3	مکرم مرزا ناصر احمد صاحب
10	G-13 / 15	مکرم خواجہ حفیظ احمد صاحب
11	F-6 / F-7	مکرم مجیب الرحمن ایڈووکیٹ صاحب
12	F-8	مکرم حامد جلال صاحب
13	F-10	مکرم میجر (ر) عارف شاہد صاحب
14	F-11	مکرم سیٹھ محی الدین صاحب
15	E-11	مکرم ایم اے لطیف شاہد صاحب (انتخاب کے چند ماہ بعد ان کی طرف سے بوجوہ معذرت کرنے کے مکرم کمانڈر ناصر محمود قریشی صاحب کو صدر نامزد کیا گیا)
16	I-8-1/4	مکرم مقصود احمد خان صاحب
17	I-8-2/3	مکرم خالد ورک صاحب
18	I-9	مکرم نسیم الرحمان صاحب
19	I-10-1/4	مکرم ناصر احمد ایاز صاحب
20	I-10-2/3	مکرم ڈاکٹر مقبول احمد صاحب
21	PWD	مکرم قاضی محمد افضل صاحب
22	GHS	مکرم چوہدری محمد اکرم خان صاحب
23	بارہ کہو	مکرم سعید احمد ریحان صاحب
24	سواں گارڈن	مکرم افتخار احمد شمس صاحب
25	مارگلہ ٹاؤن	مکرم مسعود احمد صدیقی صاحب
26	غوری ٹاؤن	مکرم فرخ حمید صاحب
27	DHA	مکرم رانا تنویر احمد صاحب
28	بحریہ ٹاؤن	مکرم شیخ سلطان احمد صاحب

تین ضلعی جماعتوں کے سہ سالہ انتخابات 19-2016 میں درج ذیل صدران منتخب ہوئے۔

1۔ NIH (مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد قمر صاحب)
2۔ پنڈ بیگوال (مکرم مسعود احمد صاحب)
3۔ ملوٹ (مکرم نفیس احمد صاحب)

ساتواں باب

بیت الذکر اسلام آباد کی تعمیر

بیت الذکر اسلام آباد کی تعمیر کا آغاز اور تعمیر کے مختلف مراحل

بیت الذکر کے پلاٹ کے لئے درخواست

اسلام آباد میں جماعت قائم ہونے کے بعد اس کی اولین بنیادی ضرورت بیت الذکر تھی۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ شروع شروع میں گھروں میں ہی مراکز نماز قائم کئے گئے نماز جمعہ بھی ایک گھر میں ادا کی جاتی رہی۔ مگر احباب کی تعداد میں روز افزوں اضافہ کے باعث یہ امر ناگزیر تھا کہ جلد از جلد زمین حاصل کر کے بیت الذکر کی تعمیر شروع کی جائے۔ چنانچہ 30 جون 1966 کو امیر ضلع جماعت احمدیہ راولپنڈی (مکرم چوہدری احمد جان صاحب مرحوم) نے CDA کو درخواست دی کہ ہماری جماعت کے تقریباً 75 افراد بمعہ فیملی کراچی سے ٹرانسفر ہو کر اسلام آباد میں شفٹ ہو چکے ہیں لہذا CDA کی پالیسی کے مطابق ہماری کیمونٹی کو عبادت گاہ کی تعمیر کے لئے دو پلاٹ دیئے جائیں۔ جماعت احمدیہ کا مطالبہ تھا کہ ایک پلاٹ نماز جمعہ وعیدین کے لئے اور ایک روزانہ کی نمازوں کے لئے ملنا چاہیئے۔

G-6 میں پلاٹ کی الاٹمنٹ اور شر پسندوں کا پلاٹ پر قبضہ

CDA کی طرف سے 1967 میں جماعت کی اس درخواست پر اسلام آباد میں جماعت احمدیہ کو عبادت گاہ کے لئے 12 کنال کا ایک پلاٹ الاٹ ہوا۔ جو G-6/2 کے علاقہ میں F.G High School No 1 سے متصل تھا۔ 14 مارچ 1968 کو اس پلاٹ پر مجوزہ تعمیرات کے نقشہ جات کی منظوری کے بعد ابھی چار دیواری اور سامان رکھنے کے لئے سٹور ہی بنایا گیا تھا کہ 29 اپریل 1968 کو شر پسندوں اور قریبی سکول کے لڑکوں نے اس کے دروازے توڑ دیئے۔ چوکیدار کو مارا پیٹا اور سامان کو آگ لگا دی۔ جس کے بعد مقامی لوگوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔

موجودہ بیت الذکر کے پلاٹ کی الاٹمنٹ

اس صورت حال میں۔ حکام نے مجبوراً جماعت کو نئی الاٹمنٹ کے لئے دو نئے پلاٹ دکھائے۔ان میں ایک موجودہ F-7/3 کا پلاٹ بھی تھا۔اس پلاٹ کا سائز 240x270(14.4 کنال) تھا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ جو ان دنوں اسلام آباد میں موجود تھے اس پلاٹ کو دیکھنے کے لئے از راہ شفقت خود موقع پر تشریف لائے ۔ پلاٹ کو ایک نظر دیکھنے کے بعد فرمایا کہ ''اس پلاٹ کو فوراً لے لیں اور جلد کام شروع کریں'' چنانچہ حضور کی منظوری ملنے کے بعد جماعت نے اس پلاٹ کے لئے CDA کو درخواست دی جس کے نتیجے میں یہ پلاٹ یکم جولائی 1968 کو الاٹ ہوا اور 29 نومبر 1968 کو قبضہ ملا۔

1968 میں خلافت ثالثہ کے دور میں ہی اسلام آباد میں امارت کا قیام عمل میں آیا۔مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب (مرحوم) جماعت احمدیہ اسلام آباد کے پہلے امیر منتخب ہوئے ان کے ہی دور میں پلاٹ کا قبضہ حاصل کرنے کے فوراً بعد اس پر تعمیراتی کام کی ابتدا ہوئی ۔حضور کی منظوری سے ایک تعمیر کمیٹی بنائی گئی جس کے صدر مکرم طیب علی شیخ صاحب اور انکے نائب مکرم چوہدری عبدالغنی رشدی صاحب تھے حضور کے ارشاد کے تحت ہر ہفتہ امیر صاحب اسلام آباد تعمیر کے بارے میں حضور کو رپورٹ بھجواتے تھے۔

بیت الذکر کی تعمیر کے دوران مخالفین کی رکاوٹیں

یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ جگہ ایک جنگل اور زمین بہت ڈھلوان تھی ۔جگہ جگہ وسیع وعمیق گڑھے تھے اور ایک بڑا نالہ بھی اس سے ملحق تھا چنانچہ اس نالہ کی وجہ سے ہی بڑے بڑے پتھروں کی 270 فٹ لمبی اور اندازاً 17 فٹ اونچی دیوار بطور پشتہ تعمیر کرنا پڑی۔حضور کے ارشاد پر تعمیر کے کام کا آغاز کیا گیا 17 جنوری 1969 کو عارضی شیڈ کی منظوری ملی۔ایک عارضی بیت الذکر ٹین کی چادروں کی چھت ڈال کر بنائی گئی کافی عرصہ اس میں نمازیں پڑھی جاتی رہیں بعد میں باقاعدہ مسجد کا کچھ حصہ بننے

پر اسے مختلف جماعتی کاموں بشمول رہائش استعمال میں لایا جاتا رہا۔ بالآخر 2001 میں اس عارضی شیڈ کو گرا دیا گیا۔ اس پلاٹ کے نقشہ جات 26 مارچ 1971 کو CDA کی طرف سے پاس ہوئے۔ ان نقشہ جات میں لائبریری، مربی ہاؤس، باتھ رومز، لجنہ ہال وغیرہ شامل تھے۔ ابھی بیت الذکر کا کام ابتدائی مراحل میں ہی تھا اور اس کا ڈھانچہ ہی بنا تھا کہ 1974 میں مخالفین نے اسے بھی آگ لگا دی۔ اور ساتھ ہی سول کورٹ میں بیت الذکر کی تعمیر کے خلاف مقدمہ درج کر دیا بعد ازاں تعمیر کے دوران بار بار بہت سی مشکلات سدراہ بنیں مگر احباب جماعت کے اخلاص اور جذبہ خدمت کے باعث تعمیر کا کام جاری رہا اور تمام مشکلات پر قابو پایا جاتا رہا۔ 1976 میں مکرم لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالعلی ملک صاحب (مرحوم) امیر جماعت منتخب ہوئے۔ بیت الذکر کا چھت انہیں کے دور امارت میں ڈالا گیا۔ راولپنڈی اسلام آباد کے خدام و انصار نے تین دن مسلسل وقار عمل کے ذریعہ چھت ڈالنے کا کام مکمل کیا۔ مارچ 1976 میں تعمیر کا کام ایک عدالت کے حکم پر روکنا پڑا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اگرچہ بیت الذکر کا کام CDA انتظامیہ کی منظوری سے شروع کیا گیا تھا۔ لیکن مخالفین ہر قدم پر روک ڈالتے رہے اس وقت تک جس قدر تعمیر ہو چکی تھی وہ ایک عدالت سے دوسری عدالت کے حکم امتناعی کے وقفوں کے دوران ہوئی۔ جنرل ریٹائرڈ عبدالعلی ملک صاحب کے بعد مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب (مرحوم) اور مکرم محمد علیم الدین صاحب (مرحوم) اور بعد ازاں مکرم منیر احمد فرخ صاحب کے دور امارت میں بھی تعمیر کا کام جاری رہا۔

82-1981 میں مخالفین نے پھر ہائی کورٹ سے حکم امتناعی لے لیا۔ جب پہلے اور دوسرے حکم امتناعی کے دوران دو تین روز کا وقفہ ملتا تو بقیہ ادھورے کام مکمل کئے جاتے۔ 1995 تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

بارشوں میں اور گرمیوں میں صحن میں نماز پڑھنا بہت مشکل تھا اس مشکل کو عارضی طور پر دور کرنے لئے تقریباً گیارہ سال تک شامیانے لگا کر نماز پڑھی جاتی رہی۔ ہر جمعہ اور عیدین پر شامیانے وقت سے پہلے لگتے۔ خواتین کے لئے درمیان میں ایک قنات لگتی تھی گو اس کا کرایہ سالانہ لاکھوں

روپے بنتا تھا لیکن ایک ہمدرد شامیانہ ساز نے بغیر کسی رکاوٹ کے اس فرض کو خوب نبھایا۔ پھر ان شامیانوں کی جگہ موجودہ فائبر کنوپی لگائی گئی جو انتہائی رازداری سے صرف ایک ہفتہ کے اندر اندر لگی اس قسم کی تعمیر کا کام اتنی جلدی مکمل کیا جاتا کہ ایک جمعہ پر جب لوگ آتے تو کچھ نہ ہوتا تھا دوسرے جمعہ آتے تو وہاں تعمیر مکمل ہو چکی ہوتی تھی لیکن یہ جتنا بھی کام ہوا اس وقت صرف اور صرف عارضی ضرورت کے لئے ہوتا تھا نہ اس کا ڈیزائن تھا نہ کوئی اس کا منظور شدہ نقشہ یا ماسٹر پلان تھا۔

بیت الذکر کی تعمیر / مثالی وقارعمل - ایمان افروز مناظر کے بارے میں احباب جماعت کے تاثرات

موجودہ بیت الذکر کی تعمیر میں جماعت کے ہر فرد، پیر و جوان نے جس جوش و جذبے سے حصہ لیا ہے وہ ہماری تاریخ کا ایک انمٹ اور روشن باب ہے۔ مالی قربانیاں اپنی جگہ اہم ہیں لیکن ہاتھوں سے مزدور کی طرح کام کرنا اور کوئی شرم یا عار محسوس کئے بغیر امیر و غریب حاکم و محکوم اور افسر و ماتحت کا ایک صف میں کھڑے ہو کر ’’وقارعمل‘‘ میں حصہ لینا جماعت احمدیہ کا طرہ ءامتیاز ہے۔ بیت الذکر کی تعمیر کے دوران ہونے والا ایسا ہی ایک وقارعمل جماعت احمدیہ اسلام آباد کی تاریخ کا ایک یادگار واقعہ ہے آیئے اس کی تفصیل چند ’’واقفان حال‘‘ کی زبانی سنتے ہیں۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسلام آباد میں بیت الذکر کی تعمیر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی براہ راست نگرانی اور سرپرستی میں شروع ہوئی۔ کام کی روزمرہ نگرانی کے لئے ایک ’’مسجد کمیٹی‘‘ بنائی گئی تھی جس کے ایک رکن محترم شریف احمد صاحب متو تھے۔ جو آج بھی بقید حیات ہیں۔

محترم شریف احمد متو صاحب جماعت اسلام آباد کے ابتدائی مکینوں میں سے ایک ہیں جو مارچ 1967 میں کراچی سے بحیثیت ایک سرکاری ملازم ٹرانسفر ہو کر اسلام آباد آئے۔ آپ فرماتے ہیں:۔کہ ’’مسجد کے تمام اخراجات کی ادائیگی حضور انور کی منظوری سے خاکسار کیا کرتا تھا اور تمام حسابات حضور انور خود چیک فرماتے تھے۔ اخراجات میں کفایت شعاری اور حسابات کی سخت نگرانی میں حضورؒ

کی ذاتی دلچسپی اور دعاؤں کا ہی نتیجہ تھا کہ جو کام 80-90 ہزار روپے میں ہونا ہوتا تھا وہ 5-6 ہزار میں ہو جاتا تھا۔ اس سلسلہ میں خاکسار صرف ایک واقعہ لکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب ہمیں یہ پلاٹ الاٹ ہوا تو اس کو لیول کرنے کا خرچہ 90 ہزار روپے آتا تھا چونکہ جس جگہ بیت الذکر تعمیر ہوئی ہے وہاں 18-18 فٹ گہرے گڑھے تھے۔ مخالف مولوی کہا کرتے تھے کہ G-6 کے پلاٹ سے ہم نے ان کو بھگا دیا ہے اور یہاں سے یہ خود ہی بھاگ جائیں گے۔ حضور کا ارشاد تھا کہ یہ پلاٹ 6 ہزار میں لیول ہوگا۔ خاکسار، شیخ عبداللطیف خان صاحب اور عبدالحق ورک صاحب جگہ جگہ جاتے متعلقہ لوگوں سے بات کرتے لیکن کام نہ بنتا آخر کم سے کم 34 ہزار روپے میں بات بنی لیکن جب حضور کو بتایا تو فرمانے لگے کہ 6 ہزار روپے سے زیادہ خرچ کرنا ہی نہیں۔ ہوا یوں کہ ہم (Soil Conservation Director) کے دفتر گئے انہوں نے 34 ہزار کا تخمینہ بتایا مگر جب ہم بڑے افسر کے پاس گئے تو اس نے 17 روپے فی گھنٹہ کے حساب سے ٹریکٹر دے دیا جس کا کل خرچ 6 ہزار روپے بنا۔ اس سلسلہ میں ایک لطیفہ بھی سننے کے لائق ہے وہ یہ کہ گراؤنڈ لیولنگ کے انچارج شیخ عبداللطیف خان صاحب مرحوم تھے ایک دن آئے اور کیا دیکھتے ہیں کہ ٹریکٹر والا کام نہیں کر رہا اس سے پوچھا بھئی کیا ہوا تو کہنے لگا کہ اس جگہ پر شاید قبرستان تھا دیکھو یہ ہڈیاں ہیں میں یہاں کام نہیں کروں گا شیخ صاحب نے اس سے نام پوچھا تو اس نے کہا ''یعقوب مسیح''، شیخ صاحب نے کہا کام کرو میں ''لطیف موصی'' ہوں وہ سمجھا کہ شائید یہ بھی عیسائی ہے جس کا نام ''لطیف مسیح'' ہے چنانچہ اس نے انہیں اپنا ہم مذہب بھائی سمجھ کر دوبارہ کام شروع کر دیا۔''

جماعت اسلام آباد کے ایک اور قدیمی رکن اور بزرگ محترم خالد ورک صاحب جو اس وقت بھی جماعت کے فعال رکن ہیں اپریل 1964 میں کراچی سے بطور سرکاری ملازم اسلام آباد ٹرانسفر ہو کر آئے تھے تحریر فرماتے ہیں ''بیت الذکر کی ڈیزائننگ کا کام سب سے پہلے جماعت راولپنڈی کے ایک مخلص خادم اور ماہر ڈرافٹسمین مکرم عبدالغنی رشدی صاحب نے کیا تھا۔ خاکسار ان کے ساتھ ان کے معاون کے طور پر کام کرتا تھا محترم رشدی صاحب کی نگرانی ہی میں بیت الذکر کی تعمیر شروع ہوئی

بلڈنگ کے تقریباً تمام کالم سات فٹ تک پہنچے تھے اور سائیڈ ونگز (عورتوں اور مردوں والا حصہ) کی چھت ڈالی گئی تھی کہ محترم رشدی صاحب اللہ کو پیارے ہو گئے اس کے بعد کافی عرصہ کام بند رہا۔ پھر جنرل (ر) عبدالعلی ملک صاحب کے دورامارت میں جب چند دنوں کے لئے عدالت کا حکم امتناعی ختم ہوا تو ہنگامی طور پر بیت الذکر کے سنٹرل ہال کے پلرزا اٹھا کر اس کی چھت ڈالی گئی Main Entrance اور تینوں اطراف کے برآمدے بھی بنوائے گئے ان دنوں کوئی بھی ہماری ''بیت'' کے لئے کام کرنے کو تیار نہ تھا بڑی مشکل سے اس پر دس فٹ کی لکڑی کی شٹرنگ کر کے چھت ڈالنے کا انتظام کیا گیا تاہم جب سنٹرل ہال کی جو 50x50 فٹ کی تھی شٹرنگ کا وقت آیا (یہ دن عدالت کے حکم امتناعی کے خاتمہ کا آخری دن تھا تو شٹرنگ ٹھیکیدار (جو کہ غیر احمدی تھا) کے پاس لیبر کے طور پر کام کے لئے 60 آدمی تھے اور اس کا خیال تھا کہ اگر دو روز متواتر کام کیا جائے تو بمشکل شٹرنگ مکمل ہو سکے گی۔ اس وقت کے امیر جماعت مکرم و محترم جنرل (ر) عبدالعلی ملک صاحب نے راولپنڈی اسلام آباد کے خدام وانصار کو وقار عمل کے لئے پہلے ہی سے بلا رکھا تھا چنانچہ دو ٹیمیں بنائی گئیں ایک ٹھیکیدار کی ٹیم تھی اور دوسری جماعت کے خدام وانصار کی اور شٹرنگ کے لئے آدھا آدھا حصہ دونوں ٹیموں میں بانٹ دیا گیا جماعت کی ٹیم میں بڑے بڑے سول اور فوجی آفیسر اور بیوروکریٹ بھی تھے اور عام افراد بھی۔ اس میں جوان بھی تھے اور بوڑھے بھی اور سب ہشاش بشاش۔ جب کام شروع ہوا تو یہ بڑا ایمان افروز اور ولولہ انگیز منظر تھا غیر احمدی ٹھیکیدار حیران و ششدر تھا کہ '' بابولوگ'' بجری سیمنٹ اور ریت کے مکسچر کی تگاریاں کس تیزی سے ایک دوسرے کو پکڑاتے ہوئے اتنی بلندی تک اوپر پہنچاتے اور خالی تگاریاں دوسری قطار سے واپس زمین پر لا رہے ہیں اور افسر و ماتحت امیر و غریب کی کوئی تمیز نہیں چنانچہ کام انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ ہوا اور مقررہ وقت سے کوئی نصف گھنٹہ پہلے ہی مکمل کر لیا گیا۔''

کیلگری (کینیڈا) سے جماعت اسلام آباد کے ایک قدیمی رکن اور بزرگ سکواڈرن لیڈر (ر) مشتاق احمد شائق صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

’’سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ جہاں دشمنان احمدیت کے خطرناک عزائم اور اُن پر عملد درآمد کے واقعات سے پُر ہے وہاں بعض نیک فطرت افراد کا جراتمندانہ کردار اور نیکی کے واقعات بھی تاریخ کا حصہ بن جاتے ہیں 79-1978 کے دوران جماعت احمدیہ اسلام آباد کے لئے مسجد کی تعمیر کافی پریشانی کا باعث بنی ہوئی تھی کیونکہ اس کی تعمیر کا کام مخالفین احمدیت کے مخالفانہ حربوں کی وجہ سے بار بار رک جاتا تھا۔ ان ایام میں جماعت اسلام آباد کو یہ فخر حاصل تھا کہ اس کی امارت 1965 کی پاک بھارت جنگ میں چونڈہ کے محاذ کے ہیرو جنرل (ر) عبدالعلی ملک صاحب کے پاس تھی جبکہ ایک اور مخلص اور تجربہ کار خادم سلسلہ محترم شیخ عبدالوہاب صاحب نائب امیر تھے راقم الحروف ان دنوں دیر چترال روڈ پر سرنگ بنانے والی کمپنی لواری ٹنل آرگنائزیشن میں بحیثیت ڈائریکٹر سیفٹی اینڈ سیکورٹی خدمات سرانجام دے رہا تھا اور اسلام آباد کے سیکٹر ایف سیون ون میں رہائش پذیر تھا۔ موجودہ بیت الذکر کا جو مرکزی سقفی حصہ ہے یہ رقبہ کے لحاظ سے 50X50 فٹ لمبا چوڑا ہے اس کی تعمیر کا ٹھیکہ ایک غیر احمدی ٹھیکیدار کو دیا گیا تھا جس نے یہ کام عرصہ چھ ماہ سے مکمل کیا ہوا تھا مگر بار بار کی رکاوٹوں اور عدالتی احکامات کے باعث چھت ڈالنے کی نوبت نہیں آرہی تھی جبکہ ہم نے تمام بلڈنگ میٹریل بھی جمع کر رکھا تھا خیال تھا کہ جونہی موقع ملے گا ہم چھت ڈال دیں گے لیکن دشمنان احمدیت یکے بعد دیگرے عدالت سے حکم امتناعی حاصل کر لیتے تھے جس کی وجہ سے دن ہفتوں میں اور ہفتے مہینوں میں تبدیل ہو رہے تھے لیکن جب خدا تعالیٰ جو بڑا ہی مسبب الاسباب ہے سبب پیدا کرنا چاہتا ہے تو خود بندوبست فرما دیتا ہے۔

ہوا یوں کہ ان دنوں ایک ہفتہ ایسا آیا کہ حکومت نے ہفتہ کے دن چھٹی کا اعلان کر دیا اور دشمن کے لئے حکم امتناعی لینا ناممکن ہو گیا ایسا لگتا تھا کہ اللہ نے ہماری دعاؤں کو سن لیا اور ہمیں چھت ڈالنے کے لئے ہفتہ اور اتوار اکٹھے دو دن مل گئے راولپنڈی کی بیت النور اور اسلام آباد کی زیر تعمیر بیت الذکر میں نماز جمعہ کے بعد اعلان کروا دیا گیا کہ تمام دوست بروز اتوار صبح نو بجے وقار عمل کے لئے بیت الذکر اسلام آباد پہنچ جائیں ۔ چنانچہ تقریباً دو صد احباب جن میں خدام اور انصار شامل تھے نو بجے صبح

بیت الذکر پہنچ گئے ان میں ہر پیشہ سے تعلق رکھنے والے پیر و جواں احباب شامل تھے تعمیراتی کاموں کے ماہر پاک آرمی کے دو تجربہ کار سول انجنیئر بریگیڈئیر چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب اور کرنل انیس احمد صاحب بھی وقار عمل کے لئے موجود تھے جنہوں نے چھت پر جا کر لوہے کا سریا ڈالنے والے کام کا تکنیکی لحاظ سے معائنہ کیا۔ہم نے نیچے سیمنٹ ریت اور بجری تینوں چیزوں کو مکس کرنے کے لئے دو مکسروں اور اسی طرح تقریباً ایک سو تگاریوں کا بندوبست کیا ہوا تھا وقار عمل شروع کرنے سے قبل تمام دوستوں کو ایک لائن میں کھڑا کیا گیا امیر جماعت جنرل (ر) عبدالعلی ملک صاحب نے دعا کرئی اور ساتھ ہی مکسروں پر متعین احباب نے کام شروع کر دیا۔تگاری کے بعد تگاری اوپر جانی شروع ہوگئی چنانچہ دوپہر کے ڈیڑھ بجے تک خدا کے فضل سے آدھی چھت مکمل کر لی گئی اسکے بعد ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھی گئیں اور سب شرکاء کو کھانا پیش کیا گیا اڑھائی بجے پھر کام شروع کر دیا گیا بچوں نوجوانوں اور بوڑھوں کا ولولہ اور جذبہ قابل دید تھا چنانچہ خدا کے فضل کے ساتھ سوا چھ بجے شام پوری چھت پر کام مکمل کرلیا گیا محترم امیر صاحب نے تمام احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جس کے بعد سب لوگ واپس اپنے گھروں کی طرف روانہ ہو گئے۔

محترم امیر صاحب نے ''بیت'' کی حفاظت اور سیکورٹی کے انتظام کے بارے میں خاکسار سے دریافت فرمایا تو میں نے تمام انتظامات کے متعلق ان کو بریف کیا اور بتایا کہ خدام انشاءللہ دن رات ڈیوٹیاں دینے کے لئے تیار ہیں۔

چھت کو ڈالے ہوئے چالیس دن گذر گئے تو محترم امیر صاحب نے خاکسار سے پوچھنا شروع کر دیا کہ ٹھیکیدار جنہیں ''صوفی صاحب'' کہا جاتا تھا کو بلائیں اور ان سے کہیں کہ وہ شٹرنگ کھولے تا کہ دیکھا جا سکے کہ چھت کیسی پڑی ہے کہیں ہنی کومبنگ ''Honey Combing'' تو نہیں ہوئی میں ہر روز مغرب کی نماز کے لئے مسجد آتے جاتے صوفی صاحب کے ڈیرے پر جاتا تھا لیکن وہ ملتے ہی نہ تھے۔پچاس دن گذر گئے خاکسار کو بھی فکر لاحق ہوگئی جنرل صاحب مجھ سے بھی زیادہ متفکر تھے اور ہر روز مجھے فرماتے کہ صوفی صاحب کہاں غائب ہیں وہ کیوں نہیں آ کر شٹرنگ کھولتے۔خدا کا شکر ایک

بیت الذکر اسلام آباد کی تعمیر کے مختلف مراحل کی چند تصویری جھلکیاں







احمدیہ بیت الذکر کا ایک خوبصورت منظر





دن میں نماز عشا کے بعد قدرے دیر سے واپس جا رہا تھا تو راستے میں صوفی صاحب اپنے ڈیرے پر چار پائی پر بیٹھے مل گئے علیک سلیک ہوئی میں نے ان سے کسی قدر برہمی سے پوچھا کہ ''آپ بالکل غائب ہیں جنرل صاحب ہم پر سخت ناراض ہیں آپ شٹرنگ کیوں نہیں کھولتے آخر وجہ کیا ہے'' اس نے جواب میں کہا شائق صاحب کیا بتاؤں میرے لئے کیا مشکلات درپیش ہیں'' میں نے ہمدردانہ لہجے میں پوچھا کہ ''خیر ہے'' کہنے لگے کہ وعدہ کریں کہ جنرل صاحب کو نہیں بتائیں گے میں نے کہا کہ بتائیں تو سہی کیا مشکل درپیش ہے تا کہ اس کا ازالہ کیا جا سکے۔ کہنے لگے۔

''چھت ڈالنے کے بعد جو پہلا جمعہ آیا اس دن ہماری مسجد میں جمعہ کی نماز کے بعد مفتی محمود صاحب (وزیر اعلیٰ سرحد) نے مجھ سے کچھ حاضرین کے سامنے پوچھا کہ مرزائیوں کی مسجد کی چھت کی شٹرنگ آپ کی ہے؟ تو میں نے مثبت جواب دیا پھر مجھ سے پوچھا کہ تماری ساری شٹرنگ کی کتنی قیمت ہوگی اور آپ نے ان لوگوں سے شٹرنگ لگانے کا معاوضہ بھی لینا ہوگا۔ میں نے بتایا کہ کل رقم ایک لاکھ ساٹھ ہزار بنتی ہے مفتی صاحب نے فرمایا ''میں آپ کو تین لاکھ روپے ابھی دیتا ہوں تم جا کر شٹرنگ کو آگ لگا دو۔ جب میں نے ان کے یہ الفاظ سنے تو میں سخت پریشان ہو گیا میں نے بڑے جوش میں آکر انہیں کہا کہ جناب! جس دن میں نے شٹرنگ لگائی تھی میں نے مرزائیوں کی مسجد سمجھ کر نہیں لگائی تھی بلکہ خدا کا گھر سمجھ کر لگائی تھی آپ مجھے تین لاکھ کی جگہ پانچ لاکھ روپے بھی دیں میں یہ کام نہیں کروں گا یہ کہہ کر میں مسجد سے باہر آ گیا اب آپ بتائیں میں سوائے خاموش رہنے کے اور کیا کر سکتا تھا میرا خیال تھا کہ معاملہ قدرے ٹھنڈا ہو جائے تب آپ کو گھر آ کر بتا دوں گا''

چنانچہ اگلے دن میں نے صوفی صاحب کے بتائے ہوئے حالات سے جنرل صاحب اور شیخ عبدالوہاب صاحب نائب امیر کو آگاہ کیا تو جنرل صاحب نے تمام حالات سن کر مجھ سے فرمایا کہ صوفی صاحب کو ہم نے کتنا کرایہ دینا ہے میں نے عرض کیا کہ چھ ماہ کا کرایہ ساٹھ ہزار روپے بنتا ہے۔ ہوسکتا ہے کچھ زیادہ ہو تو آپ نے فرمایا کہ کرایہ کے علاوہ صوفی صاحب کو ایک لاکھ روپیہ مزید ادا کر دیا جائے۔

جہاں تک مجھے یاد ہے صوفی صاحب نے صرف مبلغ ایک لاکھ روپے لینا قبول کیا تھا اور وہ بھی بڑے اصرار کے بعد۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آج اسی چھت کے اردگرد ہماری بیت الذکر ایک وسیع اور قابل دید عمارت میں تبدیل ہو چکی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک

ٹھیکیدار صوفی صاحب کا یہ جراتمندانہ کردار ہمیں ان کے لئے ہمیشہ دعا کا موقع فراہم کرتا رہے گا۔''

جماعت اسلام آباد کے ایک اور قدیمی اور مخلص بزرگ مکرم عطاء الرحمن خان صاحب بیت الذکر کی تعمیر کے ضمن میں ایک تاریخی واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''ایک دفعہ گرمی کا موسم تھا موجودہ ہال والی جگہ پر شامیانے لگا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ طوفانی بارش شروع ہوگئی۔ شامیانے کی طنابیں ایسے کٹ رہی تھی جیسے کوئی تیز دھار تلوار سے کاٹ رہا ہو۔ تاہم اس تیز ہوا اور بارش کا مسیح موعودؑ کے غلاموں پر کچھ بس نہ چلا اور جمعہ پڑھا گیا البتہ حضور نے خطبہ مختصر کر دیا اور نماز پڑھا کر جاتے ہوئے یہ ارشاد فرما گئے کہ اپنی مسجد بنا لو ورنہ میں آئندہ جمعہ نہیں پڑھاؤں گا۔'' مکرم عطاء الرحمن خان صاحب بیت الذکر کی تعمیر میں اپنی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب کی وفات کے بعد کافی عرصہ تک عدالت کے حکم امتناعی کی وجہ سے بیت الذکر کی تعمیر کا کام بند رہا۔ آخر جب محترم جنرل (ریٹائرڈ) عبدالعلی ملک صاحب کی امارت کے دوران حکم امتناعی کچھ دنوں کیے لئے ختم ہوا۔ اس وقت تک اس کے آرکیٹیکٹ مکرم عبدالغنی رشدی صاحب بھی وفات پا چکے تھے۔ جنرل صاحب نے مکرم ٹھیکیدار محمد دین صاحب کو شٹرنگ مکمل کرانے اور پرانی لگی ہوئی شٹرنگ کو قابل اعتماد بنانے کی ڈیوٹی سونپی اور مکرم خالد ورک صاحب کو بطور آرکیٹیکٹ نگران اور خاکسار کو ان دونوں کے ساتھ معاونت کرنے اور سیمنٹ، ریت، بجری، سریا وغیرہ مہیا کرنے کی ڈیوٹی لگائی چنانچہ احمدیہ بیت الذکر کے مین ہال کی چھت خاکسار نے ان ہر دو احباب کی ہدایات کی روشنی میں ڈلوائی۔

عدالتی حکم امتناعی کے باعث تین چار سال پرانی لگی شٹرنگ انتہائی بوسیدہ اور ناقابل اعتماد ہو

چکی تھی اس لئے جماعت کے انجنیئروں کے مشورہ سے چھت کے اوپر موٹے سریے کے 4/5 Cantilever بیم ڈال دیئے گئے۔ ٹھیکیدار عبدالغفار صاحب اور ٹھیکیدار عبدالستار صاحب نے مستریوں, مزدوروں اور خدام کی مدد سے چھت ڈالی جو آج تک قائم ہے۔ الحمدللہ۔ جب شٹرنگ کھول دی گئی تو چھت کا پلستر مکرم محمد سلیم نائیک صاحب نے کروادیا۔ دیواریں اور پلستر خاکسار اور ٹھیکیدار پرویز احمد ظفر کے مستریوں نے دن رات ایک کر کے مکمل کیا۔ رمضان کے مہینہ میں رات کے وقت خاکسار کے ساتھ 7/8 مستری ہوتے اور ساتھ خدام الاحمدیہ اور دن کے وقت پرویز احمد ظفر کے مستری اور خدام۔ مسجد کے اندر اور برآمدہ میں چپس پرویز احمد ظفر صاحب نے ڈالی۔''

بیت الذکر کے لئے بجلی کے کنکشن کے حصول کے سلسلہ میں آپ فرماتے ہیں۔

''خاکسار چونکہ واپڈا میں بحیثیت ڈرافٹسمین ملازم تھا اس لئے پہلی دفعہ جب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بھائی مکرم میاں انور احمد صاحب مرحوم کیساتھ نماز جمعہ کے لئے مسجد گیا تو اس وقت بیرک والی عارضی مسجد تھی نماز کے بعد جب میاں صاحب نے مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب کے ساتھ خاکسار کا تعارف کرایا (میاں انور احمد صاحب نے مردان سے شادی کی تھی اس طرح وہ اور ان کی بیگم صاحبہ مرحومہ خاکسار کو جانتے تھے) تو مکرم امیر صاحب بڑے گرمجوشی سے ملے اور خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ مسجد میں بجلی نہیں ہے۔ ساتھ ہی مکرم شیخ عبداللطیف صاحب جو کہ مولانا عبدالمالک خان صاحب کے بھانجے تھے ان کو بلایا اور خاکسار کے ساتھ تعارف کروا کر فرمایا کہ کل ان کے دفتر جا کر کنکشن حاصل کرنے کی کوشش کریں اور ساتھ ہی مکرم شریف احمد متو صاحب کو کہا کہ آپ بولان ریڈیو والوں کے پاس جا کر پنکھوں اور لاؤڈ سپیکر کا بندوبست کریں میں اگلہ جمعہ انشاء اللہ لاؤڈ سپیکر پر پڑھاؤں گا چنانچہ دوسرے دن شیخ لطیف احمد صاحب دفتر تشریف لائے اور کنکشن حاصل کر لیا۔ الحمد اللہ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ دورہ یورپ کے بعد جب اسلام آباد تشریف لائے تو حضور نے یہاں جمعہ پڑھایا۔ خاکسار کو محترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت نے ارشاد فرمایا کہ میں یقین چاہتا ہوں کہ خطبہ کے دوران بجلی فیل نہیں ہوگی

چنانچہ خاکسار نے جنریٹر کا بندوبست کیا جو معجزانہ رنگ رکھتا ہے کیونکہ اس وقت یہ جنریٹر سوائے چیف انجینیر (اس وقت اسے پراجیکٹ ڈائریکٹر کہتے تھے) کی تحریری اجازت کے کوئی شخص نہیں لے سکتا تھا لیکن خاکسار نے اپنے دستخطوں سے حکمنامہ جاری کر کے حاصل کر لیا جس پر پورا محکمہ حیران تھا۔‘‘

2001 سے 2008 کے تعمیر کے مختلف مراحل اور افتتاحی تقاریب کی رُوداد

مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب مرحوم اور مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب (مرحوم) کی امارت میں بڑھتی ہوئی جماعتی ضروریات کے پیش نظر اس جگہ کو زیادہ سے زیادہ استعمال میں لانے کے لئے نئے سرے سے ایک تعمیر بیت الذکر کمیٹی کا قیام عمل میں آیا۔ اس وسیع تر منصوبے کے لئے آرکیٹیکٹ اور انجنیر ز کے مشوروں سے چھ فیزوں پر مشتمل ایک ماسٹر پلان تیار کیا گیا۔ ان فیزوں میں تعمیر کی تفصیل آگے بیان کی جائے گی۔ کافی لمبے عرصے بعد مکرم منیر احمد فرخ صاحب کی امارت میں ہائی کورٹ سے حکم امتناعی اپریل 2001 میں خارج ہوا اس موقع کو جماعت اسلام آباد کسی طرح پر ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی سو باضابطہ منصوبہ بندی کے تحت تعمیر جاری رکھی گئی مختلف فیزز میں کام ہوا جس کی تفصیل یہ ہے۔

فیز 1 :۔ مربی ہاؤس، لائبریری بلاک، گیسٹ ہاؤس اور سٹاف کواٹرز وغیرہ شامل تھے۔ جون 2001 میں مکمل ہوا۔

فیز 2:۔ باتھ رومز، آفس بلاک اور چار دیواری وغیرہ

فیز 3:۔ آفس بلاک، بیت الذکر کے مین ہال کو شمال کی جانب بڑھانا، کانفرنس ہال، ڈسپنسری اور کمپیوٹر ہال وغیرہ

فیز 4:۔ لجنہ کے لئے تین بڑے ہال جنوبی سائیڈ اور ان کے دفاتر (یہ CDA نے منظوری میں دو کر دئے)

فیز 5:۔ دوسرے شہروں سے جو طالب علم آتے ہیں ان کی ضرورت کے لئے ہاسٹل بنانا۔ لیکن یہ فیز فی الحال موخر کر دیا گیا ہے۔

ان تمام فیز ز کا تخمینہ تقریباً چار کروڑ روپے تھا۔ جس کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ازراہ شفقت عطا فرمائی تعمیر کی ذمہ داری M/s King Concrete Builders(Pvt Ltd) کو سونپی گئی۔ جس کے سربراہ مکرم میجر نواز منہاس صاحب اور میجر جاوید منہاس صاحب تھے جبکہ ان کے ساتھ آرکیٹیکٹ مکرم شیخ تنویر احمد صاحب تھے۔ 10 اکتوبر 2000 کو فیز (1) کی تعمیر کے کام کا آغاز باقاعدہ دعاؤں اور صدقات سے صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے اپنے دست مبارک سے فرمایا۔ اس فیز کی تکمیل کے بعد 14 اکتوبر 2001 کو اس کا افتتاح بھی مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے ہی فرمایا۔

افتتاحی تقریب سے محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کا خطاب

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ:۔

''محترم امیر صاحب نے جو رپورٹ اور استقبالیہ پیش کیا ہے اور اس میں جماعت احمدیہ اسلام آباد کی کامیابیوں، قربانیوں، بالخصوص تعمیر بیت الذکر کے لحاظ سے جو کام ہوئے اس کی تفصیل بیان کی ہے۔ وہ بہت خوش کن ہے مگر ایک بات یاد رکھیں کہ یہ سب کچھ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کی برکت سے وابستہ ہے 1882 میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو الہام ہوا تھا کہ وسع مکانک'' اپنے مکان کو وسیع کرو'' پھر 1897 میں الہاماً آپ کو بتایا گیا کہ لوگ جوق در جوق تیری جماعت میں شامل ہونگے۔ اس کے عملی نظارے اب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ امیر صاحب نے ذکر کیا ہے کہ دعا کریں کہ یہ پراجیکٹ آئندہ کئی سالوں کے لئے'' کافی'' ہو۔ مگر میں کہتا ہوں کہ آپ کی یہ دعا'' قبول'' نہیں ہوگی۔ اور آپ کا یہ

جدید کمپلیکس بھی چھوٹا ہو جائے گا۔ انشاءاللہ (اس موقع پر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی ایک رویا کا بھی ذکر کیا جس میں خدا تعالیٰ نے آپ کو بھی الہاماً وسع مکانک کی طرف متوجہ کیا تھا اور یہ کہ مخالفین کے منصوبوں کے دفاع کے لئے ہم کافی ہیں۔ حضور نے فرمایا تھا کہ میں جماعت کو متوجہ کر دوں کہ آپ بھی اس میں شامل ہیں) ایم ٹی اے سٹوڈیو کا قیام بھی بہت خوش کن ہے۔ اسلام کا صحیح چہرہ دکھلانا ضروری ہے اور آجکل کے حالات میں تو اور بھی اشد ضروری ہے اور ایم ٹی اے اس کا بہترین ذریعہ ہے۔ لائبریری کا قیام بھی بہت اچھا ہے دینی تعلیم کے حصول کے لئے بھی مختلف مضامین اور شعبوں کی کتب اس میں رکھی جائیں ہومیوڈسپنسری کا قیام بھی بہت مفید ہے خدمت خلق کے جذبے کے تحت ایسی ڈسپنسری کا قیام بھی دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل میں ممد ہے۔ اس طرف خاص توجہ دیں کہ خدمت خلق کے جذبے کے تحت کام ہو۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہومیوپیتھی والی کتاب مختلف بک سٹالز پر موجود ہے اور لوگ اس کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ مگر ڈسپنسری کا قیام امراض کے صحیح علاج کے لئے بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس ڈسپنسری کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کے موافق عمدہ طور پر چلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کی روشنی میں اپنے توسیعی پروگرام بنائیں اور خدا کرے کہ وہ وقت جلد آئے جب کہ یہاں بھی لوگوں کو احمدیت کی طرف جوق در جوق رجوع ہو۔ آمین''

اپنے اس پُراثر خطاب کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے پُرسوز دعا کرائی اور اس طرح اس جدید بلاک کا افتتاح ہوا۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب، محترم امیر صاحب و دیگر متعلقہ عہدیداران کے ہمراہ سب سے پہلے ''مربی ہاؤس'' کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ عمدہ طرز تعمیر اور جدید سہولیات سے لیس خوبصورت مکان (جو اس روز بہت صاف ستھرا اور سجا

ہوا تھا) کو دیکھ کر آپ نے خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا۔اس کے بعد آپ نے ''فضل عمر لائبریری'' کا معائنہ کیا اور لائبریری میں موجود کتب کے بارہ میں بالخصوص اور دیگر سہولیات جو مطالعہ کرنے والوں کو حاصل ہونگی پر خوشی کا ظہار فرمایا۔آخر میں آپ نے طاہر ڈسپنسری (ہومیوپیتھی اور میڈیکل) کا معائنہ کیا جہاں پر مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب (موجودہ امیر) اور ہومیو ڈاکٹر مکرم خالد ورک صاحب نے آپ کو اپنی اپنی ڈسپنسری کے بارہ میں بریف کیا۔افتتاحی تقریب کے اختتام پر سب مہمانوں کی خدمت میں ریفرشمنٹ دی گئی پھر مغرب اور عشاء کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد یہ بابرکت تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔اسی شب محترم صاحبزادہ صاحب اور مرکزی مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

فیز ون کی تکمیل کے ساتھ ہی جون 2001 میں پہلی دفعہ کسی مربی سلسلہ کی بیت الذکر میں باقاعدہ رہائش کا انتظام ہوسکا۔اس بلاک میں مربی ہاؤس کے علاوہ سٹاف کواٹرز کی سہولت بھی دی گئی مہمانوں کے لئے گیسٹ ہاؤس اور لائبریری بھی اس فیز کی نمایاں تعمیرات میں شامل ہیں۔تعمیرات کے چھوٹے چھوٹے کام بھی ساتھ جاری رہے جس میں MTA روم Extend کرنا بھی شامل تھا۔

فیز دوئم:۔اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں سے 18 فروری 2002 کو فیز دوئم پر کام کا آغاز کیا گیا جس میں باتھ رومز کی ایک دیرینہ ضرورت پوری ہوگئی اور اس کے ساتھ ساتھ مختلف شعبہ جات کے لئے دفاتر اور تنظیموں کی ضرورت کے لئے دفاتر کی کمی کو بھی کسی حد تک پورا کیا گیا۔خاص کر شعبہ مال کو بالکل علیحدہ کر کے اس کے خاطر خواہ نتائج حاصل کئے گئے۔جماعتی مالی نظام کو بہترین انداز میں چلانے کے لئے لازمی چندہ جات،تمام مالی تحریکات اور اخراجات اور انکے ریکارڈ کو یکجا کرنے کے لئے باقاعدہ،کمپیوٹرائزڈ حساب کتاب رکھا جاتا ہے۔جماعت احمدیہ اسلام آباد کو یہ اعزاز ہے کہ پاکستان میں سب سے پہلے اسے یہ کمپیوٹرائزڈ نظام رائج کرنے کی توفیق ملی۔کوئی بھی چندہ دہندہ اسلام آباد اپنے چندہ کا ریکارڈ چند سیکنڈ میں یہاں سے حاصل کرسکتا ہے۔

فیز سوئم:۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے بغیر کسی رکاوٹ کے فیز تین پر کام کا آغاز 13 مارچ 2003

کو ہوا۔اس بلاک میں دفاتر امیر صاحب ، ڈسپنسری ، کانفرنس ہال اور بیت الذکر کے شمالی ہال کی Extention شامل تھی اس کے ساتھ ساتھ باؤنڈری وال کی بھی Extention کی گئی۔ بیت الذکر کے باہر سیکورٹی کے لئے پول نصب کئے گئے نیز حفاظتی اقدامات مزید بہتر بنانے کے لئے سیکورٹی کیمروں کی تنصیب بھی اس میں شامل تھی۔

فیز چہارم:۔ فیز چہارم کے کام کا افتتاح 09 جولائی 2003 کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے فرمایا۔ افتتاحی تقریب میں بزرگان سلسلہ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد، مکرم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت سرگودھا، مکرم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر ، مکرم فضل الرحمن خان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی اور میجر جنرل مسعود الحسن نوری صاحب نائب امیر راولپنڈی بھی نے شرکت فرمائی۔ بدقسمتی سے ابھی کھدائی کا کام مکمل ہی ہوا تھا کہ 22 دسمبر 2003 کو CDA کی مداخلت پر کام روکنا پڑا اعتراض یہ تھا کہ نقشوں کی منظوری سے قبل کوئی تعمیر یا Extention نہ کی جائے۔طویل صبر اور جدوجہد کے بعد نتیجہ میں CDA نے بالآخر تین سال بعد نقشوں کی منظوری دے دی۔تمام عارضی روکیں جو اس کام میں حائل تھیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہوگئیں اس بلاک کا سنگ بنیاد دوبارہ 17 جون 2007 کو رکھا گیا۔محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے بنیاد میں اینٹ رکھ کر دعا کے ساتھ اس کام کا باقاعدہ آغاز فرمایا۔اس تقریب کی مکمل تفصیل درج ذیل ہے

تقریب سنگ بنیاد لجنہ اماء اللہ ہالز بیت الذکر اسلام آباد

لجنہ اماء اللہ اسلام آباد کے دفاتر اور ہالز کی تعمیر کا کام بوجوہ کافی عرصہ سے زیر التوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے روکیں جو تعمیر کے کام میں حائل تھیں دور ہونے پر تعمیر کے کام کا دوبارہ آغاز ہوا مورخہ 17 جون 2007 بروز اتوار شام کو ان ''ہالز'' کی تعمیر کے لئے سنگ بنیاد رکھے جانے کی تقریب سے ہوا۔جس کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے معہ محترمہ بیگم صاحبہ تشریف لائے۔تقریب کا انعقاد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ کی

زیر صدارت بیت الذکر اسلام آباد میں ہوا تقریب میں راولپنڈی سے مکرم فضل الرحمن صاحب امیر ضلع کے علاوہ دونوں نائب امراء اور بعض دیگر شخصیات نے بھی شرکت کی اس طرح مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ راولپنڈی بھی موجود تھیں۔ اسلام آباد سے جملہ ممبران مجلس عاملہ و بعض دیگر مہمان بھی شامل تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم فہیم الدین ارشد صاحب نے کی۔ محترم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت ضلع اسلام آباد نے تقریب کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کا دن ہمارے لئے بڑی خوشی کا ہے۔ آج صبح بیت الھدیٰ کا افتتاح عمل میں آیا۔ اب لجنہ ہالز کی تعمیر کے لئے سنگ بنیاد رکھے جانے کی تقریب ہے۔ یہ ہماری خوش بختی اور سعادت ہے کہ ہم اس غرض کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی موجودگی ہمارے لئے باعث برکت ہے۔

''بیت الذکر'' اسلام آباد کی تعمیر و توسیع میں پیش آنے والی مشکلات، مخالفتوں اور پریشانیوں کے ذکر کے بعد محترم امیر صاحب نے بیت الذکر کی تعمیر کی مختصر تاریخ بیان کی۔ آپ نے فرمایا ''1968 میں لال کواٹرز جی سکس کے علاقہ میں ہمیں ایک پلاٹ ملا۔ لیکن مخالفین کی مخالفت کی وجہ سے وہ پلاٹ چھوڑنا پڑا۔ بالآخر سی ڈی اے کی طرف سے موجودہ پلاٹ F-7/3 جو تقریباً 14 کنال ہے ہمیں دیا گیا۔ پہلے یہاں بالکل جنگل تھا ایک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اس کا معائنہ کیا۔ گہری نظر سے اس پلاٹ کو دیکھا پھر فرمایا ''اس پلاٹ کو لے لیں اور تعمیر جلد کریں'' دراصل ان چھوٹے سے فقروں میں ایک بہت بڑا پیغام تھا۔ چنانچہ تعمیر کے کام کا آغاز کیا گیا۔ ایک عارضی بیت الذکر (نیم پختہ) بنائی گئی۔ 1974 میں مخالفین نے اس کو بھی آگ لگا دی کلمہ طیبہ بھی مٹا یا دیا گیا اور 1976 میں سول کورٹ میں مقدمہ دائر کر دیا۔ بیت الذکر کا ڈھانچہ بن تو گیا تھا مگر نامکمل تھا 1981-82 میں ہائی کورٹ سے سٹے آرڈر لئے گئے۔ تاہم وقفے وقفے سے فرش، دروازے اور شیشے وغیرہ کا کام ہوتا رہا۔ جنرل (ر) عبدالعلی ملک صاحب مرحوم (امیر جماعت) کے دور میں شب و روز کام کر کے لینٹر اور چھت مکمل کی گئی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور میں حضور انور سے عرض کی کہ

بیت الذکر اسلام آباد کے لئے ہم ایک بڑا ماسٹر پلان بنالیں تاکہ جو بھی تعمیر ہو۔اس پلان کے تحت ہو۔ مسجد کمیٹی نے بڑا اچھا پلان بنایا۔جو حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا۔2001میں Stay Order اٹھ گیا۔بعد ازاں مربی ہاؤس،لائبریری،ایڈمن بلاک،واش رومز، میٹنگ رومز،ڈسپنسری وغیرہ کی تعمیرات مکمل ہوئیں۔ان تمام عمارتوں کا افتتاح اس وقت کے ناظر اعلیٰ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ) نے فرمایا پھر ایک مرحلہ یہ آ گیا کہ CDA کی طرف سے Stay Order آ گئے کہ نقشوں کی منظوری سے قبل کوئی تعمیر یا Extension نہ کی جائے۔اس سلسلہ میں کافی مشکل پیش آئی۔مگر طویل قانونی جدوجہد کے بعد سی ڈی اے نے اجازت دے دی۔8اکتوبر2005کے زلزلے کی وجہ سے بھی کاموں میں دیر ہوئی بہر حال اب ہم اس قابل ہوئے ہیں کہ رکے ہوئے کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکیں۔الحمد اللہ

بیت الذکر کی تعمیرات میں میسرز کنکریٹ کنسٹرکشن والوں کا نمایاں حصہ ہے۔نقشوں اور دیگر تعمیراتی کاموں کے لحاظ سے مکرم تنویر احمد صاحب آرکیٹیکٹ بھی ہمارے خاص شکریے کے مستحق ہیں وہ احباب جنہوں نے مالی قربانی میں نمایاں حصہ لیا ہے ان میں اول الذکر مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ہیں ایک پورے ہال کی تعمیر کے اخراجات انہوں نے ادا کئے ہیں۔ثانی الذکر مکرم آر ڈی احمد صاحب ہیں،غیر معمولی مالی قربانی ہے جو ان اصحاب نے کی ہے۔ان کے لئے اور جنہوں نے دیگر کاموں میں اپنی خدمات پیش کیں سب کے لئے دعا کی درخواست ہے“

بعد ازاں مکرم تنویر احمد صاحب آرکیٹیکٹ نے بیت الذکر کی مختلف (Phases) میں تعمیرات کی مختصراً تفصیل بیان کی۔آخر میں مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے مختصر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ”ابھی تلاوت قرآن کریم میں جو دعائیں حضرت ابراھیم علیہ السلام کی فرمودہ پڑھی گئیں۔ان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے یہی عرض کی کہ میں اپنی اولاد کو۔۔۔اس وادی غیر ذی زرع میں تیرے ہی سپرد کرتا ہوں۔ظاہراً یہ جگہ کچھ بھی نہیں۔ مگر اے اللہ!یہ تیرا پرانا گھر ہے۔تیرے ذکر کو بلند کرنے اور تیری عبادت کرنے کی ہمیشہ میری اولاد

کوشش کرتی رہے۔ ہماری تمام مساجد اور عمارات کے قیام سے مقصد وہی ہے جو کعبہ کی بنیاد کا مقصد ہے۔یعنی اپنے رب کی عبادت کریں جب بھی ہم کوئی تعمیر کریں کوئی پراجیکٹ بنائیں تو اس کا بنیادی اور مرکزی خیال ہماری تمام تر مساعی کا محور ہونا چاہئیے کہ ہم نے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کا مقصد پورا کرنا ہے اور اس طرح حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اپنی ملفوظات میں توجہ دلائی ہے اللہ تعالیٰ کے جو احکام ہیں انکو کما حقہ ادا کر کے ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔حقوق اللہ اور حقوق العباد سب سے اہم ہیں کوئی رخنہ کمزوری ہمارے سے سرزد نہ ہو۔ہم سب اپنے مولا کی عبادت اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔لجنہ اماء اللہ کے ہالز کی تعمیر لجنہ اماء اللہ اسلام آباد کو بہت مبارک کرے اور وہ بھی ان اغراض کو پورا کرنے والی ہوں جو ہماری جماعت کی ہیں۔آمین‘‘

اس تقریب کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ، امراء جماعت سلام آباد و راولپنڈی و دیگر مہمانان کے ساتھ اس مقام پر تشریف لائے جو سنگ بنیاد رکھنے کے لئے مختص تھی۔ چنانچہ آپ نے سب سے پہلے اپنے ہاتھ سے پہلی اینٹ دعا کے ساتھ رکھی اس کے بعد امیر صاحب جماعت احمدیہ اسلام آباد نائب امراء جماعت اسلام آباد اور راولپنڈی نے باری باری اینٹیں رکھیں۔لجنہ اماءللہ کی نمائندہ خواتین میں سے محترمہ صاحبزادی امتہ الوحید صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے سب سے پہلے بنیاد میں اینٹ رکھی۔ جنکے بعد بالترتیب مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ ضلع اسلام آباد آپا سیدہ ذاکرہ ناصر صاحبہ اور صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ مقامی مسز نسیم رفیق صاحبہ اور مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ ضلع راولپنڈی محترمہ معروف سلطانہ صاحبہ بیگم پیر انوار الدین صاحب نے باری باری اینٹیں رکھیں۔بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔

تقریب کے آخر میں تمام احباب و خواتین اور مدعوئین کے لئے چائے کا اہتمام تھا۔نماز مغرب وعشاء کے بعد جو محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے پڑھائیں یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی ۔

لجنہ بلاک کی تکمیل اور افتتاحی تقریب

مورخہ 11 نومبر 2008 کو لجنہ اماء اللہ بلاک کی تکمیل کے بعد تقریب افتتاح اور مردانہ

بیسمنٹ ہال کی کھدائی کے کام کا آغاز ہوا اس موقع پر ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں ناظر صاحب اعلیٰ مکرم و محترم مرزا خورشید احمد صاحب مہمان خصوصی تھے۔ اس تقریب کی تفصیلی رپورٹ درج ذیل ہے۔

افتتاح لجنہ اماء اللہ بلاک وتقریب بنیاد (کھدائی) مردانہ ہال بیت الذکر

تقریب میں شمولیت کے لئے مرکز سے مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ کے علاوہ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان و صدر مجلس انصار اللہ پاکستان، مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر بیت المال آمد اور قریبی اضلاع کے امراء صاحبان، مکرم فضل الرحمن خان صاحب (راولپنڈی) اور مکرم مختار احمد ملہی صاحب (گوجرانوالہ) تشریف لائے۔ نیز راولپنڈی اسلام آباد سے معزز مہمانوں کی کثیر تعداد بھی مدعو تھی۔ علاوہ ازیں مرکز سے مکرم منیر احمد بسمل صاحب نائب ناظر اشاعت کی نگرانی میں ایم ٹی اے کی ٹیم بھی اس تقریب کی کوریج کے لئے آئی تھی۔

دوپہر سوا بارہ بجے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی بیت الذکر آمد پر تقریب کا آغاز ہوا۔ مکرم قاری مبشر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ پیش کیا بعد ازاں محترم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے بیت الذکر اسلام آباد کی مختلف ادوار میں تعمیر، مرحلہ وار توسیعی منصوبہ جات کی تکمیل کی تاریخ بیان کی۔ محترم امیر صاحب نے بیت الذکر کی تعمیر و توسیع کے کاموں میں نمایاں خدمات سرانجام دینے والے احباب و انجنیئر صاحبان کا ذکر کیا جن میں خصوصی طور پر جناب نواز منہاس صاحب، مکرم میجر (ر) جاوید منہاس صاحب (مرحوم) مکرم شیخ تنویر احمد صاحب (Arch) مکرم مظفر احمد صاحب Structural Engr مکرم کرنل نصیر احمد صاحب و مکرم ایوب احمد ظہیر صاحب اسلام آباد شامل تھے۔

محترم امیر صاحب نے غیر معمولی مالی قربانی پیش کرنے والے مخیر حضرات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ لجنہ بلاک کے ایک ہال کے مکمل اخراجات مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب نے اپنی والدہ محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ کی طرف سے ادا کئے ہیں۔ اسی نسبت سے ایک ہال کا نام ''امتہ الحفیظ بیگم ہال''

تجویز کیا گیا ہے۔امیر صاحب نے محترم آر ڈی احمد صاحب (جو حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کے پوتے ہیں) اور دو بھائیوں شکیل احمد صاحب اور نعیم احمد صاحب (آف سٹار ماربل) کا بھی ذکر کیا۔جنہوں نے بیت الذکر اسلام آباد کے لئے تمام ماربل بطور عطیہ پیش کیا۔محترم امیر صاحب نے بتایا کہ اگلے فیز V میں بننے والے مردانہ ہال کی تعمیر کے جملہ اخراجات برادران مکرم شکیل احمد شیخ صاحب اور مکرم شاہد احمد خلیل صاحب نے اپنے والد محترم شیخ خلیل احمد صاحب مرحوم کی طرف سے ادا کرنے کی ذمہ داری لی ہے۔اس لحاظ سے اس کا نام ''خلیل ہال'' تجویز کیا گیا ہے

آخر میں مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس بیت الذکر کی تعمیر وتوسیع حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے الہام ''وسع مکانک'' کے عین مطابق ہے۔حضرت مسیح موعودؑ کے دور کے بعد گذشتہ سو سال میں پانچوں خلفاء کرام کے بابرکت ادوار میں بھی اندرون وبیرون ملک جماعتی عمارات کی تعمیر وتوسیع وبیوت الذکر میں اضافہ ہوا ہے۔حضرت مصلح موعود کے دور میں بعد از ہجرت مرکز ربوہ کا قیام اور شاندار جماعتی عمارات، سکولز، کالجز، ہسپتالوں کی تعمیر اور دیگر بے شمار تعمیراتی منصوبے اس الہام کی برکت اور اس کے پورا ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔آپ نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں اس بات کو ضرور مدنظر رکھا جانا چاہئیے کہ فخر ومباہات کا پہلو نہ آئے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ ہمیں باوجود ہماری کمزوریوں کے ترقی کے مواقع دیتا چلا جاتا ہے۔اصل اور بنیادی چیز تقویٰ اور صدق دل سے عبادات کرنا ہے۔اللہ کرے کہ اس بیت کو اور ہماری تمام دیگر بیوت کو ایسے عبادت گذار بندے ملیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔آمین

بعد ازاں حسب پروگرام محترم ناظر صاحب اعلیٰ ودیگر مہمان لجنہ بلاک کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے اور لجنہ بلاک کا باقاعدہ افتتاح فرمایا اور دعا کرائی۔لجنہ ہالز دفاتر ودیگر جگہوں کے دیکھنے کے بعد آپ اس مقام پر تشریف لائے جہاں مردانہ ہال کے لئے تقریب بنیاد (کھدائی) ہونا تھی۔وہاں پر سب سے پہلے چار بکرے بطور صدقہ وشکرانہ ذبح کئے گئے بعد ازاں محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے مردانہ ہال کی تعمیر کے لئے اپنے ہاتھ سے بنیاد کی کھدائی کا آغاز کیا۔آپ کے بعد محترم

صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان، مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر بیت المال آمد، مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد اور مکرم شکیل احمد شیخ صاحب ابن مکرم شیخ خلیل احمد صاحب (مرحوم) نے بھی بنیاد کی کھدائی میں حصہ لیا بعد میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔اس بابرکت تقریب میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم خالد سیف اللہ صاحب جنرل سیکرٹری نے سرانجام دیئے۔آخر میں تمام مہمانان گرامی اور مدعوین نے ایک پر تکلف ظہرانے میں شرکت کی۔اس دوران مدعو خواتین جن میں صاحبزادی امتہ الوحید بیگم صاحبہ کے علاوہ خاندان حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بعض دیگر خواتین بھی شامل تھیں، لجنہ بلاک کو دیکھنے کے لئے جاتی رہیں۔خواتین کے لئے علیحدہ ظہرانے کا انتظام کیا گیا تھا۔اڑھائی بجے نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد یہ پُروقار اور یادگاری تقریب اختتام پذیر ہوئی۔الحمدللہ

بیت الذکر کی سپروائزری/ کنسٹرکشن ٹیم کے ممبران

۱۔مکرم و محترم انجنیئر منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد

۲۔میجر ریٹائرڈ نواز احمد منہاس ایم ڈی M/s کنلکر یٹ بلڈرز

۳۔میجر ریٹائرڈ جاوید احمد منہاس (مرحوم) سابق جنرل مینجر M/s کنلکر یٹ بلڈرز

۴۔آرکیٹیکٹ سہیل اکبر خان (مرحوم) M/s کنلکر یٹ بلڈرز

۵۔آرکیٹیکٹ تنویر احمد شیخ M/s کنلکر یٹ بلڈرز

۶۔سٹریکچرل انجنیئر کرنل ریٹائرڈ مظفر احمد

۷۔انجنیئر ظفر اقبال قریشی نائب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد (جنہوں نے پورے تعمیراتی عمل کے دوران اپنی پیشہ وارانہ قابلیت اور مہارت کے ساتھ تعمیراتی کام کی انتہائی خلوص کے ساتھ نگرانی کی)

۸۔انجنیئر ایوب احمد ظہیر (سیکرٹری سمعی و بصری) جنہوں نے بیت الذکر میں لاؤڈ سپیکر سسٹم ،سی سی ٹی وی سسٹم،سیکورٹی کیمروں اور سٹینڈ بائی پاور سپلائی سسٹم کی تنصیب کے کاموں کی اپنی

پیشہ وارانہ مہارت کے ساتھ مسلسل نگرانی کی۔

۹۔ ضیاء الدین خان قمر / شہزاد احمد ہارٹیکلچرسٹس نے بیت الذکر کمپلیکس کے احاطہ کے لینڈ سکیپنگ، شجرکاری اور اسے خوبصورت اور دیدہ زیب بنانے کے لئے رضاکارانہ طور اپنی خدمات پیش کیں اور تمام کاموں کی ذاتی طور پر نگرانی کی۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے ان تمام مخلصین کے نام بیت الذکر کمپلیکس کے مین انٹرنس پر شیشے پر کندہ ہیں۔

افتتاحی تقریب برموقع توسیع فیز 5 بیت الذکر اسلام آباد

اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے بیت الذکر اسلام آباد کے عظیم توسیعی منصوبہ فیز 5 کے تحت مردوں کے لئے بیسمنٹ کی تعمیر جس کا نام ''خلیل ہال'' رکھا گیا ہے، کے افتتاح کی بابرکت تقریب مورخہ 4 مارچ 2010 بروز جمعرات دوپہر بارہ بجے منعقد ہوئی اس اہم تقریب کے افتتاح کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر خصوصی نمائندہ کی حیثیت سے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے اسلام آباد تشریف لائے۔

تقریب میں شرکت کے لئے مرکز سے دیگر معزز مہمان بھی تشریف لائے تھے علاوہ ازیں لجنہ اماء اللہ کی عہدیداران بھی شامل تھیں سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم خالد سیف اللہ صاحب جنرل سیکرٹری نے سرانجام دیئے ۔تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔نظم کے بعد محترم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع اسلام آباد نے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کا اس تقریب میں حضور انور کی نمائندگی میں شامل ہونے پر خوش آمدید کہتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔

محترم امیر صاحب نے بیت الذکر اسلام آباد کے مختلف ادوار میں تعمیر، اس کے توسیعی فیز کی تکمیل کے بعد اس حالیہ مرحلے (Phase 5) کی تعمیر و تکمیل کی مختصر وضروری تفاصیل بیان کیں۔ قبل ازیں Phase 4 کے تحت لجنہ بلاک کی تکمیل کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے نومبر 2008 میں افتتاح فرمایا تھا۔تقریبا سوا سال کے بعد یہ (95x90)

Basement Hall فٹ تعمیر ہوا ہے۔ اس میں اندازاً بارہ صد احباب باآسانی نماز ادا کرسکیں گے۔ ہال کی چھت ((110x90 کو Fiber Glass کے ذریعے مسقّف کیا گیا ہے جو بیت الذکر کا صحن بن گیا ہے جس میں مزید 1300 نمازیوں کے لئے اضافی سہولت میسر ہو سکے گی۔ اس ہال کو گرمی وسردی سے محفوظ کرنے کے خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں۔

Phase 5 میں مہیا کی جانے والی دیگر خصوصیات وسہولیات حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ ساؤنڈ سسٹم (Latest state of the Art)

۲۔ تین عدد سسٹم C.C.T.V ,Large Screen TV

۳۔ Gas Heating بھی کی جاسکے گی۔

۴۔ بزرگوں کے لئے لفٹ کی تنصیب کی گئی ہے۔

۵۔ قدرتی روشنی وتازہ ہوا کا انتظام بذریعہ لائٹ ویل

۶۔ پانچ Exit Gates دیئے گئے ہیں۔

۷۔ ہال میں ائرکنڈیشنز کی ضرورت نہیں ہوگی۔

۸۔ گرم ہوا کو نکالنے کے لئے آٹھ Exhaust پنکھے لگائے گئے ہیں۔

مردانہ Basement Hall اور اس کے ملحقہ حصوں کی تعمیر سے ایک نئے باب کا آغاز ہوا ہے اس نئے بلاک میں نیچے ہال میں اور چھت پر تقریباً اڑھائی ہزار احباب نماز ادا کرسکیں گے اور دیگر بڑی جماعتی تقریبات کا انعقاد باآسانی کیا جاسکے گا۔ اس ہال کی تعمیر اور ملحقہ سہولیات پر ڈیڑھ کروڑ روپے خرچ آیا ہے۔

بعد ازاں محترم امیر صاحب نے تعمیراتی کاموں کی نگرانی نیز دیگر متعلقہ امور کی تکمیل کے لئے خدمت کرنے والے مخلص احباب کا مختصر ذکر کیا۔ Phase 5 کے جملہ مالی اخراجات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی خصوصی اجازت وشفقت سے دو مخلص ومخیر بھائیوں مکرم شکیل احمد صاحب اور مکرم شاہد احمد خلیل صاحب نے اپنے والد محترم شیخ خلیل احمد صاحب مرحوم کی طرف سے بطور عطیہ ادا

فرمائے ہیں۔اسی مناسبت سے اس کا نام ’’خلیل ہال‘‘ رکھا گیا ہے۔دعا ہے اللہ تعالیٰ ان دونوں بھائیوں کے اموال ونفوس میں برکت دے اوران کے والدمحترم شیخ خلیل احمد صاحب مرحوم کے درجات بلندفرمائے اور یہ مالی قربانی ان کے والد صاحب کے لئے صدقہ جاریہ کے طور پر قبول فرمائے۔آمین‘‘

آخر میں محترم امیر صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایداللہ تعالیٰ بنصرالعزیز کے بیوت الذکر کی تعمیر اورانکوآبادرکھنے اوراس لحاظ سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں پر مشتمل اقتباسات پڑھ کرسنائے۔

محترم امیر صاحب کے بعد حسب پروگرام مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظراعلیٰ صدرانجمن نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ:۔

’’جب بھی جماعت کی مکانیت میں تعمیر یا توسیع ہوتی ہے اس سے ہمیں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے الہام وسع مکانک کی یاددہانی ہوجاتی ہے۔یہ الہام گذشتہ ایک سو سال سے زائد عرصہ میں کئی دفعہ پوری شان کے ساتھ پورا ہو چکا ہے۔یہ ترقی ہماری کسی محنت کا نتیجہ نہیں اللہ کے فضل سے ہے پس جو بھی ترقی ہو عاجزی اور انکساری میں ہمیں بڑھاتی جائے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطافرمائے۔آمین

محترم صاحبزادہ صاحب کے اس پُر اثر خطاب کے بعد مکرم خالد سیف اللہ صاحب جنرل سیکرٹری نے بیت الذکر کے اس فیز کی تکمیلی رپورٹ پر وہ خط جوحضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے محترم امیر صاحب کے نام موصول ہواتھا پڑھ کرسنایا۔

بعد ازاں محترم صاحبزادہ صاحب نے افتتاحی تختی کی نقاب کشائی کرتے ہوئے تعمیر کردہ کاموں کا معائنہ فرمایا اور دعا کروائی۔اس طرح یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔اس کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں اور دو پہر اڑھائی بجے کے قریب مہمانان کرام اور مدعووین نے خوبصورتی سے سجائے گئے وسیع فائبر ہال میں جماعت کی طرف سے دیئے گئے ظہرانہ میں شرکت کی۔‘‘

(الفضل 20 مارچ 2010 صفحہ 2 رپورٹ مرسلہ چوہدری شاہد احمد صاحب سیکرٹری تصنیف واشاعت اسلام آباد)

بیت الذکر کی تعمیر۔ ایک الٰہی نشان

بیت الذکر اسلام آباد کی تکمیل ایک الٰہی نشان کی حیثیت رکھتا ہے جہاں شرپسندوں اور مخالفین کی طرف سے اس کی تعمیر میں طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالی گئی وہاں ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل کی بارش بھی برستی رہی ایک وقت تھا کہ اگر دیواریں کھڑی ہوگئی ہیں تو شٹرنگ ڈالنے کے لئے مشکلات پیدا کردی گئیں اور اگر شٹرنگ پڑگئی تو شٹرنگ اتارنے کے لئے ایک لمبے عرصہ تک انتظار کرنا پڑتا۔ وہ خدام جو بیت الذکر کی حفاظتی ڈیوٹیاں اور اس کی تعمیر کے لئے قربانیاں دے کر کسی اور جگہ یا ملک سے باہر چلے گئے ہیں آج جب آکر یہاں کا بدلہ ہوا نقشہ دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اس کرشمے کو دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں خاص کر جمعہ اور عیدین کے لئے پارکنگ کی بہت مشکلات پیش آتی تھیں۔ ساری گلی میں گاڑیاں کھڑی کرنا پڑتی تھیں یا پھر بہت دور کسی جگہ پارکنگ ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اب تقریباً دوسو گاڑیوں کے لئے مسجد کے ساتھ پارکنگ کا بہترین انتظام بھی انہی مخالفین کے ہاتھوں سے کروادیا ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل، خلیفہ وقت کی دعاؤں اور احباب جماعت کے صبر کا اجر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک موقع پر فرمایا تھا:۔

”جماعت کی ترقیات پر نظر ڈالتے ہوئے یوں لگتا ہے کہ میں جماعت کو لے کر ایک اونچے پہاڑ پر چڑھ رہا ہوں اور جب پیچھے نگاہ ڈالتا ہوں تو یوں لگتا ہے کہ طے شدہ سفر بہت پیچھے رہ گیا ہے“

(خلافت جوبلی سوونیئر جماعت احمدیہ اسلام آباد میں شائع شدہ مکرم ومحترم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر کے مضمون سے ماخوذ)

بیت الذکر کمپلیکس کے پانچ مراحل مخالفین کی طرف سے قدم قدم پر ڈالی جانے والی رکاوٹوں کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے پایہ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں اور اب صرف چھٹا اور آخری فیز رہ گیا ہے۔ یہ عظیم الشان کمپلیکس محض اور محض اللہ تعالیٰ کے افضال اور عنایات کا ایک نمونہ ہے تاہم جماعت اسلام آباد کے احباب وخواتین نے اس عظیم منصوبہ کے لئے اپنے اوقات جذبات اور اموال

کی مثالی قربانیاں بھی دی ہیں جہاں تک اس کے لئے مالی قربانیاں دینے والے مخلصین کا تعلق ہے ان کے اسمائے گرامی شیشے کے خوبصورت بورڈ پر لکھ کر بیت الذکر کے اندرونی حصہ میں نمایاں جگہ پر لگائے گئے ہیں جو ان کے لئے تا قیامت دعائے خیر کا باعث بنتے رہیں گے۔

یہاں اس بات کا تذکرہ کرنا بھی مناسب ہوگا کہ بیت الذکر اس وقت اپنی تمام تر وسعت کے باوجود تنگ ہوتی جا رہی ہے بالخصوص عیدین کے مواقع پر تو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا الہام ''وسع مکانک'' پکار پکار کر ہمیں مزید بلندیوں کی طرف جانے کی ترغیب اور تحریک کر رہا ہوتا ہے۔

الحمدللہ علی ذالک

آٹھواں باب

اسلام آباد میں امارت کے نظام کا قیام

(اسمائے گرامی امرائے کرام اور عرصہ امارت)

امرائے گرامی جماعت احمدیہ اسلام آباد ایک نظر میں

مکرم ومحترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب

اگست 1968 تا جون 1971 جولائی 1971 تا جون 1974

جولائی 1974 تا دسمبر 1975

دسمبر 1975 میں محترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب بقضائے الٰہی انتقال کر گئے اوران کی جگہ مکرم چوہدری اعجاز نصراللہ خان صاحب قائمقام امیر نامزد ہوئے جنہوں نے دسمبر 1975 سے مارچ 1976 تک اپنی ذمہ داریاں ادا کیں۔

مکرم ومحترم لیفٹینٹ جنرل (ر) عبدالعلی ملک صاحب

مارچ 1976 تا جون 1980

مکرم ومحترم شیخ عبدالوہاب صاحب

جولائی 1980 تا جون 1983 جولائی 1983 تا جون 1986

جولائی 1986 تا جون 1989 جولائی 1989 تا اپریل 1991

اس دوران بوجوہ امارت کی تبدیلی کے باعث مکرم ومحترم چوہدری علیم الدین صاحب امیر جماعت مقرر ہوئے۔

مکرم ومحترم چوہدری علیم الدین صاحب

اپریل 1991 تا جون 1995 جولائی 1995 تا جون 1998

جولائی 1998 تا اگست 1998

نئے سہ سالہ انتخابات میں امیر جماعت منتخب ہونے کے دو ماہ بعد ہی اگست 1998 میں

مکرم ومحترم چوہدری علیم الدین صاحب امریکہ میں قیام کے دوران دل کا دورہ پڑنے سے اچانک انتقال کر گئے۔ان کی جگہ مکرم ومحترم منیر احمد فرخ صاحب قائمقام امیر مقرر ہوئے۔

مکرم ومحترم منیر احمد فرخ صاحب

اگست 1998 تا جون 2001 جولائی 2001 تا جون 2004

جولائی 2004 تا جون 2007 جولائی 2007 تا جون 2010

جولائی 2010 تا مئی 2013

مئی 2013 میں مکرم ومحترم منیر احمد فرخ صاحب بوجہ علالت حضور انور کی اجازت سے بیرون ملک تشریف لئے گئے اور مکرم ومحترم ظفر اقبال قریشی صاحب قائمقام امیر مقرر ہوئے۔

مکرم ومحترم ظفر اقبال قریشی صاحب قائمقام امیر

مئی 2013 تا اکتوبر 2013

مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب

سہ سالہ انتخابات برائے 2013 تا 2016 میں مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر جماعت منتخب ہوئے مرکز سے منظوری آنے کے بعد آپ نے اکتوبر 2013 میں مکرم ومحترم ظفر اقبال قریشی صاحب سے امارت کا چارج لیا۔

عرصہ امارت: اکتوبر 2013 تا جون 2016 جولائی 2016 تا حال



مکرم ومحترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب

مکرم ومحترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب

(اگست 1968 تا دسمبر 1975)

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کہ جماعت اسلام آباد اپنے قیام کے بعد اوائل کے چند برسوں تک جماعت راولپنڈی کا ایک حصہ رہی۔ اُس وقت مکرم ومحترم چوہدری احمد جان صاحب راولپنڈی کے امیر ضلع تھے اور اسلام آباد، راولپنڈی کا ایک حلقہ شمار ہوتا تھا اگست 1968 میں حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ کی منظوری سے اسلام آباد کو راولپنڈی سے الگ کر کے یہاں امارت کا نظام قائم ہوا اور محترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب کو اسلام آباد کا پہلا امیر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

مختصر حالات زندگی

آپ کراچی سے اسلام آباد آئے تھے۔ چنانچہ تاریخ احمدیت کراچی میں آپ کے جو حالات زندگی درج ہیں ان کے مطابق مکرم عبدالحق ورک صاحب 1916 میں متحدہ ہندوستان کے ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں ''ورک'' میں پیدا ہوئے۔ 1941 میں اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ تقسیم ہند کے بعد کراچی آئے اور اپنے اخلاص نیک فطرت اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے باعث جماعت کراچی کے ایک فعال رکن رہے۔ چنانچہ آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے نائب قائد، بعد ازاں ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ سندھ بلوچستان طویل عرصہ جماعت کراچی کے سیکرٹری تحریک جدید اور پھر نائب امیر کی حیثیت سے نمایاں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ (تاریخ احمدیت کراچی حصہ دوم صفحہ 1145)

اسلام آباد کے پہلے امیر بننے کا اعزاز

وزارت انڈسٹریز و پٹرولیم میں وفاقی حکومت کے ایک ملازم کی حیثیت سے آپ کا بھی جنوری 1967 میں کراچی سے اسلام آباد تبادلہ ہوا۔ اگست 1968 میں جب حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ کی

منظوری سے اسلام آباد میں امارت کا نظام قائم ہوا تو محترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب اسلام آباد کے پہلے امیر جماعت منتخب ہوئے۔ اس موقع پر جماعت اسلام آباد کی مجلس عاملہ کے جو دیگر عہدیداران منتخب ہوئے اور جنہیں آپ کے ساتھ خدمت کا موقع ملا ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:۔

مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب	مکرم قریشی نورالحسن صاحب
مکرم محمد رفیق احمد چغتائی صاحب	مکرم شیخ عبداللطیف صاحب
مکرم میاں عبدالخالق صاحب	مکرم چوہدری حشمت علی صاحب
مکرم شریف احمد متو صاحب	مکرم مرزا انعام اللہ بیگ صاحب
مکرم بابو محمد بشیر چغتائی صاحب	مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب
مکرم خالد ورک صاحب	مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب
مکرم ضیاء الحق صاحب ڈھاکہ والے	مکرم خواجہ داؤد احمد صاحب
مکرم میجر (ر) مبارک احمد ڈار صاحب	مکرمہ مسز قریشی نورالحسن صاحبہ (صدر لجنہ)

اس مجلس عاملہ میں مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب سیکرٹری عاملہ، مکرم شریف احمد متو صاحب سیکرٹری مال اور محاسب مکرم چوہدری حشمت علی صاحب سیکرٹری وقف جدید، مکرم خالد ورک صاحب سیکرٹری ضیافت اور مکرم شیخ عبداللطیف صاحب امین تھے۔ جبکہ رفیق احمد چغتائی صاحب قائد خدام الاحمدیہ تھے۔ مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب کو مربی سلسلہ کے طور پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی جو بلحاظ عہدہ عاملہ کے رکن تھے۔ 1967 سے لے کر 1975 تک (چوہدری عبدالحق ورک صاحب کی وفات تک) درج ذیل خدام کو قائد مجلس کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔

مکرم مرزا انعام اللہ بیگ صاحب	مکرم خواجہ داؤد احمد صاحب
مکرم رفیق احمد چغتائی صاحب	مکرم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب

زعیم اعلیٰ انصار اللہ کے طور پر مکرم چوہدری حشمت علی صاحب خدمات سرانجام دیتے رہے۔

نماز جمعہ و اجتماعات

چونکہ ابھی تک جماعت کا کوئی باقاعدہ مرکز نماز نہیں تھا۔ اس لئے نماز جمعہ اور دیگر اجتماعات مکرم قریشی نور الحسن صاحب کے F-Type کوارٹر واقع G-6/4 میں ہوتے رہے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس گھر میں ایک جمعہ بھی پڑھایا۔ تاہم معین تاریخ اور سال کا تعین نہ ہو سکا۔

بیت الذکر کے لئے پلاٹ کی الاٹمنٹ

جب CDA کی طرف سے جماعت کو مسجد کے لئے الاٹ شدہ پلاٹ پر مخالفین نے ناجائز قبضہ کر لیا اور عارضی کمرہ اور دیگر تعمیراتی سامان کو آگ لگا دی تو CDA حکام نے جماعت احمدیہ اسلام آباد کو 2/3 متبادل پلاٹ دکھائے۔ جماعت کی طرف سے CDA کے افسران سے گفت و شنید کرنے والوں میں مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی، مکرم میجر مقبول احمد صاحب اور مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد شامل تھے۔ ان پلاٹوں میں سے F-7/3 کا موجودہ بیت الذکر کا پلاٹ جماعت کو پسند آیا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی۔ حضور انور موقع پر تشریف لائے اور لجنہ کے موجودہ گیٹ کے قریب سڑک پر کھڑے ہو کر پلاٹ ملاحظہ فرمایا۔ یہ پلاٹ نہیں تھا بلکہ بہت بڑا گہرا گڑھا اور برساتی نالے کی گذرگاہ تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اس پلاٹ کو پسند فرمایا اور جماعت کے عہدیداران کو ہدایات فرمائی کہ جتنی جلدی ہو سکے اس کی الاٹمنٹ کروائی جائے اس پلاٹ کا رقبہ تقریباً 13-1/2 کنال ہے۔ چنانچہ کافی تگ و دو کے بعد اس پلاٹ کی الاٹمنٹ جماعت اسلام آباد کے نام کروائی گئی ابتدا میں عارضی طور پر پختہ دیواروں اور ٹین کی چھت پر مشتمل ایک بڑا کمرہ تعمیر کیا گیا جس کو وقتی طور پر مسجد کے طور پر استعمال کیا گیا۔ جمعہ عیدین اور دیگر اجتماعات کے موقع پر درمیان میں قنات لگا کر خواتین کے لئے پردہ کا انتظام کیا جاتا تھا۔ محترم عبدالحق ورک صاحب کے دور امارت میں اس عارضی

مسجد میں ہی تقریباً 9-10 سال تک نماز ادا کی جاتی رہی اور دیگر اجلاسات بھی ہوتے رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی اسلام آباد پر خصوصی شفقت

مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب کے دور امارت میں حضرت خلیفہ المسیح الثالث نے بارہا اسلام آباد کو اپنے بابرکت قدموں سے سرفراز فرمایا۔ کیونکہ اسلام آباد میں جماعت کی کوئی اپنی رہائش گاہ نہیں تھی اس لئے حضور کے قیام کے لئے یا تو کوئی کوٹھی کرایہ پر حاصل کی جاتی یا حضور مختلف احمدی گھرانوں میں سے کسی کے گھر میں قیام فرماتے رہے۔ ان میں محترم شیخ عبدالوحید صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی کوٹھیاں قابل ذکر ہیں جہاں حضور اکثر قیام فرماتے تھے۔ اسلام آباد کے گردونواح کے صحت افزا مقامات پر حضور کے قیام کا انتظام کرنے کے سلسلہ میں مکرم رانا رفیق احمد صاحب کو خدمت کا کافی موقع ملا۔ اسلام آباد تشریف آوری کے موقع پر حضرت خلفیۃ المسیح الثالثؒ بیت الذکر اور دیگر جماعتی تعمیرات کا بھی ازراہ شفقت معائنہ فرماتے اور ہدایات سے نوازتے۔

عارضی بیت کی آتشزدگی

مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب کے دور امارت کا ایک قابل ذکر واقعہ یہ ہے کہ احمدیہ مسجد سے ملحقہ آئی سی بی کالج کی بلڈنگ میں اس وقت H-8 کالج کے طلبا کا ہوسٹل تھا اس ہاسٹل کے لڑکوں نے زیرِ تعمیر احمدیہ مسجد کو آگ لگا دی۔ جس سے صفیں ڈائس اور کھڑکیاں وغیرہ جل گئیں اور چھت کی چادریں گر گئیں۔ کسی نے فائر بریگیڈ کو فون کر دیا جس نے آ کر آگ بجھائی۔

مسجد کی تعمیر کے خلاف عدالتی Stay order

1974 میں جب قومی اسمبلی نے احمدیوں کو آئین اور قانون کے لئے ''Not Muslim'' قرار دیا تو مخالفین کو احمدی احباب کو تنگ کرنے اور اذیت دینے کا ایک اور حربہ ہاتھ آ گیا چنانچہ انہوں نے احمدیہ مسجد کی تعمیر کے خلاف دیوانی مقدمہ دائر کر کے سول کورٹ راولپنڈی سے Stay Order حاصل کر لیا۔ یہ دعویٰ 3 مارچ 1976 کو راجہ ظفر الحق ایڈووکیٹ نے دائر کیا۔ جماعت کی

طرف سے مکرم مجیب الرحمن صاحب ایڈووکیٹ پیش ہوتے رہے اور بالآخر مقدمہ خارج ہوا۔

احمدیوں پر جھوٹے مقدمات اور ایذا رسانی

مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت احمدیہ لال کوارٹرز میں کوارٹر نمبر 627-E میں رہائش رکھتے تھے ان پر اور ان کے علاوہ لال کوارٹرز میں رہائش رکھنے والے بعض دیگر احمدی احباب پر مختلف نوعیت کے مقدمات بنائے گئے ان میں مندرجہ ذیل احباب قابل ذکر ہیں ؛۔

مکرم سعید احمد صاحب ایم اے　　مکرم قریشی نجیب الدین صاحب

مکرم عطاء الرحمن خان صاحب　　مکرمہ امتہ الرحمن پراچہ صاحبہ

مکرمہ بشریٰ پراچہ صاحبہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سب افراد مقدمات میں باعزت بری ہوئے اس کے علاوہ بعض احمدیوں کو دیگر تکلیفیں بھی دی گئیں اس دور میں اسلام آباد کے احمدی احباب کو کن کن تکلیف دہ حالات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا اس کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

☆ محترم وسیم احمد شاہد صاحب ابن مکرم ٹھیکیدار نواب دین صاحب جو جولائی 1971 میں اپنے والد کے کاروبار کے سلسلہ میں اسلام آباد آئے تھے بیان کرتے ہیں کہ 1974 میں اور اس کے بعد کچھ عرصہ تک مخالفین نے جماعت اسلام آباد کے افراد کو کافی تنگ کیا۔اور انہیں بہت تکالیف پہنچائیں چنانچہ G-7-2 میں مکرم منیر احمد سنوری صاحب کو پکڑ کو مخالفین گھسیٹے ہوئے اپنی مسجد میں لے گئے اور کہا کہ وہ اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کریں اس غرض سے ان کے جسم کو جلتے سگریٹوں سے داغا گیا مگر سخت اذیتیں دینے کے باوجود انہیں اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہوئی اور پھر سنوری صاحب کو چھوڑ دیا گیا۔اس طرح موجودہ بیت الذکر کی جگہ ہماری زیر تعمیر مسجد کو معاندین نے آگ لگا دی جس سے سارا سامان جل گیا اس میں میرا اور مکرم طارق احمد اعوان صاحب کا بستر اور قرآن مجید کے کئی نسخے بھی شامل تھے۔مخالفین لال کوارٹرز کو جماعت احمدیہ کا ''لال قلعہ'' سمجھتے تھے کیونکہ یہاں کافی تعداد میں احمدی خاندان رہائش پذیر تھے۔چند احمدی گھروں کا گھیراؤ کر کے ان کا سوشل

بائیکاٹ کیا گیا ایک احمدی نوجوان نعیم احمد طاہر کو کسی مخالف نے رات کے اندھیرے میں اینٹ ماری جوان کی کمر میں لگی اس سے وہ بے ہوش ہو کر تین چار روز پولی کلینک ہسپتال میں زیر علاج رہے ہوش آنے کے باوجود وہ تین چار ماہ تک قوتِ گویائی سے محروم رہے۔

☆ محترم امتہ الرحمن پراچہ صاحبہ بنت مکرم عبدالرحیم پراچہ لیکچرار ایف جی کالج برائے خواتین اسلام آباد جو 1967 میں اپنی ملازمت کے سلسلہ میں یہاں آئی تھیں بیان کرتی ہیں کہ 1974 میں انہیں روسی سفارت خانہ سے رابطہ رکھنے کے بے بنیاد الزام کے تحت پہلے ملازمت سے معطل کیا گیا اور 9 ماہ کی معطلی کے بعد بالآخر ملازمت سے برطرف کر دیا گیا۔لیکن خدا تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خاص دعاؤں کے طفیل بالآخر باعزت بری ہو کر ملازمت پر بحال کر دیا گیا۔آپ فرماتی ہیں کہ پونے دوسال کی برطرفی کے بعد کالج کو دوبارہ جائن کرنا اور 22 سالہ سروس سے بعد باعزت ریٹائرمنٹ ایک بڑا معجزہ تھا۔

☆ جماعت اسلام آباد کے ایک اور بزرگ مکرم عبدالکریم لودھی صاحب بیان کرتے ہیں کہ 1974 میں جبکہ میں I-9 سیکٹر میں رہتا تھا مخالفین نے میرے گھر کو آگ لگا دی میرے والد صاحب اس وقت گھر پر تھے آگ پر جلد قابو پالیا گیا جس سے کوئی زیادہ نقصان نہیں ہوا۔شر پسند آب پارہ مارکیٹ میں ہمارے شوروم کے شیشوں پر ہمارے خلاف نفرت انگیز نعرے اور گالیاں لکھ کر چلے جاتے ہم انہیں صاف کرتے تو اگلے روز پھر لکھے ہوتے۔میں نے محترم امیر صاحب (چوہدری عبدالحق ورک صاحب) کو صورت حال سے آگاہ کیا تو آپ نے فرمایا'' صاف مت کرو خاموش رہو''۔اس کے بعد محترم امیر صاحب کے مشورہ پر عمل کیا جاتا رہا۔مخالفین نے ہمارا چند روز تک سوشل بائیکاٹ بھی کیا۔

☆ مسعود احمد ریحان صاحب ولد چوہدری کمال الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ جون 1971 میں ملازمت کے سلسلہ میں میری پوسٹنگ اسلام آباد میں ہوئی 1974 کے ایام میں ہم G-6/2 میں ایک مکان میں رہتے تھے احمدیوں کے خلاف جلوس نعرے اور گالیاں مخالفین کا روز کا

معمول تھا ایک شام بعض شر پسند گھر کے سامنے اکٹھے ہوئے ہمارے خلاف نعرے لگائے گالیاں بکیں اور دیواروں پر بھی گالیاں لکھ کر اور پتھراؤ کر کے چلے گئے ہماری خواتین گھر سے باہر نکلتیں تو ان پر آوازیں کسی جاتیں۔ میں متعدد بار پولیس کو رپورٹ لکھوانے تھانے گیا مگر رپورٹ درج نہ ہوئی۔ ایک سہ پہر کو ہمارے مکان کی چھت پر چڑھ کر کسی نے ہمارے ٹی وی چینل کی تار کاٹ دی اور ایریل توڑ دیا میں تھانے رپورٹ درج کروانے گیا مگر رپورٹ درج نہ کی گئی۔ میرا بیٹا مشہود احمد جو پانچویں جماعت کا طالب علم تھا اور ایف جی گرلز مڈل سکول G-6/2 میں پڑھتا تھا سکول سے چھٹی کے بعد گھر آ رہا تھا پانچ چھ لڑکوں نے اسے راستہ میں روکا اور بہت مارا اور پھر بس میں سوار کر کے بھاگ گئے۔ میرا بیٹا روتا ہوا گھر آیا تو اس نے پوچھنے پر بتایا کہ کچھ لڑکوں نے جو بڑے بڑے تھے مجھے مارا ہے وہ مجھے مارتے ہوئے یہ کہہ رہتے تھے کہ تم ''مرزائی ہو اس لئے تم کو مار رہے ہیں'' محلے میں کافی عرصہ ہمارا سوشل بائیکاٹ رہا تاہم کچھ شرفاء خاموشی سے اظہار ہمدردی کرتے اور خیریت دریافت کرتے۔

☆ ٹھیکیدار نواب دین صاحب جنہوں نے بیت الذکر میں لکڑی کا کام کرانے میں نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں 1968 میں اپنے کاروبار کے سلسلہ میں اسلام آباد آئے تھے آپ فرماتے ہیں کہ ہم لال کوارٹرز میں رہتے تھے مخالفین کی طرف سے ایذا رسانی روز کا معمول تھا گھر پر پتھر پھینکے جاتے سودا سلف لینے بازار جاتے تو شر پسند ہمارا پیچھا کرتے اور دکانداروں کو کہتے کہ انہیں سودا نہ دیں۔

احمدیوں کے گھروں کو آگ لگانے کا منصوبہ

چند احمدی احباب جو جماعتی عہدیداران تھے کے مکانوں کو آگ لگانے کا منصوبہ بھی بنایا گیا تھا تھانہ آب پارہ میں اس کی تحریری اطلاع دی گئی اور ان مکانات کی حفاظت کی درخواست کی گئی چنانچہ پولیس نے حفاظتی اقدامات کئے اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا۔

میٹنگز اور مہمان نوازی

مکرم ومحترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب کے دور امارت میں جماعتی اجلاسات اور دیگر

پروگرام اکثر امیر صاحب کے گھر واقعہ لال کوارٹرز یا دیگر عہدیدران کے گھروں یا چاند ریسٹورنٹ میں ہوتے تھے مہمانوں کی خاطر تواضع بھی عموماً چاند ریسٹورنٹ میں ہوتی تھی۔ میلوڈی مارکیٹ میں واقع یہ ہوٹل ایک احمدی دوست کا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے جماعت اسلام آباد کے وفد کی ملاقات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جب جون 1970 میں مغربی افریقہ کے کامیاب دورے کے بعد واپس پاکستان تشریف لائے تو لاہور ائیر پورٹ پر حضور کے استقبال کے لئے جماعت اسلام آباد کا وفد بھی مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت احمدیہ کی قیادت میں ائر پورٹ پر موجود تھا۔ وفد کے دیگر ارکان میں مکرم شیخ عبداللطیف صاحب مکرم قریشی نورالحسن صاحب مکرم بابو محمد بشیر چغتائی صاحب اور مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب شامل تھے۔

ایک خادم کی وفات

مسجد کے خلاف Stay Order کی وجہ سے اس کی تعمیر رکی ہوئی تھی۔ جس کے نتیجہ میں ہر طرف گھاس ہی گھاس اور جنگلی جڑی بوٹیاں اُگی ہوئی تھیں اور مچھروں کی بھر مار تھی۔ ان حالات میں ایک خادم ریاض احمد کو مسجد کی حفاظت کی ڈیوٹی دیتے ہوئے ملیریا ہو گیا اور وہ اپنے گاؤں واقع ضلع گجرات علاج کے لئے چلا گیا جہاں علاج کی ہر ممکن کوشش کی گئی لیکن وہ جانبر نہ ہو سکا۔ بیت الذکر کے لئے اس خادم کی جانی قربانی تاریخ احمدیت اسلام آباد میں ہمیشہ محفوظ رہے گی۔

سائیکلوں کا عطیہ

1974 کے حالات میں جماعت احمدیہ کی عددی تعداد کم ہونے کے ساتھ ساتھ مالی حالت بھی بہت کمزور تھی، مسجد میں صرف ایک چوکیدار ملازم تھا۔ ان حالات میں ایک کارپنٹر دوست سعید احمد صاحب نے خدام الاحمدیہ کو جماعتی خدمات کی بجا آوری اور بھاگ دوڑ کے کام کرنے کے لئے 10 عدد سائیکل خرید کر دیئے۔ جو اس وقت بہت بڑی جماعتی خدمت تھی۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ

محترم صاحبزدہ مرزا مظفر احمد صاحب پر قاتلانہ حملہ

محترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب کے دور امارت میں ایک افسوس ناک واقعہ خاندانِ حضرت مسیح موعودؑ کے ایک چشم و چراغ محترم صاحبزاہ مرزا مظفر احمد صاحب (ایم ایم احمد) پر قاتلانہ حملہ کا ہے۔ یہ المناک واقعہ 25 ستمبر 1971 کواُس وقت پیش آیا جب آپ حکومت پاکستان میں ڈپٹی چیئر مین پلاننگ کمیشن کی حیثیت سے وفاقی کابینہ کے سینئیر ترین وزیر تھے۔ صدر مملکت جنرل یحییٰ خان ملک سے باہر تھے اسلم قریشی نامی ایک لفٹ آپریٹر نے آپ پر اس وقت قاتلانہ حملہ کر کے آپ کو زخمی کر دیا جبکہ آپ لفٹ میں اپنے دفتر جا رہے تھے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کو زخمی حالت میں پہلے پولی کلینک اور پھر CMH راولپنڈی پہنچایا گیا اس دلخراش واقعہ کی اطلاع ملتے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جو کہ ان دنوں اسلام آباد تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ کی خیریت معلوم کرنے CMH پہنچے۔ صدر مملکت جنرل یحییٰ خان بھی غیر ملکی دورے سے واپسی پر محترم صاحبزادہ صاحب کی عیادت کے لئے سی ایم ایچ گئے اور آپ سے اظہار یکجہتی کیا۔

محترم امیر صاحب کی وفات اور تدفین

مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب 22 دسمبر 1975 کو حرکت قلب بند ہونے کے باعث انتقال کر گئے اور اگلے روز بہشتی مقبرہ ربوہ میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ روزنامہ الفضل ربوہ نے نماز جنازہ اور تدفین کے بارے جو رپورٹ شائع کی وہ یہ تھی۔

> ''سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نہایت مخلص اور ان تھک خادم محترم چوہدری عبدالحق ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کا جسد خاکی سپرد خاک کر دیا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا دیا۔
>
> ربوہ۔ جیسا کہ قبل ازیں یہ افسوس ناک اطلاع شائع ہو چکی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نہایت مخلص خادم محترم چوہدری عبدالحق صاحب ورک امیر جماعت احمدیہ

اسلام آباد 22 دسمبر 1975 بروز پیر صبح چھ بجے 59 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے اچانک وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

اسی روز جنازہ اسلام آباد سے ربوہ پہنچا 23 دسمبر کو صبح پونے دس بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں مرحوم کے عزیز و اقرباء اور جماعت احمدیہ اسلام آباد کے بعض احباب کے علاوہ مقامی احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ کے بعد جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ چونکہ محترم ورک صاحب مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں لے جا کر جنازہ کو سپرد خاک کیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔ (روزنامہ الفضل 25 دسمبر 1975)



مکرم ومحترم لیفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالعلی ملک صاحب

مکرم لیفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالعلی ملک صاحب

(مارچ1976 تا مارچ1980)

محترم عبدالحق ورک صاحب کی اچانک وفات کے بعد کچھ عرصہ نائب امیر مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب بطور قائمقام امیر جماعت کام کرتے رہے جس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے مارچ 1976 میں محترم لیفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالعلی ملک صاحب (ہلال جرات) کو اسلام آباد کا امیر جماعت مقرر فرمایا۔

خاندانی حالات

آپ کا تعلق راولپنڈی کے مضافاتی قصبہ پنڈوری تھانہ چونترہ سے تھا جہاں آپ کی پیدائش ایک تعلیم یافتہ مخلص احمدی اور با اثر زمیندار ملک غلام نبی صاحب کے ہاں 6 جون 1920 کو ہوئی۔ آپ کے والد محترم تکمیل تعلیم کے بعد محکمہ تعلیم سے وابستہ ہوئے اور ہیڈ ماسٹر اور بعد ازاں اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کے اعلیٰ عہدوں پر خدمات انجام دیں آپ کا شمار علاقے کے نامور ماہرین تعلیم اور چند ممتاز ہیڈ ماسٹروں میں ہوتا تھا تعلیم سے آپ کی دلچسپی نے علاقے میں تعلیمی انقلاب برپا کر دیا۔ چنانچہ آپ کی کوششوں کے نتیجہ میں اس پسماندہ علاقے میں جگہ جگہ پرائمری سکول کھلے۔ تعلیم کو عام کرنے کے لئے آپ کی ان قومی خدمات کے اعتراف کے طور پر آپ علاقے میں ''سرسید آف سواں'' کہلاتے تھے۔

آپ علاقے کے ایک مخلص احمدی حکیم نادر خان صاحب آف مندوال کے زیر تبلیغ تھے آپ ہی کی کوششوں کا ثمر تھا کہ ملک غلام نبی صاحب کو 1915 میں قادیان جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود کے دستِ مبارک پر بیعت کی توفیق ملی۔ قبول احمدیت کے بعد آپ کی زندگی میں ایک

روحانی انقلاب آیا اور آپ احمدیت کے ایک فدائی، خدمت گذار اور ہمہ وقت داعی الی اللہ بن گئے 1929 میں آپ کو وصیت کی توفیق ملی آپ 28 نومبر 1967 کو جہلم میں فوت ہوئے اور بوجہ موصی بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے پڑھائی آپ کی اولاد میں قوم وملت کے تین سپوت اور قابل فخر فرزند لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک (ہلال جرأت) لیفٹیننٹ جنرل عبدالعلی ملک (ہلال جرأت) اور لیفٹیننٹ کرنل عبدالحمید ملک شامل ہیں۔ ان میں سے اول الذکر دونوں بھائیوں کو 1965 کی پاک بھارت جنگ میں شاندار خدمات بجالانے اور بے مثال بہادری اور جرات کا مظاہرہ کرنے پر ہلال جرات کا آپریشنل ایوارڈ دیا گیا جو افواج پاکستان کا نشان حیدر کے بعد بہادری پر دیا جانے والا پہلا بڑا اعزاز ہے۔

1965 کی جنگ میں چونڈہ کے محاذ کے ہیرو

لیفٹیننٹ جنرل عبدالعلی ملک نے 1965 کی جنگ میں سیالکوٹ کے چونڈہ محاذ پر جنگ عظیم دوم کے بعد ٹینکوں کی سب سے بڑی جنگ کی قیادت کر کے بے سروسامانی اور انتہائی قلیل وسائل کے باوجود اپنے سے کئی گنا بڑے دشمن پر فتح حاصل کی اور چونڈہ کو دشمن کے ''ٹینکوں کا قبرستان'' بنا دیا۔ اس جنگ میں آپ کی شاندار خدمات اور عظیم الشّان کارناموں کو ملک بھر کے اہل قلم وعلم حضرات، دانشوروں اور شعراء نے زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے اور ان پر کئی کتب اور طویل مضامین لکھے گئے ہیں لیکن یہاں اس سلسلہ میں صرف چند ایک حوالہ جات نقل کرنے پر اکتفاء کیا جارہا ہے۔ ٹینکوں کی یہ جنگ کس قدر خوفناک اور ہیبت ناک تھی اور جنرل عبدالعلی ملک صاحب کو اپنے سے کس قدر بڑے اور کیل کانٹے سے لیس دشمن کی فوج کا سامنا تھا اس کے ثبوت کے لئے ایک غیر ملکی صحافی کی یہ رپورٹ ملاحظہ کی جائے۔

لندن کے کثیر الاشاعت اخبار ''ڈیلی ایکسپریس'' کے نمائندہ ڈونلڈ سمس نے محاذ جنگ سے لکھا۔

''جنگ بندی پر میں سیالکوٹ میں پاکستان کی افواج کے مورچوں پر گیا میں وہاں دس دن تک لڑی جانے والی ٹینکوں کی عظیم اور خوفناک جنگ کے نتائج دیکھنے گیا تھا

بکتر بند اور ٹینکوں کے دستوں کی یہ جنگ دوسری جنگ عظیم کے بعد سب سے بڑی جنگ قرار دی جا سکتی ہے بھارت نے اس محاذ پر چار ڈویژن فوج سے جس میں ایک بکتر بند ڈویژن بھی شامل تھا اسی توقع پر حملہ کیا تھا کہ وہ پاکستان کی سرزمین پر اس بڑی فوجی قوت کے سہارے آگے بڑھ آئیں گے لیکن پاکستان کی دو ڈویژن فوج نے جس میں ایک بکتر بند ڈویژن بھی شامل تھا ان کے ارادہ کو نہ صرف خاک میں ملا دیا بلکہ ان کی کمر توڑ دی''۔

(''پاکستان میدان جنگ میں'' مصنفہ شریف فاروق صفحہ 375)

ایک اور برطانوی جریدے مرر (mirror) کے نمائندے بریان ہچن نے جو فائر بندی کے وقت چونڈہ سیکٹر میں موجود تھا اور تین روز سے ٹینکوں کی یہ جنگ دیکھ رہا تھا لکھا کہ:۔

''فائر بندی ہوئے تین گھنٹے گذر گئے ہیں میں ٹینکوں اور انسانوں کے قبرستان میں گھوم رہا ہوں فضا میں گدھ اڑ رہے ہیں ماحول اور فضا میں موت کا تعفن بسا ہوا ہے میرے سامنے صرف تین میل کی وسعت میں بھارت کے پچیس جلے ہوئے سنچورین ٹینک پڑے ہیں وہ مرے ہوئے بچھوؤں کی طرح دکھائی دے رہے ہیں جن کا زہر ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہے ان ٹینکوں کو چلانے والے بھاگ نہیں سکے وہ ان کے اندر جلے پڑے ہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ پاکستان نے بھارت کو کس قدر فیصلہ کن شکست دی ہے اس وقت پاک فوج کے جوان میرے سامنے تین سو بھارتی فوجیوں کی لاشیں ایک گڑھے میں دفن کر چکے ہیں۔''

(''تعمیر و ترقی پاکستان میں جماعت احمدیہ کا کردار'' مصنفہ پروفیسر محمد نصر اللہ راجہ صاحب صفحہ 500)

ٹینکوں کی اس عظیم تاریخی جنگ کا احوال خود اس کے ہیرو لیفٹیننٹ جنرل عبد العلی ملک صاحب جو شعر و شاعری کا شوق بھی رکھتے تھے اپنی ایک نظم میں یوں بیان فرماتے ہیں:۔

ارض چونڈہ مرگھٹ اصحاب فیل ہے اصحاب فیل آئے بصد اہتمام جنگ
تسخیر ارض پاک کی دل میں لئے امنگ اعلان جنگ کرنے کی ہمت نہ کر سکے

مارا شب سیاہ میں مارسیاہ سا ڈنگ   اٹھے تو قہر و غیظ الٰہی میں پھنس گئے
برسا جو آسمان سے طوفان نار و سنگ   گولوں کے ساتھ اڑ گئے فولاد کے گنیش
کٹ کر گرے فضاؤں میں طیارے جوں پتنگ   میدان کارزار بنا مثل روز حشر
مرنے سے پیشتر ہی اڑا سینکڑوں کا رنگ   ارض چونڈہ مرگھٹ اصحاب فیل ہے
تائید ایزدی کے نرالے ہیں رنگ ڈھنگ   کشمیر جن کے ملک کا حصہ نہ بن سکا
بکھرے پڑے ہیں ہر طرف ان کے اٹوٹ انگ

(''تعمیر و ترقی پاکستان میں جماعت احمدیہ کا کردار''۔ مصنفہ پروفیسر محمد نصر اللہ راجہ صفحہ 804)

ایک شاعر نے جنرل عبدالعلی ملک کی بہادری اور جرأتمندی کو یوں خراج تحسین پیش کیا ہے

کررہا تھا نمازیوں کی کماں عبدالعلی   تھا صفوں میں مثل طوفان رواں عبدالعلی
ہند کا وہ آتش طوفاں مقابل اس کے وہ عزم ثبات   ٹینک یوں گرتے گئے دشمن کے جیسے خشک پات
جب ہوئی تاریخ کی سب سے بڑی ٹینکوں کی جنگ   فتح پائی غازیوں نے کس طرح دنیا ہے دنگ

(معرکہ حق و باطل صفحہ 73)

1965 کی جنگ کے اس نامور ہیرو اور عظیم سپوت نے 1971 کی پاک بھارت جنگ میں بھی شکر گڑھ کے محاذ پر کارہائے نمایاں انجام دئے جنگ ستمبر 1965 کے وقت آپ بریگیڈیئر تھے بعد میں آپ کو میجر جنرل اور پھر لیفٹیننٹ جنرل کے عہدوں پر ترقی دی گئی طویل عرصہ تک شاندار عسکری خدمات کی بجا آوری اور 1975 میں فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے اسلام آباد کو اپنا مسکن بنالیا اور سیکٹر G-6/3 ایمبیسی روڈ پر واقع اپنے گھر منتقل ہو گئے۔

جنرل (ر) عبدالعلی ملک صاحب کی بطور امیر جماعت تقرری

محترم عبدالحق ورک صاحب کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جنگ ستمبر 1965 میں چونڈہ کے محاذ کے ہیرو اور جماعت کے ایک مخلص خادم جنرل (ر) عبدالعلی ملک صاحب کو جماعت اسلام آباد کا امیر مقرر فرمایا۔ چنانچہ آپ نے مرکز کی منظوری کے ساتھ اپنی عاملہ

تشکیل دی اور کام کا آغاز فرمایا۔ مورخہ 18 مارچ 1976 کو نماز مغرب کے بعد آپ کی کوٹھی واقع G-6 ایمبیسی روڈ پر عاملہ کا پہلا اجلاس ہوا۔ جس میں محترم شیخ عبدالوہاب صاحب نے بطور جنرل سیکرٹری شرکت کی چونکہ اس وقت تک امیر صاحب کا کوئی باضابطہ دفتر نہیں بنا تھا اس لئے آپ کے دور امارت میں عاملہ کے اجلاس بالعموم آپ کے گھر ہی ہوا کرتے تھے۔

مجلس عاملہ کا خصوصی اجلاس

مجلس عاملہ کا ایک خصوصی اجلاس 20 جون 1979 میں مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا جس میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ حضرت مرزا منصور احمد صاحب نے شرکت فرمائی اور اجلاس کی صدارت فرمائی۔

نگرانی کمیٹی برائے تعمیرات

آب پارہ اسلام آباد میں جماعت کا ایک مشن ہاؤس قائم کیا گیا تھا اس میں مختلف تعمیرات کی تکمیل کے لئے محترم امیر صاحب نے مرکز کی منظوری کے ساتھ ایک کمیٹی بنائی جس کے ممبران درج ذیل تھے۔

۱۔مکرم کرنل (ر) خیر البشر صاحب کنوینر ۲۔مکرم چوہدری محمد اسلم خان صاحب

۳۔مکرم خالد ورک صاحب ۴۔مکرم مبارک احمد پراچہ صاحب

بطور امیر جماعت خدمات اور بیت الذکر کے لئے قانونی جنگ کا آغاز

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے مارچ 1976 میں مکرم جنرل عبدالعلی ملک صاحب کو جماعت احمدیہ اسلام آباد کا امیر مقرر فرمایا آپ کے دور امارت کا سب سے بڑا کارنامہ بیت الذکر اسلام آباد کی تعمیر تھی جس کے خلاف عدالت سے حکم امتناعی جاری ہو چکا تھا جنرل صاحب نے امارت کے فرائض سنبھالتے ہی سول کورٹ راولپنڈی میں مورخہ 24 مارچ 1976 کو مقدمہ کی کارروائی کے دوران درخواست دی

کہ وہ امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد ہیں اور عدالت کے حکم امتناعی کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی مسجد کی تعمیر میں سخت نقصان ہو رہا ہے لہذا اسے ختم کیا جائے۔ دریں اثنا حکم امتناعی کے خلاف جماعت دیگر عدالتوں میں بھی قانونی چارہ جوئی کرتی رہی۔ چھوٹی عدالتوں سے اپیل ہائی کورٹ جاتی رہی ۔آخر 1978 میں ایک روز تین دن کے لئے حکم امتناعی خارج ہوا۔تو جنرل صاحب نے ساری جماعت میں وقار عمل کی تحریک کی چنانچہ ایک دن میں بڑے ہال کی چھت ڈالی گئی اسلام آباد کے علاوہ راولپنڈی سے بھی خدام وانصار وقار عمل میں حصہ لینے کے لئے پہنچے (جس کی تفصیل ایک علیحدہ باب میں دی جارہی ہے) چھت ڈالنے کے کچھ عرصہ بعد دونوں سائیڈوں کے چھوٹے ہال تعمیر کئے گئے بعد میں دائیں طرف کے برآمدے کی چھت ڈالی گئی یہ ساری تعمیر ستونوں پر کھڑی تھی دیواروں کی چنائی نہیں ہوسکتی تھی کیونکہ تین دن کے بعد حکم امتناعی دوبارہ جاری ہو گیا تھا ان دنوں بیت الذکر کی حفاظت کے لئے خدام وانصار پر مشتمل چند گروپ بنا دئے گئے تھے جن کی باری باری ڈیوٹی لگائی جاتی تھی ۔حفاظت کا انتظام چوبیس گھنٹے رہتا تھا جنرل صاحب نے حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ کی اجازت اور منظوری سے اسلام آباد جماعت کو حکم دیا کہ اس سال یعنی دسمبر 1978 میں خدام جلسہ سالانہ پر ربوہ نہ جائیں اور بیت الذکر میں ڈیوٹی دیں۔اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعمیر کا پہلا مرحلہ اپنے اختتام کو پہنچا جب لینٹر خشک ہوا تو نمازوں کی ادائیگی نئی تعمیر شدہ بیت میں شروع ہوگئی۔

خدام وانصار کی بے مثال خدمات

اس بارے میں اس دور کے قائد خدام الاحمدیہ محترم عبدالستار علیم صاحب جنہیں 24 اپریل1976 سے19 نومبر 1979 تک خدمات بجالانے کی توفیق ملی تحریر فرماتے ہیں۔

’’معمول کی مجلسی خدمات کے علاوہ خدام کو توفیق ملی کہ جب دسمبر 1978 میں موجودہ بیت الذکر کی چھت ڈالی گئی تو جملہ خدام نے عام مزدوروں کے شانہ بشانہ وقار عمل میں پورے جوش وخروش سے حصہ لیا اس طرح بیت الذکر کی چھت ڈالی گئی اس دوران خدام اور انصار کے علاوہ دوسرے احباب جماعت نے بھی وقار عمل میں بھر پور حصہ لیا۔ چونکہ مسجد کی تعمیر کے خلاف مخالفت زوروں پر تھی



مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد کے ممبران عاملہ امیر جماعت محترم جنرل عبدالعلی ملک صاحب کے ساتھ



1979 بیت الذکر اسلام آباد میں دن رات حفاظتی ڈیوٹیاں دینے والے خدام کا امیر جماعت جنرل عبدالعلی ملک کے ساتھ
بیت الذکر میں دعوت طعام کے بعد گروپ فوٹو



محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے اعزاز میں منعقدہ استقبالیہ اور سابق امیر جماعت جنرل عبدالعلی ملک صاحب
کی الوداعی پارٹی کے شرکا امیر جماعت محترم شیخ عبدالوہاب کے ساتھ



جون 1982 امریکہ کے نیشنل امیر محترم مظفر احمد صاحب کے اعزاز میں منعقدہ استقبالیہ کے شرکا محترم شیخ عبدالوہاب
صاحب امیر جماعت کے ساتھ

اس لئے مسجد کی حفاظت کے لئے دن رات خدام نے جن کی تعداد 80 کے قریب تھی لگا تار ڈیوٹیاں دیں یہاں تک کہ خدام کی ایک بڑی تعداد بشمول قائد مجلس جلسہ سالانہ 1978 میں شریک نہ ہوسکی ۔جہاں خدام بڑی باقاعدگی اور حاضر دماغی سے ڈیوٹی دیتے رہے وہاں جنرل صاحب بھی اکثر اوقات بیت الذکر میں حاضر رہ کر خدام کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔ بیت الذکر کی تعمیر کے دوران ان تاریخی ڈیوٹیوں میں حصہ لینے والے بعض خدام نے جواب ''بزرگان'' کا درجہ رکھتے ہیں بتایا کہ جنرل صاحب خدام کا حوصلہ بڑھانے کے لئے رات کی تاریکی میں اچانک آجاتے ہر خادم سے ملتے اس کا حال اور ڈیوٹی کے بارے میں پوچھتے ۔ یہ بھی پوچھتے کہ کیا تمہاری جیب میں مونگ پھلی ہے۔ ریوڑیاں ہیں اگر جواب ''نہ'' میں ہوتا تو آپ منتظمین کو ہدایت فرماتے کہ خدام کو مونگ پھلی اور ریوڑی لا کر دیں۔محترم امیر صاحب کا حکم تھا کہ ان خدام کو ہر وقت گرما گرم چائے ملتی رہنی چاہیئے۔ ان کے پاس مونگ پھلی اور ریوڑیوں کا وافر ذخیرہ ہونا چاہیئے اور ان کے کھانے کا بہترین انتظام ہونا چاہیئے ۔آپ نے یہ ہدایت بھی کی تھی کہ رات کے اوقات میں زیر تعمیر بیت الذکر کے چاروں اطراف میں آگ کا الاؤ روشن رہنا چاہیئے۔ چنانچہ آپ کی ان ہدایات پر عمل ہوتا رہا۔

امیر صاحب کی طرف سے خدام کو دعوت

جب بیت الذکر پر حفاظتی ڈیوٹیوں کا دور ختم ہوا تو امیر صاحب نے بیت الذکر میں خدام کو ایک عشائیہ دیا اس موقع پر آپ نے بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ خدام نے نہایت احسن رنگ میں یہ ذمہ داری نبھائی بیت الذکر پر حفاظتی اقدامات کا یہ سلسلہ 15 دسمبر 1978 سے 3 فروری 1979 تک جاری رہا خدام کے ہمراہ بعض انصار نے بھی خوش دلی سے یہ شبانہ روز ڈیوٹی دی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی طرف سے اظہار خوشنودی

جب حضور کی خدمت میں بتاریخ 23 دسمبر 1978 ان خدام کی لسٹ ارسال کی گئی جو حفاظت بیت الذکر میں مصروف تھے اور دعا کی درخواست کی گئی تو حضور نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے

اپنے مبارک دستخطوں سے زیر مکتوب گرامی نمبر 2796 محررہ 11/1/79 کے ذریعہ خدام کو دعاؤں سے نوازا۔ نہ صرف یہ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جب 1979 میں اسلام آباد تشریف لائے اور بیت الفضل میں قیام فرمایا تو حضور نے از راہ شفقت ان خدام کو جنہوں نے حفاظت بیت الذکر میں حصہ لیا تھا ایک خصوصی ملاقات کا موقع عطا فرمایا اور ان سے خطاب فرمایا بعد ازاں حضور نے خدام کے ہمراہ تصاویر بھی بنوائیں۔'' (مکتوب مکرم عبدالستار علیم صاحب سے ماخوذ)

مجلس عاملہ کے ارکان

محترم جنرل عبدالعلی ملک صاحب کی مجلس عاملہ میں مندرجہ ذیل احباب کو خدمات بجالانے کی توفیق ملی:۔

۱۔مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب نائب امیر (کچھ عرصہ جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے بھی خدمات سرانجام دیں)

۲۔مکرم شریف احمد متو صاحب سیکرٹری مال

۳۔مکرم محمد اسرائیل احمد صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد

۴۔مکرم چوہدری علیم الدین صاحب سیکرٹری امور عامہ

۵۔مکرم ناصر احمد چوہدری صاحب سیکرٹری تحریک جدید

۶۔مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب سیکرٹری ضیافت

۷۔مکرم عبدالکریم لودھی صاحب سیکرٹری وقف جدید (کچھ عرصہ مکرم حشمت علی چوہدری صاحب نے بھی سیکرٹری وقف جدید کی حیثیت سے کام کیا۔)

۸۔مکرم چوہدری محمد اسلم خان صاحب آڈیٹر (جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے بھی کچھ عرصہ کام کیا۔)

۹۔مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب قاضی

۱۰۔مکرم مبارک احمد ڈار صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ (کچھ عرصہ کرنل خیر البشر صاحب

بھی سیکرٹری رشتہ ناطہ رہے)

۱۱۔مکرم خالد ورک صاحب سیکرٹری جائیداد(سیکرٹری ضیافت اور سیکرٹری موصیان کی حیثیت سے بھی کافی عرصہ کام کیا۔نیز آپ تعمیر بیت الذکر کمیٹی کے بھی سربراہ رہے)

۱۲۔مکرم سید سہیل احمد صاحب صدر موصیان

۱۳۔مکرم عبدالخالق صاحب محاسب

۱۴۔مکرم مبارک احمد پراچہ صاحب امین(سیکرٹری صد سالہ جوبلی فنڈ)

۱۵۔مکرم یوائے مخدوم صاحب سیکرٹری تعلیم

۱۶۔محترم شیخ عبدالوہاب صاھب زعیم اعلی انصار اللہ (کچھ عرصہ مکرم چوہدری حشمت علی صاحب بھی زعیم اعلیٰ رہے)

۱۷۔مکرم منیر احمد فرخ صاحب سیکرٹری بیوت الحمد(حلقہ F-6 کے صدر بھی تھے)

۱۷۔مکرم عبدالستار علیم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ(کچھ عرصہ ملک لال خان صاحب بھی قائد رہے)

۱۸۔مکرمہ بیگم کرنل خیر البشر صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ

۱۹۔مکرم محمد شفیع اشرف صاحب مربی سلسلہ(اس سے قبل کچھ عرصہ مکرم فضل الٰہی انوری صاحب مربی سلسلہ اور مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب بھی مربی سلسلہ تعینات رہے)

۲۰۔مکرم طیب علی شیخ صاحب تعمیر بیت الذکر کمیٹی کے رکن

جنرل صاحب کی کوٹھی پر اطفال کی پکنک

1979 میں محترم امیر صاحب کی کوٹھی پر اطفال کی ایک پکنک منائی گئی اس موقع پر اطفال کے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے اس کے بعد اطفال لائینیں بنا کر جنرل صاحب کے ڈرائنگ روم میں گئے اور دو الماریوں میں پڑے ہوئے ان کے فوجی اعزازت دیکھے ان میں شیلڈز اور جنگی

اعزازات تھے جو انکو مختلف موقعوں پر حکومت اور افواج پاکستان کی طرف سے دیئے گئے تھے۔اس موقع پر اطفال کو جنرل عبدالعلی ملک صاحب اور جنرل اختر حسین ملک صاحب کے جنگی کارناموں کے متعلق بھی بتایا گیا۔

’’بیت الفضل‘‘ کی تعمیر

جنرل عبدالعلی ملک صاحب کی امارت کے دوران F-8/3 میں صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے خریدے گئے پلاٹ پر تعمیر ہونے والی کوٹھی اپنے آخری مراحل پر پہنچ گئی تھی یہ کوٹھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی نگرانی میں تعمیر ہوئی۔محترم عبدالغنی رشدی صاحب مرحوم نے بطور انجنیئر خدمات سر انجام دیں بیت الفضل مکمل ہونے پر مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب مربی سلسلہ کو بیت الفضل کے انچارج کے طور پر مقرر کیا گیا وہ بیت الفضل کی نگرانی کے ساتھ ساتھ مربی سلسلہ کے فرائض بھی سر انجام دیتے رہے۔

آبپارہ میں مشن ہاؤس کا قیام

معروف احمدی پراچہ خاندان نے آب پارہ اسلام آباد میں مشترکہ پراپرٹی خریدی ہوئی تھی ان میں سے ایک بزرگ مکرم عبدالرحیم پراچہ صاحب موصی تھے انہوں نے اپنے حصہ کی پراپرٹی کے کل 20 پلاٹ بنائے اور دو پلاٹ بمعہ تعمیر صدر انجمن احمدیہ کو بطور حصہ جائیداد دیئے۔اس بلڈنگ میں ایک بڑا ہال تھا جس میں احمدیہ لائبریری قائم کی گئی اسے اجلاسات اور نمازوں کے لئے بھی استعمال کیا جاتا رہا اس کے علاوہ ایک حصہ میں مربی ہاؤس تھا جس میں مکرم وسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ قیام فرما رہے بلڈنگ کے ایک حصہ کو مہمان خانہ کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا۔اس بلڈنگ میں مختلف ضروریات کے لئے فرنیچر مقامی جماعت نے تیار کروا کر مہیا کیا تھا۔بعد میں یہ پراپرٹی بوجوہ جماعت کو فروخت کرنا پڑی۔

جنزل صاحب شاعر بھی تھے

محترم جنزل عبدالعلی ملک صاحب کوشعروشاعری کا بھی شوق تھا وہ وقتاً فوقتاً اجلاسات میں اپنا کلام سنایا کرتے تھے تاہم وہ بطور شاعر نمود ونمائش سے دور رہے نہ روائتی مشاعروں میں جاتے اور نہ اپنا کوئی کلام شائع کیا۔ان کے بیٹے محترم ایم اے ناصر ملک صاحب (موجودہ امیر جماعت واہ کینٹ) نے 2006 میں اپنے مرحوم والد کے منظوم کلام کا شعری مجموعہ ''غازی کی اذاں اور'' شائع کیا۔اس شعری مجموعہ کی تیاری اور ترتیب میں مکرم ومحترم منصور عمر صاحب مربی سلسلہ نے ان کی مدد فرمائی۔اس کتاب کا دیباچہ لیفٹیننٹ جنزل (ر) محمود الحسن صاحب نے لکھا ہے جو ملک کے مایہ ناز سرجن ڈاکٹر ہونے کے علاوہ خود بھی بلند پائے کے ایک صاحب دیوان شاعر ہیں۔آپ اس کتاب کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:۔

''لیفٹیننٹ جنزل عبدالعلی کا تعارف عوامی سطح پر بہت پہلے ہو چکا ہے۔ وہ لیفٹیننٹ جنزل اختر ملک کے بھائی ہیں۔ دونوں بھائیوں کی بہادری کے کارنامے پاکستان کے عوام سے خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں۔وہ پاکستان کے اعلیٰ ترین اعزازات سے نوازے گئے۔

جنزل عبدالعلی ملک ادبی دنیا میں بھی معروف تھے،اوران کا کلام دنیائے سخن میں ایک بلند مقام رکھتا ہے۔ ہر موضوع پر آپ نے طبع آزمائی کی ہے۔ان کا سوزِ دل ان کی شاعری میں اعجازِ مسیحا بن کر روشنی کے ایک منور استعارے کی صورت میں جلوہ گر ہے یہ استعارہ اپنی ہتھیلی پر پیغام امن و اماں کے ساتھ ساتھ ہدیہء جسم و جان بھی لئے پھرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ان کی غزل جہاں فن شاعری کے تمام تر تقاضے پورے کرتی ہے وہیں حیات وکائنات کے بارے میں ان کا وسیع تر آفاقی نظریہ بھی سامنے لاتی ہے۔وہ بلند ترین انسانی قدروں اور روحانی تجلیوں میں یقین رکھنے والے حقیقت پسند، درویش طبع اور صاحب دل انسان ہیں،دنیاوی جاہ جبروت ان کے نزدیک پرِکاہ کی وقعت نہیں رکھتا۔فقرِ غیور کی یہ دولت یونہی سرِ راہ پڑی ہوئی نہیں ملی۔اس کے پس منظر میں قطرے سے گوہر بننے کی پوری کیفیت

شامل ہے۔شاعرانہ سرمستی وسرشاری کے باوجود جنرل صاحب کے نفس میں مردمومن کے افکارو احساسات کی تجلیات تاباں ودرخشاں ہیں ان کا کلام رندی ومستی کی سطح سے بلند تر ہےاور یہی چیز ان کے کلام کودوسرے شعراء کے کلام سے ممتاز کرتی ہے''

امارت کے فرائض سے معذرت کی درخواست

مئی/ جون 1980 میں مکرم جنرل عبدالعلی ملک صاحب نے صحت کی خرابی کی بنا پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں لکھا کہ وہ اپنی گرتی ہوئی صحت کے پیش نظر امارت کی ذمہ داریاں نہیں نبھا سکتے۔ چنانچہ حضور نے ارشاد فرمایا ''اپنی نگرانی میں امیر کا انتخاب کروادیں۔'' حضور کے ارشاد کی تعمیل میں 17 جولائی کو امیر کا انتخاب مجلس انتخاب کے ذریعہ عمل میں آیا جس میں مکرم عبدالعلی ملک صاحب کوسب سے زیادہ ووٹ ملے۔ان کے بعد مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب اور تیسرے نمبر پر مکرم سید مقبول احمد شاہ صاحب کو۔ جنرل صاحب کی معذرت کے پیش نظر اور آپ کی سفارش پر مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب کوحضور نے جماعت اسلام آباد کا امیر مقرر فرمایا۔

وفات اور تدفین

محترم جنرل (ر) عبدالعلی ملک صاحب تاحیات G-6 میں ایمبیسی روڈ پر واقع اپنے مکان میں رہائش پذیر رہے۔آپ کی وفات 17 جنوری 1992 کو اپنے گھر پر ہی ہوئی اور یوں ملک وقوم اور جماعت احمدیہ کا یہ نامور سپوت اپنے حقیقی مولا کے حضور حاضر ہو گیا۔آپ کی نماز جنازہ آپ کے گھر کے قریب واقع کھلے میدان میں مکرم ومحترم سید حسین احمد صاحب مربی ضلع نے پڑھائی۔جس میں اسلام آباد راولپنڈی کے احباب جماعت اور عہدیداران کے علاوہ بڑی تعداد میں حاضر وسابق فوجی افسران نے بھی شرکت کی ۔جس کے بعد آپ کی میّت فوج کے انتظام کے تحت آبائی گاؤں پنڈوری پہنچائی گئی جہاں آپ کو اسی روز تیسرے پہر پورے فوجی اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے ہی دعا کروائی۔

ع خاک میں کیا صورتیں ہونگی کہ پنہاں ہوگئیں

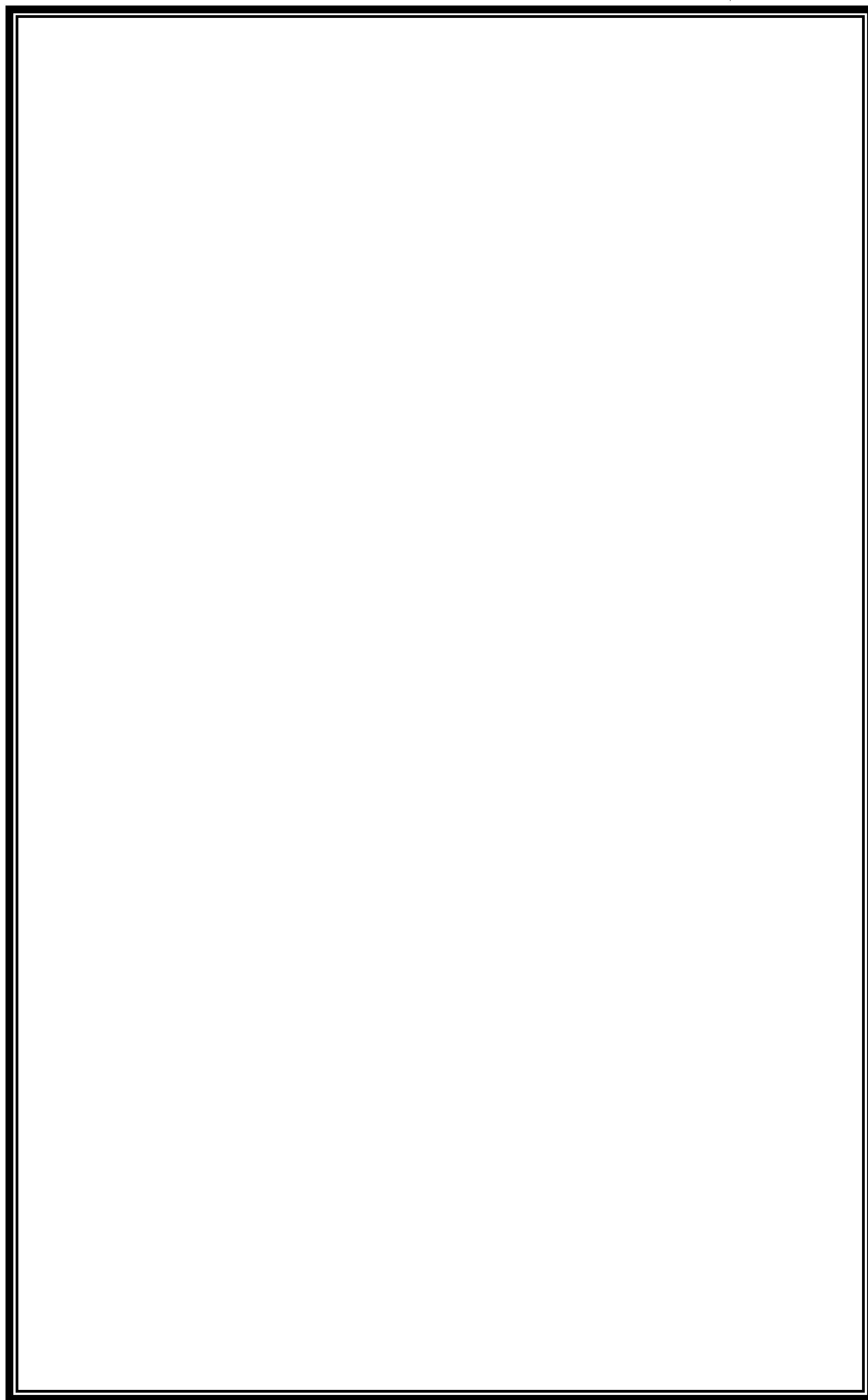
قرارداد تعزیت بروفات محترم لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالعلی ملک صاحب مرحوم

جماعت احمدیہ اسلام آباد نے اپنے اجلاس عام منعقدہ 24 جنوری 1992 میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت اتفاق رائے سے منظور کی۔

''جماعت احمدیہ اسلام آباد کے جملہ اراکین، نامور احمدی جرنیل پاک فوج کے عظیم سپوت 1965 کی پاک بھارت جنگ میں معرکہ چونڈہ کے ہیرو لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالعلی ملک صاحب جن کو انکی بے مثال جرات بہادری کے اعتراف میں دوران جنگ ہی ہلال جرات اور بعد ازاں ستارہ قائداعظم کے اعزاز سے نوازا گیا۔ ایک مخلص وفدائی احمدی جنہوں نے ایک مشکل دور میں امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کے اہم فرائض بھی سرانجام دیئے۔ کی وفات پر اپنے دلی رنج والم اور گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون موصوف کئی صفات حسنہ اور خوبیوں کے حامل ہونے کے علاوہ ایک اعلیٰ پائے کے شاعر بھی تھے اور خاص طور پر نعتیہ شاعری میں ایک اعلیٰ مقام رکھتے تھے ان کی وفات سے ملک ایک بیدار مغز جرنیل نیک سرشت انسان اور خدا پرست فرزند سے محروم ہو گیا ہے۔

مرحوم نے بحیثیت امیر جماعت خدمت دین کے فرائض انتہائی ذمہ داری اور خدمت کے جذبہ سے سرانجام دیئے آپ ہی کے دور میں انتہائی نامساعد حالات میں بیت الذکر اسلام آباد کی چھت ڈالی گئی اور تعمیر میں پیش رفت ہوئی

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور انکے درجات اپنے قرب میں بڑھاتا رہے۔ نیز آپ کی بیگم صاحبہ اور بچوں کو صبر جمیل عطا کرے اور انکو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین''





مکرم ومحترم شیخ عبدالوہاب صاحب

محترم شیخ عبدالوہاب صاحب

جولائی 1980 تا اپریل 1991

محترم شیخ عبدالوہاب صاحب کو جماعت اسلام آباد کا تیسرا امیر ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ کا عرصہ امارت جولائی 1980 سے اپریل 1991 تک تقریباً دس سال ہے۔آپ کے دور امارت میں ہی مرکز نے اسلام آباد کو ضلع کا درجہ دیا اور یوں آپ کو اسلام آباد کا پہلا امیر ضلع ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہے۔

خاندانی حالات

محترم شیخ عبدالوہاب صاحب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک رفیق حضرت منشی حبیب الرحمن صاحب کپورتھلوی (یکے از رفقاء 313) کے پوتے اور محترم شیخ عبدالرحمن صاحب کپورتھلوی کے فرزند تھے آپ 24 اکتوبر 1924 کو کپورتھلہ (انڈیا) میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم وہاں ہی حاصل کی۔گریجویشن کے بعد انڈین سول سروس کا امتحان پاس کر کے سرکاری ملازمت حاصل کی۔ 1947 میں تقسیم ہند سے قبل ہی آپ کی کراچی میں پہلی پوسٹنگ ہوئی۔چنانچہ آپ پاکستان بننے سے صرف چند روز قبل 3 اگست 1947 کو کراچی پہنچے پاکستان بننے کے بعد آپ کا خاندان بھی ہجرت کر کے یہاں آیا اور کراچی میں سکونت اختیار کر لی۔

کراچی اور لاہور میں خدمات سلسلہ

محترم شیخ عبدالوہاب صاحب ایک مخلص اور فدائی احمدی خاندان کے چشم و چراغ ہونے کے باعث بچپن ہی سے خدمت دین کے جذبہ سے سرشار تھے اور جماعت اور ذیلی تنظیموں کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔محترم شیخ عبدالوہاب صاحب نے اپنی خودنوشت سوانح حیات (تا حال غیر مطبوعہ) میں اپنی جماعتی خدمات کا جائزہ ان الفاظ میں پیش فرمایا ہے:۔

’’قیام پاکستان کے سلسلہ میں خاکسار (شیخ عبدالوہاب) دہلی سے تبدیل ہو کر 3 اگست 1947 کو کراچی پہنچا۔ 14 اگست 1947 کو قیام پاکستان عمل میں آیا۔ جس سے یہ معلوم ہوا کہ قادیان کو پاکستان میں شامل نہیں کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ (حضرت مصلح موعود) کا پیغام موصول ہونے کے بعد جماعتوں کو قادیان کی حفاظت کے لئے وفود بھجوانے کی تحریک ہوئی۔ چنانچہ کراچی سے بھی وفود بھجوائے گئے۔ خاکسار، لطیف احمد طاہر مرحوم (برادر ڈاکٹر خلیل احمد ناصر مرحوم) اور تین خدام کل پانچ خدام کا دوسرا یا تیسرا گروپ قادیان جانے کے لئے لاہور پہنچا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس وقت لاہور میں قیام پذیر تھے ہمارا گروپ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کی کوٹھی پر (جہاں حضور مقیم تھے) پہنچا اور منتظمین نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ گروپ کراچی سے قادیان جانے کے لئے آیا ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ نہیں آپ سب یہاں رہیں یعنی لاہور میں انجمن کی نظارتوں میں کام کریں۔ چنانچہ ہمیں نظارتوں میں تقسیم کر دیا گیا اور خاکسار کو نظارت آبادی میں متعین کیا گیا۔ اس نظارت کے ناظر اس وقت مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب تھے۔ خاکسار نے انکے ساتھ حسب توفیق فرائض انجام دیئے۔ خاکسار دفتر سے ایک ماہ کی چھٹی لے کر گیا تھا اور ایک ماہ ختم ہونے پر اس وقت کے ناظر اعلیٰ مکرم حضرت نواب عبداللہ خان صاحب سے اجازت لے کر واپس کراچی کے لئے روانہ ہوا۔ روانگی سے قبل حضرت نواب صاحب نے اپنی قلم سے ایک تعریفی خط بھی تحریر فرما کر دیا جس میں خدمات کی تعریف کی گئی تھی اور میرے خاندان کا بھی ذکر تھا۔ اس وقت نظارت آبادی کے فرائض میں جملہ احمدی مہاجرین کو کھانا وغیرہ بھی تقسیم کرنا شامل تھا۔

پارٹیشن سے قبل وقف آمد اور وقف جائیداد وزیورات کی تحریک کی گئی تھی اور پاکستان کے قیام کے بعد حضور نے اس کی ادائیگی کا مطالبہ فرمایا۔ خاکسار کو سیکرٹری وقف آمد جماعت احمدیہ کراچی مقرر کیا گیا اور خاکسار نے حسب توفیق فرائض انجام دیئے۔ اس سلسلہ میں اس وقت کے ناظر بیت المال مکرم خان فرزند علی خان صاحب نے خاکسار کے کام کی تعریف میں اخبار الفضل میں ایک نوٹ شائع کیا تھا۔

ایک ماہ بعد خاکسار کو محاسب جماعت احمدیہ کراچی مقرر کیا گیا یہ فرائض خاکسار نے کافی عرصہ انجام دیئے مذکورہ بالا جماعتی ذمہ داریوں کے علاوہ خاکسار کو نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی بھی مقرر کیا گیا تھا اور یہ فرائض بھی خاکسار ادا کرتا رہا۔

غالباً 49-1948 میں خاکسار کا انتخاب بطور سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی کیا گیا اور مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی ذمہ داری بھی سونپی گئی اور یہ تمام ذمہ داریاں خاکسار جولائی 1951 تک ادا کرتا رہا۔ اس دوران مجلس کے دفتر کو احمدیہ ہال میں قائم کیا گیا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ دفتر باقاعدہ قائم ہوا۔

جولائی 1954 تک مکرم عبدالحق صاحب رامہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی تھے وہ بوجہ ریٹائرڈ ہونے اور ناظر بیت المال کی تقرری کی وجہ سے کراچی سے جا رہے تھے۔ چنانچہ غالباً 14 جولائی یا 17 جولائی 1954 کو مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے ایک دن خاکسار کو ایک طرف لے جا کر کہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کی (یعنی خاکسار) کی تقرری بطور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی منظور فرمائی ہے۔ خاکسار نے مکرم امیر صاحب سے اپنی کم عمری ناتجربہ کاری اور کم مائیگی کا اظہار کیا۔ حقیقتاً میں امیر صاحب کی اس اطلاع سے اپنے اوسان خطا کر بیٹھا تھا۔ حیران تھا کہ میں یہ فرائض کیسے انجام دے سکوں گا۔ امیر صاحب نے کہا یہ سوچنا تمہارا کام نہیں کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جب منصب خلافت پر فائز ہوئے اس وقت انکی کیا عمر تھی۔ خاکسار نے عرض کیا کہ میری اور انکی کوئی نسبت ہی نہیں وہ موعود خلیفہ ہیں۔ امیر صاحب نے کہا آپ کام شروع کریں چنانچہ خاکسار نے غالباً 14 یا 17 جولائی 1954 سے بطور سیکرٹری مال کام شروع کیا اور اسلام آباد تبدیلی ہونے تک غالباً 31 اکتوبر 1964 تک یہ فرائض بااحسن طریق انجام دیئے اور اس سارے عرصہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خوشنودی متواتر حاصل رہی۔ الحمدللہ 1957 میں شعبہ مال کی رپورٹ (سال کے اختتام پر) حضور کو بھجوائی۔ حضور نے تحریر فرمایا کہ اس رپورٹ کی کاپیاں تمام جماعتوں میں بھی بھجوائی جائیں تا کارکنان کو معلوم ہو کہ

کام کس طرح کیا جاتا ہے۔ چنانچہ میری رپورٹ چھپوا کر جماعتوں کو بھیجی گئی۔

خاکسار 1954 یا اس سے قبل سے باقاعدہ مجلس شوریٰ کا نمائندہ منتخب ہوتا رہا اور شوریٰ میں شمولیت کا شرف حاصل رہا نیز خاکسار نظارت بیت المال کی سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کا 1954 سے 1964 تک ممبر رہا۔ خاکسار نے احمدیہ ہال میں دفتر سیکرٹری مال قائم کیا جو اس سے قبل قائم نہیں تھا اور آج تک قائم ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1966 میں جماعت احمدیہ راولپنڈی کی کارکردگی کو بہتر کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر فرمایا جس کے صدر کرنل ڈاکٹر محمود احمد صاحب تھے اور دو ممبر یعنی خاکسار شیخ عبدالوہاب اور مکرم کرنل محمد شفیع صاحب اس میں شامل تھے۔ حضور نے ارشاد فرمایا تھا کہ امیر صاحب راولپنڈی کمیشن کے ممبران کے مشورہ کے ساتھ کام کریں۔

اس دوران خاکسار تبدیل ہو کر لاہور گیا جہاں حلقہ راجگڑھ کے صدر نیز مجلس انصاراللہ ضلع لاہور کے فرائض بطور منتظم عمومی انجام دیئے خدا تعالیٰ کے فضل سے اس دوران ناظم صاحب کے ساتھ مل کر نمایاں کام کرنے کا موقع ملا اور خاکسار کی سالانہ رپورٹ پر مجلس انصاراللہ ضلع لاہور علم انعامی کی مستحق ٹھہری۔

اکتوبر 1970 میں خاکسار کا تبادلہ راولپنڈی ہو گیا جہاں خاکسار کو بطور زعیم اعلیٰ انصاراللہ راولپنڈی کے فرائض انجام دینے کا موقع ملا۔ آٹھ نو ماہ بعد میرا تبادلہ پھر لاہور ہو گیا اور دوبارہ یکم جون 1974 کو اسلام آباد تبدیل ہو کر آیا۔

اسلام آباد آنے پر یکم جون 1974 کو صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے خاکسار کو زعیم اعلیٰ انصاراللہ مجلس اسلام آباد مقرر فرمایا یہ فرائض غالباً 1978 تک ادا کئے نیز اس دوران خاکسار کا انتخاب بطور جنرل سیکرٹری عمل میں آیا۔ مکرم جنرل عبدالعلی ملک صاحب کی بیماری کی وجہ سے خاکسار کو قائمقام امیر مقرر کیا گیا۔

دورامارت کا آغاز

محترم جنرل (ریٹائرڈ) عبدالعلی ملک صاحب کو دوران امارت 1978 میں عارضہ قلب لاحق ہوا جس سے آپ کی صحت پر کافی اثر پڑا۔ چنانچہ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے امارت کے فرائض سے سبکدوش کرنے کی درخواست کی جس کے جواب میں حضور کا ارشاد موصول ہوا'' آپ اپنے ساتھ ایک مستعد نائب امیر لگائیں امیر آپ ہی رہیں گے'' چنانچہ محترم امیر صاحب نے'' مستعد نائب امیر'' کے طور پر مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب کو اپنی عاملہ میں شامل کیا۔اس طرح محترم شیخ عبدالوہاب صاحب کو کافی عرصہ جنرل (ر) عبدالعلی ملک صاحب کے ساتھ بطور نائب امیر خدمات بجالانے کی توفیق ملی ۔ بعد ازاں جب جنرل صاحب کی صحت نے انہیں امارت کے اہم فرائض کی بجا آوری کی اجازت نہ دی اور آپ نے پھر حضور سے فرائض سے سبکدوشی کی درخواست کی ۔حضور کے اس حکم کی تعمیل میں کہ'' آپ اپنی نگرانی میں انتخاب کرادیں'' 17 جولائی 1980 کو آپ ہی کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں نئے امیر کا انتخاب ہوا اور حضور کی منظوری کے بعد محترم شیخ عبدالوہاب صاحب اسلام آباد کے امیر مقرر ہوئے۔

محترم شیخ عبدالوہاب صاحب پہلے ہی جماعت کے لئے بہت وقت دیتے تھے لیکن امیر بننے کے بعد وہ ہمہ وقت اپنی امارت کی ذمہ داری نبھانے کے لئے کمر بستہ نظر آئے ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اکثر اسلام آباد تشریف لایا کرتے تھے۔محترم شیخ صاحب ہر وقت حضرت صاحب کی قیام گاہ پر حاضر رہتے اور اپنی ذمہ داری کو احسن رنگ میں نبھانے کی کوشش کرتے ۔محترم شیخ عبدالوہاب صاحب کے دل میں امام جماعت احمدیہ کے لئے بے پایاں محبت خلوص اور فدائیت کا جذبہ موجزن تھا جس کا برملا اظہار ان کے عمل سے ہوتا تھا وہ نظام جماعت کا پوری طرح عرفان رکھتے تھے۔اور غیر معمولی انتظامی قابلیت کے مالک تھے اسلام آباد کی جماعت کو منظم اور فعال کرنے میں ان کا بہت بڑا ہاتھ ہے ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں سے آپ کا بہت مشفقانہ سلوک رہتا تھا اور جماعت کی اہم تقریبات میں شیخ عبدالوہاب صاحب ان کو نمائندگی دیا کرتے تھے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے

کہ جب جنرل (ر) عبدالعلی صاحب کو جماعت کی طرف سے الوداعی پارٹی دی گئی تو آپ نے جماعت کی عاملہ کے علاوہ ذیلی تنظیموں (انصار اللہ، خدام الاحمدیہ) کے اراکین عاملہ کو بھی اس تقریب میں شامل فرمایا یہ تقریب چاند ریسٹورنٹ میں منعقد ہوئی جس میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے نہ صرف شرکت فرمائی بلکہ نظام جماعت اور امیر کی اطاعت کے موضوع پر خطاب بھی کیا اور دعا کروائی۔

مجلس عاملہ کا قیام

مرکز کی منظوری کے بعد محترم شیخ عبدالوہاب صاحب کی مجلس عاملہ میں مندرجہ ذیل افراد کو بطور عہدیدار خدمات بجالانے کی سعادت نصیب ہوئی؛۔

۱۔مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب نائب امیر (کچھ عرصہ مکرم میجر (ر) سید مقبول احمد صاحب بھی نائب امیر رہے)

۲۔مکرم چوہدری محمد اسلم خان صاحب جنرل سیکرٹری

(کچھ عرصہ تک مکرم محمود احمد بھلر صاحب مکرم ملک لال خان صاحب اور مکرم حمید الحامد صاحب نے بھی جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے کام کیا)

۳۔مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب قاضی (کچھ عرصہ میجر (ر) سید مقبول احمد شاہ صاحب بھی قاضی رہے)

۴۔مکرم شریف احمد متو صاحب سیکرٹری مال (کچھ عرصہ چوہدری ناصر احمد صاحب بھی سیکرٹری مال رہے)

۵۔مکرم خالد ورک صاحب سیکرٹری جائیداد (کچھ عرصہ چوہدری داؤد احمد صاحب اور مکرم منیر احمد فرخ صاحب سیکرٹری جائیداد رہے)

۶۔مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید (کچھ عرصہ مکرم شریف احمد متو صاحب بھی رہے)

۷۔مکرم چوہدری حشمت علی صاحب سیکرٹری وقف جدید (زعیم اعلیٰ انصار اللہ بھی رہے)

۸۔مکرم محمد یوسف خان صاحب امین (کچھ عرصہ مکرم حفیظ اللہ خان صاحب نے بھی امین کی حیثیت سے کام کیا)

۹۔مکرم مسعود احمد ہاشمی صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد (کچھ عرصہ مکرم بشیر طاہر صاحب اور مکرم بشیر الدین خاکی صاحب نے بھی کام کیا)

۱۰۔مکرم میجر ریٹائرڈ سید مقبول احمد صاحب سیکرٹری وصایا (کچھ عرصہ سیکرٹری رشتہ ناطہ اور امین بھی رہے)

۱۱۔مکرم رانا رفیق احمد صاحب سیکرٹری تعلیم (ناظم ضلع انصار اللہ) (کچھ عرصہ چوہدری بشیر احمد خالد صاحب، چوہدری شمیم احمد صاحب اور ڈاکٹر عنایت اللہ منگلا بھی سیکرٹری تعلیم رہے)

۱۲۔مکرم مبارک احمد پراچہ صاحب سیکرٹری جوبلی فنڈ (کچھ عرصہ مکرم عبدالکریم لودھی صاحب اور مکرم بشیر الدین خاکی صاحب بھی سیکرٹری جوبلی فنڈ رہے)

۱۳۔مکرم محمود احمد بھلر صاحب سیکرٹری ضیافت (زعیم اعلیٰ انصار اللہ شرقی بھی رہے)

۱۴۔مکرم بشیر الدین خاکی صاحب صدر موصیان (کچھ عرصہ سید محمود شاہ صاحب اور سید سہیل احمد صاحب بھی صدر موصیان رہے)

۱۵۔مکرم منیر احمد فرخ صاحب سیکرٹری بیوت الحمد (کچھ عرصہ سیکرٹری جائیداد کی حیثیت سے بھی کام کیا)

۱۶۔مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب سیکرٹری امور عامہ (کچھ عرصہ میجر عبدالمالک صاحب بھی رہے)

۱۷۔مکرم لال خان صاحب سیکرٹری خدمت خلق

۱۸۔مکرم مرزا سعید احمد صاحب محاسب (مکرم حفیظ اللہ خان صاحب اور مکرم خواجہ داؤد صاحب بھی کچھ عرصہ محاسب رہے)

۱۹۔مکرم میجر ریٹائرڈ محمد عاصم صاحب آڈیٹر (کچھ عرصہ چوہدری نصیر احمد طارق صاحب اور چوہدری محمد اکرم خان صاحب بھی آڈیٹر رہے)

۲۰۔مکرم کرامت اللہ صاحب سیکرٹری صنعت وتجارت

۲۱۔مکرم بشیر احمد طاہر صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ غربی

۲۲۔مکرم سید سہیل احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ شرقی (کچھ عرصہ محمود احمد بھلر صاحب بھی زعیم اعلیٰ شرقی رہے)

۲۳۔مکرم مسعود احمد اعوان صاحب قائد ضلع خدام الاحمدیہ (کچھ عرصہ محمود اشرف صاحب بھی قائد ضلع رہے)

۲۴۔مکرم محمد منور ملک صاحب قائد شرقی خدام الاحمدیہ (کچھ عرصہ مکرم وسیم احمد صاحب قائد رہے)

۲۵۔مکرم منصور احمد خاکی صاحب قائد غربی خدام الاحمدیہ

نوٹ:۔اسلام آباد کے ضلع بننے کے بعد مکرم رانا رفیق احمد صاحب کو ناظم ضلع انصار اللہ کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

۲۶۔بلحاظ عہدہ مربی سلسلہ امیر صاحب کی عاملہ کے رکن ہوتے ہیں۔محترم شیخ عبدلوہاب صاحب کے دور امارت میں درج ذیل مربیان کو آپ کی عاملہ میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل رہا۔

مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب مکرم مولانا علی حیدر اوپل صاحب

مکرم فضل الٰہی انوری صاحب مکرم وسیم احمد شمس صاحب

مکرم اخلاق احمد انجم صاحب مکرم عبدالمجید سیالکوٹی صاحب

مکرم سید حسین احمد صاحب

انتظامی ڈھانچہ کی تشکیل

مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب نے امیر منتخب ہونے کے بعد سب سے پہلے جماعت احمدیہ



حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اسلام آباد میں قیام کے دوران محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت اور آپ کی عاملہ ممبران کے ساتھ یادگار تصویر



1979-80ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بیت الذکر اسلام آباد میں حفاظتی ڈیوٹیاں دینے والے خدام کے ساتھ



حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 1980 میں بیت الفضل اسلام آباد میں محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت اور عاملہ ممبران کے ساتھ



29-10-1977 سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ پاکستان ربوہ میں منعقدہ سالانہ عشائیہ کے موقع پر مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت اسلام آباد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ مصروف گفتگو ہیں



حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 1980 میں خانپور ڈیم پر پکنک کے موقع پر اپنے خدام سے گفتگو فرما رہے ہیں

اسلام آباد کے انتظامی ڈھانچہ کو صدر انجمن احمدیہ کے قواعد وضوابط کے مطابق مضبوط اور مربوط بنیادوں پر استوار کرنے کی کوشش کی۔

روزنامچہ جات اور کھاتوں کی تیاری

مرکز کے روزنامچہ جات اور کھاتوں کے فارموں کو باقاعدہ رجسٹر کی شکل میں جلد بندی کروا کر ہر حلقہ کے صدر کو ایک روزنامچہ اور ایک کھاتہ جاری کیا گیا تاکہ ہر حلقہ کے کل چندہ دہندگان کے حساب کتاب اور ادائیگیوں کا مکمل اندراج ہو۔

کمیٹی برائے تعمیر مسجد احمدیہ اسلام آباد

مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب کے دور امارت میں ایک کمیٹی برائے تعمیر مسجد احمدیہ اسلام آباد بنائی گئی جس کے صدر محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب نائب امیر تھے کمیٹی میں درج ذیل ارکان شامل تھے۔مکرم شیخ طیب علی صاحب،مکرم چوہدری منیر احمد فرخ صاحب،مکرم خالد ورک صاحب، مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب،مکرم کرنل ریٹائرڈ ثروت احمد صاحب مکرم کرنل ریٹائرڈ خیر البشر صاحب مکرم لطیف احمد صاحب اور مکرم خواجہ داؤد احمد صاحب۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ جنرل ضیاء الحق کے نافذ کردہ صدارتی آرڈیننس مجریہ 1984 کے تحت دیگر پابندیوں کے علاوہ احمدی احباب اپنی عبادت گاہوں کے لئے''مسجد'' کا لفظ استعمال نہیں کر سکتے تھے چنانچہ جماعت احمدیہ اسلام آباد کی مجلس عاملہ کا ایک ہنگامی اجلاس مورخہ 28 اپریل 1984 کو مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت کی صدارت میں منعقد ہوا۔جس میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

> ''حکومت پاکستان کے حالیہ آرڈیننس کی روشنی میں چونکہ احمدیوں کو مسجد کے نام کا استعمال اپنی عبادت گاہ کے لئے ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔لہذا فیصلہ کیا گیا کہ یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ مرکز شالیمار F-7 اسلام آباد میں ہمارے اکاؤنٹ نمبر 214 بعنوان''

تعمیر کمیٹی مسجد احمدیہ اسلام آباد'' کا نیا نام ''تعمیر کمیٹی احمدیہ بیت الذکر اسلام آباد'' رکھ دیا جائے۔ اور منیجر صاحب بنک مذکور کو اس قرار داد کی نقل بغرض اطلاع وضروری کارروائی ارسال کردی جائے۔''

(رجسٹر کارروائی عاملہ 1985 پیراگراف نمبر 644)

امین کے لئے الگ رسید بک

مقامی طور پر امین کے لئے ایک الگ رسید بک تیار کی گئی جس پر وہ حلقہ جات سے چندہ وصول کرتا تھا یہ رسید حلقہ کے روزنامچہ پر چسپاں کردی جاتی تھی صدران حلقہ / سیکرٹری مال کو ہدایات جاری کی گئیں کہ مہینہ میں کم از کم دو دفعہ روزنامچہ صدران حلقہ / سیکرٹریان مال کے پاس بھجوائیں تا کہ اس کا مرکزی روزنامچہ میں اندراج ہو سکے یہ طریق کچھ عرصہ جاری رہا تاہم مرکز کی ہدایت پر بعد ازاں مقامی رسید کا استعمال ترک کر دیا گیا۔

سٹینڈنگ فنانس کمیٹی (SFC) کا قیام

جماعت کے مالی نظم ونسق میں مزید بہتری اور کنٹرول کے لئے باقاعدہ ایک سٹنیڈنگ فنانس کمیٹی کا قیام عمل میں آیا۔ لازمی چندہ جات کی تدریجاً وصولی، اخراجات، لازمی چندہ جات کی مرکز میں ترسیل، مالی امداد اور قرضہ جات کے لئے آنے والی درخواستیں یہ سب امور اس کمیٹی میں زیرغور آنے لگے۔ مالی امور میں نظم وضبط کے لئے یہ کمیٹی بہت مفید ثابت ہوئی اس طرح ''مقامی فنڈ'' کے حصول اور اس کی اہمیت وضرورت کے بارہ میں عہدیداران اور احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی رہی جس سے ''بیت الذکر'' پر آنے والے عمومی اخراجات بآسانی پورے کرنے میں مدد ملی۔

اسلام آباد کو جماعتی لحاظ سے ضلع کا درجہ دیا گیا

جماعتی قواعد کی رُو سے کسی مقامی جماعت کو ''ضلع'' کا درجہ دینے کے لئے ضروری ہے کہ وہاں کم از کم تین مقامی جماعتیں ہوں۔ چنانچہ ''ریلوے کیرج فیکٹری'' ''نیشنل ہیلتھ لیبارٹری'' اور پنڈ

بیگووال‘‘ میں مقامی جماعتوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ یاد رہے کہ پنڈ بیگووال میں جماعت تو قائم تھی مگر بہ حیثیت حلقہ وہ جماعت احمدیہ راولپنڈی کے زیر انتظام تھی اسلام آباد کو الگ ضلع کا درجہ دینے کے لئے باضابطہ درخواست صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھجوائی گئی جس کی منظوری محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے عطا فرمائی۔ اس طرح ’’اسلام آباد‘‘ راولپنڈی ضلع سے الگ ہو کر اگست 1980 سے ایک نیا ضلع بنا اور مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب کو ضلع اسلام آباد کے پہلے امیر بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔

جماعتی دفتر اور لائبریری کا قیام

طویل عرصہ سے اس امر کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ کام کی وسعت، ریکارڈ کی حفاظت اور دلجمعی کے ساتھ کرنے کے لئے جماعت کا باقاعدہ دفتر ہونا چاہیئے چنانچہ محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی اجازت سے ’’بیت الفضل‘‘ میں ایک کمرہ جماعت احمدیہ اسلام آباد کے دفتر کے لئے مختص کر دیا گیا اور دفتری ریکارڈ وہاں پر رکھا گیا۔ مرکز کی منظوری سے ایک ضلعی کلرک کا تقرر عمل میں لایا گیا اور سب سے پہلے ضلعی کلرک مکرم قاضی محمد نذیر صاحب مقرر ہوئے ’’بیت الفضل‘‘ کی تعمیر مکمل ہونے کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی اسلام آباد میں گاہ بگاہ تشریف آوری اور یہاں قیام اور مہمانوں کی آمد کی وجہ سے پھر یہ دفتر بیت الفضل کی انیکسی میں منتقل کر دیا گیا۔

اس زمانہ میں اسلام آباد میں محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب (مرحوم) مربی ضلع تعینات تھے۔ جماعت کے تحت ایک لائبریری کے قیام کی عرصہ سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی محترم شفیع اشرف صاحب نے بڑی محنت اور ذاتی کاوشوں سے بہت اچھی لائبریری تیار کی۔ لائبریری کے لئے کتب بطور عطیہ دینے کے لئے احباب کو تحریک کی گئی چنانچہ بہت سے احباب نے کتب مہیا کیں اور یوں کتب کا اچھا خاصا ذخیرہ جمع ہو گیا لائبریری کے لئے الماریاں خریدی گئیں اور کاؤنٹر بھی بنائے گئے اخبارات اور جماعتی رسائل کا اجرا کروایا گیا اس طرح ایک اچھی لائبریری کے قیام سے احباب جماعت بالخصوص علم وادب سے تعلق رکھنے والے دوستوں کی کافی تعداد مستفیض ہونے لگی۔

بیت الفضل میں فیکس مشین کی تنصیب

’’بیت الفضل‘‘ میں دفتر کے قیام کے جلد بعد ہی ایک فیکس مشین جماعت کی طرف سے خرید کر نصب کی گئی جس سے مرکز اور دیگر جماعتوں کے ساتھ جماعت کا رابطہ آسان ہو گیا یہ امر قابل ذکر ہے کہ (Electronic Media) سے سب سے پہلے استفادہ کرنے کا اعزاز جماعت احمدیہ اسلام آباد کو ہوا۔

مجلس عاملہ کے اجلاسات

مجلس عاملہ کے اجلاسات ’’مشن ہاؤس آب پارہ‘‘ میں منعقد ہوتے تھے تا ہم اس وقت جماعت کے پاس کوئی مناسب فرنیچر اور دفتر سے متعلقہ دیگر چیزیں نہ تھیں چنانچہ مقامی جماعت نے ساٹھ کے قریب کرسیاں اور پندرہ سولہ میز خاص اس غرض کے لئے بنوائے جس سے اجلاسات عاملہ اور دیگر میٹنگز کے انعقاد میں بہتری آئی۔

مشن ہاؤس کی تزئین

جماعت کے ایک مخلص اور مخیر دوست محترم میاں عبدالرحیم پراچہ صاحب نے آب پارہ تجارتی مرکز میں واقع اپنی بلڈنگ جماعت کو وصیت میں دی تھی جسے مشن ہاؤس کے علاوہ مربی سلسلہ کی رہائش گاہ اور جماعتی مہمانوں کی قیام گاہ کے طور پر استعمال کیا جا رہا تھا اس بلڈنگ میں ضروری سہولیات کی فراہمی مثلاً فرنیچر وغیرہ کی خرید کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی اوپر والے حصے میں دیواروں میں الماریاں بنائی گئیں ایک حصے کو بطور مربی ہاؤس اور ایک حصہ جو کہ نیچے تھا بطور مہمان خانہ استعمال کیا جانے لگا ایک چھوٹا سا کچن بھی بنایا گیا مہمانوں کے لئے دو کمرے تھے جن میں چار بیڈز لگوائے گئے ایک کمرہ نیچے صحن میں چوکیدار کے لئے الگ بنوایا گیا ہر حصہ کے لئے فرنیچر، صوفہ سیٹ، سنٹرل ٹیبل وغیرہ خریدا گیا اندرونی حصہ میں اچھے اور خوبصورت پردے لگوائے گئے۔

بیت الذکر میں تعمیراتی کام

بیت الذکر کی تعمیر کا کام سست رفتاری سے جاری تھا کیونکہ عدالتوں کے حکم امتناعی کے باعث بار بار کام رکتا رہا۔محترم شیخ عبدالوہاب صاحب کے دورِامارت میں دائیں طرف کے برآمدہ میں دو کمرے عارضی طور پر بنائے گئے ۔ایک کمرہ امیر کے دفتر کے لئے اور ایک کمرہ سیکرٹریان کے دفتر کے لئے استعمال ہونے لگا جماعتی ریکارڈ بیت الفضل سے بیت الذکر منتقل کر دیا گیا۔اسی عرصہ میں جماعتی ٹیلیفون بھی بیت الذکر میں لگوایا گیا اور یوں جماعت کے دفتر نے باقاعدہ کام شروع کر دیا ۔بیت الذکر کی تعمیر کے مختلف مراحل وقارِعمل کے ذریعہ مکمل کئے گئے ۔ بڑے اور چھوٹے دونوں ہالوں کی صفائی کی گئی ۔پلستر اور بیرونی دیواروں کو پینٹ کرنے کے بعد بیت الذکر کے اندرونی حصہ کو پینٹ کیا گیا۔محراب کو اس کی اصل شکل میں ٹھیک کر کے بنوایا گیا۔

جمعہ پر خواتین کے لئے پہلے دائیں طرف کا ہال مختص کر کے درمیان میں قنات لگا کر پردے کا انتظام کیا گیا تاہم بعد میں خواتین کو بائیں حصے کی طرف منتقل کر دیا گیا اور درمیانی پردہ کے لئے لکڑی کی پارٹیشن تیار کرنے کا فیصلہ ہوا ۔ پرانی اور عارضی بیت الذکر کم آمدنی والے بعض احباب جماعت کی رہائش، نیز سٹور کے طور پر استعمال ہونے لگی ۔ بیت الذکر میں مستقل رہائش رکھنے والے احباب کے لئے چار پانچ کمرے اور غسلخانہ بنائے گئے قاضی محمد نذیر صاحب چونکہ کافی ضعیف ہو چکے تھے اور بڑھتا ہوا کام اب ان کے بس میں نہ تھا اس لئے ان کی جگہ ایک نوجوان مکرم محمد اقبال صاحب ولد مکرم محمد عبداللہ صاحب کو بطور ضلع کلرک ملازم رکھا گیا۔

مشن ہاؤس (آب پارہ) کی فروخت اور G-10/4 اور I-10/4 کے مکانات کی خرید

مشن ہاؤس آب پارہ کے نیچے تین چار دوکانیں بھی جماعتی ملکیت میں تھیں جو غیر از جماعت دوکانداروں کو کرایہ پر دی گئیں تھیں وہ دوکانیں بعد میں جماعت کے لئے مسئلہ بن گئیں دوکاندار نہ تو

کرایہ ادا کرتے اور نہ ہی دوکانیں خالی کرتے۔صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے فیصلہ ہوا کہ مشن ہاؤس کوفروخت کردیا جائے اور اس کی جگہ دو مکان خرید لئے جاویں چنانچہ پہلے مرحلہ میں ایک مکان سیکٹر G-10/4 میں اور دوسرے مرحلہ میں ایک اور مکان سیکٹر I-10/4 میں خرید لیا گیا۔ G-10/4 کا مکان مین روڈ پر واقع ہے یہ مہمانوں کی قیام گاہ اور حلقہ کے نماز سینٹر اور دیگر جماعتی پروگراموں کے لئے استعمال ہونے لگا اور I-10/4 کا مکان مربی سلسلہ کی رہائش گاہ کے لئے مختص کیا گیا۔مجلس عاملہ کے اجلاسات جو پہلے مشن ہاؤس میں منعقد ہوتے تھے اب بیت الفضل F-8/3 میں ہونے لگے۔ضروری فرنیچر مثلاً کرسیاں میز وغیرہ بیت الفضل میں شفٹ کر دی گئیں۔

صد سالہ جشن تشکر 1989

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 23 مارچ 1889 سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد رکھتے ہوئے اپنے مخلصین اور پیروکاروں سے بیعت لینے کا آغاز فرمایا۔1989 میں جماعت احمدیہ کے قیام کو 100 سال پورے ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح کی منظوری سے جماعت کے مرکزی نظام نے جشن تشکر منانے کا فیصلہ کیا چنانچہ مرکز کی طرف سے جشن تشکر شایان شان طریقہ سے منانے کے لئے ایک جامع اور وسیع پروگرام تیار کیا گیا۔مرکز کی ہدایات کے تحت اسلام آباد کی جماعت اور ذیلی تنظیموں نے بھی محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت کی زیر نگرانی مختلف پروگرام منعقد کئے جن کا ایک مختصر خاکہ پیش خدمت ہے۔

خصوصی سوونیئر کی اشاعت: جماعت اسلام آباد کی طرف سے موقع کی مناسبت سے ایک دیدہ زیب اور خوبصورت سوونیئر شائع کیا گیا جو اردو اور انگریزی دو حصوں پر مشتمل تھا۔اس سوونیئر کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے خصوصی پیغام کی درخواست کی گئی۔چنانچہ حضور انور کی طرف سے از راہ شفقت جو پیغام موصول ہوا وہ درج ذیل ہے۔

خصوصی پیغام حضرت امام جماعت احمدیہ برائے جماعت احمدیہ اسلام آباد

پیارے احباب جماعت اسلام آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ اسلام آباد نے اپنا ایک الگ سووئنیر شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے آپ کا باشدّت اصرار تھا کہ میں اس کے لئے پیغام بھیجوں۔لیکن آجکل مصروفیات بہت زیادہ ہیں اور پیغامات کے مطالبات کثیر ہیں اس لئے میں وقت سے پیچھے رہ گیا ہوں۔اگر اب تک آپ کا سووئنیر شائع نہ ہو چکا ہوتو میری طرف سے جماعت احمدیہ اسلام آباد کو خصوصیت سے محبت بھرا اسلام اور سووئنیر کی اشاعت پر دلی مبارک پیش کر دیں۔

ویسے تو ہر جماعت اور جماعت کے سارے افراد حسب مراتب مجھے پیارے ہیں مگر جماعت احمدیہ اسلام آباد کے ساتھ ایک خصوصی تعلق ان دنوں میں قائم ہوا جب کہ بدنام زمانہ آرڈیننس کے جاری ہونے سے چند دن پہلے میں اسلام آباد میں قیام پذیر تھا جوں جوں حالات کی سنگینی کے آثار ظاہر ہو رہے تھے جماعت احمدیہ اسلام آباد کی پیشانیوں پر ایمان اخلاص اور ایثار کی علامتیں نمایاں ہوتی چلی جارہی تھیں اور للّٰھی محبت اور فدائیت کا ایسا ماحول پیدا ہو چکا تھا جس کی یاد مٹائی نہیں جاسکتی اُن دنوں آپ کے ساتھ مجالس میں بیٹھنا اور ہجوم در ہجوم غیر از جماعت احباب کا وہاں مجالس میں چلے آنا۔اسی طرح کثرت کے ساتھ خاندانی وانفرادی ملاقاتیں میرے دل پر نقوش چھوڑ گئی ہیں اور آپ سے دوبارہ ملنے کی خواہش پہلے سے بڑھ کر اپنے دل میں پاتا ہوں۔پس دعا کریں کہ نئی صدی جہاں اور بہت سے برکتیں لے کر آئے وہاں ہمارے پھر مل بیٹھنے کے سامان بھی پیدا ہوں۔

میں جماعت احمدیہ پاکستان سے بہت خوش ہوں کہ انہوں نے انتہائی تاریک راتوں میں بھی صداقت کی شمعیں روشن رکھیں۔شدید مخالفت کے طوفانوں میں بھی اپنی حمیّت اور غیرت کا سر جھکنے نہیں دیا۔یہ آزمائشوں کا دور یوں تو بالعموم سارے ملک میں جاری رہا لیکن جس طرح اسٹیج پر کسی خاص

کردار کو چمکانے اور ابھارنے کے لئے ایک محدود حصے پر تیز روشنی ڈالی جاتی ہے اسی طرح پاکستان میں بھی جب دشمنان اسلام نے جماعت کے کسی حصے پر خصوصیت کے ساتھ جینے کے دائرے تنگ کئے اور مظالم کے اندھیرے توڑے خدا تعالیٰ کی محبت اور رحمت کی روشنی نے جماعت کے اس حصے کو خصوصیت کے ساتھ جگمگا دیا اور دعاؤں کے سلسلہ میں میری توجہ کا مرکز بنا رہا، اسلام آباد کو بھی ایسی کئی سعادتیں نصیب ہوئیں اور میں نے اس خاص روشنی میں یہ دیکھا کہ آپ لوگ خدا کے فضل سے سر بلند اور بے خوف اور اعلیٰ دینی اقدار کے پاسبان اور نگران رہے اور کسی ابتلا سے خوفزدہ ہو کر آپ کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ الحمدللہ۔

خدا کرے کہ انہی مضبوط بنیادوں پر آپ کی آئندہ صدی کی عمارت بلند ہو اور آپ کی آئندہ نسلیں ایسی عظمت حاصل کریں کہ آج کی آپ کی عظمتیں ان کے مقابل پر پستیاں دکھائی دینے لگیں۔ خدا آپ کا حامی و ناصر ہو اور ان تمام آئندہ ترقیات کی آپ کو جزاء دے جن کی بنیادیں آج آپ نے قائم کی ہیں۔

والسلام

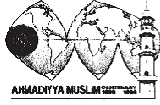
خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع



بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم



لندن
18-3-89

پیارے مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط مع پروگرام موصول ہوا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ
ماشاء اللہ صد سالہ احمدیہ جوبلی جشن تشکر کا
پروگرام بہت اچھا ہے۔ مبارک ہو اللہ تعالیٰ
آپ سب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور نئی صدی
مبارک فرمائے اور سلسلہ کا نام بلند کرنے کی
توفیق دے۔ تمام احباب کو میرا محبت بھرا سلام

والسلام
خاکسار
مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

اسلام آباد

مختصر رپورٹ تقریبات صد سالہ احمدیہ جشن تشکر ضلع اسلام آباد

23 مارچ 1989 کو بیت الذکر میں ایک شایان شان جلسہ منعقد کیا گیا مرکز سے محترم شیخ نور الحق تنویر صاحب سابق مشنری انچارج بلادِ عربیہ تشریف لائے تھے۔ اس موقع پر بیت الذکر کو انتہائی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا جبکہ رات کو چراغاں بھی کیا گیا جلسہ میں اسلام آباد کی ضلعی جماعتوں کے علاوہ راولپنڈی کے احباب نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ خوشی کے اس بابرکت موقع پر تمام حاضرین میں پہلے تو خصوصی طور پر تیار کردہ مٹھائی تقسیم کی گئی اور بعد میں جلسہ کے اختتام پر ظہرانہ بھی پیش کیا گیا اس دعوت طعام میں نادار اور مخلص احمدی دوستوں کو خصوصی طور پر مدعو کر کے انہیں جشن تشکر کی خوشیوں میں شامل کیا گیا۔ اس موقع پر حضور انور کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا گیا حاضری 2200 سے اوپر تھی۔ اس موقع پر بیس ہزار روپے نقد اور سات بکروں کا صدقہ دیا گیا۔

☆۔ 22 مارچ کو احباب جماعت نے اجتماعی پر نفلی روزہ رکھا۔

☆۔ 23 مارچ کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ حاضرین کی تعداد تقریباً بارہ سو تھی۔

☆۔ بیت الذکر میں بوجوہ چراغاں نہیں کیا گیا تاہم بعض احمدی گھروں میں چراغاں کا اہتمام کیا گیا۔

☆۔ جماعت کی طرف سے صد سالہ جشن تشکر سوونیئر کے علاوہ ایک بیج، سٹکر اور خصوصی کارڈز بھی تیار کروائے گئے اس کے علاوہ ایک فولڈر بھی چھپوایا گیا۔ جش تشکر کے سلسلہ میں بچوں میں غبارے اور پنسلیں بھی تقسیم کی گئیں جن پر ''جشن تشکر مبارک ہو'' لکھا ہوا تھا۔

استقبالیہ غیر ملکی مہمانان کرام

جشن تشکر کے سلسلے میں جماعت احمدیہ اسلام آباد نے ملکی و غیر ملکی غیر از جماعت معززین کی خدمت میں ایک استقبالیہ کا اہتمام کیا جو مکرم حمید اختر صاحب کی رہائش گاہ پر مورخہ 5 اپریل 1989 کو منعقد ہوا۔ اس میں احمدیوں کے علاوہ سفارت خانوں کے بیس افراد اور پندرہ مقامی غیر از جماعت

معززین بھی شریک ہوئے۔ اس موقع پر حاضرین میں سوونیئر اور جماعت احمدیہ کا دیگر انگریزی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ تقریب کے اختتام پر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ اسلام آباد نے انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے احمدیت کا پیغام پہنچایا اور استقبالیہ کے انعقاد کی غرض وغائیت بیان فرمائی۔

دعوت بہ اعزاز اسیران راہ مولیٰ

جماعت احمدیہ اسلام آباد نے مرکز کی ہدایت کے مطابق مورخہ 5 جولائی 1989 کو بعد نماز مغرب بیت الذکر اسلام آباد میں ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا جس میں جماعت احمدیہ ضلع اسلام آباد کے ان احباب کو جنہیں پہلی صدی میں احمدیت کی وجہ سے تکالیف اٹھانی پڑیں مدعو کیا گیا۔ اسیران راہ مولیٰ کے علاوہ ان کے عزیز و اقارب بعض مقامی عہدیداران اور متعلقہ جماعتوں کے صدر صاحبان بھی مدعو تھے۔ تقریب کے آغاز میں مکرم نائب امیر صاحب فیصل آباد جو اتفاقاً اسلام آباد میں موجود تھے نے اپنے ضلع میں ہونے والے واقعات کی تفصیل بیان فرمائی۔ بعد ازاں مکرم مربی صاحب اور مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ اسلام آباد نے اسیران راہ مولیٰ کی قربانیوں وایثار کا نہایت احسن رنگ میں ذکر کیا۔ اس تقریب میں 65 احباب شریک ہوئے۔

دعوت مجلس عاملہ جماعت احمدیہ اسلام آباد

اراکین مجلس عاملہ جماعت احمدیہ اسلام آباد بشمول صدر صاحبان جماعتہائے ضلع اسلام آباد کے اعزاز میں مورخہ 23 اپریل 1989 کو افطاری کا اہتمام کیا گیا۔ یہ تقریب بیت الفضل اسلام آباد میں منعقد ہوئی اس میں 40 عہدیداران نے شرکت کی۔

دعوت طلبہ وطالبات قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد

شعبہ تعلیم جماعت احمدیہ اسلام آباد کی طرف سے قائداعظم یونیورسٹی کے احمدی طلبہ وطالبات کے اعزاز میں 28 اپریل 1989 کو افطاری وکھانے کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں پندرہ طلبہ اور چھ طالبات شریک ہوئیں۔ طالبات کے لئے الگ باپردہ انتظام تھا اس میں مکرم نائب امیر صاحب مکرم

مربی صاحب مکرم سیکرٹری صاحب تعلیم اور جنرل سیکرٹری صاحب بھی شریک ہوئے علاوہ ازیں یونیورسٹی کے دو اساتذہ نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر طلبا میں جشن تشکر کے موقع پر مرکز کی طرف سے طبع شدہ لٹریچر کا ایک ایک سیٹ تقسیم کیا گیا۔

مجلس سوال وجواب برموقع عید میلادالنبیؐ

14 اکتوبر 1989 بروز ہفتہ بیت الذکر اسلام آباد میں جلسہ سیرت النبی کے انعقاد کے بعد میاں حمید اختر صاحب کے مکان پر ایک مجلس سوال و جواب کا اہتمام کیا گیا جس میں 24 غیر از جماعت بشمول تین مستورات نے شرکت کی۔ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے اپنے ڈیڑھ گھنٹے کے خطاب میں پاکستان کے قیام اور اس کے استحکام کے سلسلہ میں جماعت کی مساعی اور قربانیوں کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ آپ کے خطاب کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا بعد میں حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

حلقہ جات میں جشن تشکر کی تقاریب

جماعت احمدیہ اسلام آباد کے زیر اہتمام حلقہ جات میں بھی جشن تشکر کے سلسلے میں تقریبات منعقد ہوئیں جن کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

حلقہ F-10

اس حلقہ کا جشن تشکر کا اجلاس مورخہ 7 اپریل 1989 کو زیر صدارت مکرم ملک محمد یونس خان صاحب ناصر زعیم اعلیٰ انصار اللہ غربی برمکان مکرم ڈاکٹر غلام مجتبیٰ صاحب صدر حلقہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم ملک محمد یونس خان صاحب، مکرم عبدالرؤف خان صاحب سیکرٹری ضیافت، مکرم وسیم احمد صاحب شمس مربی سلسلہ، مکرم ناصر ارتضیٰ علی صاحب زعیم انصار اللہ اور مکرم میر محمد عاصم صاحب صدر حلقہ G-9/1 نے سیرت النبیؐ اور صد سالہ جشن تشکر کے سلسلے میں تقاریر کیں۔ اس اجلاس میں 26 انصار، خدام اور اطفال نے شرکت کی، تمام حاضرین کی چائے اور لوازمات سے تواضع کی گئی۔

حلقہ F-7

حلقہ F-7 کا اجلاس جشن تشکر مورخہ 20 دسمبر 1989 بروز بدھ بعد نماز مغرب بیت الذکر اسلام آباد میں زیر صدارت مکرم مرزا انعام الحق صاحب صدر حلقہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد ''صداقت حضرت مسیح موعودؑ'' اور ''جشن تشکر اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضاعات پر علی الترتیب مکرم وسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ اور مکرم مرزا انعام الحق صاحب صدر حلقہ نے تقاریر کیں۔ اجلاس میں حاضری 24 تھی۔ بعد دعا اجلاس برخواست ہوا۔ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

حلقہ G-9/1

اس حلقہ کا اجلاس 22 اپریل 1989 بعد نماز عصر بر مکان مکرم سلیم احمد صاحب نائیک منعقد ہوا۔ پچاس کے قریب احباب شریک ہوئے جن میں بارہ غیر از جماعت تھے۔ میجر محمد عاصم صاحب صدر حلقہ G-9 غربی اور پروفیسر ایم اے لطیف شاہد صاحب نے احمدیت کی سوسالہ تاریخ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں پر روشنی ڈالی اور حضور انور کی طرف سے دیئے گئے مباہلے کے چیلنج کے سلسلے میں جماعت کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی حاضرین کے لئے پر تکلف افطاری کا انتظام تھا۔ اس اجلاس میں مکرم نائب امیر صاحب مکرم مربی صاحب اور جنرل سیکرٹری صاحب نے بھی شرکت کی۔

حلقہ G-10

حلقہ کا اجلاس جنرل سیکرٹری کی صدارت میں مورخہ 27 اپریل 1989 بعد نماز عصر مکرم ڈاکٹر شمیم احمد قاضی صاحب کے مکان پر ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مظہر الحق سیٹھی صاحب صدر حلقہ، مکرم مسعود احمد ہاشمی صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد، مکرم وسیم احمد صاحب شمس مربی سلسلہ اور جنرل سیکرٹری نے تقاریر کیں۔ انصار، خدام اور اطفال کی حاضرین 26 تھی۔ علاوہ ازیں ایک عراقی دوست سمیت چار غیر از جماعت افراد بھی شامل ہوئے ان کو جماعت کا لٹریچر دیا گیا بعد دعا یہ

اجلاس اختتام پذیر ہوا۔حاضرین کے لئے افطاری کا انتظام تھا۔

حلقہ G-9/2

اس حلقہ کا جشن تشکر کا اجلاس یکم مئی 1989 بعد نماز عصر بر مکان مکرم غلام عباس بلوچ صاحب زیر صدارت جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ اسلام آباد منعقد ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد مکرم وسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ اور جنرل سیکرٹری نے خطاب کیا۔42 انصار وخدام اور اطفال حاضر تھے۔پانچ غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے۔حاضرین کی افطاری سے تواضع کی گئی۔

حلقہ G-8/3-4

حلقہ G-8 شرقی کا صد سالہ جشن تشکر کا اجلاس 22 مئی 1989 بعد نماز عصر زیر صدارت جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ اسلام آباد منعقد ہوا۔کل حاضری 38 تھی۔مکرم چوہدری محمد رشید صاحب صدر حلقہ مکرم وسیم احمد صاحب شمس مربی سلسلہ،مکرم عبدالطیف صاحب راجپوت اور جنرل سیکرٹری نے تقاریر کیں۔اجلاس ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہنے کے بعد اختتام پذیر ہوا۔حاضرین کو چاٹ فروٹ اور ٹھنڈے مشروبات پیش کئے گئے۔چند غیر از جماعت دوست بھی موجود تھے جو کارروائی سے بہت متاثر ہوئے۔

حلقہ I-8,9,10

جشن تشکر کے سلسلے میں حلقہ I/8,I/9,I/10 کا مشترکہ اجلاس 31 مئی 1989 بر مکان مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب صدر حلقہ I-9 زیر صدارت مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد منعقد ہوا۔اجلاس مغرب کی نماز کے بعد سے عشاء تک جاری رہا۔ حاضرین کی تعداد 32 تھی تلاوت ونظم کے بعد مکرم وسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ اور مکرم امیر صاحب نے سیرت النبی اور جماعت احمدیہ کی ترقی اور اس سلسلہ میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی حاضرین کی چائے اور دیگر لوازمات سے تواضع کی گئی۔

حلقہ F-8

اس حلقہ کا جشن تشکر کے سلسلہ میں اجلاس 26 جولائی 1989 زیر صدارت جنرل سیکرٹری بر مکان مکرم حمید الحامد صاحب صدر حلقہ F-8 منعقد ہوا۔ مکرم وسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ نے تاریخ احمدیت کے چیدہ چیدہ واقعات کا عمومی ذکر کرنے کے بعد احباب جماعت کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعد دعا یہ اجلاس ختتام پذیر ہوا جس کے بعد اہل خانہ کی طرف سے احباب کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

حلقہ F-6

اس حلقہ کا جشن تشکر کے سلسلہ میں جلسہ 27 جولائی 1989 زیر صدارت مکرم قمر سردار خان صاحب بیت الذکر اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ 25 انصار خدام حاضر تھے تلاوت ونظم کے بعد مکرم جلیل احمد شاہد صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ مکرم میجر محمود احمد صاحب صدر حلقہ F-6 اور مکرم وسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ نے بالترتیب ''محسن انسانیت''، ''صداقت حضرت مسیح موعود'' اور ''احمدیت کے مستقبل'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔ یہ اجلاس تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہنے کے بعد دعا پر ختم ہوا۔

حلقہ جات G-6,G-7-

حلقہ جات G-6,G-7- کا مشترکہ اجلاس بسلسلہ جشن تشکر مورخہ 30 جولائی 1989 بمقام مشن ہاؤس زیر صدارت جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ اسلام آباد منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم وسیم احمد صاحب شمس مربی سلسلہ مکرم عبدالرشید صاحب آف نائیجیریا (طالب علم جامعہ احمدیہ) نے علی الترتیب ''جماعت احمدیہ کی صد سالہ تاریخ اور احباب کی ذمہ داریاں'' اور عبادات و ذکر الٰہی کے حصار میں اپنے تئیں مضبوط تر کرنے'' کی طرف توجہ دلائی۔ حاضرین کی تعداد 32 تھی آخر میں احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

حلقہ G-9 شرقی

حلقہ G-9 شرقی کا جشن تشکر کا اجلاس مورخہ 6 ستمبر 1989 بر مکان مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب صدر حلقہ بعد نماز مغرب زیر صدارت محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم پروفیسر ایم اے لطیف شاہد صاحب مکرم عبدالکریم لودھی صاحب اور محترم امیر صاحب نے جشن تشکر کے سلسلہ میں احباب جماعت کو ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جلسہ سالانہ یو کے 1989 کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ کل حاضری 63 تھی جس میں انصار خدام اور اطفال شامل تھے۔ بعد ازاں احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

ریلوے کیرج فیکٹری

جماعت احمدیہ ریلوے کیرج فیکٹری کا اجلاس جشن تشکر 21 اپریل 1989 بعد نماز عصر زیر صدارت محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد منعقد ہوا۔ یہ اجلاس مکرم محمد شفیع صاحب زعیم انصار اللہ کے مکان پر منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مسعود احمد ہاشمی صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد نے خطاب کیا۔ اجلاس میں حاضری 30 تھی۔ جن میں تین غیر از جماعت بھی تھے بعد میں احباب کی افطاری سے تواضع کی گئی۔

پنڈ بیگوال

جماعت احمدیہ پنڈ بیگوال نے جمعہ یکم دسمبر 1989 کو جشن تشکر کے سلسلہ میں ایک بھرپور جلسے کا اہتمام کیا۔ جس میں مقامی جماعت کے تمام افراد بشمول خواتین شریک ہوئے۔ حاضرین کی کل تعداد 150 تھی۔ جماعت احمدیہ ضلع اسلام آباد کی طرف سے امیر صاحب ضلع مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب کی قیادت میں ایک وفد بھی اس تقریب میں شریک ہوا۔ اس موقع پر دو اجلاسات منعقد ہوئے۔ پہلے اجلاس کی صدارت مکرم نیاز احمد صاحب عارف صدر جماعت احمدیہ پنڈ بیگوال

نے کی جبکہ دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد نے فرمائی۔ جلسہ سے مکرم امیر صاحب ضلع کے علاوہ مکرم وسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ، مکرم حمید المحامد صاحب اور مکرم سلیم احمد صاحب شاہد نے خطاب فرمایا۔ جلسہ کے آغاز میں تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عالمگیر پیغام ایک مقامی دوست نے پڑھ کر سنایا مقامی جماعت کی طرف سے اجتماعی طور پر دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا۔ اس موقع پر بچوں کے علمی مقابلہ جات بھی کروائے گئے اور نمایاں کارکردگی دکھانے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

آڈیو کیسٹس محفوظ کرنے کا انتظام

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے 1984 کے اوائل میں پاکستان سے ہجرت کر کے لندن تشریف لے جانے کے بعد دنیا بھر کی جماعتوں بالخصوص پاکستان کے لاکھوں احمدیوں کے ساتھ خلافت اور خلیفہ وقت سے رابطہ کے لئے آڈیو کیسٹس نے تاریخی کردار ادا کیا۔ حضور کے خطبات جمعہ کی آڈیو کیسٹس لندن سے مرکز پہنچتی تھیں جہاں ان کی کاپیاں تیار کر کے جماعتوں کو بھجوائی جاتیں جو ان خطبات کو احباب جماعت تک پہنچانے کا اہتمام کرتیں چنانچہ جماعت اسلام آباد نے محترم امیر صاحب کی ہدایت کے تحت حضور کے خطبات کو احباب جماعت کو سنوانے کے علاوہ کیسٹس کو محفوظ کرنے اور انکا باقاعدہ ریکارڈ تیار کرنے کا انتظام بھی کیا۔ یہ اہم کام اس وقت کے سیکرٹری سمعی و بصری محترم منیر احمد فرخ صاحب کی نگرانی میں مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب اور انکی ٹیم نے بڑی ذمہ داری سے نبھایا۔

کمپیوٹر کا استعمال اور جماعت اسلام آباد کا منفرد اعزاز

جماعت احمدیہ اسلام آباد کو پورے پاکستان میں سب سے پہلے جدید ٹیکنالوجی متعارف کراتے ہوئے اپنے تمام چندہ جات کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کا اعزاز محترم شیخ عبدالوہاب صاحب کے دور امارت میں ہوا۔ چنانچہ جماعت نے 1988 کے اوائل میں جدید ترین کمپیوٹر / پرنٹر خریدا اور 12 مارچ

1988 کو مکرم و محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب ناظر بیت المال (آمد) نے بیت الذکر کمپلیکس میں منعقدہ ایک خصوصی تقریب میں کمپیوٹر سیکشن کا افتتاح فرمایا۔ آپ نے اس موقع پر اپنے خطاب میں جماعت اسلام آباد کی اس کارکردگی اور ترقی کو سراہا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی جماعت اسلام آباد کی اس کامیابی پر خوشنودی کا ظہار فرمایا اور مبارک باد سے نوازا۔ جون 1988 میں محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبہ پنجاب کی قیادت میں پنجاب بھر سے آئے ہوئے امرائے اضلاع نے بھی جماعت اسلام آباد کے کمپیوٹر سنٹر کا دورہ کیا اور چندہ جات کو کمپیوٹرائزڈ کرنے پر جماعت اسلام آباد کی کوششوں کو سراہا اور محترم امیر صاحب اور آپ کی ٹیم کے ممبران کو مبارک باد دی۔ محترم مرزا عبدالحق صاحب نے اس موقع پر کمپیوٹر سنٹر میں اجتماعی دعا بھی کرائی۔ جولائی 1988 میں لندن میں جماعت احمدیہ انگلستان کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو جب اس بارے میں بریفنگ دی گئی تو حضور نے خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے اس سسٹم کو مزید بہتر بنانے کے سلسلہ میں بعض ہدایات دیں۔

کمپیوٹر کے لئے سافٹ وئیر کی تیاری، پروگرامنگ اور ڈیٹا منیجمنٹ کے انتہائی نازک اور اہم کام کی انجام دہی میں سب سے فعال کردار محترم منیر احمد فرخ صاحب اور مکرم عبدالواسع ناگی صاحب نے رضا کارانہ طور پر انتہائی خوش دلی سے ادا کیا۔ محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت نے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہر ممکن مدد اور راہنمائی کی۔ کمپیوٹر کی خریداری کے لئے محترم نعیم احمد صاحب اور محترم منیر احمد خان صاحب نے قابل قدر مالی اعانت کی۔

(سوونیئر صد سالہ جشن تشکر جماعت احمدیہ اسلام آباد 1989)

مقامی جلسہ سالانہ کا آغاز

1984 کے صدارتی آرڈیننس کے تحت حکومت نے دیگر پابندیوں کے علاوہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے مرکز ربوہ میں جلسہ سالانہ منعقد کرنے پر پابندی لگا دی۔ جو اب تک قائم ہے۔ چنانچہ اس با برکت جلسہ کی برکات سے محرومی کے ازالہ اور احباب جماعت کی تشنگی کو کسی حد تک دور کرنے کے لئے مرکز

کی طرف سے پاکستان بھر کی جماعتوں کو مقامی طور پر جلسوں کا اہتمام کرنے کی ہدایات جاری کی گئیں۔
مرکز کی اس ہدایت کے تحت جماعت احمدیہ اسلام آباد نے بھی مقامی طور پر مرکزی جلسہ سالانہ کی طرز پر اپنا پہلا جلسہ 1987 میں منعقد کیا۔ جس میں اسلام آباد کے علاوہ، راولپنڈی اور ضلعی جماعتوں کے احباب وخواتین نے بھرپور شرکت کی ۔ یہ جلسے تقریباً بارہ تیرہ سال تک باقاعدگی سے ہر سال منعقد ہوتے رہے تاہم بعد میں بوجوہ یہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔

احمدیہ قبرستان کا قیام

مکرم ومحترم شیخ عبدالوہاب صاحب کے دور امارت کا ایک اہم کارنامہ احمدیہ قبرستان کا قیام اور اس کے لئے وفاقی دارالحکومت کے ترقیاتی ادارے CDA کی طرف سے ایک قطعہ اراضی کی باضابطہ الاٹمنٹ ہے وفاقی دارالحکومت میں رہنے والے احمدی احباب کے لئے ستمبر 1988 تک کوئی الگ قبرستان نہیں تھا۔ بلکہ اسلام آباد کے تمام مکینوں کے لئے بلاتمیز مذہب ومسلک H-8 سیکٹر میں واقع وسیع وعریض سرکاری قبرستان ہی مشترکہ قبرستان کی حیثیت رکھتا تھا تاہم اسلام آباد میں احباب جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ملک میں احمدیہ جماعت کے خلاف پائی جانے والی نفرت انگیز مہم اور کشیدہ حالات کے باعث احمدیوں کے لئے وفاقی دارالحکومت میں ایک الگ قبرستان کی ضرورت روز بروز ناگزیر ہو رہی تھی ۔ جماعت اسلام آباد کی طرف سے CDA انتظامیہ کے اعلیٰ حکام کو باضابطہ درخواستوں اور براہ راست ملاقاتوں کے ذریعے مسلسل یہ باور کرایا جا رہا تھا کہ احمدیوں کے لئے اسلام آباد میں الگ قبرستان کا ہونا انتہائی ضروری اور ناگزیر ہے ۔ چنانچہ طویل جدوجہد کے بعد بالآخر جماعت کی کوششیں بارآور ہوئیں اور CDA انتظامیہ نے فروری 1989 میں سیکٹر H-9 میں احمدیہ قبرستان کے لئے 3.44 ایکڑ (تقریبا 27 کنال) قطعہ اراضی الاٹ کر دیا ۔ CDA کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری سے ڈائریکٹر میونسپل ایڈمنسٹریشن CDA نے اپنے نوٹیفیکیشن نمبر CDA/EM-41(67)85 مورخہ یکم فروری 1989 کو یہ پلاٹ الاٹ کیا اور تمام متعلقہ محکمہ جات کو قبرستان کے لئے ضروری اقدامات کرنے کی ہدایت کی ۔ CDA انتظامیہ کی طرف سے اس

الاٹمنٹ لیٹر کی ایک نقل امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کو بھی فراہم کی گئی۔''احمدیہ قبرستان'' کے لئے مطلوبہ اراضی مل جانے سے نہ صرف جماعت اسلام آباد کا ایک دیرینہ مطالبہ پورا ہو گیا بلکہ احمدی احباب کو اپنے فوت شدہ پیاروں کی تدفین کے سلسلے میں درپیش سنگین مسائل اور پریشانیوں کا بھی ازالہ ہو گیا۔

''احمدیہ قبرستان'' کے لئے جو پلاٹ الاٹ کیا گیا تھا وہ اردگرد کے علاقہ کے مقابلے میں نشیب میں واقع ہونے کے علاوہ انتہائی ناہموار بلکہ کانٹے دار جھاڑیوں اور جنگلی جڑی بوٹیوں سے بھرا ہوتھا۔اسے ہموار کرنے اور قبرستان کے لئے موزوں بنانے کے لئے کثیر اخراجات کے علاوہ بے انتہا محنت اور مسلسل کوششوں کی ضرورت تھی یہ ایک طویل المعیاد منصوبہ تھا تاہم فوری طور پر اس پلاٹ کے شمالی جانب نسبتاً صاف اور اونچی جگہ کا انتخاب کر کے یہاں سے قبریں تیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اسی دوران ایک افسوس ناک واقعہ ہوا جس سے احمدیہ قبرستان میں پہلی قبر کی تیاری اور یہاں کسی احمدی متوفی کی تدفین کا آغاز ہوا واقعہ یوں ہے کہ اکتوبر 1988 میں دارالحکومت کے ترقیاتی ادارے CDA کی انتظامیہ نے چند شر پسند مولویوں کے اکسانے اور ان کے دباؤ پر جماعت اسلام آباد کے سیکٹر G-6 کے رہائشی ایک احمدی محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی میت کو جنہیں چند روز قبل ہی H-8 کے سرکاری قبرستان میں دفن کیا گیا تھا یہاں سے نکالنے کا حکم دیا۔ضلعی انتظامیہ کے حکم پر قبر کشائی کی گئی۔ چنانچہ احمدیہ قبرستان میں پہلی قبر محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو نصیب ہوئی۔جن کی میت کو H-8 کے عام قبرستان سے نکال کر یہاں دفن کیا گیا۔اس موقع پر محترم امیر صاحب کی نگرانی میں خدام وانصار نے جماعتی نظم وضبط کا شاندار نمونہ پیش کیا۔احمدیہ قبرستان اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے مکمل ہے اور جماعت کی مستقبل قریب کی ضروریات کے لئے کافی ہے۔

23 فروری 2017 تک احمدیہ قبرستان میں دفن ہونے والے احمدی احباب مردوزن کی تعداد 369 تھی جن میں سے 226 نئے حصے میں اور 85 پرانے حصہ قبرستان میں مدفون ہیں ان میں 58 نوزائیدہ اور کم سن بچوں کی الگ قطعہ میں تدفین کی گئی ہے۔

قبرستان کی تزئین

احمدیہ قبرستان اسلام آباد کی دیکھ بھال اور تزین و آرائش کا کام مسلسل جاری رہتا ہے۔ اور اس کے لئے با قاعدہ نگران امور قبرستان مقرر ہے۔ اور مکرم خالد ورک صاحب سالہا سال سے یہ خدمت بجالا رہے ہیں اکتوبر نومبر 2015 میں قبرستان میں اگنے والی غیر ضروری جڑی بوٹیوں اور درختوں کی صفائی کی گئی اور اسے صاف ہموار کیا گیا جس پر جماعت کے ایک لاکھ روپے سے زائد خراجات ہوئے۔ محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر جماعت نے مورخہ 8 نومبر 2015 بروز اتوار اپنے دونوں نائب امراء مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب اور مکرم کموڈور (ر) شبیر احمد صاحب کے ہمراہ قبرستان کا دورہ کیا اور کام کا معائنہ کیا۔ اس دورے میں مکرم خالد ورک صاحب محترم عبدالرؤف ریحان صاحب قائمقام سیکٹرٹری جائیداد اور مکرم مبشر احمد فرخ صاحب قائد ضلع بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

خدام الاحمدیہ کے تحت وقار عمل

مورخہ 6 دسمبر 2015 مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام قبرستان میں ایک مثالی وقار عمل کیا گیا جس کے دوران قبرستان کی عمومی صفائی کی گئی اور غیر ضروری جڑی بوٹیوں کو تلف کیا گیا۔ یہ وقار عمل صبح دس بجے سہ پہر تین بجے تک کیا گیا۔ جس میں قائد صاحب ضلع سمیت 280 سے زائد خدام نے حصہ لیا۔

کلمہ طیبہ لکھنے پر مقدمہ اور گرفتاریاں

ستمبر 1987 میں محترم شیخ عبدالوہاب صاحب کے دور امارت میں ہی ایک رات ضلعی حکام نے مخالف مولویوں کے دباؤ کے تحت احمدیہ بیت الذکر پر لکھے گئے کلمہ طیبہ کے الفاظ مٹائے۔ صرف اسی پر ہی اکتفاء نہ کیا بلکہ بیت الذکر کے نیم پختہ کمروں میں رہائش پذیر چند غریب احمدی محنت کشوں کو بھی رات کی تاریکی میں چھاپہ مار کر گرفتار کر کے جیل بجھوا دیا گیا۔ مزید براں ایک احمدی دوست کو شادی کارڈ پر بسم اللہ اور السلام علیکم کے الفاظ شائع کرنے پر اور دو اور خدام کو ''مباھلہ'' کا پمفلٹ تقسیم

کرنے کے الزام میں گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا گیا۔ جماعت کی طرف سے قانونی چارہ جوئی کے نتیجے میں بعد میں عدالتوں نے یہ سب افراد رہا کر دیئے۔

اسلام آباد میں امرائے کرام صوبہ پنجاب کا اجلاس

مرکز کی ہدایت کے تحت اُمرائے اضلاع صوبہ پنجاب کا اجلاس اسلام آباد میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ اسلام آباد کو کئی سال بالعموم گرمیوں میں اس اجلاس کے معزز شرکا کی میزبانی کا اعزاز حاصل رہا۔ یہ اجلاس اکثر و بیشتر بیت الفضل میں ہوا کرتے تھے۔ اس سلسلہ کا پہلا اجلاس جون 1988 میں مکرم و محترم حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبہ پنجاب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں پنجاب بھر کے امرائے اضلاع نے شرکت کی۔

سانحہ اوجڑی کیمپ

11 اپریل 1988 کو راولپنڈی میں فیض آباد کے قریب واقع اوجڑی کیمپ کے اسلحہ ڈپو میں اچانک اور پُرسرار طور پر آگ لگ گئی جس سے زور دار دھماکے ہوئے اور جڑواں شہروں میں بڑی تباہی ہوئی۔ جماعت احمدیہ اسلام آباد نے اس سانحہ کے متاثرین کی ہر ممکن امداد کی بالخصوص خدام الاحمدیہ نے ضلعی انتظامیہ کے وساطت سے زخمیوں کو خون کے عطیات دیئے۔ محترم امیر صاحب نے دن رات جاری رہنے والے خدمت خلق کے اس کام کی نگرانی فرمائی۔

ایران کے زلزلہ زدگان کے لئے امداد

1990 میں ایران میں شدید زلزلہ آیا جس سے بڑی تباہی ہوئی۔ مرکز کی طرف سے جماعتوں کو زلزلہ زدگان کے لئے امداد بھجوانے کی اپیل کی گئی۔ چنانچہ محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت کی قیادت میں جماعت اسلام آباد کے ایک وفد نے ایرانی سفیر سے ملاقات کر کے ایک ہزار کمبل اور ایک سو خیمے ان کے حوالے کئے جس پر انہوں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے جماعت کے لئے ممنونیت کا اظہار کیا۔

جماعتی خدمات کا تذکرہ محترم شیخ عبدالوہاب کے اپنے قلم سے

اپنی خودنوشت سوانح حیات میں جس کا گذشتہ صفحات میں ذکر ہوا ہے بطور امیر جماعت محترم شیخ عبدالوہاب صاحب نے اپنی خدمات کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

☆۔غالباً جولائی 1980 سے بطور امیر فرائض انجام دینے کا موقع میسر آیا۔حضور خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے خاکسار کا تقرر جنرل صاحب کی جگہ فرمایا۔اگست 1980 سے اسلام آباد کا ضلع وجود میں آیا اور اس طرح اگست سے بطور امیر ضلع اسلام آباد منتخب ہوا اور حضور نے منظوری عطا فرمائی۔

☆۔اس دوران خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح نے مجلس مشاورت کے اجلاسوں میں غالباً 1981، 1982، 1984 اور 1987 میں شوریٰ کی سب کمیٹیوں کا صدر مقرر فرمایا اور ان کمیٹیوں کی رپورٹس شوریٰ میں پیش کرنے کا شرف حاصل رہا۔

☆۔1984 میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس شوریٰ کے ایک خصوصی خفیہ اجلاس کی صدارت فرماتے ہوئے خاکسار کو امداد کے لئے یاد فرمایا۔اور اس طرح کم وبیش دو اڑھائی گھنٹے حضور کی معاونت کا شرف حاصل رہا۔

☆۔مختلف کمیٹیوں میں جو حضور کی طرف سے قائم کی گئی تھیں نمائندگی کا شرف حاصل رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی اسلام آباد تشریف آوری کے موقع پر خدمت کا تقریباً چار سال موقع ملا اور حضور کی خوشنودی حاصل رہی۔

☆۔اپنے دور امارت میں شعبہ مال کو مضبوط کرنے بجٹ میں نمایاں اضافہ، تحریک جدید کے وعدوں میں اضافہ وقف جدید کے وعدوں میں اضافہ اور وصولی نیز خلیفہ وقت کی مختلف تحریکات کو کامیاب کرنے کا موقع میسر آیا۔مقامی جماعت کی ضروریات کے پیش نظر اور محدود وسائل کے باجود جماعت کے لئے جائیداد کے حصول کے سلسلہ میں فرائض بجا لانے کی توفیق ملی۔ مقامی جماعت کے لئے گاڑی کے حصول میں مساعی کی گئیں۔

☆۔مجالس اور ذیلی تنظیموں کو مضبوط کرنے، تعلیم وتربیت نیز داعیان الی اللہ کے کام کو

بڑھانے کے لئے کام کرنے کی توفیق ملی۔

☆۔مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم نے ایک دفعہ فرمایا اور بار بار خوشی کے ساتھ اظہار کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آپ کے کام کی ایک مجلس میں بہت تعریف فرمائی خاکسار نے اس کا اہل بننے کے لئے دعا کی درخواست کی۔

☆۔خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے غالباً 22 جون 1982 کو ایک ملاقات میں فرمایا کہ ’’آپ نے حضرت صاحب کی (مراد خلیفۃ المسیح الثالثؒ) کی بہت خدمت کی (یعنی بیماری کے دوران) اور حضور آپ پر بہت خوش تھے اور کوئی شکوہ نہیں تھا‘‘ خاکسار نے حضور سے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ قبول کرے اور اہل بنائے۔

☆۔حضور نے ایک خط میں تحریر فرمایا کہ ’’آپ وقف کی روح کے ساتھ امارت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں‘‘ الحمداللہ علی ذالک۔اللہ تعالیٰ انجام بخیر کرے۔

☆۔علاوہ ازیں جلسہ Uk کے سلسلہ میں مختلف نوعیت کے انتظامات ویزے کے حصول میں مساعی اور بہت سے دوسرے نوعیت کے فرائض کی انجام دہی کی بھی توفیق ملی۔اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

☆۔ بیت الذکر اسلام آباد کی تعمیر کے سلسلہ میں حسب توفیق کام اور خدمت انجام دی ۔1979 میں چھت اور 1982 میں تمام دیواریں تعمیر کی گئیں۔سنٹرل ہال اور گیلری کی چھت بھی ڈلوائی گئی،محراب مکمل کروایا۔سوئی گیس کا کنکشن لیا،کھڑکیاں،شیشے اور جالی لگائی گئی۔گیلری اور مین ہال کا فرش پختہ کرایا۔باتھ روم بنوائے گئے۔لاؤڈ سپیکر کا مستقل انتظام کرایا گیا۔

☆۔جون 1982 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے اچانک وصال پر تجہیز و تکفین کے جملہ انتظامات مثلاً کفن کے لئے کپڑے کا حصول سلوائی غسل کے لئے سامان برف کا حصول اور دیگر تمام انتظامات فوری طور پر رات ایک بجے تک مکمل کئے گئے۔جس کے نتیجہ میں جنازہ علی الصبح روانگی کے لئے تیار تھا۔حضور نے وصال سے چند گھنٹے قبل (8/7 گھنٹے) جن پانچ احباب سے ملاقات کی خواہش کا اظہار فرمایا تھا اس میں ایک یہ خاکسار بھی تھا۔(خودنوشت سوانح حیات (غیر مطبوعہ) سے ماخوذ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت سے قبل ربوہ میں منعقدہ اہم جماعتی میٹنگ میں امیر جماعت اسلام آباد کی شرکت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپریل 1984 کے اواخر میں لندن ہجرت سے قبل ربوہ میں جماعت کے بعض چنیدہ اکابرین کا ایک خصوصی اجلاس طلب فرمایا۔جس میں محترم شیخ عبدالوہاب صاحب کو بھی بطور امیر ضلع اسلام آباد شرکت کی سعادت ملی۔اس اجلاس میں ہی حضور کی لندن ہجرت کا فیصلہ ہوا تھا۔ چنانچہ محترم شیخ عبدالوہاب صاحب کو حضور کے سفر لندن کے حوالہ سے بعض انتظامات سونپے گئے۔چند روز بعد پروگرام کے تحت محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی سربراہی میں ایک جماعتی قافلہ جہلم بھجوایا گیا تو محترم شیخ عبدالوہاب صاحب کو بھی جہلم بلوا کر انہیں بعض ہدایات دی گئیں۔محترم شیخ عبدالوہاب صاحب رات گئے اسلام آباد واپس پہنچے تو اگلے روز صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کا قافلہ بھی اسلام آباد پہنچا اور ایک رات بیت الفضل میں قیام کرنے کے بعد اگلے روز واپس ربوہ چلا گیا اس قافلہ کے جانے کے بعد جماعت اسلام آباد کی عاملہ کے چند مخصوص ارکان شیخ عبدالوہاب صاحب کے گھر جمع ہوئے اور حضور کے لندن پہنچنے کی اطلاع کا انتظار کیا۔ چنانچہ جونہی حضور کے بخیر وعافیت لندن پہنچنے کی اطلاع ملی تو سب نے الحمدللہ کہتے ہوئے سجدہ شکر ادا کیا۔

☆۔1989 میں محترم شیخ عبدالوہاب صاحب نے جلسہ سالانہ لندن میں شرکت کی اور تقریباً 5 سال بعد حضور انور سے ایک بار پھر ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

محترم امیر صاحب اسلام آباد کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ایک ایمان افروز اور محبت بھرا خط

لندن ہجرت کے چند ماہ بعد 27 جولائی 1984 کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے امیر صاحب اسلام آباد محترم شیخ عبدالوہاب صاحب کے نام ایک انتہائی جذباتی اور محبت بھرا خط اپنے دست مبارک سے لکھا۔جو یہاں من وعن شائع کیا جا رہا ہے۔

اس خط کی فوٹو کاپی محترم شیخ عبدلوہاب صاحب مرحوم کے بیٹے مکرم نسیم الرحمن صاحب نے ہمیں دی ہے جبکہ اصل خط انکے پاس محفوظ ہے. فجزاءاللہ تعالیٰ

پیارے برادرم شیخ صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

جدائی کے فاصلے جتنے بڑھتے جارہے ہیں پاکستان کی میری محبوب جماعت تو مجھ سے دور نہیں بلکہ اور بھی قریب ہوتی جاتی ہے۔قوموں کی ہزاروں سالہ تاریخ نے جو قیس وفرہاد پیدا کئے۔احمدیت کی چند ماہ کی تاریخ نے ہزارہا ان سے بڑھ کر عاشق پیدا کر دیئے۔کرب و بلا کا یہ دور عجیب ہے جو پاگل بھی کئے دیتا ہے اور فرزانگی بھی وہ عطا کر رہا ہے کہ اہل دنیا کی نظر جس کی پاسنگ کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔دکھ بھی اتنے دے رہا ہے کہ وجود کے ذرے ذرے کو بے کل اور بے قرار کر رکھا ہے اور لذت آزار بھی ایسی عطا کر رہا ہے کہ اسکے بغیر دل گھبرانے لگتا ہے دیکھتے دیکھتے جماعت کو اس عظیم دور نے روحانیت کی وہ منازل طے کرا دیں جو عمر بھر کی ریاضتوں کی دسترس سے بہت بالا تھیں۔کیا خبر تھی کہ عسیٰ ان تکرھو شیئاً وھو خیر لکم کی ایک یہ بھی تفسیر تھی جس نے جماعت کی تصویر بدل دینی تھی۔

یہ سب کچھ درست مگر جب کمزور بشریت غالب آتی ہے تو دل ناصبور کی رگ رگ پھڑ کنے لگتی ہے بے اختیار دل سے یہ دعا نکلتی ہے کہ میرے مولا بس۔اب بہت ہوگئی یہ آزمائش۔مجھے تو اب جماعت کی خوشیاں دکھا۔

آنے سے پہلے اسلام آباد اور راولپنڈی کی جماعتوں کے ساتھ جو دن گزرے وہ تو اس وقت بھی خواب دکھائی دیتے تھے جب حقیقت تھے۔آپ کے پیار۔آپ کی للہی محبت۔خلافت احمدیہ کے لئے آپ کے جذبہ فدائیت نے مجھے ایک مے سی پلا رکھی تھی۔پتہ نہیں چلتا تھا کہ کب دن آیا اور کب رات گزر گئی۔اب جبکہ وہ دن خواب بن چکے ہیں ان خوابوں میں اب بھی آپ سب مجھے ملتے ہیں۔

دنیا کی محبتوں کو بھلا راہ خدا کی محبتوں سے کیا نسبت۔ان محبتوں کی تو خشت اول ہی آسمان کی رفعتوں میں رکھی جاتی ہے۔

مختصراً میرا یہ پیغام سب کو دے دیں کہ آپ سب مجھے بہت یاد آتے ہیں اور بسا اوقات دعا کے آنسوؤں میں جھلکنے والی تصویر بھی بن جاتے ہیں اللہ میرے ہر آنسو کو آپ کے لئے رحمتوں اور برکتوں کی برسات بنا دے۔

خدا حافظ۔فی امان اللہ۔اللہ مجھے آپ کی طرف سے ہمیشہ خیر کی خبر سنائے اور احمدیت کے لئے آپ سب کی اور میری بے قراری کو لازوال طمانیت میں بدل دے۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

(خط کے نیچے نوٹ:) جتنی اطلاعیں ملتی ہیں سب سے زیادہ قابل اعتماد اور ٹھوس معلومات آپ کی طرف سے ملتی ہیں۔لیکن احتیاط کے تقاضے ضرور پورے کرتے رہیں۔اللہ آپ کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔

محترم امیر صاحب کی وفات وتدفین

محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امارت کی طویل اور شاندار دینی خدمات کی بجا آوری کے بعد اپنے بیٹے نعیم الرحمن صاحب کے پاس اسلام آباد میں ہی مقیم تھے۔جبکہ آپ اس دوران شدید علیل ہو گئے۔چنانچہ آپ کو ہسپتال (PIMS) میں داخل کرایا گیا جہاں آپ کا ہر ممکن علاج ہوا مگر بالآخر 10 نومبر 1994 کو ہسپتال میں ہی وفات پا گئے۔آپ موصی تھے چنانچہ آپ کی میت ربوہ لائی گئی اور مورخہ 11 نومبر کو بیت الاقصیٰ میں بعد نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مولانا موصوف نے ہی دعا کروائی۔

غائبانہ نماز جنازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 11 نومبر 1994 کو بیت الفضل لندن میں نماز جمعہ کے بعد آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔اس سے قبل خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور نے فرمایا!

''ایک اور جنازہ غائب بھی ہوگا ہمارے شیخ عبدالوہاب صاحب جو اسلام آباد کے ایک بڑے لمبے عرصہ تک امیر رہے اور بہت مخلص فدائی انسان، جب بعض انتظامی مجبوریوں کے پیش نظر ان کو امارت سے ہٹایا گیا تو ان کے اخلاص میں ایک ذرہ بھی فرق نہ آیا۔اور نئے امیر کی اطاعت میں یہ کسی دوسرے سے پیچھے نہیں تھے۔تو اللہ ایسے مخلصین زندہ رکھے ایسے مخلصین کی وجہ سے جماعت زندہ ہے۔ایسے انکسار کے ساتھ محض للہ ہر خدمت کو قبول کرنا اور ہر خدمت سے الگ ہو جانا۔اگر خدا کی رضا چاہے۔یہ ہے وہ سچائی جو ایک زندہ سچائی ہے جو ہمیشہ جماعت کو زندہ رکھے گی۔اللہ کرے کہ ایسے مخلصین کی جماعت میں کبھی کمی نہ آئے۔ایک کو وہ بلائے تو اسکی جگہ سو ہزار پیدا کرتا چلا جائے۔''

روزنامہ الفضل ربوہ یکم دسمبر 1994

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا امیر جماعت اسلام آباد سے اظہار تعزیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیارے امیر صاحب اسلام آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب کی وفات کا بہت افسوس ہے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔مرحوم بہت مخلص اور فدائی احمدی تھے اللہ تعالیٰ انکو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔اور تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔میری طرف سے ان کے اہل وعیال کو دلی تعزیت کا پیغام پہنچائیں۔اللہ تعالیٰ ان کی جگہ بیسیوں مخلص عطا فرمائے۔

سب کو محبت بھرا اسلام

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

محترم شیخ عبدالوہاب صاحب کی وفات پر مرحوم کی بیگم صاحبہ سے حضور کا اظہار تعزیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیاری محترمہ بیگم شیخ عبدالوہاب صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب کی وفات کا بہت افسوس ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
اللہ تعالیٰ غریقِ رحمت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور آپ سب کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ کل میں نے نماز جنازہ غائب پڑھا دی ہے۔ مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ جماعت کی خدمت کرنے کا جذبہ فطرت میں ودیعت تھا اور خوب خدمت کی ہے۔ تمام بچوں کو میری طرف سے دلی تعزیت کا پیغام اور تسلی اور محبت بھرا اسلام۔ خدا حافظ

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

جماعت اسلام آباد کی قرارداد تعزیت بروفات محترم شیخ عبدالوہاب صاحب

جماعت احمدیہ اسلام آباد کے غیر معمولی اجلاس عام منعقدہ 11 نومبر 1994 بعد نماز جمعہ مندرجہ ذیل ریزولیوشن بہ اتفاق رائے منظور کیا گیا۔

''جماعت احمدیہ اسلام آباد کے جملہ اراکین کا یہ اجلاس اپنے سابق امیر جماعت مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب جو مختصر علالت کے بعد بقضائے الٰہی مورخہ 10 نومبر 1994 کمپلیکس ہسپتال اسلام آباد میں وفات پا گئے کی المناک وفات پر اپنے دلی رنج والم اور گہرے دکھ کا اظہار کرتا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون آپ حضرت منشی حبیب الرحمن صاحب کپورتھلوی (مرحوم) رفیق حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے اور محترم شیخ عبدالرحمن صاحب کپورتھلوی (مرحوم) کے بیٹے تھے۔

آپ نے کئی سال تک بطور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی اور 1980 سے اپریل 1991 تک بطور امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد نہایت احسن رنگ میں جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔آپ کے دور میں جماعت احمدیہ اسلام آباد مالی قربانیوں میں ہر سال پیش پیش رہی ہے اور ٹارگٹ پورا کرتی رہی ہے اور خصوصی قربانیوں میں بھی نمایاں رہی ہے صد سالہ جوبلی فنڈ اور چندہ بیوت الحمد وغیرہ کے لئے محترم شیخ عبدالوہاب صاحب کی ذاتی دلچسپی اور کوشش کا بڑا دخل رہا ہے۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ بھی وقتاً فوقتاً اظہار خوشنودی فرماتے رہے ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 1984 میں اسلام آباد سے ہجرت کے بعد شیخ صاحب اور جماعت احمدیہ اسلام آباد کو ان سنہری الفاظ میں مخاطب فرمایا:۔

> ''آنے سے پہلے اسلام آباد۔۔۔کی جماعتوں کے ساتھ جو دن گذرے وہ تو اس وقت خواب دکھائی دیتے تھے جبکہ حقیقت تھے آپ کے پیار آپ کی للہی محبت خلافت احمدیہ کے لئے آپ کے جذبہ فدائیت نے مجھے ایک مے سی پلا رکھی تھی پتہ نہیں چلتا تھا کہ

کب دن آیا اور کب رات گذر گئی اب جبکہ وہ دن خواب بن چکے ہیں ان خوابوں میں اب بھی آپ مجھے ملتے ہیں۔''

آپ اس پر خطر دور میں جس میں شر پسند اور مخالفانہ رنگ رکھنے والے لوگوں کے مطالبہ پر مقامی انتظامیہ نے جماعت کے خلاف سخت اقدامات کئے اور مقدمات قائم کئے نہایت فراست اور صبر کے ساتھ جماعت احمدیہ اسلام آباد کے لئے ڈھارس بنے رہے۔ محترم شیخ صاحب موصی تھے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں بروز جمعۃ المبارک 11 نومبر 1994 کو ہوئی اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اپنے درجات قرب میں بڑھاتا رہے نیز آپ کی بیگم صاحبہ، بچوں اور جملہ اراکین خاندان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین''

نوٹ: اس قرارداد کے علاوہ مجلس انصار اللہ اسلام آباد شرقی، مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ اسلام آباد مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کراچی، صدر صاحبان اور مربیان کرام کراچی نے بھی محترم شیخ عبدالوہاب صاحب کی المناک وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے تعزیتی قراردادیں منظور کیں جن میں محترم شیخ عبدالوہاب صاحب کی شاندار جماعتی خدمات کو سراہا گیا۔



مکرم ومحترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب

محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب

(اپریل 1991 تا اگست 1998)

حالات زندگی

محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب ایم اے ایل ایل بی کو جماعت اسلام آباد کا چوتھا امیر ہونے کا اعزاز حاصل ہے آپ حضرت مولوی محمد وزیر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر یکے از (313) رفقائے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت مولوی محمد عزیز الدین صاحب کے فرزند تھے۔ انکے والد گرامی کا اسم گرامی بھی 313 رفقائے کرام کی فہرست میں شامل ہے۔ آپ کے دادا جان کو سب سے پہلے جلسہ سالانہ میں اپنے وطن مکیریاں ضلع ہوشیار پور سے اپنی برادری کے افراد کے ساتھ شامل ہونے کی توفیق ملی۔ (ضمیمہ آئینہ کمالات اسلام میں تفصیل درج ہے) زلزلہ کانگڑہ کے موقع پر حضرت مولانا محمد وزیر الدین صاحب بطور ہیڈ ماسٹر بھاگسو ضلع کانگڑہ میں تعینات تھے۔ زلزلہ سے چند لمحات قبل القائے الٰہی کے تحت خود اور بورڈنگ کے تمام طلبہ کو باہر نکال لیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب محفوظ رہے۔ جماعت احمدیہ کے ممتاز خادم سلسلہ اور نامور ادیب وشاعر محترم نسیم سیفی صاحب مرحوم کے والد حضرت ماسٹر عطاءاللہ صاحب مرحوم بھی ان بچنے والے طلبہ میں شامل تھے۔

(مضمون چوہدری محمد صدیق صاحب فاضل ''بعنوان چوہدری محمد علیم الدین صاحب مخلص خادم سلسلہ'' مطبوعہ الفضل ربوہ مورخہ 19 ستمبر 1998 سے ماخوذ)

آپ کو (یعنی مولوی محمد وزیر الدین صاحب) اور آپ کے بیٹے حضرت مولوی عزیز الدین صاحب کو جلسہ اعظم مذاہب عالم لاہور میں بھی شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔

(اصحاب صدق وصفا صفحہ 45)

محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب کی ولادت 1917 میں ہوئی۔ مڈل تک تعلیم اپنے

والدین کی نگرانی میں حاصل کر کے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل ہوئے اور بورڈنگ ہاؤس میں رہائش پذیر ہوئے میٹرک کا امتحان تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے اعلیٰ نمبروں میں پاس کرنے کے بعد دیال سنگھ کالج لاہور سے گریجویشن کی۔ لاہور میں آپ کا قیام اپنے پھوپھی زاد بھائی اور بہنوئی محترم حکیم محمد جمیل صاحب کے ہاں علاقہ مصری شاہ میں رہا۔ تکمیل تعلیم کے بعد کچھ عرصہ محکمہ ریلوے میں ملازمت کی اور پھر جلد ہی انڈین سول سروس میں آ گئے۔

قیام پاکستان کے بعد مرکزی حکومت کی وزارت خزانہ میں قومی خدمات بجالاتے رہے اور 1975 میں جائنٹ سیکرٹری فنانس کے اعلیٰ عہدہ سے بڑی نیک نامی کے ساتھ ریٹائرڈ ہوئے۔ سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد اقوام متحدہ کے تحت سیرالیون نائجیریا مسقط اور دیگر عرب امارت کے اقتصادی مشیر کے طور پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں اپنا مکان بنانے اور طویل عرصہ اس میں رہائش پذیر رہنے کا موقع ملا۔ آپ کو 1980 سے 1983 اور پھر 92-1989 میں اسلام آباد میں نائب امیر کی حیثیت سے دینی خدمات بجالانے کی بھی توفیق ملی۔

آپ کو ایک اور اعزاز یہ حاصل تھا کہ آپ نے جنوری 1985 میں تحریک جدید کے تحت وقف بعد از ریٹائرمنٹ کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہوا تھا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کا وقف منظور فرماتے ہوئے آپ کو اسلام آباد میں ہی مرکز کا نمائندہ مقرر کر کے کام کرنے کی ہدایت کی۔ اس طرح آپ امیر جماعت ہونے کے ساتھ ساتھ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید انجمن احمدیہ کے نمائندہ کی حیثیت سے بھی خدمات بجالاتے رہے۔

بحیثیت امیر جماعت تقرری

نائب امیر کے عہدہ پر فرائض کی انجام دہی کے دوران ہی آپ اپریل 1991 میں جماعت اسلام آباد کے امیر مقرر ہوئے اور 10 اپریل کو آپ نے امارت کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے مکتوب مورخہ 15 جون 1991 میں فرمایا ''انشاءاللہ آپ بہت کامیاب

ثابت ہونگے'' پھر 20 جولائی 1991 کو ایک اور خط میں حضور نے لکھا'' مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ آپ بہت اچھا کام سنبھال لیں گے اور جماعت ترقی کرے گی۔''

جولائی 1992 میں آپ باضابطہ امیر منتخب ہوئے۔ تین سالہ معیاد پوری ہونے پر 1995 میں آپ دوسری بار بھی امیر منتخب ہوئے 22 جولائی 1998 کو مجلس انتخاب کا اجلاس بیت الفضل اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ جس میں آئندہ تین سال کے لئے محترم چوہدری علیم الدین صاحب کو ایک بار پھر امیر جماعت منتخب کیا گیا۔ 18 اگست 1998 محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی وساطت سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے انتخاب کی منظوری موصول ہوئی۔ دریں اثناء آپ اپنی بیٹی سے ملاقات کے لئے امریکہ جانے سے قبل جلسہ سالانہ انگلستان میں شرکت کے لئے لندن گئے۔ اسی دوران امریکہ میں آپ کی اچانک وفات ہوگئی۔ (آپ نے 28 جولائی 1998 کو جلسہ سالانہ انگلستان کے لئے روانگی تک امارت کے فرائض بااحسن انجام دیئے) اور یہ سفر آپ کی زندگی کا آخری سفر ثابت ہوا۔

ارکان مجلس عاملہ

مرکز سے منظوری حاصل ہونے کے بعد مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب کے دور امارت میں درج ذیل عہدیداران کو آپ کی عاملہ میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

۱۔مکرم منیر احمد فرخ صاحب نائب امیر اول

۲۔مکرم محمود احمد بھلر صاحب جنرل سیکرٹری/نائب امیر دوئم

۳۔مکرم ڈاکٹر افتخار احمد تبسم صاحب سیکرٹری تعلیم (کچھ عرصہ مکرم محمد اکرام بھٹی صاحب بھی رہے)

۴۔مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد

۵۔مکرم جلیل احمد شاہد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن (کچھ عرصہ مکرم حمید المحامد بھی رہے)

۶۔مکرم کرنل (ر) محمد اسلم صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ (کچھ عرصہ مکرم ایم اے لطیف شاہد صاحب بھی رہے)

۷۔مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب سیکرٹری ضیافت (کچھ عرصہ مکرم میجر (ر) محمد یوسف خانصاحب بھی رہے)

۸۔مکرم ظہیر احمد ہاشمی صاحب سیکرٹری امور عامہ (کچھ عرصہ مکرم رانا مبشر احمد صاحب بھی رہے)

۹۔مکرم سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب سیکرٹری امور خارجہ

۱۰۔مکرم کیپٹن ایوب ظہیر صاحب سیکرٹری سمعی بصری

۱۱۔مکرم چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب سیکرٹری مال (کچھ عرصہ مکرم محمود احمد ناگی صاحب بھی رہے)

۱۲۔مکرم خواجہ داؤد احمد صاحب امین

۱۲۔مکرم ڈاکٹر محمود احمد ناگی صاحب محاسب

۱۴۔مکرم ملک محمود احمد صاحب آڈیٹر (کچھ عرصہ مکرم چوہدری محمد اکرم خان صاحب بھی رہے)

۱۵۔مکرم مظہر الحق سیٹھی صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ

۱۶۔مکرم شریف احمد متو صاحب سیکرٹری تحریک جدید

۱۷۔مکرم محمود اصغر صاحب سیکرٹری وقف جدید (کچھ عرصہ مکرم طارق احمد اعوان صاحب بھی رہے)

۱۸۔مکرم منصور احمد خاکی صاحب سیکرٹری جائیداد

۱۹۔مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب سیکرٹری وقف نو (کچھ عرصہ مکرم مظفر احمد ضیاء صاحب بھی رہے)

۲۰۔مکرم عبدالرؤف خان صاحب سیکرٹری صنعت وتجارت

۲۱۔مکرم ڈاکٹر شمیم احمد قاضی صاحب صدر موصیان (کچھ عرصہ مکرم سید سہیل احمد صاحب بھی رہے)

۲۲۔مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب قاضی (کچھ عرصہ مکرم میجر محمد عاصم صاحب اور مکرم جلیل احمد شاہد صاحب بھی قاضی رہے)

۲۳۔مکرم ڈاکٹر مبشر احمد شرما صاحب سیکرٹری خدمت خلق (کچھ عرصہ ڈاکٹر شمیم احمد قاضی بھی رہے)

۲۴۔مکرم خالد ورک صاحب سیکرٹری امور قبرستان

۲۵۔مکرم مسعود احمد اعوان صاحب سیکرٹری تربیت نومبائعین

۲۶۔مکرم میجر محمد یوسف خان صاحب سیکرٹری اشاعت

۲۸۔مکرم رانا رفیق احمد صاحب کچھ عرصہ جنرل سیکرٹری/سیکرٹری رابطہ

۲۹۔مکرم ملک جاوید یونس صاحب سیکرٹری جائیداد

۳۰۔مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب/مکرم محمد یوسف بقا پوری صاحب کو یکے بعد دیگرے سیکرٹری عاملہ کی حیثیت سے کام کرنے کی توفیق ملی۔

۳۱۔مکرم ملک جاوید یونس صاحب قائد ضلع (آپ کے بعد مکرم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب کو قائد ضلع کی حیثیت سے ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق ملی۔

۳۲۔مکرم چوہدری عبدالوہاب صاحب ناظم ضلع انصار اللہ (آپ کے بعد مکرم عبدالواحد ورک صاحب کو بھی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔)

۳۳۔ بطور مربی سلسلہ سید حسین احمد صاحب، مکرم اقبال احمد نجم صاحب اور مکرم تنویر احمد صاحب کو خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب کے دورامارت کے چند اہم کام

مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب کے عہد امارت کے چند اہم کارنامے اور قابل ذکر ترقیاتی کام درج ذیل ہیں۔

☆ بیت الذکر میں توسیع۔

☆۔کمیٹی روم کی تزئین۔

☆۔لائبریری میں وسعت

☆۔بیت الذکر میں پہلی بار ڈش انٹینا کی تنصیب

☆۔ایک مقامی ہوٹل میں جلسہ کسوف وخسوف کا انعقاد۔

☆۔قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے احمدی پروفیسر مکرم ڈاکٹر نسیم بابر کی شہادت کا واقعہ۔

☆۔بیت الذکر مین واٹر کولر کی فراہمی۔

☆۔دفتری کارکنان کی تعداد میں اضافہ

☆۔بیت الذکر کے احاطہ میں انڈور کھیلوں کا اہتمام۔

☆۔عہدیداران کے لئے ریفریشر کورس کا انعقاد۔

☆۔دفتر امیر صاحب میں فیکس فون اور ای میل کی سہولت کی فراہمی۔

☆۔امرائے کرام صوبہ پنجاب کے اجلاسات کے لئے انتظامات۔

☆۔بیت الذکر میں جنریٹر کی تنصیب۔

☆۔بیت الذکر کے صحن میں فائبر شیڈ کی تعمیر۔

☆۔احمدیہ قبرستان میں جنازہ گاہ کی تیاری اور بجلی کے پول کی تنصیب وغیرہ۔

☆۔ضلعی جماعتوں، بیگوال اور ملوٹ میں بیوت الذکر کی تعمیر اور ریلوے کیرج فیکٹری کی جماعت احمدیہ راولپنڈی کو واپسی۔(صدسالہ خلافت جوبلی سوونیئر جماعت احمدیہ اسلام آباد سے ماخوذ)

مذکورہ بالا اہم کاموں کارناموں اور واقعات میں سے چند ایک کا تفصیل سے تذکرہ کرنا ضروری ہے۔

تعمیر وتوسیع بیت الذکر

مکرم چوہدری علیم الدین صاحب کے ابتدائی دور میں لجنہ اماء اللہ کے ہال کو مغرب کی جانب وسیع کیا گیا اور اس کے اوپر ایک اور ہال بنایا گیا۔ اوپر جانے کیلئے سیڑھیاں بنائی گئیں بائیں جانب کے برآمدے کو صاف اور plain کرنے کے بعد دو کمرے ایک کچن اور تین واش روم بنائے گئے۔ اس تعمیر شدہ حصہ کے اوپر سیڑھیاں بنا کر ایک کشادہ کمیٹی روم بنایا گیا تا کہ مجلس عاملہ کے اجلاسات کے علاوہ دیگر شعبوں کے تحت ہونے والی میٹنگز بھی آسانی سے منعقد کی جاسکیں۔ علاوہ ازیں چھت پر پانی کی ٹینکی بنائی گئی۔ ایک انڈر گراؤنڈ واٹر ٹینک تیار کروایا گیا۔ اس طرح بیت الذکر میں پانی کی بہم رسانی میں آسانی ہوگئی اور مین گیٹ کے ساتھ وضو کے لئے خاطر خواہ انتظام کیا گیا۔

فائبر شیڈ کی تعمیر

جب سے بیت الذکر میں نماز جمعۃ المبارک کا سلسلہ شروع ہوا اس کے صحن میں دھوپ اور بارش وغیرہ سے بچنے کے لئے شامیانے لگائے جاتے تھے۔ شامیانے سپلائی کرنے والا ایک غیر از جماعت تاجر تھا جو مسلسل بائیس سال سے جماعت کو شامیانے سپلائی کر رہا تھا اور شامیانوں کے کرائے کے طور پر جماعت کو ایک سے ڈیڑھ لاکھ روپے سالانہ ادا کرنے پڑ رہے تھے فیصلہ ہوا کہ بیت الذکر کے صحن میں فائبر شٹرنگ لگائی جائے۔ چنانچہ لوہے کے پائپ زمین میں تقریباً اڑھائی تین فٹ گہرے کھود کر لگائے گئے اور انکے ساتھ لوہے کی شیٹس لگائی گئیں بعد میں ان میں سیمنٹ اور بجری کی بھرائی کی گئی اس کے اوپر لوہے کے شہتیر لگائے گئے اور فائبر کی کنوپیز لگائی گئیں اس طرح یہ تکنیک استعمال کر کے بیت الذکر کا سارا صحن مسقّف ہو گیا اور شامیانوں کے کرائے وغیرہ پر اٹھنے والی کثیر رقم کا مسلسل خرچ بھی ختم ہو گیا۔ اس شیڈ کے نیچے چار پانچ سو افراد بآسانی نماز پڑھ سکتے تھے اسی طرح دوسرے جماعتی پروگرام منعقد کرنے میں آسانی پیدا ہوگئی۔ اس شیڈ کی تیاری پر اندازاً تین لاکھ روپے خرچ ہوئے۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ کافی عرصہ بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب بحیثیت ناظر اعلیٰ اسلام آباد تشریف لائے تو آپ نے اس کے وقت امیر صاحب اسلام آباد (مکرم منیر احمد فرخ صاحب) سے خاص طور پر اس شیڈ کی تعمیر اور تکنیک کے بارے میں دریافت فرمایا۔ نیز فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ بیت الاقصیٰ ربوہ کے وسیع وعریض صحن کو بھی اس طریق سے Cover کرنے کا انتظام کیا جائے۔

ایم ٹی اے سٹوڈیو اور کمیٹی روم کی تعمیر

بیت الذکر کی چھت پر ایم ٹی اے اسٹوڈیو نیز کمیٹی روم کی تعمیر ہوئی اس کے علاوہ گراؤنڈ فلور پر دو کمروں کی تعمیر کی گئی جن میں سے ایک کمرہ مہمانوں کے لئے اور دوسرا کمرہ لجنہ اماء اللہ کے دفتر کے لئے مختص کیا گیا۔

بیت الذکر میں واٹر کولر کی سہولت

بیت الذکر میں نماز جمعۃ لمبارک اور دوسرے اجتماعات کے موقع پر ٹھنڈے پانی کے لئے ہمیشہ برف وغیرہ کا انتظام کرنا پڑتا تھا عام دنوں میں بھی ٹھنڈے پانی کی ضرورت پیش آتی تھی چنانچہ دو عدد واٹر کولر خرید کر بیت الذکر میں لگوائے گئے جس سے گرمی کے موسم میں بالخصوص ٹھنڈے پانی کی سہولت حاصل ہوگئی۔

بیت الذکر کے کارکنان میں اضافہ

بیت الذکر میں مہمانوں کی آمدورفت میں اضافہ اور جماعت کے دیگر کاموں کے بڑھ جانے کے نتیجہ میں دفتر کے لئے ایک باقاعدہ کلرک کی تعیناتی کی گئی۔ ایک کُک، مالی اور خاکروب کو مستقل ملازم رکھا گیا۔ تاکہ بیت الذکر کی صفائی ستھرائی اور دیگر ضروریات پوری ہوتی رہیں۔

احاطہ بیت الذکر میں کھیلوں کا انتظام

بیت الذکر میں نمازیوں کی حاضری اور بالخصوص نوجوانوں کی صحت مند تفریح کے لئے بیڈمنٹن کا کھیل کھیلنے کا انتظام کیا گیا جہاں خدام رات گئے تک فلڈ لائٹس میں کھیلتے تھے اس سے جہاں خدام

میں صحت افزا سرگرمیوں میں اضافہ ہوا وہاں مغرب اور عشاء کی نمازوں میں حاضری بھی کافی بڑھ گئی۔

کمیٹی روم کی تزئین

مذکورہ بالا کمیٹی روم میں کارپیٹنگ کروائی گئی نئے پردے لگوائے گئے۔ پنکھوں کے علاوہ نیا صوفہ سیٹ سنٹرل ٹیبل وغیرہ خریدے گئے۔ جماعت کی جو کرسیاں بیت الفضل میں تھیں ان کو وہاں سے اٹھوا کر کمیٹی روم میں رکھوایا گیا۔ کمیٹی روم مکمل طور پر تیار ہوا تو مجلس عاملہ کے اجلاسات بیت الفضل سے بیت الذکر میں منعقد ہونا شروع ہوئے۔

نیا دفتر امیر جماعت

مکرم امیر صاحب کا دفتر مین سڑک کی طرف تھا ایک دن کسی شر پسند نے باہر سے پتھر مارا جس سے کھڑکی کا شیشہ ٹوٹ گیا۔ فیصلہ ہوا کہ امیر صاحب کا دفتر نئے محفوظ جگہ پر بنایا جائے چنانچہ گیٹ نمبر 1 کے سامنے والی جگہ پر امیر صاحب کا نیا دفتر مع اٹیچ باتھ روم تعمیر کیا گیا اس کے ساتھ ہی دفتری عملہ کے لئے بھی کمرہ بنایا گیا پہلے دونوں کمرے جماعتی ریکارڈ کو محفوظ کرنے اور دوسری ضروریات کے لئے استعمال ہونے لگے۔

لائبریری کا دوسری دفعہ اجراء

مشن ہاؤس آب پارہ کی فروخت کے وجہ سے وہاں پر قائم کی گئی لائبریری کی کتب بیت الذکر میں لا کر ایک بار پھر لائبریری کا اجرا ہوا اس سلسلہ میں مکرم سید حسین احمد صاحب مربی ضلع نے کافی کام کیا۔

بیت الذکر میں ڈش انٹینا کی تنصیب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبات جمعۃ المبارک لندن سے براہ رست ڈش انٹینا پر آنے شروع ہوئے تو جماعت احمدیہ اسلام آباد نے فوری طور پر ایک بہت بڑی ڈش خرید کر بیت الذکر

میں نصب کی اور بڑے ہال میں دائیں بائیں جانب دو ٹی وی سیٹ اور خواتین کی طرف ایک ٹی وی سیٹ رکھوائے گئے۔ اسی طرح مربیان کرام کی رہائش گاہوں پر بھی ٹی وی سیٹ رکھوائے گئے چونکہ اس وقت پاکستان میں ڈش کا استعمال نیا نیا شروع ہوا تھا اس لئے اس کی قیمتیں بہت زیادہ تھیں آہستہ آہستہ صاحب ثروت احباب نے بھی ڈش خریدنا شروع کر دیئے۔ تاہم حضور کے خطبات جمعہ اور بعد ازاں جلسہ سالانہ Uk کے خطبات سننے کے لئے طویل عرصہ تک احباب جماعت جوق در جوق اور عقیدت کے ساتھ بیت الذکر میں پہنچتے اور اپنے پیارے امام کی آواز اور تصویر کی زیارت سے فیضیاب ہوتے۔

مربیان کرام کے لئے مکانات کی فراہمی

جماعت کے ایک مخلص دوست محترم ڈاکٹر حیات عمر صاحب نے مربیان کرام کی رہائشی مشکلات کے پیش نظر G-8-2 میں اپنا ایک مکان جماعت اسلام آباد کو مفت فراہم کیا۔ یہ مکان برسوں جماعت کے پاس رہا اور ڈاکٹر صاحب نے اس کا کوئی کرایہ وصول نہیں کیا تاہم بعد ازاں بیت الذکر میں مربی ہاؤس اور سٹاف کواٹرز کی تعمیر کے بعد یہ مکان خالی کر کے جماعت نے شکریہ کے ساتھ محترم ڈاکٹر صاحب کو واپس کر دیا۔ اس مکان میں سب سے پہلے مکرم تنویر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ ان کے بعد مکرم کرامت اللہ صاحب مربی سلسلہ اور سب سے آخر میں مکرم حنیف احمد محمود صاحب رہائش پذیر رہے۔ یہ مکان بعد میں بھی تقریباً ایک سال جماعت کے پاس رہا اور جماعت کے کارکن مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب اس میں رہائش پذیر رہے۔

اسی طرح G-10-4 میں جماعت کے ایک اور مخلص دوست مکرم سید اقبال احمد شاہ صاحب حال مقیم کینیڈا نے اپنا مکان جماعت اسلام آباد کو پیش کیا جس میں تقریباً بیس سال تک مربیان کرام کا قیام رہا۔ جماعت کے مختلف احباب کی روایات کے مطابق اس مکان میں سب سے پہلے مکرم فضل اللہ طارق صاحب مربی سلسلہ رہائش پذیر ہوئے۔ آپ کے بعد جن مربیان کرام کو اس مکان میں رہائشی سہولت میسر رہی ان میں مکرم میر ظفر اللہ صاحب مکرم احسن اجمل صاحب مکرم نصر اللہ خان ملہی

صاحب اور مکرم مبشر مجید باجوہ صاحب شامل ہیں۔

کسوف وخسوف کی پیشگوئی پر 100 سال پورے ہونے کے سلسلے میں سیمینار کا انعقاد

قرآن مجید کی سورۃ القیامۃ آیت 8 تا 11 اور دارقطنی کی درج ذیل حدیث میں ماہ رمضان کی معین تاریخوں میں سورج اور چاند گرہن کو امام مہدی کی صداقت کے نشان کے طور پر پیش کیا گیا۔ان لمھدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات و الارض تنکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان و تنکسف الشمس فی النصف منہ و لم تکونا منذ خلق السموات و الارض (سنن دارقطنی)

ترجمہ:''ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں۔جو آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے اب تک کبھی (بحیثیت نشان) ظاہر نہیں ہوئے۔چاند کو ماہ رمضان میں (اس کی مقررہ تاریخوں میں سے) پہلی کو اور سورج کو (مقررہ تاریخوں میں سے) درمیان والے دن گرہن ہوگا اور جب سے اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا یہ دو گرہن (کے نشان) کبھی نہیں ہوئے۔''

1894 کا سال تاریخ احمدیت میں اس لحاظ سے خاص اہمیت کا حامل ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی صداقت اور آپ کے امام مہدی اور مامور من اللہ ہونے کے ثبوت میں قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں مذکورہ پیشگوئیوں کے عین مطابق اس سال اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسوف وخسوف کا نشان پوری شان سے ظاہر ہوا۔

حضرت امام مہدی و مسیح موعود کی تائید ونصرت میں چاند اور سورج گرہن کا یہ نشان 1894 بمطابق 1311 ہجری میں بالترتیب 13 رمضان (21 مارچ) اور 28 رمضان (6 اپریل) کو ظاہر ہوا۔اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان آسمانی نشان کے ذریعے آپ کی صداقت پر مہر تصدیق لگادی۔حضرت مسیح موعودؑ اس نشان کے پورا ہونے پر فرماتے ہیں۔

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا ــــــ یہ راز تم کو شمس وقمر بھی بتا چکا

پھر فرماتے ہیں:

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ   چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کسوف وخسوف کے اس آسمانی نشان کے بارے میں مزید فرماتے ہیں:

''ان تیرہ سو برسوں میں بہتیرے لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی کے لئے یہ آسمانی نشان ظاہر نہ ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے اس خدا کی قسم ہے کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے۔''

(تحفہ گولڑویہ ر۔خ۔جلد 17 صفحہ 143,142)

اس عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے پر ایک سو سال کی مدت گذرنے کی مناسبت سے مرکز سلسلہ نے پاکستان بھر میں مختلف تقریبات منانے کے لئے پروگرام بنائے۔ چنانچہ اس آسمانی نشان کی اہمیت کو اجاگر کرنے اور آج کے لوگوں کو اس نشان سے آگاہ کرنے کے لئے جماعت احمدیہ اسلام آباد نے ایک سیمینار منعقد کیا جس میں غیر از جماعت اہل علم اور شرفاء کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔ یہ سیمینار 29 اگست 1994 کو اسلام آباد کے بیسٹ ویسٹرن ہوٹل میں منعقد ہوا۔ اسٹیج کے عقب میں اس پیشگوئی کے بارہ میں سنن دار قطنی کی حدیث مبارکہ کے الفاظ اور ترجمہ پر مشتمل کپڑے کا ایک بڑا بینر لگایا گیا تھا اسٹیج کے سامنے بھی تین چارٹ لٹکائے گئے تھے۔ اس کے علاوہ محترم ایوب احمد ظہیر صاحب کی قیادت میں ایک ٹیم نے تقریب کی آڈیو ویڈیو ریکارڈنگ کی۔

اس سیمینار میں تقریباً ایک صد سے زائد مہمان شامل ہوئے۔ مرکز سے اس غرض کے لئے مکرم ومحترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد اور محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب تشریف لائے تھے۔ مکرم مجیب الرحمن صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے اس سیمینار کو کنڈکٹ کرنے کی ذمہ داری نبھائی۔ اسٹیج پر ان تینوں اصحاب کے علاوہ مکرم منیر احمد فرخ صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد بھی تشریف فرما تھے۔ سب سے پہلے مکرم ومحترم مجیب الرحمن صاحب نے سیمینار کی غرض وغائیت بیان کی اور مرکز سے آنے والے معزز مقررین کا تعارف کرایا۔



1982 مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد/راولپنڈی کے سالانہ اجتماع میں محترم ثاقب زیروی صاحب اپنا کلام سنا رہے ہیں



جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کیلئے آنے والے غیر ملکی مہمانوں کا اسلام آباد میں امیر جماعت محترم شیخ عبدالوہاب کے ساتھ گروپ فوٹو



جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کیلئے آنے والے غیر ملکی مہمان نائب امیر اسلام آباد محترم چوہدری علیم الدین کے ساتھ



1999 مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام منعقدہ آل پاکستان محفل مشاعرہ کے شرکا



آل پاکستان محفل مشاعرہ میں عبدالمنان ناہید صاحب کلام سنا رہے ہیں مہمانوں میں ایم ایم احمد، جنرل محمود الحسن اور مجیب الرحمن ایڈووکیٹ نمایاں ہیں



محفل مشاعرہ میں قائد ضلع عبدالروف ریحان صاحب مرکز سے آنے والے مہمانوں کے ساتھ

پہلی تقریر مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب نے کی۔آپ نے اپنی تقریر یں میں اس آسمانی نشان کی صداقت اور اہمیت کو از روئے قرآن مجید و احادیث عام فہم زبان میں بیان کیا آپ نے سورہ القیامہ کی آیاتِ مبارکہ سے اس آسمانی پیشگوئی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا'' اللہ تعالیٰ نے ایسے اسباب پیدا فرمائے کہ تیرہ سو سال کے بعد عین انہیں تاریخوں میں یعنی رمضان المبارک کی 13 تاریخ کو چاند کو اور 28 تاریخ کو سورج کو گرہن لگا۔ 1894 میں یہ نشان مشرق میں دکھلایا گیا تو اگلے سال 1895 میں یہ نشان مغرب میں بھی دکھایا گیا اس طرح یہ الٰہی پیشگوئی اپنی پوری آب و تاب سے پوری ہوکر مہدی موعود کی صداقت کی نشان بن گئی۔

دوسری تقریر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب کی تھی آپ نے اس عظیم الشان آسمانی پیشگوئی کا پس منظر بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ امام مہدی کی صداقت کے لئے ایک ایسا آسمانی نشان مقدر تھا جو کسی انسان کے بس میں نہ ہو اور محض اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ظہور میں آئے۔ چنانچہ یہ نشان 1894 میں چاند اور سورج کو معین تاریخوں میں پیشگوئی کے عین مطابق گرہن لگنے سے ظاہر ہوا اور اس نے امام مہدی کی صداقت کو روز روشن کی طرح ثابت کر دیا۔ کیونکہ جب یہ عظیم الشان آسمانی شہادت ظہور میں آئی اس وقت پوری دنیا میں امام مہدی ہونے کا دعوے دار حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے سوا اور کوئی نہ تھا۔ احمدیت کی عالمگیر ترقی کا مختصر خاکہ پیش کرنے کے بعد آپ نے تمام حاضرین سے اپیل کی کہ خدارا کہ آپ اس آسمانی نشان اور دیگر پوری ہونے والی پیشگوئیوں پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور دین حق کی اشاعت اور تمام دنیا میں اسکے غلبہ کے لئے جماعت احمدیہ کا ساتھ دیں۔

بعد ازاں مختصر محفل سوال و جواب ہوئی اور فاضل مقررین نے تسلی بخش جوابات دیئے۔ بعد میں سب مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا تمام غیر از جماعت مہمان اس سیمینار کا اچھا اور نیک اثر لے کر گئے (اس سیمینار کی رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں بھی بھجوائی گئی جس پر حضور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا)



پروفیسر ڈاکٹر نسیم بابر کی شہادت

قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے ایک نہایت ہی قابل اور مخلص احمدی دوست پروفیسر ڈاکٹر نسیم بابر صاحب ابن محترم ڈاکٹر محمد جی صاحب جو یونیورسٹی میں ہیڈ آف دی فزکس ڈیپارٹمنٹ تھے کو 10 اکتوبر 1994 کی شب ایک نامعلوم نقاب پوش شخص نے ان کے گھر واقع قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں بیل بجا کر باہر بلایا جونہی ڈاکٹر صاحب گھر سے باہر آئے تو اس نے کلاشنکوف سے ان پر برسٹ مارے اور واردات کے بعد فرار ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب شدید زخمی ہو کر گر پڑے اور ہسپتال لے جاتے ہوئے دم توڑ گئے۔ اس وقت انکی عمر ۴۳ سال تھی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ڈاکٹر نسیم بابر صاحب کے حالات زندگی اور واقعہ شہادت اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جولائی 1999 بمقام بیت الفضل لندن میں بیان فرمائے جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

''پروفیسر ڈاکٹر نسیم بابر 1952 میں ڈاکٹر سید محمد جی احمدی اور سیدہ امتہ الوحید معصومہ صاحبہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا سید محمد حسین شاہ صاحب حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے تھے آپ یعنی ڈاکٹر نسیم بابر صاحب بچپن سے ہی غیر معمولی ذہین تھے اور خدا کے فضل سے مڈل سے لے کر پی ایچ ڈی تک مسلسل تعلیمی وظائف حاصل کرتے رہے۔ پی ایچ ڈی کے لئے وارسا ٹیکنیکل یونیورسٹی پولینڈ میں داخل ہوئے۔ اور ڈاکٹریٹ کرنے کے بعد 1980 میں واپس آئے پولینڈ میں قیام کے دوران آپ نے محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے ادارے انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹکل فزکس سے رابطہ رکھا اور ان کے مختصر کورسز میں داخلہ لیا۔ اسی دوران سویڈن، جرمنی اٹلی کی کئی اور اہم یونیورسٹیوں سے بھی آپ کا رابطہ ہو گیا۔ چنانچہ آپ تقریباً ہر سال کسی نہ کسی بین الاقوامی یونیورسٹی میں وزٹنگ پروفیسر کے طور پر جاتے رہے۔ ٹیکنیکل یونیورسٹی برلن میں

تقریباً ایک سال گذارا اور پھر اس یونیورسٹی سے اپنے قریبی روابط کی بنا پر Defects in semi Conductor Material اور High Temprature Super Conductivity کے میدان میں ایسی اعلیٰ اور قابل قدر ریسیرچ کی کہ برلن کی ٹیکنیکل یونیورسٹی نے قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس میں آپ کی نگرانی میں Semi Conductor Material پر مزید تحقیق کے لئے ایک شعبہ کھولنے کی منظوری دے دی۔ اس سلسلہ میں تمام انتظامات مکمل تھے اور جرمنی سے اہم سائنسی آلات کی درآمد شروع ہونے والی تھی کہ آپ کی شہادت ہوگئی آپ نے FSc سے لے کر MSc تک کا زمانہ راولپنڈی میں ایک مستعد اور متحرک خادم کے طور پر گذارا اور مختلف شعبوں کے ناظم رہے۔

واقعہ شہادت

10 اکتوبر 1994 کی رات ساڑھے دس بجے آپ نے گھنٹی بجنے پر اپنے گھر کا دروازہ کھولا تو چہرے پر نقاب اوڑھے ہوئے ایک شخص نے گھر کے دروازے کے عین سامنے آپ پر کلاشنکوف کے دو فائر کئے۔ ایک دل پر لگا اور دوسرا گردن پر۔ دونوں گولیاں جسم سے پار ہو کر پیچھے دیوار پر لگیں جن سے سخت کنکریٹ کا پلستر بھی اکھڑ گیا قاتل فوری طور پر دیوار پھلانگ کر عقبی جنگل میں فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اس حادثہ کی عینی شاہد آپ کی اہلیہ محترمہ تمکین بابر صاحبہ کے بیان کے مطابق قاتل 6 فٹ قد کا ایک تنومند شخص تھا جس نے شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔ چہرے پر نقاب تھا جس میں سے صرف آنکھیں نظر آ رہی تھیں اس کے پاس اسلحہ تھا جو اس نے دروازہ کھلنے سے پہلے ہی آپ پر تان لیا تھا۔ اس نے کوئی آواز نہ نکالی نہ بات کی بس چشم زدن میں فائر کر کے فرار ہو گیا۔ آپ کی اہلیہ کے شور مچانے پر ایک ہمسایہ ڈاکٹر پروفیسر پرویز ہود بھائی دوڑے آئے اور اپنی کار میں ڈاکٹر نسیم بابر کو ڈال کر ہسپتال کی طرف روانہ ہوئے لیکن راستے میں ہی آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے چھوڑے۔ تینوں بچے ریما

بابر، سقراط بابر اور جبران بابر ابھی زیر تعلیم ہیں اور آجکل اپنی والدہ کے ہمراہ کینیڈا میں مقیم ہیں۔''

(الفضل 15 اکتوبر 1999)

پروفیسر ڈاکٹر نسیم بابر صاحب کی شہادت پر
جماعت احمدیہ اسلام آباد کی قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ اسلام آباد کے غیر معمولی اجلاس عام منعقدہ 14 اکتوبر 1994 بعد نماز جمعہ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے منظور کیا گیا۔

جماعت احمدیہ اسلام آباد کا یہ اجلاس اپنے عزیز ذہین اور قابل استاد پروفیسر قائداعظم یونیورسٹی ڈاکٹر نسیم بابر کی شہادت پر جو بتاریخ 10/ اکتوبر 1994 رات کے وقت نامعلوم افراد کی جانب سے فائرنگ کے نتیجہ ہوئی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

۱۔ ڈاکٹر نسیم بابر شہید ابن ڈاکٹر محمد جی احمدی راولپنڈی کے فرزند حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق سید محمود حسین شاہ صاحب کے پوتے اور مکرم یوسف سہیل شوق صاحب نائب مدیر اخبار الفضل کے چھوٹے بھائی تھے۔ نیک، شریف اور اپنے کام سے کام رکھنے والے احمدی اور موصی تھے۔

۲۔ پروفیسر ڈاکٹر نسیم بابر شہید 1952 میں ننکانہ صاحب میں پیدا ہوئے شروع سے لے کر MSc بلکہ PHD تک بڑے ذہین طالب علم رہے۔ عظیم استاد اور سکالر تھے۔ 1981 سے قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ فزکس سے منسلک تھے غیر ملکی یونیورسٹیوں میں ہر سال یورپ جا کر تدریس کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ محقق بھی تھے اور اس سلسلہ میں جرمنی میں بہت اہم خدمات انجام دے رہے تھے۔ ذہین احمدی اور نافع الناس وجود تھے۔

۳۔ مختلف جماعتی عہدوں پر بھی کام کرنے کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں والدہ، بیوہ، ایک بیٹی اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

۴۔ جماعت احمدیہ اسلام آباد کا یہ اجلاس جملہ پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ڈاکٹر نسیم بابر شہید کو اپنی رحمت کے سائے میں رکھے اوران کے درجات بڑھاتا رہے۔ آمین

جماعت احمدیہ اسلام آباد

بذریعہ محمد علیم الدین امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد 14-10-1994

میڈیا اور شرفاء کی جانب سے قتل کی پُرزور مذمت

ملکی پریس کے علاوہ مختلف NGOs نے اس بہیمانہ قتل کی پُرزور الفاظ میں مذمت کی ۔ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے تمام پروفیسرز اور سٹاف نے 15 اکتوبر 1994 کو فارن آفس (واقع شاہراہ دستور) کے سامنے ڈاکٹر نسیم بابر کے قتل کے خلاف مظاہرہ کیا اخبارات میں اس بہیمانہ قتل کے خلاف کئی مضامین شائع ہوئے ۔۔علاوہ ازیں ملک کے تقریباً سبھی اخبارات انگریزی واردو اور دیگر کئی اہم شخصیات نے بھی ملک کے اس قابل قدر سپوت کی زندگی کا چراغ گل کر دینے پر دکھ اور افسوس کا اظہار کیا۔

جماعت احمدیہ کے اکابرین کی پریس کانفرنس

جماعت احمدیہ اسلام آباد نے میڈیا کو صورت حال سے آگاہ کرنے کے لئے ایک پریس کانفرنس منعقد کرنے کا اہتمام کیا۔ اس غرض کے لئے ملک کے تمام اردو اور انگریزی اخبارات ملکی اور غیر ملکی نیوز ایجنسیوں کے نمائندگان کو خطوط لکھے گئے ۔ چنانچہ 18 اکتوبر 1994 کو اسلام آباد ہوٹل (موجودہ Holiday inn) میں ایک پرہجوم پریس کانفرنس منعقد ہوئی ۔جس میں ملکی وغیر ملکی میڈیا کے نمائندوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی ۔ اس پریس کانفرنس میں جماعت احمدیہ کے ترجمان محترم راجہ غالب احمد صاحب سابق چیئر مین پنجاب ٹیکسٹ بورڈ لاہور نے اس واقعے کی تفاصیل کے علاوہ اس کے محرکات سے ملکی اور غیر ملکی پریس کو آگاہ کیا۔ محترم راجہ غالب صاحب کے ہمراہ محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد اور مکرم مبارک احمد ہاشمی صاحب بھی موجود تھے

۔اگلے روز کے تمام اخبارات نے اس پریس کانفرنس اور وقوعہ قتل کی تفصیلی خبریں شائع کیں۔

صدر اور وزیر اعظم پاکستان کا اظہار تعزیت

صدر پاکستان جناب فاروق احمد خان لغاری اور وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے مرحوم کی بیوہ کے نام اپنے تعزیتی پیغامات میں ڈاکٹر نسیم بابر کے بہیمانہ قتل پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے سوگوار خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کیا۔صدر مملکت نے اپنے پیغام میں کہا ’’مجھے آپ کے نامور خاوند ڈاکٹر نسیم بابر کے قتل کی خبر سن کر بہت رنج ودکھ ہوا۔ میرے پاس اس وحشیانہ قتل کی مذمت کے لئے الفاظ نہیں میری طرف سے دلی تعزیت اور ہمدردی کے جذبات قبول فرمائیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو اورغم زدہ خاندان کے دیگر افراد کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق بخشے آمین‘‘

وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے مرحوم کی بیوہ کے نام اپنے تعزیتی خط میں لکھا ’’آصف اور مجھے 10 اکتوبر 1994 کو آپ کے شوہر کے بہیمانہ قتل کی خبر سن کر بہت رنج ہوا۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کو اور سوگوار خاندان کے دیگر افراد کو یہ صدمہ صبر سے برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین ۔اس کے ساتھ ہی میں آپ کو یہ یقین دلانا چاہتی ہوں کہ اسلام آباد انتظامیہ مجرموں کو پکڑنے کی بھرپور کوشش کر رہی ہے جنہیں قانون کے تحت عبرتناک سزا دی جائے گی‘‘

محترمہ بے نظیر بھٹو نے قائداعظم یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے نام بھی اپنے پیغام میں ڈاکٹر نسیم بابر کے المناک قتل پر دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ قائداعظم یونیورسٹی کے ایک محنتی اور انتھک استاد تھے۔ڈاکٹر نسیم بابر کا سنگدلانہ قتل ایک انتہائی شرمناک فعل ہے جس کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کی جانی چاہئیے۔ وفاقی وزیر تعلیم سید خورشید شاہ،حقوق انسانی کمیشن اور یورپی یونین کے سفیر نے بھی ڈاکٹر بابر کے قتل پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطوط بنام امیر صاحب اسلام آباد

ڈاکٹر نسیم بابر صاحب کے سنگدلانہ قتل کو قومی اور بین الاقوامی میڈیا میں اجاگر کرنے کے لئے جماعت اسلام آباد بالخصوص محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر جماعت نے بڑی تندہی اور لگن سے کام کیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو تمام حالات کی لمحہ لمحہ رپورٹ دی جاتی رہی۔ چنانچہ حضور نے محترم امیر صاحب کی کوششوں کی تعریف کرتے ہوئے اپنے مکتوب مورخہ 12 نومبر 1994 میں فرمایا:

مکرم محمد علیم الدین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

آپ کی تفصیلی فیکس محررہ 24 اکتوبر 2015 موصول ہوئی۔ جس افسوس ناک واقعہ کا آپ نے ذکر کیا ہے اس معاملہ کو خدا کے حوالے کر دیں دعا کریں خدا انکی جگہ کثرت سے فوج درفوج نیک لوگ جماعت میں داخل فرمائے۔ اس پر خاموش نہ بیٹھیں مزید جائزہ لیں اصل جہاد یہی ہے۔ اللہ آپ کی کوششوں کو شیریں پھل سے نوازے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الربع

اس سے قبل مورخہ 3 نومبر 1994 کو حضور انور نے محترم امیر صاحب کے نام اپنے مکتوب میں فرمایا۔

پیارے مکرم امیر صاحب اسلام آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی ارسال کردہ رپورٹ بابت پروفیسر نسیم بابر صاحب شہید موصول ہوئی۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزائ۔ آپ اور آپ کے معاونین نے رابطہ اور پریس کے ذریعہ خوب کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کے نیک نتائج ظاہر فرمائے اور شر پسند عناصر کو کیفر کردار تک پہنچائے اور معصوم احمدیوں کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین

تمام احباب جماعت کو محبت بھرا اسلام

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

عہدیدران کے لئے ریفریشر کورس کا انعقاد

مجلس عاملہ کے اراکین اور حلقہ جات کے صدر صاحبان کو انکے فرائض سے کما حقہ آگاہ کرنے کے لئے محترم امیر صاحب کی منظوری سے 1996 میں ایک ریفریشر کورس کا اہتمام بیت الذکر میں کیا گیا۔ سیکرٹریان نے اپنے اپنے شعبہ کا تعارف اور فرائض کے بارہ میں بتلایا، حلقہ جات میں نئے منتخب ہونے والے عہدیداران نے اس ریفریشر کورس سے بہت فائدہ اٹھایا۔

ٹیلیفون، فیکس اور ای میل کی سہولیات

بیت الفضل (F-8) سے دفتر بیت الذکر (F-7\3) منتقل ہونے پر فیکس مشین بھی وہاں سے بیت الذکر میں منتقل کر دی گئی۔ اب امیر صاحب کے دفتر میں (International N.W.D Dialing) اور لوکل کالز کرنے کی سہولت میسر ہو گئی۔ کچھ عرصہ کے بعد E.Mail کی

جدید سہولت کا بھی انتظام ہو گیا۔ جماعت کے تمام افراد کو بھی ان سہولیات سے فائدہ اٹھانے کی اجازت تھی ۔اس سے تمام افراد جماعت کا مرکز اور لندن میں اپنے پیارے امام سے رابطہ آسان ہو گیا اور مزید یہ کہ اس کے باعث احباب کی آمد و رفت بڑھنے سے بیت الذکر کی رونق میں بھی اضافہ ہو گیا۔

امرائے کرام صوبہ پنجاب کے اجلاسات

جیسا کہ مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب کے دور امارت میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ صوبہ پنجاب کے امرائے اضلاع کے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ موسم گرما میں امرائے اضلاع پنجاب کا ایک اجلاس اسلام آباد میں ہوا کرے گا۔ چنانچہ 1988 سے یہ اجلاس اسلام آباد میں منعقد ہونا شروع ہوئے ۔مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب کے زمانے میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا اور ہر سال ماہ مئی یا جون میں بالعموم یہ اجلاس یہاں منعقد ہوتا رہا۔اس اجلاس کے انعقاد کے لئے خاص اہتمام کیا جاتا تھا امرائے کرام کے اسمائے گرامی انکے ایڈریس اور فون وغیرہ پہلے سے حاصل کئے جاتے پھر ان سے رابطہ کر کے ان کے پروگرام کے بارہ میں معلوم کر کے انکی اسلام آباد آمد پر رہائش اور قیام وطعام کے علاوہ ٹرانسپورٹ کا بھی انتظام کیا جاتا ۔اکثر و بیشتر راولپنڈی کی جماعت بھی معزز مہمانوں کو سہولیات بہم پہنچانے میں تعاون کرتی ۔ امرائے کرام ہمیشہ جماعت اسلام آباد کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتے اور اپنی دعاؤں سے نوازتے ۔

اسلام آباد کے لئے دو مربیان کا تقرر

اسلام آباد شہر کی دن بدن وسعت پذیری اور نئے سیکٹرز آباد ہونے کے پیش نظر یہاں پر احباب جماعت کی تربیت کے لئے دو مربیان کی ضرورت محسوس کی گئی اس سلسلہ میں مرکز سے درخواست کی گئی ۔چنانچہ مرکز نے یہ درخواست قبول کرتے ہوئے دوسرے مربی صاحب کی تعیناتی بھی کر دی۔ نئے مربی صاحب کے آنے پر ایک مربی صاحب کے لئے I-10/1 کے جماعتی ملکیتی مکان میں اور دوسرے مربی صاحب کے لئے G-8/2 کے ایک مکان میں جو انگلستان میں مقیم ایک احمدی دوست

نے جماعت کو عارضی طور پر دے دیا تھا، رہائش کا انتظام کیا گیا۔ انتظامی لحاظ سے ہر دو مربی صاحبان کے دائرہ کار میں آنے والے حلقہ جات کی بھی ازسرنو تقسیم کی گئی۔

ریلوے کیرج فیکٹری کی جماعت راولپنڈی کو واپسی

ریلوے کیرج فیکٹری، اسلام آباد کے ملازمین راولپنڈی شہر میں ایک سرکاری رہائشی کالونی میں رہتے تھے۔ اسلام آباد کو ضلع کا درجہ دینے کے لئے کیرج فیکٹری کو یہاں کی ضلعی جماعتوں میں شامل کر کے منظوری حاصل کی گئی تھی تاہم کیرج فیکٹری کی لجنہ ناصرات اور اطفال الاحمدیہ راولپنڈی کی جماعت کے ساتھ جبکہ مجلس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے اراکین جماعت احمدیہ اسلام آباد کے ساتھ منسلک تھے یہ سلسلہ 1998 تک چلتا رہا۔ یہ صورت حال کچھ مسائل پیدا کر رہی تھی چنانچہ مرکز سے درخواست کی گئی کہ جماعت کیرج فیکٹری کو راولپنڈی کی جماعت میں ضم کر دیا جائے۔ چنانچہ محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی طرف سے ریلوے کیرج فیکٹری کو دوبارہ جماعت احمدیہ راولپنڈی کو واپس کرنے کی منظوری موصول ہوگئی۔

احمدیہ قبرستان اسلام آباد میں تدفین کے لئے قواعد وضوابط کا نفاذ

1988 میں احمدیہ قبرستان کا قبضہ جب جماعت کو ملا تو قبروں کا آغاز جنوب کی جانب سے نسبتاً اونچی جگہ سے کیا گیا۔ لیکن کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ان قبروں کی ترتیب صحیح طریق پر قائم نہ رہی۔ افراد جماعت اپنے مرحوم عزیزوں کی قبروں پر اپنی مرضی کی تحریر اور سائز کا کتبہ لگانے لگے۔ قبور بھی نہ صرف پختہ بلکہ کافی جگہ گھیر کر بنائی جانے لگیں۔ چونکہ یہ صورت حال جماعت کے نظام اور وقار کے مناسب نہ تھی اس لئے جماعت نے فیصلہ کیا کہ شمال کی جانب اور مین گیٹ کے قریب ایک قطعہ زمین صاف کیا جائے اور قبور وہاں سے بنانی شروع کی جائیں نیز قبروں کی تیاری ایک خاص ترتیب سے ہو۔ چنانچہ تمام افراد جماعت کو اپنی مرضی کی تحریریں کتبوں پر لکھوانے کی ممانعت کر دی گئی۔ اسی طرح شمال کی طرف ایک قطعہ مختص کر کے اسے صاف کیا گیا اور پھر وہاں سے قبور ترتیب سے بننی شروع ہوئیں۔

نیز ایک قطعہ چھوٹے بچوں کی قبروں کے لئے مخصوص کیا گیا۔سیکرٹری احمدیہ قبرستان کی نگرانی میں ایک با قاعدہ رجسٹر تیار کیا گیا جس میں ہر مدفون کے کوائف درج کئے جانے لگے۔رجسٹر میں درج نمبر ہی قبر کا نمبر شمار کیا گیا۔تدفین سے قبل امیر جماعت کی منظوری ضروری قرار پائی۔نماز جنازہ پڑھنے کے لئے ایک جگہ پختہ فرش بنایا گیا جس پر اڑھائی تین سو افراد نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔یہ امر قابل ذکر ہے کہ CDA حکام نے احمدیہ قبرستان کی بہتری اور تزئین کے لئے بہت مدد کی۔جس میں ضرر رساں درختوں، جھاڑیوں، گھاس پھونس کی کٹائی زمین کی ہمواری بجلی و پانی کی فراہمی اور گورکن اور چوکیدار کے لئے کواٹر کی تعمیر وغیرہ میں تعاون کے امور شامل ہیں اس طرح قبرستان تک پہنچنے کے لئے سڑک کی مرمت بھی کی گئی۔

ضلعی جماعتوں پنڈ بیگوال اور ملوٹ میں بیوت الذکر کی تعمیر

پنڈ بیگوال اور ملاح ملوٹ میں جب جماعت کے افراد کی تعداد کافی تھی چنانچہ پہلے پنڈ بیگوال میں اور بعد ازاں ملاح ملوٹ میں عارضی بیت الذکر تعمیر کی گئی تاہم کچھ عرصہ بعد محسوس کیا گیا کہ ہر دو مقامات پر پختہ بیت الذکر تعمیر کرنے کی ضرورت ہے۔بالخصوص پنڈ بیگوال میں جہاں جماعت کافی بڑی تھی۔نیز مرکز کی طرف سے معلمین اور مربی صاحبان کا تقرر بھی ہونا شروع ہو چکا تھا اس لئے دونوں جگہ بیت الذکر کے علاوہ مربی ہاؤس بنانا بھی ضروری ہو گیا تھا چنانچہ پنڈ بیگوال اور ملاح ملوٹ میں بیوت الذکر کی تعمیر بھی محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب کے دور امارت میں ہوئی۔

محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب کی وفات اور تدفین

جیسا کہ قبل ازیں ذکر ہوا ہے کہ مجلس انتخاب نے محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب کو 22 جولائی 1998 کو اگلے تین سال کے لئے کثرت رائے سے امیر منتخب کیا جس کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے منظوری دی تھی اور مرکز کی طرف سے منظوری آنے اور سہ سالہ انتخابات کے مراحل کی تکمیل کے بعد آپ نے 25 جولائی 1998 مجلس عاملہ کے اجلاس کی صدارت فرمائی۔جس کے بعد آپ

جلسہ سالانہ انگلستان 1998 میں شرکت کے لئے لندن تشریف لے گئے۔ جلسہ سے فراغت کے بعد آپ اپنی بیٹی سے ملنے کے لئے پانچ اگست 1998 کو لندن سے امریکہ روانہ ہوئے۔ امریکہ میں قیام کے دوران 15/14 اگست 1998 کو آپ پر دل کا شدید دورہ پڑا جس کے بعد آپ 15 یوم تک ہسپتال میں زیر علاج رہے مگر ہر ممکن علاج معالجہ کے باوجود آپ بالاخر 30 اگست 1998 کو اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون

اس طرح 25 جولائی 1998 کو آپ کی صدارت میں مجلس عاملہ اسلام آباد کا منعقد ہونے والا اجلاس آپ کی زندگی کا آخری اجلاس ثابت ہوا۔ محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب چونکہ موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے لئے آپ کا جسد خاکی 3 ستمبر 1998 کو امریکہ سے لاہور اور اسی دن اسلام آباد لایا گیا جہاں بیت الذکر میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جس میں احباب جماعت نے بڑی کثیر تعداد میں شرکت کی جنازہ کے بعد آپ کی میّت کو گاڑیوں کے ایک قافلہ کے ساتھ ربوہ پہنچایا گیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے 4 ستمبر 1998 کو بعد نماز جمعہ آپ کی نماز جنازہ پڑھائی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے ہی دعا کروائی۔

جماعت احمدیہ اسلام آباد کی قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ اسلام آباد کے غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۱۱ ستمبر 1998 بعد از نماز جمعہ میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت اتفاق رائے سے منظور کی گئی۔

''جماعت احمدیہ اسلام آباد کے جملہ اراکین کا یہ اجلاس اپنے سابقہ امیر مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب کی جدائی پر جو مورخہ 30 اگست 1998 کو Seattle USA میں دل کے عارضہ اور دیگر پیچیدگیوں کے باعث بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اپنے دلی رنج و غم اور گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ آپ کا تعلق ایک نیک اور دیندار گھرانے سے تھا آپ کے والد حضرت محمد عزیز الدین صاحب اور دادا حضرت مولوی محمد وزیر الدین صاحب دونوں رفقائے حضرت مسیح موعودؑ

تھے ۔ مرحوم کی جماعت احمدیہ اسلام آباد کے ساتھ وابستگی ایک لمبے عرصہ پر محیط ہے۔ وہ اپریل 1991 میں قائمقام امیر مقرر ہوئے۔اور جولائی 1992 سے تا وفات امارت کی ذمہ داریاں ان کے کندھوں پر رہیں۔ ان کے امیر مقرر ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الربع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خط مورخہ 20 جولائی 1991 میں فرمایا کہ

''مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ آپ بہت اچھا کام سنبھال لیں گے اور جماعت ترقی کرے گی اسلام آباد جماعت مجھے بہت پیاری ہے'' اس طرح قبل ازیں مورخہ 15 جون 1991 کو ایک خط میں فرمایا کہ ''انشاء اللہ آپ بہت کامیاب ثابت ہونگے''

امارت کی ذمہ داریوں سے پہلے عرصہ سات سال (1984 تا 1991) آپ نائب امیر رہے۔اس سے قبل کچھ عرصہ بحیثیت سیکرٹری رشتہ ناطہ اور سیکرٹری امور عامہ بھی کام کرتے رہے۔ان کی یہ منفرد حیثیت تھی کہ انہوں نے تحریک جدید کے تحت رضا کارانہ طور پر وقف بعد از ریٹائرمنٹ کر رکھا تھا اور نومبر 1985 میں منظوری آنے پر ''نمائندہ آفیسر'' اسلام آباد تعینات تھے۔اس طرح وہ بیک وقت انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی خدمت کر رہے تھے۔اس کے علاوہ وہ مقامی امیر کی ذمہ داریاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوش اسلوبی سے نبھاتے رہے۔مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ نہایت حلیم طبع اور شفیق انسان تھے۔ جماعت کے کاموں کے لئے اپنا تمام تر وقت وقف کر رکھا تھا۔ انتظامی اور مالی امور کا خاص ملکہ رکھتے تھے۔حکومت پاکستان کے اعلیٰ عہدے یعنی فنانشل ایڈوائزر محکمہ مالیات سے 1975 میں ریٹائرڈ ہوئے تھے۔اس کے علاوہ U.N کے فنانشل ایڈوائزر کے طور پر سیرالیون نائجیریا اور عمان میں کام کیا۔جنوری 1997 میں مرکزی فنانس سٹینڈنگ کمیٹی ربوہ کے رکن مقرر ہوئے۔ انتہائی اور مشکل لمحات میں بھرپور ہمت اور حوصلہ دکھانا ان کی خصوصیت تھی۔ان کی کوششوں سے جماعت احمدیہ اسلام آباد نے ایک خاص مقام حاصل کیا۔مالی ٹارگٹس کو پورا کرتے رہے۔اور آپ اسلام آباد جماعت کو چندوں کے میدان میں صف اول میں لے آئے تھے۔اسی طرح دعوت الی اللہ میں نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔انکے دور میں بیت الذکر کی مرمت وغیرہ کے سلسلہ

میں کافی پیش رفت ہوئی اسی طرح احمدیہ قبرستان کے لئے حصول قطعہ اراضی اوراس میں سہولیات کی فراہمی ان کی توجہ کے حامل رہتے۔ انکی وفات سے پیدا شدہ خلا کوشدت سے محسوس کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اپنے درجات قرب میں بڑھاتا رہے نیز آپ کے بیٹوں بیٹیوں اور جملہ افراد خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے اوراس صدمہ کو برداشت کرنے اورآپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین‘‘

ہم ہیں جملہ اراکین جماعت احمدیہ اسلام آباد



مکرم و محترم منیر احمد فرخ صاحب

محترم منیر احمد فرخ صاحب

(ستمبر 1998 تا جون 2013)

محترم انجنیئر منیر احمد فرخ صاحب کو جماعت احمدیہ اسلام آباد کا پانچواں امیر ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔قبل ازیں آپ نے طویل عرصہ نائب امیر اور بعض دیگر جماعتی عہدوں پر اہم خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق پائی۔

(محترم منیر احمد فرخ صاحب چند سال قبل مورخہ 2 مئی 2013 کو بوجہ علالت ملک سے باہر چلے گئے تھے اور آجکل کینیڈا میں رہائش پذیر ہیں۔آپ نے اسلام آباد میں قیام کے دوران اپنے سوانح حیات مرتب کئے تھے جو تاحال غیر مطبوعہ ہیں اگلے صفحات میں ان کے اور ان کے خاندان کے جو حالات درج کئے جارہے ہیں وہ ان کے اپنے ہی تحریر کردہ مسودہ کتاب سے شکریہ کے ساتھ ماخوذ ہیں فجزاہ اللّٰہ تعالیٰ)

خاندانی حالات

مکرم و محترم منیر احمد فرخ صاحب کے دادا جان کا نام حضرت منشی احمد بخش صاحب تھا۔جو حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔آپ پیشہ کے لحاظ سے پٹواری تھے۔آپ میاں وال مولویاں، ضلع جالندھر (انڈیا) کے رہنے والے تھے۔انہوں نے قادیان جا کر جلسہ سالانہ 1903 میں بیعت کی سعادت پائی۔محترم فرخ صاحب کے والد محترم ڈاکٹر چوہدری عبدالاحد صاحب نے ایگریکلچر میں ایم ایس سی کیا اور پھر ڈاکٹریٹ (پی ایچ ڈی) کی ڈگری حاصل کی۔ایگریکلچر میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایگریکلچر کالج لائلپور میں ہی انکی تعیناتی ہوئی۔ یہ تقسیم ہند سے پہلے کی بات ہے۔یہ وہ دور تھا جب (Post.Graduation) کے بعد Ph.D کرنا بڑی غیر معمولی بات ہوتی تھی اور صرف ذہین طلبہ ہی یہ مقام حاصل کر پاتے تھے۔آپ امیر جماعت لائل پور بھی رہے۔

1944 میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احمدی نوجوانوں بالخصوص سائنس دانوں کو

خدمت دین کے لئے وقف زندگی کی تحریک فرمائی۔ بہت سے تعلیم یافتہ نوجوانوں نے حضور کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اپنی زندگیاں وقف کیں۔ انہی نوجوانوں میں مکرم ڈاکٹر چوہدری عبدالاحد صاحب بھی شامل تھے۔ چنانچہ آپ ایک درخشاں مستقبل اور اعلیٰ سرکاری نوکری کو خیر آباد کہتے ہوئے مع اہل وعیال قادیان آ گئے۔ یہاں پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی براہ راست نگرانی میں ''فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ'' کا قیام عمل میں آ چکا تھا۔ حضور نے ان کو ڈائریکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ مقرر فرمایا۔ اس کے ساتھ ہی تعلیم الاسلام کالج میں بطور سائنس لیکچرار بھی تعیناتی ہوئی۔

1947 میں تقسیم ہند کے بعد لاہور آ گئے۔ اور اسی ادارہ کے دوبارہ قائم ہونے پر اس میں کام کرتے رہے۔ 1975 میں لاہور میں 64 سال کی عمر میں وفات پائی۔

مکرم منیر احمد فرخ صاحب کے نانا جان سابق صدر جماعت بہلو پور((127RB ضلع لائل پور کا نام محترم منشی الیاس الدین صاحب تھا۔ آپ ایک مخلص احمدی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام مکرمہ امینہ بیگم تھا۔ جو سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور کے طور پر لمبا عرصہ کام کرتی رہیں۔ انہوں نے 1984 میں اسلام آباد میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ (ربوہ) میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ بہت نیک مخلص اور فدائی احمدی تھیں۔ اپنی اولاد کی بہترین تربیت کی اور ماشاء اللہ سب بچے سلسلہ عالیہ احمدیہ سے مضبوط تعلق رکھنے والے اور اپنے اپنے رنگ میں خدمت دین بجالانے والے ہیں۔ محترم منیر احمد فرخ صاحب کی اہلیہ محترمہ کا نام امتہ السبوح صاحبہ ہے۔ آپ حضرت حاجی مستری محمد موسیٰ صاحب آف نیلہ گنبد لاہور (قدیم رفیق حضرت مسیح موعودؑ) کی پوتی ہیں۔ نیک مخلص اور اپنے خاوند کی دینی امور میں ممد اور معاون رہیں۔ آپ کو نائب صدر لجنہ ضلع اسلام آباد کی حیثیت سے خدمت کرنے کا بھی موقع ملا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا ان کے چھوٹے بیٹے عزیزم مبشر احمد فرخ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آجکل قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ مکرم منیر احمد فرخ صاحب 27 مئی 1937 کو لائل پور (موجودہ فیصل آباد) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم لائل پور اور قادیان میں حاصل

کی۔ 1953 میں ٹی آئی ہائی سکول چنیوٹ حال ربوہ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ مزید تعلیم کے لئے لاہور گئے۔ وہاں پر یونیورسٹی آف (Engeneering & Technology) سے (Electrical) کی ڈگری حاصل کی۔ کچھ عرصہ نجی کمپنیوں اور پاک آرمی میں ملازت کے بعد 1966 میں آپ نے (Telegraph & Telephone Deptt) حکومت پاکستان میں باقاعدہ سروس کا آغاز کیا۔ دوران سروس آپ نے ملک کے بیشتر شہروں میں خدمات سرانجام دیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی محنت، کام میں لگن اور پیشہ وارانہ مہارت کے باعث ترقیات حاصل کیں۔ متعدد ملکوں میں حکومت پاکستان کی نمائندگی کا اعزاز بھی حاصل کیا اور 1997 میں ڈائریکٹر جنرل پاکستان ٹیلی کمیونیکیشنز لمیٹیڈ کے اعلیٰ عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ 1977 سے اسلام آباد میں مستقل رہائش اختیار کی۔

قبل از امارت جماعتی خدمات ایک نظر میں

☆۔ راولپنڈی میں قیام کے دوران قائد مجلس خدام الاحمدیہ رہے۔ جس میں 1974 کا پُرآشوب دور بھی شامل ہے۔

☆۔ اسلام آباد منتقل ہونے پر مندرجہ ذیل عہدوں پر فائز رہے۔

☆۔ صدر حلقہ G-6۔

☆۔ سیکرٹری نصرت جہاں سکیم۔

☆۔ سیکرٹری جائیداد۔

☆۔ سیکرٹری سمعی بصری۔

☆۔ قائد ضلع اسلام آباد۔

☆۔ 1990 میں نائب امیر اول۔

☆۔ اسی دوران وقف بعد از ریٹائرمنٹ کی درخواست حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں پیش کی۔

دور امارت کا آغاز

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر جماعت جلسہ سالانہ انگلستان میں شرکت کے لئے لندن گئے تھے۔ جہاں سے آپ 5 اگست 1998 کو اپنی بیٹی سے ملنے امریکہ روانہ ہوئے اور امریکہ میں قیام کے دوران آپ کو شدید ہارٹ اٹیک ہوا اور 15 یوم ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد بالآخر 30 اگست 1998 کو اللہ کو پیارے ہو گئے۔ آپ کی لندن روانگی سے قبل چونکہ مکرم منیر احمد فرخ صاحب نائب امیر بھی جلسہ سالانہ Uk میں شرکت کے لئے لندن جا چکے تھے اس لئے مرکز کی منظوری سے مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب قائمقام امیر مقرر ہوئے بعد ازاں ستمبر 1998 میں محترم منیر احمد فرخ صاحب نے لندن سے واپسی پر بطور قائمقام امیر اپنی ذمہ داریاں سنبھال لیں۔

نئے امیر کے باضابطہ انتخاب کے لئے مورخہ 7 اکتوبر 1998 کو بیت الفضل اسلام آباد میں مجلس انتخاب کا دوبارہ اجلاس بلایا گیا۔ جس میں کثرت رائے سے مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر منتخب ہوئے۔ دریں اثناء فروری 1999 میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے امراء جماعت کے انتخاب کے بارے میں قواعد میں ترمیم فرماتے ہوئے ''امیر کے لئے کم از کم تین نام پیش کرنا ضروری قرار دیا'' چنانچہ حضور انور کے اس ارشاد کی تعمیل میں تیسری بار مجلس انتخاب کا اجلاس مورخہ 10 مارچ 1999 کو بیت الذکر اسلام آباد میں بلایا گیا جس میں کثرت رائے سے محترم منیر احمد فرخ صاحب امیر منتخب ہوئے اور مرکز سے منظوری آنے پر مورخہ 3 اپریل 1999 کو آپ نے امیر مقامی و امیر ضلع اسلام آباد کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ اس طرح محترم فرخ صاحب کا دور امارت ستمبر 1998 سے لے کر اکتوبر 2013 تک یعنی تقریباً پندرہ سال کے طویل عرصہ پر محیط ہے۔

مجلس عاملہ

جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ محترم منیر احمد فرخ صاحب کو تقریباً 15 سال بحیثیت امیر جماعت

اسلام آباد خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ اس طویل عرصہ میں جماعتی نظام اور طریق کار کے مطابق ہر تین سال بعد جماعتی عہدیداران کے باضابطہ انتخابات ہوتے رہے۔ جن کی مرکز سے منظوری آتی رہی چنانچہ آپ کے دور امارت میں 1998 سے 2013 تک کے عرصہ کے دوران آپ کی مجلس عاملہ میں جن عہدیداران کو آپ کے ساتھ کام کرنے اور خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق ملی انکے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

جولائی 1998 تا جون 2001 ممبران عاملہ

مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب	نائب امیر
مکرم محمود احمد بھلر صاحب	جنرل سیکرٹری
مکرم چوہدری عبدالوہاب صاحب	سیکرٹری مال
مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد
مکرم پروفیسر اکرام بھٹی صاحب	سیکرٹری تعلیم
مکرم حمید الحامد صاحب / مکرم سید تنویر مجتبیٰ	سیکرٹری تعلیم القرآن
مکرم میجر ریٹائرڈ محمد یوسف خان صاحب	سیکرٹری ضیافت
مکرم رانا مبشر احمد صاحب	سیکرٹری امور عامہ
مکرم ایم منیر اختر صاحب	سیکرٹری امور خارجہ
مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب	سیکرٹری جائیداد
مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب	سیکرٹری تالیف وتصنیف
مکرم ڈاکٹر مبشر احمد شرما صاحب	سیکرٹری خدمت خلق
مکرم خواجہ داؤد احمد صاحب	امین
مکرم محمود احمد ناگی صاحب	محاسب
مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب	آڈیٹر (آپ کے بیرون ملک جانے کے بعد مکرم

چوہدری محمد اکرم صاحب نے ذمہ داریاں سنبھال لیں)۔

مکرم سید سہیل احمد صاحب سیکرٹری وصایا

مکرم جمشید حامد محمود صاحب/ ڈاکٹر عبدالعلیم صاحب سیکرٹری تحریک جدید۔

مکرم مبارک احمد خاکی صاحب سیکرٹری تربیت نومبائعین

مکرم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب قائد ضلع

مکرم عبدالواحد ورک صاحب ناظم انصاراللہ

مکرم مظفر احمد ضیاء صاحب سیکرٹری وقف نو (بعدازاں مکرم مقصود احمد خان صاحب رہے)

مکرم محمود احمد ملک صاحب قاضی (کچھ عرصہ مکرم جلیل احمد شاہد صاحب بھی رہے)

مکرم مظہر الحق سیٹھی صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ

مکرم خالد ورک صاحب سیکرٹری قبرستان

مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب سیکرٹری عاملہ

مکرم محمود اصغر صاحب سیکرٹری وقف جدید (کمانڈر ناصر محمود قریشی صاحب بھی کچھ عرصہ رہے)

مکرم کیپٹن ایوب احمد ظہیر صاحب سیکرٹری سمعی بصری

مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع

نوٹ:۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ 6 جولائی تا ستمبر 2001 مکرم امیر صاحب اور مکرم نائب امیر صاحب کی ملک میں عدم موجودگی کے دوران مکرم رانا رفیق احمد صاحب کو قائمقام امیر جماعت کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ اس دوران جماعت احمدیہ اسلام آباد کے زیر اہتمام ”بین الاقوامی سطح پر حقوق انسانی کا قیام کے لئے جماعت احمدیہ کی کوششیں“ کے موضوع پر ایک سیمینار منعقد ہوا جس سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (دعوت الی اللہ) نے خطاب کیا۔ سیمینار کے اختتام پر شرکاء کو عشائیہ پیش کیا گیا جس کے اخراجات مکرم آر ڈی احمد صاحب نے برداشت کئے۔

(جولائی 2001 تا جون 2004)

نوٹ: مورخہ 13 دسمبر 2001 کو محترم منیر احمد فرخ صاحب نے وقف بعد از ریٹائرمنٹ کے لئے درخواست دی محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی چھٹی نمبر 1507 محررہ 27 جنوری 2002 کے مطابق حضور انور نے آپ کا وقف منظور فرمایا تاہم حضور نے آپ کو بطور امیر جماعت اسلام آباد اپنی خدمات جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا۔

عاملہ ممبران

مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب	نائب امیر
مکرم محمود احمد بھلر صاحب	جنرل سیکرٹری
مکرم محمود احمد ناگی صاحب	سیکرٹری مال
مکرم غالب الدین صاحب	محاسب
مکرم خواجہ داؤد احمد صاحب	امین
مکرم کاشف جہانگیری صاحب	آڈیٹر
مکرم عبدالعزیز جہانگیری صاحب	سیکرٹری وقف جدید (کچھ عرصہ کیپٹن کمانڈر ناصر محمود قریشی صاحب بھی رہے)
مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد
مکرم پروفیسر اکرام بھٹی صاحب	سیکرٹری تعلیم
مکرم سید تنویر مجتبیٰ صاحب	سیکرٹری تعلیم القرآن
مکرم میجر ریٹائرڈ محمد یوسف خان صاحب	سیکرٹری ضیافت
مکرم ایوب احمد ظہیر صاحب	سیکرٹری سمعی بصری
مکرم رانا مبشر احمد صاحب	سیکرٹری امور عامہ

مکرم رانا رفیق احمد صاحب	سیکرٹری امور خارجہ و وصایا
مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب	سیکرٹری جائیداد
مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب	سیکرٹری تالیف وتصنیف
مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب	سیکرٹری عاملہ
مکرم خالد ورک صاحب	سیکرٹری قبرستان
مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب	سیکرٹری خدمت خلق
مکرم مظہر الحق سیٹھی صاحب	سیکرٹری دعوت الی اللہ
مکرم مسعود احمد اعوان صاحب	سیکرٹری تربیت نومبائین
مکرم مقصود احمد خان صاحب	سیکرٹری وقف نو
مکرم محمود احمد ملک صاحب	قاضی (کچھ عرصہ مکرم جلیل احمد شاہد صاحب بھی رہے)
مکرم محمد عبدالروف ریحان صاحب	قائد ضلع
مکرم عبدالواحد ورک صاحب	ناظم انصاراللہ
مکرم محمود احمد ناصر صاحب	سیکرٹری تحریک جدید
مکرم حنیف احمد محمود صاحب	مربی ضلع

(جولائی 2004 تا جون 2007)

مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر

مکرم محمود احمد بھلر صاحب جنرل سیکرٹری (بوجہ علالت بھلر صاحب نے معذرت کی تو جون 2006 سے ایڈیشنل جنرل سیکرٹری مکرم خالد سیف اللہ صاحب نے یہ ذمہ داری سنبھالی)

مکرم رفاقت احمد صاحب سیکرٹری مال (بعد ازاں مکرم محمود احمد ناصر صاحب مقرر کئے گئے)

مکرم رانا مبشر احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ

مکرم پروفیسر اکرام بھٹی صاحب	سیکرٹری تعلیم
مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد (ان کی وفات کے بعد مکرم محمد منور ملک صاحب نے یہ ذمہ داری سنبھالی)
مکرم آر ڈی احمد صاحب	سیکرٹری امور خارجہ
مکرم سید تنویر مجتبیٰ صاحب	سیکرٹری تعلیم القرآن (بعد ازاں مکرم حمید المحامد صاحب نے یہ ذمہ داری سنبھالی)
مکرم ڈاکٹر افتخار احمد تبسم صاحب	سیکرٹری زراعت
مکرم ایوب احمد ظہیر صاحب	سیکرٹری سمعی بصری
مکرم عبدالسلام ارشد صاحب انجنیئر	سیکرٹری جائیداد (ان کے لاہور تبادلہ پر مکرم نوید الظفر صاحب کو یہ ذمہ داری دی گئی)
مکرم رانا رفیق احمد صاحب	سیکرٹری وصایا (بعد ازاں مکرم مظہر الحق سیٹھی صاحب مقرر کئے گئے)
مکرم میجر ریٹائرڈ محمد یوسف خان صاحب	سیکرٹری ضیافت
مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب	سیکرٹری تالیف وتصنیف
مکرم غالب الدین صاحب	آڈیٹر
مکرم امانت علی چیمہ صاحب	محاسب
مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب	امین (بوجہ علالت معذرت کی تو ان کی جگہ مکرم شریف احمد متو صاحب نے امین کی ذمہ داری سنبھالی)
مکرم محمود احمد ناصر صاحب	سیکرٹری تحریک جدید
مکرم کمانڈر ناصر محمود قریشی صاحب	سیکرٹری وقف جدید

مکرم مظہر الحق سیٹھی صاحب	سیکرٹری دعوت الی اللہ (بعد ازاں مکرم جمیل احمد مبشر صاحب نے کام کیا)
مکرم محمود احمد ملک صاحب	قاضی
مکرم مسعود احمد اعوان صاحب	سیکرٹری تربیت نومبائعین
مکرم ایم اے لطیف شاہد صاحب	سیکرٹری رشتہ ناطہ
مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب	سیکرٹری عاملہ
مکرم خالد ورک صاحب	سیکرٹری قبرستان
مکرم ڈاکٹر عبد الباری صاحب	سیکرٹری وقف نو / سیکرٹری خدمت خلق
مکرم ڈاکٹر مبشر احمد شرما صاحب	نائب سیکرٹری خدمت خلق
مکرم محمد عبد الروف ریحان صاحب	قائد ضلع
مکرم عبد الواحد ورک صاحب	ناظم انصار اللہ (آپ کی وفات کے بعد مکرم فہیم الدین ارشد صاحب کو ناظم ضلع انصار اللہ کی ذمہ داری سونپی گئی)
مکرم حنیف احمد محمود صاحب	مربی ضلع (ستمبر 2006 سے مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب نے مربی ضلع کا چارج لیا)

(جولائی 2007 تا جون 2010)

مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب	نائب امیر
مکرم خالد سیف اللہ صاحب	جنرل سیکرٹری
مکرم محمد منور ملک صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد
مکرم مسعود احمد اعوان صاحب	ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح وارشاد تربیت نومبائعین
مکرم ایم اے لطیف شاہد صاحب	ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ
مکرم ونگ کمانڈر جمیل احمد صاحب	ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح وارشاد وتعلیم القرآن

مکرم قاضی محمد امجد محمود صاحب	ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ

(قبل ازیں مکرم عبدالجمیل مبشر صاحب یہ کام کرتے رہے)

مکرم پروفیسر اکرام بھٹی صاحب	سیکرٹری تعلیم
مکرم رانا مبشر احمد صاحب	سیکرٹری امور عامہ
مکرم حامد جلال صاحب	سیکرٹری امور خارجہ
مکرم مظہر الحق سیٹھی صاحب	سیکرٹری وصایا
مکرم محمود احمد ناصر صاحب	سیکرٹری مال
مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب	سیکرٹری تالیف وتصنیف
مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب	سیکرٹری وقف نو
مکرم ڈاکٹر افتخار احمد تبسم صاحب	سیکرٹری صنعت وتجارت (بعدازاں مکرم خلیل احمد طاہر صاحب نے یہ ذمہ داری سنبھالی)
مکرم ڈاکٹر افتخار احمد تبسم صاحب	سیکرٹری زراعت
مکرم میجر ریٹائرڈ محمد یوسف خان صاحب	سیکرٹری ضیافت
مکرم نوید الظفر صاحب	سیکرٹری جائیداد
مکرم غالب الدین صاحب	آڈیٹر
مکرم چوہدری شریف احمد متو صاحب	امین
مکرم امانت علی چیمہ صاحب	محاسب
مکرم خالد ورک صاحب	سیکرٹری قبرستان
مکرم اعجاز احمد صاحب	سیکرٹری تحریک جدید (مکرم وحید عمر ملک صاحب نے بھی اس عہدے پر کام کیا)
مکرم ایوب احمد ظہیر صاحب	سیکرٹری سمعی بصری

مکرم حمید الحامد صاحب	قاضی
مکرم کمانڈر ناصر محمود قریشی صاحب	سیکرٹری وقف جدید
مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب	سیکرٹری وقف نو
مکرم محمد عبدالروف ریحان صاحب	قائد ضلع
مکرم فہیم الدین ارشد صاحب	ناظم انصار اللہ (جنوری 2010 سے فروری

2010 تک مکرم صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب اور آپ کے بعد مکرم خالد سیف اللہ صاحب نے مارچ 2010 سے ناظم انصار اللہ کی ذمہ داری سنبھالی۔

مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب	مربی ضلع

(جولائی 2010 تا جون 2013)

مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب	نائب امیر
مکرم خالد سیف اللہ صاحب	جنرل سیکرٹری
مکرم محمد منور ملک صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد
مکرم پروفیسر اکرام بھٹی صاحب	سیکرٹری تعلیم
مکرم کرنل مرزا نصیر احمد صاحب	سیکرٹری امور عامہ
مکرم فہیم الدین ارشد صاحب	سیکرٹری امور خارجہ
مکرم ڈاکٹر پیر محمد نقی الدین صاحب	قاضی
مکرم محمود احمد ناصر صاحب	سیکرٹری مال
مکرم عبدالمنان فیاض صاحب	سیکرٹری تصنیف واشاعت
مکرم ایوب احمد ظہیر صاحب	اسٹنٹ سیکرٹری تصنیف واشاعت (سمعی بصری)
مکرم میجر ریٹائرڈ محمد یوسف خان صاحب	سیکرٹری ضیافت
مکرم نوید الظفر صاحب	سیکرٹری جائیداد

مکرم غالب الدین صاحب	آڈیٹر
مکرم چوہدری شریف احمد متو صاحب	امین
مکرم امانت علی چیمہ صاحب	محاسب
مکرم مسعود احمد اعوان صاحب	ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح وارشاد تربیت نومبائین
مکرم ڈاکٹر مقبول احمد ملک صاحب	ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ
مکرم خلیل احمد طاہر صاحب	ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ

(مکرم عبدالجمیل مبشر صاحب نے بھی کچھ عرصہ کام کیا)

مکرم اعجاز احمد صاحب/ڈاکٹر امتیاز احمد قمر صاحب ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح وارشاد تعلیم القرآن (دونوں نے یکے بعد دیگرے کچھ عرصہ کام کیا)

مکرم محمود احمد بھلر صاحب	سیکرٹری وقف جدید
مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب	سیکرٹری وقف نو
مکرم طارق احمد اعوان صاحب	سیکرٹری تحریک جدید
مکرم ڈاکٹر افتخار احمد تبسم صاحب	سیکرٹری زراعت
مکرم حامد جلال صاحب	سیکرٹری صنعت وتجارت
مکرم خالد ورک صاحب	سیکرٹری قبرستان
مکرم مظہر الحق سیٹھی صاحب	سیکرٹری وصایا
مکرم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب	قائد ضلع
مکرم خالد سیف اللہ صاحب	ناظم انصار اللہ
مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب	مربی ضلع

مکرم ومحترم منیر احمد فرخ صاحب کے دور امارت میں درج ذیل شعبہ جات میں نمایاں کام ہوا۔

☆۔نئے حلقہ جات کا قیام۔
☆۔چندہ جات کی کمپیوٹرائزیشن وتوسیع۔
☆۔شعبہ امانت میں بہتری۔
☆۔شعبہ آڈٹ کے کام میں بہتری۔
☆۔تحریک جدید اور وقف جدید کی وصولیوں میں نمایاں اضافہ۔
☆۔وعدہ جات برائے بیت الفتوح Uk۔
☆۔بیت القیام G-10/4 اور مربی ہاؤس I-10/4 کی مرمت۔
☆۔ڈاکٹر عمر حیات صاحب کا مکان واقع G-8/2 بطور مربی ہاؤس کرایہ پر لینا۔
☆۔جلسہ ہائے سالانہ کا باقاعدہ انعقاد۔
☆۔رمضان المبارک میں نماز تراویح کے لئے حفاظ کرام کا انتظام۔
☆۔ایم ٹی اے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے درس القرآن سے استفادہ۔
☆۔اجتماعی قربانی عیدالاضحیٰ۔
☆۔دعوت الی اللہ کے کاموں میں تیزی۔
☆۔مستحق طلبہ وطابات کے لئے وظائف کا اجراء۔
☆۔ضلعی جماعتوں پنڈ بیگوال اور ملوٹ میں بیوت الذکر اور مربی ہاؤس کی تعمیر۔
☆۔احمدیہ قبرستان کی حفاظت کے لئے خاردار تار اور آئرن گیٹ کی تنصیب۔
☆۔شعبہ سمعی بصری کی طرف سے جلسہ سالانہ برطانیہ اور قادیان کے مواقع پر ڈیوٹی۔
☆۔بیت الذکر میں پروجیکٹر اور ویڈیو کیمرہ اور دیگر سامان کی خریداری وتنصیب۔
☆۔بیت الفضل، بیت القیام اور بیت الذکر میں مہمانوں کے قیام وطعام کا انتظام۔

☆۔علمی محافل کا انعقاد جن میں صاحب علم احباب نے لیکچر دیئے۔

☆۔منور کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر کا قیام۔

☆۔امراء اضلاع کے اجلاسات۔

☆۔طاہر ہومیوڈسپنسری کا قیام۔

☆۔مراکز نماز میں توسیع کا منصوبہ

مناسب ہوگا کہ ان میں سے بعض شعبہ جات میں کارکردگی اور کامیابیوں کا تفصیلاً ذکر کیا جائے کیونکہ آپ کے دور امارت کی یہ خدمات تاریخ احمدیت اسلام آباد کا اہم باب ہیں۔

شعبہ سمعی بصری وترجمانی کے لئے خدمات

یہ امر قابل ذکر ہے کہ 1980 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور خلافت میں ربوہ میں جلسہ ہائے سالانہ کے موقع پر غیر ملکی مہمانوں/وفود کی سہولت کے لئے جلسہ سالانہ کی تقاریر/ کارروائی کا رواں ترجمہ کرنے کے سلسلے کا آغاز ہوا۔ احمدی انجینئیرز کی ایک ٹیم نے دن رات بڑی محنت اور لگن سے کام کرتے ہوئے نہایت کم لاگت سے سسٹم ایجاد کیا۔ اس شعبہ کے قیام اور اس میں نمایاں ٹیکنیکل کام کرنے کی سعادت جماعت احمدیہ اسلام آباد کو حاصل ہوئی۔ اس ٹیکنیکل کمیٹی کے منتظم اعلیٰ مکرم منیر احمد فرخ صاحب مقرر ہوئے اور آپ کی نگرانی میں ہی دیگر متعلقہ ٹیکنیکل افراد کو کام کرنے کا موقع ملا۔ اس اہم کام میں پیش رفت جاری تھی کہ جون 1982 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا وصال ہوگیا۔ بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دورِ خلافت کے آغاز سے ہی 1982 اور 1983 کے جلسہ ہائے سالانہ میں شعبہ ترجمانی کے کام کو آگے بڑھایا گیا۔ (شعبہ سمعی و بصری و ترجمانی میں محترم منیر احمد فرخ صاحب کے ساتھ خدمات بجالانے والے دیگر کارکنوں کے اسمائے گرامی علیحدہ باب میں درج کئے گئے ہیں)

☆۔ 1982-83 کے جلسہ سالانہ میں حضور کے ارشاد پر لاؤڈ سپیکر سسٹم کو (Renovate) کیا گیا۔

☆۔جنریٹر کی تنصیب کا کام معہ (Auto Switch) بھی مکمل کیا گیا۔

☆۔اپریل 1984 میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی انگلستان ہجرت کے بعد 1985 سے شعبہ ترجمانی کا کام جلسہ ہائے سالانہ برطانیہ میں باقاعدگی سے جاری ہوا۔محترم منیر احمد فرخ صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہر سال نائب افسر جلسہ گاہ شعبہ ترجمانی یُو۔کے مقرر فرماتے رہے انگلستان کے بعد آپ کو اس نظام کو دیگر ممالک میں بھی جاری کرنے اور ان کی تکنیکی معاونت وراہنمائی کرنے کا موقعہ ملا۔ان ممالک میں

☆۔ جرمنی ☆۔ کینیڈا

☆۔ قادیان (بھارت) ☆۔ جاپان

☆۔ آسٹریلیا ☆۔ ڈنمارک اور سویڈن وغیرہ شامل ہیں۔

اپریل 2003 میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دور میں بھی یہ سلسلہ جاری وساری رہا۔تاہم U.K جماعت میں یہ نظام پختہ بنیاد پر قائم ہونے اور کارکنان کے (Trained) ہونے کے بعد اب جماعت U.K اپنے طور پر یہ کام کر رہی ہے۔تاہم محترم منیر احمد فرخ صاحب کی خدمات کا یہ عرصہ کم وبیش رُبع صدی سے زائد عرصہ پر محیط ہے۔

بیت الذکر اسلام آباد (Complex) کی تعمیر

☆۔آپ کے دورِ امارت میں ''بیت الذکر اسلام آباد (Complex) '' کی تعمیر وتوسیع ،تزئین آرائش میں آپ کی شبانہ روز محنت کے نتیجہ میں نمایاں کام ہوئے۔تفصیل یہ ہے۔

☆۔اکتوبر 2001 میں بیت الذکر میں لائبریری بلاک مکمل ہوا جس میں فضل عمر لائبریری، مربی ہاؤس، سٹاف کواٹرز، گیسٹ ہاؤس پر مشتمل عمارات کی تکمیل ہوئی۔

☆۔فروری 2002 میں (Phase-II) کی تعمیر کا آغاز ہوا۔جس میں جماعتی دفاتر ،(Ablution Hall)،(Wash Rooms) شامل تھے۔

☆۔ ہر دو (Phase-I) اور (Phase-II) میں عمارات کی تکمیل کے بعد ان کا افتتاح حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے فرمایا۔

☆۔ مارچ 2003 میں (Phase-III) شروع ہوا۔ اس میں مزید دفاتر، کانفرنس ہال، طاہر ڈسپنسری اور شمالی ہال کی توسیع کا کام شامل تھا۔

☆۔ ستمبر 2003 میں (Phase-IV) کے تحت لجنہ اماء اللہ کے لئے (Halls) کی کھدائی کا کام ہوا۔ بیت الذکر میں ہی لجنہ اماء اللہ ہال (دومنزلہ) تعمیر ہوا۔ جس میں لجنہ اماء اللہ کے دفاتر شامل ہیں۔ اس کے آغاز اور بعد تکمیل محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے اس کا افتتاح فرمایا۔

☆۔ فروری 2010 میں بیت الذکر کے (Basement Hall) کی تعمیر و تکمیل اور تزئین وآرائش کا کام مکمل ہوا۔ بعد تکمیل محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے اس کا بھی افتتاح فرمایا۔

☆۔ مین مسجد ہال، خلیل ہال کی چھت جس کو (Fiber Canopies) سے Cover کیا گیا ہے۔ دو لجنہ Halls، جن کی چھت بھی (Fiber Canopies) سے Cover کی گئی ہے۔ ایک بڑا مردانہ (Basement Hall)، کمیٹی روم، (MTA Room) لائبریری، طاہر ڈسپنسری (Open Lawns) ودیگر (Open) جگہیں بیت الذکر کمپلیکس میں شامل ہیں۔

☆۔ کل Covered Area تقریباً 40,000Sq.ft ہے۔

(Complex) میں کم وبیش 7000 نمازی ایک وقت میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔

☆۔ بیت الذکر کے متصل ایک کار پارک بھی بنایا گیا ہے۔

☆۔ 14 کنال پلاٹ (Complex Area) پر ہونے والی تعمیرات پر ساڑھے پانچ کروڑ روپے لاگت آئی ہے۔

☆۔ بیت الذکر اسلام آباد کی تعمیر وتوسیع کے سلسلہ میں مرکز کی اجازت سے اندرون ملک اور

بیرون ملک اسلام آباد سے تعلق رکھنے والے مخیر احباب جماعت سے عطیہ جات کی تحریک کی گئی۔ دوستوں نے اخلاص کے ساتھ لبیک کہتے ہوئے بڑھ چڑھ کے مالی قربانیاں پیش کیں۔

قطعہ اراضی برائے بیت الھدٰی

آئندہ جماعتی ضروریات کے پیشِ نظر حضرت خلیفۃ المسیح کی منظوری اور دعا کی برکت سے جماعت احمدیہ اسلام آباد کو تقریباً 51 کنال اراضی پر مشتمل قطعہ زمین سملی ڈیم روڈ پر خریدنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس پراجیکٹ کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''بیت الھدٰی'' عطا فرمایا۔ یہ بہت وسیع اور خوبصورت محل وقوع پر واقع جگہ ہے۔ اس قطعہ کی کل قیمت جماعت احمدیہ اسلام آباد کے مخیر احباب کے عطیہ جات سے ادا کی گئی۔ قطعہ اراضی خریدنے کے بعد اس کی چاردیواری تیار کی گئی نیز یہاں گیسٹ ہاؤس، باورچی خانہ اور نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے شیڈ تیار کئے گئے۔ (Washrooms) بجلی، پانی اور سوئی گیس، کا مناسب بندوبست کیا گیا۔

پورے قطعہ کے دو حصے ہیں۔ جس میں ایک حصہ لجنہ اماء اللہ کے لئے مختص ہے جس میں عمدہ (Grassy) پلاٹ تیار کئے گئے ہیں۔ آئندہ (Over Head Water Tank) کا بھی پروگرام ہے۔ قطعہ زمین کی خریداری اور ڈویلپمنٹ پر تقریباً سات کروڑ روپے خرچ آیا ہے۔ اس قطعہ زمین پر تعمیرات کا افتتاح مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے مورخہ 17/06/2007 کو فرمایا۔

احمدیہ قبرستان کا انتظام

CDA نے فروری 1989 میں سیکٹر H-9 اسلام آباد میں احمدیہ قبرستان کے لئے 3.44 ایکڑ زمین الاٹ کی تھی۔ محترم امیر صاحب کی ہدایات کے مطابق جماعت اسلام آباد نے کافی تگ ودو اور کوششوں کے بعد سی ڈی حکام سے قبرستان کا پلان منظور کروا کے احمدیہ قبرستان اسلام آباد کا انتظام بہت عمدہ طریق سے کیا۔ پختہ مضبوط چاردیواری، سٹاف کوارٹرز، جنازگاہ، بجلی کا انتظام اور (Foot

1989-8-17 جلسہ سالانہ انگلستان کے موقع پر پاکستان کے بعض امرائے اضلاع کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ ایک یادگار تصویر



بائیں سے دائیں، مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب فیصل آباد، مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب اسلام آباد، مکرم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب لاہور، مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب شیخ پورہ، مکرم مجیب الرحمن صاحب راولپنڈی، مکرم رانا محمد خان صاحب بہاولنگر، مکرم شیخ محمود احمد بشیر صاحب جھنگ، مکرم عتیق احمد باجوہ صاحب وہاڑی

26-04-2003: لندن میں بیعت خلافت خامسہ کے بعد پاکستان کے مختلف اضلاع کے امرائے گرامی کا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک یادگار گروپ فوٹو



بائیں سے دائیں: ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب میرپورخاص، محترم منیر احمد فرخ صاحب اسلام آباد، محترم نعیم الرحمن ڈوگر صاحب رحیم یار خان، محترم مودود احمد خان صاحب کراچی، محترم فضل الرحمن خان صاحب راولپنڈی، محترم مرزا طارق نصیر احمد صاحب جہلم، محترم شیخ مظفر احمد صاحب فیصل آباد، محمد نصیر اللہ خان صاحب خانیوال



20 اگست 2000 بیت الفضل اسلام آباد میں امیر جماعت مکرم منیر احمد فرخ صاحب کی قیادت میں جماعتی وفد کی ناظر صاحب اعلیٰ مکرم صاحبزادہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے ساتھ



اپریل 2002ء صوبائی امیر حضرت مرزا عبدالحق صاحب گھوڑا گلی مری کے تفریحی دورہ کے موقع پر، امیر جماعت محترم منیر احمد فرخ صاحب اور دیگر احباب کے ساتھ گروپ فوٹو



جنوری 2003ء محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت قادیان دورہ اسلام آباد کے دوران احباب جماعت کے ساتھ



2007-10، اسلام آباد شہر و ضلع میں تعینات مربیان و معلمین کرام امیر ضلع مکرم منیر احمد فرخ صاحب اور مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر کے ساتھ



2008: قائد ضلع مکرم عبدالرؤف ریحان صاحب اور ان کے قائدین مجالس کا مکرم امیر صاحب اور نائب امیر صاحب ضلع کے ساتھ گروپ فوٹو



2008: قائد ضلع مکرم عبدالروٴف ریحان صاحب اور ان کی عاملہ کے ممبران کا مکرم و محترم منیر احمد فرخ صاحب امیر ضلع اور مکرم و محترم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر کے ساتھ گروپ فوٹو



2007-10: ممبران عاملہ جماعت احمدیہ اسلام آباد محترم منیر احمد فرخ صاحب امیر ضلع اور محترم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر کے ساتھ



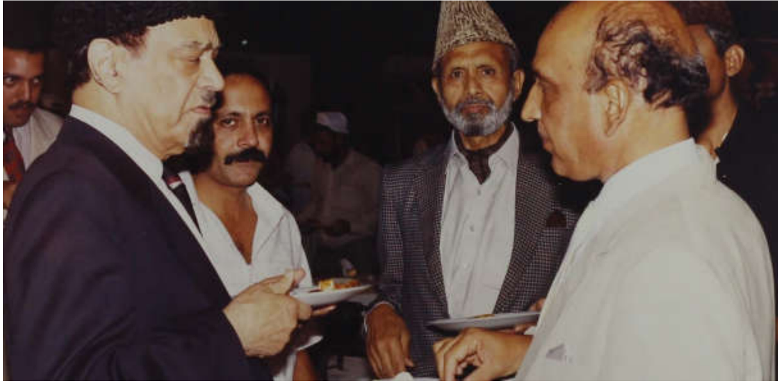
2007-10: ناظم ضلع مکرم فہیم الدین ارشد صاحب زعمائے کرام مجالس انصاراللہ ضلع اسلام آباد کا امیر ضلع مکرم منیر احمد فرخ صاحب اور مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب مربی ضلع کے ساتھ



2005-07: ناظم اعلیٰ مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد مکرم فہیم الدین ارشد صاحب اور عاملہ کے ممبران کا امیر ضلع مکرم و محترم منیر احمد فرخ صاحب کے ساتھ گروپ فوٹو



1989، صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب جلسہ یوم مصلح موعود کی صدارت فرما رہے ہیں ناظم انصاراللہ اسلام آباد محترم عبدالواحد وک صاحب اور مربی سلسلہ مکرم حسین احمد صاحب بھی ساتھ بیٹھے ہیں



1989، بیت الفضل اسلام آباد میں دیئے گئے عشائیہ میں صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بریگیڈیئر ڈاکٹر نسیم احمد صاحب سے مصروف گفتگو



اپریل 1989 بیت الفضل اسلام آباد میں زعیم اعلی انصاراللہ مجلس غربی ملک محمد یونس صاحب کے عشائیہ میں محترم ایم ایم احمد دیگر مہمانوں کے ساتھ



17-071980 جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر مکرم منیر احمد فرخ صاحب اور ترجمانی ٹیم کے دیگر ممبران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ



NIH: 1982 کے صدر محترم احمد دین صاحب اور دیگر خدام کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ ایک یادگار تصویر



1994: مجلس انصار اللہ اسلام آباد شرقی کی مجلس عاملہ کے ممبران محترم محمد یوسف بقاپوری صاحب زعیم اعلیٰ کے ہمراہ اس سال مجلس شرقی نے پورے پاکستان میں پوزیشن حاصل کی



11-112008 لجنہ بلاک کی افتتاحی تقریب، مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ تختی کی نقاب کشائی کر رہے ہیں، مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت مکرم فضل الرحمن خان صاحب امیر ضلع راولپنڈی اور مکرم بریگیڈیئر بشیر احمد صاحب نائب امیر راولپنڈی نمایاں ہیں



لجنہ ہال کی افتتاحی تقریب میں مہمان خصوصی مکرم ومحترم مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ، مکرم ومحترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید مقامی احباب جماعت کے ساتھ



محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ ایم اے سٹوڈیوز اسلام آباد کا افتتاح فرما رہے ہیں

20-09-2015 بہارا کہو میں بیت الرحمٰن اور ملاح ملوٹ میں معلم ہاوس کی افتتاحی تقاریب کے مناظر
ناظرِ اعلیٰ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب مہمانِ خصوصی تھے









8اپریل 2001ءاسلام آباد میں 21ویں کے پہلے جلسہ سالانہ سے مکرم ومحترم سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں خطاب کررہے ہیں



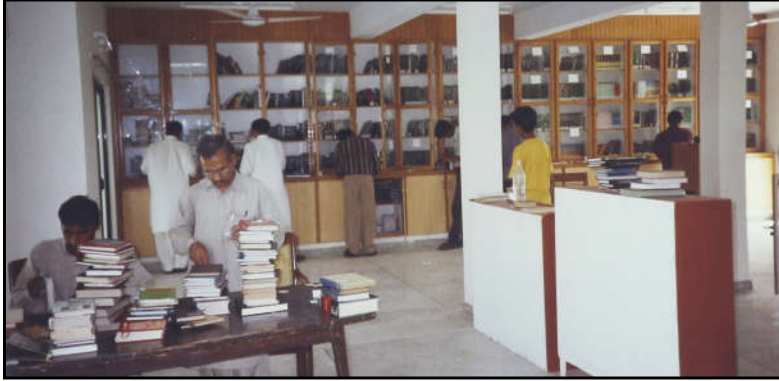
21ویں صدی کے آغاز پر جماعت احمدیہ اسلام آباد کے زیر اہتمام منعقدہ سالانہ جلسہ کے سامعین کا ایک منظر



22اگست 1999ء وقف نو کی سالانہ ضلعی تربیتی کلاس کے چند شرکا کا وکیل وقف نو سید قمر سلیمان صاحب کے ساتھ گروپ فوٹو



محترم میجر مقبول احمد صاحب نائب امیر فضل عمر لائبریری اور مربی ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں بنیادی اینٹ کو حضرت مسیح موعود کے کپڑے کے تبرک میں لپیٹ رہے ہیں





14 اگست 2001ء فضل عمر لائبریری کی افتتاحی تقریب کے مناظر



دسمبر 2006ء واقفین نو بچے سیکرٹری وقف نو مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب کی قیادت میں سونگ ضلع منڈی بہاؤالدین کے دورہ کے موقع پر



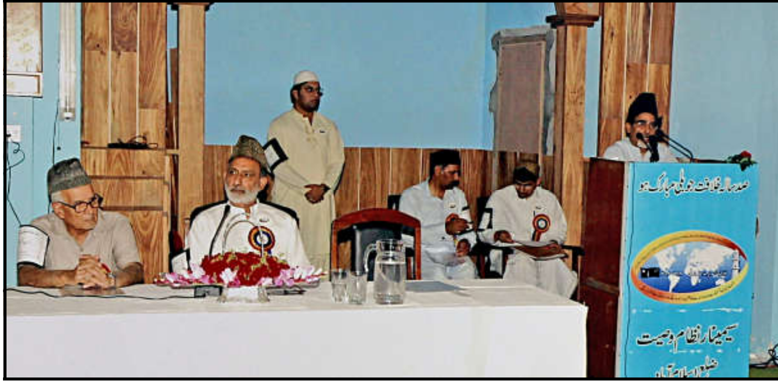
ڈاکٹر عبدالباری صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع اسلام آباد منڈی بہاؤالدین کے سیکرٹری وقف نو کو بچوں کے لئے تحائف دے رہے ہیں



دسمبر 2006ء اسلام آباد کے واقفین نو بچوں کا وفد منڈی بہاؤدین میں سانحہ مونگ کے ایک شہید کے مزار پر دعا کر رہا ہے



16 مارچ2008ء محترم صاحبزادہ مرزا عبدالصمد احمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ''الوصیت سیمینار'' کی صدارت فرما رہے ہیں



محترم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت سیمینار کے ایک اجلاس کی صدارت جبکہ مربی ضلع محترم وسیم احمد چیمہ صاحب خطاب فرما رہے ہیں



23 مارچ2008ء محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان یوم مسیح موعود کے جلسہ کی صدارت فرما رہے ہیں
نائب صدر محترم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب بھی تشریف فرما ہیں



اپریل 1984ء مجلس انصاراللہ اسلام آباد غربی کی پہلی مجلس عاملہ کے ممبران کی زعیم اعلیٰ مکرم بشیر احمد طاہر صاحب کی قیادت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ یادگار تصویر



مری: مربیان علاقہ راولپنڈی کا مکرم ومحترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ کے ساتھ گروپ فوٹو



10 جنوری 2002: ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب دورہ ملوٹ میں احباب جماعت اور مربیان کرام کے ہمراہ



2010: مکرم و محترم سید قمر سلیمان صاحب واقفین نو بچوں کے سالانہ اجتماع سے خطاب کر رہے ہیں













وکیل وقف نو محترم سید قمر سلیمان صاحب واقفین نو بچوں میں انعامات تقسیم کر رہے ہیں

(Paths) تیار کئے گئے ہیں۔

قبرستان کے انتظام وانصرام کے لئے سیکرٹری امور قبرستان کے تحت ایک مکمل انتظامیہ کام کرتی ہے۔ ہر وقت چند قبریں تیار رکھنا اور باقاعدہ ترتیب کے ساتھ قطعہ وائز قبروں کا انتظام کرنا اسکی ذمہ داریوں میں شامل ہے امیر جماعت کی منظوری اور اجازت کے بغیر احمدیہ قبرستان میں کسی کو دفن نہیں کیا جاسکتا۔

حلقہ جات میں پلاٹس

آئندہ بڑھتی ہوئی جماعتی ضروریات کے پیش نظر مختلف سیکٹرز میں نماز سینٹرز قائم کرنے کے لئے پلاٹس خریدے گئے۔

مرکز میں اہم تکنیکی کام کروانے کی سعادت

محترم منیر احمد فرخ صاحب کو امیر جماعت کی حیثیت سے خدمات کے علاوہ مرکز سلسلہ میں بھی بعض نمایاں خدمات بجالانے کی توفیق ملی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆۔ ربوہ میں (Direct Dialing Facility) مہیا کرنے کے لئے لائلپور (Digital Exchange) سے فون کی منظوری۔

☆۔ (Service Reliability) کے لئے دوسرا فون سرگودھا (Digital Exchange) سے منظور کروایا

☆۔ مرکزی دفاتر میں (Intercoms) کی تنصیب

☆۔ قصر خلافت میں (Intercom Facility) کی تنصیب

☆۔ ربوہ کے لئے (Digital Exchange) کی منظوری

☆۔ بعد ازاں ربوہ (Telephone Exchange) کی مزید بر وقت (Expansion) کے لئے کوششیں۔

مرکز میں دیگر جماعتی خدمات

مرکز میں آپ بعض کمیٹیوں کے ممبر یا عہدوں پر فائز رہے۔مثلاً

☆۔ممبر مرکزی فنانس کمیٹی۔

☆۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کو (I A A A E) کی (Exective Committee) کاممبر مقرر فرمایا۔

☆۔(IAAAE) تنظیم کے اسلام آباد چیپٹر کے صدر رہے۔

☆۔2003 میں آڈیٹر (IAAAE) منتخب ہوئے۔

☆۔2006 میں وائس چیر مین (IAAAE) منتخب ہوئے۔

☆۔1996 میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کو ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن مقرر فرمایا۔

مقابلہ مابین اطفال و ناصرات بعنوان بمپر پرائز

محترم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت کی منظوری کے بعد اطفال اور ناصرات میں علمی ذوق پیدا کرنے کے لئے ضلع اسلام آباد میں مقابلہ جات کروائے گئے۔ جو اطفال کے لئے الگ اور ناصرات کے لئے الگ تھے۔

ہر دو کے دو دو معیار تھے۔ معیار کبیر اور معیار صغیر۔ اطفال کے لئے ماؤنٹین بائیک اور ناصرات کے لئے گولڈ رنگز دینے طے پائے تھے اس کے لئے دو عدد ماؤنٹین بائیک مجلس خدام الاحمدیہ نے اور دو عدد گولڈ رنگز لجنہ اللہ اسلام آباد نے مہیا کئے۔مقابلہ جات کے لئے ''نصاب برائے بمپر پرائز'' کے نام پر معیار کبیر اور معیار صغیر کے نام سے اگ الگ کتابچے طبع کروائے گئے جو مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع نے تیار کئے۔اور اخراجات مجلس خدام الاحمدیہ نے برداشت کئے۔

تعمیر مربی ہاؤس و لائبریری کا قیام

بیت الذکر میں دو مربی ہاؤسز کی تعمیر کے لئے نقشہ بنا ہوا تھا مگر تعمیر کا کام بوجوہ شروع نہ ہو

سکا تھا۔ مکرم منیر فرخ صاحب کے دور امارت میں یہ کام بھی شروع ہو کر پایہ تکمیل کو پہنچا۔ چنانچہ محترم امیر صاحب اور محترم نائب امیر صاحب (ظفر اقبال قریشی صاحب) کی نگرانی میں ایک خوبصورت عمارت تعمیر ہو گئی جس میں مربی ہاؤس کے علاوہ فضل عمر لائبریری بھی شامل تھی جس کے لئے احباب جماعت نے کتب Donate کیں۔ بعض کتب بازار سے خریدی گئیں۔ لائبریری کے قیام کے لئے محترم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع کے ساتھ تعاون کرنے والوں میں محترم مسعود احمد خان صاحب محترم عبدالمنان فیاض صاحب، محترم مظفر احمد صاحب جی سیکس اور محترم داؤد احمد صاحب کے نام قابل ذکر ہیں۔

لائبریری کی وزیٹرز بک پر معزز مہمانوں کے تاثرات

اس لائبریری کو دیکھنے اور اس کے قیام کو سراہنے والوں میں مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ قابل ذکر ہیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے بطور ناظر اعلیٰ دو مرتبہ لائبریری کا معائنہ فرمایا اور وزیٹرز بک پر اپنے تاثرات درج فرمائے 14-10-2001 کو آپ نے اپنے تاثرات ان الفاظ میں درج فرمائے۔

''اسلام آباد جماعت نے اپنے نئے کمپلیکس میں لائبریری کا اجراء کر کے ایک بڑا احسن قدم اٹھایا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ترقیات سے نوازے اور ہر فرد جماعت کی علمی ترقی کے لئے یہ ممد ثابت ہو۔ آمین''

مرزا مسرور احمد

14-10-2001

21 اپریل 2002 کو ایک بار پھر آپ نے لائبریری کا وزٹ کیا اور درج ذیل تاثرات رقم کئے۔

''ماشاء اللہ جماعت احمدیہ اسلام آباد نے ایک خوبصورت لائبریری بنا کر جماعت کے افراد کی علمی ترقی کے لئے بڑی کوشش کی ہے۔ خدا کرے کہ افراد جماعت

اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور علم و معرفت میں کمال حاصل کریں۔ جزاکم اللہ''

مرزا مسرور احمد

21/04/2002

☆۔حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے لائبریری کے معائنہ کے دوران تحریر کیا'' مجھے لائبریری دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ کتابیں نہایت عمدہ ترتیب کے ساتھ رکھی ہوئی ہیں۔جس سے کتاب کا نکالنا بہت آسان ہو گیا ہے۔ کتابیں بھی مختلف نوعیت کی ہیں جو ضرورت کو اچھا خاصہ پورا کرتی ہیں۔اللہ تعالیٰ منتظمین کو بہت جزاء دے۔''

☆۔محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ بھارت و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مورخہ 5 فروری 2003 کو تحریر فرمایا:۔

''علمی ترقی کے لئے لائبریری کا قیام بہت ضروری ہے مبارک ہو جماعت احمدیہ اسلام آباد کو کہ انہوں نے ایک بلند عزم کے ساتھ اس کام کو شروع کیا ہے گو ابھی ابتداء ہے مگر آثار بتاتے ہیں کہ انشاء اللہ عنقریب یہ ایک بڑی اور جامع لائبریری کی شکل اختیار کر جائے گی اور سلطان القلم کے لٹریچر اور قرآنی علوم کی برکات کو احسن طور پر پھیلانے میں نمایاں کردار ادا کرے گی اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت شامل حال رہے۔ آمین۔''

☆۔مورخ احمدیت مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے مورخہ 19 اگست 2002 کو درج فرمایا:۔

''فضل عمر لائبریری کو دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا نہایت بیش قیمت اور شاندار لٹریچر نفیس صورت میں ایک شاندار علمی میوزیم کی شکل میں پیش کرنے کی یہ سعی و جدوجہد قابل صد مبارک اور لائق صد ستائش ہے۔'' رب العرش اسے مینار نور بناوے تا'' اشرکت الارض بنور ربھا'' کا روح پرور منظر پاکستان کی سرزمین سے بھی جلوہ نما ہو۔سب

ایک ہوں اور نیک ہوں اور امام مہدی کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔

اور بھی دور تک ہیں ابھی آنے والے

ناز اتنا نہ کریں ہم کو ستانے والے

☆۔محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید نے مورخہ 24 جون 2002 کو لکھا:۔

''ماشاء اللہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے آقا ومولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل بروز کی حیثیت میں دنیا کے اس آخری دور میں جن خزائن کو دونوں ہاتھوں سے بانٹا ان کی اشاعت کے لئے لائبریری ایک ضروری ذریعہ ہے اس لائبریری کی اُٹھان کہتی ہے کہ انشاء اللہ آگے چل کر یہ دنیا بھر کی عظیم لائبریریوں میں شمار ہوگی۔ بہت مبارک اور قابل فخر کوشش''

☆۔مکرم مجیب الرحمن صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے مورخہ 5 اکتوبر 2002 کو لکھا:۔

''الحمد اللہ ثم الحمد للہ فضل عمر لائبریری اسلام آباد ایک نہایت خوشکن آغاز ہے اللہ تعالیٰ پڑھنے والوں کے ذوق وشوق میں اضافہ کرے اور اس آغاز کو بے انتہا ترقی کی منازل طے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کرے روز افزوں علم کی ترقیات سے یہ لائبریری علم کے نور کو فروزاں کرتی رہے''

☆۔مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے لکھا:۔

''اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس لائبریری کے ذریعہ خلق خدا کو ہدایت کو پہچاننے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین''

☆۔محترم سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے مورخہ 22 جنوری 2002 کو لکھا:۔

'' بغیر ابتدائی علم یا اطلاع کے ایک نئی دنیا تعمیر شدہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان فضلوں اور حمد اور شکر سے دل لبریز ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ منتظمین اور قربانی کرنے والوں کو تا ابد اپنے اجر سے نوازتا رہے اور اس کی تعمیر و تکمیل کے مقاصد ہمیشہ پورے فرماتا رہے اور نئے منصوبوں کے لئے اہم بنیاد ثابت ہو۔ آمین''

☆۔محترم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر بیت المال آمد نے مورخہ 22 جنوری 2002 کو لکھا؛۔

''اللہ تعالیٰ مقبول خدمت کی توفیق بخشے اور اس کو بڑھائے اور اس نور سے علاقہ کو نور عطا ہو۔ آمین''

☆۔محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ 14 اکتوبر 2002 کو لکھا؛۔

''اسلام آباد جماعت کے نئے کمپلیکس کے افتتاح سے جماعت پر ہونے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی طرف توجہ ہوئی اور شکر کے جذبات اُبھرے۔ الحمد للہ۔ جماعت اسلام آباد کو بہت مبارک ہو''

☆۔محترم سید قمر سلیمان صاحب وکیل وقف نو نے مورخہ 26 جنوری 2002 کو لکھا۔

'' ماشاء اللہ بہت عمدہ کوشش ہے امید ہے کہ یہ روز بروز ترقی کرتی رہے گی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء''

☆۔مکرم منیر احمد بسمل صاحب نائب ناظر اشاعت نے مورخہ 02 جنوری 2002 کو لکھا۔

''لائبریری دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور مزید ترقیات سے نوازے۔''

☆۔محترم شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے مورخہ 19 فروری 2002 کو لکھا۔

''جماعت اسلام آباد کی قائم کردہ لائبریری دیکھنے کا موقع ملا اس میں قابل قدر

ذخیرہ اوراس میں حسن تنظیم قابل قدر ہے۔اللہ تعالیٰ اسے نافع الناس بنائے اوراس کی تیاری اورتکمیل میں حصہ لینے والوں کواجر عظیم سےنوازےرب زدفزدُ‘‘

☆۔مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل نے مورخہ 16 فروری 2002 کوتحریر کیا۔

’’اسلام آباد جیسی مرکزی جگہ پر بہت عمدہ اور جامع لائبریری کی ضرورت ہے۔ جس کی طرف پہلاقدم اٹھایا گیاہےاللہ تعالیٰ اسےمزید وسعت اور برکت دے آمین‘‘

☆۔مکرم اسفند یار منیب صاحب مربی سلسلہ حال انچارج شعبہ تاریخ احمدیت نے مورخہ 16 مارچ 2002 کوتحریر کیا۔

’’بہت خوبصورت لائبریری ہے ما شاء اللہ ’’ثبوت حاضر ہیں‘‘ جیسی ناپاک کتاب مخالفین کی کتب میں رکھیں نہ کہ فیضان نبوت میں‘‘ آمین

☆۔مکرم لقمان احمد صاحب نائب وکیل المال تحریک جدید نے وزیٹرز بک میں لکھا:۔

’’خدا تعالیٰ اس لائبریری کوعلم کی روشنی اور ہدایت تقسیم کرنے والا بنائے اوراس میں کام کرنے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں‘‘

☆۔مکرم اعجاز نصر اللہ خان صاحب نائب امیر جماعت لاہور نے مورخہ 18 اگست 2002 کولکھا:۔

’’لائبریری دیکھ کراوراس کی ترتیب دیکھ کر بہت خوشی ہوئی اللہ تبارک تعالیٰ اس کو حق کو پھیلانے کا ذریعہ بنائے اورروحانی طور پر تشنہ روحوں کی سیرابی کا ذریعہ بنائے اور اسے دنیا کی اعلیٰ لائبریریوں میں سے بنائے۔آمین ثم آمین‘‘

☆۔مکرم مرزا مقصود احمد صاحب امیر ضلع سانگھڑ نے مورخہ 20 جنوری 2003 کووزیٹر بک پر لکھا:۔

’’اسلام آباد کی لائبریری سے بہت متاثر ہوئے ہیں بہت اچھی طرح بنائی گئی ہےاور ہر چیز طریقے سے رکھی گئی ہےاور جنہوں نے محنت کی ہے اللہ تعالیٰ ان پر بہت فضل

کرے اور رحم کرے۔آمین‘‘

☆۔محترم محمد انور قریشی صاحب نائب ناظر بیت المال آمد ربوہ نے مورخہ 23 فروری 2003 کو لکھا:۔

’’بہت خوبصورت لائبریری ہے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے مزید ترقی دے اور بابرکت بنائے‘‘

☆۔محترم خالد مسعود احمد صاحب ناظر امور عامہ ربوہ نے مورخہ 18 جون 2003 کو لکھا:۔

لائبریری ملاحظہ کر کے از حد مسرت ہوئی اللھم زد فزد۔واقعی ایک ضرورت کی تکمیل کے سامان میسر ہوئے اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس میں ہر آن وسعت وارتقاء کا عمل جاری رہے آمین‘‘

☆۔محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ انگلستان نے لکھا:۔

’’بہترین انتظام۔ہم لندن کی آفتاب خان لائبریری میں بھی ایسا ہی انتظام کرنے کی کوشش کریں گے‘‘

تبرکات کی نمائش

مکرم عبدالرؤف ریحان صاحب قائد ضلع اسلام آباد نے مکرم امیر صاحب کی منظوری سے تبرکات کی ایک بہت بڑی نمائش کا انتظام لائبریری میں کیا جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود اور خلفاء کرام ورفقاء حضرت اقدسؑ کے تبرکات مختلف گھروں اور احباب جماعت سے حاصل کر کے رکھے گئے۔یہ نمائش ایک دن کے لئے تھی۔مگر اس کو اس قدر مقبولیت ملی کہ تین دن تک اسے مزید بڑھانا پڑا۔اس نمائش کو کامیاب بنانے کے سلسلے میں مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع نے بہت محنت کی۔نمائش کو کھولنے اور بند کرنے کی ذمہ داری انہی کی تھی تاکہ کوئی قیمتی تبرک ضائع نہ ہونے پائے۔

رمضان میں حفاظ کی آمد اور نماز تراویح کا اہتمام

1998 سے قبل مرکز سے نماز تراویح کے لئے حفاظ بلانے کا کوئی باقاعدہ انتظام نہ تھا۔ مکرم امیر صاحب کے مشورہ سے 1998 میں مرکز سے بیت الذکر، گیسٹ ہاؤس G-10/4، اور مربی ہاؤس I-10/4 کے لئے تین حفاظ بھجوانے کی درخواست کی گئی۔ چنانچہ حفاظ کرام کی آمد کے باعث احباب جماعت نے نماز تراویح میں بہت ذوق شوق دکھایا۔ حفاظ کی آمد کے باعث بیت الذکر اور دونوں نماز سنٹرز میں رونقیں دوبالا ہوگئی تھیں۔ حفاظ کے بلانے کا یہ سلسلہ آئندہ کئی سال تک جاری رہا۔

اسلام آباد میں سالانہ جلسے

مرکز سلسلہ ربوہ میں حکومت کی طرف سے جماعت کے سالانہ جلسے پر پابندی کے باعث مرکز کی منظوری سے ملک کی بڑی بڑی جماعتوں کے زیر اہتمام اپنے اپنے سالانہ جلسے منعقد کرنے کا سلسلہ جاری ہوا۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ اسلام آباد کے زیر اہتمام بھی ہر سال جلسہ سالانہ پورے جوش وخروش کے ساتھ منعقد کیا جاتا رہا۔ سالانہ جلسوں کا آغاز 1988 میں ہوا۔ جبکہ اس سلسلہ کا آخری جلسہ 8 اپریل 2001 کو منعقد ہوا۔ اس سے قبل 7 فروری 1998 کو منعقد ہونے والے سالانہ جلسہ میں حاضری 1656 اور 23 جنوری 2000 کو منعقد ہونے والے جلسہ کی حاضری 1970 تھی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ سالانہ جلسوں میں نرسری سے لے کر یونیورسٹی تک سالانہ امتحانات میں اول دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو جماعت اسلام آباد کی طرف سے انعامات دئے جاتے تھے۔

☆۔ چنانچہ 7 فروری 1998 کے سالانہ جلسے کے موقع پر 22 طلبا اور 25 طالبات،

☆۔ 23 جنوری 2000 کے سالانہ جلسے میں 22 طلبا اور 28 طالبات اور

☆۔ 8/ اپریل 2001ء کے سالانہ جلسہ کے موقع پر 39 طلبہ اور 29 طالبات کو انعامات دیئے گئے۔

چند ایک جلسوں کی تفصیل:

☆۔23 جنوری2000 کو جلسہ سالانہ اسلام آباد بیت الذکر میں منعقد ہوا۔جلسہ صبح دس بجے سے چار بجے سہ پہر تک جاری رہا۔مرکز سے محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم مولانا اعظم اکسیر صاحب نے شرکت کی اور خطاب فرمایا۔

☆۔8 اپریل 2001 کو سالانہ جلسہ بیت الذکر میں منعقد ہوا جس میں ۔مرکز سے محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد اور مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب مربی سلسلہ نے شرکت کی اور خطاب فرمایا۔

برطانوی ہائی کمیشن کے ویزہ سیکشن کے افسران کی بیت الذکر میں آمد

2003 میں برٹش ایمبیسی کے ویزہ سیکشن کے افسران کا بیت الذکر دیکھنے کی خواہش پر بیت الذکر کا دورہ کروایا گیا۔جماعت کی طرف سے محترم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر اور ہائی کمیشن میں تعینات احمدی خاتون زینب اکرام صاحبہ نے یہ دورہ کروایا۔یہاں اس امر کا ذکر کرنا مناسب رہے گا کہ برٹش ہائی کمیشن کے ساتھ محترم نائب امیر صاحب کے نہایت خوشگوار روابط تھے اور جماعتی ویزہ جات لگوانے میں محترم ظفر اقبال قریشی صاحب کی کوششوں اور خلوص عمل کا بہت دخل رہا ہے۔جماعت کے سینئیر ارکان جن میں مرکز کے نامزد نمائندگان اور حضور انور کے خصوصی مہمان شامل ہیں کو ہر سال ویزہ جات کے حصول میں اس عرصہ کے دوران کبھی کوئی دقت اور مشکل پیش نہیں آئی ۔اسی طرح شعبہ ترجمانی کے کارکنوں کے Uk کے ویزے لگوانے میں بھی محترم نائب امیر صاحب کے یہ روابط بڑے موثر ثابت ہوتے رہے۔آپ کے ان قریبی روابط کا ہی نتیجہ تھا کہ Uk ایمبیسی کے ویزہ سیکشن کے افسران بیت الذکر کے دورہ پر تشریف لائے اور یہاں جماعتی نظام سے کافی متاثر ہوئے ۔اس دورہ کے اختتام پر تمام مہمانوں کی بیت الفضل میں High Tea سے خاطر مدارت کی گئی۔

بین المذاہب کانفرنس میں جماعت کی شرکت

غالباً 2001 کی بات ہے۔ایک غیر از جماعت دوست علامہ الفاتح غلام رسول چشتی صاحب نے جو ایک تنظیم کے سربراہ تھے۔اور امن وسلامتی کی تعلیم کو عام کرنے کے خواہاں تھے۔جماعت اسلام آباد سے رابطہ کیا محترم امیر صاحب نے محترم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع کو ان سے رابطہ رکھنے اور اسے آگے بڑھانے کو کہا۔ چنانچہ یہ ہماری بیت الذکر میں آتے اور ان سے ملاقاتیں ہوتیں۔2002 میں انہوں نے اسلام آباد ہوٹل میں بین المذاہب کانفرنس کا انتظام کیا اور جماعت اسلام آباد کو بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر اظہار خیال کی دعوت دی۔چنانچہ محترم حنیف احمد محمود صاحب نے دو رکنی وفد کے ساتھ کانفرنس میں نمائندگی کی اور اسلام ایک پرامن مذہب اور بانی اسلام امن پسند نبی کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

جماعت اسلام آباد کے وفود کے گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ اور تخت ہزارہ ضلع سرگودھا کے دورے

2000 میں گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ اور تخت ہزارہ ضلع سرگودھا میں یکے بعد دیگرے بیوت الذکر پر دشمنوں کے حملوں کی وجہ سے ہمارے متعدد احمدی شہید ہو گئے۔محترم امیر صاحب نے دو وفود تشکیل دیئے۔جنہوں نے ان ہر دو مقامات کا دورہ کیا اور شہدائے احمدیت کے پسماندگان سے ملاقاتیں کر کے ان سے اظہار یکجہتی کیا۔تخت ہزارہ کی طرف 5 رکنی وفد مکرم رانا رفیق احمد صاحب اور گھٹیالیاں کی طرف 5 رکنی وفد مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع کی سرکردگی میں گیا تھا ہر دو مقامات سے ایمان افروز واقعات کی داستانیں لے کر وفود واپس آئے تھے۔مثلاً گھٹیالیاں میں ایک غمزدہ ماں نے مربی صاحب ضلع اسلام آباد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مربی صاحب میں نے اپنے باقی بچوں کو تاکید کر دی ہے کہ آپ لوگوں نے اپنی بیت الذکر آباد رکھنی ہے۔اس بات سے نہیں گھبرانا کہ دشمنوں نے ہمارے بھائی کی جان اس جگہ لی ہے۔

صحافی حضرات سے رابطہ

محترم امیر صاحب کے مشورہ سے اخبارات سے رابطہ کرنے کے لئے محترم عبدالرؤف ریحان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی معاونت سے ایک ٹیم بنائی گئی۔جن کے ذمہ اصلاح معاشرہ کے حوالہ سے اخبارات میں خطوط لکھنا تھا۔خدام کے ذمہ مختلف قومی اخبار لگا دیئے گئے تھے جن کا مطالعہ کرنا اور ان میں بعض مسائل بارے خطوط لکھنا متعلقہ خدام کا کام تھا چنانچہ جب ہمارے رابطے اخبارات میں بڑھے تو جماعت کا مؤقف بھی پیش ہونے لگا۔اس سلسلہ میں سب سے بڑی کامیابی روزنامہ اوصاف کے رنگین صفحہ پر ختم نبوت کے حوالہ سے مکرم حنیف احمد محمود صاحب کے ایک مضمون ''جماعت احمدیہ کا مؤقف'' حضرت مسیح موعود علیہ اسلام کی فوٹو کے ساتھ شائع ہونا تھی۔اس مضمون کو محترم امیر صاحب اور دیگر عاملہ کے ممبران کے بعد نظارت امور عامہ سے بھی منظوری حاصل تھی۔

منور کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر کا قیام

جماعت کے ایک مخلص اور مخیر دوست مکرم سید تنویر مجتبیٰ صاحب (انجینیر پی آئی اے) کا اکلوتا اور جواں سال بیٹا سید منور تنویر مورخہ 23 نومبر 2000 امریکہ میں کار کے ایک حادثے میں شہید ہو گیا۔مکرم سید تنویر مجتبیٰ صاحب اپنے مرحوم بیٹے کی روح کے ایصال ثواب کے لئے صدقہ جاریہ کے طور پر کچھ کام کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے محترم امیر صاحب کو ایک کمپیوٹر سنٹر کے قیام کی پیشکش کی۔جس پر محترم امیر صاحب نے کمپیوٹر کی فیلڈ سے تعلق رکھنے والے صائب الرائے افراد کے مشورے کے بعد ''منور کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر'' کے قیام کی منظوری دیتے ہوئے اس مقصد کے لئے ایک وسیع ہال مختص کیا۔ہال کی تزئین کے بعد اس میں دو ائیر کنڈیشنز بھی لگوائے گئے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے مکتوب 28 اپریل 2001 میں اس منصوبے کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائی۔مکرم تنویر مجتبیٰ صاحب نے اس سنٹر کے لئے مبلغ دو لاکھ روپیہ ادا کئے جس سے پانچ نئے کمپیوٹر،فرنیچر اور کمپیوٹر سے متعلق دیگر اشیا اور آلات خریدے گئے۔مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے مورخہ 18 مئی 2001 کو اس سنٹر کا دعا کے ساتھ افتتاح فرمایا۔کمپیوٹر سنٹر کو چلانے

کے لئے ایک تین رکنی کمیٹی بنائی گئی ۔جس میں مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر، مکرم ایم اے لطیف شاہد صاحب اور مکرم سید تنویر مجتبیٰ صاحب شامل تھے ۔اس کمپیوٹر سنٹر سے طویل عرصہ تک احمدی طلبہ اور طالبات نے استفادہ کیا تاہم بعدازاں بعض مجبوریوں کے باعث یہ سنٹر بند کر دیا گیا۔

منور کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر کی افتتاحی تقریب کا ایک دلچسپ واقعہ

منور کمپیوٹر سنٹر کے افتتاح کے لئے مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ تشریف لائے تھے ۔افتتاح کے بعد بیت الذکر کے مین ہال میں مجلس عاملہ کے ساتھ تعارفی اور میٹنگ تھی ۔محترم صاحبزادہ صاحب جب افتتاح کر کے بیت الذکر جہاں اب لجنہ ہال ہیں میں داخل ہونے لگے تو برآمدہ میں آپ اپنے جوتے اتارنے کے لئے نیچے جھکے ہی تھے کہ محترم امیر صاحب نے عرض کیا میاں صاحب اس (برآمدہ) کو ہم مسجد کا حصہ نہیں سمجھتے ۔میاں صاحب نے فرمایا۔آپ نہ سمجھیں میں تو سمجھتا ہوں۔

نیوز لیٹر اور فرقان نوٹ بک کی تیاری

مکرم سید تنویر مجتبیٰ صاحب نے مربی ضلع مکرم حنیف احمد محمود صاحب کی معاونت سے 2002 میں احباب جماعت کے استفادہ اور ازدیادِ علم کے لئے ایک ''نیوز لیٹر'' شائع کرنا شروع کیا ۔جس میں تربیتی مضامین کے علاوہ افراد جماعت کی جماعتی سرگرمیوں جماعت کے بارے میں مفید معلومات اور جماعتی پروگراموں کا ذکر ہوتا تھا۔ یہ نیوز لیٹر جماعت میں بہت مقبول ہوا اور یہ سلسلہ ایک سال تک جاری رہا بعدازاں چند قانونی پیچیدگیوں کی وجہ سے مرکز کی ہدایات پر اسے بند کرنا پڑا۔اسی طرح مکرم سید تنویر مجتبیٰ صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن نے مکرم حنیف احمد محمود صاحب کی زیر نگرانی دسمبر 2001 میں فرقان نوٹ بک مرتب کی ۔جس کے مندرجات میں عناوین کے تحت قرآنی آیات، جماعت کا تعارف اور مختصر تاریخ کتب حضرت مسیح موعودؑ کا اجمالی تعارف، چندہ جات اور نوٹس لکھنے کے لئے فاضل اوراق وغیرہ شامل تھے۔اسے جماعت احمدیہ اسلام آباد نے چھپوایا۔اور احباب جماعت کی کثیر تعداد نے اس سے استفادہ کیا۔

جماعت احمدیہ اسلام آباد اور کمپیوٹر کا استعمال

سیکرٹری مال محترم محمود احمد ناگی صاحب نے سب سے پہلے لازمی چندوں کا حساب رکھنے کے لئے اپنے ذاتی کمپیوٹر کا استعمال شروع کیا جب ان کا تبادلہ ہونے لگا تو محترم امیر صاحب نے یہ کام مکرم سید تنویر مجتبیٰ صاحب کے سپرد کیا۔ اس سلسلہ میں بیت الذکر میں محاسب کے لئے ایک کمرہ مختص کیا گیا۔ جہاں منور کمپیوٹر سنٹر کے کمپیوٹر استعمال میں لائے گئے محترم پیر مطاہر احمد صاحب (مرحوم) جو کمپیوٹر میں بہت مہارت رکھتے تھے نے بڑی محنت سے جدید سافٹ وئیر (Oracle) میں تجنید اور چندے کا پروگرام مرتب کر کے دیا جو اب تک زیر استعمال ہے۔ اس کام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے خدام اور لجنہ اماءاللہ نے اپنی خدمات پیش کیں جس کے نتیجہ میں سب سے پہلے اسلام آباد کی پوری تجنید کو کمپیوٹرائزڈ کیا گیا اور ہر ممبر کو ایک کمپیوٹر نمبر (کوڈ) دیا گیا۔ اگلے مرحلے میں محترم محمود احمد ناگی صاحب کا ڈیٹا اس نئے سافٹ وئیر میں ٹرانسفر کیا گیا۔ اس کے بعد چندوں کا حساب ساتھ ساتھ درج ہونے لگا۔ اس سلسلے میں محاسب محترم امانت علی چیمہ صاحب نے بہت محنت سے ڈیٹا انٹری کا کام سیکھا اور پھر دن رات کی محنت کر کے اسے سنبھالا۔ اسی طرح مکرم سید تنویر مجتبیٰ صاحب نے جماعت کے اخراجات اور تعمیر بیت الذکر کے حسابات کے لئے ایک کمپیوٹر پروگرام مرتب کیا۔ جسے دفتر امیر صاحب کے کلرک مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب اور سیکرٹری تحریک جدید مکرم طارق اعوان صاحب اور ان کے دیگر رفقاء اب تک خوش اسلوبی سے چلا رہے ہیں۔ چنانچہ ہر ماہ عاملہ کے اجلاس میں چندوں اور اخراجات کی رپورٹ پروجیکٹر کے ذریعے پیش کی جاتی ہے۔

تعلیم القرآن کلاسز

سیکرٹری تعلیم القرآن مکرم سید تنویر مجتبیٰ صاحب نے مربی سلسلہ مکرم حنیف احمد محمود صاحب کی معاونت سے 1999 میں جدید طرز کی قرآن کلاسوں کا اجراء کرایا۔ پہلے کمپیوٹر پر قرآن کی عربی گرائمر کا اسباق کی شکل میں کورس مرتب کیا گیا اور پھر ان اسباق کو پروجیکٹر کے ذریعے کمپیوٹر پر دکھایا جاتا تھا۔ ان کلاسز سے بیک وقت کئی افراد استفادہ کرتے رہے۔

قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کی نمائش

بیت الذکر میں ایک تین روزہ قرآن کریم نمائش کا انتظام کیا گیا۔جس میں ساٹھ کے قریب قرآن کریم کے تراجم رکھے گئے مختلف چارٹس پر قرآنی خطاطی کے نمونے اور قرآن بارے معلومات آویزاں کی گئیں۔ جماعتی اور دیگر مفسرین کی تفاسیر،قرآنی علوم و معارف کتب اور اخبارات اور جرائد میں شائع ہونے والے مضامین کو بھی اس نمائش کی زینت بنایا گیا۔اس نمائش کو بہت پذیرائی ملی۔ اس نمائش کے لئے مکرم حنیف احمد محمود مربی ضلع نے بھرپور تعاون فرمایا۔اور بہت سارا مواد مہیا کروا کر دیا۔

تاریخ احمدیت اسلام آباد کی تدوین کے لئے ایک کمیٹی کا قیام

محترم امیر صاحب کی شدید خواہش تھی کہ تاریخ احمدیت اسلام آباد مرتب کی جائے کیونکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ کام مشکل ہوجاتا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس مقصد کے لئے ایک کمیٹی قائم کی جس کے ممبران درج ذیل تھے۔

مکرم محمود احمد بھلر صاحب

مکرم رانا رفیق احمد صاحب

مکرم خالد ورک صاحب

مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب

مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب

مکرم امیر صاحب کی ہدایت اورنگرانی میں جماعت کے پرانے اور اسلام آباد کے قدیم باسیوں کی ایک فہرست تیار کی گئی چنانچہ ان میں سے 80 افراد کو ایک سوالنامہ بھجوایا گیا جس میں ان سے اسلام آباد میں جماعت کے قیام اور اس سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے سوالات پوچھے گئے تھے۔اس کمیٹی نے اگرچہ کچھ کام کیا مگر بوجوہ کام آگے نہ بڑھ سکا اور برسوں رکا رہا۔

راولپنڈی میں طوفانی بارش اور سیلاب کے بعد جماعت اسلام آباد کی خدمات

جولائی 2001 کے آخری عشرہ میں راولپنڈی اسلام آباد میں شدید بارشیں ہوئیں جس کے نتیجہ میں نالہ لئی میں طغیانی کے باعث راولپنڈی کے کئی نشیبی علاقے زیر آب آ گئے اور سینکڑوں گھروں کا قیمتی سامان ضائع ہو گیا۔ اس موقع پر دیگر حکومتی اداروں اور رفاہی تنظیموں کی طرح جماعت اسلام آباد کے شعبہ خدمت خلق نے بھی متاثرہ علاقوں میں کیمپ لگا کر متاثرین کی مدد کی۔ مکرم مظہر الحق سیٹھی صاحب نے سیلاب زدگان کے لئے مبلغ 18 ہزار روپے مالیت کے سٹیل کے برتن بطور عطیہ دیئے۔ جبکہ جماعت اسلام آباد کے طرف سے 70 ہزار روپے کی مالی امداد کے علاوہ کپڑے برتن وغیرہ خدام نے متاثرین میں تقسیم کئے۔

طاہر ہومیوفری ڈسپنسری کا قیام

جماعت اسلام آباد نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے اپنی بے انتہا محبت پیار اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے بیت الذکر کے احاطہ میں طاہر فری ہومیو ڈسپنسری کے قیام کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ مورخہ 14 اکتوبر 2001 کو مکرم و محترم حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد احب ناظر اعلیٰ نے بیت الذکر کمپلیکس کے جدید بلاک اور لائبریری کے ساتھ ہی طاہر ہومیو ڈسپنسری کا بھی افتتاح فرمایا۔ یہ ڈسپنسری خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک فعال ہے اور آج کل محترم خالد ورک صاحب ہومیو ڈاکٹر ہر اتوار کو ڈسپنسری میں مریضوں کو دیکھتے ہیں اور انہیں مفت ادویات فراہم کرتے ہیں۔ انکے علاوہ محترم ڈاکٹر محمد نقی الدین صاحب ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ ضرورت مند مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں اور انہیں حسب ضرورت نسخہ جات لکھ کر دیتے ہیں۔

علمی مجالس کا انعقاد

جماعت احمدیہ اسلام آباد نے احباب میں ریسرچ اور تحقیق کا شوق پیدا کرنے اور ان کے علوم میں اضافہ کے لئے مئی 2000 میں علمی محافل کے انعقاد کا ایک سلسلہ شروع کیا جس میں صاحب علم و

دانش شخصیات کو مدعو کر کے ان سے مختلف موضوعات اور عناوین پر لیکچر کرائے جاتے۔ ان علمی مجالس کا بنیادی اور اصل مقصد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی معرکۃ الآرا انگریزی کتاب Revelation Rationality Knowledge and truth میں بیان کے گئے مضامین اور علوم کے خزانے کو عام فہم زبان میں احباب جماعت تک پہنچانا تھا ان سیمینارز سے مختلف اوقات میں جن علمی شخصیات نے خطاب کیا اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	تاریخ	نام مقرر	عنوان
1	16-05-2000	مکرم ڈاکٹر عبدالعلیم صاحب	Revelation Rationality Knowledge and truth
2	31-05-2000	مکرم میر ظفر اللہ خان صاحب (مربی سلسلہ)	”قرآن سیمینار“
		مکرمہ مسز منور شاہ صاحبہ	//
		مکرم محمد امجد خان صاحب	//
		مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب	//
3	20-06-2000	مکرم بشیر احمد طاہر صاحب	تعارف کتاب مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع باب نمبر 7
4	06-07-2000	مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب	”شہد سیمینار“
		مکرم رانا رفیق احمد صاحب	//
5	25-07-2000	مکرم سید سہیل احمد صاحب	تعارف کتاب مذکورہ بالا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

6	16-08-2000	مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب	''دل اور طب''
7	04-09-2000	مکرم طاہر احمد بھٹی صاحب	تعارف کتاب مذکورہ بالا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع
8	26-10-2000	مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب	تعارف کتاب مذکورہ بالا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع
9	08-02-2001	مکرم ڈاکٹر عبدالعلیم صاحب	تعارف کتاب مذکورہ بالا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (چیپٹر ہندوازم)
10	28-02-2001	مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب	قصیدہ حضرت شاہ نعمت اللہ ولی صاحب
11	10-05-2001	مکرم بشیر احمد طاہر صاحب	کتاب مذکورہ بالا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (چیپٹر بدھ ازم)
12	13-06-2001	مختلف مقررین	خلافت کی برکات، خلیفۃ المسیح کی کوئی دعا جو کسی کے حق میں قبول ہوئی ہو۔
13	21-07-2001	مکرم مجیب الرحمن صاحب ایڈووکیٹ	انسانی حقوق اور جماعت احمدیہ کی جدوجہد
14	09-08-2001	مکرم حافظ مظفر احمد صاحب	لاتثریب علیکم الیوم

15	18-09-2001	مکرم مولانا اعظم اکسیر صاحب	''بہائیت''

ان علمی محافل کا انعقاد مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع کی کاوشوں کا مرہون منت تھا۔ جنہوں نے مختلف موضوعات اور مقررین کے انتخاب اور سیمینارز کے انتظامات کو احسن رنگ میں سرانجام دینے میں دن رات کام کیا جبکہ مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب سیکرٹری تالیف وتصنیف نے ان کی بھرپور معاونت کی۔

ایم ٹی اے سٹوڈیوز کی تکمیل

مجلس عاملہ کے فیصلے کے مطابق ایم ٹی اے سٹوڈیو کی تکمیل ہوئی جس میں کلوز سرکٹ ٹی وی دو بڑے کیمروں چار فکس کیمروں اور یونٹ کی تنصیب وغیرہ شامل ہے

نئے حلقہ جات کا قیام

اسلام آباد شہر جوں جوں ترقی کر رہا تھا احمدی احباب کی بڑھتی تعداد کو جماعتی نظام میں شامل کرنے کے لئے نئے حلقہ جات کا قیام ناگزیر ہو گیا تھا۔ چنانچہ محترم امیر صاحب نے مجلس عاملہ کی منظوری سے تین نئے حلقہ جات بنائے۔جس سے حلقہ جات کی تعداد 19 سے بڑھ کر 22 ہو گئی۔ نئے حلقہ میں F-11, G-11 اور بہارہ کہو کے حلقہ جات شامل تھے نئے حلقہ جات میں جماعتی قواعد کے مطابق عہدیداروں کا انتخاب کرایا گیا۔دریں اثنا ریلوے کیرج فیکٹری کا حلقہ مرکز کی ہدایت کے تحت اسلام آباد سے جماعت راولپنڈی کو منتقل کیا گیا۔

ریڈ بک کا اجرا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے تمام سیکرٹریان عاملہ اور صدران حلقہ جات کو اپنے اپنے شعبہ اور حلقہ کی ریڈ بک تیار کرنے کی ہدایت کی گئی مجلس عاملہ کے ہر رکن کو اس ہدایت کے ساتھ ریڈ بک مہیا کی گئی کہ عاملہ کے فیصلوں کو ریڈ بک میں نوٹ کر کے ان پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کی کوشش کی جائے۔ یہ بھی ہدایت کی گئی کہ اپنے شعبہ اور حلقہ

کی کمزوریوں اور خامیوں کو بھی ریڈ بک میں نوٹ کر کے اصلاح کی کوشش کی جائے۔

سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کا قیام

مجلس عاملہ کی نمائندہ کے طور پر ایک سٹینڈنگ فنانس کمیٹی تشکیل دی گئی۔جس میں امیر جماعت کے علاوہ نائب امیر، جنرل سیکرٹری ،سیکرٹری مال ،امین، محاسب، سیکرٹری مقامی اخراجات اور آڈیٹر شامل تھے۔اس کمیٹی کے ہر ماہ باقاعدگی سے اجلاس ہوتے۔جن میں لازمی چندہ جات کی وصولی اور مرکز ترسیل کا جائزہ لیا جاتا۔مالی امداد اور قرضہ حسنہ کے لئے موصولہ درخواستوں اور دیگر مالی معاملات بھی سٹینڈنگ فنانس کمیٹی میں زیر غور آتے اور انہیں نمٹایا جاتا۔

بیت الفتوح لندن کی تعمیر کے لئے گرانقدر عطیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبہ جمعہ فرمودہ 16 فروری 2001 میں بیت الفتوح لندن کے لئے بیرونی جماعتوں کو بھی چندے کی تحریک فرمائی چنانچہ جماعت احمدیہ اسلام آباد نے حضور کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے فوری طور پر حضور کی خدمت میں 50 لاکھ روپے کا وعدہ پیش کرنے کی سعادت پائی۔محترم امیر صاحب نے حضور کی خدمت میں یہ وعدہ اپنے خط محررہ 17 فروری 2001 کے ذریعے بذریعہ فیکس پیش کیا۔بعدازاں حضور کی اس تحریک کو احباب جماعت اور لجنہ اماء اللہ کی ممبرات تک پہنچایا گیا تو احباب جماعت نے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا بالخصوص خواتین نے فوری طور پر اپنے زیور تک پیش کر کے قربانی اور ایثار کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ چنانچہ عطیہ جات کی یہ رقم 50 لاکھ سے تجاوز کر گئی۔الحمدللہ علی ذالک

ایٹمی جنگ کے خطرات کے پیش نظر حفاظتی اقدامات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 23 ستمبر 1998 کے درس قرآن کے دوران ایٹمی جنگ کے خطرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں بڑے بڑے شہر نشانہ بن سکتے ہیں۔چنانچہ حضور کے اس انتباہ کے پیش نظر مرکز نے تمام جماعتوں کو حفاظتی اقدامات کرنے کی ہدایت کی۔جماعت احمدیہ

اسلام آباد نے محترم امیر صاحب کی نگرانی میں جنگ عظیم دوم کے موقع پر امریکہ کی طرف سے جاپان کے دوشہروں ہیروشیما اور ناگاسا کی پر گرائے گئے ایٹم بم اور اس سے ہونے والی تباہی کے بارے میں ضروری لٹریچر جمع کیا اور اس تباہی کے مناظر کی سلائیڈز احباب جماعت کو دکھائی گئیں بعد ازاں مرکز میں بھی اس موضوع پر ایک بریفنگ دی گئی۔ مرکز میں جماعت اسلام آباد کے اس پروگرام کو بہت سراہا گیا اور پاکستان بھر کے احمدی احباب کے لئے حفاظتی اقدامات کا پلان تیار کرنے کا فیصلہ ہوا۔ پلان میں یہ بھی طے ہوا کہ خطرہ کی صورت میں کون سی جماعت کس ضلع میں منتقل ہوگی۔ مرکز کے اس پلان کی روشنی میں جماعت اسلام آباد نے ایک سوالنامہ تیار کرایا جو ہر گھر کے سربراہ سے پُر کروایا گیا جس میں یہ پوچھا گیا تھا کہ آپ خطرہ کی صورت میں اپنی مرضی کی جگہ نقل مکانی کریں گے یا جماعتی نظام کے تحت۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جماعت احمدیہ اسلام آباد کے افراد کو ہنگامی صورت حال میں ضلع گجرات کے بعض دیہات میں شفٹ کرنے کا فیصلہ ہوا تھا اور اس مقصد کے لئے خدام الاحمدیہ کی ٹیموں نے ان دیہات کا سروے بھی کیا تھا تاہم اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور اس قسم کی ہنگامی صورت پیش نہ آئی۔

نماز کسوف وخسوف

11 اگست 1999 کو پاکستان میں سورج کو گرہن لگا اس موقع پر مرکز کی ہدایت کے تحت دیگر جماعتوں کی طرح جماعت اسلام آباد نے بھی نماز کسوف وخسوف ادا کی۔ مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع نے نماز پڑھائی اور سورج اور چاند گرہن کے حوالہ سے خطبہ دیا۔

اجلاس امرائے اضلاع پنجاب

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ امرائے اضلاع پنجاب کا ایک اجلاس ہر سال اسلام آباد میں ہونا طے ہوا تھا۔ چنانچہ 1999 میں یہ اجلاس 6 جون کو بیت الفضل میں منعقد ہوا اس اجلاس کے جملہ انتظامات کے لئے محترم نائب امیر صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی قائم کی گئی۔ چنانچہ تمام معزز مہمانوں کو مختلف گیسٹ ہاؤسز میں ٹھہرایا گیا۔ بعض دوستوں نے اپنے گھروں میں مہمان ٹھہرانے کی سعادت

حاصل کی اور آمدورفت کے لئے اپنی گاڑیاں پیش کیں۔ راولپنڈی کی جماعت نے بھی اس موقع پر بھرپور تعاون کیا۔ اس اجلاس میں پنجاب کے 34 میں سے 30 امرائے اضلاع شریک ہوئے اس موقع پر صوبائی امیر کا انتخاب بھی ہوا۔ چنانچہ محترم حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر پنجاب منتخب ہوئے۔ اجلاس میں شریک معزز مہمانوں کو جماعتی انتظام کے تحت اسلام آباد اور مری کی سیر بھی کرائی گئی۔ اجلاس کے دوران تمام مہمانوں کو جماعت اسلام آباد کی طرف سے ایک رائیٹنگ پیڈ بطور سوونیئر پیش کیا گیا۔ جس پر ہر امیر کا نام اور ضلع تحریر تھا۔ تمام امرائے اضلاع نے جماعت اسلام آباد کی مہمان نوازی کو سراہا اور دلی شکریہ ادا کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی علالت، وصال اور جماعت احمدیہ اسلام آباد

سال 2000 کے وسط میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طبیعت ناساز ہونا شروع ہوئی اور کمزوری کے آثار نظر آنے لگے تھے چنانچہ دنیا بھر کے احمدیوں کی طرح جماعت اسلام آباد کے احباب مردوزن بھی اپنے پیارے آقا کی صحت کے بارے میں فکرمند تھے اور دعاؤں وصدقات کا سلسلہ جاری تھا۔ تقریباً دو سال حضور کی صحت میں اتار چڑھاؤ رہا تاہم حضور نے خطبات جمعہ اور پنج وقتہ نمازیں پڑھانے سمیت اپنی اہم مصروفیات میں کوئی کمی نہ فرمائی۔ ناظر اعلیٰ محترم صاحبزادہ مسرور احمد صاحب نے 5 جولائی 2002 کو حضور کی صحت کے بارے میں جو تازہ اطلاع دی اس کے الفاظ یہ تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں تازہ اطلاع

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبعیت کچھ عرصہ سے بلڈ پریشر اور ذیابیطس کی وجہ سے ناساز رہی ہے جس کی وجہ سے جسمانی کمزوری کے آثار نمایاں ہوتے رہے ہیں۔ ماہر ڈاکٹر صاحبان کے بورڈ نے اپنی تحقیق اور ٹیسٹ کروانے کے بعد جو مشورہ دیا ہے اس کے مطابق علاج جاری ہے۔ ان سارے عوامل کی وجہ سے آج خطبہ جمعہ کے دوران حضور انور کی طبیعت میں شدید ضعف پیدا ہو گیا تھا۔ فوری طور پر معائنہ کے بعد ڈاکٹر صاحبان نے جو رپورٹ دی ہے وہ یہ ہے کہ ” وقتی طور پر انہی

امراض کی وجہ سے شدید ضعف کے آثار پیدا ہوئے لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت جلد سنبھل گئی۔ الحمد اللہ‘‘۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنی دعاؤں میں اپنے نہایت ہی محبوب آقا کو خصوصیت سے یاد رکھیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کو اپنے فضل سے جلد از جلد مکمل شفا عطا فرمائے اور حضور انور کو اپنی تمام ذمہ داریاں باحسن ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار

مرزا مسرور احمد

ناظر اعلیٰ 5/7/02

اسی روز یعنی 5 جولائی 2002 کو ہی لندن سے محترم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت اسلام آباد نے محترم ظفر اقبال قریشی صاحب قائمقام امیر کو ایک خط فیکس کیا جس میں آپ نے حضور کی صحت کے بارے میں درج ذیل اطلاع دی۔

’’آج نماز جمعہ کے دوران حضور کو چکر آ گیا تھا نیز کمزوری تھی الحمدللہ اب طبیعت اچھی ہے۔ حضور نے نماز عصر خود آ کر پڑھائی ہے۔ دوستوں میں حضور کی صحت کے لئے خصوصی تحریک فرما دیں نیز ایک ہفتہ روزانہ صدقہ بکرا کروائیں تمام دوستوں کو محبت بھرا اسلام علیکم عرض کریں۔

والسلام

منیر احمد فرخ

05/07/02

محترم امیر صاحب کی ہدایت کے تحت قائمقام امیر صاحب نے جماعت اسلام آباد کی طرف سے فوری طور پر ایک بکرے کا صدقہ دیا اور آئندہ کئی روز تک بھی روزانہ ایک بکرے کا صدقہ دینے کا اہتمام کیا گیا۔

سال 2002 تو خیریت سے گذر گیا تاہم حضور کی کمزوری روز بروز بڑھتی جا رہی تھی ڈاکٹری معائنوں اور ٹسٹوں سے معلوم ہوا کہ حضور کو عارضہ قلب کی تکلیف ہے۔ چنانچہ ڈاکٹروں کے مشورہ پر حضور لندن کے ایک مشہور ہسپتال میں بھی زیر علاج رہے اور اسی دوران حضور کی Angioplasty

بھی ہوئی اور پھر حضور گھر تشریف لے آئے۔ مگر انتہائی کمزور اور نحیف۔ 18 اپریل 2003 کو حضور نے بیت الفضل لندن میں جمعۃ المبارک پڑھایا اور شام کو حسب معمول ایم ٹی اے کی چلڈرن کلاس میں رونق افروز ہوئے لیکن اگلے ہی روز یعنی 19 اپریل بروز ہفتہ صبح 9 بجے الٰہی تقدیر غالب آئی اور جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام اور عزیز تر از جان آقا اس دارفانی سے کوچ فرما کر اپنے مولائے حقیقی کے پاس حاضر ہو گئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون

19 اپریل کی دوپہر تک یہ المناک اور روح فرسا خبر دنیا کے ہر گوشہ اور اکناف عالم میں پھیلے ہوئے احمدیوں تک پہنچ چکی تھی جس پر ہر دل زخمی اور ہر آنکھ اشکبار تھی۔

پیارے آقا کی وفات کی خبر اسلام آباد میں بھی نہایت ہی بوجھل دلوں اور گہرے رنج وغم اور دکھ کے ساتھ سنی گئی اور چند لمحوں میں سارے شہر میں یہ افسوس ناک خبر گھر گھر پہنچ گئی اور احباب جماعت افسردہ دلوں کے ساتھ بیت الذکر میں اکٹھا ہونا شروع ہو گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے بیت الذکر بھر گئی اور ساتھ ہی فونز کا بھی تانتا بندھ گیا۔

محترم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت احمدیہ نے فوری طور پر بیت الذکر پہنچ کر احباب جماعت سے فوراً رابطہ اور بروقت درست اور صحیح خبر پہنچانے کے لئے ایک سیل قائم کر دیا بعض عہدیداران بالخصوص مکرم قائد صاحب خدام الاحمدیہ کو خصوصی ہدایات دیں اور 24 گھنٹے بروقت اطلاعات پہنچانے کے لئے ایک فون پر خدام کی ڈیوٹیاں لگا دی گئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا وصال اور احباب جماعت سے محترم امیر صاحب کا ہنگامی خطاب

19 اپریل کو ہی بیت الذکر میں کثیر تعداد میں موجود احباب وخواتین سے محترم امیر صاحب نے بعد نماز عشاء خصوصی خطاب فرمایا اور تمام احباب وخواتین کو صبر وشکر، دعاؤں، صدقات اور نوافل کے ساتھ وقت گزارنے کی تلقین فرمائی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا

ھو الناصر
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

انی معک یا مسرور



امام جماعت احمدیہ

17.7.84

پیارے عزیزم منیر احمد فرخ صاحب! اسلام آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ
اسلام آباد جماعت مجھے بہت پیارا ہے۔ پاکستان میں بسنے والے ہر احمدی
کے دل کا جو حال ہے وہ میری دھڑکن بنا ہوا ہے۔ میری دعائیں ان
کے دکھوں اور تکلیفوں کو انشاء اللہ راحتوں اور مسرتوں میں
بدل دیں گی۔ مجھے فخر ہے کہ ابتلاء نے احمدیوں کے ایمان اور یقین
کا معیار بہت بلند کر دیا ہے۔ تاریخ اسے فخر سے بیان کیا کرے گی۔
پیارے خدا کی تقدیر اور رحمت آپ کو دوام بخشے گی اور جماعت کی ترقی
معجزانہ رنگ میں ہوگی۔ دشمن اپنے تمام ناپاک منصوبوں کے ساتھ ناکام و نامراد
ہوگا۔
کثرت سے دعائیں کریں۔ سب کو میری محبت بھرا پیار اور سلام

والسلام
خاکسار
مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم



2-5-85

PB 5365

پیارے عزیزم منیر احمد فرخ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ اور آپ کی ٹیم نے جس خلوص، محنت اور لگن سے کام کیا ہے وہ تاریخ میں ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اجر عظیم عطا کرے اور اپنے انعامات اور افضال کی بارش کا وارث بنائے اور بیش از پیش خدمات کی توفیق عطا کرے۔ ہم سب کو میرا محبت بھرا السلام علیکم کہیں۔

والسلام
خاکسار

خلیفۃ المسیح الرابع

اسلام آباد
پاکستان



بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم
وعلٰی عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصــــر

لندن
15-12-06

مکرم امیر صاحب اسلام آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی فیکس موصول ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام آباد میں نئے مراکز قائم کرنے کی توفیق دے اور انہیں جماعت کے لئے بابرکت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور جملہ کارکنان کو بھرپور خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی مساعی کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

والسلام
خاکسار
مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

اسلام آباد۔ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر



لندن
21-6-07

مکرم امیر صاحب اسلام آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسلام آباد کے نئے مرکز ''بیت الھدیٰ'' کی افتتاحی تقریب کے بارہ میں آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ نئے مرکز کا قیام جماعت اسلام آباد کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور جماعت کو عظیم الشان ترقیات عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور جملہ کارکنان کو بھرپور اخلاص کے ساتھ خدمت دین کی توفیق بخشے اور آپ سب کو اپنے بے شمار فضلوں اور انعامات کا وارث بنائے۔ آمین۔

والسلام
خاکسار
(دستخط)
خلیفۃ المسیح الخامس

اسلام آباد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن
۱۸ - ۸
۲۰۱۱

مکرم منیر احمد فرخ صاحب (امیر ضلع اسلام آباد)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا جزاک اللہ۔ اللہ کرے اسلام آباد کی جماعت کے تمام ممبران ہمیشہ ایمان اور اخلاص اور وفا میں ترقی کرتے چلے جاویں اور اس رمضان کے فیض سے فیضیاب ہوں اور تقویٰ سے زندگی گزارنے والے بن جائیں۔ آمین۔

اللہ آپ سب کو اپنا پیارا بنائے اور فریضۂ تبلیغ ہمیشہ حکمت کے ساتھ ادا ہوتا رہے۔ آمین۔ اللہ نیک لوگوں کو جوق در جوق احمدیت کا غلام کرے اور پاکستان بھر کی جماعتوں کے تمام احباب ہمیشہ حفاظتِ الٰہیہ میں رہیں۔ آمین۔

اللہ تمام ڈیوٹیاں دینے والوں پر فرشتوں کا پہرہ رکھے اور ان کی طاقتوں اور ہمتوں اور عمروں میں برکت دے اور آپ سب کا دین و دنیا میں متولی ہو۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

پاکستان

بذریعہ خط احباب جماعت کو اطلاع: محترم امیر صاحب کے دستخط کے ساتھ ایک خط کے ذریعہ اسلام آباد کے تمام احمدی گھروں میں حضرت صاحب کی وفات کی اطلاع مورخہ 19 اپریل کی رات ہی پہنچا کر تمام احباب و خواتین کو صبر اختیار کرنے۔ اللہ کی رضا پر راضی رہنے اور دعاؤں نوافل اور صدقات دینے کی تلقین کی گئی اور فوری طور پر دو بکروں کا صدقہ کروایا گیا۔ یہ سلسلہ بعد میں بھی چند روز جاری رہا۔

احباب جماعت کے نام محترم امیر صاحب کا خط

محترم امیر صاحب کی طرف سے احباب جماعت کو اس المناک سانحہ کی اطلاع ان الفاظ میں دی گئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اطلاع عام

تمام احباب جماعت کو نہایت رنج، دکھ اور غم کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ:

سیدنا و امامنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع آج مورخہ 19 اپریل 2003 لندن وقت کے مطابق صبح ساڑھے نو بجے بقضائے الٰہی حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ و انا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ جماعت عالمگیر کو اس غم اور صدمہ کو پورے صبر، ثبات قدم اور حوصلے کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق بخشے اور جماعتی زندگی کی اس نہایت مشکل گھڑی میں اور اس نازک اور کٹھن مرحلے پر جماعت کا خود حامی و ناصر ہو آمین تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان دنو ں خصوصی طور پر تہجد نوافل، دعاؤں اور صدقات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی مدد نصرت اور رضا کے طلبگار ہوں۔ اور خلافت کی بقا اور دوام کے لئے خصوصی طور دعائیں کریں۔

منیر احمد فرخ

امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد

دریں اثنا تمام مراکز نماز میں حسب ہدایت محترم امیر صاحب نماز تہجد با جماعت کا اہتمام کیا گیا۔

محترم امیر صاحب کی لندن روانگی

چونکہ محترم امیر صاحب انتخاب کمیٹی کے ممبر تھے اس لئے وہ اسی رات لندن کے لئے روانہ ہو گئے اور جاتے وقت مکرم و محترم ظفر اقبال قریشی صاحب قائمقام امیر کو ضروری ہدایات دے گئے۔

مجلس عاملہ کا ہنگامی اجلاس

مورخہ 20 اپریل کو صبح 10 بجے اراکین مجلس عاملہ کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس میں محترم قائمقام امیر صاحب نے تمام اراکین بالخصوص صدران حلقہ جات کو اس موقعہ کی مناسبت سے بعض اہم نصائح فرمائیں اور صدران کو چوکنا اور مستعد رہنے کی تلقین کی۔ مربی ضلع محترم حنیف محمود صاحب نے بھی اس نازک موقع پر ممبران عاملہ کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ آپ نے رسالہ الوصیت سے قدرت ثانیہ کے قیام کے بارے میں چند اقتباس پڑھ کر خلافت کے قیام اور اس کے استحکام کے لئے اپنی دعاؤں کو عروج تک پہنچانے کی تلقین کی۔ اس موقعہ پر تمام اراکین مجلس عاملہ نے خلافت سے اپنی وابستگی کا اظہار فرمایا۔ مجلس عاملہ کے اجلاس میں رسالہ الوصیت کی ایک ایک کاپی تمام صدران کو مہیا کر کے حلقہ جات میں اس کا درس دینے کی تلقین کی گئی۔

ضمیمہ جات الفضل کی بروقت ترسیل

روزنامہ الفضل ربوہ کے ضمیمہ جات ہر روز 600 کی تعداد میں صبح صبح ملتے رہے۔ اس کی فوری تقسیم کا انتظام کروایا گیا اور صدران و خدام کے ذریعہ ہر گھر میں یہ اخبار پہنچتا رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے جسد خاکی کی تدفین، انتخاب خلافت خامسہ اور عالمی بیعت

اگرچہ احباب جماعت MTA سے براہ راست پروگرام سن رہے تھے اور لحظہ بہ لحظہ حالات سے باخبر تھے تاہم محترم قائمقام امیر صاحب کی ہدایت پر نئے خلیفہ کے انتخاب اور عالمی بیعت کے بارے میں ایک پروگرام طبع کروا کر اسلام آباد کے 700 کے قریب احمدی گھروں میں پہنچایا گیا۔ اس

اطلاع نامہ کے الفاظ یہ تھے۔

پروگرام عالمی بیعت خلیفہ خامس اور نماز جنازہ وتدفین حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ

	لندن وقت	پاکستانی وقت
2.04.03 بروز منگل اجلاس مجلس انتخاب	M P 9;30	1:30 AM بدھ رات
23.04.03 بروز بدھ نماز ظہر وعصر و عالمی بیعت	1;30PM	5;30 PM
23.04.03 بروز بدھ نماز جنازہ وتدفین	2;00 PM	6;00 PM

نوٹ:1۔عالمی بیعت کیلئے نماز سینٹرز کے علاوہ مرکزی طور پر بیت الذکر میں بھی انتظام ہوگا۔

2۔احباب جماعت اوقات کے بارہ میں MTA کی نشریات سے بھی استفادہ کرتے رہیں اور دعاؤں اور استغفار میں وقت گزاریں۔اللہ تعالیٰ جماعت کی خود حفاظت فرمائے۔(آمین)

ظفر اقبال قریشی

قائمقام امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد

21.04.03

ہنگامی میٹنگ: جونہی انتخاب کے شیڈول کا اعلان ہوا۔محترم امیر صاحب نے چیدہ چیدہ عہدیدران کا ہنگامی اجلاس بلایا جس میں تمام امور کا جائزہ لے کر آئندہ کا لائحہ عمل طے پایا۔

بیعت خلافت خامسہ

اس موقع پر احباب جماعت کا خلافت سے پیار وعقیدت دیدنی تھا۔تمام مردوزن اور بچے بھی اس صدمہ کو محسوس کر رہے تھے۔انتخاب کی رات اکثر احباب نے بیدار رہتے ہوئے دعاؤں میں گزاری اور انتخاب کے معاً بعد MTA پر بیعت خلافت میں شرکت کی۔اگلے روز جماعت احمدیہ اسلام آباد نے بیت الذکر میں اجتماعی طور پر بیعت کا انتظام کر رکھا تھا قریبی اور دور دراز کے حلقہ جات سے آنے والے 500 کے قریب مردوزن نے بیت الذکر میں حاضر ہو کر عالمی بیعت میں شرکت کی۔

مراکز نماز میں حاضری اسکے علاوہ تھی۔اس طرح اسلام آباد کے تقریباً تمام احباب وخواتین نے تجدید بیعت کر لی۔الحمدللہ۔

نومبائعین کی شرکت

جہاں تمام احباب کو تجدید بیعت کے لئے عالمی بیعت میں شامل کرنے کیلئے سعی کی گئی وہاں نومبائعین کے لئے بھی خصوصی کوششیں کی گئی۔ چنانچہ بیت الذکر میں 20 کے قریب نومبائعین نے تجدید بیعت کی۔

25 اپریل کا خطبہ جمعہ

حسب ہدایت مرکز مربی ضلع محترم حنیف احمد محمود صاحب نے 25 اپریل کو خلافت کی اہمیت وبرکات پر خطبہ دیا۔اس غرض کے لئے مرکز سے مواد آچکا تھا۔ جسے شامل خطبہ کرلیا گیا بعدازاں نوٹس بورڈز پر اس مواد کو استفادہ عام کے لئے آویزاں کر دیا گیا۔

نماز جنازہ غائب

جونہی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی نماز جنازہ کے بارہ میں ہدایات دیں محترم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع کی اقتدء میں بیت الذکر میں موجود احباب وخواتین نے بھی نماز جنازہ غائب ادا کی۔

تجدید بیعت

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ قریباً تمام دوست احباب نے بذریعہ MTA تجدید بیعت کر لی تھی مگر حسب ہدایت مرکز تمام احباب وخواتین سے بیعت فارمز پر کروائے گئے۔اس کام کو ہنگامی بنیادوں پر بااحسن طریق انجام دہی کے لئے اراکین مجلس خدام الاحمدیہ نے مکرم عبدالرؤف ریحان صاحب قائد ضلع کی نگرانی میں دن رات تندہی سے کام کیا۔

دیہاتی جماعتوں میں خطبہ جمعہ

ضلع کی ہر تین جماعتوں میں مرکز سے مہیا کردہ مواد پر مشتمل خطبہ دیا گیا۔ پنڈ بیگوال میں مکرم بشیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ نے، NIH میں مکرم داؤد احمد منصور صاحب مربی سلسلہ اور ملوٹ میں صدر جماعت نے خطبات دیئے اور احباب کو خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات کے حصول کے لئے تلقین کی۔ تینوں دیہاتی جماعتوں کے احباب و خواتین نے بھی MTA اور بعد ازاں بیعت فارمز کے ذریعہ تجدید بیعت کی۔

قرارداد تعزیت بروفات سیدنا و امامنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ

''ہم ممبران جماعت احمدیہ اسلام آباد پاکستان نے بہت ہی پیار کرنے والے محبوب اور ہر دلعزیز آقا سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کی خبر بہت ہی بوجھل دلوں اور انتہائی دکھ، درد اور غم کے ساتھ سنی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

ہمارے دل اس صدمہ اور غم سے محزون ہیں اور آنکھیں اشکبار ہیں مگر ہم اسی میں راضی ہیں جس میں ہمارے خدا کی رضا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا تاریخ ساز دور خلافت کسی بیان کا محتاج نہیں۔ مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی جماعت احمدیہ کی ترقیات و فتوحات کے ایک نئے اور برق رفتار دور کا آغاز ہوا۔ جہاں آپ نے خطابات، تقاریر کے ذریعہ تعلیم و تربیت کے حوالے سے احباب جماعت میں ایک نئی روح پھونک دی وہاں دعوت الی اللہ کی طرف بلا کر جماعت کی تعداد میں کروڑوں افراد کے اضافے کا موجب بنے۔

آپ کے دور مبارک میں پیغام احمدیت ہر سُو اکناف عالم میں پھیلا۔ الیکٹرانک میڈیا کے بارہ میں جو پیشگوئیاں قدیم کتب میں پائی جاتی تھیں اور ہمارے بزرگ انہیں سیدنا حضرت مہدیؑ پر چسپاں کرتے آئے تھے وہ ایم ٹی اے کی صورت میں آپ کی ذات بابرکات میں پوری ہوئیں۔ اور اس کے ذریعہ دنیا کے کونے کونے میں احمدیت کا پیغام پہنچا اور تعداد 175 ممالک تک پہنچی جن میں

احمدیت کا پودا لگا۔

آپ کو 1984 میں پاکستان میں جماعت احمدیہ پر مختلف نوع کی پابندیاں عائد ہونے کی وجہ سے لندن ہجرت کرنا پڑی۔ 19 سالہ دورِ ہجرت میں جماعت کا تشخص عالمی سطح پر اجاگر ہوا۔ بڑے بڑے عالمی لیڈروں نے آپ سے فیض پایا۔آپ نے پیشگوئیوں کے مطابق اعلائے کلمہ حق کے لئے سب سے زیادہ سفر کرنے والے خلیفہ کی سعادت پائی۔اس دوران بادشاہوں نے برکت حاصل کی اور ''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' کا الہام بار ہا آپ کی ذات والہ میں پورا ہوا۔احمدیت کی تاریخ میں آپ ہی کی وہ بابرکت ذات ہے جس کو بحیثیت خلیفہ ہندوستان سے ہجرت کے بعد قادیان تشریف لے جانے کا شرف حاصل ہوا۔آپ کی لازوال تحریکات میں سے واقفین نو کی بہت ہی بابرکت تحریک ہے جس کے تحت 20 ہزار بچے نئی صدی کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔احباب جماعت کو خلافت،عبادات،توحید الٰہی اور دعوت الی اللہ سے مضبوطی سے باندھ دینے کا سہرا بھی آپ کے سر ہے۔اس حوالہ سے آپ کے خطبات رہتی دنیا تک راہنما اصول کے طور پر اپنائے جاتے رہیں گے۔

عالمی تناظر میں آپ کے علمی کارناموں میں سے قرآن کریم کا با محاورہ ترجمہ۔ Revelation Rationality Knowledge and Truth نامی معرکۃ الآراء کتاب کی تصنیف ہومیوپیتھی اور ''خلیج کا بحران'' شامل ہیں۔آپ ہی کا وہ بابرکت دور ہے جس میں جماعت اپنی زندگی کی دوسری صدی میں ایک نئی شان کے ساتھ داخل ہوئی اور غیر معمولی ترقیات کی وارث ٹھہری۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ اسلام آباد دعا کرتے ہیں کہ اللہ تبارک تعالیٰ جانے والے مبارک وجود کو اپنی رحمت و مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور آپ کی مطمئن روح کو اپنے روحانی آقا کا قرب عطا کرے اور ہم پیارے آقا مرحوم و مغفور کی نیک یادوں کو نہ صرف ہمیشہ زندہ رکھیں گے بلکہ آپ کے اکیس سالہ دورِ خلافت کے تمام تر فرمودات،ارشادات اور تحریکات پر پوری وفا اور ہمت کے ساتھ

اللہ تعالیٰ کی توفیق مانگتے ہوئے عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں گے خواہ ہمیں خون کا آخری قطرہ بھی بہاددینا پڑے تا پیارے آقا کی روح ان نظاروں کی تکمیل کو دیکھ کر تسکین پائے۔

اور ہم تمام ممبران جماعت احمدیہ اسلام آباد اپنے نئے آقا، قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر سیدنا و امامنا حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدکم اللہ تعالیٰ کو نئی قیادت سنبھالنے پر مبارک باد دیتے ہیں اور دل کی گہرائیوں سے اھلا وسھلا ومرحبا کہتے ہوئے یہ عہد کرتے ہیں کہ قیام شریعت کے لئے دعائیں کرتے ہوئے ہم ہر آن تیری مدد کریں گے۔ ہر نیک کام میں ہمارا تعاون آپ کے شامل حال رہے گا۔۔۔آپ کے تمام ارشادات، احکامات، فرمودات کو حرز جان بنائیں گے اور نظام خلافت کو مستحکم کرنے کے لئے کوششیں جاری رکھیں گے۔انشاءاللہ

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر آن آپ کا حامی و ناصر ہو۔آپ کی خود خدا تعالیٰ راہنمائی فرمائے۔اپنی تائید ونصرت سے نوازتا رہے۔آپ کو ہر کام میں کامیاب کرے۔آمین

والسلام

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ اسلام آباد

بذریعہ

منیر احمد فرخ

امیر جماعت احمدیہ ضلع اسلام آباد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احباب جماعت کے نام محبت بھرا خصوصی پیغام

(خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے چند ہی روز بعد حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ عالمگیر کے نام جو پہلا ایمان افروز اور ولولہ انگیز پیغام دیا وہ یہ تھا)

جان سے پیارے احباب جماعت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے اچانک وصال پر ایک زلزلہ تھا جس نے سب احباب جماعت کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ہماری آنکھیں اشکبار اور دل غمگین اور محزون ہیں مگر ہم اپنے رب کی رضا پر راضی اور اس کی تقدیر پر سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ ہمارے دل کی آواز اور ہماری روح کی پکار انا للہ و انا الیہ راجعون ہی ہے۔ ہم سب خدا کی امانتیں ہیں اور اس کی طرف سے آنے والے اس بھاری امتحان کو قبول کرتے ہیں۔

ہمارا رب کتنا پیارا ہے جس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح الزماں علیہ الصلوۃ والسلام کو دنیا کی اصلاح اور آنحضرت ﷺ کی شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے مبعوث فرمایا اور اس عظیم مقصد کو مستقل طور پر جاری رکھنے کے لئے ایک ایسی قدرت ثانیہ کا وعدہ فرمایا جو دائمی اور قیامت تک جاری رہنے والی ہے اور ہر خلیفہ کی وفات پر دوسرے خلیفہ کے ذریعہ مومنوں کے خوف کی حالت کو امن میں بدلنے والی ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

''سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا

ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی ہے غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا''

(الوصیت، ر۔خ۔ جلد **20** صفحہ **305،306**)

یہ خدا تعالیٰ کا بے شمار فضل اور احسان ہے کہ اس نے اپنے وعدہ کے موافق حضور رحمہ اللہ کی وفات پر جو خوف کی حالت پیدا ہوئی، اس کو امن میں بدل دیا اور اپنے ہاتھ سے قدرت ثانیہ کو جاری فرما دیا۔ پس دعائیں کرتے ہوئے آپ میری مدد کریں کیونکہ ایک ذات اس عظیم الشان کام کا حق ادا نہیں کر سکتی جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد فرمایا ہے۔ دعائیں کریں اور بکثرت دعائیں کریں اور ثابت کر دیں کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی قدرت ثانیہ اور جماعت ایک ہی وجود ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ رہیں گے۔

قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرت ثانیہ نہ ہو تو دین حق کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود فرماتے ہیں:

''جس طرح وہی شاخ پھل لاسکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کرسکتی جو درخت سے جدا ہو۔ اسی طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کرسکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹا۔''

پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔ اللہ آپ سب کا حامی وناصر ہو اور آپ کو خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور وابستگی کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(لندن۔11 مئی 2003)

(الفضل انٹرنیشنل 23 مئی ،2003 تا 5 جون 2003)

زلازل کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی

''میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں''

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے۔ اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی، اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہونگے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحے پہ ان کا پتا نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔

وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی

ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا و ما کنا معذبین حتٰی نبعث رسو لا اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہر گز نہیں۔انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔

اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے''۔

(حقیقۃ الوحی ر۔خ۔جلد 22 صفحہ 268-269)

سال 2005---- قیامت خیز زلزلہ

سال 2005 اس لحاظ سے تاریخ احمدیت اسلام آباد میں ایک یادگار اور انمٹ یادیں لئے ہوئے ہے کہ اس سال اکتوبر کی آٹھ تاریخ کو آنے والے ایک ہولناک زلزلہ نے وفاقی دارالحکومت اسلام آباد پنجاب کے بعض علاقوں پورے آزاد کشمیر اور صوبہ سرحد کے علاقوں مانسہرہ ، بالا کوٹ بٹگرام اور دیگر اضلاع میں زبردست تباہی پھیلائی تھی اور بستیوں کی بستیاں زمین بوس ہو کر مٹ گئیں تھیں ۔ ہزاروں افراد لقمہ اجل بن گئے تھے یہ زلزلہ کس قدر تباہ کن، لرزہ خیز اور ہولناک تھا اس بارے میں ان دنوں کے قومی اخبارات کی چند شہ سرخیاں ملاحظہ فرمائیں ۔

زلزلہ کی تباہ کاریوں کے بارے میں قومی اخبارات کی شہ سرخیاں

’’پنجاب سرحد اور آزاد کشمیر میں قیامت خیز زلزلہ، ہزاروں ہلاک وزخمی، عمارتیں تباہ، متعدد گاؤں صفحہ ہستی سے مٹ گئے‘‘۔ (نوائے وقت 9 اکتوبر 2005)

’’قیامت خیز زلزلہ ۔ درجنوں دیہات ملیا میٹ ۔ ہزاروں جاں بحق ۔ پاک فوج کے 200 جوان بھی شہید ۔ عمارتیں زمین بوس ، ملک بھر میں ایمرجنسی ۔ وفاقی دارالحکومت میں مارگلہ ٹاور کا ایک حصہ گر گیا ۔ لاہور میں تین بلڈنگیں ملبے کا ڈھیر ۔‘‘

(روزنامہ خبریں 9 اکتوبر 2005)

’’اسلام آباد، سرحد، پنجاب اور آزاد کشمیر میں قیامت خیز زلزلہ ۔ تین ہزار سے زائد افراد جاں بحق، ہزاروں زخمی ولاپتہ، بالاکوٹ شہر مکمل طور پر ملیا میٹ ۔ مظفر آباد میں چار محلے نیست نابود ۔ شہر کی 70 فیصد عمارتیں تباہ ۔ زلزلہ سے پاک فوج کے 200 جوان بھی شہید ۔‘‘ (روزنامہ جنگ 9 اکتوبر 2005)

’’صدی کا بدترین زلزلہ، ہزاروں جاں بحق، کئی علاقے ملیا میٹ، شمالی علاقہ جات سے لے کر ملتان تک ملک لرز اٹھا ۔ بالاکوٹ، مظفرآباد، باغ، راولاکوٹ میں قیامت صغریٰ، مواصلاتی نظام درہم برہم، اسلام آباد میں رہائشی ٹاور گر گیا 22 لاشیں نکال لی گئیں۔‘‘ (روزنامہ جناح اسلام آباد 9اکتوبر2005)

’’100 سکول 1000 ہسپتال تباہ، زلزلہ سے تباہ ہونے والے سکولوں کے تمام طالب علم جاں بحق۔ آزاد کشمیر اور شمالی علاقوں میں کوئی ایسا گھر نہیں جہاں ماتم نہ ہو۔ بی بی سی اور وائس آف جرمنی کی رپورٹس۔‘‘ (روزنامہ خبریں 12اکتوبر2005)

’’ہلاکتیں 2 لاکھ تک پہنچنے کا خدشہ، مظفرآباد میں 22 سے 28 ہزار افراد باغ اور راولاکوٹ میں 10 سے 15 ہزار ہلاکتیں ہوئیں۔ لاشوں کی تلاش جاری۔ بے گھر ہونے والے 30 لاکھ افراد کے لئے دنیا بھر کے خیمے ناکافی ہیں۔ اقوام متحدہ۔‘‘

(روزنامہ اوصاف اسلام آباد 18اکتوبر2005)

حضور انور کے خطبہ جمعہ میں زلزلہ کی تباہ کاریوں کا تذکرہ اور زلزلہ زدگان کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 14اکتوبر2005 میں اس قیامت خیز زلزلہ کی تباہ کاریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’اب میں کچھ ذکر گزشتہ دنوں پاکستان میں جو زلزلہ آیا ہے اس کا کرنا چاہتا ہوں ۔ یہ زلزلہ جیسا کہ میں نے کہا کہ شمالی پاکستان کے کچھ حصوں اور کشمیر کے علاقے میں بہت زیادہ تباہی پھیلا کر گیا ہے ۔ جماعت احمدیہ کا ہر فرد بحیثیت انسان اور بحیثیت

مسلمان بھی اس آسمانی آفت پر دل میں درد اور دکھ محسوس کر رہا ہے اور ہم پاکستانی احمدی تو اپنے بھائیوں کی تکلیف اور دکھ دیکھ کر انتہائی دکھ اور کرب میں ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمارے ہم وطنوں کی تکلیفوں کو کم کرے اور انہیں آفات سے بچائے۔ میں نے صدر پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان اور صدر اور وزیر اعظم آزاد کشمیر کو جو افسوس کا خط لکھا تھا اس میں بھی انہیں یقین دلایا تھا کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ کی طرح ان کی ہر ممکن مدد کرے گی وطن کی محبت کا تقاضا بھی یہ ہے کہ ہر پاکستانی احمدی اس کڑے وقت میں اپنے بھائیوں کی مدد کرے۔ عملی طور پر بھی اور دعاؤں سے بھی۔ اپنی تکلیفوں کو بھول جائیں اور دوسرے کی تکلیف کا خیال رکھیں جماعت احمدیہ نے پہلے دن سے ہی جب سے کہ پاکستان کا قیام عمل میں آیا ہے ہمیشہ پاکستان اور مسلمانوں کے حقوق کے لئے قربانیاں دی ہیں اس لئے یہ تو کبھی کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ ایک احمدی کا کوئی مسلمان بھائی تکلیف میں ہو یا ملک پر کوئی مشکل ہو اور ایک احمدی پاکستانی شہری دور کھڑا صرف نظارہ کرے اور اس تکلیف کو دور کرنے کی کوشش نہ کرے۔ پس جماعت احمدیہ نے اس ملک کے بنانے میں بھی حصہ لیا ہے اور انشاء اللہ اس کی تعمیر و ترقی میں بھی ہمیشہ کی طرح حصہ لیتی رہے گی۔ کیونکہ آج ہمیں ''وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے'' کا سب سے زیادہ ادراک ہے۔ آج احمدی ہے جو جانتا ہے کہ وطن کی محبت کیا ہوتی ہے۔ اور جس جس ملک میں بھی احمدی بستا ہے وہ اپنے وطن سے اپنے ملک سے خالص محبت کی عملی تصویر ہے۔ اس لئے اگر کسی کے دل میں یہ خیال ہے کہ پاکستانی احمدی ملک کے وفادار نہیں ہیں تو یہ اس کا خام خیال ہے۔

گو کہ اس زلزلے کے بعد سے فوری طور پر ہی افراد جماعت بھی اور جماعت احمدیہ پاکستان بھی اپنے ہم وطنوں کی، جہاں تک ہمارے وسائل ہیں مصیبت زدوں کی مدد کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن میں پھر بھی ہر پاکستانی احمدی سے یہ کہتا ہوں، ان کو یہ توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ ان حالات میں جب کہ لاکھوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں کھلے

آسمان تلے پڑے ہوئے ہیں حتی المقدور ان کی مدد کریں۔ جو پاکستانی احمدی باہر کے ملکوں میں ہیں ان کو بھی بڑھ چڑھ کر ان لوگوں کی بحالی اور ریلیف (Relief) کے کام میں حکومت پاکستان کی مدد کرنی چاہیے۔ وہاں کی ایمبیسیوں نے جہاں جہاں بھی فنڈ کھولے ہوئے ہیں اور جہاں ہیومینٹی فرسٹ (HumanityFirst) نہیں ہے ان ایمبیسیز میں جا کر مدد دے سکتے ہیں۔ ہماری ذمہ داریاں تو کئی طرح بنتی ہیں ایک بحیثیت انسان، جیسا کہ میں نے کہا کہ ایک احمدی کو سب سے زیادہ انسانیت کا ادراک حاصل ہے۔ ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم محسن انسانیت کے سب سے زیادہ عاشق ہیں۔ اس لئے آج اگر دکھی انسانیت ہمیں بلا رہی ہے تو ہمیں اس کی مدد کے لئے آگے آنا چاہیے۔ یہ میں صرف اس لئے نہیں کہہ رہا کہ میں پاکستانی ہوں اس لئے پاکستان کی مدد کریں۔ انڈونیشیا میں طوفان آیا وہاں بھی ہم نے مدد کی ہے اور جگہوں پر بھی آیا وہاں پہ بھی مدد کی۔ ایران میں بھی کی، جاپان میں بھی کی، تو ہر جگہ جماعت احمدیہ ہمیشہ کرتی ہے۔ لیکن ہم میں سے یہاں بیٹھے ہوئے اکثریت جو پاکستانیوں کی ہے، اپنے وطن کی محبت کا تقاضا ہے کہ ان کو بہر حال مدد کرنی چاہیئے اور بحیثیت ایک مسلمان۔ قطع نظر اس کے کہ وہ لوگ ہمیں کیا سمجھتے ہیں۔ ہم بہر حال مسلمان ہیں اور وہ بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہیں۔ اس لئے بحیثیت مسلمان ہمیں مدد کرنی چاہیے۔ عوام کی اکثریت کم علمی کی وجہ سے اپنے بعض علماء کے پیچھے پڑ کر ہمارے خلاف ہے لیکن یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ منسوب ہونے کا کم از کم دعویٰ رکھتے ہیں۔ اس لئے آج یہ تکلیف میں ہیں تو ہمیں اپنی تکلیفیں بھلا کر ان کی مدد کرنی چاہیے۔ پھر پاکستانی احمدی کا جیسا کہ میں نے کہا ایک پاکستانی شہری کی حیثیت سے بھی یہ فرض بنتا ہے کہ آسمانی آفت کی وجہ سے ملک میں جو تباہی آئی ہے اس کی بحالی کے لئے ملک کی مدد کریں۔

آسمانی آفات جب آتی ہیں تو پھر چھوٹا، بڑا، بچہ، بوڑھا، غریب اور امیر سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں دیکھ لیں خبریں یہی بتاتی ہیں کہ بعض شہروں میں سرکاری افسران بھی اور ممبر آف پارلیمنٹ بھی سیاسی لیڈر بھی سکولوں کے بچے بھی عورتیں بھی بوڑھے بھی سب کے سب بعض جگہوں پہ اس زلزلہ کی وجہ سے، مکانوں کے گرنے کی وجہ سے لقمہ اجل بن گئے وفات پا گئے تو یہ بہت بڑی تباہی تھی۔ شہروں کے شہر اجڑ گئے، دیہاتوں کے دیہات ملیا میٹ ہو گئے بعض تو صفحہ ہستی سے ختم ہو گئے۔ ابھی تک بعض جگہوں پر امدادی ٹیمیں نہیں پہنچ سکیں۔ لیکن پھر بھی جو روز خبریں آتی ہیں بڑا خوفناک منظر پیش کرتی ہیں۔ بہر حال جیسا کہ میں نے کہا کہ جماعت بعض جگہ اپنے وسائل کے لحاظ سے امدادی کام کر رہی ہے اور کرنا بھی چاہیے۔ بعض جگہیں ایسی بھی ہیں جہاں خدام الاحمدیہ کی ٹیمیں سب سے پہلے پہنچیں۔ نہ کوئی حکومتی ٹیم وہاں پہنچی۔ نہ کوئی فوج پہنچی۔ نہ کوئی اور ادارہ این جی او وغیرہ یا کوئی اور پہنچا۔ لیکن بہر حال جماعت وہاں پہنچتی ہے اور خاموشی سے کام کرتی ہے کیونکہ اس کا اتنا زیادہ پراپیگنڈہ نہیں ہوتا زیادہ شور شرابہ نہیں کرتی۔ مقصد صرف خدمت خلق ہوتا ہے اس لئے بہت سوں کو ان خدمات کا پتہ نہیں ہوتا جو چھپی ہوئی خدمات ہو رہی ہوتی ہیں۔ لیکن بعض احمدی کیونکہ مستقل فیکسیں بھیجتے رہتے ہیں یا مشورے بھی لکھتے رہتے ہیں کہ یوں ہونا چاہئے اور بعض غیر بھی یہ سمجھتے ہیں کہ کیونکہ احمدی خاموش ہیں تو شاید یہ لوگ۔ پاکستانی احمدی اس آسمانی آفت پر قوم سے ہمدردی نہیں کر رہے۔ اور ان کی مدد نہیں کر رہے۔ تو اس لئے میں مختصراً بعض کام جو فوری طور پر جماعت نے شروع کئے ان کے متعلق بتا دیتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ جیسا میں نے کہا ہم تو اللہ تعالیٰ کی خاطر کام کرنے والے ہیں ہمیں کوئی نام و نمود نہیں چاہیے۔ کسی سے بھی اس کا اجر نہیں چاہیے۔ صرف دکھی انسانیت کی خدمت کرنا ہمارا مقصد ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ بعض لوگوں کی تسلی کے لئے مختصراً بتا دوں۔ پہلے

بھی کہہ چکا ہوں کہ بعض جگہ سب سے پہلے ہماری ٹیمیں پہنچی ہیں۔ وہاں ابتدائی طور پر جو بھی مدد ہو سکتی تھی وہ ان کی کی گئی۔ پھر جو حالات تھے کہ آفت کے بعد آفت۔ یعنی زلزلے کے بعد سخت بارش اور اولے پڑنے شروع ہو گئے۔ گھر تو لوگوں کے رہے نہیں تھے باہر ٹھنڈ میں لوگ پڑے ہوئے تھے جو اس آفت اور زلزلے سے بچ گئے تھے گھروں میں دبنے سے بچ گئے تھے بھوکے پیاسے تھے تو وہاں بھوک پیاس مٹانے کے لئے خشک راشن کا تو کوئی فائدہ نہیں تھا کیونکہ باہر بارش ہو رہی تھی لکڑی جل نہیں سکتی تھی۔ تو ہمارے خدام اسلام آباد سے کئی کئی دیگیں چاول پکوا کے اور ان کے پیکٹ بنا کے لے جاتے تھے۔ جن علاقوں تک وہ پہنچ سکتے تھے قریب ترین۔ پورے علاقے کو تو سنبھال نہیں سکتے تھے لیکن ایک دو گاؤں تک جہاں تک وہ پہنچ سکتے تھے وہ پہنچتے رہے اور روزانہ ڈیڑھ دو ہزار آدمیوں کو پکا ہوا کھانا ملتا رہا۔ پھر اس کے علاوہ روزانہ دو تین ٹرک جماعت کی طرف سے جن میں خشک راشن کپڑے کمبل وغیرہ بھی جاتے رہے ہیں پھر ملک کے دوسرے حصوں سے بھی ہر جگہ سے جہاں جہاں جماعت ہے انہوں نے ریلیف فنڈ کے لئے مدد کی ہے۔

احمدی سامان اکٹھا کر رہے ہیں اور بھیج رہے ہیں۔ کل ہی تین ٹرک چاول جس میں ساڑھے سات سو بوری چاول تھا چار ٹرک کمبل بستر اور گرم کپڑے وغیرہ سیالکوٹ شیخو پورہ سے گئے ہیں۔ اس سے پہلے لاہور وغیرہ سے بھی جا چکے ہیں۔ پھر ربوہ سے کل ایک ٹرک گرم کپڑوں کا گیا ہے۔ وہاں لجنہ، انصار، خدام ماشاء اللہ سب یہ کام کر رہے ہیں اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے ہیں اور یہ امدادی کام سنبھالا ہوا ہے اور بڑی خوش اسلوبی سے یہ سرانجام دے رہے ہیں۔ دو دن کی بات ہے میں ٹی وی پر سن رہا تھا کہ سرکاری عہدیدار اکوئی سیاسی لیڈر باتیں کر رہے تھے کہ آئندہ چند دنوں میں ان علاقوں میں شدید سردی پڑے والی ہے۔ کشمیر کے علاقے میں تو ٹھنڈ ہو جاتی ہے اس لئے فوری طور پر وہاں جو مسئلہ ہے وہ رہائش کا ہے کیونکہ موجودہ رہائش تو اس قابل نہیں رہی۔ اس

لئے ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ وہاں ان کی رہائش کا مسئلہ حل کریں۔اور پھر چونکہ بے تحاشا اموات ہوئی ہیں اور انکو فوری طور پر دفنانے کا بھی انتظام نہیں ہے انکے پاس سامان نہیں اس لئے بیماری پھیلنے کا خطرہ ہے تو ٹینٹ اور گرم کپڑے اور دوائیاں وغیرہ اور ڈاکٹر وغیرہ فوری طور پر وہاں چاہئیں۔

جماعت کا خیال تھا کہ کچھ علاقے مخصوص کر کے جو بھی وہاں حکومت علاقے جماعت کے لئے مخصوص کر دے وہاں ایک ٹینٹ کالونی قائم کر دی جائے اور ان لوگوں کو مکمل طور پر جماعت سنبھالے۔کم از کم دو مہینے کے لئے راشن وغیرہ اور کھانا وغیرہ بھی مہیا کرے اور ہر چیز رہائش اور کپڑے بھی۔اس کے لئے بہر حال کوشش ہو رہی ہے۔باقی سامان کا تو انشاء اللہ تعالیٰ انتظام ہو جائے گا بلکہ ہو گیا ہے لیکن وہاں خیمے نہیں مل رہے تھے کیونکہ فوج نے اور دوسرے لوگوں نے پہلے لے لئے تھے۔کچھ تو یہاں ہیومینٹی فرسٹ UK نے 500 کے قریب خیمے خریدے ہیں اسی طرح پاکستانی جماعت نے انتظام کیا ہے چین سے منگوا رہے ہیں ہزار ڈیڑھ ہزار خیمے۔اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ یہ لوگ اس کام کو بااحسن کر سکیں اور ہمیشہ کی طرح دکھی انسانیت کی بے نفس ہو کر خدمت کر سکیں۔

ہیومینٹی فرسٹ کی طرف سے ڈاکٹروں کا ایک گروپ تقریباً 20 ہزار پونڈ مالیت کی دوائیاں بھی ساتھ لے کر گئے ہیں جس میں پانچ ڈاکٹرز اور پیرامیڈکس کے دو آدمی شامل ہیں اور جرمنی سے دو ڈاکٹرز گئے ہیں اور ایک یہاں Uk سے بھی گیا ہے جو پاکستان پہنچ چکا ہے ڈاکٹروں کی ایک ٹیم امریکہ میں بھی تیار بیٹھی ہے جب بھی ان کو اشارہ ملے گا۔کیونکہ روٹیشن (Rotation) میں جانا ہے،تو وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ روانہ ہو جائیں گے۔ہیومینٹی فرسٹ کے تحت یہاں سے کنٹینر بھی آج یا کل جانے والا ہے جس میں خیمے اور دوسرا سامان بھی ہوگا۔یہ جو ڈاکٹر یہاں سے گئے تھے اب انکی اطلاع ہے کہ ’’باغ‘‘ جو وہاں ایک جگہ ہے وہاں وہ پہنچ چکے ہیں اور کام شروع کر دیا ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ

نقد رقم بھی اور سامان بھی ہیومینٹی فرسٹ مہیا کرتی رہے گی۔لیکن یہ کام اتنا بڑا اور تباہی اتنی وسیع علاقے پر ہے کہ جیسے میں بتا چکا ہوں چھوٹی چھوٹی این جی اوز بلکہ پوری حکومتی مشینری بھی اس کو نہیں سنبھال سکتی۔ایسی آفتیں جب آتی ہیں تو بڑی بڑی حکومتیں بھی بحالی کا کام نہیں کر سکتیں۔اب دیکھیں گزشتہ دنوں امریکہ میں جو دو طوفان آئے تھے پہلے نے جو تباہی پھیلائی تھی،انکا خیال تھا کہ اس شہر کو آباد کرتے ہوئے تو کئی سال لگ جائیں گے۔ تو پاکستان کے پاس تو وسائل بھی اتنے نہیں ہیں۔بہت تھوڑے سے وسائل ہیں اور تباہی بہت وسیع علاقے میں پھیلی ہوئی ہے۔یہ تو اگر پوری قوم جذبے سے کام کرے۔ ایمانداری سے امداد کی پائی پائی بحالی پر خرچ ہو تب بھی کئی سال لگ جائیں گے‘‘

(خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 616-611)

زلزلہ متاثرین کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد کی خدمات

جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ اس ہولناک زلزلہ کے بعد متاثرہ علاقوں میں قیامت صغریٰ کا منظر تھا،خصوصاً کشمیر اور صوبہ خیبر پختون خواہ کی ہزارہ بیلٹ بالکل تباہ ہو گئی تھی۔گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر زمین بوس ہو گئے تھے۔ہر طرف گرے مکان انسانی اعضاء،لاشیں اور قیمتی ساز و سامان بکھرا پڑا تھا۔اس موقع پر اسلام آباد کے خدام نے جس طرح دن رات خدمت خلق کی اور تڑپتی انسانیت کے دکھ درد میں اس کی مدد کی اس کی مثال نہیں ملتی۔اسلام آباد کے خدام نے محترم امیر صاحب کی سر پرستی میں اور مرکز سلسلہ کی ہدایات کے تحت ان ایام میں دن رات انتہائی لگن اور جوش و جذبہ کے ساتھ جو خدمات سرانجام دیں۔ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

☆۔چونکہ یہ زلزلہ ماہ رمضان میں آیا تھا اس لیے سب سے پہلے بیت الذکر میں متاثرہ احمدی خاندانوں کے لئے فوری رہائش کا بندوبست کیا گیا۔یہ تقریباً 50 سے 60 احمدی مرد و خواتین تھے جن کے لئے روزانہ علاوہ دیگر ضروریات زندگی کے سحری وافطاری کا انتظام کیا جاتا رہا اس کے علاوہ مرکز کی ہدایت پر خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد نے مسلسل کئی روز تک کھانے کی دیگیں پکوا کر آفت زدہ

علاقوں میں پہنچائیں۔ابتدائی چند ہفتے بیت الذکر کو امدادی کاموں کے لئے مین کیمپ کی حیثیت حاصل رہی۔جس میں خدام کی مختلف ڈیوٹیاں ہوتی تھیں۔چونکہ اندرون اور بیرون ملک سے احمدی جماعتوں اور تنظیموں کی طرف سے امدادی سامان اسلام آباد آنا شروع ہو گیا تھا چنانچہ پہلے خدام سامان کو ٹرکوں سے اتارتے اور پھر آزاد کشمیر اور صوبہ خیبر پختون خواہ کے زلزلہ سے متاثرہ علاقہ تک پہنچانے کے لئے یہ امدادی سامان ٹرکوں میں دوبارہ لوڈ کرتے متاثرہ علاقوں تک ان ٹرکوں کے ساتھ خدام ڈیوٹی پر بھی جاتے تھے۔اور یہ کام دن رات ہوتا تھا۔امدادی سامان میں کھانے پینے کی اشیاء مثلاً آٹا گھی،خوردنی تیل،چاول،دالیں خشک دودھ وخیمے رضائیاں بستر ےکمبل گرم کپڑے وغیرہ شامل ہوتے۔

☆۔خدام باہر سے آنے والے تمام امدادی سامان کی باقاعدہ لسٹ بناتے اور یہ کام صبح سحری کے وقت شروع ہو کر رات گئے تک جاری رہتا تھا۔خدام کو اس وقت نہ دن کی فکر ہوتی اور نہ رات کی اور یہ سلسلہ تقریباً تین ماہ تک جاری رہا۔بیت الذکر اسلام آباد کے علاوہ اسلام آباد کے دو ہسپتالوں کمپلیکس اور پولی کلینک میں خدام الاحمدیہ نے امدادی کیمپس لگائے ہوئے تھے ان دونوں کیمپس میں دن رات 24 گھنٹے 5 سے 10 خدام ہر وقت موجود رہتے تھے۔ان کیمپس کے ذریعے متاثرہ علاقوں کے ضرورت مند مرد و خواتین کو ہر قسم کی سہولیات فراہم کی جاتی تھیں۔جس میں ادویات، کھانے پینے کی اشیاء،کپڑے،بستر،کمبل اور مالی امداد بھی شامل تھیں۔اس کے علاوہ مریضوں کی ہسپتالوں میں دیکھ بھال بھی کی جاتی تھی۔جس میں انہیں کھانے پینے اور ادویات کی فراہمی کے علاوہ ان کی شیو اور بال تراشنے کا انتظام بھی شامل تھا۔رمضان کے مہینہ میں جن افراد نے روزہ رکھنا ہوتا تھا ان کے لئے سحری وافطاری کا بھی انتظام کیا جاتا تھا۔مریضوں کی صحت یابی کے بعد انکو گھروں تک پہنچانے کے لئے کرایوں کا بھی بندوبست کیا جاتا تھا۔الغرض اللہ کے فضل وکرم سے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد کے خدام نے متاثرہ افراد کی ہر ممکن خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔یہ کیمپس ہیومینٹی فرسٹ کے تحت لگائے گئے تھے۔زلزلہ متاثرین کے لئے اسلام آباد کے احباب جماعت نے

بھی دل کھول کر مالی امداد کے علاوہ ضروریات زندگی کی مختلف اشیاء اس کار خیر میں عطیات کے طور پر دیں۔

☆۔ اسلام آباد کے دو ہسپتالوں میں امدادی کیمپس کے علاوہ ہیومینٹی فرسٹ کے تحت سیکٹر H-11 اسلام آباد میں ایک خیمہ بستی بھی لگائی گئی تھی جس میں متاثرین زلزلہ کو ٹھہرانے کا انتظام کیا گیا تھا اس خیمہ بستی میں متاثرین کو ادویات، کھانے پینے کی اشیاء کپڑے اور بسترے وغیرہ جیسی سہولیات کے علاوہ مالی امداد بھی دی جاتی رہی۔

☆۔ بیرون ملک سے جو ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی ٹیمیں آتیں ان ٹیموں کو ائیر پورٹ سے لے کر متاثرہ علاقوں تک چھوڑ کر آنا بھی خدام الاحمدیہ کے ذمہ تھا۔اس کے علاوہ بیرون ملک سے آنے والے امدادی سامان کی ائیر پورٹ سے کسٹم کلیرنس بھی خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد کی ذمہ داری تھی ان تمام کاموں کو روزانہ 100 سے 150 خدام تین ماہ تک بخوشی اور انتہائی جوش و خروش سے سرانجام دیتے رہے۔ڈیوٹی دینے والے تمام خدام اپنے لئے کھانا روزانہ بیت الذکر میں خود بناتے تھے۔(رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد سے ماخوذ)

زلزلہ زدگان کے لئے جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمات

ناظر صاحب امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی رپورٹ کے مطابق مورخہ 8 اکتوبر 2005 کو پاکستان کے شمالی علاقہ جات اور کشمیر میں زلزلہ کی وجہ سے جو ہولناک تباہی ہوئی اس پر جماعت احمدیہ کی طرف سے حضور انور کی ہدایات کی روشنی میں فوری طور امدادی سرگرمیوں کا آغاز کیا گیا تھا لیکن جب ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 14 اکتوبر 2005 میں زلزلہ زدگان کی بھرپور امداد کرنے کی تحریک احباب جماعت کے سامنے رکھی تو اس پر احباب جماعت کی طرف سے والہانہ لبیک کے دلکش نظارے دیکھنے کو ملے۔اس وقت تک ابتدائی طور پر دس لاکھ روپے صدر پاکستان کے ریلیف فنڈ میں جمع کروائے جا چکے

ہیں۔لندن ، جرمنی کے علاوہ لاہور اور پاکستان کے دیگر شہروں سے 10 سے زائد ڈاکٹرز نیز پیرا میڈیکل سٹاف پر مشتمل ٹیمیں متاثرہ علاقوں میں پہنچ کرطبی امدادفراہم کررہی ہیں امریکہ کے ڈاکٹرز کی ٹیم آنے کے لئے تیار ہے۔لندن سے ہیومینٹی فرسٹ کے تحت جوڈاکٹرز کی ٹیم آئی ہے وہ اپنے ساتھ بائیس لاکھ روپے کی ادویات بھی لائے ہیں جو کہ متاثرین کو دی جارہی ہیں۔

مانسہرہ اورشنکیاری بھی ایک موبائیل ٹیم گئی ہے۔مظفرآباد میں بھی اسی طرح ایک بیس کیمپ لگا ہوا ہے جس میں مریضوں کو دیکھا جارہا ہے۔اس وقت تک 1300 مریضوں کوطبی امداد دی جا چکی ہے اس کے علاوہ دوموبائیل ٹیمیں بھی قریبی دیہات میں جاتی ہیں۔مظفرآباد میں خدام ملبہ ہٹانے کے کام میں بھی مدد کررہے ہیں۔ہیومینٹی فرسٹ کےتعاون سے 500 سے زائدخیموں اور دیگر سامان پر مشتمل ایک کنٹینرلندن سے روانہ ہورہا ہے جوکہ جلدمتاثرہ علاقوں میں تقسیم کے لئے پہنچ جائیگا۔ اس کےعلاوہ اسلام آباداورراولپنڈی سے روزانہ 30 سے زائد دیگیں پکوا کر کھانے کے پیکٹ بنا کر متاثرہ علاقوں میں تقسیم کیے جارہے ہیں۔ کیونکہ اکثر متاثرین کے پاس جلانے کے لئےلکڑیاں اور برتن تک مہیانہیں۔اس طرح روزتقریبا1500 افرادکو پکا ہوا کھانا مہیا کیا جارہا ہے۔الپوری ضلع شانگلہ (سوات) کے لئے بھی آج ایک ٹیم ٹرک لے کرسامان خوردونوش،کمبل اور بستر وغیرہ لے کر روانہ ہوگئی ہے یہ ٹیم مردان اورنوشہرہ سے گئی ہے راولپنڈی اسلام آباد کے خدام نے بڑے ہسپتالو ں کے باہراپنے سٹال لگائے ہوئے ہیں جہاں زلزلہ سے متاثرہ زخمی افراداوران کےلواحقین کے لئے سامان خوردونوش خون اور دیگر اشیاءفراہم کی جارہی ہیں۔احمدی نوجوانوں کی رضا کار ٹیمیں دو دراز کے علاقوں میں خدمات بجا لا رہی ہیں جن کی تعداد اس وقت 150 سے زائد ہے۔ 1500 سے زائد بستر کے متاثرہ علاقوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔اس کے علاوہ 500 کمبل اور رضائیاں بھی متاثرہ لوگوں میں تقسیم کی جاچکی ہیں۔8000 کےقریب گرم کپڑے متاثرہ علاقوں میں تقسیم کے لئےبھجوائے جا چکے ہیں۔سیالکوٹ،شیخوپورہ اوربعض دیگرجگہوں سے اس وقت چاولوں کے 4 ٹرک متاثرہ علاقے میں بھجوائے جا چکے ہیں۔فیصل آباد سے اس وقت تک پانچ ہزارکلوآٹا

متاثرہ علاقوں میں بھجوایا جا چکا ہے۔1100 کفن بھی متاثرہ علاقوں میں بھجوائے جا چکے ہیں۔

☆۔بٹل ڈسٹرک بالا کوٹ، دھیر کوٹ وغیرہ کے لئے بھی دوٹرک متفرق سامان لے کر متاثرہ علاقوں میں پہنچ چکے ہیں۔خیموں کی بڑھتی ہوئی ضرورت اور پاکستان میں عدم دستیابی کی وجہ سے چائنہ سے 1500 کے قریب خیمے منگوائے جا رہے ہیں جو کہ جلد پہنچ جائیں گے ان سے متاثرہ علاقوں میں خیمہ بستیاں بسائی جائیں گی اوران کوکم ازکم دوماہ تک راشن اورضرورت کا سامان مہیا کیا جائے گا۔

(روزنامہ الفضل 19 اکتوبر 2005)

میڈیکل کیمپس کا قیام

ناظر صاحب امور عامہ کے ایک پریس ریلیز کے مطابق اس وقت اللہ کے فضل سے زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں چار میڈیکل کیمپ کام کر رہے ہیں جن میں لندن، جرمنی اور پاکستان کے ڈاکٹرز خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ان کی معاونت کے لئے خدام کی ٹیمیں وہاں موجود ہیں جماعت کی طرف سے متاثرہ علاقوں میں لگائے گئے ان چار کیمپس میں اس وقت تک سات ہزار آٹھ سو اکیاون مریضوں کا طبی معائنہ کر کے ان کوادویات فراہم کرنے کی توفیق ملی۔

راشن گرم کپڑے کمبل اور خیمہ جات

اس وقت زلزلہ کے متاثرین کے لئے جو چار کیمپ لگائے گئے ہیں نہ صرف ان میں بہت سے مریضوں کوطبی امداد فراہم کرنے کی توفیق مل رہی ہے بلکہ ہمارے ڈاکٹرز خدام کی معاونت میں متاثرہ علاقوں کے قریبی دیہات تک پیدل سفر کر کے بھی جا رہے ہیں اور ایسے متاثرہ علاقوں میں خود پہنچ کر طبی امداد فراہم کر رہے ہیں۔جن کی شہروں تک رسائی ممکن نہیں ان علاقوں میں مریضوں کوطبی امداد دی جارہی ہے۔ضرورت مندوں میں راشن گرم کپڑے اور دیگر ضروریات زندگی کا سامان تقسیم کیا جا رہا ہے۔اس وقت تک احمدی ڈاکٹرز اور خدام کے 28 وفود پہاڑوں پر 18 سے 25 کلومیٹر کا پیدل سفر کر کے 45 سے زائد آبادیوں تک خود پہنچے ہیں۔یہ تمام کی تمام وہ جگہیں تھیں جہاں پر امداد بہت کم پہنچی تھی اور لوگ کسمپرسی کے عالم میں امداد کی راہ تک رہے تھے مگر شہروں تک ان کی رسائی ممکن نہ تھی۔

ہمارے ڈاکٹرز اور خدام پہاڑوں پر سفر کر کے ان تک پہنچے اور ان کو طبی امداد کے علاوہ راشن اور گرم کپڑوں سے ان کی ضروریات پوری کرنے کی توفیق پائی۔ جماعت کے ڈاکٹرز جس انداز سے خدمت کرنے کی توفیق پا رہے ہیں انکو دیکھتے ہوئے وہاں کی انتظامیہ نے ہیلی پیڈ کا انتظام بھی ہیومینیٹی فرسٹ کے ڈاکٹرز کے ذمہ کر دیا ہے کہ جس مریض کو ہمارے ڈاکٹرز ریفر کریں گے صرف اسی کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے راولپنڈی شفٹ کر دیا جائے گا۔

ہیومینیٹی فرسٹ کے کیمپس میں اہم شخصیات کی آمد

مورخہ 18 اکتوبر 2005 کو سہ پہر 3 بجے صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف متاثرہ علاقہ میں قائم ہیومینیٹی فرسٹ کے کیمپ میں آئے اور طبی امداد دینے میں مصروف ہیومینیٹی فرسٹ کے ڈاکٹروں سے دس منٹ تک گفتگو کرتے رہے اور ان کے کام اور جذبہ کو سراہا۔ جنرل مشرف کی کیمپ آمد کو جیو ٹی وی نے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا۔ مورخہ 20 اکتوبر 2005 کو اسلام آباد کے ایک ہسپتال کے باہر ہیومینیٹی فرسٹ کا جو کیمپ لگا ہوا ہے اس میں وفاقی وزیر اور کشمیر و شمالی علاقہ جات سید فیصل صالح حیات تشریف لائے اور کچھ کارکنان سے سوالات کرتے رہے۔ اس کے علاوہ آزاد کشمیر کی کئی اہم شخصیات نے بھی ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت کام کرنے والے کیمپس کا دورہ کیا۔

امدادی ٹرکوں کی روانگی

مورخہ 16 تا 24 اکتوبر 2005 پنجاب کے مختلف اضلاع سے 18 ٹرک راشن کمبل اور دیگر ضروری سامان لے کر متاثرہ علاقوں میں تقسیم کے لئے بھجوائے گئے۔

باقاعدہ لنگر کا قیام

زلزلہ کے ایک شدید متاثرہ علاقے میں 20 اکتوبر سے باقاعدہ لنگر جاری کیا گیا ہے جس میں روزانہ تقریباً ایک ہزار افراد کا کھانا تیار کر کے تقسیم کیا جاتا ہے یہ سلسلہ انشاء اللہ جاری رہے گا۔ اس وقت تک سترہ ہزار سے زائد افراد کو کھانا مہیا کرنے کی توفیق ملی۔ اسلام آباد اور راولپنڈی کے 4 بڑے

ہسپتالوں کے باہر کیمپس لگے ہوئے ہیں جو کہ وہاں زیر علاج مریضوں اور ان کے لواحقین میں راشن، بستر اور دیگر ضروریات زندگی کا سامان تقسیم کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔ اوسطاً روزانہ ان شہروں میں کم از کم 200 افراد کی بذریعہ راشن کمبل یا کسی اور ذرائع سے مدد کی جارہی ہے۔ اسلام آباد راولپنڈی کے باہر لگے کیمپس میں مریضوں کے اور انکے لواحقین کے لئے باقاعدگی سے سحری اور افطاری کا انتظام کیا جارہا ہے۔ کوٹلی آزاد کشمیر کے گاؤں دوتھان ضلع باغ میں بھی متاثرہ افراد کو 17 خیمے گرم کپڑے اور دیگر ضروریات زندگی کا سامان فراہم کیا گیا متاثرہ علاقوں میں طبی امداد کے کیمپ لگئے ہوئے ہیں جن میں متاثرین میں راشن اور پکا پکایا کھانا تقسیم کیا جارہا ہے۔'' (الفضل 27 اکتوبر 2005)

محترم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب کی وفات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بڑے بھائی محترم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب علالت کے باعث کچھ عرصہ سے اسلام آباد کے الشفاء انٹرنیشنل ہسپتال میں داخل تھے۔ جہاں ان کا ہر ممکن علاج معالجہ ہو رہا تھا تاہم الٰہی تقدیر غالب آئی اور آپ مورخہ 27 اپریل 2005 بروز بدھ صبح آٹھ بجے ہسپتال میں ہی انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

روزنامہ الفضل ربوہ کی 28 اپریل کی اشاعت میں صفحہ اول پر آپ کے انتقال کی افسوس ناک خبر ان الفاظ میں شائع ہوئی:۔

''احباب جماعت کو نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بڑے بھائی حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب و حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کے فرزند ارجمند محترم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب مورخہ 27 اپریل 2005 بروز بدھ صبح 8:00 بجے الشفاء انٹرنیشنل اسلام آباد میں وفات پا گئے آپ کی عمر 68 برس تھی۔ الشفاء انٹرنیشنل اسلام آباد میں آپریشن کے ذریعے آپ کا ایک پھیپھڑا نکال دیا گیا تھا تاہم بعد میں نمونیہ کا اٹیک ہو گیا جس سے طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی۔

آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ نے 1963 میں 26 سال کی عمر میں وصیت کی

توفیق پائی۔ سالہا سال تک پاکستان چپ بورڈ فیکٹری جہلم میں خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ کے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے؛۔

ا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے ہیں۔

۲۔ محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب امریکہ

۳۔ محترمہ صاحبزادی امتہ الرؤف بیگم صاحبہ اہلیہ میر مسعود احمد صاحب مرحوم

۴۔ محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان اہلیہ محترم مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان وصدر مجلس انصار اللہ پاکستان

دیگر پسماندگان میں آپ کی اہلیہ محترمہ صاحبزادی فرزانہ عتیقہ صاحبہ بنت حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب وہمشیرہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی دو بیٹے مکرم مرزا نصر احمد صاحب لاہور کینٹ مکرم مرزا فاتح احمد صاحب امریکہ اور ایک بیٹی مکرمہ ثمین احمد صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا فضل احمد صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید ہیں۔''

اگلے روز یعنی 29 اپریل 2005 کی اشاعت میں ''الفضل'' نے مرحوم کے جسد خاکی کی تدفین بارے درج ذیل تفصیل شائع تھی۔

''احباب جماعت کو یہ افسوس ناک اطلاع دی جا چکی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بھائی اور حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب وحضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کے بیٹے محترم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب مورخہ 27 اپریل 2005 بروز بدھ صبح کے وقت الشفاء انٹرنیشنل اسلام آباد میں وفات پا گئے وفات کی اطلاع ملتے ہی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی اسلام آباد تشریف لے گئے جہاں مرحوم کی نماز جنازہ بیت الفضل اسلام آباد میں اسی دن بعد نماز ظہر صاحبزادہ صاحب موصوف نے پڑھائی۔ جس کے بعد میت ربوہ کے لئے روانہ ہوئی اور شام پونے سات بجے ربوہ پہنچی۔ ربوہ میں مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 28 اپریل 2005 بروز جمعرات بعد نماز ظہر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے بیت المبارک

میں پڑھائی مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا اور تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی قبر تیار ہونے پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے دعا کرائی۔ اس موقع پر ربوہ کے علاوہ دور و نزدیک سے کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔

محترم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب نے بی ایس سی کرنے کے بعد ٹی آئی ہائی سکول ربوہ میں کچھ عرصہ تک بطور سائنس ٹیچر خدمات سرانجام دیں۔ کئی سال پاکستان چپ بورڈ فیکٹری جہلم میں کام کرتے رہے اور 1991 میں لاہور شفٹ ہو گئے۔

آپ بہت سی خوبیوں کے مالک مرنجان مرنج انسان تھے آپ ملنسار، ہمدرد، شریف الطبع اور خدمت خلق کے جذبہ کے تحت مریضوں کا علاج بھی کرتے تھے۔ آپ سادہ مزاج اور ہر ایک کے ساتھ ایڈ جسٹ ہو جاتے تھے۔ آپ میں غصہ بالکل نہیں تھا اور آپ جھوٹ سے بے حد نفرت کرتے تھے آپ کی وجہ سے کبھی کسی کو تکلیف نہ پہنچی۔ محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم کے بیٹے مکرم مرزا فاتح احمد صاحب مورخہ 28 اپریل 2005 کی علی الصبح امریکہ سے ربوہ پہنچ گئے تھے اور نماز جنازہ اور تدفین میں شریک ہو گئے۔ بڑے بیٹے مکرم نصر احمد صاحب پاکستان میں ہونے کی وجہ سے پہلے سے ہی موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین‘‘

تجہیز و تکفین کے لئے جماعت اسلام آباد کی خدمات:

حضور انور کے بڑے بھائی اور خاندان مسیح موعودؑ کے ایک جگر گوشہ کی وفات کے اس المناک سانحہ پر جماعت اسلام آباد کا ہر فرد سوگوار اور غمزدہ تھا تاہم سب اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی تھے۔ امیر صاحب اسلام آباد کی ہدایات کے تحت اور آپ کی نگرانی میں مقامی جماعتی نظام نے مرحوم کی تجہیز و تکفین کے جملہ انتظامات کئے اور احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد نے بیت الفضل میں ادا کی جانے والی نماز جنازہ میں شرکت کی۔



جون 2007ء ناظر اعلیٰ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب بیت الہدیٰ کی افتتاحی تقریب میں تختی کی نقاب کشائی فرمارہے ہیں



محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب بیت الہدیٰ کی افتتاحی تقریب کے موقع پر جگہ کا معائنہ فرمارہے ہیں



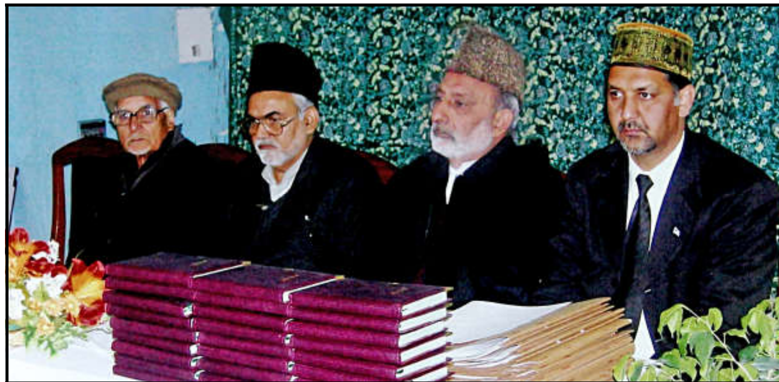
افتتاح کے موقع پر ممبران جماعت احمدیہ اسلام آباد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ کے ساتھ



12 مارچ 1988ء محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب ناظر بیت المال آمد بیت الذکر میں کمپیوٹر سیکشن کا افتتاح فرما رہے ہیں



جون 1988ء صوبائی امیر حضرت مرزا عبدالحق صاحب بیت الذکر میں کمپیوٹر سیکشن کا معائنہ کرنے کے بعد دعا کرا رہے ہیں



2008ء ناظر صاحب بیت المال آمد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب عہدیداروں کے لئے منعقدہ ریفریشر کورس کی صدارت کر رہے ہیں

نقاب کشائی تختی ’’بیت الھدیٰ‘‘ واقع موضع سہالی سملی ڈیم روڈ اسلام آباد

17 جون 2007 اتوار کا دن جماعت احمدیہ اسلام آباد کی تاریخ میں ایک یادگار دن ہے۔ اس روز دو اہم جماعتی تقریبات منعقد ہوئیں جو جماعت کے لئے باعث مسرت تھیں۔ پہلی تقریب سعید اس مقام اور پلاٹ پر ہوئی جو موضع سہالی سملی ڈیم روڈ اسلام آباد پر واقع ہے اور جو جماعت نے حال ہی میں خریدا ہے اس کے باقاعدہ افتتاح اور نصب شدہ تختی کی نقاب کشائی کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ خصوصی دعوت پر تشریف لائے تھے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس منصوبے کا نام ’’بیت الھدیٰ‘‘ عطاء فرمایا ہے۔

اس تقریب میں جملہ ممبران مجلس عاملہ جماعت احمدیہ اسلام آباد کے علاوہ کئی دیگر مہمان بھی شریک ہوئے۔ تقریب کی صدارت صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے کی۔ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم معید حامد صاحب نے کی۔ بعد ازاں محترم منیر احمد فرخ صاحب امیر ضلع اسلام آباد نے مختصراً بیوت الذکر اسلام آباد کے لئے پلاٹس کے حصول کی کاوشوں کا ذکر کیا۔ آپ نے اس پلاٹ کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ’’ہماری عرصہ سے خواہش تھی کہ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے لئے 50/40 کنال کا بڑا پلاٹ لے لیں۔ جہاں ہم اپنے بڑے فنکشن کر سکیں۔ مگر مالی حالات مانع رہے اور حوصلہ نہیں پڑتا تھا اگرچہ دل میں بڑی خواہش تھی۔ اگست 2006 میں جلسہ سالانہ انگلستان کے موقع پر خاکسار نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ پھر حوصلہ بڑھ گیا۔ Uk سے واپسی پر اس سلسلہ میں ایک سکیم بنائی چنانچہ ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں کرنل (ر) مرزا نصیر احمد صاحب کی سربراہی میں دیگر ممبران شامل کئے گئے۔ ان میں مکرم غالب الدین صاحب آڈیٹر، مکرم محمود احمد ناصر صاحب سیکرٹری مال، مکرم خالد سیف اللہ صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم میجر (ر) محمد یوسف خان صاحب سیکرٹری ضیافت، مکرم نوید الظفر صاحب سیکرٹری جائیداد اور مکرم محمد منور ملک صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد شامل تھے۔ اس کمیٹی نے بہت محنت کیساتھ

کام کیا۔ سب سے پہلے سروے کیا پھر لے آؤٹ پلان بنایا۔ جس کا تخمینہ اڑھائی سے تین کروڑ روپے کا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا گیا حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ اس سے دل میں ایک نئی قوت پیدا ہوئی۔ بعد ازاں یہی سکیم محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی خدمت میں بھجوائی گئی نیز مالی عطیہ جات کی وصولی کے لئے منظوری کی درخواست کی گئی۔ منظوری آنے پر مخیر حضرات سے عطیہ جات کے لئے تحریک کی غرض سے ان کو گروپس کی صورت میں دعوت پر بلایا گیا۔ تمام مخلصین نے لبیک کہتے ہوئے غیر معمولی مالی قربانی کا نمونہ پیش کیا اور اتنی رقم اکٹھی ہو گئی کہ ہم پلاٹس خرید سکیں۔ بعض جگہوں پر چھوٹے پلاٹ لئے گئے موجودہ جگہ بہ رقبہ چالیس کنال اس کے مالکان ''اسلام آباد فارمز'' سے خریدی گئی۔ اس کو دو بڑی سڑکیں لگتی ہیں۔ بڑی ادائیگی ادا کر دی گئی ہے صرف تھوڑی سی رقم باقی رہتی ہے۔ پھر رجسٹری ہوگی قانونی تقاضوں کے بعد یہ پلاٹ صدر انجمن احمدیہ، ربوہ کے نام منتقل کر دیا جائے گا۔ اس کی لوکیشن بہت اچھی ہے۔ بجلی پانی موجود ہے۔ گیس بھی آنے والی ہے۔ تین بیڈ رومز پر مشتمل بڑا اچھا بنگلہ بھی موجود ہے حفاظتی نقطہ نگاہ سے بہت اچھا ہے نیز اس میں ایک خوبصورت پہاڑی بھی ہے۔

(نوٹ:۔ بعد ازاں اس پلاٹ سے ہی ملحق گیارہ کنال کا ایک اور قطعہ اراضی بھی جماعت نے خرید کر اسے بھی اس منصوبے میں شامل کر لیا۔ اس طرح بیت الھدیٰ پروجیکٹ کل 51 کنال پر مشتمل ہے۔ مرتب ہٰذا)

خاکسار محترم ناظر صاحب اعلیٰ صاحب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے نیز کمیٹی کے ممبران کے لئے خاص دعا کی درخواست کرتا ہے۔ نیز مالی عطیہ جات دینے والوں کے لئے دعا کریں۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب (اسلام آباد) نے سب سے زیادہ مالی قربانی پیش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین''

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ'' مکرم امیر صاحب نے یہاں آنے پر میرا شکریہ ادا کیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ممنون و مشکور تو مجھے ہونا چاہیے

یہ بات میں کوئی رسماً نہیں کہہ رہا۔ ہر ایسے موقع پر جب جماعت کوئی جگہ خریدتی ہے یا لیتی ہے تو ہر بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ''وسع مکانک'' کے پورا ہونے کی صورت پیدا ہوتی ہے کوئی الہام / پیشگوئی ایک وقت کے لئے ہوتی ہے وہ بھی ایک بڑا نشان ہے لیکن بعض الہامات ایسے ہوتے ہیں جو اپنے اندر استقلال کی کیفیت رکھتے ہیں وقتی لحاظ سے بات نہیں ہوتی بلکہ ایک مستقل ہونے والی بات ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود کے دور میں جماعت کی مالی حالت کمزور تھی مگر اس الہام کی روشنی میں ارشاد یہی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ گنجائش تو نہیں مگر اس الہام کو عملی صورت دینے کا اہتمام کریں۔ اب جو بھی جگہیں ہم لیتے ہیں دراصل وہ حضرت مسیح موعودؑ کے فرمان کی تکمیل ہے اس کا فیض اور پھل ہم کھا رہے ہیں۔ ممنون تو ہم آپ کے ہیں۔ اس الہام کو اپنی شان کے ساتھ پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ اس کے لئے آپ نے مجھے موقع بہم پہنچایا ہے۔ توسیع کا یہ سلسلہ چلتا رہے گا انشاء اللہ۔ چند سال بعد آپ کہیں گے کہ یہ جگہ بھی پوری نہیں ہو رہی۔ اللہ تعالیٰ اس جگہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اس کو ان مقاصد کو پورا کرنے کا موجب بنائے جو جماعت کا مقصد ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑیں اللہ تعالیٰ کے احکام کو ماننے والے اور اس کی نواہی سے باز رہنے والے ہوں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے ادا کرنے والے ہوں۔ یہ جگہ سب چھوٹوں اور بڑوں کے لئے تربیت گاہ ہو۔ خوش دلی اور بشاشت کے ساتھ سب حقوق کو پورا کرنے والے ہوں آپس میں مؤدت اور بھائی چارہ کو بڑھانے والے ہوں اور اللہ اس کو ہر پہلو سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین''

بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے نصب شدہ تختی کی اپنے ہاتھ سے نقاب کشائی فرمائی اور پرسوز دعا کروائی آخر میں تمام مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی اور اس طرح یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

ایک احمدی دوست ونگ کمانڈر (ر) خلیل الرحمن صاحب کا المناک قتل

قتل کی اس بہیمانہ واردات کے بارے میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ تحریر فرماتے ہیں؛۔

''ونگ کمانڈر (ر) خلیل الرحمن صاحب ابن مکرم محترم ڈاکٹر عطا الرحمن صاحب سابق امیر ضلع ساہیوال کو مورخہ 22 نومبر 2009 کو قتل کر دیا گیا۔ نماز جنازہ اسلام آباد میں ادا کی گئی اور وہیں تدفین ہوئی مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک اور رفاعی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔'' (الفضل 2 دسمبر 2009)

مورخہ 30 نومبر 2009 کو قبل نماز ظہر وعصر بیت الفضل لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے آپ کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی اس بارے میں محترم پرائیوٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے الفضل میں جو اطلاع شائع کرائی گئی۔ وہ یہ تھی

''مکرم خلیل الرحمن صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب سابق امیر ضلع ساہیوال آجکل اسلام آباد میں رہائش پذیر تھے اور تین دن سے لا پتہ تھے۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ آپ کے ایک ملازم نے سفر کے دوران آپ کو Shoot کر دیا ہے جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے۔ اور موقع پر ہی وفات پا گئے۔ واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ آپ 22 نومبر 2009 کو اپنے ایک ملازم کے ساتھ ساہیوال سے اسلام آباد کے لئے سفر پر روانہ ہوئے تھے۔ جس کے بعد نہ تو ساہیوال سے کسی نے ان کے اسلام آباد پہنچنے کی تصدیق کی اور نہ ہی اسلام آباد سے ان کے گھر والوں نے ان کے ساہیوال سے چلنے کا پتہ کیا۔ 23 نومبر کو ان کے گھر والوں نے ان کے موبائل پر فون کیا تو موبائل بند تھا جس شخص کے ساتھ وہ گئے تھے اس نے ساہیوال میں بتایا کہ میں ان کو اسلام آباد چھوڑ آیا ہوں اور اسلام آباد میں بتایا کہ وہ سرگودھا ائیر بیس میں کسی کو ملنے کے لئے اتر گئے تھے۔ پولیس نے جب اس ملازم سے تفتیش کی تو اس نے بتایا کہ اس نے مکرم خلیل الرحمن صاحب کو قتل کر کے لاش چکوال میں کہیں پھینک دی تھی۔

آپ ائرفورس کے ریٹائرڈ ونگ کمانڈر اور ایک ہردلعزیز آفیسر تھے مرحوم بہت سی خوبیوں کے

مالک تھے رفاعی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہنے والے پنج وقتہ نماز کے پابند پرہیز گار مہمان نواز غریبوں کے ہمدرد اور مخلص انسان تھے۔'' (الفضل 8 دسمبر 2009)

مکرم منیر احمد فرخ صاحب کی علالت اور بیرون ملک روانگی

محترم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت کئی عوارض میں مبتلا ہونے کے باعث کافی عرصہ سے علیل چلے آرہے تھے اور کمزوری روز بروز بڑھتی جارہی تھی اپنی صحت کی خرابی اور بڑھتی ہوئی جسمانی کمزوری کے باعث آپ نے بالآخر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یکم جنوری 2013 کو ایک تفصیلی خط بھیجا جس میں آپ نے محترم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب سمیت مختلف ڈاکٹروں کی آراء کے بارے میں مطلع فرمایا اور لکھا کہ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ میں یورپ یا امریکہ کے ماہرین سے مشورہ کروں ورنہ تکلیف بڑھ سکتی ہے۔ آپ نے حضور کو اپنے اس خط میں یہ بھی لکھا '' خاکسار کی بڑی بیٹی جو ٹورانٹو کینیڈا میں مقیم ہے اس نے میری گرتی ہوئی صحت کے پیش نظر کوشش کر کے ہم میاں بیوی کے لئے Parents Visa بھجوایا ہے حضور اقدس اگر از راہ شفقت اجازت فرماویں تو ہم علاج کی خاطر کینیڈا چلے جائیں''۔ آپ نے حضور سے اپنی امارت کی ذمہ داریوں سے رخصت کی بھی درخواست کی۔ اس خط کے جواب میں حضور انور نے مورخہ 3 جنوری 2013 کو اپنے دست مبارک سے آپ کو لکھا '' اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اجازت ہے ضرور جائیں'' حضور کی طرف سے منظوری آنے پر آپ اپریل 2013 کے آخر میں پہلے امریکہ اور پھر وہاں سے کینیڈا تشریف لے گئے جہاں بعد میں آپ نے وہاں ہی مستقل سکونت اختیار کر لی۔

محترم ظفر اقبال قریشی صاحب کی بطور قائمقام امیر تقرری

حضور انور کے نام محترم امیر صاحب کے مذکورہ بالا خط کے جواب میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے اپنے مکتوب نمبر EL 8275 مورخہ 21 جنوری 2013 میں لکھا:۔

''محترم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ ضلع اسلام آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے اپنی صحت کے بارہ میں تفصیلی خط حضور انور کی خدمت اقدس میں بھجوایا اور اس خط کی کاپی اور ارشاد حضور انور خاکسار کو ارسال کردہ خط کی کاپی بھجوائی۔ جس میں آپ نے اپنی صحت کی وجہ سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ دفتر ہذا کی طرف سے آپ سے قائم مقام امیر کا نام تجویز کرنے کے لئے پوچھا گیا جس پر آپ نے مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب ابن عبدالحق قریشی صاحب تجویز فرمایا تھا۔ آپ کے خط کی روشنی میں حضور انور کی خدمت اقدس میں قائم مقام امیر کے لئے تحریر کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب کی منظوری بطور قائم مقام امیر شہر و ضلع اسلام آباد عطا فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کو احسن رنگ میں مقبول خدمات دینیہ کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا خورشید احمد

ناظر اعلیٰ

محترم ظفر اقبال قریشی صاحب کے نام محترم ناظر صاحب اعلیٰ کا خط اور خدمات کی تعریف

مکرم منیر احمد فرخ صاحب کے بیرون ملک چلے جانے کے بعد مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب کو تقریباً ایک سال قائمقام امیر کی حیثیت سے ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق ملی تا آنکہ نئے امیر کا انتخاب عمل میں آیا اور حضور انور نے اس کی منظوری مرحمت فرمائی۔ چنانچہ ناظر صاحب اعلیٰ نے اپنے

مکتوب نمبر EL 10218 مورخہ 29 جنوری 2014 میں محترم ظفر اقبال قریشی صاحب کی خدمات کو سراہتے ہوئے انہیں نئے امیر محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب کو امارت کا چارج دینے کی ہدایت فرمائی اس خط کا متن درج ذیل تھا۔

مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز نے از راہ شفقت مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب کی بطور امیر ضلع اسلام آباد سہ سالہ مدت 2013 تا 2016 کے لئے منظوری عطا فرمائی ہے۔ براہ کرم امارت ضلع کا چارج اور امارت ضلع سے متعلق تمام ریکارڈ قواعد بک صدر انجمن احمدیہ و دیگر ریکارڈ مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب کو دے کر ممنون فرمائیں۔ آپ نے ماشاء اللہ جتنا عرصہ خدمت کی ہے۔ وہ قابل تعریف ہے آپ نے تمام فرائض احسن طریق سے انجام دیئے ہر جماعتی کام کو اپنی ذات پر ترجیح دی۔

اللہ تعالیٰ آپ کی ان جماعتی خدمات کو قبول فرمائے اور آپ کی صحت وعمر میں برکت دے اور ہر آن آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اور آپ کے جملہ خاندان کو ہمیشہ اپنے فضلوں کے سایہ میں رکھے اور اپنی بے شمار برکتوں سے نوازے اور آپ کے جملہ افراد خاندان کی طرف سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی رکھے اور خلافت احمدیہ سے آپ کی اس محبت کو بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا خورشید احمد

ناظر اعلیٰ



2016-19ء صدران حلقہ جات جماعت اسلام آباد شہر کا محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر ضلع و شہر کے ساتھ گروپ فوٹو



2016-19ء سیکرٹریان عاملہ جماعت احمدیہ اسلام آباد کا مکرم و محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر شہر و ضلع کے ساتھ گروپ فوٹو

محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب

(اکتوبر 2013 تا حال)

محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب کو جماعت احمدیہ اسلام آباد کا چھٹا امیر ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ محترم منیر احمد فرخ صاحب کے بوجہ علالت بیرون ملک چلے جانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے کچھ عرصہ مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر نے قائمقام امیر کی حیثیت سے ذمہ داریاں نبھائیں اس دوران نظام جماعت کے تحت پورے ملک کی طرح اسلام آباد میں بھی امیر جماعت سمیت تمام مرکزی عہدیداران کے سہ سالہ مدت (16-2013) کے لئے انتخاب ہوئے جن کے نتیجہ میں مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب کو حضور انور نے امیر جماعت اسلام آباد مقرر فرمایا۔ اور آپ نے 25 اکتوبر 2013 سے امیر جماعت اسلام آباد کی ذمہ داری سنبھالی۔ اوائل 2000 سے تا حال آپ احمدیہ میڈیکل ایسوسیشن اسلام آباد چیپٹر کے صدر کی حیثیت سے بھی خدمات بجالا رہے ہیں۔ 2014 کے آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو ازراہ شفقت ہیومینٹی فرسٹ پاکستان کا ٹرسٹی مقرر فرمایا۔ اور یہ خدمت آپ آج بھی بجالا رہے ہیں۔ مزید براں آپ کو سٹینڈنگ فنانس کمیٹی صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا ممبر ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہے۔

مختصر حالات زندگی

محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب کا تعلق ایک دیرینہ اور مخلص احمدی خاندان سے ہے۔ جو تھانہ جاتلی ضلع راولپنڈی کے ایک دُور افتادہ گاؤں ''فراش'' کا سکونتی تھا تاہم احمدیت کی برکت سے اس خاندان نے نہ صرف دنیاوی طور پر ترقی کی اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی دعاؤں اور پیشگوئیوں کے مطابق اس کے ''اموال ونفوس'' میں برکت ہوئی۔ بلکہ دینی لحاظ سے بھی اس نے نمایاں مقام حاصل

کیا۔ چنانچہ محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب کے دادا جان محترم میاں محمد عالم صاحب مرحوم کو تقسیم ہندوستان کے بعد طویل عرصہ راولپنڈی کے امیر جماعت کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی (آپ کے تفصیلی حالات زندگی ''تاریخ احمدیت راولپنڈی'' میں محفوظ ہیں) اسی طرح آپ کے والد محترم کرنل (ر) ڈاکٹر محمد عبدالخالق صاحب کو تقسیم ہند کے بعد راولپنڈی کا پہلا قائد خدام الاحمدیہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ محترم کرنل ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد کچھ عرصہ راولپنڈی میں ایک پرائیوٹ کلینک چلایا۔ جس کے بعد آپ کو فضل عمر ہسپتال ربوہ کے ایڈ منسٹریٹر کی حیثیت سے دس سال کا طویل عرصہ نمایاں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ قبل ازیں آپ کو وقف عارضی سکیم کے تحت 1977 تا 1980 کے عرصہ میں سیرالیون (افریقہ) اور پھر 1990 کی دہائی میں (Russia) میں اہم خدمات دینیہ بجالانے اور دکھی انسانیت کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ آپ کی ایک بہن یعنی محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب کی پھوپی جان محترمہ معروف سلطانہ صاحبہ کو طویل عرصہ صدر لجنہ ضلع راولپنڈی کی حیثیت سے نمایاں خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ جبکہ ان کی بھتیجی اور بہو محترمہ ناصرہ افتخار صاحبہ اہلیہ مکرم پیر افتخار الدین احمد صاحب کو صدر لجنہ راولپنڈی شہر کی حیثیت سے کئی سال خدمت کا موقع ملا۔ محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب 26 ستمبر 1950 کو راولپنڈی میں پیدا ہوئے آپ کے والد محترم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب چونکہ فوج میں تھے اس لئے آپ کا بچپن والد صاحب کے بحیثیت فوجی افسر معمول کے تبادلوں کے باعث ملک کے مختلف شہروں مثلاً راولپنڈی، نوشہرہ اور ڈھاکہ میں گذرا۔

آپ نے میٹرک کا امتحان 1967 میں اسلامیہ ہائی سکول مری روڈ راولپنڈی سے پاس کیا اور پھر گارڈن کالج راولپنڈی سے ایف ایس سی نمایاں نمبروں کے ساتھ پاس کر کے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ جہاں سے آپ نے 1975 میں ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا اور اسی سال یعنی 1975 میں ہی پاک فوج میں اعزازی کمیشن مل گیا بحیثیت کیپٹن ڈاکٹر آپ کی پہلی پوسٹنگ سی ایم ایچ کوہاٹ میں ہوئی جہاں آپ نے دو سال کام کیا فوج سے فراغت کے بعد آپ

1978 میں لندن چلے گئے جہاں آپ نے نو دس ماہ جنرل پریکٹیشنر کی حیثیت سے کام کیا اکتوبر 1978 میں سیرالیون (افریقہ) گئے اور وہاں Kanema نامی شہر کے ایک پرائیوٹ کلینک میں پریکٹس کی (یہ بات قابل ذکر ہے کہ THE NONGOVA CLINIC &EMMA THOMPSON NURSING HOME,KANE جہاں آپ نے 80-1979 میں بطور میڈیکل آفیسر انچارج نجی حیثیت میں کام کیا تھا۔ وہی کلینک اب جماعت احمدیہ سیرالیون کے حوالے کر دیا گیا ہے اور احمدیہ کلینک کے طور پر کام کر رہا ہے اسے ایک احمدی ڈاکٹر ہی چلا رہے ہیں الحمدللہ)۔ اگست 1980 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی اجازت سے سیرالیون میں قیام کے دوران ہی آپ نے نصرت جہاں سکیم کے تحت وقفِ عارضی کیا اور احمدیہ کلینک جورو میں اور پھر دو ماہ بعد احمدیہ ہسپتال Rokupur میں تقریباً 6 سال (86-1980) تک خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ 1987 میں پاکستان واپس آئے اور پھر 1988 سے لے کر 1997 تک اسلام آباد میں PIMS کے چلڈرن ہسپتال میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ 99-1997 میں آپ نے آغا خان یونیورسٹی کراچی سے EPIDEMiology میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی جس کے بعد اکتوبر 1999 میں آپ نے Save the Children نامی ایک بین الاقوامی شہرت یافتہ NGO جائن کی جہاں آپ کو مارچ 2011 تک یعنی تقریباً بارہ سال کا طویل عرصہ سینئیر ہیلتھ منیجر کے عہدہ پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی یہاں سے فراغت پانے کے بعد محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب اب ایک فری لانس ہیلتھ کنسلٹنٹ کے طور پر خدمات بجالا رہے ہیں لیکن آپ کا زیادہ وقت خدمات سلسلہ میں گزر رہا ہے۔ بالخصوص اکتوبر 2013 میں امیر جماعت کے اہم منصب پر فائز ہونے کے بعد تو آپ کا ایک ایک لمحہ جماعتی خدمات میں صرف ہو رہا ہے۔ آپ روزانہ صبح بیت الذکر میں اپنے دفتر میں تشریف لاتے ہیں۔ جہاں آپ کا سارا وقت اہم جماعتی میٹنگز اور دیگر جماعتی کاموں میں گزرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ مقبول خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

امارت سے قبل جماعتی خدمات

امارت کا منصب سنبھالنے سے قبل آپ کو اوائل 90 کی دہائی سے اسلا آباد میں جماعتی خدمات کی توفیق ملتی رہی ہے جو گذشتہ تین امارات کے ادوار پر محیط ہے۔جن میں صدر حلقہ F-7/E-7 سیکرٹری خدمت خلق (90 تا97) تقریباً سات سال۔انچارج طاہر ڈسپنسری۔اس سلسلے میں آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اس ڈسپنسری میں سب سے پہلے آپ کو کام کرنے کی توفیق ملی۔ طاہر ڈسپنسری کا افتتاح مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی پاکستان نے اپنے دست مبارک سے کیا تھا (اس کی تفصیل علیحدہ باب میں دی گئی ہے)

سیکرٹری وقف نو ضلع اسلام آباد (آپ کو تقریبا نو سال یہ خدمت بجالانے کی توفیق ملی) آپ کو زعیم اعلیٰ انصار اللہ غربی اسلام آباد کے ساتھ ساتھ نائب ناظم اعلی اول انصار اللہ ضلع اسلام آباد کی حیثیت سے بھی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

مجلس عاملہ برائے سہ سالہ معیاد یکم جولائی 2013 تا 30 جون 2016

محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر شہر وضلع اسلام آباد کی مجلس عاملہ میں مرکز کی منظوری سے زیر چھٹی نمبر نظارت علیا 5649 محررہ 2013-10-22 اور زیر چھٹی نمبر 1134 محررہ 19/02/2014 درج ذیل عہدایدران شامل تھے.

ا۔مکرم غالب الدین احمد صاحب ولد طالب الدین صاحب نائب امیر ((آپ 2014 کے دوران امریکہ شفٹ ہو گئے جس کے بعد مرکز کی منظوری سے ان کی جگہ اب مکرم کموڈور (ر) شبیر احمد صاحب ولد مکرم ضیاء الدین پیر صاحب نائب امیر ہیں)۔

۲۔مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب ولد مکرم عبدالحق قریشی صاحب نائب امیر

۳۔مکرم خالد سیف اللہ صاحب ولد عباداللہ صاحب جنرل سیکرٹری (مئی 2016 تک)

۴۔مکرم ملک محمد منور صاحب ولد ملک رحمت علی صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد

۵۔مکرم کرنل نصیر احمد صاحب ولد میاں لطیف صاحب سیکرٹری امور عامہ

۶۔مکرم فہیم الدین ارشد صاحب ولد علم الدین صاحب سیکرٹرا امور خارجہ

۷۔مکرم سید محمود احمد صاحب ولد سید محمد حسین صاحب سیکرٹری وصایا

۸۔مکرم محمود احمد ناصر صاحب ولد نواب دین صاحب سیکرٹری مال

۹۔مکرم طارق احمد اعوان صاحب ولد سعید احمد اعوان صاحب اسٹنٹ سیکرٹری مال / سیکرٹری تحریک جدید

۱۰۔مکرم محمد یوسف بقا پوری صاحب ولد محمد اسماعیل بقا پوری صاحب سیکرٹری تصنیف و اشاعت (مئی 2016 میں قائمقام جنرل سیکرٹری کی ذمہ داری بھی سونپی گئی۔)

۱۱۔مکرم قاضی محمد اجمل صاحب ولد قاضی محمد اسلم صاحب ایڈیشنل سیکرٹری تصنیف واشاعت (سمعی وبصری)

۱۲۔مکرم عبدالروف ریحان صاحب ولد عبدالوہاب صاحب سیکرٹری صنعت وتجارت (ناظم اعلیٰ انصاراللہ ضلع اسلام آباد)

۱۳۔مکرم میجر محمد یوسف صاحب ولد ملک محمد یونس صاحب سیکرٹری ضیافت

۱۴۔مکرم نوید الظفر صاحب ولد حمید الحامد صاحب سیکرٹری جائیداد (آپ کے Uk شفٹ ہو جانے کے بعد مکرم عبدالرؤف ریحان صاحب ولد مکرم محمد عبدالوہاب صاحب قائمقام سیکرٹری جائیداد کی حیثیت سے کام کرتے رہے)

۱۵۔مکرم مرزا تقی الدین احمد صاحب ولد مرزا خورشید احمد صاحب آڈیٹر

۱۶۔مکرم شریف احمد متو صاحب ولد مولوی صالح محمد صاحب امین

۱۷۔مکرم فاروق احمد صاحب ولد نذیر احمد صاحب محاسب

۱۸۔مکرم ڈاکٹر پیر نقی الدین صاحب ولد پیر عبدالرحیم شاہ صاحب قاضی

۱۹۔مکرم حامد جلال صاحب ولد جلال الدین صاحب سیکرٹری وقف نو

۲۰۔مکرم محمود احمد بھلر صاحب سیکرٹری وقف جدید

(آپ نے دوران معیاد جنوری 2015 میں بوجہ علالت معذرت کا اظہار کیا جس کی بعد مرکز کی منظوری سے باقی ماندہ معیاد کے دوران مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب نے سیکرٹری وقف جدید کی حیثیت سے کام کیا)

۲۱۔مکرم عبدالمنان فیاض صاحب ولد حکیم محمد رمضان صاحب سیکرٹری تعلیم

۲۲۔مکرم عبدالولی عرفان صاحب ولد چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن (برائے شہر جبکہ مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد قمر صاحب برائے ضلع کے طور پر کام کرتے رہے ہیں)

۲۳۔مکرم مسعود احمد اعوان صاحب ولد عبدالسلام اعوان صاحب ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح و ارشاد (تربیت نومبائعین)

۲۴۔مکرم ڈاکٹر مقبول احمد ملک صاحب ولد ملک محمد عبداللہ صاحب ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح وارشاد (رشتہ ناطہ)

۲۵۔مکرم خلیل احمد طاہر صاحب ولد طاہر محمود صاحب ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح وارشاد (دعوت الی اللہ)

۲۶۔مکرم مبشر احمد فرخ صاحب قائد ضلع

۲۷۔مکرم خالد سیف اللہ صاحب ناظم انصاراللہ ضلع

۲۸۔مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب مربی ضلع (مکرم مرزا ناصر محمود صاحب نے مارچ 2014 میں مربی ضلع کی حیثیت سے چارج لیا)

مجلس عاملہ کے پہلے اجلاس سے محترم امیر صاحب کا خطاب

مورخہ 25 اکتوبر 2013 کو محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر جماعت نے اپنی مجلس عاملہ کے پہلے اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس سے خطاب میں آپ نے سابق امیر محترم منیر احمد فرخ

صاحب کی خدمات سلسلہ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ فرخ صاحب نے ایک لمبا عرصہ جماعت کی بے لوث خدمت کی ہے۔ بالخصوص جلسہ سالانہ Uk کیلئے آپ کی خدمات مثالی ہیں۔آپ نے محترم فرخ صاحب کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی بھی تحریک فرمائی۔



ماں بیٹے کی شہادت کا المناک واقعہ

28 مارچ 2014 کی شب مکان نمبر F-6 سٹریٹ نمبر 98 سیکٹر G-11-3 اسلام آباد میں دو افراد (ماں بیٹے) کے لرزہ خیز قتل کا المناک واقعہ پیش آیا جب چند نامعلوم حملہ آوروں نے محترم ظفر احمد رانا صاحب کی اہلیہ محترمہ بشریٰ انجم صاحبہ اور آپ کے جوانسال بیٹے مبشر اعجاز صاحب کو انتہائی سفا کی اور بیدردی سے چاقوؤں اور چھریوں سے تشدد کا نشانہ بنایا اور پھر گولیاں مار کر شہید کر دیا۔ دونوں ماں بیٹا موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے دو سال سے زائد عرصہ گذر جانے کے باوجود پولیس اب تک حملہ آوروں کو نہ تو گرفتار کر سکی ہے اور نہ ہی اس سفا کانہ قتل میں ملوث دہشت گردوں کا کوئی سراغ لگا سکی ہے۔

شہید مبشر اعجاز جن کی عمر تقریباً 28 سال تھی ایم ایس سی الیکٹریکل انجیرنگ تھے اور محمد علی جناح یونیورسٹی اسلام آباد میں لیکچرار تھے۔مبشر اعجاز کی شہید والدہ محترمہ بشریٰ انجم کی عمر تقریباً 52 سال تھی۔ دونوں شہداء کی میتیں واقعہ شہادت کے کے بعد پہلے ڈسکہ پہنچائی گئیں جہاں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔اس کے بعد دونوں شہداء کے جسد خاکی ربوہ پہنچائے گئے اور عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ بعدازاں قانونی کارروائی کے مراحل مکمل ہونے کے بعد مکرم مبشر اعجاز کو بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 19 مئی 2014 کو بیت الفضل لندن میں بارہ بجے دوپہر شہید مبشر اعجاز اور ان کی شہید والدہ کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔(الفضل 4 جون 2014)

حضور انور نے بعدازاں اپنے مکتوب گرامی محررہ Z23-4-2016 بنام مکرم رانا ظفر احمد صاحب فرمایا:

''میں تو پہلے ہی آپ کی اہلیہ اور بیٹے کے سانحہ کی اطلاع ملنے پر 19 مئی 2014 کو ان کی نماز جنازہ غائب پڑھا چکا ہوں۔ اور آپ سے افسوس اور تعزیت کا اظہار بھی کر چکا ہوں۔ میرے نزدیک تو آپ کی اہلیہ اور بیٹا دونوں شہید تھے اور اب تو آپ کے بیٹے کی تدفین بھی بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہو چکی ہے۔''

شہداء کے حالات زندگی

شہید مبشر اعجاز ایک مخلص احمدی نوجوان اور بیت الذکر میں باقاعدگی سے حفاظتی ڈیوٹیاں دینے والے خدام میں شامل تھے۔ مبشر اعجاز کا تعلق ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے ایک پرانے احمدی خاندان سے ہے۔ ان کے دادا محترم محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کو زعیم انصار اللہ ڈسکہ کی حیثیت سے خدمات بجالانے کے علاوہ احمدی احباب کے خلاف وقتاً فوقتاً بنائے جانے والے جھوٹے مقدمات کی جماعت کی طرف سے رضا کارانہ طور پر پیروی کرنے کی بھی توفیق ملی۔ آپ کو فرقان فورس میں خدمات بجالانے اور تقسیم ہند کے بعد ربوہ میں منعقد ہونے والے پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت اماں جان کے خیمہ پر حفاظتی ڈیوٹی دینے کا بھی اعزاز حاصل تھا۔ اس کے علاوہ آپ تعلیم الاسلام کالج کی تیراکی ٹیم کے بھی ممبر تھے۔ شہید مبشر اعجاز کی دادی محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ کو جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ایک رفیق حضرت میاں اللہ دتہ صاحب کی صاحبزادی تھیں 30 سال سے زائد عرصہ صدر لجنہ ڈسکہ کے طور پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ اس طرح مبشر اعجاز کے پڑدادا محترم میاں محمد حسین صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے ایک نواحی گاؤں مہدی پور کی جماعت کے صدر اور سیکرٹری مال کی حیثیت سے کافی عرصہ خدمات بجالاتے رہے۔ جبکہ آپ کے پڑنانا حضرت میاں اللہ دتہ صاحب کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ایک رفیق ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ نے 1907 میں بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔

(یہ معلومات شہید مبشر اعجاز کے والد مکرم رانا ظفر احمد صاحب نے فراہم کی ہیں)

محترم امیر صاحب کے حلقہ جات کے دورے

محترم امیر صاحب نے امارت کی ذمہ داری سنبھالنے کے فوراً بعد شہر و ضلع کے تمام 31 حلقہ جات کے تفصیلی دورے شروع کئے جن کا مقصد صدران حلقہ جات اور احباب جماعت سے براہ راست رابطے بڑھانا مراکز نماز میں حاضری اور دیگر تربیتی مسائل کا جائزہ لینا تھا۔ آپ نے 26 اکتوبر 2014 سے F-8 کے حلقہ سے دورے کا آغاز فرمایا اور اب تک آپ تمام حلقہ جات کے دو دو تین تین مرتبہ دورے کر چکے ہیں۔ اور یہ سلسلہ برابر جاری ہے ان دورہ جات میں مربی صاحب ضلع، مربی صاحب حلقہ کے علاوہ جنرل سیکرٹری، سیکرٹری اصلاح وارشاد، اور متعلقہ حلقہ کے ممبران شوریٰ بھی محترم امیر صاحب کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ان دورہ جات سے احباب جماعت سے انفرادی رابطے بڑھانے اور ان کی تعلیم وتربیت کے مسائل حل کرنے میں بڑی مدد مل رہی ہے ان دورہ جات میں جن باتوں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ ان کا خاکہ درج ذیل ہے:۔

(نام حلقہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مورخہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔)

کل گھرانے۔۔۔۔۔۔۔تعداد ڈش۔۔۔۔۔۔۔ڈش سنٹر۔۔۔۔۔تعداد جن گھروں میں ڈش نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔ MTA کے لئے دیگر ذرائع سے استفادہ کرنے والے؛۔۔انٹر نیٹ۔۔۔۔۔۔۔موبائیل۔۔۔۔۔۔IPod۔۔۔۔۔۔۔۔۔IPad۔۔۔۔۔۔۔

تجنید:۔ انصار۔۔۔ خدام۔۔۔۔۔ اطفال۔۔۔۔۔۔ لجنہ۔۔۔۔۔۔ ناصرات۔۔۔۔۔۔ بچگان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کل تجنید۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج کے اجلاس کی حاضری؛۔انصار۔۔۔۔۔۔خدام۔۔۔۔اطفال۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ٹوٹل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نظام وصیت میں شامل:۔انصار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خدام۔۔۔۔۔۔

لجنہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ٹوٹل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نماز سنٹر اور ان کی حاضری:۔

نماز سنٹر ۱:۔ نماز فجر ...... ظہر۔۔۔۔۔۔عصر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مغرب
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عشا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نماز سنٹر ۲؛۔ نماز فجر۔۔۔۔ ظہر۔۔۔۔۔۔۔عصر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مغرب
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عشا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نماز سنٹر ۳؛۔ نما زفجر۔۔۔۔ ظہر۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عصر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مغرب
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عشا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نماز سنٹر ۴ ؛۔ نما زفجر۔۔۔۔۔۔۔ ظہر۔۔۔۔۔۔۔عصر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مغرب
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عشا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حضور انور کا خطبہ جمعہ سننے والے:۔

Live:۔ مہینے کا پہلا خطبہ۔۔۔۔۔۔۔۔دوسرا خطبہ۔۔۔۔۔۔تیسرا خطبہ۔۔۔۔۔۔۔
چوتھا خطبہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پانچواں خطبہ۔۔۔۔۔۔۔۔

نشر مکرر:۔ مہینے کا پہلا خطبہ۔۔۔ا۔ دوسرا خطبہ۔۔۔۔۔ تیسرا خطبہ۔۔۔۔۔۔۔
چوتھا خطبہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پانچواں خطبہ۔۔۔۔۔۔۔۔

حضور انور کے دیگر پروگرام سننے والے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہفتہ وار نفلی روزہ رکھنے والے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روزانہ دو نوافل ادا کرنے والے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وقف عارضی مکمل کرنے والے :۔ انصار۔۔۔۔
خدام۔۔۔۔۔۔۔لجنہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
کل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وقف عارضی کی درخواست دینے والے :۔۔۔ انصار۔۔۔۔۔۔خدام۔۔۔۔۔لجنہ۔۔۔۔
کل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جلسہ ہائے یوم خلافت 2014

8 جون 2014 بروز اتوار جماعت احمدیہ اسلام آباد کے زیر اہتمام یوم خلافت منایا گیا۔ جس کے لئے محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ خصوصی طور پر تشریف لائے تھے قبل ازیں مقامی طور پر جلسہ کی تیاری کے لئے کمیٹی قائم کی گئی جس میں محترم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر، محترم مرزا ناصر محمود صاحب مربی ضلع، محترم خالد سیف اللہ صاحب جنرل سیکرٹری، محترم میجر محمد یوسف خان صاحب سیکرٹری ضیافت، محترم کرنل مرزا نصیر احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ، محترم حامد جلال صاحب قائد علاقہ، محترم مبشر احمد فرخ صاحب قائد ضلع اور محترم محمد منور ملک صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد شامل تھے۔ اس کمیٹی اور بعض ذیلی کمیٹیوں کے کام کی نگرانی محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر ضلع خود فرماتے رہے محترم قائد صاحب ضلع نے اپنے خدام کے ذریعہ بیت الذکر کو جلسہ کے لئے شایان شان جھنڈیوں اور بینروں سے سجایا۔ اس سے قبل دن کے پہلے حصہ میں دو ضلعی جماعتوں جماعت ملوٹ اور پنڈ بیگوال کا مشترکہ جلسہ بیت الذکر پنڈ بیگوال میں منعقد ہوا۔ اس کے لئے بیت الذکر بیگوال کو بھی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ جس کے لئے مقامی خدام کے علاوہ محترم قائد صاحب ضلع نے اسلام آباد سے بھی خدام کی ٹیم روانہ کی تھی۔ جلسہ میں شرکت کے لئے محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد پنڈ بیگوال تشریف لے گئے ان کے ساتھ محترم امیر صاحب ضلع، محترم مربی صاحب ضلع، محترم ناظم صاحب انصار اللہ ضلع، محترم قائد صاحب ضلع، سیکرٹری امور عامہ اور سیکرٹری اصلاح وارشاد بھی تھے اسی طرح خدام کی ایک ٹیم حفاظت کی ڈیوٹی کے لئے ساتھ ساتھ رہی۔

پنڈ بیگوال کی جماعت نے جلسہ کی خاطر نہ صرف بیت الذکر کو خوبصورتی سے سجایا تھا بلکہ بیت الذکر سے ملحق گاؤں کی گلیاں بھی دھو کر صاف کی تھیں جلسہ کا آغاز قرآن کریم کی آیت استخلاف کی

تلاوت سے ہوا جس کے بعد خلافت کے بارے میں نظم پڑھی گئی۔ عہدِ خلافت دہرانے کے بعد مکرم امیر صاحب ضلع نے استقبالیہ پیش کیا اور یوم خلافت کی اہمیت بیان کی۔ جس کے بعد محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے عام فہم الفاظ میں نہایت پر اثر خطاب فرمایا اور خلافت سے متعلق ہونے والے مختلف سوالات اور اعتراضات کے نہایت مدلل اور موثر جوابات دیئے۔ جلسے کی کل حاضری 130 تھی جلسہ کے آخر میں تمام حاضرین میں یوم خلافت کی خوشی میں خوبصورت ڈبوں میں بند مٹھائی تقسیم کی گئی چونکہ لجنہ اجلاس میں حاضر نہ ہوسکی تھی اس لئے مٹھائی کے کچھ ڈبے گھروں میں بھی بھجوائے گئے نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد مقامی جماعت نے مرکزی مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی اس کے بعد محترم ناظر صاحب بیت الذکر ملوٹ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے اور اسے دیکھ کر خوشنودی کا ظہار فرمایا۔

بیت الذکر اسلام آباد میں جلسہ

اسلام آباد شہر اور نیشنل ہیلتھ کالونی کے لئے جلسہ یوم خلافت بیت الذکر اسلام آباد میں 5:30 بجے نماز عصر کی ادائیگی کے بعد شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ مبشر احمد صاحب نے کی اور نظم مکرم کیپٹن منور احمد صاحب نے پڑھی۔ عہد خلافت دوہرانے کے بعد محترم امیر صاحب نے مختصر خطاب میں یوم خلافت کی اہمیت بیان کی۔ محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے اپنے پُر اثر خطاب میں خلافت پر کئے جانے والے مختلف سوالات اور اعتراضات کے جوابات قرآن کریم اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تحریرات سے دیئے۔ جو دلوں پر اثر کرنے والے اور خلافت کے مخالفین کا منہ بند کرنے والے تھے۔ جلسہ کی کل حاضری تقریباً 270 تھی۔ محترم شاہ صاحب کے خطاب کے بعد ایک تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی جس میں گذشتہ سال کے روحانی خزائن جلد 19 کے فائنل امتحان میں اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں میں محترم ناظر صاحب نے انعامات تقسیم کئے اختتامی دعا 7 بجے ہوئی جس کے بعد تمام شرکاء کی چائے اور شیرینی سے تواضع کی گئی۔

جلسہ یوم خلافت وڈائمنڈ جوبلی مجلس انصاراللہ منعقدہ 27 مئی 2015

مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام یوم خلافت اور ڈائمنڈ جوبلی انصار اللہ کی مناسبت سے ایک جلسہ مورخہ 27 مئی 2015 بروز بدھ بعد نماز عصر بیت الذکر میں منعقد ہوا۔جس میں مرکز سے مکرم ومحترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان خصوصی طور پر تشریف لائے تھے۔مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کی منظوری اور ہدایت کے تحت اس جلسہ میں خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔اور اس طرح یہ جلسہ پوری جماعت اسلام آباد کا ایک نمائندہ اجتماع تھا۔جلسہ کے لئے بیت الذکر کے مین ہال کو خلافت کی اہمیت وبرکات اور ڈائمنڈ جوبلی انصار اللہ کی مناسبت سے خلفائے احمدیت کے ارشادات وفرمودات پر مشتمل دیدہ زیب بینرز سے سجایا گیا تھا۔ پروگرام کے مطابق نماز عصر کے بعد تقریباً پونے چھ بجے مکرم ومحترم حافظ مظفر احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔مکرم محمد عامر اشرف صاحب نے سورۃ النور کی آیت 52 تا 57 کی تلاوت کی اور پھر ان آیات کا ترجمہ پیش کیا۔اس کے بعد مکرم کیپٹن منور احمد صاحب نے کلام محمود سے منظوم کلام پیش کیا۔ بعد ازاں سب سے پہلے مکرم ومحترم خالد سیف اللہ صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع اسلام آباد نے اپنے خیر مقدمی کلمات میں مکرم ومحترم حافظ مظفر احمد صاحب کا شکریہ ادا کیا جو انتہائی مصروفیات کے باوجود اس جلسہ میں شرکت کے لئے مرکز سلسلہ سے خصوصی طور پر تشریف لائے تھے۔آپ کے بعد مکرم ومحترم مرزا ناصر محمود صاحب مربی ضلع نے ''تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔آپ نے قرآن وحدیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کے ارشادات وفرمودات کے حوالہ جات پیش کرتے ہوئے احباب جماعت بالخصوص والدین کو اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

جلسہ کے دوسرے مقرر مکرم عبدالمنان فیاض صاحب تھے۔ان کی تقریر کا عنوان تھا۔''خلافت کا استحکام اور ہماری ذمہ داریاں'' ۔آپ نے خلفائے احمدیت کے ارشادات کے حوالوں سے

اطاعت امام کی اہمیت و برکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر کے بعد ایک خادم ملک صادق احمد صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔ جس کے بعد مکرم ومحترم حافظ مظفر احمد صاحب نے اپنے کلیدی خطاب کا آغاز فرمایا جو تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔ آپ نے سورۃ نور کی آیت **و اطیعو الرسول لعلکم ترحمون** کی تلاوت کرتے ہوئے اطاعت رسول کی حقیقت اور اصل مفہوم کو ایمان افروز واقعات کی روشنی میں واضح فرمایا۔ اپنی تقریر کے آغاز میں آپ نے فرمایا کہ الحمدللہ کہ مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد کو یوم خلافت اور ڈائمنڈ جوبلی انصاراللہ کی مناسبت سے شایان شان رنگ میں جلسہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ یہ اسلام آباد کی جماعت اور افراد جماعت کا خلافت سے محبت وعقیدت کا اظہار بھی ہے اور دراصل ہمارا حق بھی ہے کیونکہ 1400 سال بعد خلافت علیٰ منہاج نبوۃ قائم ہوئی۔ آنحضور ﷺ کے وصال کے بعد 30 سال تک خلافت راشدہ رہی مگر پھر صدیوں کے انتظار کے بعد وہ دن آیا جب آنحضور ﷺ کی پیشگوئی کے عین مطابق ایک بار پھر خلافت کا بابرکت نظام قائم ہوا۔ اور جسے قائم ہوئے آج 107 سال ہوگئے ہیں آج سے سات سال قبل ہم نے اس کا صد سالہ جشن منایا اور آج ہم ایک بار پھر یوم خلافت منا کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہے ہیں یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر آنیوالا دن خلافت کی برکت کے باعث ہمارے لئے ترقیات کا ایک نیا سنگ میل ہوتا ہے اور ہماری خوشیوں میں اضافہ کرتا ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا شعور بھی دیتا ہے۔

محترم حافظ مظفر صاحب نے اپنے خطاب کے آخر میں جماعتی روایات کے مطابق خلافت کی حفاظت و استحکام کے لئے تن من دھن قربان کرنے کے سلسلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا مقرر کردہ عہد وفائے خلافت پڑھا اور تمام حاضرین جلسہ نے اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر آپ کے ساتھ یہ عہد دہرایا۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق اس جلسہ کے انتظامات اور اس کی کامیابی کے لئے کام کرنے والے منتظمین میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ صدر جلسہ کی درخواست پر مکرم ومحترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ نے انعامات تقسیم فرمائے۔ اس موقع پر مجلس انصاراللہ ضلع



2013-16ء مجلس عاملہ کے ممبران کا محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب
امیر ضلع وشہر کے ساتھ گروپ فوٹو



صدران حلقہ جات اسلام آباد شہر کا محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب
امیر ضلع وشہر کے ساتھ گروپ فوٹو



21 مئی 2017ء جلسہ یوم خلافت جماعت احمدیہ اسلام آباد کے چند مناظر



شرکاء جلسہ محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ کی قیادت میں جماعتی عہد خلافت دوہرا رہے ہیں



بچے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ پیش کر رہے ہیں

اسلام آباد کی طرف سے محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان، محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب، محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر ضلع اسلام آباد کو بھی ڈائمنڈ جوبلی سوونیئر پیش کئے گئے۔ بعد ازاں دعا کے ساتھ یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ صدر جلسہ کی درخواست پر مکرم ومحترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کروائی۔ اور یوں تقریباً ساڑھے آٹھ بجے رات جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس کے بعد تمام حاضرین جلسہ نے مکرم ومحترم حافظ مظفر احمد صاحب کی اقتداء میں مغرب وعشا کی نمازیں ادا کیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد تمام شرکاء مرد وزن میں جوس اور شیرینی تقسیم کی گئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کی حاضری بشمول خواتین وبچگان 500 سے زیادہ تھی۔

عہدیداران کے لئے ریفریشر کورس کا انعقاد

جماعت احمدیہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام عہدیداران مجلس عاملہ، صدران حلقہ جات اور سیکرٹریان کا ریفریشر کورس مورخہ 16/15 اگست 2015 بروز ہفتہ اور اتوار بیت الذکر میں منعقد ہوا۔ اس ریفریشر کورس کا پہلا سیشن مورخہ 15 اگست 2015 بروز ہفتہ بعد نماز عصر ساڑھے پانچ بجے شام مکرم محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر ضلع کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ کورس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد دعا ہوئی۔ بعدہٗ مکرم خالد سیف اللہ صاحب جنرل سیکرٹری نے اس ریفریشر کورس کی غرض وغایت بیان کی۔ بعد ازاں سیکرٹریان مال، تحریک جدید، وقف جدید، وصایا، امین، جائیداد اور صنعت وحرفت نے اپنے اپنے شعبہ کے بارے میں بریفنگ دی اور حاضرین کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ اس سیشن میں 122 عہدیداران حاضر تھے۔ نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد شرکاء کی تواضع ریفریشمنٹ سے کی گئی۔

دوسرا سیشن

کورس کا دوسرا سیشن مورخہ 16 اگست 2015 بروز اتوار صبح دس بجے مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم فہیم الدین ارشد صاحب نے کی۔ اس سیشن میں جنرل سیکرٹری صاحب کے علاوہ سیکرٹریان تربیت نو مبائعین، امور خارجہ، تعلیم، تعلیم القرآن وقف عارضی، دعوت الی اللہ، رشتہ ناطہ، اصلاح وارشاد، امور عامہ اور وقف نو نے بذریعہ پراجیکٹر بریفنگ دی اور حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے۔ آخر میں مکرم محترم امیر صاحب نے خطاب فرمایا اور بالخصوص تین باتوں کی طرف توجہ دلائی۔ اول یہ کہ صدران حلقہ جات اپنے حلقہ میں باقاعدگی سے اجلاس عام بلائیں دوسرا یہ کہ اپنی عاملہ کا اجلاس باقاعدگی سے بلایا کریں۔ اور تیسرا یہ کہ اصلاحی کمیٹی کے اجلاس بھی تواتر سے بلائیں۔ آپ نے اس موقع پر مجلس مشاورت 2015 کی سفارشات سے متعلق بھی مختصر بریفنگ دی۔ محترم امیر صاحب نے فرمایا وقف عارضی میں بہت کمی ہے۔ ٹارگٹ 329 ہے۔ ہر حلقہ اپنی تجنید کا 1 / 4 حصہ وقف عارضی میں شامل کرے۔ موصی احباب بھی وقف کریں۔ بدرسوم کے خلاف پمفلٹ گھر گھر پہنچایا جائے۔ ہفتہ وار نفلی روزہ میں بہت کمی ہے۔ حضور انور کی تحریک پر عمل کرتے ہوئے دو نوافل روزانہ پڑھیں یہ ریفریشر کورس 2 بجے تک جاری رہا۔ اور دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ نماز ظہر اور عصر کی ادائیگی کے بعد شرکاء کو ظہرانہ پیش کیا گیا۔ دوسرے دن کی نشست میں 143 عہدیداران شامل ہوئے۔

بہارا کہو میں ”بیت الرحمن“ کا قیام۔۔افتتاحی تقریب

وفاقی دارالحکومت اسلام آباد سے مری کی طرف جانے والی شاہراہ پر تقریباً بیس کلومیٹر کے فاصلہ پر بہارا کہو نام کا ایک گاؤں قدیم سے آباد تھا تاہم دارالحکومت کے قیام سے اس گاؤں کو چار چاند لگ گئے اور یہ دیکھتے ہی دیکھتے ایک نئے اور بڑے شہر میں تبدیل ہو گیا۔ جواب اسلام آباد کے گردونواح اور قرب وجوار میں وجود میں آنے والی نئی بڑی بڑی بستیوں اور کالونیوں میں شمار ہوتا ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے بہارا کہو میں جواب جماعت اسلام آباد کا ایک حلقہ ہے کئی احمدی گھرانے آباد ہیں۔ احباب جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد کے باعث اس حلقہ میں ایک بڑے نماز سنٹر اور مربی ہاؤس کی ضرورت بڑی شدت سے محسوس کی جا رہی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے غیب سے سامان پیدا فرمائے اور یہاں ''بیت الرحمن'' کا قیام عمل میں آیا مورخہ 20 ستمبر 2015 بروز اتوار ''بیت الرحمن'' کے افتتاح کی بابرکت تقریب منعقد ہوئی جس میں ناظر اعلیٰ و امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خصوصی نمائندہ کی حیثیت سے شرکت فرمائی۔ افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے بہارا کہو آمد کے فوراً بعد آپ نے ''بیت الرحمن'' کے اندر دیوار پر نصب خوبصورت افتتاحی تختی کے سامنے کھڑے ہو کر پُرسوز اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے بعد آپ نے محترم امیر صاحب اور دونوں نائب امراء کے ہمراہ اس بلڈنگ کا معائنہ فرمایا۔ اور اس کی خوبصورتی کی تعریف فرمائی۔ ازاں بعد افتتاحی تقریب کا آغاز تقریباً ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر ہوا۔

اس تقریب میں مکرم و محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر ضلع محترم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر مکرم کموڈور (ر) شبیر احمد صاحب نائب امیر کے علاوہ مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی ضلع اور جماعت اسلام آباد سے چند نامزد عہدیداران اور بہارا کہو، بیگوال اور ملوٹ کے محدود تعداد میں نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ جن کو اس تقریب میں شرکت کے لئے خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم فہیم الدین ارشد صاحب نے کی آپ نے تلاوت کردہ آیات کا ترجمہ بھی پیش کیا۔ مکرم ماسٹر محمد افضل صاحب نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں مکرم و محترم امیر صاحب نے اپنے مختصر خیر مقدمی خطاب میں سب سے پہلے مکرم و محترم ناظر صاحب اعلیٰ کا شکریہ ادا کیا جو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی نمائندہ کی حیثیت سے تقریب میں شرکت کے لئے خاص طور پر تشریف لائے تھے۔ محترم امیر صاحب نے ''بیت الرحمن'' کی تعمیر کا پس منظر بیان کرتے ہوئے

فرمایا:۔

جماعت احمدیہ اسلام آباد کا ہر مرد وزن، پیر و جواں آج بہت خوش اور شاد و مسرور ہے کیونکہ ہم آج ایک بار پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیش گوئی ’’وسع مکانک‘‘ کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے جس نے ہمیں حضور علیہ السلام کے اس الہام اور الٰہی وعدے کو پورا کرنے کے لئے آلہ کار بنایا اور ہمیں یہ خوبصورت مشن ہاؤس بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔

الحمدللہ علی ذالک

آج کی یہ تقریب سعید اللہ تعالیٰ کی اسی نعمت اور انعام کا شکر ادا کرنے اور تحدیث نعمت کا ہی ایک ذریعہ اور موقع ہے۔

محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ بہارا کہو کا یہ علاقہ جس میں ہم اس وقت بیٹھے ہیں۔ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کا مضافاتی علاقہ ہے۔ گزشتہ چند برسوں میں جو چند نئی اور بڑی بستیاں وفاقی دارالحکومت کے گردونواح میں آباد ہوئی ہیں۔ بہارا کہو ان میں سرفہرست ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام آباد کی ہر نئی بستی میں احمدی احباب کے بھی گھر ہیں۔ کہیں کم اور کہیں زیادہ۔ بہارا کہو کے علاقے میں بھی تقریباً چالیس گھر احمدی احباب کے ہیں۔ اور یہ ہماری جماعت کے چند بڑے بڑے حلقہ جات میں شمار ہوتا ہے۔ اتنی کثیر تعداد میں احمدی آبادی کی موجودگی کے باعث اس علاقہ میں جماعت کے مردوں، عورتوں اور بچوں کی تربیت کے لئے ایک بڑے نماز سینٹر کی ضرورت بڑی شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔ اور اس کے لئے دعا کے ساتھ ساتھ کوششیں بھی جاری تھیں۔ خاکسار کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی مسلسل دعا کی درخواست کی جا رہی تھی۔ سو اللہ تعالیٰ نے ہماری دعاؤں اور تضرعات کو قبول فرمایا اور آج ہم اس مشن ہاؤس کی شکل میں ان دعاؤں کا ہی پھل کھانے کی توفیق پا رہے ہیں۔

’بیت الرحمن‘‘ کے قیام کے ضمن میں آپ نے فرمایا کہ جماعت اسلام آباد کے ایک مخلص

خاندان کی خاتون مکرمہ نعیمہ ملک صاحبہ جو اسوقت بفضل تعالی یہاں موجود ہیں، کی تحریک پر ان کے دو بیٹوں مکرم سلمان ناصر صاحب اور مکرم عرفان ناصر صاحب نے اپنے مرحوم والد مکرم ناصر احمد ملک صاحب کی طرف سے بہارا کہو میں مرحوم کی یادگار کے طور پر نماز سینٹر کے لئے ایک کنال کا یہ پلاٹ خریدا۔اوراس پر ایک بڑی ''بیت'' مربی ہاؤس اور گیسٹ ہاؤس کی تعمیر کا نقشہ بنوایا مکرم سلمان ناصر صاحب نے کچھ عرصہ قبل لندن میں حضور انور سے ملاقات میں حضور سے اس نقشہ کی منظوری بھی حاصل کر لی تھی۔ چنانچہ بعد ازاں محترمہ نعیمہ ملک صاحبہ اور آپ کے دونوں بیٹوں نے نہ صرف اپنے خرچ پر یہ خوبصورت بلڈنگ تیار کر کے جماعت کے حوالے کی بلکہ ''بیت'' مربی ہاؤس اور گیسٹ ہاؤس کے لئے درکار سہولتوں اور فرنشنگ کی تمام اشیاء بھی فراہم کیں۔خاکسار کی طرف سے حضور انور سے اس بیت کا نام تجویز فرمانے کی درخواست کی گئی تھی چنانچہ حضور اقدس نے از راہ شفقت اس کا نام ''بیت الرحمن'' تجویز فرمایا ہے۔

محترم امیر صاحب نے فرمایا! خدا کے فضل سے اس خاندان کا تعلق حضرت مسیح موعودؑ کے رفقاء سے ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک رفیق حضرت برکت علی صاحب مکرم سلمان ناصر اور مکرم عرفان ناصر صاحب کی والدہ محترم نعیمہ صاحبہ کے دادا اور حضرت حامد علی صاحب اور حضرت زین العابدین صاحب کے بھائی تھے اس خاندان کی حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ مرحوم سابق امیر جماعت قادیان سے بھی رشتہ داری ہے اسی طرح 1998 میں شہید ہونے والے محترم نصیر احمد ملک صاحب امیر جماعت وہاڑی محترم ملک ناصر صاحب مرحوم کے چچا تھے۔

محترم امیر صاحب نے اس موقع پر محترم عرفان ناصر صاحب کے لئے درخواست دعا کی جو اس وقت تھائی لینڈ میں ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ان کے گردے کی تبدیلی کا آپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا ہے۔ان کی اہلیہ محترمہ نے انہیں اپنا گردہ Donate کیا ہے۔آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے یہ بھی دعا ہے کہ وہ مکرمہ نعیمہ ملک صاحبہ اور ان کے دونوں بیٹوں کو ہمیشہ اپنی حفظ وامان میں رکھے ان کے ہم وغم دور فرمائے اور ان کے کاروبار میں برکت دے اور مرحوم ناصر احمد

ملک صاحب کی مغفرت فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائے۔آمین

محترم امیر صاحب اسلام آباد نے فرمایا کہ بیت الرحمن کے قیام سے بہارا کہو کے حلقے کے احباب جماعت کی ایک بڑی ضرورت پوری ہوگئی ہے وہ یہاں نہ صرف پنج وقتہ نمازیں ادا کرسکیں گے بلکہ اپنے چھوٹے موٹے تربیتی اجتماعات بھی منعقد کرسکیں گے۔ یہاں ایک مستقل مربی کی تعیناتی کے لئے بھی مرکز سے درخواست کی گئی ہے اور امید ہے کہ جلد ''مربی ہاؤس'' بھی آباد ہوجائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس نعمت کا کما حقہ شکر ادا کرنے اور اس نماز سینٹر کو ہمیشہ آباد رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(نوٹ:۔ بعد ازاں نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے مکرم امان اللہ امجد صاحب کی تقرری بطور پہلے مربی سلسلہ بہارا کہو ہوگئی ہے اور آپ نے 3 اکتوبر 2015 سے اپنی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں)۔

محترم امیر صاحب کے خطاب کے بعد نائب امیر مکرم کموڈور (ر) شبیر احمد صاحب نے سلائیڈز کی مدد سے ملوٹ اور بہارا کہو میں بیوت الذکر اور مربی ہاؤسز کے قیام کے بارے میں تفصیل سے بریفنگ دی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مکرم ومحترم ناظر صاحب اعلیٰ نے بہارا کہو آتے ہوئے قبل ازیں محترم امیر صاحب اور دونوں نائب امراء کے ہمراہ ملوٹ کا بھی دورہ کیا اور وہاں نئے تعمیر شدہ معلم ہاؤس کا دعا کے ساتھ افتتاح فرمایا۔

محترم کموڈور (ر) شبیر احمد صاحب نے بتایا کہ 02-2001 میں بیت الذکر ملوٹ کی تعمیر کا کام مکمل ہوا جس پر مجموعی طور پر پونے پانچ لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ 2007 میں اس میں توسیع کی گئی دسمبر 2014 میں یہاں ایک معلم ہاؤس کی تعمیر کا کام شروع ہوا جو اس سال مکمل ہوا اور آج اس کا فتتاح کیا گیا ہے اس پر مجموعی طور پر ساڑھے بارہ لاکھ روپے لاگت آئی ہے۔ جس میں سے دس لاکھ روپے مرکز نے گرانٹ کے طور پر دیئے ہیں اور باقی اڑھائی لاکھ روپے اسلام آباد کی ضلعی جماعت کے طرف سے فراہم کئے گئے۔ بہارا کہو کے حلقہ کے بارے میں آپ نے بتایا کہ بہارا کہو میں 45

احمدی گھرانے ہیں جن کی چھوٹے بچوں سمیت کل تجنید 186 ہے۔ یہاں مختلف گھروں میں چار نماز سینٹر قائم ہیں لیکن ''بیت الرحمن'' کے قیام سے اس حلقہ کے احباب کو ایک بڑا نماز سنٹر مل گیا ہے۔ ''بیت الرحمن'' کے ساتھ تمام سہولتوں سے آراستہ ایک گیسٹ ہاؤس اور ایک مربی ہاؤس بھی ہے۔ آپ نے ''بیت الرحمن'' کی تعمیر کے مختلف مراحل کی سلائیڈز کے ذریعہ سے تفصیل بتائی۔

آپ کے بعد مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ انہیں آج محترم امیر صاحب کے ہمراہ ملاح ملوٹ اور بہارا کہو کو دیکھنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر دو جگہ تعمیرات کا بہت اچھا اور نفیس کام ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اب اسے maintain رکھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے آپ نے فرمایا کہ بیوت الذکر اور ہماری دیگر ساری تعمیرات کا جو اصل اور بنیادی مقصد ہے اور جس کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسلسل اور بار بار توجہ دلا رہے ہیں وہ عبادات بالخصوص نماز باجماعت کی اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادائیگی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی عمارات کی تعمیر کے اسی بنیادی اور اولین مقصد کو بھی پورا کرنے والے ہوں اور ہماری بیوت الذکر کبھی بھی زبان حال سے یہ شکوہ نہ کریں کہ ''ہمیں بنا تو دیا'' مگر کماحقہٗ آباد نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو وسع مکانک کا حکم دیا تو آپ نے اس کی تعمیل میں فوری طور پر اپنے ایک رفیق خاص کو 5 روپے دے کر بٹالہ یا امرتسر بھجوایا اور تعمیر کا کچھ عارضی کام کروایا۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں بھی جس قدر توفیق ہو اس کے مطابق فوری طور پر حضور علیہ السلام کے اس الہام اور الٰہی حکم کے مطابق اپنی تعمیرات میں توسیع کرتے چلے جانا چاہیے۔ وسع مکانک کے حکم کی روز اول سے لے کر آج تک تعمیل ہو رہی ہے ہم اپنے خیال میں ایک بڑی چیز بناتے ہیں تو چند سال نہیں بلکہ چند ماہ ہی میں وہ چھوٹی ہو جاتی ہے اور تنگ پڑ جاتی ہے ایسا نہ صرف حضرت اقدس علیہ السلام کی زندگی میں بلکہ آپ کے بعد تمام خلفاء احمدیت کے ادوار میں بھی ہم نے اس کا مشاہدہ کیا۔ بیوت الذکر اور دیگر عمارات میں مسلسل اور بار بار توسیع کی ضرورت محسوس ہوتی رہی

اور ہر بار جتنی بھی توسیع کی گئی تھوڑے عرصہ بعد یہ ناکافی ثابت ہوئی۔ آپ نے اس کی ایک مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ لاہور کی جماعت نے جب دارلذکر کی تعمیر شروع کی تو بہت سارے لوگوں نے کہا کہ اتنی بڑی بیت کا کیا فائدہ ہے؟ اسے کون بھرے گا؟ لیکن اب یہی دارلذکر تنگ ہوگئی ہے اور اس کے بعد لاہور میں ہی مختلف علاقوں میں کئی ''بیت الذکر'' قائم ہو چکی ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے 1974 کے احمدیہ مخالف فسادات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسے حالات میں جبکہ پورے پاکستان میں احمدیوں کے خلاف قتل وغارت کا بازار گرم تھا ان کے مکان جلائے اور لوٹے جا رہے تھے۔ بھٹو حکومت نے قومی اسمبلی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو طلب کیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے حکومت سے کہا کہ آپ جو پوچھنا چاہتے ہیں وہ ہمیں بتائیں تا کہ ہم کم از کم ایک دن تیاری کر کے اگلے روز اس کا جواب دیں 100 سال پر پھیلے احمدیہ لٹریچر کا میں کوئی حافظ نہیں ہوں کہ ہر سوال کا جواب فوراً دے سکوں مگر حکومت کی طرف سے یہ جواب ملا کہ نہیں۔ اسی وقت سوال ہوگا اور اسی وقت جواب دیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا فرمانا تھا کہ اس وقت مجھے بہت پریشانی ہوئی اور میں ساری رات بے چین رہا اور ایک لمحہ کے لئے بھی سو نہ سکا۔ ساری رات اللہ تعالیٰ سے بہت دعائیں کیں اسی گھبراہٹ اور پریشانی کی رات اللہ تعالیٰ کا یہ الہام ہوا'' وسع مکانک انا کفینٰک المستھزئین کہ اپنے مکان کو وسیع کرو استہزا اور ٹھٹھا کرنے والوں کے لئے ہم کافی ہیں۔ حضور نے اگلے ہی روز مجھے طلب فرمایا اور کہا انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ سے کہو کہ وہ اپنے اپنے گیسٹ ہاؤس بنائیں چنانچہ اس کے بعد کیا ہوا۔ ان سب باتوں کا آپ کو علم ہے وسع مکانک کا حکم آج بھی موجود ہے تاہم جس مقصد کے لئے یہ توسیع عمارات ہو رہی ہے وہ صرف اور صرف یہ ہے کہ ہم اپنی عبادات بالخصوص نماز باجماعت کی پابندی کریں۔ یہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ان 5 روپوں کی ہی برکت ہے کہ آج ہم کروڑوں روپوں کی باتیں کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا حقیقی عبد اور عبادت گزار بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنے خطاب کے بعد محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے دعا کرائی اور اس کے ساتھ ہی یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اس کے بعد تمام حاضرین کے لئے ریفریشمنٹ کا اہتمام کیا گیا تھا جس سے فراغت کے بعد ''بیت الرحمن'' ہی میں نماز ظہر وعصر باجماعت ادا کی گئیں۔ نمازوں سے فراغت کے بعد محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے تین بچوں کی تقریب آمین میں ان سے قرآن مجید کی آخری تین سورتیں سنیں اور پھر دعا کروائی۔ ان بچوں میں عزیزم ھود احمد ساحل اور عزیزم سعود احمد راحل ابن مکرم نور احمد ثاقب صاحب اور عزیزم ولید احمد ریحان (وقف نو) ابن مکرم سعید احمد ریحان صاحب صدر حلقہ شامل تھے۔ یہاں سے فراغت کے بعد مکرم ناظر صاحب اعلیٰ محترم امیر صاحب اور ہر دو نائب امراء کے ہمراہ F-6 میں واقع ایک پرائیوٹ گیسٹ ہاؤس میں تشریف لے گئے۔ جہاں آپ کے لئے ظہرانہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس ظہرانہ میں جماعت کے بعض دیگر عہدیدار بھی مدعو تھے۔

ظہرانے سے تقریباً چار بجے فراغت کے بعد آپ ''بیت الفضل'' میں اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے اور اسی شام کو ربوہ واپس چلے گئے۔

دس مربیان سلسلہ کا بیک وقت دورہ اسلام آباد

جماعت احمدیہ اسلام آباد کی تاریخ میں پہلی مرتبہ 10 مربیان سلسلہ نے مرکز کی ہدایت اور پروگرام کے تحت اکتوبر 2015 میں اسلام آباد کا بیک وقت تفصیلی دورہ کیا۔ اور اسلام آباد شہر کے تمام حلقہ جات کے علاوہ تینوں ضلعی جماعتوں میں گھر گھر جا کر اپنے مفوضہ فرائض اور ذمہ داری کو نبھایا مربیان کرام کے اس دورے کا مقصد احباب جماعت میں انفاق فی سبیل اللہ کے جذبہ کو فروغ دینا اور انہیں اپنی حیثیت اور مالی وسعت اور شرح کے مطابق چندوں کی ادائیگی کی ترغیب دینا تھا۔ اس سلسلہ میں قبل ازیں مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے اسلام آباد کا دورہ کیا اور مورخہ 2 اکتوبر 2015 کو اپنے خطبہ جمعہ میں مالی قربانیوں کے سلسلہ میں باشرح چندوں کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ انفاق فی سبیل اللہ اور چندوں کی باشرح اور خوشدلی سے ادائیگی کی طرف توجہ دلانا نظارت بیت المال کے ساتھ ساتھ اصلاح وارشاد کا بھی کام ہے کیونکہ اس کا تعلق احباب جماعت کی بنیادی تربیت سے ہے۔ محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کے اس خطبہ

کے اگلے روز جو 10 مربیان سلسلہ مکرم و محترم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ کی قیادت میں اسلام آباد کے دورے پر تشریف لائے ان کے نام یہ ہیں۔

۱۔مکرم سرمد احمد صاحب ۲۔مکرم محمد وسیم مبارک صاحب

۳۔مکرم حافظ سرفراز احمد صاحب ۴۔مکرم انجم احمد صاحب

۵۔مکرم طاہر احمد رشدی صاحب ۶۔مکرم عدنان احمد گل صاحب

۷۔مکرم رفیع احمد خاور صاحب ۸۔مکرم اشفاق صفدر صاحب

۹۔مکرم عبدالقدوس صاحب

مکرم و محترم امیر صاحب اسلام آباد کی نگرانی اور آپ کی ہدایات کے مطابق ان مربیان کرام کے قیام و طعام کے انتظام کے علاوہ فرائض کی انجام دہی کے لئے ان کو ہر ممکن سہولت فراہم کی گئی۔ مربیان کرام کو اسلام آباد کے تمام حلقہ جات اور ضلعی جماعتوں کے دورے میں گھر گھر جانے کے لئے جو شیڈول دیا گیا وہ یہ تھا۔

مکرم سرمد احمد صاحب حلقہ G-8,G-7,G-6

کل گھرانے 98

مکرم محمد وسیم مبارک صاحب حلقہ GHS.M.Town,G-9/3-4,G-9/1-2

کل گھرانے 103

مکرم حافظ سرفراز احمد صاحب حلقہ B.khu, F-8,F-6/7

کل گھرانے 97

مکرم انجم احمد صاحب حلقہ بحریہ ٹاؤن، DHA، سوان گارڈن، PWD

کل گھرانے 104

مکرم طاہر احمد رشدی صاحب حلقہ G-13/15,G-11/1-4,G-11/2-3

کل گھرانے 83

مکرم رفیع احمد خاور صاحب حلقہ I-8/1-4,G-10/1-2,G-10/3-4

کل گھرانے 72

مکرم عدنان احمد گل صاحب حلقہ I-10/1-4,I-10/2-3,I-9

کل گھرانے 80

مکرم اشفاق صفدر صاحب حلقہ E-11,F-11,F-10

کل گھرانے 83

مکرم عبدالقدوس صاحب حلقہ NIH، ملاح ملوٹ، پنڈ بیگوال

کل گھرانے 109

اس دورے کے اختتام پر مورخہ 13 اکتوبر 2015 بروز منگل محترم امیر صاحب کی طرف سے تمام مہمان مربیان کرام کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا جس کے بعد اگلے روز یہ مہمان مرکز سلسلہ واپس چلے گئے۔

جماعت اسلام آباد کی طرف سے بروشرز کی اشاعت

محترم امیر صاحب کی ہدایت کے تحت جماعت اسلام آباد نے احباب جماعت کی آگاہی کے لئے ''شادی بیاہ کی تقریبات کے بارے میں چند ضروری ہدایات'' اور ''ہدایات برائے تجہیز و تکفین و اطلاع ممبران جماعت'' کے عنوانات کے تحت دو بروشر شائع کئے جن میں شادی بیاہ کے موقع پر بدرسومات سے بچنے کے لئے خلفائے سلسلہ کے احکامات اور نکاح فارم پُر کرنے کے لئے ضروری ہدایات درج کی گئیں۔اسی طرح تجہیز و تکفین کے لئے ضروری ہدایات، انتظامات اور اطلاعات کے بارے میں ضروری امور کی وضاحت کی گئی یہ دونوں بروشر محترم امیر صاحب کی ہدایت پر تمام احمدی گھرانوں میں تقسیم کئے گئے۔

ممبران مجلس انتخاب اسلام آباد کا انتخاب برائے سہ سالہ معیاد 19-2016

2016 کا سال جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے عہدیداروں کے سہ سالہ انتخابات کا سال تھا اور نومنتخب عہدیداروں نے مرکز کی منظوری حاصل ہونے کے بعد جولائی 2016 سے آئندہ تین سالوں کے لئے اپنی ذمہ داریاں سنبھالنا تھیں چندہ دہندگان کی تعداد کے مطابق اسلام آباد کی مجلس انتخاب کے ممبران کی تعداد 114 مقرر کی گئی تھی جن میں 57 ممبران ساٹھ سال سے کم اور 57 ممبران 60 سال سے زائد عمر کے ہونا تھے۔ چنانچہ ان 114 ممبران کے انتخاب کے لئے مرکز سلسلہ کی طرف سے ایک ٹیم اسلام آباد بھیجی گئی جس نے 23 اور 24 جنوری 2016 یعنی دو دنوں میں طے شدہ شیڈول کے مطابق انتخابات کرائے ممبران مجلس انتخاب کے لئے اسلام آباد شہر کو 7 مختلف گروپس میں تقسیم کیا گیا تھا ہر حلقہ میں اس کی تجنید کے مطابق مقررہ تعداد میں ممبران کا انتخاب کرایا گیا۔

انتخابات عہدیداران برائے سہ سالہ معیاد (19-2016)

مورخہ 31 جولائی 2016 بروز اتوار بیت الذکر میں مجلس انتخاب جماعت احمدیہ اسلام آباد کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت مکرم ومحترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ منعقد ہوا۔ جس میں آئندہ تین سال کے لئے امیر صاحب اور ان کی عاملہ کے انتخاب کرائے گئے۔

محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب کی بطور امیر جماعت

اگلے تین سال کے لئے تقرری اور ممبران عاملہ کی منظوری

نظارت علیاء کی چھٹی نمبر EL 3297 محررہ 31/8/2016 کے تحت مکرم ومحترم ناظر صاحب اعلیٰ نے عاملہ کے مندرجہ ذیل ممبران کی منظوری دی۔

ا۔امیر	مکرم ڈاکٹر عبدالباری ولد ڈاکٹر کرنل محمد عبدالخالق صاحب
۲۔نائب امیر	مکرم ظفر اقبال قریشی ولد قریشی عبدالحق صاحب

۳۔نائب امیر مکرم کموڈور شبیر احمد ولد پیر ضیاء الدین صاحب
۴۔ جنرل سیکرٹری مکرم محمد یوسف بقاپوری ولد محمد اسماعیل بقاپوری صاحب
۵۔سیکرٹری اصلاح وارشاد مکرم محمد منور ملک ولد رحمت علی صاحب
۶۔سیکرٹری تعلیم مکرم شیخ سلطان احمد ولد مبشر احمد صاحب
۷۔سیکرٹری امور عامہ مکرم کرنل نصیر احمد ولد میاں لطیف احمد صاحب
۸۔سیکرٹری امور خارجہ مکرم فہیم الدین ارشد ولد چوہدری علم دین صاحب
۹۔سیکرٹری وصایا مکرم سید محمود احمد شاہ ولد سید محمد حسین صاحب
۱۰۔سیکرٹری مال مکرم ریاض احمد چوہدری ولد ہدایت علی صاحب
۱۱۔اسٹنٹ سیکرٹری مال مکرم طارق احمد اعوان ولد سعید احمد اعوان صاحب
۱۲۔سیکرٹری تصنیف واشاعت مکرم خواجہ منظور صادق ولد خواجہ غلام احمد صاحب
۱۳۔سیکرٹری صنعت وتجارت مکرم رانا مبشر احمد ولد ولی محمد صاحب
۱۴۔سیکرٹری ضیافت مکرم میجر محمد یوسف ولد محمد یونس خان صاحب
۱۵۔آڈیٹر مکرم مرزا تقی الدین ولد مرزا خورشید احمد صاحب
۱۶۔امین مکرم شریف احمد متو ولد صالح محمد صاحب (نومبر 2016 تک)
۱۷۔محاسب مکرم شیخ سلطان احمد ولد مبشر احمد صاحب

☆۔مرکز کی منظوری سے مندرجہ ذیل عہدیداران بھی مجلس عاملہ کے رکن ہیں۔

۱۸۔سیکرٹری تحریک جدید مکرم طارق احمد اعوان صاحب
۱۹۔سیکرٹری وقف جدید مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب
۲۰۔سیکرٹری دعوت الی اللہ مکرم خلیل احمد طاہر صاحب
۲۱۔سیکرٹری تعلیم القرآن، وقف عارضی مکرم عبد الولی عرفان صاحب
۲۲۔سیکرٹری سمعی وبصری مکرم قاضی محمد اجمل صاحب

۲۳۔سیکرٹری وقف نو مکرم احمد رضوان ملک صاحب

۲۴۔مربی ضلع مکرم مرزا ناصر محمود صاحب

۲۵۔قائد ضلع مکرم مبشر احمد فرخ صاحب

۲۶۔ناظم اعلیٰ انصاراللہ ضلع مکرم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب

سہ سالہ انتخابات کے بعد محترم امیر صاحب کی نئی عاملہ کا پہلا اجلاس

سہ سالانہ انتخابات (یکم جولائی 2016 تا 30 جون 2019) کے بعد مرکز سے محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب کی دوبارہ بطور امیر اور ان کی عاملہ کے ممبران کی منظوری آتے ہی مورخہ 11 ستمبر 2016 بروز اتوار دن گیارہ بجے بیت الذکر میں محترم امیر صاحب کی زیر صدارت عاملہ کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو محترم فہیم الدین ارشد صاحب نے کی۔ جس کے بعد محترم امیر صاحب کی طرف سے نامزد کئے گئے نئے ایڈیشنل جنرل سیکرٹری محترم شیخ نسیم الرحمن صاحب نے اجلاس گذشتہ کی رپورٹ پیش کی۔عاملہ کا آج کا یہ اجلاس مراکز نماز کا جائزہ لینے کی غرض سے خصوصی طور پر بلایا گیا تھا۔چنانچہ بعد ازاں محترم طارق محمود صاحب قائمقام سیکرٹری اصلاح وارشاد نے سلائیڈز کی مدد سے اسلام آباد شہر کے تمام 28 حلقہ جات اور تین ضلعی جماعتوں کے مراکز نماز میں حاضری کا تفصیلی جائزہ پیش کیا۔جس حلقہ کے مراکز نماز کا جائزہ پیش ہوتا۔محترم امیر صاحب اس حلقہ کے صدر یا اس کے نمائندہ کو اس بارے میں پائی جانے والی کمی یا سستی کی طرف توجہ دلاتے۔محترم مربی صاحب ضلع بھی ہر حلقہ کے مراکز نماز کے بارے میں اپنے تاثرات بتاتے عاملہ کا یہ اجلاس ایک بجے برخاست ہوا جس کے بعد تمام حاضرین کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی بعد ازاں ڈیڑھ بجے ظہر وعصر کی نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

صدران حلقہ جات برائے سہ سالہ معیاد (یکم جولائی 2016 تا 30 جون 2019)

مکرم ومحترم امیر صاحب کی منظوری سے سہ سالہ معیاد (یکم جولائی 2016 تا

30 جون 2019) کے لئے صدران حلقہ جات کا انتخاب ہوا جن کے اسمائے گرامی قبل ازیں ''اسلام آباد کا قیام اور ترقی کا سفر'' کے باب میں دیئے جا چکے ہیں۔

جلسہ پیشگوئی مصلح موعود 2016

جماعت احمدیہ اسلام آباد شہر وضلع کے زیر اہتمام جلسہ پیشگوئی مصلح موعود سال 2016 مورخہ 21 فروری 2016 بروز ہفتہ بعد نماز عصر بیت الذکر میں منعقد ہوا۔ جلسہ میں شرکت کے لئے مکرم ومحترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ خصوصی طور پر ربوہ سے تشریف لائے تھے اور آپ ہی کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی مناسبت سے بیت الذکر کے مین ہال کو متعدد بینروں سے خوبصورتی سے سجایا گیا تھا مہمان خصوصی کے ساتھ سٹیج پر مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر جماعت ،مکرم ومحترم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر مکرم ومحترم کموڈور شبیر احمد صاحب نائب امیر ،مکرم ومحترم مرزا ناصر محمود صاحب مربی ضلع اور مکرم ومحترم محمد منور ملک صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد تشریف فرما تھے جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا مکرم محمد اشرف عامر صاحب نے چند قرآنی آیات کی تلاوت کی اور ان کا ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں ایک خادم مکرم محمد علی بٹ صاحب نے درثمین سے

''بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا جو ہوگا ایک دن محبوب میرا''

والی نظم کے چند اشعار ترنم سے پڑھ کر سنائے۔ آپ کے بعد مکرم محمد منور ملک صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے اس دوران سکرین پر پیشگوئی کے الفاظ ساتھ ساتھ سلائیڈز پر نمایاں کر کے دکھائے گئے بعد ازاں ایم ٹی اے اسلام آباد شعبہ سمعی بصری کی طرف سے حضرت مصلح موعود کی زندگی اور کارناموں پر بنائی گئی ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی جو

احباب جماعت نے بڑے انہماک سے دیکھی اور سب کے لئے ازدیادایمان کا باعث بنی۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق مکرم ومحترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے تقریباً ساڑھے پانچ بجے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔آپ نے اپنی تقریر کے شروع میں احباب جماعت کو کتب حضرت مسیح موعود کے مطالعہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ دشمن ہمیں اور ہماری نسلوں کو احمدیت سے دور اور لاتعلق رکھنے کے لئے ہر قسم کے حربے اور ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے ہماری اذان پر پابندی ہے، اسلامی شعار اپنانے پر پابندی ہے اور اب حکومت کی طرف سے حضرت مسیح موعود السلام کی کتب ''روحانی خزائن'' پر پابندی لگائی گئی ہے تاکہ ہم ان کتب کو نہ چھاپ سکیں نہ اپنے پاس رکھ سکیں اور نہ پڑھ سکیں۔اور یوں آہستہ آہستہ ہم اس پاکیزہ تعلیم کو بھول جائیں جس سے حضور علیہ السلام کی یہ کتب بھری پڑی ہیں۔آپ نے فرمایا کہ دشمن کی ان کوششوں کو ناکام بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ترقی یافتہ دنیا کے جدید وسائل سے استفادہ کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ان روحانی خزائن کو اپنے دلوں اور سینوں میں محفوظ کریں محترم ناظر صاحب نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حیات مبارکہ کے آخری حج یعنی حجۃ الوداع کے موقع پر خطاب فرماتے ہوئے حاضرین کو یہ نصیحت فرمائی تھی کہ آج جو لوگ یہاں بیٹھے ہیں وہ میری آج کی بیان کردہ باتوں کو ان لوگوں تک پہنچائیں جو آج یہاں موجود نہیں۔حضرت مصلح موعود بھی بارہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی تعمیل میں جماعت کو یہ نصیحت فرماتے رہے ہیں کہ وہ خدا اور رسول کی جو باتیں بھی اپنی مجلسوں اور جلسوں میں سنیں وہ انہیں آگے دوسروں تک پہنچایا کریں مگر ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم ان باتوں کو آگے بیان نہیں کرتے محترم ناظر صاحب نے فرمایا کہ ہمیں اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے وقت کا تقاضا ہے کہ ہم یہاں جو سنیں اور سیکھیں اسے آگے اپنے گھروں اپنے بچوں اور دیگر دوستوں تک پہنچائیں۔

محترم سید محمود احمد شاہ صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ محض ایک بیٹے کی پیدائش کی خوشخبری ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا بڑا نشان اور ثبوت ہے جسے ہم نے اپنی

آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا۔ پیشگوئی حضرت مصلح موعود میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدے کئے تھے انکا ایک ایک لفظ حضرت مصلح موعود کی بابرکت ذات میں پورا ہوا جسے اپنوں اور غیروں سب نے دیکھا اور تسلیم کیا۔ پیشگوئی کے عین مطابق آپ واقعی دل کے حلیم تھے آپ سے دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوا اور آپ نے دنیا کے کناروں تک شہرت پائی۔ محترم ناظر صاحب نے حضرت مصلح موعود کے علم القرآن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کوئی غیر احمدی مولوی یا عالم دین ایسا نہیں جس کے پاس حضرت مصلح موعود کی بیان فرمودہ تفسیر کبیر نہ ہو۔ گویا دشمن بھی آپ کے علم کلام سے چوری چھپے استفادہ کرتے ہیں۔ مگر ہم خود اس طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دے رہے۔ حضور کی تفاسیر۔ تقاریر۔ خطابات اور خطبات وہ علمی خزائن ہیں جن سے ہمیں کماحقہ فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔

محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے حضرت مصلح موعود کی قومی وملی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے 1928 سے پورے ہندوستان میں سیرت النبی کے جلسوں کے آغاز، تحریک آزادی کشمیر، تحریک پاکستان، مسئلہ فلسطین، شدھی کی تحریک، مستحکم نظام جماعت اور ذیلی تنظیموں کے قیام، تحریک جدید / وقف جدید اور آپ کی دیگر تحریکات پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ حضرت مصلح موعود کی دور رس نگاہوں نے دنیا کے تمام مسائل کا حل پیش کیا اور خواہ سیاسی ہو یا اقتصادی ہر مسئلہ میں ملک وقوم اور دنیا کی راہنمائی فرمائی۔ محترم ناظر صاحب نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود کے بارے میں یہ پیشگوئی تھی کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ آج ہم اس کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں خلافت سے وابستگی اور اطاعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے محترم ناظر صاحب نے فرمایا ہماری بقا ااور ہمارا مستقبل نظام خلافت سے وابستہ ہے ہمارے بزرگوں نے خلافت اور خلیفہ وقت کی جس طرح کامل اور مکمل اطاعت کی اور کامیاب ہوئے ہمیں بھی ان نمونوں کو مشعل راہ بناتے ہوئے خلافت کا کامل مطیع، فرمانبردار اور خلیفہ وقت کا سلطان نصیر بننا ہوگا۔ فاضل مقرر کا یہ ایمان افروز اور دلنشیں خطاب تقریباً 6 بجے ختم ہوا آپ کے بعد مکرم محترم امیر صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں

مہمان خصوصی اوراحباب جماعت کا جلسہ کو کامیاب بنانے پرشکریہ ادا کیا آپ نے جلسہ کی حاضری پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے منتظمین کو مبارک باد دی آپ نے محترم ناظر صاحب کی اس تلقین کو دہرایا کہ ہم نے جو جو باتیں یہاں سنی ہیں وہ ان لوگوں تک ضرور پہنچائیں جو آج اس جلسہ میں نہیں آ سکے۔ محترم امیر صاحب کے ان اختتامی کلمات کے بعد مکرم ومحترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کرائی اور سوا چھ بجے شام یہ بابرکت تقریب اختتام کو پہنچی۔ بعدازاں مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کی گئیں جس کے بعد تمام شرکاء جلسہ کے لئے بیت الذکر کے صحن میں ریفریشمنٹ کا اہتمام کیا گیا تھا۔

نوٹ۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جلسہ میں سیکورٹی خدشات کے باعث لجنہ اور دس سال سے کم عمر بچوں کو شرکت کی اجازت نہیں تھی تاہم اس کے باوجود حاضری 500 کے قریب رہی۔ جلسہ کے لئے خدام الاحمدیہ کی طرف سے بیت الذکر کے اندر و باہر نیز پارکنگ ایریا میں سیکورٹی کے خصوصی انتظامات کئے گئے تھے۔

جلسہ یوم مسیح موعودؑ ـــــــ سال 2016

جماعت احمدیہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام یوم مسیح موعودؑ کے سلسلہ میں ایک جلسہ عام مورخہ 20 مارچ 2016 بروز اتوار بعد نماز عصر بیت الذکر میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے کی۔ اس جلسہ کے لئے بیت الذکر کے مین ہال کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دعاوی، آپ کو ملنے والی الٰہی بشارتوں اور حضور کی صداقت کی تائید میں ظاہر ہونے والے خدائی نشانات کے بارے میں حضور علیہ السلام کی تحریرات پر مشتمل بینرز کے ساتھ خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ سٹیج پر مہمان خصوصی کے ساتھ مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد، نائب امراء مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب ومکرم ومحترم کموڈور (ر) شبیر احمد صاحب کے علاوہ مکرم مرزا ناصر محمود احمد صاحب مربی ضلع اور مکرم محمد منور ملک صاحب سیکرٹری

اصلاح وارشاد بھی تشریف فرما تھے۔جلسہ کی کارروائی ٹھیک 5 بجے سہ پہر تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔مکرم فہیم الدین ارشد صاحب نے تلاوت کی اور ترجمہ پڑھ کر سنایا۔جس کے بعد مکرم کیپٹن منور احمد صاحب نے درثمین سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے پاکیزہ منظوم کلام

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر وسپاس

وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

کے چند اشعار ترنم سے پڑھ کر سنائے۔

بعدازاں سیکرٹری اصلاح وارشاد مکرم محمد منور ملک صاحب نے دس شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں۔ شعبہ سمعی وبصری کی طرف سے حضور علیہ السلام کی مقرر کردہ ان شرائط بیعت کو حاضرین کی سہولت کے لئے ساتھ ساتھ بڑی سکرین پر بھی نمایاں کر کے دکھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔اس کے بعد شعبہ سمعی و بصری کی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دعویٰ ماموریت۔23 مارچ 1889 کو جماعت کے قیام اور بعدازاں اس کی ترقی اور روشن مستقبل کے حوالہ سے ایک معلوماتی ڈاکومنٹری دکھائی گئی جسے حاضرین نے بڑے انہاک اور توجہ سے دیکھا اور انکے لئے از دیاد ایمان کا باعث ہوئی۔بعدہٗ صدر جلسہ مکرم ومحترم سید محمود احمد شاہ صاحب نے 5 بجکر 35 منٹ پر اپنے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ 23 مارچ کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں غیر معمولی اہمیت کا دن ہے کیونکہ یہ وہ دن ہے جب جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔یہی وہ دن ہے جب قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق اُس رجل فارس نے تمام ادیان باطلہ پر اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا جس کا صدیوں سے انتظار کیا جارہا تھا۔محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق دین کو زندہ کرنا اور شریعت کا قیام تھا۔اور حضور علیہ السلام کو نبوت کا یہ عالی مقام اپنے آقا ومطاع حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع ،مکمل اطاعت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کلیتاً فنا ہونے کے نتیجہ میں ملا۔آج کے اس مادی

دور میں ایک طبقہ آپ علیہ السلام کی نبوت پر اعتراض کرتا ہے اور ہماری نئی نسل کے ذہنوں میں مختلف طریقوں اور ہتھکنڈوں سے شکوک وشبہات پیدا کر کے اسے جماعت سے دور لے جانے کی کوشش کر رہا ہے۔

اس لئے 23 مارچ کا دن منانا بہت ضروری ہے تا کہ ہم اپنے بچوں اور نئی نسل کو یہ بتا سکیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اور آپ کی پیشگوئیوں کے عین مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو اس زمانے میں آپؐ کے ایک غلام کی حیثیت سے امتی نبی بنا کر بھیجا تا دین اسلام کا دنیا میں بول بالا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ اعلیٰ مقام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا ہونے اور آپؐ کی کامل پیروی اور اتباع کرنے کے نتیجہ میں عطا کیا۔ فاضل مقرر نے اس موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں حضور علیہ السلام نے یہ بات واشگاف الفاظ میں بیان فرمائی ہے کہ وہ پورے صدق دل سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبین مانتے ہیں۔ آپ آخری شرعی نبی اور آپؐ کی شریعت آخری شریعت ہے۔ محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی تائید میں ظاہر ہونے والے بعض الٰہی نشانات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس وقت جبکہ آپ قادیان کی گمنام اور دور افتادہ بستی میں رہتے تھے یہ بشارت دی کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ اس کے بعد آپ کی آواز کو دبانے کے لئے مخالفین نے کیا کچھ نہیں کیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے قدم قدم پر آپ کی مدد اور نصرت فرمائی اور آج نہ صرف دنیا کے کناروں تک آپ کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ بلکہ 200 سے زائد ممالک میں احمدیت مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکی ہے حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنے منظوم کلام میں اس ترقی کا خود ان اشعار میں ذکر فرمایا ہے

میں تھا غریب و بےکس و گمنام و بے ہنر   کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرہ بھی نظر نہ تھی   میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا   اک مرجع خواص یہی قادیان ہوا

مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ایک اور بڑا نشان یہ ہے کہ آپ نے دنیا کو خدا کی ہستی کا ثبوت دیا آپ نے اس مادی دنیا میں لوگوں کو خدا سے ملایا۔ آج بھی خدا کا اپنے بندوں سے کلام کرنا اس کی ہستی کا بڑا ثبوت ہے۔ فاضل مقرر نے حضور علیہ السلام کی صداقت کے نشانات کا ذکر کرتے ہوئے خطبہ الہامیہ کو یاد دلایا۔ آپ نے فرمایا کہ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ نے عربی زبان سے نابلد ہونے کے باجود فصیح و بلیغ عربی میں قرآن مجید کی تفسیر لکھ کر اہل عرب کو مقابلہ کا چیلنج دیا مگر آج تک کوئی مقابلہ کے لئے نہیں آیا۔ اسی طرح ڈوئی، لیکھرام، آتھم اور بعض دیگر دشمنان اسلام کی ہلاکت کی قبل از وقت خبر دینا۔ زار روس کی تباہی اور طاعون سمیت کئی دیگر پیشگوئیوں کے پورے ہونے کا فاضل مقرر نے تفصیل سے ذکر کیا۔ آپ نے حضرت اقدسؑ کی سیرت وسوانح کے سلسلہ میں حضورؑ کی ذاتی زندگی میں عجز وانکسار، امانت، دیانت اور خوش خلقی کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے اپنے خطاب کے آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے چند ارشادات پڑھ کر سنائے۔ جن میں حضور نے 23 مارچ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ دن بیعت کی شرائط کے تقاضوں کا جائزہ لینے اور اپنا محاسبہ کرنے کا دن ہے۔ یہ اپنی کمزوریوں اور غلطیوں کا احساس کرتے ہوئے عہد بیعت کی تجدید کا دن ہے۔

فاضل مقرر کا یہ خطاب 6 بج کر بیس منٹ پر ختم ہوا۔ جس کے بعد مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر جماعت نے اپنے مختصر اختتامی خطاب میں صدر جلسہ مکرم ومحترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جو اس جلسہ میں شرکت کے لئے خصوصی طور پر لاہور سے تشریف لائے تھے۔ آپ نے جلسہ کو کامیاب بنانے پر دونوں نائب امراء صاحبان اور ان کی ٹیم بالخصوص شعبہ سمعی و بصری کا بھی شکریہ ادا کیا۔ محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ اسلام آباد میں کل رات سے شدید بارش اور بعض علاقوں میں ژالہ باری کا سلسلہ جاری تھا جس کی وجہ سے جلسہ کے بارے میں خدشات پیدا ہو رہے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور آج دوپہر کے بعد موسم صاف ہو گیا۔ یہ اسکا فضل اور

احسان ہے کہ ہمارا آج کا یہ جلسہ بڑا کامیاب رہا۔آپ نے فرمایا کہ ہم نے آج کے اس جلسہ میں خاص طور پر ایسے دوستوں کو لانے کی منظم کوشش کی ہے جو جماعتی پروگراموں میں کم کم دکھائی دیتے ہیں۔موجودہ حالات میں اگرچہ محدود پیمانے پر ہی ہمارے جلسے ہوتے ہیں اور خواتین اور بچوں کو آنے کی اجازت نہیں ہوتی لیکن اس کے باوجود آج کے جلسہ میں حاضری خوشکن ہے۔

محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے بھی اس موقع پر جلسہ کی حاضری پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اس بات کا خاص طور پر ذکر فرمایا کہ سب حاضرین بالخصوص بچوں نے بھی جلسہ کا تمام پروگرام پوری توجہ اور انہماک سے سنا ہے جس سے مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔میں اس کے لئے محترم امیر صاحب اور آپ کی ٹیم کو مبارک باد دیتا ہوں۔محترم امیر صاحب کے اس مختصر خطاب کے بعد صدر جلسہ نے دعا کرائی اور اس کے ساتھ ہی یہ بابرکت پروگرام تقریباً ساڑھے چھ بجے شام اختتام پذیر ہوا۔اس کے بعد مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کی گئیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد تمام شرکاء جلسہ کے لئے بیت الذکر کے صحن میں ریفرشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔جلسہ میں حاضری 523 ریکارڈ کی گئی۔جن کی تفصیل یہ ہے انصار 248، خدام 220، اطفال 50، بچے 6، دوسرے اضلاع سے آنے والے مہمان 3۔

نظارت تعلیم کے زیر اہتمام معلوماتی سیمینار کا انعقاد

مورخہ یکم مئی 2016 بروز اتوار بیت الذکر اسلام آباد میں نظارت تعلیم ربوہ کے زیر اہتمام ایک معلوماتی سیمینار مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا فضل احمد صاحب ناظر تعلیم کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ سیمینار منعقد کرنے کا مقصد نظارت تعلیم کے تعلیمی منصوبوں اور پروگراموں کے بارے میں احباب جماعت کو آگاہی فراہم کرنا اور کیریئر پلاننگ کے سلسلہ میں نوجوان طلبہ وطالبات کی راہنمائی کرنا تھا اس سیمینار میں شرکت کے لئے مختلف پروفیشنل کالجز اور یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم طلبہ وطالبات اور انکے والدین اور زندگی کے مختلف فیلڈز کے ماہرین کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ سیمینار میں

احباب جماعت کی کثیر تعداد نے بڑی دلچسپی کا مظاہرہ کیا اور حاضری 498 تھی۔جن میں خواتین کی کثیر تعداد بھی شامل تھی۔

سیمینار کا آغاز تقریباً ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر ہوا سٹیج پر ناظر صاحب تعلیم کے ساتھ دونوں نائب امراء مکرم و محترم ظفر اقبال قریشی صاحب اور مکرم کموڈور شبیر احمد صاحب اور نائب ناظر تعلیم مکرم و محترم حسن منیر صاحب بھی تشریف فرما تھے۔سیمینار کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔جس کے بعد نائب ناظر تعلیم صاحب نے بڑی سکرین/سلائیڈز کی مدد سے نظارت تعلیم کے زیر انتظام چلنے والے تعلیمی اداروں کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔آپ کے بعد مکرم ناظر صاحب تعلیم نے سادہ اور عام فہم الفاظ میں جماعت میں فروغ تعلیم کے لئے نظارت تعلیم کی کاوشوں اور پروگراموں کا مین ہال اور لجنہ ہال میں لگی سکرین پر سلائیڈز کے ذریعہ تفصیل سے ذکر کیا آپ کے خطاب کے بعد سوال و جواب کا طویل سلسلہ شروع ہوا جس میں احباب و خواتین کی گہری دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ وقت کی قلت کے باعث تقریباً پونے تین بجے اسے مجبوراً ختم کرنا پڑا۔بعدازاں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھی گئیں جس کے بعد تمام شرکاء کو جماعت کی طرف سے کھانا پیش کیا گیا یہ سیمینار توقع سے زیادہ کامیاب رہا اور حاضرین کے لئے نہ صرف انکی معلومات میں اضافہ بلکہ ازدیاد ایمان کا بھی باعث بنا۔نظارت تعلیم کی طرف سے اس سیمینار کے بارے میں درج ذیل رپورٹ الفضل میں شائع کرائی گئی۔

سٹوڈنٹس کونسلنگ سیمینار

''احمدی طلبا و طالبات کی راہنمائی کے لئے مورخہ یکم مئی 2016 کو نظارت تعلیم کی طرف سے ضلع اسلام آباد میں ایک سٹوڈنٹس کونسلنگ سیمینار منعقد کیا گیا اس پروگرام میں کل پانچ سو سے زائد افراد نے شرکت کی۔نظارت تعلیم کی طرف سے پانچ افراد پر مشتمل ایک وفد نے اس پروگرام کے انعقاد میں حصہ لیا۔نظارت تعلیم کے پروجیکٹس کے مختصر تعارف کے بعد طلبا کے لئے ایک تفصیلی

پریذنٹیشن پیش کی گئی۔جس میں میٹرک کے بعد سے لے کر Specialization تک مختلف فیلڈز کے چناؤ کے طریق کار کی تفاصیل اور دیگر کیریئرز کا تعارف طلبا کے سامنے رکھا گیا پروگرام کے آخر میں طلبا وطالبات کے ساتھ ان کی تدریس اور تعلیمی مستقبل کے حوالے سے سوال وجواب کی مجلس بھی ہوئی۔‘‘

(روزنامہ الفضل ربوہ 7 مئی 2016)

جلسہ یوم خلافت 2016

جماعت احمدیہ اسلام آباد شہر وضلع کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت طے شدہ پروگرام کے مطابق مورخہ 22 مئی 2016 بروز اتوار بعد نماز عصر ساڑھے پانچ بجے زیر صدارت مکرم ومحترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بیت الذکر میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں مرکز کی خصوصی اجازت اور منظوری سے لجنہ کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی تھی جلسہ کے لئے یوم خلافت کی مناسبت سے بیت الذکر کو بینرز سے خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ سٹیج پر صدر جلسہ کیساتھ مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر جماعت کے علاوہ نائب امراء مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب اور مکرم کموڈور شبیر احمد صاحب، مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی ضلع اور مکرم ملک محمد منور ملک صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد تشریف فرما تھے جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید وترجمہ سے ہوا جو مکرم محمد اشرف عامر صاحب نے کی۔ نظم مکرم کیپٹن منور احمد صاحب نے پڑھی۔ آپ نے ثاقب زیروی صاحب کی مشہور نظم

خلافت سہارا ہے ہم غم زدوں کا　　اسے رکھ سلامت خدائے خلافت

بڑے ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مکرم محمد منور ملک صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد نے رسالہ الوصیت سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی مبارک تحریرات میں سے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں حضورؑ نے اپنی وفات کے بعد جماعت کو قدرت ثانیہ یعنی خلافت حقہ کے قیام کی خوشخبری اور بشارت دی تھی۔ حضور علیہ السلام کی یہ منتخب تحریرات حاضرین کو ساتھ ساتھ سلائڈز پر

دکھانے کا بھی خصوصی انتظام کیا گیا تھا۔اس کے بعد شعبہ سمعی بصری کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ ماموریت، خلافت کے قیام اور پانچوں خلفائے احمدیت کے بابرکت ادوار کے چیدہ چیدہ کاموں اور کارناموں پر مبنی ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی تقریباً 15 منٹ دورانیہ کی یہ ڈاکومنٹری حاضرین جلسہ بالخصوص نوجوانوں اور بچوں کی معلومات میں اضافہ کے علاوہ ان کے ازدیاد ایمان کا بھی باعث بنی۔

ڈاکومنٹری کے اختتام پر چھ بج کر دس منٹ پر صدر جلسہ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب نے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔آپ نے اللہ اور اسکے رسولؐ اور امام وقت کی اطاعت کے فلسفہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اصل اور حقیقی اطاعت وہی ہوتی ہے جو صدق دل اور دلی بشاشت کے ساتھ کی جائے رسول اور خلیفہ وقت کی جو اطاعت اور فرمانبرداری اللہ کے حکم کے مطابق کی جائے اس میں لذت اور سرور ہوتا ہے اور یہ اطاعت غیر مشروط اور بلا چون و چرا ہوتی ہے۔اس سلسلہ میں آپ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مثال پیش کی اور فرمایا کہ آپ نے اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خواب کی تعبیر کو پورا کرنے کے لئے فوراً خود کو ذبح ہونے کے لئے پیش کر دیا اسی طرح اس دور میں بھی حضرت مولوی نور الدین صاحب کی اطاعت امام کی مثالیں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ خلافت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے محترم سید محمود احمد شاہ صاحب فرمایا کہ خلافت ایک حبل اللہ ہے جو اسے مضبوطی سے پکڑے گا وہ ہلاکت سے محفوظ رہے گا یہ ایک شجرہ طیبہ ہے جس کی گھنی چھاؤں کے نیچے آکر انسان ابتلا اور ہر ہم و غم سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور امان میں آجاتا ہے۔

آپ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کے بعض ارشادات پڑھکر اطاعت امام کی اہمیت واضح کی ۔محترم ناظر اصلاح وارشاد نے فرمایا کہ آج امام وقت ہمیں نماز با جماعت میں باقاعدگی، ہفتہ وار نفلی روزوں، چندوں کی بروقت اور پوری شرح کے ساتھ ادائیگی،نوافل، صدقات اور دردمندرانہ دعاؤں کی مسلسل تلقین کر رہا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنا اپنا جائزہ لیں۔ اپنا اپنا محاسبہ کریں اور اطاعت امام کا حق ادا کریں

تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق ہم پر رحم فرمائے اور ہماری مشکلات ومصائب کے ایام ختم ہوں اور ہمیں اپنے پیارے امام کو اپنے ملک اپنے شہر اور اپنے گلی کوچوں میں دیکھنا نصیب ہو۔ فاضل مقرر کا یہ خطاب تقریباً آدھ گھنٹہ سے زائد جاری رہا جس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی ۔اوران 17 انصار وخدام کو انعامات دیئے گئے جنہوں نے روحانی خزائن جلد 17 مکمل کتاب کے امتحان میں اول دوم اور سوم پوزیشنز حاصل کی تھی۔ اس موقع پر جلسہ میں شرکت کرنے والے 100 سے زائد بچوں میں چاکلیٹ بھی تقسیم کئے گئے اس کا مقصد بچوں میں جماعتی پروگراموں سے دلچسپی پیدا کرنا اوران کی حوصلہ افزائی کرنا تھا۔

اس کے بعد محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر ضلع نے اپنے اختتامی کلمات میں محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا جو شدید گرمی کے باوجود سفر کر کے جلسہ میں تشریف لائے اور ہمیں قیمتی نصائح سے نوازا۔آپ نے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے تمام شرکاء ،صدران حلقہ جات، قائد صاحب ضلع اور ناظم اعلیٰ صاحب انصاراللہ۔صدر صاحبہ لجنہ اور سب سے بڑھ کر جلسہ کے منتظم اعلیٰ کموڈور(ر) شبیر احمد صاحب نائب امیر اور آپ کی ٹیم کا شکریہ ادا کیا۔آپ نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ اس بار مرکز کی طرف سے لجنہ کو بھی محدود تعداد میں جلسہ میں شمولیت کی اجازت دی گئی آپ نے بتایا کہ جلسہ کے شرکاء کی تعداد 881 ہے جو ہماری توقعات سے بہت زیادہ ہے ان میں 138 خواتین اور 108 بچے شامل ہیں خدا کرے کہ ہمارے جلسوں اور جماعتی پروگروموں پر عائد پابندیاں ختم ہوں تا کہ ہم اس سے بھی بڑے جلسے کرسکیں۔محترم امیر صاحب نے یہ بھی بتایا کہ آج کے جلسہ کے شرکا کو کھانا جماعت کے ایک مخیر دوست محترم چوہدری فاروق احمد صاحب کی طرف سے پیش کیا جا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ اپنی حفظ وامان میں رکھے اوران کے نفوس واموال میں برکت ڈالے۔

اس کے بعد تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر صدر جلسہ کی قیادت میں جماعتی عہد دہرایا۔عہد دہرانے سے قبل محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ نے اس بات کی وضاحت کی کہ خلافت

احمدیہ کے سو سال پورا ہونے پر 2008 میں حضور انور نے جماعت سے نئے سرے سے ایک عہد بیعت لیا تھا۔ نظارت اصلاح وارشاد نے بعد ازاں حضور سے درخواست کی تھی کہ جس طرح ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کے عہد ہیں اسی طرح ایک جماعتی عہد بھی ہونا چاہیے۔ اور اگر حضور 2008 خلافت جوبلی جلسے پر دہرائے جانے والے عہد بیعت کو معمولی تبدیلی کے ساتھ جماعتی عہد کے طور پر دہرانے کی منظوری دیں تو مناسب ہوگا۔ چنانچہ حضور اقدس نے ازراہ شفقت یہ تجویز منظور فرمائی تھی اور اب یہ عہد جماعتی جلسوں اور پروگراموں میں جماعتی عہد کے طور پر دہرایا جاتا ہے ۔یہی عہد بیعت خاکسار آج آپ کے ساتھ دہرائے گا سب دوست کھڑے ہوکر میرے ساتھ یہ عہد دہرائیں۔ چنانچہ محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کی قیادت میں تمام شرکاء جلسہ نے عہد دہرایا جس کے ساتھ ہی یہ بابرکت جلسہ تقریباً سوا سات بجے دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ بعد ازاں مغرب وعشا کی نمازیں ادا کی گئیں اور نمازوں سے فراغت کے بعد تمام حاضرین جلسہ بیت الذکر کے صحن میں کھانے کے لئے تشریف لے گئے ۔جس کے بعد یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام کو پہنچا۔ **الحمدللہ علی ذالک**

ریفریشر کورس برائے کونسلنگ کمیٹی رشتہ ناطہ

مجلس شوریٰ پاکستان 2015 میں تجویز نمبر 3 خانگی مسائل کے بارہ میں تھی اس تجویز کی بابت فیصلہ جات کی شق نمبر 8 حسب ذیل ہے۔ ’’کونسلنگ کی بہت ضرورت ہے شادی سے پہلے بھی لڑکے اور لڑکی کو سمجھایا جائے اور شادی کے بعد بھی ۔شریعت کو سامنے رکھتے ہوئے شادی کے جملہ امور کی بابت کونسلنگ کی جائے ۔لڑکے اور لڑکی کو انکے فرائض اور ذمہ داریوں کے بارے میں بتایا جائے‘‘ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفارشات منظور فرماتے ہوئے تحریر فرمایا کہ کونسلنگ کی طرف بہت توجہ دیں۔ اس کے لئے معین لائحہ عمل بننا چاہیے مغربی ممالک میں جہاں یہ رائج ہے کافی حد تک مثبت نتائج سامنے آئے ہیں۔

(فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2015 صفحہ 36)

چاہئیں۔

سیکرٹری اصلاح وارشاد نے بتایا کہ اسلام آباد میں کونسلنگ کا یہ نظام شروع سے نافذ ہے شادی کے موقع پر متعلقہ گھروں میں جماعتی طور پر متعلقہ بروشر تقسیم کیا جاتا ہے اور لجنہ اپنے طور پر بھی کونسلنگ کرتی ہے تاہم اب مرکزی ہدایات کے مطابق یہ نظام مؤثر بنایا جارہا ہے اور جماعت احمدیہ اسلام آباد نے ایک رشتہ ناطہ کونسلنگ سند تیار کی ہے جس کو فریقین کی کونسلنگ کے بعد نکاح نامہ کے ساتھ منسلک کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔سیکرٹری اصلاح وارشاد کی تفصیلی بریفنگ کے بعد مکرم و محترم امیر صاحب نے جماعت میں رشتوں کی کامیابی یقینی بنانے کے لئے کونسلنگ کے نظام کو موثر بنانے اور جماعتی روایات کو ہر لحاظ سے ملحوظ رکھنے اوران کی پابندی کرنے کی تلقین فرمائی۔اور شرکاء سے کہا کہ وہ کونسلنگ میں جماعتی نظام کی مدد کریں بعدازاں نماز ظہر سے قبل دعا کے ساتھ یہ سیمینار اختتام پذیر ہوا جس کے بعد شرکا کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

سیمینار میں محترم امیر صاحب کی منظوری سے تمام حلقہ جات سے چنیدہ مردوخواتین کو شرکت کی دعوت دی گئی تھی چنانچہ حاضری 58 تھی۔جن میں 32 مرد اور 26 خواتین شامل تھیں۔

مربی سلسلہ محترم داؤد احمد منصور صاحب کی وفات

تیرہ سال سے زائد عرصہ تک اسلام آباد میں خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق پانے والے مربی سلسلہ محترم داؤد احمد منصور صاحب طویل علالت کے بعد مورخہ 28 جون 2016 بمطابق 22 رمضان المبارک بروز منگل تقریباً پونے چار بجے سہ پہر انتقال کر گئے ۔اناللہ وانا الیہ راجعون

اسلام آباد میں آپ کی تعیناتی مارچ 2002 میں ہوئی تھی اور مئی 2016 تک آپ کو یہاں خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق ملی جس کے بعد آپ اگرچہ مربی سلسلہ کی حیثیت سے اپنے فرائض منصبی سے صدر انجمن سے تو ریٹائرڈ ہو گئے تھے تاہم بوجہ شدید علالت آپ اسلام آباد میں ہی زیر علاج رہے کیونکہ آپ کے لئے کہیں جانا ممکن نہ تھا۔یہ بات قابل ذکر ہے کہ مرحوم تقریباً اڑھائی تین سال سے کینسر کے موذی مرض سے نبردآزما تھے اور چار پانچ روز سے طبیعت بہت زیادہ خراب تھی

لندن میں نماز جنازہ غائب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 جولائی 2016 کو بیت الفضل لندن میں بارہ بجے دن مرحوم داؤد احمد منصور صاحب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

(روزنامہ الفضل 8 اگست 2016)

حالات زندگی

محترم داؤد احمد منصور صاحب مورخہ 15 دسمبر 1951 کو تحصیل وزیر آباد کے ایک گاؤں ''لویری والا'' میں پیدا ہوئے آپ کے والد محترم کا نام میر محمد دین صاحب تھا۔ 1967 میں تقریباً سولہ سال کی عمر میں داؤد احمد منصور صاحب نے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا اور 1974 میں شاہد کی ڈگری حاصل کر کے میدان عمل میں آ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تقریباً 43 سال تک ملک اور بیرون ملک مختلف مقامات پر خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائی۔ مربی سلسلہ کی حیثیت سے آپ کی پہلی تقرری پریم کوٹ ضلع حافظ آباد میں ہوئی۔ جس کے بعد 1975 تا 1981 کوٹلی آزاد کشمیر 1981 تا 1985 غانا مغربی افریقہ 1985 تا 1989 دوالمیال ضلع چکوال 1989 تا 1995 اٹک 1995 تا 1998 راولپنڈی 1998 تا 2002 لاہور 2002 تا دم آخر اسلام آباد میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم ایک خوش اخلاق اور ملنسار انسان تھے ایک موذی مرض سے نبرد آزما ہونے کے باوجود آپ نے اپنے فرض منصبی کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہ کی۔ اور جب تک چلنے پھرنے کے قابل رہے۔ خدمت دینیہ بجالاتے رہے۔

جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں کا مشترکہ اجلاس

محترم امیر صاحب کی ہدایت پر مورخہ 20 جولائی 2016 بروز بدھ بعد نماز عصر جماعت احمدیہ اسلام آباد شہر و ضلع کے تمام جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں کا ایک مشترکہ اجلاس بیت الذکر میں ہوا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ

15 جولائی 2016 کو خصوصی طور پر تمام عہدیداروں کو دوبارہ سنانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔اس خصوصی اجلاس میں محترم امیر صاحب کی عاملہ ممبران کے علاوہ ذیلی تنظیموں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی عہدیداروں نے شرکت کی اور کل حاضری 186 تھی۔ان میں ضلعی جماعتوں بیگوال، ملاح ملوٹ اور NIH کے عہدیدار بھی شامل تھے۔اپنے اس خطبہ میں حضور نے تمام عہدیداروں کو ان کی ذمہ داریوں اور فرائض منصبی کی طرف خصوصی طور پر توجہ دلائی ہے۔حضور کے خطبہ کے اختتام پر محترم امیر صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں تمام حاضرین کو حضور انور کی ہدایات پر صدق دل سے کما حقہٗ عمل کرنے اور ہر عہدیدار کو امانت کا حق ادا کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں اور حضور کی توقعات وخواہشات کے مطابق ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔اس موقع پر تمام حاضرین میں حضور انور کے اس خطبہ جمعہ کا ایک خلاصہ بھی تقسیم کیا گیا جو اس مقصد کے لئے خصوصی طور پر تیار کیا گیا تھا بعد ازاں تمام حاضرین کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی جس کے بعد مغرب وعشاء کی نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ ہی یہ خصوصی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔حضور انور کے اس خطبہ کا جو خلاصہ حاضرین میں تقسیم کیا گیا اس کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

عہدیداران اپنے ماتحتوں کے جذبات کا خیال رکھیں

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''ایک خصوصیت عہدیداران کی یہ بھی ہونی چاہئے کہ وہ ماتحتوں سے حسن سلوک کریں ۔۔۔پس عہدیداران کو بھی اپنے کام کرنے والوں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہئے اور ان سے حسن سلوک سے پیش آنا چاہئے اور یہی اللہ تعالیٰ کا بھی حکم ہے کہ اس حسن سلوک کے ساتھ اپنے نائبین اور ماتحتوں کو کام سکھانے کی بھی کوشش کرنی چاہئے تا کہ جماعتی کام بہتر طور پر چلانے کے لئے ہمیشہ کارکن مہیا ہوتے رہیں۔۔۔کسی کے دل میں یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ میرا تجربہ اور میرا علم جماعت کے کاموں کو چلا رہا ہے یا میرا تجربہ اور علم جماعت کے کاموں کو چلا سکتا ہے۔۔۔پس عہدیدار خدمت دین

کے موقع کو فضل الٰہی سمجھیں نہ کہ اپنے کسی تجربہ یا لیاقت اور قابلیت کی وجہ۔‘‘

قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے

’’کوئی عہدیدار افسر بننے کے تصور سے یا بنائے جانے کے تصور سے کسی خدمت پر مامور نہیں کئے جاتے بلکہ اسلام میں تو عہدیدار کا تصور ہی بالکل مختلف ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ پس ایک عہدیدار کا لوگوں کے معاملہ میں اپنی امانت کا حق ادا کرنا اس قوم کا خادم بن کر رہنا ہے اور یہ حالت اس وقت پیدا ہو سکتی ہے جب انسان میں قربانی کا مادہ ہو اس میں عاجزی اور انکساری ہو اس کا صبر کا معیار دوسروں سے اونچا ہو بعض دفعہ بعض باتیں بھی سننی پڑتی ہیں عہدیدار کو اگر سننی پڑیں تو سن لینی چاہئیں اور یہ جائزہ تو عہدیدار اپنا خود ہی لے سکتے ہیں کہ ان کا یہ برداشت کا پیمانہ کتنا اونچا ہے۔ کس حد تک ہے اور عاجزی کی حالت ان کی کس حد تک ہے‘‘

مربیان ہر ماہ باقاعدہ میٹنگ اور کاموں کا جائزہ لیں

’’اسی طرح ایک بات مبلغین کے حوالہ سے بھی کہنا چاہتا ہوں بعض جگہ مربیان مبلغین کی باقاعدہ ہر ماہ میٹنگ نہیں ہوتی۔ مبلغ انچارج اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ یہ میٹنگز باقاعدہ ہوں۔ جماعتی تربیتی تبلیغی کاموں کا بھی جائزہ ہو۔ جو بہتر کام کسی نے کیا ہے۔ اس کے بارہ میں تبادلہ خیال ہو اور طریقہ کار سے اس بہتر کام کے جو طریقہ اپنایا گیا تھا کسی کی طرف سے اس سے دوسرے بھی فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اسی طرح جماعتی سیکرٹریان جو جماعتوں کو ہدایت دیتے ہیں یا مرکز کی ہدایت پر جماعتوں کو ہدایت بھجوائی جاتی ہے۔ اس بارہ میں رپوٹ دیں۔ مربیان یہ بھی دیکھا کریں کہ ہر جماعت میں اس سلسلہ میں کتنا کام ہوا ہے۔ جہاں سیکرٹریاں فعال نہیں ہیں خاص طور پر تبلیغ اور

تربیت اور مالی قربانی کے معاملہ میں وہاں مربیان اور مبلغین انہیں توجہ دلائیں۔''

عہدیداران افراد جماعت کے سامنے اپنے نمونے قائم کریں

''پس امراء، صدران سب سے پہلے اپنے نمونے قائم کریں۔ اپنی عاملہ کے سامنے بھی اور افراد جماعت کے سامنے بھی سیکرٹریاں تربیت جن کے سپرد تربیت کا کام ہے اور تربیت کا کام اسی وقت صحیح رنگ میں ہوسکتا ہے جب نمونے قائم ہونگے کام کرنے والا جس پر ذمہ داری ہے دوسروں کو نصیحت کرنے والا ہے تو خود بھی ان کاموں پر عمل کرنے والا ہو۔ سیکرٹریاں تربیت بھی اپنے اپنے نمونے قائم کریں افراد جماعت کے سامنے کہ جماعت کی تربیت کی ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے امیر جماعت صدر جماعت اور سیکرٹری تربیت کو سب سے پہلے جو بھی پروگرام بناتے ہیں اپنی عاملہ کو دیکھنا چاہئے کہ وہ ان پروگراموں پر عمل کر رہی ہے یا نہیں''

عہدیدار اپنے اندر عاجزی پیدا کریں

''ایک وصف جو خاص طور پر عہدیداروں کے اندر ہونا چاہئے وہ عاجزی ہے اللہ تعالیٰ نے عبادالرحمن کی یہ نشانی بتائی ہے کہ یمشون علی الارض ھوناً (الفرقان 64) وہ زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں پس اس کی بھی اعلیٰ مثال ہمارے عہدیداروں میں ہونی چاہئے جتنا بڑا کسی کے پاس عہدہ ہے اتنی ہی زیادہ اسے خدمت کے جذبہ سے لوگوں سے ملنے کے لحاظ سے عاجزی دکھانی چاہئے اور یہی بڑا پن ہے اگر کسی عہدیدار کے دل میں اپنے عہدے کی وجہ سے کسی بھی قسم کی بڑائی پیدا ہوتی ہے یا تکبر پیدا ہوتا ہے تو اسے یاد رکھنا چاہئے کہ یہ چیز اللہ تعالیٰ سے دور کرتی ہے اور جب خدا تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے تو پھر کام میں برکت نہیں رہتی اور دین کا کام تو ہے ہی خالصتاً خدا کی رضا کے لئے اور جب خدا تعالیٰ کی رضا ہی نہیں رہی تو پھر ایسا شخص جماعت کے لئے بجائے فائدہ کے نقصان کا

موجب بن جاتا ہے پس عہدیداروں کو خاص طور پر اس لحاظ سے اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ ان میں عاجزی ہے یا نہیں اور ہے تو کس حد تک ہے۔۔۔۔۔پس ہر عہدیدار کو یادرکھنا چاہئے کہ اس کو اگر اللہ تعالیٰ نے جماعت کی خدمت کا موقع دیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور اس احسان کی شکر گزاری اس میں مزید عاجزی اور انکساری کا پیدا ہونا ہے۔ اگر یہ عاجزی اور انکساری مزید پیدا نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے احسان کا شکر ادا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔ ہمیشہ عہدیدار کو خدا تعالیٰ کا یہ حکم سامنے رکھنا چاہئے کہ وَلَاتُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَاتَمْشِ فی الارض مَرَحاً (لقمان 19) اور اپنے گال لوگوں کے سامنے غصہ سے مت پھلاؤ اپنا منہ نہ پھلاؤ غصہ سے اور زمین میں تکبر سے مت چلو۔''

مرکزی ہدایت پر فوری عملدرآمد ہونا چاہیے

''امراء، صدران اور جماعتی سیکرٹریان کا یہ بھی اہم کام ہے کہ جو مرکز سے ہدایات جاتی ہیں یا سرکلر جاتے ہیں ان پر فوری اور پوری توجہ سے عملدرآمد کریں اور کروایا جائے اپنی جماعتوں کے ذریعہ سے بعض جماعتوں کے بارہ میں یہ شکایات ملتی ہیں کہ مرکزی ہدایات پر پوری طرح عمل نہیں کیا جاتا۔ اگر کسی ہدایت کے بارہ میں کسی خاص ملک یا جماعت کو کچھ تحفظات ملکی حالات کی وجہ سے ہوں تو پھر بھی فوری طور پر مرکز سے رابطہ کر کے اس میں تبدیلی کرنے کی حالات کے مطابق درخواست کرنی چاہئے اور یہ کام امیر جماعت اور صدر کا کام ہے۔ یہ کسی طور پر بھی مناسب نہیں کہ اپنی عقل لڑاتے ہوئے اس ہدایت کو ایک طرف رکھ کر دبا دیا جائے اور اس پر عمل نہ کروایا جائے اور نہ ہی مرکز کو اطلاع دی جائے۔''

شعبہ تربیت کو فعال کریں

''اگر شعبہ تربیت فعال ہو جائے تو بہت سے دوسرے شعبوں کے کام خود بخود ہو

جاتے ہیں جتنا افراد جماعت کی تربیت کا معیار اونچا ہوگا اتنا ہی دوسروں شعبوں کا کام آسان ہوگا سیکرٹری مال کا کام آسان ہوگا سیکرٹری امور عامہ کا کام آسان ہوگا سیکرٹری تبلیغ کا کام آسان ہوگا اسی طرح دوسرے شعبوں قضا کا کام آسان ہوگا۔ میں اکثر عاملہ کی میٹنگ میں کہا کرتا ہوں کہ تربیت کا کام پہلے اپنے گھر سے شروع کریں اور یہ گھر صرف سیکرٹری تربیت کا گھر نہیں بلکہ عاملہ کے ہر ممبر کا گھر ہے اور مجلس عاملہ سب سے بڑھ کر ہے جو اپنی تربیت کرے امیر جماعت ،صدر جماعت اور سیکرٹری تربیت کو سب سے پہلے جو بھی پروگرام بناتے ہیں اپنی عاملہ کو دیکھنا چاہئے کہ وہ ان پروگراموں پر عمل کررہی ہے یا نہیں۔''

موصیان اور سیکرٹری وصایا کو ہدایت

''موصیان کے بارہ میں بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پہلی بات تو موصیان کو یہ یاد رکھنی چاہیے کہ اپنے چندہ کی باقاعدہ ادائیگی اور اس کا حساب رکھنا ہر موصی کی اپنی ذمہ داری ہے۔لیکن مرکزی دفتر اور متعلقہ سیکرٹریان کا کام بھی ہے کہ ہر موصی کا حساب مکمل رکھیں۔ اور جب ضرورت ہو انہیں یاد دہانی بھی کروائیں کہ انکے چندہ کی کیا صورتحال ہے۔ملکی جماعت کا کام ہے کہ مقامی جماعتوں کے سیکرٹریان کو فعال کریں اور ہر موصی ان کے رابطہ میں ہو۔ رپورٹ میں ذکر کر دیا جاتا ہے کہ اس نے اتنے عرصہ سے وصیت کا چندہ نہیں دیا جب پوچھا جائے کہ وصیت کا چندہ نہیں دیا تو وصیت کس طرح قائم ہے۔تو پھر تحقیق کرنے پر پتہ چلتا ہے کہ موصی کا قصور نہیں تھا۔اس نے چندہ تو دیا تھا ریکارڈ رکھنے والوں نے دفتر نے صحیح ریکارڈ نہیں رکھا۔ ایک تو ایسی رپورٹ بلا وجہ موصی کو پریشان کرنے کا موجب بنتی ہے دوسرے جماعتی نظام کی کمزوری کا بھی بُرا اثر پڑتا ہے۔۔۔ ایسی غلطی ہونی نہیں چاہیے۔ ہر ملک کے سیکرٹری وصایا اور سیکرٹریان مال اپنے ملک کی ہر

متعلق جماعت کے سیکرٹریان کو فعال کریں اور امراء جماعت کا بھی یہ کام ہے اس کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہا کریں۔صرف چندہ جمع کرنا اوراس کی رپورٹ کرنا ہی ان کا کام نہیں ہے۔ بلکہ اس نظام کو قابل اعتماد بنانا اور مرکز اور مقامی جماعتی نظام میں مضبوط ربط پیدا کرنا بھی امراء کا کام ہے۔''

عہدیدران اپنے لئے اللہ سے دعا اور مدد مانگیں

''عہدیداروں میں بعض جگہوں پر بعض امراء، صدران، اور بعض دوسرے عہدیداران نئے منتخب ہوئے ہیں لیکن بہت سی جگہوں پر پہلے سے کام کرنے والوں کا ہی دوبارہ انتخاب کیا گیا ہے نئے آنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ کا جہاں شکرادا کرنا چاہیے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے جماعت کی خدمت کے لئے چنا، وہاں عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس امانت کا حق ادا کرنے کی توفیق دے۔ جوان کے سپرد کی گئی ہے اسی طرح جو عہدیدار دوبارمنتخب ہوئے ہیں وہ بھی جہاں اللہ تعالیٰ کا شکرادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ خدمت کی توفیق دی وہاں اللہ تعالیٰ سے یہ عاجزانہ دعا بھی مانگیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ ان امانتوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور گذشتہ عرصہ خدمت کے دوران ان سے جو کوتاہیاں، سستیاں اور غفلتیں ہوگئیں ان کی وجہ سے ان کے سپرد کی گئی امانتوں کا حق ادا نہیں کیا گیا یا حق ادا نہیں ہو سکا۔ اللہ تعالیٰ اس سے صرف نظر فرمائے اور پھر اپنا فضل فرماتے ہوئے جو آئندہ تین سال کے لئے دوبارہ خدمت کا موقع عطا فرمایا ہے اور جو امانتیں ان کی سپرد کی گئیں ان میں آئندہ سستیاں کوتاہیاں اور غفلتیں نہ ہوں وران امانتوں کا حق ادا کرنے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔''

عہدیداران بشاشت اور خوش اخلاقی سے پیش آئیں

’’پھر ایک وصف عہدیداران میں جو ہونا چاہیے بشاشت اور خوش اخلاقی سے پیش آنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و قو لو للناس حسنا (البقرہ 84) یعنی لوگوں کے ساتھ نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آؤ اور بات کیا کرو پس یہ بھی ایک بنیادی خلق ہے جو عہدیداروں میں بہت زیادہ ہونا چاہیے اپنے ماتحتوں سے اپنے ساتھ کام کرنے والوں سے بھی جب یہ بات چیت کریں اور اسی طرح دوسرے لوگوں سے جب بات کریں تو اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہونا چاہیے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جولائی 2016)

تربیتی کورس برائے سوشل میڈیا

جماعت احمدیہ اسلام آباد کے زیر اہتمام مورخہ 7 اگست 2016 بروز اتوار بیت الذکر میں ایک ’’تربیتی کورس برائے سوشل میڈیا‘‘ زیر صدارت مکرم و محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع اسلام آباد منعقد ہوا۔ یہ پروگرام تقریباً پونے بارہ بجے قبل دوپہر شروع ہو کر تقریباً تین گھنٹے جاری رہنے کے بعد پونے تین بجے سہ پہر نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ پروگرام بہت دلچسپ اور معلوماتی تھا جسے بہت پسند کیا گیا۔ اس تربیتی کورس میں شرکت کے لئے مرکزی مجلس عاملہ کے علاوہ ذیلی تنظیموں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی عاملہ کے ممبران کو مدعو کیا گیا تھا کل حاضری 115 تھی جن میں انصار 35 خدام 32 اور لجنہ 48 شامل تھیں۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم فہیم الدین ارشد صاحب نے کی جس کے بعد مکرم و محترم امیر صاحب نے اپنے مختصر افتتاحی خطاب میں اس تربیتی کورس برائے سوشل میڈیا کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی۔ بعد ازاں مکرم شیخ سلطان احمد صاحب اور ان کی ٹیم کے ممبران مکرم احمد رضوان صاحب ایڈووکیٹ، مکرم خواجہ مبشر احمد صاحب اور مکرم نثار احمد صاحب نے سوشل میڈیا کے مختلف

ذرائع کے استعمال کے فوائد اور نقصانات کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دی اور حاضرین کے سوالوں کے جواب دیئے پروگرام کے آخر میں محترم امیر صاحب نے آئی ٹی کی ٹیم کے سربراہ مکرم شیخ سلطان احمد صاحب اور دیگر ممبران نیز تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اس کے ساتھ ہی یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس انتہائی کامیاب پروگرام کا انتظام شعبہ سمعی و بصری نے کیا تھا۔ جس میں مکرم قاضی محمد اجمل صاحب سیکرٹری سمعی وبصری اور ان کی ٹیم کے ارکان رستگار احمد بھٹی صاحب، صبیح احمد صاحب اور عبدالواحد صاحب شامل تھے۔

جماعت کے ایک دیرینہ کارکن کے اعزاز میں الوداعی پارٹی

جماعت اسلام آباد کے ایک دیرینہ کارکن مکرم عبدالجبار صاحب کو تقریباً بیس سال سے زائد عرصہ بیت الذکر میں باورچی کی حیثیت سے خدمت بجالانے کی توفیق ملی تاہم اب بڑھاپے اور صحت کی خرابی کے باعث ان کے لئے کام جاری رکھنا مشکل ہو رہا تھا چنانچہ ان کی اپنی خواہش اور درخواست پر انہیں ان کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دیا گیا۔ مورخہ 31 اگست 2016 کو گیارہ بجے قبل دوپہر بیت الذکر میں مکرم عبدالجبار صاحب کے اعزاز میں محترم امیر صاحب کی طرف سے ٹی پارٹی کا اہتمام کیا گیا جس میں جماعتی عاملہ کے متعدد ممبران اور مربی ضلع کے علاوہ بیت الذکر میں کام کرنے والے تمام کارکنوں نے بھی شرکت کی۔ محترم امیر صاحب نے اس موقع پر مکرم عبدالجبار صاحب کی طویل جماعتی خدمات کو سراہا چند اور دوستوں نے بھی اظہار خیال کرتے ہوئے مکرم عبدالجبار صاحب کی خدمات کی تعریف کی۔ بعد ازاں محترم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اس موقع پر محترم جبار صاحب کو محترم امیر صاحب نے جماعت کی طرف سے تحفہ بھی پیش کیا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ محترم امیر صاحب نے اس غریب کارکن کی طویل جماعتی خدمات کے اعتراف کے طور پر اس کے لئے تاحیات ایک معقول رقم کا ماہانہ گزارہ الاؤنس بھی منظور کیا ہے۔ دریں اثناء بعد نماز ظہر مکرم ومحترم میجر محمد یوسف صاحب سیکرٹری ضیافت کی طرف سے بیت الذکر میں مکرم عبدالجبار صاحب کے اعزاز میں ذاتی طور پر ظہرانہ دیا گیا۔ جس میں محترم امیر صاحب اور ان کی

عاملہ کے چند ممبران، مربی صاحب ضلع اور بیت الذکر کے تمام کارکنوں اور گارڈز نے بھی شرکت کی اور اپنے اس دیرینہ ساتھی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

''تاریخ احمدیت اسلام آباد'' کا ٹائٹل ڈیزائن کرنے کے لئے انعامی مقابلہ

مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر جماعت شہر و ضلع اسلام آباد نے ''تاریخ احمدیت اسلام آباد'' کا ٹائٹل ڈیزائن کرنے کے لئے ایک انعامی مقابلہ کرانے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں آپ نے مکرم فاروق احمد صاحب صدر احمدیہ ایسوسی ایشن آف کمپیوٹر پروفیشنلز (AACP) اسلام آباد چیپٹر کے نام 22 مئی 2016 کو ایک خط میں AACP کے ممبران کو اس مقابلہ میں حصہ لینے کی دعوت دی اور اول، دوم اور سوم آنے والوں کو بالترتیب سات، پانچ اور تین ہزار روپے انعام دینے کا اعلان فرمایا اس انعامی مقابلہ میں AACP کے ممبران نے بڑی دلچسپی اور گرمجوشی کا اظہار کیا اور نومبر کے وسط تک اس میں مجموعی طور پر گیارہ Entries وصول ہوئیں۔ محترم امیر صاحب نے اول، دوم اور سوم پوزیشنز کا فیصلہ کرنے کے لئے درج ذیل دس افراد پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی۔

۱۔ مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر ضلع
۲۔ مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر
۳۔ مکرم کموڈور شبیر احمد صاحب نائب امیر
۴۔ مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی ضلع
۵۔ مکرم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب ناظم اعلیٰ انصاراللہ ضلع
۶۔ مکرم مبشر احمد فرخ صاحب قائد ضلع
۷۔ مکرم خواجہ منظور صادق صاحب سیکرٹری تصنیف واشاعت
۸۔ مکرم کرنل (ر) نصیر احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ
۹۔ مکرم محمود احمد بھلر صاحب صدر حلقہ وسابق ناظم انصاراللہ
۱۰۔ محترمہ شگفتہ عزیز صاحبہ صدر لجنہ شہر

محترم امیر صاحب کی ہدایات پر کمیٹی کے مندرجہ بالا ممبران نے انفرادی طور پر الگ الگ Entries کا بغور جائزہ لیا اور بالآخر مجموعی طور پر زیادہ نمبر حاصل کرنے پر درج ذیل افراد کو اول، دوم اور سوم انعام کا مستحق قرار دیا۔

۱۔اول مکرم اشتیاق احمد صاحب آف غوری ٹاؤن اسلام آباد

۲۔دوم مکرم عبدالرزاق صاحب غوری ٹاؤن اسلام آباد

۳۔سوم محترمہ رابعہ احمد صاحبہ G-11 اسلام آباد

(ان تینوں افراد کو 21 رمئی 2017ء کے جلسہ یوم خلافت کے موقع پر انعامات دیئے گئے)

ریفریشر کورس برائے دعوت الی اللہ اور مجلس سوال و جواب کا انعقاد

جماعت احمدیہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام مورخہ 3 دسمبر 2016 بروز ہفتہ اڑھائی بجے بعد دوپہر بیت الذکر میں یکے بعد دیگرے دو کامیاب پروگراموں کا انعقاد ہوا۔ ان دونوں پروگراموں یعنی (i) ریفریشر کورس برائے دعوت الی اللہ (ii) مجلس سوال و جواب، میں شرکت کے لئے مرکز سے مکرم ومحترم میر عبدالباسط صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ اور مکرم ومحترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی خصوصی طور پر تشریف لائے تھے۔

اڑھائی بجے ریفریشر کورس برائے دعوت الی اللہ کی کارروائی زیر صدارت مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر جماعت شہر وضلع شروع ہوئی۔ سٹیج پر آپ کے ساتھ مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر، مکرم کموڈور شبیر احمد صاحب نائب امیر، مکرم میر عبدالباسط صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ، مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی ضلع اور مکرم خلیل احمد طاہر صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ ضلع تشریف فرما تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم عامر اشرف صاحب نے کی۔ بعد ازاں صدر اجلاس نے دعا کرائی جس کے بعد مکرم خلیل احمد طاہر صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ ضلع اسلام آباد نے دعوت الی اللہ کے لئے مقررہ ماہانہ رپورٹ اور بیعت فارم کی تیاری اور ترسیل کے سلسلہ میں شرکاء کو

تفصیل سے ضروری ہدایات دیں۔آپ کے بعد مکرم نائب ناظر دعوت الی اللہ نے دعوت الی اللہ کے تقاضوں اور اسکے طریق کار کے بارے میں بتایا اور فرمایا کہ دعوت الی اللہ کے لئے پہلی شرط ذاتی رابطہ ہے اس کے بعد تبلیغ یا دعوت الی اللہ کا نمبر آتا ہے۔اس سلسلہ میں مرکز سلسلہ کی طرف سے ''کرنے کی باتیں'' کے عنوان سے ایک پمفلٹ بھی شائع کیا گیا ہے اس سے استفادہ کیا جائے آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اس فرمان کو یاد دلایا کہ دعوت الی اللہ ہر احمدی پر لازم اور فرض ہے اس لئے اس فریضہ سے پہلوتہی نہیں کی جاسکتی حالات خواہ کیسے ہوں احتیاط اور حکمت کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے دعوت الی اللہ کا کام ہر حالت میں جاری رہنا چاہیے۔

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا یہ ارشاد بھی یاد دلایا کہ سیکرٹری دعوت الی اللہ کو سیکرٹری مال کی طرح کام کرنا چاہیے اور دعوت الی اللہ کے ٹارگٹ مقرر کر کے پھر ان کے حصول کے لئے کوشش کرنی چاہیے۔

دعوت الی اللہ کے ریفریشر کورس کا یہ پروگرام چار بجے اختتام کو پہنچا جس کے بعد نماز عصر کے لئے وقفہ ہوا۔نماز کی ادائیگی کے بعد سوا چار بجے مجلس سوال و جواب کا آغاز ہوا اس نشست کی صدارت مکرم ومحترم حافظ مظفر احمد صاحب نے کی۔مکرم اشرف عامر صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی اور تلاوت کردہ آیات کا ترجمہ پیش کیا۔جس کے بعد صدر اجلاس نے بتایا کہ ایک وقت تھا کہ ہماری مجالس سوال و جواب میں غیر از جماعت دوستوں کی کثیر تعداد آیا کرتی تھی مگر اب ملک کے حالات ایسی مجالس منعقد کرنے کی اجازت نہیں دیتے اس لئے مرکز میں منصوبہ بندی کمیٹی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ ہمارے احمدی احباب کی تربیت اور ان کے ذہنوں اور دلوں میں پیدا ہونے والے سوالات کے جواب دینے اور بعض غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے جماعتی نظام کے تحت مجالس سوال و جواب منعقد کی جائیں۔چنانچہ حضور انور نے اس تجویز کو قبول فرماتے ہوئے محدود طور پر ایسی مجالس منعقد کرنے کی اجازت دے دی ہے اور آج سب سے پہلے اسلام آباد کو یہ مجلس سوال و جواب منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔اس کے بعد باقی اضلاع اور

جماعتوں میں بھی ایسے پروگرام منعقد ہونگے بعد ازاں سوال و جواب کی یہ دلچسپ محفل تقریباً سوا گھنٹہ جاری رہی اس دوران مکرم ومحترم حافظ مظفر احمد صاحب نے پوچھے گئے ہر سوال کا تفصیلی اور مدلل جواب دیا۔ دعوت الی اللہ کے بارے میں پوچھے گئے سوالوں کے جواب مکرم ومحترم میر عبدالباسط صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ نے دیئے۔ ساڑھے پانچ بجے شام یہ محفل محترم امیر صاحب کی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی جس کے بعد مغرب وعشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ نمازوں سے فراغت کے بعد تمام شرکاء کے لئے بیت الذکر کے صحن میں پر تکلف چائے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ آج کے اس پروگرام میں حاضری 170 ریکارڈ کی گئی۔ محدود تعداد میں لجنہ اماء اللہ کی عہدیداروں کو بھی پروگرام میں شمولیت کی اجازت دی گئی تھی۔

امریکی احمدیوں کے وفد کا دورہ اسلام آباد اور بیت الذکر میں تشریف آوری

دسمبر 2016 کے وسط میں امریکی احمدیوں کا تین رکنی خصوصی وفد مختصر دورے پر اسلام آباد آیا۔ وفد کی قیادت مکرم ومحترم مولانا اظہر حنیف صاحب مربی سلسلہ و نائب امیر امریکہ کر رہے تھے اور اس کے دیگر دو ارکان میں محترم امجد خان صاحب اور محترم عطاء القدوس صاحب شامل تھے۔ وفد نے مورخہ 14 دسمبر 2016 کو بیت الذکر کا دورہ کیا اور ظہر وعصر کی نمازیں باجماعت ادا کیں۔ اس موقع پر موجود تمام احباب جماعت بھی وفد کے اراکین سے ملے۔ بعد ازاں محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر شہر وضلع نے وفد کے اعزاز میں ظہرانہ دیا۔ وفد نے چند گھنٹے بیت الذکر کے گیسٹ ہاؤس میں بھی آرام کیا اور اسی رات امریکہ واپس روانہ ہو گیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مکرم ومحترم مولانا اظہر حنیف صاحب ایک مخلص سیاہ فام مربی سلسلہ ہیں۔ جو جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ التحصیل ہیں اور گذشتہ کئی برسوں سے امریکہ کے نائب امیر کی حیثیت سے بھی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ آپ کو MTA کے ایک مستقل معروف پروگرام Faith Matters پیش کرنے والی ٹیم کا ایک رکن ہونے کی بھی سعادت حاصل ہے۔ وفد کے دیگر ارکان مکرم امجد خان صاحب اور مکرم عطاء القدوس صاحب پیشہ کے لحاظ سے وکیل ہیں اور اس سلسلہ میں انہیں مختلف ممالک میں جماعت کی خدمت

کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ان میں سے اول الذکر تو جماعت کے ایک جیّد عالم اور سابق ناظر اصلاح وارشاد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم کے پوتے ہیں جبکہ ان کے دوسرے ساتھی بھی جماعت کے ایک اور انتہائی مخلص اور فدائی خادم سلسلہ محترم عبدالرحیم درد صاحب مرحوم کے نواسے ہیں۔

امریکہ سے آئے ماہر احمدی ڈاکٹر کا طاہر ڈسپنسری میں نیورالوجی کلینک

امریکہ سے مختصر دورے پر آئے ماہر احمدی ڈاکٹر مکرم بشیر الدین خلیل احمد صاحب ماہر امراض اعصاب نے مکرم و محترم امیر صاحب اسلام آباد کی درخواست پر مورخہ 16 دسمبر 2016 کو صبح دس بجے سے ایک بجے تک اور پھر نماز ظہر کے بعد دو بجے تک طاہر ڈسپنسری بیت الذکر میں نیورالوجی کلینک Neurology Clinic منعقد کیا۔محترم ڈاکٹر صاحب نے اس دوران بارہ مریضوں کا تفصیلی معائنہ کیا اور ادویات تجویز کیں۔ایک روز قبل اس سلسلہ میں مریضوں کی رجسٹریشن کی گئی تھی ۔نیورالوجی کلینک میں مقامی ڈاکٹر محترم طاہر احمد منیر صاحب نے مریضوں کے معائنہ میں محترم ڈاکٹر بشیر الدین خلیل صاحب کی مدد کی۔

نئے سال کے آغاز پر اجتماعی نماز تہجد کا اہتمام

محترم امیر صاحب شہر و ضلع کی منظوری سے نئے سال کے آغاز پر یکم جنوری 2017 کی صبح اسلام آباد شہر اور ضلعی جماعتوں میں 9 مختلف مقامات پر اجتماعی نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔جس میں احباب جماعت کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔اجتماعی نماز تہجد کے لئے تمام مقامات پر تہجد کا وقت 5 بجے صبح مقرر کیا گیا تھا اور اس کے لئے جو مقامات مقرر کئے گئے تھے ان کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔بیت الذکر F-7/3 ۲۔بیت القیام G-10-4

۳۔ بیت الذکر ملاح ملوٹ ۴۔بیت الرحمن بہارا کہو

۵۔I-10 (محترم انعام اختر صاحب کے گھر) ۶۔بیت الذکر بیگوال

۷۔نیشنل ہیلتھ کالونی (نماز سنٹر) ۸۔G-13/15 (محترم اعجاز احمد جمہ صاحب کے گھر)

۹۔DHA (مکرم میجر ممتاز صاحب کے گھر)

بیت الذکر F-7-3 میں نماز تہجد اور بعد ازاں نماز فجر کے بعد درس قرآن مجید ہوا جس کے بعد مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر شہر وضلع نے اجتماعی دعا کرائی۔نماز تہجد کے لئے آنے والے تمام احباب کو جانے سے پہلے چائے پیش کی گئی۔

تعلیم القرآن سیمینار کا انعقاد

جماعت احمدیہ اسلام آباد کے زیر اہتمام مورخہ 5 فروری 2017 بروز اتوار بیت الذکر میں تعلیم القرآن سیمینار منعقد ہوا۔جس میں مرکز سے مکرم ناظر صاحب تعلیم القرآن و وقف عارضی مکرم و محترم محمد دین ناز صاحب اور نائب ناظر حافظ مسرور احمد صاحب نے شرکت کی ۔ یہ سیمینار خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا اور اس میں اسلام آباد شہر اور ضلعی جماعتوں سے 266 افراد مرد و زن نے شرکت کی ۔سیمینار کی ایک خاص بات یہ تھی کہ اس میں گذشتہ سال کے دوران قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے والے 101 بچوں کو سندات خوشنودی اور تحائف دیئے گئے ایک خادم اور عمر رسیدہ خاتون کو بھی امیر صاحب کی طرف سے سند خوشنودی سے نوازا گیا۔

پروگرام کا آغاز نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد سوا دو بجے بعد دوپہر زیر صدارت مکرم ومحترم ناظر صاحب تعلیم القرآن و وقف عارضی ہوا۔سٹیج پر آپ کے ہمراہ امیر جماعت مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب، دونوں نائب امراء مکرم ومحترم ظفر اقبال قریشی صاحب اور مکرم ومحترم کموڈور شبیر احمد صاحب کے علاوہ مربی ضلع مکرم مرزا ناصر محمود صاحب اور محترم حافظ مسرور احمد صاحب نائب ناظر تعلیم القرآن بھی تشریف فرما تھے۔

کارروائی کا باضابطہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم عثمان احمد جاوید صاحب نے کی اور تلاوت کردہ آیات کا ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔آپ کے بعد مکرم ماسٹر محمد افضل صاحب نے درثمین سے محاسن قرآن کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ترنم سے پڑھ کر سنایا۔بعد ازاں چھ

کمسن بچوں نے قصیدہ یاعین فیض اللہ و العرفانی کے چند اشعار خوبصورتی سے پڑھ کر سنائے اور حاضرین سے خوب داد وصول کی۔

سالانہ کارکردگی رپورٹ: مکرم محمد ولی عرفان صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی اسلام آباد شہر نے اپنے شعبہ کی کارکردگی کے بارے میں سال 2016 کی رپورٹ پڑھ کر سنائی آپ نے بتایا کہ عرصہ زیر رپورٹ میں 92 بچوں نے قرآن کریم ناظرہ مکمل کیا۔اس کے علاوہ ایک 75 سالہ خاتون کو بھی قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ضلع میں مربیان و معلمین کرام اور ذیلی تنظیموں کے زیر اہتمام 40 قرآن کلاسز جاری ہیں جن میں 400 بچے اور بڑے استفادہ کر رہے ہیں۔اسکے علاوہ لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام 95 قرآن کلاسز میں 695 خواتین اور بچیاں قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھ رہی ہیں۔

وقف عارضی: سیکرٹری صاحب تعلیم القرآن نے بتایا کہ گذشتہ سال مرکز کی طرف سے اسلام آباد کو وقف عارضی کے لئے 330 کا ٹارگٹ دیا گیا تھا مگر بدقسمتی سے صرف 110 افراد نے وقف عارضی مکمل کیا۔اس سال کے لئے 350 کا ٹارگٹ دیا گیا ہے۔

مربی سلسلہ کا خطاب: مکرم و محترم بلال احمد کھوکھر صاحب مربی سلسلہ نے ”تلاوت قرآن کریم کی اہمیت و آداب“ کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے قرآن کریم احادیث اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں تلاوت قرآن کریم کی اہمیت اور آداب تلاوت بیان فرمائے۔

تقریب آمین: پروگرام کے مطابق محترم ناظر صاحب تعلیم القرآن نے سال 2016 کے دوران قرآن کریم ناظرہ پڑھنے والے بچوں اور بچیوں میں جماعت اسلام آباد کی طرف سے سندات خوشنودی اور تحائف تقسیم کئے۔اس مقصد کے لئے جو خوبصورت سند تیار کروائی گئی تھی اس پر مکرم و محترم امیر صاحب اور سیکرٹری القرآن کے دستخط تھے۔مجموعی طور پر 101 بچوں اور بچیوں، ایک خادم اور 75 سال کی ایک بزرگ خاتون کو سندات خوشنودی دی گئیں۔ان میں 45 لڑکے اور 56 لڑکیاں شامل تھیں۔بچیوں میں لجنہ ہال میں صدر لجنہ کے ذریعہ قرآن مجید سننے اور سندات اور

انعامات تقسیم کرنے کا انتظام کیا گیا تھا۔

محترم ناظر صاحب کا خطاب: تقریب آمین کے اختتام پر مکرم ومحترم ناظر صاحب تعلیم القرآن نے اپنے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خالق کائنات ہے جس نے کائنات کی تخلیق سے پہلے اس کا خلاصہ قرآن شریف کی شکل میں لوح محفوظ میں محفوظ کیا ہے۔نوع انسانی کی تخلیق کا مقصد قرآن کریم میں دیئے گئے الٰہی لائحہ عمل پر عملدرآمد کرنا تھا اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک انسان کامل اور مقصود کائنات خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا جو قرآن مجید کی مکمل تصویر اور عملی نمونہ ہیں قرآن ہی وہ براق تھا جس کے ذریعہ آپ زمین سے اٹھ کر آسمان کی رفعتوں تک پہنچے۔ جسے ہم عرف عام میں معراج کہتے ہیں۔آخری زمانہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق قرآن مجید کی تعلیمات اور ایمان ثریا تک جانا مقدر تھا۔اللہ تعالیٰ نے اسے دوبارہ زمین پر واپس لانے اور اسے اکناف عالم میں پھیلانے کے لئے مسیح موعود کی شکل میں ایک وجود کو مبعوث فرمایا ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اس موعود امام کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔اب ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا پر قرآن کا حسن آشکار کریں۔اس قرآنی انقلاب کے لئے آج ہم مسیح موعود کے حواریوں نے ہی دنیا کا راہنما بننا ہے۔مگر افسوس ہے کہ ہم ان روحانی خزائن سے جو مسیح موعود نے ہمیں دیئے ہیں کما حقہ فائدہ نہیں اٹھا رہے۔آج ہمارے ورثہ سے دوسرے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں محترم ناظر صاحب نے احباب جماعت کو تلقین کی کہ وہ قرآن مجید کی روزانہ تلاوت۔ترجمہ اور تفسیر پڑھنا روز کا معمول بنائیں ہمیں اس وقت تک چین نہیں آنا چاہیے جب تک ہم اور ہمارے بیوی بچے روزانہ تلاوت نہ کرلیں۔مربیان اور معلمین کرام جو قرآن کلاسز لے رہے ہیں انہیں کامیاب بنایا جائے اور ان سے بھرپور استفادہ کیا جائے جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد ہی خدمت قرآن ہے،ہم نے قرآن کی عظمت کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم نہ صرف خود قرآنی علوم سے بہرہ ور ہوں بلکہ گھروں میں بھی تلاوت قرآن کی نگرانی کریں ہر گھر میں سو فیصد افراد تلاوت کرنے والے ہونے چاہئیں۔اس کے لئے ایک طریق یہ ہے کہ قرآن پڑھنے والا ہر فرد

اپنے گھر میں قرآن نہ پڑھنے والے ایک شخص کو ساتھ بٹھا کر تلاوت کرے۔اس نسخہ پر عمل کیا جائے تو تلاوت کرنے والے افراد کی تعداد خود بخود 100 فیصد ہو جائے گی۔

وقف عارضی: مکرم ومحترم ناظر صاحب تعلیم القرآن نے بتایا کہ ہماری کوششوں کے باجود وقف عارضی کا ٹارگٹ پورا نہیں ہو رہا حضور انور کی خواہش ہے کہ ہر سال 5 ہزار واقفین عارضی تیار ہوں مگر ہم اب تک حضور کی اس خواہش کو پورا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے ہیں جو ایک لمحہ فکریہ ہے اس کے لئے ذیلی تنظیموں کو مؤثر کردار ادا کرنا ہوگا۔آپ نے بتایا کہ وقف عارضی کرنے والے ہر شخص کو وقف مکمل کرنے کے بعد رپورٹ دینا ہوتی ہے اگر وہ رپورٹ نہیں دیتا تو اس کا وقف قابل قبول نہیں ہوگا اس لئے رپورٹ کا آنا ضروری ہے۔

محفل سوال و جواب: محترم ناظر صاحب کے خطاب کے بعد سوال وجواب کی ایک خوبصورت محفل کا آغاز ہوا جس میں احباب نے قرآن کریم کی تلاوت کے طریق اور آداب ۔نماز کی اہمیت اور بعض دیگر فقہی مسائل کے بارے میں سوال کئے۔ جن کے محترم ناظر صاحب نے جواب دیئے۔

محترم امیر صاحب کا اختتامی خطاب: مکرم ومحترم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں آج کی اس تقریب کو کامیاب بنانے پر مکرم ومحترم ناظر صاحب تعلیم القرآن کا بالخصوص اور تمام منتظمین اور احباب جماعت کا بالعموم شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہ اس سال اپنی نوعیت کی پہلی تقریب تھی جس میں 100 سے زائد بچوں کی تقریب آمین بھی ہوئی ۔ انشاء اللہ ہم آئندہ بھی ہر سال ایسی تقاریب منعقد کرنے کی کوشش کریں گے کیونکہ اس سے بچوں میں قرآن کریم پڑھنے کا شوق پیدا ہوتا ہے محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دور خلافت میں مرکز میں تعلیم القرآن ووقف عارضی کی نظارت قائم کی گئی تھی جس کا مقصد یہ ہے کہ ہمارا کوئی بچہ جوان یا بوڑھا ایسا نہ ہو جو قرآن کریم نہ جانتا ہو۔مگر افسوس ہے کہ اس وقت بھی اسلام آباد جیسے تعلیم یافتہ لوگوں کے شہر میں 44 افراد ایسے ہیں جو قرآن کریم ناظرہ نہیں جانتے جو ہمارے لئے لمحہ فکریہ اور قابل افسوس

ہے۔ان افراد کو جن میں 12 انصار 13 خدام اور 19 لجنات شامل ہیں قرآن کریم پڑھانے کے لئے اگر صدران حلقہ جات اور ذیلی تنظیموں کے عہدیدار بھرپور کوشش کریں تو ایک سال میں ان کی تعداد صفر ہوسکتی ہے اور یہ کوئی مشکل اور ناممکن بات نہیں۔اگر کسی حلقہ میں قرآن پڑھانے والے دستیاب نہیں تو نظام جماعت کو اطلاع دی جائے ہم انشاء اللہ اس کا بندو بست کریں گے۔محترم امیر صاحب نے بتایا کہ وقف عارضی کا ٹارگٹ اس سال 350 دیا گیا ہے اس ٹارگٹ کو ذیلی تنظیموں میں اس طرح تقسیم کیا گیا ہے۔انصار 81 خدام 99 لجنہ 170 ذیلی تنظیمیں ابھی سے اپنے ٹارگٹ کے حصول کے لئے کوشش شروع کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ ٹارگٹ پورا نہ ہو سکے۔

محترم امیر صاحب کے اس مختصر خطاب کے بعد آج کی یہ بابرکت تقریباً ساڑھے چار بجے سہ پہر دعا کے ساتھ اختتام کو پہنچی جس کے بعد تمام حاضرین کے لئے بیت الذکر کے صحن میں ریفریشمنٹ کا اہتمام کیا گیا تھا۔مستورات کے لئے ریفریشمنٹ کا الگ انتظام کیا گیا تھا۔

تزئین و آرائش قبرستان کے لئے خصوصی اجلاس

مورخہ 11 مارچ 2017 بروز ہفتہ صبح 11 بجے احمدیہ قبرستان میں مکرم و محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر ضلع کی صدارت میں ایک خصوصی اجلاس ہوا جس میں قبرستان کی تزئین و آرائیش اور انتظامات میں بہتری کے لئے متعدد تجاویز پر غور کیا گیا اجلاس کے آغاز میں مکرم و محترم امیر صاحب نے دعا کرائی۔اور پھر آج کے اجلاس کی غرض و غایت بیان فرمائی بعد ازاں اجلاس میں قبرستان کو پھولوں اور شجر کاری کے ذریعہ خوبصورت اور دیدہ زیب بنانے اور اس کی مستقل اور ہمہ وقت نگرانی کے لئے اس کے مختلف حصوں کو انصاراللہ، خدام الاحمدیہ کی ذیلی تنظیموں اور سیکرٹری امور قبرستان اور ان کی ٹیم میں تقسیم کیا گیا۔مجموعی طور پر تمام کاموں کی نگرانی کے لئے مکرم و محترم کموڈور شبیر احمد صاحب کی قیادت میں ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی گئی اور فیصلہ ہوا کہ یہ کمیٹی ہر چھ ماہ بعد کام کا جائزہ لے کر مناسب رہنمائی کیا کرے گی۔اجلاس کے شرکاء میں مکرم و محترم امیر صاحب کے علاوہ دونوں نائب امراء مکرم و محترم ظفر اقبال قریشی صاحب، مکرم و محترم کموڈور شبیر احمد صاحب مکرم و محترم

عبدالروٴف ریحان صاحب ناظم انصاراللہ ضلع اسلام آباد مکرم ومحترم مبشر احمد فرخ صاحب قائد ضلع، مکرم خالد ورک صاحب سیکرٹری قبرستان اور چند دیگر عہدیداران شامل تھے۔اجلاس کے آخر میں چائے سے تواضع کی گئی جس کے لئے ایڈمنسٹریٹر صاحب بیت الذکر اوران کی ٹیم نے خصوصی انتظام کیا تھا۔

محترمہ صاحبزادی امتہ الوحید صاحبہ کی وفات اور جماعت احمدیہ اسلام آباد کی قرارداد تعزیت

مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کی بیگم محترمہ صاحبزادی امتہ الوحید صاحبہ طویل علالت کے بعد مورخہ 10 اپریل 2017 کو ربوہ میں انتقال کر گئیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 82 سال تھی۔آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی بیٹی اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز کی پھوپھی تھیں۔مرحومہ کی نماز جنازہ اگلے روز 11 اپریل 2017 کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں ادا کی گئی۔جس میں ربوہ کے علاوہ پاکستان بھر سے آئے ہوئے ہزاروں احمدی احباب نے شرکت کی جس کے بعد آپ کو بہشتی مقبرہ احاطہ خاص میں سپرد خاک کر دیا گیا۔محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا کرائی۔نماز جنازہ اور تدفین میں محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر جماعت کی قیادت میں اسلام آباد کے ایک نمائندہ وفد نے شرکت کی۔جمعہ 14 اپریل 2017 کو بعد نماز جمعہ بیت الذکر اسلام آباد میں مرحومہ کی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی جس کے بعد ایک خصوصی اجلاس میں جماعت احمدیہ اسلام آباد کی طرف سے متفقہ طور ایک قرار داد تعزیت منظور کی گئی۔قرارداد کا متن درج ذیل ہے۔

قرارداد تعزیت جماعت احمدیہ اسلام آباد بروفات محترمہ صاحبزادی امتہ الوحید صاحبہ

جماعت احمدیہ اسلام آباد کا یہ غیر معمولی ہنگامی اجلاس جو آج مورخہ 14 اپریل 2017 بعد نماز جمعہ مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر ضلع کی صدارت میں منعقد ہوا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کی بیگم مکرمہ ومحترمہ صاحبزادی امتہ الوحید صاحبہ کی المناک وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے مرحومہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی پوتی، حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی صاحبزادی اور ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصر العزیز کی پھوپھی تھیں جو طویل علالت کے بعد مورخہ 10 اپریل 2017 کو ربوہ میں اپنے خالق حقیقی سے جاملیں۔ اناللہ و انا الیہ راجعون

مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ آپ کو لجنہ اماء اللہ ربوہ کی نائب صدر کی حیثیت سے طویل عرصہ نمایاں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ کے پسماندگان میں چھ صاحبزادگان شامل ہیں جن میں سے چار اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقف زندگی ہیں اور جماعت میں اہم خدمات بجالا رہے ہیں۔

ہم تمام اراکین جماعت احمدیہ اسلام آباد غم کے اس موقع پر ہم اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی اور ان کے تمام صاحبزادگان اور دیگر پسماندگان کی خدمت میں بالخصوص و دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے بالعموم دلی افسوس اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

جملہ اراکین

جماعت احمدیہ اسلام آباد

نقول:

۱۔ بحضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز

۲۔ مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی

۳۔ مکرم ومحترم ایڈیٹر صاحب ’’روزنامہ الفضل‘‘ ربوہ

نواں باب

نفوس و اموال میں برکت

جماعت احمدیہ اسلام آباد کی مالی قربانیوں کا گراف مسلسل اوپر کی طرف گامزن

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو آج سے تقریباً 130 سال قبل جبکہ آپ گوشہ گمنامی میں تھے اور کوئی آپ کے نام سے بھی واقف نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی تھی ''خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اُٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلالوں گا پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہو گا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی و نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا میں تیرے خالص اور دلی محبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا۔''

(اشتہار 20 فروری 1886 تذکرہ جدید ایڈیشن صفحہ 112)

حضرت اقدس علیہ السلام کے پیروکاروں اور آپ کے محبّوں کی جماعت کے افراد کے ''نفوس و اموال'' میں برکت کی یہ عظیم الشان پیشگوئی جماعت احمدیہ اسلام آباد کی روز افزوں اور حیرت انگیز ترقی کی شکل میں بھی پوری ہوئی ہے آج سے چالیس پینتالیس سال قبل اس جماعت کے افراد کی تعداد گنتی کے چند افراد پر مشتمل تھی اور یہ راولپنڈی کی جماعت کا محض ایک حلقہ شمار ہوتی تھی مگر آج خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ جماعت پاکستان کی چند بڑی بڑی جماعتوں میں شامل ہے اس وقت جماعت اسلام آباد 28 شہری حلقوں اور تین ضلعی جماعتوں پر مشتمل ہے جن میں ہزاروں افراد مرد و زن شامل ہیں اور اس کا مالی قربانیوں کا گراف ہر سال تیزی سے اوپر جا رہا ہے اور اس کا بجٹ سینکڑوں ہزاروں

اور لاکھوں سے بڑھتا ہوا کروڑوں روپوں تک پہنچ گیا ہے۔ احباب جماعت اسلام آباد کے ’’نفوس و اموال‘‘ میں برکت کا اندازہ لگانے کے لئے ہم نے گذشتہ صرف چند سالوں کی مالی قربانیوں کا ایک مختصر ساخاکہ تیار کیا ہے۔ جس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جماعت اسلام آباد کا قدم ہر سال کس تیزی اور برق رفتاری سے آگے ہی آگے بڑھا ہے۔ مالی قربانیوں کے میدان میں لازمی چندہ جات کے علاوہ تحریک جدید اور وقف جدید کے چندہ جات سرفہرست ہیں۔ ان چندہ جات کی ادائیگی میں جماعت اسلام آباد کا شمار اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ملک کی صف اول کی چند جماعتوں میں ہو رہا ہے۔ **الحمدللہ علی ذالک**

سال 01-2000

چندہ دہندگان کی تعداد 750 تھی جن میں 164 موصی (مرد 83 خواتین 81) تھے۔ لازمی چندہ جات کا بجٹ 65 لاکھ 23 ہزار اٹھانوے روپے تھا جبکہ وصولی /84,15273 روپے ہوئی یعنی 29 فیصد زائد۔

تحریک جدید: ٹارگٹ /2510000 روپے تھا۔ جبکہ وصولی /2727134 روپے ہوئی۔

مورخہ 30/09/2000 کو مجلس عاملہ کے اجلاس کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے فرمائی آپ نے اپنے خطاب میں جماعت اسلام آباد کی مالی قربانیوں کو سراہا۔

سال 02-2001

لازمی چندہ جات کا بجٹ /7815000 روپے تھا جبکہ وصولی /9175000 روپے یعنی 17.6 فیصد زائد ہوئی۔ وصولی کے لحاظ سے حلقہ G-6,I-10/1-4,I-10/2-3 اور G-8/3-4 نے پہلی چار پوزیشنز حاصل کیں۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر بیت المال آمد نے 17 اگست 2002 کو مجلس عاملہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے احباب جماعت کی مالی قربانیوں کی تعریف کی اور امید ظاہر کی کہ جماعت اسلام آباد کا اگلے سال کا بجٹ ایک کروڑ سے زائد کا ہوگا۔

تحریک جدید: اس سال وصولی کا ٹارگٹ 33 لاکھ روپے کا تھا تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے وصولی 35 لاکھ 10 ہزار روپے سے زائد ہوئی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مالی سال کے آخری ماہ میں ساڑھے اٹھارہ لاکھ روپے سے زائد کی وصولی ہوئی۔اس سال چندہ تحریک جدید کی وصولی میں اسلام آباد پاکستان کی تین بڑی جماعتوں کراچی، لاہور اور ربوہ کو چھوڑ کر پورے ملک میں اوّل رہا ۔جبکہ پچھلے سال اس کی دوسری پوزیشن تھی ۔ حلقہ جات میں وصولی کے لحاظ سے G-7،GHS,G-9-1/2,I-10/1-4اور F-6/7 نے پہلی پانچ پوزیشنز حاصل کیں۔

وقف جدید: وصولی کا ٹارگٹ 20 لاکھ روپے کا تھا تاہم وصولی ٹارگٹ سے ایک لاکھ روپے زائد ہوئی اور اسلام آباد وصولیوں کے اعتبار سے پورے پاکستان میں (تین بڑی جماعتوں کو چھوڑ کر) اوّل رہا۔جبکہ دفتر اطفال میں اسلام آباد نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔

سال 2002-03

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سال جماعت اسلام آباد کے لئے اس لحاظ سے قابل مبارک باد سنگ میل اور خوشکن تھا کہ اس سال جماعت کا لازمی چندوں کا بجٹ ایک کروڑ روپے سے تجاوز کر گیا جس پر حضور انور نے خوشی اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ وصولیوں کے لحاظ سے اسلام آباد پورے پاکستان میں تین بڑی جماعتوں کو چھوڑ کر دوئم رہا۔

تحریک جدید: وصولیوں کے لحاظ سے اسلام آباد پورے پاکستان میں دوئم رہا۔جبکہ وقف جدید میں اوّل اور دفتر اطفال میں دوئم رہا۔

سال 2003-04

اس سال لازمی چندہ جات کی وصولی خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک کروڑ 10 لاکھ روپے رہی جبکہ چندہ دہندگان کی تعداد 795 تھی۔

تحریک جدید: 4024796/ روپے کے وعدہ جات کے مقابلہ میں وصولی 4228327/

روپے ہوئی اور اسلام آباد پورے پاکستان میں دوم رہا۔

وقف جدید: وعدہ/1828201 روپے تھا وصولی/2157683 روپے رہی۔ چنانچہ اسلام آباد وصولیوں میں پاکستان میں اوّل اور دفتر اطفال میں بھی اوّل رہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی میں آگے بڑھنے پر اظہار خوشنودی فرمایا۔

سال05-2004

لازمی چندہ جات میں اس سال ایک کروڑ 55 لاکھ 60 ہزار روپے کی وصولی ہوئی جو گذشتہ سال کی نسبت 42 فیصد زائد تھی اس پر اظہار تشکر کے لئے 21 اگست 2005 کو محترم امیر صاحب کی طرف سے بیت الذکر میں تمام صدران حلقہ جات اور سیکرٹریان کے اعزاز میں عشائیہ دیا گیا۔

وقف جدید: وعدے 20 لاکھ، وصولی 23 لاکھ 74 ہزار روپے۔ اسلام آباد پاکستان کی تمام جماعتوں میں دوم رہا جبکہ دفتر اطفال میں اول پوزیشن حاصل کی (وصولی /363000 روپے)

زلزلہ متاثرین کے لئے امداد: اس سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر جماعت اسلام آباد کی طرف سے ایران کے زلزلہ زدگان کے لئے بھی تین لاکھ روپے مرکز بھجوائے گئے۔

سال06-2005

لازمی چندہ جات: وعدے ایک کروڑ 54 لاکھ روپے سے زائد۔ وصولی ایک کروڑ 87 لاکھ یعنی 22 فیصد زائد۔ چندہ دہندگان کی تعداد 1283۔

مورخہ 15 جولائی 2006 کو مجلس عاملہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے محترم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد نے اس بات پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ الحمد للہ جماعت احمدیہ اسلام آباد کا قدم مالی قربانی میں ہر سال آگے بڑھ رہا ہے اور مرکز اس پر شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اس سے اگلے ماہ یعنی 14 اگست 2006 کو عاملہ کے ممبران سے خطاب کرتے ہوئے مکرم مرزا عبدالصمد احمد صاحب سیکرٹری مجلس کار پرداز نے اس

امر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ اسلام آباد کا قدم گذشتہ دو سالوں میں کافی آگے بڑھا ہے۔ چندہ دہندگان میں سے 575 موصی ہیں جبکہ 131 افراد کی وصایا کارروائی کے مراحل میں ہیں۔ موصیان میں خدام 238 لجنہ 236 اور انصار 101 ہیں جبکہ گذشتہ چھ ماہ میں 110 نئی وصایا ہوئی ہیں۔

تحریک جدید: اس سال 5756000/ روپے کی وصولی ہوئی اور اسلام آباد نے پاکستان بھر میں چھوٹے اضلاع میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔

وقف جدید: وصولی 2562395/ روپے، ضلع اسلام آباد پورے پاکستان میں چھوٹے اضلاع میں تیسرے نمبر پر رہا جبکہ دفتر اطفال میں اسلام آباد نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ (وصولی 602040/ روپے)

سال 08-2007

لازمی چندہ جات کی وصولی دو کروڑ تہتر لاکھ بیالیس ہزار روپے ہوئی جبکہ ٹارگٹ دو کروڑ باون لاکھ سڑسٹھ ہزار روپے تھا۔

تحریک جدید: وصولی تریسٹھ لاکھ بیالیس ہزار روپے ہوئی جبکہ گذشتہ سال پچپن لاکھ چھہتر ہزار روپے کی وصولی ہوئی تھی۔

سال 09-2008

لازمی چندہ جات کی وصولی 3 کروڑ 29 لاکھ روپے یعنی گذشتہ سال کی نسبت 18 فیصد زائد۔ محترم امیر صاحب کی طرف سے اس خوشی میں مورخہ 11 جولائی 2009 کو عاملہ ممبران کے اعزاز میں عشائیہ دیا گیا جس میں صدران اور سیکرٹریان حلقہ جات نے بھی شرکت کی۔

تحریک جدید: ٹارگٹ 70 لاکھ روپے وصولی 71 لاکھ 70 ہزار روپے، اسلام آباد نے وصولیوں میں پورے پاکستان میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔

وقف جدید: وصولی 3187544/ روپے جو گذشتہ سال کی نسبت 16 فیصد زائد تھی

اسلام آباد نے پورے پاکستان میں تیسری پوزیشن حاصل کی یہ بات قابل ذکر ہے کہ مالی سال کے آخری ہفتہ میں 15 لاکھ روپے کی رقم وصول ہوئی

سال 10-2009

لازمی چندہ جات: وصولی 3 کروڑ 59 لاکھ روپے یعنی گذشتہ سال کی نسبت 9 فیصد زائد چندہ دہندگان کی تعداد 1660 وصولیوں میں GHS,F-7,F-11 اور I-10/2-3 نے پہلی چار پوزیشنز حاصل کیں۔ مورخہ 10 جولائی 2010 کو محترم امیر صاحب کی طرف سے اظہار تشکر کے طور پر عشائیہ دیا گیا جس میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر بیت المال آمد نے بھی شرکت کی۔ آپ نے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اجتماعی طور پر اسلام آباد کا قربانی کا معیار پہلے سے بہت بڑھ رہا ہے لیکن انفرادی طور پر بعض افراد بقایادار ہیں۔ بقایاداران سے ان کی مالی حیثیت کے مطابق چندہ لینے کی کوشش کی جائے۔ اگر سب احباب اپنی حیثیت کے مطابق چندہ دیں تو اسلام آباد کا بجٹ 5 کروڑ تک پہنچ سکتا ہے۔

تحریک جدید: 81 لاکھ چودہ ہزار پانچ سو باون روپے کی وصولی جو گذشتہ سال کی نسبت 9 فیصد زائد تھی وصولیوں کے لحاظ سے اسلام آباد نے پورے پاکستان میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔

وقف جدید: وصولی 3752960/ روپے پورے پاکستان میں اسلام آباد کی چوتھی پوزیشن

سال 11-2010

لازمی چندہ جات: وصولی چار کروڑ گیارہ لاکھ یعنی گذشتہ سال کی نسبت 14.5 فیصد زائد مورخہ یکم اکتوبر 2011 کو محترم امیر صاحب کی طرف سے عشائیہ دیا گیا جس میں ناظر صاحب بیت المال مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے بھی شرکت کی اور خطاب فرمایا۔ اس موقع پر وصولیوں میں پہلی چھ پوزیشنز حاصل کرنے والے حلقہ جات کے صدران اور سیکرٹریان مال کو محترم ناظر صاحب مال نے انعامات سے نوازا۔

تحریک جدید: اس سال 93 لاکھ روپے سے زائد وصولی ہوئی اور اسلام آباد پاکستان بھر کے اضلاع میں دوم رہا۔

وقف جدید: 45 لاکھ روپے سے زائد وصولی اور اسلام آباد پاکستان بھر کے اضلاع میں سوم رہا۔

سال 2011-12

لازمی چندہ جات: وصولی چار کروڑ 87 لاکھ یعنی گذشتہ مالی سال کی نسبت 11 فیصد زائد۔

تحریک جدید: وصولی ایک کروڑ روپے سے زائد, اسلام آباد نے پورے پاکستان میں دوم پوزیشن حاصل کی۔

وقف جدید: 50 لاکھ روپے کے ٹارگٹ کے مقابلہ میں 52 لاکھ روپے وصول ہوئے اسلام آباد نے پاکستان کے تمام چھوٹے اضلاع میں دوسری پوزیشن حاصل کی جبکہ دفتر اطفال میں بھی دوم رہا۔

10 نومبر 2012 کو تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی جس میں محترم ناظر صاحب بیت المال آمد نے چھ صدران حلقہ جات سیکرٹری مال اور سیکرٹری تحریک جدید کو وصولیوں میں بہترین کارکردگی پر انعامات دیئے۔

سال 2012-13

لازمی چندہ جات: وصولی 5 کروڑ چالیس لاکھ روپے جو گذشتہ مال سال کی نسبت 20 فیصد زائد تھی چندہ دہندگان کی تعداد 1509 تھی۔ چندہ دہندگان کی تعداد میں متعدد افراد کے نقل مکانی کے باعث اگر چہ کمی ہوئی تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے چندوں میں کمی کی بجائے نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا۔

24 نومبر 2013 کو محترم امیر صاحب کی طرف سے چندہ جات کی وصولی میں بہترین کارکردگی

پہلی پوزیشن حاصل کی۔

سال2015-16

لازمی چندہ جات: خدا تعالیٰ کے فضل سے اس مالی سال کے دوران بھی جماعت اسلام آباد (شہر وضلع) نے لازمی چندہ کی مد میں سات کروڑ ستانوے لاکھ روپے سے زائد وصولی کی۔ جو گذشتہ مالی سال کے مقابلے میں 14.6 فیصد زیادہ تھی۔

تحریک جدید: اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان بھر میں ربوہ، لاہور اور کراچی کی بڑی جماعتوں کے بعد تمام بڑے اضلاع میں تحریک جدید کی وصولیوں میں جماعت اسلام آباد نے اول پوزیشن حاصل کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیلگری (کینیڈا) میں مورخہ 11 نومبر 2016 کو تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرماتے ہوئے دنیا بھر میں تحریک جدید میں نمایاں قربانیاں پیش کرنے والی جماعتوں کا اعلان فرمایا۔ جماعت اسلام آباد کو مرکز کی طرف سے تحریک جدید میں 1,55,00000/ روپے کا ٹارگٹ دیا گیا تھا تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے وصولی 1,57,30000/ روپے سے زائد رہی۔ الحمدللہ علی ذالک

وقف جدید: اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال 2016 میں ضلع اسلام آباد نے ربوہ لاہور اور کراچی کی بڑی جماعتوں کو چھوڑ کر پورے پاکستان میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ مرکز کی طرف سے اسلام آباد کو نوے لاکھ روپے کا ٹارگٹ دیا گیا تھا جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وصولی 9051000/ سے زائد ہوئی۔

سال2016.2017

لازمی چندہ جات: کل وصولی 7,65,38910/-

جون میں وصولی: 1,44,31,033/-

ضلع اسلام آباد کل وصولی: 8,25,98,208/-

سابقہ سال کے مقابلہ میں زائد وصولی: 28,72,355/-

جماعتی مہمانوں کے قیام وطعام کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ عمارت جنوری 1994 سے جماعت اسلام آباد کی پراپرٹی ہے۔ تاہم رجسٹری صدر انجمن احمدیہ کے نام ہے۔)

۷۔مربی ہاؤس I/10/4 (یہ دومنزلہ مکان بھی جماعت اسلام آباد کی پراپرٹی ہے اور صدر انجمن کے نام رجسٹرڈ ہے۔ مارچ 1990 میں اس کی رجسٹری ہوئی تھی اس میں اسلام آباد میں تعینات ایک مربی سلسلہ رہائش رکھتے ہیں۔)

۸۔مربی ہاؤس پنڈ بیگوال (تفصیل الگ باب میں دے دی گئی ہے۔)

۹۔معلم ہاؤس ملاح ملوٹ (تفصیل الگ باب میں دے دی گئی ہے۔)

۱۰۔احمدیہ قبرستان۔ سیکٹر H-9 میں واقع یہ قبرستان بھی جماعت اسلام آباد کی ملکیت ہے اوراس کا تمام انتظام وانصرام جماعت کے پاس ہے)

۱۱۔احمدیہ قبرستان پنڈ بیگوال۔ (پنڈ بیگوال کے حالات میں اس کا ذکر آچکا ہے)۔

۱۲۔کوٹھی F/6/2۔(مکان نمبر 29 گلی نمبر 26 ,F-6/2 میں واقع بارہ سو مربع گز پر محیط یہ کوٹھی انجمن تحریک جدید کی ملکیت ہے اور رہائشی مقاصد کے لیے استعمال ہو رہی ہے۔اس کی رجسٹری اپریل 1963 میں ہوئی تھی)

۱۳۔بیت الفضل۔گلی نمبر 69 سیکٹر F-8/ میں تعمیر شدہ ''بیت الفضل'' سے موسوم دو ہزار مربع گز پر محیط یہ دومنزلہ کوٹھی صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت ہے تاہم مرکز کے فیصلہ کے مطابق اسکی دیکھ بھال اور انتظام وانصرام جماعت احمدیہ اسلام آباد کے پاس ہے یہاں ٹھہرنے والے مہمانوں کو نظارت علیا سے منظوری لینا ہوتی ہے۔ یہ بنگلہ آٹھ بیڈ رومز پر مشتمل ہے جن میں پانچ بیڈ رومز اور حضرت خلیفۃ المسیح کا دفتر اور Sitting Room اور ایک کچن اوپر کی منزل میں جبکہ تین بیڈ رومز ڈرائنگ ڈائننگ اور کچھ کمرے نچلی منزل میں واقع ہیں۔اس کے علاوہ ایک انیکسی (چار کمرے اوپر دو نیچے) ملازمین اور دیگر مہمانان کے لئے ہیں۔

بیت الفضل کا انتظام وانصرام

4 مارچ 1981 کو مجلس عاملہ کا اجلاس مشن ہاؤس اسلام آباد میں زیر صدرات مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع راولپنڈی منعقد ہوا۔جس میں امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد شہر مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب نے ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے آمدہ خط کے مندرجات سے مجلس عاملہ کو آگاہ کیا جن کے مطابق ''بیت الفضل'' اسلام آباد کے انتظام و انصرام اور اخراجات کی نگرانی کے لئے مرکز نے امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد، سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اسلام آباد اور مربی سلسلہ متعینہ اسلام آباد پر مشتمل سب کمیٹی تشکیل دیئے جانے کی منظوری دی تھی۔ (رجسٹر کارروائی مجلس عاملہ جماعت احمدیہ اسلام آباد 1981)

اس کوٹھی کی اہمیت اس لحاظ سے زیادہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ 1978 سے 1982 کے دوران جب بھی اسلام آباد تشریف لائے تو یہاں ہی حضور کا قیام ہوتا رہا۔مئی 1982 میں آخری دفعہ حضور اسلام آباد تشریف لا کر یہاں ہی قیام فرما تھے کہ ایک روز دوران نماز مغرب آپ پر دل کا دورہ پڑا اور چندروزہ علالت کے بعد پھر 8/9 جون 1982 کی درمیانی شب آپ یہاں ہی انتقال فرما گئے (اس کی تفصیل الگ باب میں دی جا چکی ہے) بعدازاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ بھی انگلستان ہجرت سے قبل اپریل 1984 میں آخری بار اسلام آباد تشریف لائے تھے اور یہاں ہی قیام فرمایا تھا (اس کی تفصیل بھی پہلے گذر چکی ہے) یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت صاحبزدہ مرزا مسرور احمد صاحب بہ حیثیت ناظر اعلیٰ وامیر مقامی جب بھی اسلام آباد تشریف لاتے بالعموم بیت الفضل میں ہی قیام فرماتے اس طرح یہ مکان ایک تاریخی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ تین خلفائے احمدیت نے یہاں قیام فرما کر اس کے درودیوار کو بابرکت اور یادگار بنادیا ہے۔

یہاں اس امر کے متعلق آگاہی دینا ضروری ہے کہ بیت الفضل کی مرمت وتزئین کافی عرصہ سے نہیں ہوئی تھی حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے بطور ناظر اعلیٰ تعیناتی کے عرصہ میں

بیت الفضل کی مرمت وتزئین کا کام کروایا گیا چنانچہ چھتوں کی لیکیج دیواروں کا رنگ وروغن اور اس طرح کے دوسرے کام کا آغاز کیا گیا۔اس سے قبل گیٹ سے اندر والی ڈرائیو اور گیراج بلاک اور مین بلڈنگ کے درمیان والی جگہ کو اکھاڑ کر نیا چپس لگایا گیا۔ یہ کام نائب امیر اسلام آباد محترم ظفر اقبال قریشی صاحب ریٹائرڈ چیف انجنیئر کی نگرانی میں کئے گئے ۔مکرم ومحترم ناظر صاحب اعلیٰ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب بھی موقع بموقع ربوہ سے تشریف لا کر ہدایات دیتے رہے۔اس دوران یہاں کے فرنیچر اور کارپیٹس کو بھی بدلا گیا۔ ونڈو اے سی کی جگہ سپلٹ اے سی لگائے گئے پردہ جات بھی ضرورت کے مطابق بدلے گئے۔اس تمام Upgrading سے بیت الفضل کی شان ہی بدل گئی۔

بیت الفضل کی اس تزئین نو کے باعث صدر انجمن کو اپنے معزز مہمانوں کو ٹھہرانے کے لئے وفاقی دارالحکومت میں ایک معیاری رہائشی سہولت میسر آ گئی ہے۔موجودہ ناظر اعلیٰ محترم مرزا خورشید احمد صاحب نے بھی تزئین کے کام کو جاری رکھا ہے۔اور گاہے بگاہے نئی ہدایات دے کر اس جگہ کو پہلے سے بہتر بنانے کا عمل جاری رہتا ہے۔

بیت الفضل سے وابستہ یادوں کی کہانی۔۔احباب جماعت کی زبانی

’’بیت الفضل‘‘ کی تعمیر سے لے کر اس کی تکمیل تک اور خلفائے احمدیت کی طرف سے اسے اپنے بابرکت قدموں سے سرفراز کرنے کی طویل تاریخ سے احباب جماعت اور شمع خلافت کے پروانوں کی کئی خوبصورت اور حسین یادیں وابستہ ہیں نیز یہاں مختلف اوقات میں اور مختلف رنگوں میں خدمات بجالانے والے خوش نصیب احباب گذرے دنوں اور بیتے ہوئے اپنے چشمدید واقعات کا بڑے پیار، محبت اور فخر سے ذکر کرتے رہتے ہیں آیئے ان میں سے چند ایک کی زبانی یہ حالات و واقعات سنتے ہیں۔

☆۔مکرم عطاء الرحمن صاحب ولد مکرم ماسٹر عبدالرحمن صاحب مرحوم بیان کرتے ہیں کہ

خاکسار مارچ 1969 میں بسلسلہ ملازمت بحیثیت ڈرافٹسمین گریڈ اے دفتر چیف انجنیئر واپڈا اسلام آباد آیا تھا۔ یہ محترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب کا دور امارت تھا۔ جب عدالت کے حکم امتناعی کے باعث بیت الذکر کی تعمیر کا کام روکنا پڑا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ہدایت اور منظوری سے اس پروجیکٹ کے انچارج مکرم عبدالغنی رشدی صاحب آرکیٹیکٹ نے ''بیت الفضل'' کی تعمیر کے لئے بنیادوں کی کھدائی کا کام شروع کروا دیا۔ خاکسار ان کا معاون تھا۔ کچھ عرصہ یہ خدمت بجالانے کے بعد خاکسار کو راولپنڈی میں کوئی مصروفیت آڑے آئی تو مکرم وسیم احمد شاہد ابن ٹھیکیدار نواب دین صاحب کو بیت الفضل پر جاری کام کی نگرانی کی توفیق ملی۔ تاہم بعد ازاں بیت الفضل کی تعمیر کا کام کام حضرو کے ایک ٹھیکیدار کو سونپ دیا گیا۔ ''بیت الفضل'' کی تعمیر کے دوران ہی محترم رشدی صاحب بقضائے الٰہی اللہ کو پیارے ہو گئے تو ایک خلا محسوس ہوا تاہم اللہ تعالیٰ نے مرحوم کے بیٹے میجر کلیم صاحب کو باپ کے جانشین کی حیثیت سے یہ اہم جماعتی پراجیکٹ مکمل کرنے کی توفیق دی۔ بیت الفضل کی تعمیر ابھی مکمل ہی ہوئی تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ایک صاحبزادی علیل ہو گئیں اور انہیں فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال راولپنڈی میں داخل کرانا پڑا۔ حضور چپ بورڈ فیکٹری جہلم سے جہاں آپ قیام فرماتے تھے روزانہ اپنی بیٹی کی تیمارداری کے لئے فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال آتے۔ چنانچہ حضور نے اسی دوران ''بیت الفضل'' کے باقی ماندہ تعمیراتی مراحل مثلاً وائرنگ، فنشنگ اور ڈیکوریشن وغیرہ جلد از جلد مکمل کرنے کی ہدایت فرمائی۔ حضور کے حکم کی فوری تعمیل کے لئے محترم امیر صاحب اسلام آباد نے عاملہ ممبران کا خصوصی اجلاس طلب فرمایا جس میں ''بیت الفضل'' میں زیر تکمیل مختلف کاموں کو جلد از جلد مکمل کرنے کے لئے مختلف افراد کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں محترم چوہدری ناصر احمد صاحب الیکٹریکل انجنیئر ابن چوہدری محمد اسرائیل صاحب جو ان دنوں CDA میں ڈپٹی ڈائریکٹر تھے کو بیت الفضل میں ڈرائنگ اور ڈائننگ رومز اور اسی طرح حضور کے بیڈ روم اور کچن وغیرہ میں ائرکنڈیشنرز کے لئے جگہیں بنانا اور بعض دیگر کام سونپے گئے۔ اس دوران ایک روز وہ رات ڈیڑھ بجے کے قریب خاکسار کے گھر تشریف لائے اور بعض پیش آمدہ مشکلات کا ذکر کیا اور مدد مانگی خاکسار اسی وقت ان

کے ساتھ سائٹ پر گیا اور ایک مستری محمد صابر کو جو سلانوالی کا رہنے والا تھا اور ایک غیر از جماعت مزدور کو بھی ساتھ لیا۔ رانا مارکیٹ ڈبل روڈ پر واقع ایک احمدی کرنل رمضان صاحب کی زیر تعمیر کوٹھی سے ریت، سیمنٹ اور کچھ دیگر ضروری سامان حاصل کر کے بیت الفضل پہنچایا گیا اور راتوں رات تین ائیر کنڈیشنرز کے لئے جگہیں بنائی گئیں (یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ٹھیکیدار نے ائر کنڈیشنرز کے لئے کوئی جگہ نہیں رکھی تھی) دن چڑھا تو مکرم نواب دین صاحب، مکرم مہر دین صاحب اور مکرم عبدالکریم لودھی صاحب نے جو لکڑی کے کام کے کاریگر تھے اپنا کام شروع کیا جبکہ مکرم نصیر احمد صاحب الیکٹریشن نے جو US Aid میں کام کرتے تھے۔ بجلی کا کام باحسن انجام دیا اسی روز اچانک حضور بھی معائنہ کے لئے بیت الفضل تشریف لائے اور کام کو دیکھ کو خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

اس کے بعد یہاں عارضی لنگر خانہ کے لئے کمرہ، تنور وغیرہ لگانے اور چوکیدار کے لئے کمرہ تعمیر کرنے کا کام کیا گیا ''بیت الفضل'' کے لئے فرنیچر، پردے، گیزر اور دیگر ضروریات کی فراہمی کا انتظام مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب نائب امیر، مکرم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب قائد ضلع اور دیگر بزرگان کے مشورہ سے ہوا۔ تمام کاموں کی مجموعی نگرانی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت لاہور اور محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت اسلام آباد کرتے رہے۔

بیت الفضل کی تعمیر جب ہر لحاظ سے مکمل ہوگئی تو اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جب کبھی بھی اسلام آباد تشریف لاتے تو آپ یہاں ہی قیام فرماتے۔ حضور کی آمد پر تمام انتظامات کی احسن طور پر تکمیل کے لئے مکرم امیر صاحب اسلام آباد کی سرپرستی میں ایک خصوصی کمیٹی کام کرتی تھی۔

حضور کے یہاں قیام کے دوران ''بیت الفضل'' کے لئے پانی کا خاطر خواہ بندوبست کرنا، گیس اور بجلی کی سہولتوں کی بلا روک ٹوک فراہمی یقینی بنانا سب سے بڑے مسائل ہوتے تھے۔ اسلام آباد میں اکثر پانی کی قلت رہتی ہے اور CDA کا ٹینکروں کے ذریعہ پانی فراہم کرنے کا نظام انتہائی ناقص اور بے شمار خرابیوں کا حامل ہے اس لئے بیت الفضل کے لئے پانی کی وافر فراہمی ہمارے لئے

ہمیشہ بہت بڑا چیلنج ہوتا تھا گورنمنٹ ہاسٹل G-5 میں واقع ٹیوب ویل سے ٹینکروں کے ذریعہ پانی گھروں کو سپلائی ہوتا تھا اور CDA کے قانون کے تحت ایک کوٹھی کے لئے ہفتہ میں صرف نصف ٹینکر پانی مل سکتا تھا۔ تاہم الحمدللہ کہ ہمیں کبھی پانی کی قلت کا مسئلہ پیش نہیں آیا۔ اور حضور کے بیت الفضل میں قیام کے دوران ہمیشہ پانی وافر مقدار میں دستیاب رہا۔ اس سلسلہ میں دو خدام مکرم شوکت کریم اعوان صاحب اور مکرم عبدالحمید قریشی صاحب خصوصی شکریہ اور دعاؤں کے مستحق ہیں جو کہ بیت الفضل میں حفاظتی ڈیوٹی دینے کے علاوہ موٹر سائیکل پر بیت الفضل کے لئے آنے والے پانی کے ہر ٹینکر کے آگے پیچھے پہرہ دیتے حتیٰ کہ جب ٹینکر پانی سے بھرا جا رہا ہوتا اس وقت بھی چوکس رہتے تا کہ کوئی شر پسند پانی میں زہر نہ ملا دے یا پانی کا ٹینکر راستے میں کوئی زبردستی اپنے گھر نہ لے جائے۔ ایک اور دوست مکرم عبدالاحد صاحب آف شورکوٹ جو بعد میں لندن چلے گئے تھے۔ ڈیوٹی دینے والے خدام کی موٹر سائیکلوں کی بغیر معاوضہ بیت الفضل میں آکر ٹیوننگ کرتے آپ کو اسیر راہ مولا ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہوا۔ (غیر مطبوعہ تحریر جو جماعتی ریکارڈ میں محفوظ ہے)

نوٹ: خدا کا شکر ہے کہ اب بیت الفضل میں اپنی بورنگ ہے اور پانی کا کبھی کوئی مسئلہ نہیں ہوتا مگر یہ اُن ایام کی بات ہے جب CDA گھروں میں بورنگ کی اجازت نہیں دیتا تھا اور پورا سال اسلام آباد پانی کے بحران کی لپیٹ میں رہتا تھا۔

☆۔ سابق سیکرٹری ضیافت، سیکرٹری جائیداد، سیکرٹری وصایا اور دیگر اہم جماعتی عہدوں پر خدمات کی توفیق پانے والے جماعت کے ایک بزرگ محترم خالد ورک صاحب جو اپریل 1964 میں بسلسلہ ملازمت کراچی سے تبدیل ہو کر اسلام آباد آئے تھے اور جماعت اسلام آباد کے اولین ممبران میں شمار ہوتے ہیں اور آجکل سیکرٹری قبرستان اور صدر حلقہ I-8/2-3 ہیں۔ تحریر فرماتے ہیں

"جس رات حضور (خلیفۃ المسیح الثالث) کی وفات ہوئی اس رات خاکسار ساڑھے گیارہ بجے تک وہاں (بیت الفضل) تھا میرا بیٹا لئیق احمد ورک بیت الفضل پر ڈیوٹی دینے والے خدام میں شامل تھا۔ ان دنوں مربی سلسلہ محترم شفیع اشرف صاحب

حضور کی صحت کے بارے میں رپورٹ جاری کیا کرتے تھے جس رات حضور کی وفات ہوئی اس سے پہلے روز خاص طور پر احباب جماعت کو یہ بتایا گیا کہ حضور کی صحت پہلے سے بہت بہتر ہے اپنے تمام حلقہ جات میں بتادیں تاہم دعائیں جاری رکھیں، ہم مطمئن ہوکر گھر چلے گئے اور سب حلقہ جات میں حضور کی صحت کے بارے میں احباب جماعت کو اطلاع دے دی مگر چند گھنٹوں بعد وہ اندوہناک خبر سنی جسے سننے کے لئے کوئی احمدی تیار نہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

☆۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد پہلی مرتبہ ماہ اپریل 1983 میں اسلام آباد تشریف لائے اور بیت الفضل میں قیام فرمایا۔ 24 اپریل کو خاکسار نے اپنے بیوی بچوں کے ساتھ حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا حضور نے بچوں کو پیار کیا میرا بیٹا محمد انور جو بہن بھائیوں میں دوسرے نمبر پر ہے وہ بھاگ کر حضور سے لپٹ گیا حضور نے فرمایا ''تم تو بڑے بھائی کو پیچھے چھوڑ گئے ہو'' میری بیٹی مصباح خالد کو جو اس وقت تیسری جماعت میں تھی حضور نے سر پر بوسہ دیا اور فرمایا ''بڑی ذہین بچی ہے'' بڑے بیٹے لئیق احمد سے حضور نے باتیں کیں اور اپنے دست مبارک سے نسخہ تجویز کیا کیونکہ وہ بہت ڈرتا تھا میرے خاندان کے بارے میں جب میری بیوی نے کچھ بتانا چاہا تو حضور نے فرمایا کہ ان کے خاندان کے بارے میں تو میں آپ سے بھی زیادہ جانتا ہوں۔آپ اپنے بارے میں بتائیں۔ابھی میری بیوی نے ڈاکٹر عبدالسلام سے تعلق داری کا حوالہ ہی دیا تھا کہ حضور نے فرمایا آپ عبدالشکور آف ملتان کی بھتیجی ہیں میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔

(غیر مطبوعہ تحریر جو جماعتی ریکارڈ میں محفوظ ہے)

☆۔ جماعت کے ایک مخلص بزرگ اور دیرینہ خادم مکرم شریف احمد متو صاحب ولد مولوی صالح محمد صاحب مرحوم مارچ 1967 میں سرکاری ملازم کی حیثیت سے کراچی سے تبدیل ہوکر

اسلام آباد آئے اور پھر یہاں کے ہی ہو رہے۔فرماتے ہیں:۔

’’حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی اسلام آباد آمد کا سلسلہ 1966 سے شروع ہوا۔ حضور یہاں مختلف دوستوں کے گھروں میں قیام فرماتے اور اکثر یہاں سے آپ ٹھنڈے مقامات (مری ایبٹ آباد، نتھیا گلی) تشریف لے جاتے ان مقامات پر حضور کے قیام کے انتظام و انصرام میں مکرم رانا رفیق احمد صاحب جو اس زمانہ میں DFO مری تھے کا بہت عمل دخل ہوتا تھا۔ اسلام آباد میں قیام کے دوران جہاں بھی حضور قیام فرما ہوتے یا باہر کسی جگہ تشریف لے جاتے خاکسار کو اکثر حضور کے پاؤں یا جسم مبارک کو دبانے کی سعادت نصیب ہوتی۔ حضرت اقدس کی آخری علالت اور وفات کے وقت خاکسار ’’بیت الفضل‘‘ میں ہی تھا علالت کے دوران حضور کے بیٹوں میاں انس، میاں فرید یا میاں لقمان میں سے کوئی ایک بالائی منزل سے نیچے آ کر احباب جماعت کو حضور کی صحت کے بارے میں تازہ ترین صورت حال بتاتا اور ساتھ ہی دعاؤں کی تحریک کرتا۔ تاہم الٰہی تقدیر غالب آ گئی اور حضور 8 اور 9 جون کی درمیانی رات اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ جنازے کی تیاری کے لئے حضور کے جسد اطہر کو غسل دیا گیا اس کے لئے جو برتن استعمال کئے گئے ان میں سے ایک برتن اب تک میرے گھر میں موجود اور محفوظ ہے۔ ایک اور واقعہ یاد ہے جو یہ ہے کہ حضور بیت الفضل میں قیام فرما تھے اور سامنے گرین ایریا میں غیر قانونی طور پر قائم مسجد سے حضور اور جماعت کے خلاف انتہائی غلیظ اور گندی زبان میں دشنام طرازی کا سلسلہ دن رات جاری رہتا۔ ایک روز ایک بڑے احراری مولوی نے اس ’’کارخیر‘‘ میں اپنا حصہ ڈالا تو ہمارے خدام مشتعل ہو گئے اور قریب تھا کہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آتا کہ حضور کو کسی نے اطلاع دے دی حضور فوراً بالائی منزل سے نیچے تشریف لائے اور فرمایا کہ ’’وہ کس کو گالی دے رہا ہے؟‘‘ خدام نے کہا کہ حضور آپ کو۔ اس پر حضور نے فرمایا پھر آپ کیوں مشتعل ہو رہے ہیں؟ اس پر خدام خاموش ہو

کر بیٹھ گئے اور حضور پھر اوپر تشریف لے گئے'' (غیر مطبوعہ تحریر مورخہ 9 مئی 2001)

☆۔سابق سیکرٹری تصنیف و اشاعت وسیکرٹری عاملہ جماعت اسلام آباد مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب ابن مکرم چوہدری علی محمد صاحب المعروف بی ٹی صاحب حال مقیم امریکہ لکھتے ہیں۔

''حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سب سے پہلے 1966 میں اسلام آباد تشریف لائے تھے اور مکرم شیخ عبدالوحید صاحب کے گھر واقع G-6/4 میں ٹھہرے تھے اس کے بعد حضور جب بھی راولپنڈی اسلام آباد تشریف لاتے F-6/3 میں حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (ایم ایم احمد) کے گھر آپ کا قیام ہوتا تھا۔ پھر F-8 میں بھی دو دفعہ الگ الگ کوٹھیوں میں قیام فرمایا بعد ازاں بیت الفضل کی تعمیر کے بعد حضور کا قیام یہاں ہی ہوتا تھا۔ خاکسار کی 7 جون 1982 کی رات بیت الفضل میں ڈیوٹی تھی۔ 9/8 جون کی شب جب حضور فوت ہو گئے تو اطلاع ملنے پر فوراً بیت الفضل پہنچ گیا نماز فجر کی ادائیگی کے بعد جنازہ ربوہ لے جانا تھا (محترم شیخ عبدالوہاب صاحب مرحوم امیر جماعت تھے) سب دوست کوٹھی کے بیرونی حصہ اور لان وغیرہ میں تھے خاکسار کوٹھی کے اندرونی حصہ میں تھا۔ حضور کا جنازہ بالائی منزل سے نیچے لایا گیا۔ پھر مرکزی دروازے سے باہر صحن میں لے جایا گیا اس موقع پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ چارپائی پر تابوت کو جب اندرونی حصہ سے باہر لایا گیا تو حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اس کے اگلے حصہ کو کندھا دیا ہوا تھا اور آپ کے دائیں جانب خاکسار کو کندھا دینے کی سعادت حاصل ہوئی بعد ازاں نعش مبارک ایمبولینس میں رکھی گئی (حضور کی بیماری کے دوران بیت الذکر میں جمعہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے پڑھایا اور دعاؤں کی تحریک کی''۔ (تحریری بیان مورخہ 21 نومبر 2001 سے ماخوذ)

☆۔محترمہ زبیدہ ناھید بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب بنت حضرت قاضی محمد یوسف صاحب سابق امیر جماعتہائے صوبہ سرحد رفیق حضرت اقدس مسیح موعودؑ تحریر فرماتی ہیں:۔

''جون 1982 میں بیت الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات ہوئی تو جنازے کے ساتھ ربوہ جانے والوں میں میرے میاں ڈاکٹر بشیر احمد صاحب اور بیٹا عزیزم منصور احمد بھی شامل تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اپریل 1984 میں اسلام آباد تشریف لائے تو خاکسارہ نے معہ امتہ الشکور ارم چھوٹی بچی سمیت لجنہ اماء اللہ کے اجلاس میں حضور سے بیت الفضل میں ملاقات کی۔ حضور نے از راہ شفقت اجلاس کے دوران عزیزہ کو گود میں بٹھائے رکھا۔ پھر اس کے بعد مجلس سوال جواب ہوئی۔ حضور اقدس نے اسلام آباد میں قیام کے دوران ہماری دعوت قبول فرمائی اور معہ بیگم صاحبہ اور عزیزہ فائزہ عزیزہ امتہ الرحمن مونا صاحبہ عزیزہ طوبیٰ صاحبہ نیز تقریباً ساٹھ دیگر خدام کے ہمراہ ہمارے گھر واقع E-7 تشریف لائے اور کھانا تناول فرمایا۔'' (غیر مطبوعہ تحریر جو جماعتی ریکارڈ میں محفوظ ہے)

☆۔ جماعت اسلام آباد کے ایک دیرینہ رکن اور مخلص خادم محترم عبدالکریم لودھی صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

''ایک روز حضور نے کسی کام کے لئے جو فرنیچر کے بارے میں تھا مجھے بیت الفضل بلایا میں حاضر ہوا تو معلوم ہوا کہ حضرت بیگم صاحبہ کو الماری میں ضرورت کے مطابق کچھ خانے بنوانے ہیں۔ حضور نے از راہ شفقت مجھے کام کی نوعیت بتانے کے بعد پوچھا کہ اس میں کتنی دیر لگے گی میں نے عرض کیا کہ حضور میں پہلے ضرورت تو اچھی طرح سمجھ لوں پھر صرف تین منٹ میں تین ڈیزائن بنا کر دوں گا جو حضور کو پسند آئے گا اس کے مطابق کام کر دوں گا۔ حضور میرے جواب سے بہت خوش ہوئے اور مجھے گھر کے اندر بھجوا دیا حضرت بیگم صاحبہ نے مجھے مطلوبہ کام کے بارے میں اچھی طرح سمجھا دیا تو میں باہر آ گیا اور حضور کے سامنے ہی ''اے بی سی'' کے تحت تین ڈیزائن بنا کر حضور کو دیئے حضور بہت خوش ہوئے اور ان میں سے ایک ڈیزائن پر نشان لگا کر کام شروع کرنے کی ہدایت فرمائی۔

چنانچہ ایک دو روز میں حضور کے منشا کے مطابق کام کر کے دے دیا۔اسی طرح خاکسار نے حضور کے ارشاد پر ایک اور جالی کی کیبنٹ بنا کر دی۔حضور نے بیت الفضل کے لئے ٹیبل بنانے کے لئے فرمایا۔خاکسار نے ڈیزائن بنا کر دیئے حضور نے خوشی کا اظہار فرمایا اور بعد ازاں یہ ٹیبل تیار کر کے دیئے تو حضور نے خاکسار کے کام کی تعریف کی''۔

(غیر مطبوعہ تحریر مورخہ 6 جولائی 2001 سے ماخوذ)

☆۔محترم بشیر الدین خاکی صاحب مرحوم سابق سیکرٹری اصلاح وارشاد،سیکرٹری دعوت الی اللہ اور سیکرٹری امور عامہ جماعت اسلام آباد تحریر فرماتے ہیں:۔

''اسلام آباد میں قیام کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نمازیں پڑھانے کے لئے بیت الفضل کی بالائی منزل سے نیچے کی قیام گاہ میں تشریف لاتے مکرم ومحترم محمد شفیع اشرف صاحب مربی سلسلہ نے اپنا دفتر بیت الفضل کے ایک کمرے میں بنایا ہوا تھا آپ حضور کے ارشادات کی تعمیل اور دیگر امور کا خیال رکھنے کے لئے ہمہ وقت دفتر میں موجود رہتے۔اس طرح محترم محمود احمد بھلر صاحب قائد خدام الاحمدیہ اپنے کئی خدام کے ساتھ حفاظتی ڈیوٹی دینے اور دیگر ضروریات بروقت پوری کرنے کے لئے ہر وقت بیت الفضل میں مستعد اور تیار رہتے۔راولپنڈی اسلام آباد کے احباب کی کثیر تعداد مغرب و عشاء کی نمازوں میں شامل ہوتی 30 مئی کی رات جب حضور مغرب وعشاء کی نماز پڑھا رہے تھے تو نماز کے دوران حضور اچانک خاموش ہو گئے اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نماز مکمل کر کے فوراً اوپر تشریف لے گئے یہ آپ کی آخری نماز تھی جو حضور نے بیت الفضل میں پڑھائی کیونکہ 8/9 جون کی درمیانی رات ہی حضور اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔اگلے دن بیت الفضل کے پورچ میں حضرت صاحبزدہ مرزا طاہر احمد صاحب نے حضور کا جنازہ ربوہ لے جانے کا پروگرام بتایا۔قافلہ کے ساتھ جانے کے لئے خاکسار کو بھی اپنی گاڑی پیش کرنے کی توفیق ملی۔''

آپ مزید فرماتے ہیں:۔

’’خلافت رابع میں مجلس مشاورت 1984 کے اختتام پر نمائندگان کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقات کے موقع پر امیر صاحب اسلام آباد نے حضور کی خدمت میں اسلام آباد تشریف لانے کی درخواست کی جو حضور نے از راہ شفقت منظور فرمائی ۔ چنانچہ ربوہ سے واپسی پر امیر صاحب نے حضور کے اسلام آباد کے دورے کے انتظامات کی تیاریاں شروع کر دیں۔‘‘

حضور کے بیت الفضل میں قیام کے دوران جماعت کے چند دیگر احباب کی طرح خاکسار کو بھی حضور کی دعوت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔اور حضور نے معہ بیگم صاحبہ و دیگر افراد قافلہ اور مہمانوں سمیت ایک دوپہر کا کھانا خاکسار کی طرف سے قبول فرمایا۔حضور کے اسلام آباد میں قیام کے دوران بیت الذکر میں مغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد مجلس عرفان منعقد ہوتی رہی خاکسار کو محترم امیر صاحب کی ہدایات کے تحت ان کا انتظام کرنے کی سعادت حاصل ہوتی رہی ۔ان مجالس عرفان میں راولپنڈی اسلام آباد کے علاوہ بیرونی جماعتوں کے احباب بھی کثیر تعداد میں شامل ہوتے اور تقریباً روزانہ ہی مجلس عرفان کے اختتام پر بیعتیں ہوتیں جبکہ بیت الفضل میں انفرادی، اجتماعی اور فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ صبح سے شام تک جاری رہتا۔‘‘

(غیر مطبوعہ تحریر مورخہ 10 جون 2001 سے ماخوذ)

☆۔مکرم حمید الحامد صاحب مرحوم کو ایک طویل عرصہ جماعت اسلام آباد میں صدر حلقہ F-8,E-8 سیکرٹری تعلیم، سیکرٹری تعلیم القرآن اور جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے نمایاں خدمات کی توفیق ملی۔جماعت کے ایک نامور اور صاحب دیوان شاعر بھی تھے آپ تحریر فرماتے ہیں؛۔

’’حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی آخری علالت اور وفات جو بیت الفضل اسلام آباد میں قیام کے دوران ہوئی اس وقت میری رہائش ہاؤس نمبر 32 نیول کالونی

E-8 اسلام آباد میں تھی جو بیت الفضل سے قریب ترین علاقہ ہے رات دس بجے کے قریب میں بیت الفضل میں ہی تھا۔حضور کی علالت کی کچھ نہ کچھ تفصیل ہمیں مل رہی تھی غالباً گیارہ بجے میں گھر گیا۔ بارہ بجے کے قریب مکرم محمود احمد بھلر صاحب کا ٹیلی فون میرے گھر آیا کہ حضور فوت ہو گئے ہیں۔ میں موٹر سائیکل پر فوراً بیت الفضل پہنچ گیا۔حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (جو بعد میں قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر کے طور پر منصب خلافت پر فائز ہوئے) کو متعدد بار عمارت سے باہر اور اندر آتے جاتے دیکھا ۔خیال تھا کہ حضور کے جسد مبارک کو نہلانے اور تکفین کی تیاری تھی۔صبح کو جب حضور کے جسد مبارک کو لے کر قافلہ کی روانگی کی تیاری تھی میں وہاں موجود تھا ایمبولینس میں حضور کے جسد مبارک کو رکھا گیا۔اندازاً دس گیارہ کاریں قافلہ میں تھیں۔ایک واقعہ اس موقع پر جو بطور خاص مجھے یاد ہے وہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی ذات سے تعلق رکھتا ہے جو اس وقت میاں طاہر ہی کے نام سے جانے پہچانے جاتے تھے آپ نے سادہ لباس شلوار قمیض اور سر پر کالی جناح کیپ پہن رکھی تھی آپ قافلہ کی روانگی کے انتظامات میں مصروف تھے جب قافلہ کی تمام سواریاں گاڑیوں میں بیٹھ گئیں تو آپ ایمبولینس کے پیچھے والی کار میں بیٹھنے لگے مکرم محمود احمد بنگالی صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ جو اس قافلہ کے منتظم اعلیٰ کے فرائض سرانجام دے رہے تھے اور قافلہ کے تمام مسافروں کو کاروں میں بٹھا رہے تھے انہوں نے بارعب انداز میں کہا ''میاں صاحب پیچھے چلیں ''،جس پر حضرت میاں طاہر احمد صاحب اس حکم کی اطاعت میں پیچھے کسی گاڑی میں نشست ملنے پر اس میں سوار ہوگئے۔ اگلے روز جب حضرت میاں طاہر احمد صاحب جماعت کے نئے سربراہ منتخب ہوئے تو بیت الفضل میں پیش آنے والے اس واقعہ نے میرے ذہن میں بڑی اہمیت حاصل کر لی''۔

(غیر مطبوعہ تحریر مئی 2001 سے ماخوذ)

☆۔جماعت کے ایک اور مخلص خادم مکرم مبارک احمد ہاشمی صاحب جو حال ہی میں

مئی 2016 میں فوت ہو گئے ہیں تحریر فرماتے ہیں؛۔

''حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جتنی دفعہ بھی اسلام آباد تشریف لائے مجھے تقریباً ہر دفعہ ان کی کاروں کو پائلٹ کرنے کا موقع اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دیا۔ جہلم سے لینا اور جہلم چھوڑ کر آنا معمول رہا۔ ایک دفعہ کلر کہار تک جانا یاد ہے، حضور کی آخری علالت کے ایام میں شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت اسلام آباد کے بالکل ساتھ ساتھ رہتا تھا اور ذہنی طور پر کسی بری خبر کے لئے تیار تھا ہر وقت اپنی گاڑی کا پٹرول ٹینک فل رکھتا اور بیت الفضل میں موجود رہتا۔ حضور کی رحلت کی خبر رات دو بجے کے قریب ملی اسی وقت تیار ہو کر بیت الفضل چلا گیا اور وہاں سے جنازہ کے لئے بطور سٹینڈ بائی گاڑی لے کر ربوہ گیا۔ شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت نے میری گاڑی میں اسلام آباد تا ربوہ سفر کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اسلام آباد آمد پر بھی پائلٹ کی سعادت ہمیشہ مجھے ملی۔ یہ دورہ کافی لمبا تھا خاکسار ہر جگہ حضور کے ساتھ گیا اور روٹ بھی میں خود متعین کرتا تھا''۔

(غیر مطبوعہ تحریر مورخہ 11 مئی 2001)

☆۔محترم نوید الظفر صاحب سابق سیکرٹری جائیداد جماعت احمدیہ اسلام آباد حال مقیم لندن تحریر فرماتے ہیں:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی آخری بیماری کے دنوں میں بیت الفضل میں قیام کے دوران خاکسار کو بطور زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ F-8,E-8۔ حضور کی قیام گاہ پر اپنے حلقہ کے خدام کے ساتھ ڈیوٹیاں دینے کا بھی موقع ملا اور اس وقت کی بہت سے یادیں میری زندگی کا سرمایہ ہیں۔ اپنے چچا مجیب لرحمن صاحب کے ساتھ چند مرتبہ حضور کے آرام کے اوقات میں ملاقات کے دوران حضور کے پاؤں دبانے کا موقع ملا۔۔۔۔۔

مجھے یاد ہے کہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اکثر شام کو اور رات کو کھانے کے بعد بیت الفضل کے ڈرائیو وے میں کسی نہ کسی دوست کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے ٹہلا کرتے

تھے ان دنوں بیت الفضل میں نمازیں کوٹھی اور گیراجز کے درمیان والے صحن میں ہوا کرتی تھیں۔ایک روز نماز عصر پر ڈیوٹی کے دوران جب میں وضو کر کے آیا تو نماز شروع ہو چکی تھی میں پچھلی صف میں جگہ ملنے پر کھڑا ہوا ہی تھا کہ صاحبزدہ مرزا طاہر احمد صاحب بھی وضو کر کے جلدی جلدی آ کر میرے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے اس وقت مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ لمحے میرے لئے یادگار بن جائیں گے۔

☆۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات کے روز میں بیت الفضل ڈیوٹی پر موجود تھا۔کس قدر مشکل تھے وہ لمحے۔اپنے محبوب آقا کے بچھڑ جانے کا یقین کرنا گناہ محسوس ہو رہا تھا۔مگر پھر محمود بنگالی صاحب کی آواز آئی کہ مومن ہمیشہ خدا کی رضا پر راضی رہتا ہے اور خدا کے فیصلہ کو وقار کے ساتھ قبول کرتا ہے کہیں سے رونے کی آواز نہیں آنی چاہیے۔پھر تمام تر افسردہ ماحول میں ایک وقار کے ساتھ ربوہ روانگی کی تیاریاں ہونے لگیں۔غالباً صبح 9 یا 10 بجے کے قریب قافلہ بیت الفضل سے روانگی کے لئے تیار تھا۔ محترم محمود بنگالی صاحب قافلہ کو ترتیب دے رہے تھے۔حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایک کار میں بیٹھنے لگے تو محمود بنگالی صاحب انہیں روکتے ہوئے کہنے لگے میاں صاحب آپ نے اس کار میں نہیں بیٹھنا اور ان کی نشان دہی پر آپ دوسری کار میں بیٹھ گئے۔اگلے روز جب آپ کا انتخاب بطور خلیفۃ المسیح الرابع ہو گیا تو مجھے یہ واقعہ یاد آیا جس کو خدا تعالیٰ نے خلیفۃ المسیح منتخب کیا ہے ایک روز قبل وہ کس طرح امیر قافلہ کی اطاعت کر رہا تھا۔

☆۔ 1984 میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع لندن ہجرت سے قبل جب اسلام آباد تشریف لائے۔اس وقت شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت اسلام آباد اور چوہدری علیم الدین صاحب نائب امیر تھے۔حضور کے قیام کے دوران خاکسار کو حضور کے بہت قریب اور نہایت اہم ذمہ داری نبھانے کی توفیق ملی۔حضور کے اس دورہ میں میجر محمود

صاحب افسر حفاظت تھے۔ میجر نعیم صاحب اور میجر رفیق صاحب بھی ان کی ٹیم کا حصہ تھے۔ اس وقت کے سیکورٹی کے حالات کے پیش نظر جماعت احمدیہ اسلام آباد نے قافلہ میں حضور کی کار جیسی ایک دوسری کار شامل کرنے کا سوچا اور خاکسار کو حضور کے قافلہ میں حضور کی سیاہ مرسڈیز کار جیسی ہو بہو دوسری سیاہ مرسیڈیز کار چلانے کی توفیق ملی۔ محترم مبارک احمد ہاشمی صاحب پائلٹ کار چلایا کرتے تھے۔ خاکسار حضور کے قافلہ میں سب سے کم عمر ڈرائیور تھا جس کی وجہ سے حضور کا خاص پیار پانے کی توفیق ملتی رہی۔ مجھے چونکہ اپنی کار حضور کی کار کے بالکل آگے یا بالکل پیچھے چلانا ہوتی تھی اور اکثر راستہ میں ہی پوزیشن تبدیلی بھی کرنا ہوتی تھی۔ جس کے لئے حضور کے ڈرائیور مکرم رحمت صاحب اور ہمارے نہایت پیارے اور محترم دوست مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب نے بہت پیار اور شفقت سے ہمیشہ حوصلہ افزائی کی۔ ہمیشہ خیریت سے قافلہ واپس پہنچتے ہی مجھے شاباش دیتے تھے۔ حضور تقریباً روزانہ شام کہیں نہ کہیں مجلس عرفان کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے ایک شام حضور راولپنڈی ایک عشائیہ میں تشریف لے گئے اتفاق سے قافلہ میں ڈیوٹی پر موجود دوستوں کو کھانا نہ مل سکا۔ جب واپس بیت الفضل پہنچے تو میری کار حضور کی کار کے بالکل پیچھے تھی۔ کار سے اترتے ہی حضور میری جانب تشریف لائے اور فرمانے لگے۔ ''کھانا کھایا ہے آپ لوگوں نے؟'' میں خاموش رہا۔ تو حضور فرمانے لگے آپ یہیں رہیں میں ابھی آتا ہوں اور اندر جاتے ہوئے فرمانے لگے۔ آئندہ کہیں بھی جائیں تو میزبان سے کہیں کہ مجھ سے پہلے میرے قافلہ میں ڈیوٹی دینے والوں کو کھانا کھلایا کریں۔ پھر کچھ دیر بعد حضور کوٹھی سے باہر تشریف لائے۔ حضور کے ہاتھ میں ایک ٹرے میں ایک بڑی ڈبل روٹی کے سینڈوچ بنے ہوئے تھے۔ حضور نے ٹرے مجھے پکڑاتے ہوئے فرمایا۔ یہ میں نے خود بنائے ہیں پھر مسکرا کر فرمانے لگے۔ اکیلے ہی نہیں کھانے اپنے باقی ساتھیوں کو بھی دینے ہیں۔ اس طرح اس دن بھوکا رہنا ہمارے لئے

خوش قسمتی بن گیا اور پیارے آقا کا اپنے خدمت گذاروں کا اس طرح خیال رکھنے پر دل عش عش کر اٹھا۔ ہمارا گھر چونکہ بیت الفضل سے قریب ہی تھا اس لئے بعض اوقات زیادہ لوگوں کا کھانا پکانے کی ضرورت پڑنے پر مکرم عبدالواحد ورک صاحب ہمارے گھر کھانے کی دیگیں پکوانے آجاتے تھے''۔ (غیر مطبوعہ تحریر محررہ 15 ستمبر 2015)

مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ اسلام آباد تحریر فرماتے ہیں:۔

''اپریل 1984 کے اوائل میں جب حضور اسلام آباد تشریف لائے تو اس وقت ''اک حرف ناصحانہ'' کا انگریزی ترجمہ کرنے کے لئے بریگیڈئیر وقیع الزمان صاحب کی خدمات حاصل کی گئیں۔ بیت الفضل میں خاکسار کی ڈیوٹی مسودہ ٹائپ کرنا تھی۔ الیکٹرک ٹائپ رائٹر کا انتظام کیا گیا عشاء کے بعد کام شروع ہوا جو صبح تک جاری رہا۔ تین دن ایسا ہوتا رہا۔ حضور اور بریگیڈئیر صاحب انگریزی میں مسودہ بھجواتے تھے خاکسار ٹائپ کر کے اندر پہنچاتا تھا اس کے بعد درستگی کر کے فائنل ٹائپ ہوتا تھا۔ جب مسودہ فائنل ٹائپ ہو گیا تو اس کی فوٹو کاپیاں اسلام آباد میں سفارت خانوں میں بھجوائی گئیں۔ حضور میری ٹائپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اور انعام میں 100 روپے کا نوٹ دیا خاکسار نے دعا کے لئے عرض کیا کہ سیکشن آفیسر کا امتحان دینا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ فوراً فرمایا کہ ضرور کامیاب ہو گے میں تو تمہیں سیکشن آفیسر ہی سمجھتا ہوں اس کے بعد خاکسار سیکشن آفیسر کے امتحان میں کامیاب ہوا اور مئی 1985 سے بطور سیکشن آفیسر تعینات ہوا''۔ (الفضل 3 دسمبر 2003)

☆۔ بیت الفضل میں گزشتہ تقریباً بتیس سال سے Care Taker کی حیثیت سے خدمات بجالانے والے کارکن محمود احمد صاحب کا تعلق نیوسٹی میر پور آزاد کشمیر سے ہے۔ ان کی عمر تقریبا 63 سال ہے اور دن رات بیت الفضل میں رہتے ہیں آپ نے خاکسار مولف کتاب ہذا کو ایک خصوصی ملاقات میں بتایا کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کا ایک کارکن ہے اور شیخ عبدالوہاب صاحب امیر

جماعت احمدیہ اسلام آباد کے دور امارت میں آپ ہی کی سفارش پر یہاں بھرتی ہوا تھا۔ آپ نے بیت الفضل میں گزشتہ بتیس برسوں کے طویل عرصہ میں قیام کرنے والے مہمانوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان میں سر فہرست تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہیں۔ جو 11 اپریل 1984 کو اسلام آباد تشریف لائے اور بیت الفضل میں کئی روز تک قیام فرمایا حضور کی آمد کے باعث بیت الفضل میں دن رات عید کا سماں رہتا تھا۔ بالخصوص مغرب وعشاء کی نمازوں پر بہت رش ہوتا تھا۔ حضور کے عملے اور باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کے لئے کھانا بیت الفضل میں تیار ہوتا تھا اور اسی مقصد کے لئے یہاں ایک تنور بھی لگایا گیا تھا جو اب بند کر دیا گیا ہے۔ محمود احمد صاحب نے بتایا کہ حضور بہت شفیق اور پیار کرنے والے وجود تھے۔ اسلام آباد کے دورے کے اختتام پر حضور جب بیت الفضل سے رخصت ہونے لگے تو مجھے سو سو روپے کے دو نئے نئے نوٹ انعام دیئے۔ جو میں نے تبرک کے طور پر اب تک سنبھال رکھے ہیں۔

آپ نے بتایا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب بھی خلافت کے منصب پر فائز ہونے سے قبل کئی بار ناظر اعلیٰ کی حیثیت سے بیت الفضل تشریف لائے اور یہاں قیام فرمایا۔ یہاں قیام کے دوران آپ اکثر اوقات مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھانے کے لئے خاکسار کو آگے کر دیتے اور خود کبھی نماز نہ پڑھاتے ان نمازوں میں آپ کے علاوہ باہر سے آئے ہوئے بعض مہمان بھی ہوتے اور حاضری دس بارہ ہو جاتی تھی۔ ایک روز حضرت میاں صاحب نے مجھے اور اپنے ڈرائیور شکور احمد سے کہا کہ آج آپ لوگوں نے چکن کڑاھی بنانی ہے۔ چنانچہ ہم دونوں آپ کی فرمائش پوری کر رہے تھے کہ آپ خود بھی کچن میں آ کر ہمارے ساتھ کھڑے ہو گئے اور ہمارا ہاتھ بٹایا اور ساتھ ساتھ ہدایت بھی دیتے رہے۔ ہم نے دیکھا کہ خاندان حضرت اقدس کے اکثر افراد کی طرح آپ بھی کھانے میں تیز مرچ پسند کرتے ہیں۔

بیت الفضل میں آنے والے خاص خاص مہمانوں کے بارے میں پوچھنے پر محمود احمد صاحب نے حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، حضرت

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب، حضرت صاحبزدہ مرزا خورشید احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب اور خاندانِ حضرت اقدس کے بعض دیگر بزرگان کے علاوہ محترم مرزا عبدالحق صاحب، مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کے نام بھی بتائے اور ان مہمانوں سے وابستہ بعض دلچسپ واقعات سنائے۔

محمود احمد صاحب نے بتایا کہ صاحبزدہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ جب بھی تشریف لاتے ہیں اور میں جب مین گیٹ کھولتا ہوں تو آپ اکثر پیارے سے یہ کہتے ہیں ''محمود صاحب اندر جانے کی اجازت ہے؟''

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے بارے میں محمود احمد صاحب نے بتایا کہ آپ جب بھی بیت الفضل میں قیام فرما ہوتے تو مجھے ہمیشہ بڑے پیار سے ''صاحب جی'' کر کے بلاتے۔ کبھی نام لے کر نہ بلاتے کبھی کبھی اوپر بیڈ روم میں آنے اور پاؤں دبانے کا کہتے۔ ساتھ ساتھ پیار و محبت سے باتیں کرتے اور پھر چائے بھی پلاتے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو کوئی کام نہ بھی ہوتا تو آپ بعض اوقات اوپر سونے کے کمرے میں بلاتے۔ مسکراتے ہوئے بے تکلفی سے باتیں کرتے اور پھر فرماتے اچھا اب تم جاؤ۔ صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب عموماً گرمیوں میں آتے تو آم کا تحفہ ضرور دیتے۔ محمود صاحب کا کہنا تھا کہ ایک غریب اور ادنیٰ سے خادم کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارکہ کی ان بزرگ شخصیات کا یہ حسن سلوک اور پیار و محبت کا برتاؤ میری زندگی کا سرمایہ اور میرے لئے باعث فخر ہے۔

دسواں باب

اسلام آباد کی ضلعی جماعتیں

بیگوال: احمدیہ بیت الذکر کے اندرونی اور بیرونی مناظر









جنوری 2015ء مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر ضلع ، ملاح ملوٹ میں معلم ہاؤس کے سنگ بنیاد کی تقریب میں دعا کرا رہے ہیں



ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ سید محمود احمد صاحب نوتعمیر شدہ معلم ہاؤس ملوٹ کا معائنہ فرما رہے ہیں



31 اگست 2016ء بیت الذکر کے دیرینہ خادم مکرم عبدالجبار صاحب کی الوداعی تقریب کے شرکاء کا محترم امیر صاحب ضلع کے ساتھ گروپ فوٹو

ڈھوک موہڑہ مشراں (پنڈ بیگوال)

پنڈ بیگوال ایک وسیع علاقے کا نام ہے جس میں کئی دیہات اور بستیاں شامل ہیں۔ان میں ایک ڈھوک موہڑہ مشراں بھی ہے جو احمدیوں کی بستی ہے بیگوال اسلام آباد شہر سے جنوب مشرق میں 16 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔اسلام آباد شہر سے مری کی طرف جائیں تو راستے میں بہارا کہو آتا ہے یہاں سے دائیں جانب سملی ڈیم کی طرف جانے والی سڑک (لنک روڈ) بیگوال سے ہو کر گذرتی ہے۔

موہڑہ مشراں (پنڈ بیگوال) میں احمدیت

چارکوٹ (دھری ریلوٹ) تحصیل راجوری ضلع ریاسی مقبوضہ ریاست جموں و کشمیر سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو تقسیم ہند کی وجہ سے وطن چھوڑ کر 1948 میں پاکستان آنا پڑا۔ پہلے انہیں کالا کیمپ (جہلم) اور پھر وہاں سے مانسر کیمپ (اٹک) میں رکھا گیا۔ جہاں یہ 5 سال مقیم رہے۔ وہاں سے انہیں برٹش آرمی کے ایک قدیم اور متروک کیمپ ''واہ'' بھیجا گیا جو موجودہ واہ آرڈیننس فیکٹری اور حسن ابدال کے درمیان واقعہ تھا۔ یہاں سے ان مہاجرین کو حکومت پاکستان کی آبادکاری سکیم کے تحت 9 ستمبر 1955 کو موہڑہ مشراں میں لاکر آباد کیا گیا۔ یہ 13 احمدی کنبے تھے اور عورتوں اور مردوں کو ملا کر کل 87 افراد تھے۔ گذر اوقات کے لئے انہیں کچھ زرعی اراضی الاٹ کی گئی ۔ بیگوال ابتداء میں تو جماعت راولپنڈی کا ایک حلقہ شمار ہوتا تھا مگر بعد ازاں جنرل (ر) عبدالعلی ملک صاحب کے دور امارت میں اسے مرکز کی طرف سے جماعت اسلام آباد کے ساتھ ملا دیا گیا۔ موہڑہ مشراں میں آباد ہونے والے ان احمدی خاندانوں کے کرتا دھرتا اور کچھ پڑھے لکھے ایک نوجوان مکرم نیاز احمد صاحب عارف تھے جو اس جماعت کے پہلے صدر مقرر ہوئے۔ انہیں تقریباً 37 سال اس جماعت کی بے لوث اور گرانقدر خدمات بجا لانے کی توفیق ملی ۔ آپ کے بعد مکرم سلطان محمود صاحب کو 1992 تا 1995 پھر مکرم نعیم احمد صاحب کو 1995 تا 1998 بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق ملی۔ اور 1998 سے اب تک مکرم مسعود احمد صاحب صدر جماعت پنڈ بیگوال کے طور پر خدمات بجالا رہے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جماعتی نظام کے تحت یہاں صدر اور ان کی عاملہ کا ہر تین سال بعد باقاعدہ انتخاب ہوتا ہے جس کی مرکز سے منظوری آتی ہے۔

سہ سالہ معیاد از جولائی 2013 تا جون 2016 کے لئے عہدیدار

۱۔صدر جماعت	مکرم مسعود احمد صاحب
۲۔سیکرٹری مال و تحریک جدید	مکرم محمود احمد صاحب

۳۔سیکرٹری تعلیم مکرم عطاء العمران صاحب

۴۔سیکرٹری اصلاح وارشاد مکرم سلطان محمود صاحب

۵۔سیکرٹری امور عامہ مکرم محمد رفیق صاحب

۶۔سیکرٹری وقف جدید مکرم محمد داؤد احمد صاحب

۷۔سیکرٹری وقف نو مکرم محمد احسن ضیاء صاحب

سہ سالہ معیاد از جولائی 2016 تا جون 2019 کے لئے عہدیداران کا انتخاب

دوران سال سہ سالہ معیاد (جولائی 2016 تا جون 2019) کے لئے مرکز کی ہدایات کے تحت انتخابات کرائے گئے نظارت علیاء کی طرف سے 21 نومبر 2016 کو جن عہدیداران کی منظوری آئی انکے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

۱۔صدر جماعت مکرم مسعود احمد ولد منظور احمد صاحب

۲۔نائب صدر مکرم نعیم احمد ولد صلاح محمد صاحب

۳۔سیکرٹری اصلاح وارشاد مکرم شبیر احمد ولد حسن محمد صاحب

۴۔سیکرٹری امور عامہ مکرم بشارت احمد ولد فضل کریم صاحب

۵۔سیکرٹری وصایا مکرم شبیر احمد۔وصیت نمبر 95741 ولد حسن محمد صاحب

۶۔سیکرٹری مال مکرم محمود احمد ولد فضل کریم صاحب

۷۔سیکرٹری ضیافت مکرم بشارت احمد ولد فضل کریم صاحب

زعماء مجلس انصار اللہ پنڈ بیگوال

۱۔زعیم انصار اللہ۔مکرم سید محمد صاحب ۲۵ سال تک زعیم رہے

۲۔مکرم صلاح محمد صاحب 1992 تا 1995

۳۔مکرم محمود احمد صاحب 1996 تا 1998

۴۔مکرم سلطان محمود صاحب 1998 تا 2000

۵۔مکرم نعیم احمد صاحب 2001 تا 2015

۶۔مکرم محمد یاسین صاحب 2016 تا حال

عاملہ مجلس انصاراللہ پنڈ بیگوال 2015

نائب زعیم	مکرم محمود احمد صاحب
منتظم تعلیم القران	مکرم مظفر احمد صاحب
منتظم تربیت	مکرم خلیل احمد صاحب
منتظم تعلیم	مکرم محمد یسٰین صاحب
منتظم اشاعت	مکرم شبیر احمد صاحب
منتظم صنعت وتجارت	مکرم نصیر احمد صاحب
منتظم عمومی	مکرم شفیق احمد صاحب
منتظم اصلاح وارشاد	مکرم بشارت احمد صاحب

عاملہ مجلس انصاراللہ پنڈ بیگوال 2016

نائب زعیم	مکرم نعیم احمد صاحب
نائب زعیم صف دوئم	مکرم نصیر احمد صاحب
منتظم عمومی،	مکرم محمد یسٰین صاحب
منتظم تجنید، مال	مکرم بشارت احمد صاحب
منتظم تربیت	مکرم عبدالخالق صاحب
منتظم تعلیم	مکرم شفیق احمد صاحب
منتظم تعلیم القران	مکرم سلطان محمود صاحب

منتظم اصلاح وارشاد	مکرم سلطان محمود صاحب
منتظم اشاعت	مکرم محمد خلیل صاحب
وقف جدید، تحریک جدید	مکرم محمود احمد صاحب
منتظم مال	مکرم محمود احمد صاحب
منتظم ایثار	مکرم عبدالشکور صاحب

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ بیگوال

پنڈ بیگوال میں پہلی دفعہ غالباً 1960 میں مجلس کے قائد کا انتخاب ہوا اور پہلے قائد مکرم منظور احمد صاحب مرحوم منتخب ہوئے۔ آپ کے بعد جن قائدین کو خدمت کی توفیق ملی ان کے نام یہ ہیں؛۔

۲۔مکرم محمد صادق صاحب مرحوم	۳۔مکرم بشیر احمد سوز صاحب
۴۔مکرم محمد صادق ضیاء صاحب	۵۔مکرم ظہور احمد صاحب مرحوم
۶۔مکرم سلطان محمود صاحب	۷۔مکرم مسعود احمد صاحب
۸۔مکرم نعیم احمد صاحب	۹۔مکرم یسٰین احمد صاحب
۱۰۔مکرم محمود احمد صاحب	۱۱۔مکرم محمد عطاء العلیم صاحب

2015-16 میں مجلس خدام الاحمدیہ کے عاملہ ممبران

قائد مجلس	مکرم شاہد محمود صاحب
ناظم تجنید	مکرم منان احمد صاحب
ناظم تربیت	مکرم انوار احمد صاحب
نائب قائد اول، ناظم مال	مکرم ماجد رفیق صاحب
نائب قائد دوم و ناظم اصلاح وارشاد	مکرم سہیل احمد صاحب
معتمد و ناظم وقار عمل	مکرم نعمان مسعود صاحب

ناظم صنعت وتجارت	مکرم نعمان مسعود صاحب
ناظم صحت وجسمانی	مکرم نعمان مسعود صاحب
ناظم اشاعت	مکرم عدنان مسعود صاحب
محاسب وناظم تعلیم	مکرم سفیر احمد صاحب
ناظم اطفال	مکرم نعمان سعود صاحب
ناظم عمومی	مکرم انوار احمد صاحب

لجنہ اماء اللہ بیگوال

ا۔پہلی صدر لجنہ محترمہ ریشم بی بی صاحبہ کو 30 سال کا طویل عرصہ خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

۲۔محترمہ بشریٰ صدیقہ صاحب 2001 تا 2006 تک صدر لجنہ رہیں۔

۳۔محترمہ ناصرہ ضیاء صاحبہ مرحومہ کو 2006 تا 2009 صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمات کی توفیق ملی۔

۴۔محترمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ 2010 سے تا حال صدر لجنہ کے طور پر خدمات بجالا رہی ہیں۔

بیگوال میں بیت الذکر کی تعمیر

جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ پنڈ بیگوال کے احمدی احباب مقبوضہ کشمیر کے مہاجر ہیں جو ستمبر 1955 میں یہاں آباد کئے گئے اس وقت احمدی احباب کی کل تعداد مرد وزن اور بچوں کو ملا کر 80 کے قریب تھی۔ جو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں ہوگئی ہے۔ابتدائی ایام میں جماعت کے بزرگوں اور جوانوں نے اپنے ہاتھوں سے پتھر توڑ کر اور انہیں اپنے کندھوں پر اٹھا کر یہاں ایک چھوٹی سی کچی سجدہ گاہ تعمیر کی تاہم وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ یہاں ایک بڑی بیت کی تعمیر ناگزیر ہوگئی تھی کیونکہ ''کچی بیت'' نمازیوں کے لئے ناکافی ہوگئی تھی ۔ چنانچہ جماعت کے مخلص احباب کی قربانیوں اور مرکز کی اعانت سے یہاں ایک شاندار بیت الذکر تعمیر کی گئی مناسب ہوگا کہ

بیت الذکر پنڈ بیگوال کی تعمیر کے بارہ میں اس غریب مگر باہمت جماعت کی مالی قربانی، خلوص جوش اور ولولہ کی کچھ تفصیل بیان کی جائے۔ جو مکرم سلطان محمود صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ پنڈ بیگوال نے کئی سال قبل اس وقت بیگوال میں تعینات مربی سلسلہ مکرم چوہدری نصر اللہ ملہی صاحب کو قلمبند کروائی تھی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

”1955 میں جب ہم یہاں آباد ہوئے تو جماعت کے بزرگ اپنے ہاتھوں سے پتھر توڑ کر اور اپنے کندھوں پر اٹھا کر گاؤں میں لاتے اور اس طرح انہوں نے ایک چھوٹی سی بیت الذکر مل جل کر تعمیر کی تاہم یہ بیت آہستہ آہستہ احباب جماعت کے لئے ناکافی ہوگئی۔ اُس وقت پنڈ بیگوال کے صدر مکرم نیاز احمد عارف صاحب تھے جو تقریباً 37 سال جماعت کے صدر رہے۔ خاکسار 1985 میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ پنڈ بیگوال تھا۔ 1986 میں میرے والد صاحب ایک حادثہ کے نتیجہ میں وفات پا گئے یہ صدمہ میرے لئے ناقابل برداشت تھا۔ میرے والد صاحب نے غربت کی حالت میں میری پرورش کی مجھے وراثت میں جو زمین ملی۔ میں نے عزم کیا کہ اس زمین میں سے ایک کنال اپنے والد صاحب کی طرف سے بیت الذکر کے لئے وقف کر دوں گا۔ ابھی میں قائد مجلس ہی تھا کہ انتخابات کے نتیجہ میں خاکسار پنڈ بیگوال جماعت کا صدر منتخب ہوا تو میں نے جماعت کے احباب سے نئی، بڑی اور پختہ بیت الذکر کی تعمیر کے لئے مشورہ کیا۔

بعد ازاں خاکسار نے بحیثیت صدر جماعت محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر ضلع اسلام آباد سے بھی تعمیر کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے استفسار کیا کہ بیت کے لئے زمین کون دے گا؟ میں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عاجز دے گا۔ تب چوہدری صاحب نے کہا کہ بیگوال کی جماعت چونکہ بڑی ہے لہذا یہاں بیت الذکر بھی وسیع اور کھلی ہونی چاہیے۔ ہم سے جہاں تک ہوسکا آپ کی مدد کریں گے۔ محترم چوہدری صاحب کو جماعت پنڈ بیگوال کے ساتھ بہت لگاؤ اور محبت تھی چنانچہ سب سے پہلے

انہوں نے CDA سے بیت الذکر کے لئے نقشہ منظور کروایا مقامی طور پر تقریباً ایک لاکھ روپے اکٹھے ہوئے جبکہ مرکز کی طرف سے محترم امیر صاحب ضلع کی وساطت سے اڑھائی لاکھ روپے منظور ہوئے علاوہ ازیں اسلام آباد کے مخیر احباب نے ایک معقول رقم بطور عطیہ دی۔

1992 میں بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھ کر کام کا آغاز کر دیا گیا بیت کی تعمیر کا ٹھیکہ ایک مقامی ٹھیکیدار کو دیا گیا۔ ابھی کام شروع ہوئے چند دن ہی ہوئے تھے کہ علاقہ کے ایک مولوی نے زبردست مخالفت شروع کر دی اور مقامی لوگوں سے رابطہ کر کے ان کو اس بات پر اکسایا کہ ''دیکھو قادیانی اپنی عبادت گاہ بنانے لگے ہیں ان کو اس سے روکا جائے۔ تم سب لوگ میرا ساتھ دو'' مگر مقامی آبادی نے اس کی باتوں کا کوئی خاص نوٹس نہیں لیا۔ پھر اس نے علاقہ کی سیاسی شخصیات سے بھی رابطہ کیا۔ مگر نا کام ہوا اس دوران ہماری بیت الذکر کی تعمیر کا کام تیزی سے جاری رہا۔ بعد میں اس مولوی نے تعمیر کا کام کرنے والے ٹھیکیدار سے بھی رابطہ کیا چنانچہ ٹھیکیدار نے اس کے کہنے پر کام کی رفتار کو سست کر دیا۔ خاکسار نے اس صورت حال کا ذکر محترم امیر صاحب ضلع (چوہدری محمد علیم الدین صاحب) سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ''اضافی کاریگر ساتھ لگا دو'' چنانچہ فوری طور پر اضافی کاریگر ساتھ لگا دیئے گئے اس دوران ہماری جماعت کے بوڑھوں اور جوانوں نے جفاکشی سے وقار عمل جاری رکھا۔ اور 27 روز میں ہم نے بیت الذکر کی دیواریں اور لینٹر مکمل کر لیا۔ جب یہ کام مکمل ہوا تو علاقہ کے بعض مخالفین نے یہ منصوبہ بنایا کہ ہم سب جا کر شٹرنگ ہی گرا دیتے ہیں کیونکہ ابھی تو یہ کچا ہے۔ جب ہمیں یہ بات معلوم ہوئی تو بیت کی حفاظت کی خاطر ہمارے خدام مسلسل دس روز تک شب و روز ڈیوٹی دیتے رہے اس طرح محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے دشمن کی یہ مذموم کوشش بھی کامیاب نہیں ہو سکی۔

ناانصافی ہوگی اگر اس جگہ ان احباب کا ذکر نہ کیا جائے جنہوں نے اللہ کے اس گھر کی تعمیر میں کسی نہ کسی طریق سے حصہ لیا سب سے پہلے تو محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب مرحوم امیر ضلع اسلام آباد کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔ چوہدری صاحب مرحوم نے پنڈ بیگوال جیسی غریب اور دیہاتی جماعت کی مالی لحاظ سے بہت زیادہ اعانت فرمائی اور اسلام آباد شہر کے مخیر دوستوں سے عطیہ جات لے کر دیئے۔ مرکز سے معقول رقم اس غرض کے لئے منظور کرا کے ہمیں دلائی اور قدم قدم پر ذاتی دلچسپی لے کر ہماری راہنمائی فرماتے رہے۔ مقامی جماعت میں سے مکرم محمود احمد صاحب (ابن مکرم محمد یوسف صاحب) قائد مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم مسعود احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید اور بزرگ دوست مکرم صلاح محمد صاحب نے بیت کی تعمیر میں مختلف رنگ میں بہت ہی اخلاص کے ساتھ دن رات محنت کی مقامی احباب نے بھی دل کھول کر اس غرض کے لئے رقوم دیں۔ خواتین نے اپنے زیورات پیش کر دیئے ان میں مکرمہ سائرہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم طاہر احمد صاحب، مکرمہ پروین رؤف صاحبہ زوجہ مکرم عبدالرؤف صاحب شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا دے اس کے علاوہ ایک ایسی خاتون کا ذکر کرنا چاہوں گا جن کا نام بساں بی بی صاحبہ ہے جنکی کوئی نرینہ اولاد نہیں تھی اور ایک بیٹی ذہنی مریضہ تھی انہوں نے بیت کی تعمیر کے لئے 30000/ روپے کی رقم پیش کی جو ان کی حیثیت کے لحاظ سے ایک خطیر رقم اور بڑی قربانی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

مکرم نیاز احمد عارف صاحب سابق صدر جماعت پنڈ بیگوال بھی شکریئے اور دعا کے مستحق ہیں جنہوں نے تعمیراتی کاموں کے دوران وقار عمل کرنے والوں کا روز کا کھانا اور چائے وغیرہ کا مکمل بوجھ بخوشی برداشت کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزاء خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ بیگوال کی دیہی جماعت کی یہ بیت الذکر بہت خوبصورت اور دیدہ زیب ہے اس کا ایک مین ہال ہے جس کے درمیان پردہ لگا کر ایک طرف خواتین نماز جمعۃ المبارک پڑھتی ہیں اور دیگر جماعتی پروگرام میں حصہ لیتی ہیں۔ بیت میں لاؤڈ سپیکر کے علاوہ ڈش انٹینا بھی نصب ہے جس سے احباب و خواتین حضور انور کا خطبہ اور دیگر

جماعتی پروگرام ایم ٹی اے کے ذریعہ دیکھتے ہیں برآمدے کے علاوہ کشادہ صحن ہے ایک چھوٹی سی لائبریری کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ کا دفتر بھی بیت الذکر کے احاطہ میں قائم ہے۔

مربی ہاؤس کی تعمیر

1980 کے بعد سے جب پنڈ بیگوال میں باقاعدہ طور پر پہلے معلمین اور بعد میں مربیان کی تعیناتی کا سلسلہ شروع ہوا مکرم بابو عبدالعزیز صاحب نے اپنے مکان کا ایک کمرہ مربی یا معلم کی رہائش کے لئے دے رکھا تھا۔لیکن اس کے ساتھ باتھ روم اور ٹائیلٹ وغیرہ کا انتظام نہ تھا۔

1992 میں مربی سلسلہ کے لئے مناسب رہائش گاہ تعمیر کرنے کی تحریک کی گئی۔اس وقت یہاں مکرم طارق محمود ظفر صاحب مربی سلسلہ تھے مرکز نے اس غرض کے لئے مقامی جماعت سے 5 مرلہ زمین صدر انجمن احمدیہ کے نام کرنے کا مطالبہ کیا جب یہ معاملہ بیت الذکر میں زیرغور تھا تو مردوں میں سے کسی نے بھی زمین کی پیشکش نہ کی۔آخر کچھ دیر توقف کے بعد پردے کے دوسری جانب بیٹھی خواتین میں سے مکرمہ ریشم بی بی صاحبہ بیوہ مکرم منظور احمد صاحب مرحوم نے لبیک کہتے ہوئے اپنی زمین سے 5 مرلہ زمین مربی ہاؤس کی تعمیر کے لئے دینے کی پیشکش کی۔جس پر بعد ازاں مربی ہاؤس تعمیر کیا گیا جو کہ تمام سہولیات سے آراستہ ہے مربی ہاؤس میں ڈش انیٹنا بھی لگایا گیا ہے۔

مربیان اور معلمین کرام بیگوال

مرکز کی طرف سے احباب جماعت کی تعلیم وتربیت کی خاطر بیگوال میں ہمیشہ مربیان کرام اور معلمین کی تقرری ہوتی رہی ہے۔اب تک جن مربیان اور معلمین کرام کو یہاں خدمات بجالانے کی توفیق ملی ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں؛۔

ا۔مکرم مولوی فضل الہی صاحب	معلم
مکرم عبدالغفور شاکر صاحب	معلم
مکرم نصیر احمد صاحب	مربی سلسلہ

مکرم غلام محمد ملتانی صاحب	معلم
مکرم غلام محمد چشتی صاحب	معلم
مکرم گلزار احمد صاحب	مربی سلسلہ
مکرم طارق محمود ظفر صاحب	مربی سلسلہ (6 اگست 1990 تا 19 دسمبر 1993)
مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب	مربی سلسلہ
مکرم محمد امین طاہر صاحب	مربی سلسلہ
مکرم خالد محمود شاہد صاحب	مربی سلسلہ (31 جنوری 1995 تا یکم اگست 1998)
مکرم ارشاد احمد خان صاحب	مربی سلسلہ (یکم اگست 1998 تا یکم مئی 2004)
مکرم کرامت اللہ خادم صاحب	مربی سلسلہ
مکرم غلام مصطفیٰ بلوچ صاحب	معلم
مکرم نصر اللہ خان ملہی صاحب	مربی سلسلہ (نظارت اصلاح وارشاد کے ریکارڈ کے مطابق آپ کو مئی 2001 سے مارچ 2002 تک خدمات کی توفیق ملی۔ بعدازاں آپ کا تبادلہ اسلام آباد میں ہوا جہاں آپ ایک حادثہ میں جاں بحق ہوئے)
مکرم بشیر احمد خان ساحب	مربی سلسلہ (یکم جنوری 2002 تا یکم جنوری 2007)
مکرم برہان الدین احمد صاحب	مربی سلسلہ (یکم جنوری 2007 تا یکم نومبر 2010)
مکرم عطاء الحمید صاحب	مربی سلسلہ (یکم نومبر 2010 تا یکم نومبر 2011)
مکرم ناصر احمد گل صاحب	مربی سلسلہ (یکم نومبر 2011 تا یکم مئی 2016)
مکرم انصر محمود ورک صاحب	مربی سلسلہ (18 مئی 2016 تا حال)

بیگوال میں مخالفین کی طرف سے ایذا رسانی

ستمبر 1955 میں جب مقبوضہ کشمیر سے ہجرت کر کے آنے والے یہ احمدی خاندان حکومت کی

آباد کاری سکیم کے تحت اس علاقے میں آکر آباد ہوئے مقامی لوگوں نے فوری طور پر تو کوئی ردعمل ظاہر نہ کیا تاہم جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ یہاں آکر آباد ہونے والے لوگ جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں تو انہوں نے مخالفت میں اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنا اور مختلف حیلوں بہانوں سے احمدی احباب کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔قریبی گاؤں ملوٹ کا ایک مولوی اس مخالفت میں پیش پیش تھا اس نے علاقے میں بہت اشتعال انگیزی کی اور احمدیوں کے خلاف لوگوں میں نفرت پھیلائی۔نوبت یہاں تک پہنچی کہ مخالفین احمدیوں کے مویشیوں کو چراگاہوں میں آنے نہ دیتے اور انہیں مار مار کر چراگاہوں سے نکال دیتے جبکہ مویشی چرانے والے احمدی بچوں کو مارتے پیٹتے اور اذیتیں دیتے۔بالخصوص 1974 اور 1984 کے پرُ آشوب اور آزمائش کے ایام بیگوال کے غریب احمدیوں کے لئے بھی سخت امتحان کے دن تھے۔

مخالفین نے احمدیہ بستی کی طرف جانے والا راستہ بند کر دیا

احمدیہ بستی موہڑہ مشراں (پنڈ بیگوال) کو جو واحد کچا راستہ قریبی پختہ روڈ سے ملاتا تھا وہ ایک غیر از جماعت کی ملکیت تھا اس راستہ سے سالہا سال سے احمدیوں کا آنا جانا تھا۔تاہم جب اس زمین کے مالک نے یہ فروخت کر دی تو نئے خریدار نے یہ راستہ بند کر دینے کی دھمکی دے دی۔احمدی احباب نے اسے پیشکش کی کہ وہ یہ راستہ کھلا رکھے اور جگہ کی قیمت لے لے جس پر وہ راضی ہو گیا تاہم ابھی چند دن ہی گذرے تھے کہ اس نے دیوار بنا کر راستہ بند کر دیا جب احمدی احباب نے رقم اکٹھی کر کے اسے دینا چاہی تو اس نے کہا کہ میرا اس دیوار پر 40000/ روپے خرچ آیا ہے اگر یہ رقم دے دو تو دیوار گرادوں گا۔چنانچہ غریب جماعت نے بڑی مشکل سے رقم جمع کر کے 40000/ روپے دیوار کے اور مزید 60000/ روپے زمین کی قیمت ادا کر کے راستہ خریدا اور دیوار گرائی۔اس کے بعد زمین کے اگلے ٹکڑے کا معاملہ تھا۔اس کے مالک نے بھی بستی کی طرف آنے والا راستہ مکمل طور پر بند کر دیا تھا۔چنانچہ تقریباً سات ماہ تک نہ صرف احمدی احباب مرد عورتیں اور بچے بلکہ ان کے مویشی بھی بستی میں محصور رہے۔مویشیوں کو بھی اسی واحد راستے سے لے جا کر قریبی برساتی

نالے سے پانی پلوایا جاتا تھا مگر اب چونکہ وہ بند تھا لہذا بڑی سنگین صورتحال کا سامنا رہا ۔تقریبا سات ماہ کے بعد راستہ بند کردینے والے مخالف شخص نے احمدیوں کو پیغام بھجوایا کہ میں اس راستے کی زمین تمہیں فروخت کرنا چاہتا ہوں تاہم اس نے جو قیمت مانگی وہ اصل قیمت سے آٹھ گناہ زیادہ تھی لیکن مجبوری کی وجہ سے افراد جماعت نے بہرحال ہر قیمت پر راستہ خریدنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ امیر صاحب ضلع مکرم منیر احمد فرخ صاحب کو مقامی جماعت کی طرف سے امداد کی درخواست دی گئی اور انہوں نے یہ درخواست بھرپور سفارش کے ساتھ مرکز بھجوادی۔ جس پر مرکز نے 2لاکھ روپے اس غرض کے لئے مہیا کئے مخالفین کی پیدا کردہ اس رکاوٹ کو ختم کرنے پر مجموعی طور پر 4لاکھ روپے کی خطیر رقم خرچ ہوئی 2لاکھ روپے مرکز نے اور باقی رقم مقامی جماعت کے دوستوں نے خود اکٹھی کی ۔اس راستہ کی لمبائی تقریبا400فٹ جبکہ کل اراضی تقریبا 3 کنال تھی بعدازاں اس راستے کو دورویہ بنایا گیا اور دونوں اطراف میں خاردار تار لگا کر بجری اور پتھر وغیرہ ڈالے گئے۔ اب یہ زمین جو شاہراہ عام کے طور پر استعمال ہو رہی ہے احمدیہ جماعت کی ملکیت ہے جس سے اپنے اور غیر سب گذرتے ہیں

احمدیہ قبرستان بیگوال

1955 میں موہڑہ مشراں پنڈ بیگوال میں احمدی احباب کو جو زمین الاٹ ہوئی ان زمینوں کے درمیان تقریبا4 کنال اراضی پر محیط ایک قطعہ بطور قبرستان پہلے سے ہی استعمال ہو رہا تھا۔ اب جبکہ یہ اراضی احمدیوں کی زمینوں کے درمیان آ گئی تھی اس لئے اس وقت سے لے کر اب تک یہ قبرستان احمدیوں کے زیر تصرف ہے اور ''احمدیہ قبرستان'' کہلاتا ہے۔ 1955 سے پہلے یہاں صرف چند قبروں کے نشانات موجود تھے تاہم اب قبرستان کا بیشتر حصہ احمدی متوفین کی قبروں سے پُر ہو چکا ہے۔

ڈھوک ملاح (ملوٹ)

ڈھوک ملاح (ملوٹ) کا گاؤں اسلام آباد شہر سے تقریباً 15 کلومیٹر جنوب مشرق میں واقع ہے۔نشیبی اور دریا کی چھوڑی ہوئی جگہ پر آباد ہونے کی وجہ سے مقامی زبان میں اسے ملوٹ کہا جاتا ہے۔حکومت پاکستان نے 1955 میں آباد کاری سکیم کے تحت کشمیری مہاجرین کو اس گاؤں میں بھی آباد کیا۔ڈھوک ملہہ ملوٹ میں صرف دو احمدی بھائیوں کے کنبے آباد ہوئے تھے۔ایک خاندان کے

سر براہ کا نام میاں جمال الدین صاحب تھا جن کا ایک بیٹا محمد یوسف بقید حیات ہے جبکہ ان کا دوسرا بیٹا مکرم بشیر احمد کلیم 2010 میں فوت ہوا اور مرحوم کے بیٹے مکرم دانشمند صاحب جماعت ملاح ملوٹ کے کئی سال صدر رہے۔ یہاں آباد ہونے والے دوسرے کنبہ کے سربراہ کا نام فقیر محمد صاحب تھا جو میاں جمال الدین صاحب کے ہی چھوٹے بھائی تھے۔ ان کے تین بیٹے اللہ کے فضل سے بقید حیات ہیں۔ شروع شروع میں میاں جمال الدین صاحب گھر کے ایک حصہ میں نماز باجماعت کے لئے ایک چھوٹا سا چبوترہ بنایا گیا جبکہ یہاں کے افراد جماعت تنظیمی لحاظ سے قریبی جماعت پنڈ بیگوال کے ساتھ منسلک تھے اور وہ نماز جمعہ اور نماز عیدین پنڈ بیگوال کی جماعت کے ساتھ ہی ادا کیا کرتے تھے۔

بیت الذکر کی تعمیر

21 نومبر 1995 سے مرکز کی ہدایت کے پیش نظر ڈھوک ملاح ملوٹ میں علیحدہ سے باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا اور مکرم بشیر احمد کلیم صاحب پہلے صدر منتخب ہوئے۔ کئی سال یہاں کے افراد جماعت نے مکرم مبشر احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد کلیم صاحب کے مکان کے ایک کمرے کو نماز سینٹر کے طور پر استعمال کیا تاہم یہ نماز سینٹر نمازیوں کی ضرورت پوری نہیں کر رہا تھا لہذا احباب جماعت نے ''بیت الذکر'' تعمیر کرنے کا پروگرام بنایا۔

2001 میں مکرم دانشمند صاحب نے اپنی زرعی زمین میں سے 10 مرلہ قطعہ اراضی بیت الذکر کے لئے وقف کیا جس پر مقامی افراد کی قربانی اور مرکز سلسلہ کے تعاون و مدد سے بیت الذکر کی خوبصورت عمارت تعمیر ہوئی۔ جہاں اللہ کے فضل سے اب باقاعدگی سے پنجوقتہ نمازیں اور نماز جمعہ بھی ادا ہو رہی ہیں۔ فجر کے بعد درس القرآن اور بعد نماز مغرب ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ کا درس باقاعدگی سے ہوتا ہے۔ ہر جمعہ کو حضور انور کا خطبہ جمعہ بیت الذکر میں بذریعہ ڈش انٹینا دیکھا اور سنا جاتا ہے۔ بیت الذکر کے قطعہ اراضی میں بعد ازاں مزید چار مرلہ کا اضافہ کیا گیا کیونکہ مسجد کا کوئی صحن نہ تھا۔ بیت الذکر کا سامنے والا حصہ کچھ گہرائی میں تھا جسے کھود کر مزید گہرا کیا گیا اور ایک ہال کی شکل دی گئی اب اس ہال کی چھت بیت الذکر کے صحن کے طور پر استعمال ہو رہی ہے جبکہ ہال کو بعد ازاں

کچھ مزید تعمیرات کر کے ''معلم ہاؤس'' بنایا گیا ہے۔ ملاح ملوٹ میں ایک عرصہ سے مکرم اسد محمود صاحب بطور معلم تعینات ہیں۔ مگران کے رہنے کے لئے کوئی مکان دستیاب نہیں تھا۔ اور جماعت کے صدر مکرم دانشمند صاحب نے معلم صاحب کو اپنے گھر میں ہی ٹھہرایا ہوا تھا۔ ''معلم ہاؤس'' کی تعمیر کے لئے مرکز سے مدد مانگی گئی تو مرکز کی طرف سے اس کے لئے 2014 میں 10 لاکھ روپے کی گرانٹ منظور کی گئی۔

معلم ہاؤس کا نقشہ مکرم کرنل (ر) مرزا نصیر احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ نے تیار کرایا۔ اس پروجیکٹ کی نگرانی کی ذمہ داری مکرم کموڈور (ر) شبیر احمد صاحب نائب امیر اسلام آباد کے سپرد کی گئی۔ جبکہ مکرم عبدالرؤوف ریحان صاحب سیکرٹری جائیداد نے کام میں ان کی معاونت کی۔ مختلف ٹھیکیداروں سے کوٹیشنز لینے اور ان کو انٹرویو کرنے کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ یہ کام ایک احمدی ٹھیکیدار مکرم محمد نواز صاحب کے سپرد کیا جائے۔ جنہوں نے سب سے کم یعنی ساڑھے بارہ لاکھ روپے میں یہ کام کرنے کی حامی بھری تھی۔ چونکہ مرکز نے صرف دس لاکھ روپے کی منظوری دی تھی چنانچہ اڑھائی لاکھ روپے کی بقیہ رقم اسلام آباد جماعت نے اپنے مقامی فنڈ سے دینے کا فیصلہ کیا۔ مکرم محمد نواز صاحب سے کام کروانے کے لئے اسلام آباد جماعت نے ایک تحریری معاہدہ طے کیا جس پر ایک سادہ سی تقریب میں 19 نومبر 2014 کو دستخط ہوئے۔

تعمیر کا کام شروع ہوا تو سب سے پہلے بیت ملاح ملوٹ اور مجوزہ معلم ہاؤس کے ارد گرد ایک دیوار کھڑی کی گئی جس میں لوہے کے دو گیٹ نصب کئے گئے اس طرح بیت کی سیکورٹی کا بھی انتظام ہو گیا جو کہ پہلے نہیں تھا۔ اس کے بعد معلم ہاؤس کی اندرونی دیواریں کھڑی کی گئیں اور پھر فنشنگ کا دیگر کام مکمل کیا گیا جس میں False-Ceiling کا کام بھی شامل تھا۔ تعمیر کے دوران مکرم (ر) کموڈور شبیر احمد صاحب اور مکرم عبدالرؤف ریحان صاحب نے یہاں کے متعدد دورے کئے اور کام کے معیار کی مسلسل نگرانی کی۔ اس پروجیکٹ میں مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر جماعت ضلع اسلام آباد کی دلچسپی بھی اس بات سے ظاہر ہے کہ انہوں نے بھی معلم ہاؤس کی تعمیر کے دوران کئی

دورے کئے اور وقتاً فوقتاً مناسب ہدایات دیتے رہے۔

معلم ہاؤس مکمل ہونے کے بعد ایک دفعہ پھر اس کے لئے درکار گھریلو سامان کے لئے کچھ مالی مدد کی ضرورت تھی چنانچہ مرکز نے اس کے لئے نوے ہزار روپے کی مزید مدد کی جس سے کافی حد تک گھریلو سامان کی ضرورت پوری ہوگئی۔اس طرح معلم ہاؤس کی تعمیر کا کام جو سال 2014 کے آخر میں شروع ہوا تھا۔2015 کے اوائل میں مکمل ہوگیا۔یہ معلم ہاؤس دو بیڈ رومز معہ اٹیچ باتھ روم کچن اور ایک کھلے صحن پر مشتمل ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ اس پر کل ساڑھے بارہ لاکھ روپے لاگت آئی جس میں سے اڑھائی لاکھ روپے ضلع اسلام آباد کی جماعت نے ادا کئے ہیں

معلم ہاؤس کا افتتاح

مورخہ 20 ستمبر 2015 بروز اتوار ملاح ملوٹ کی اس غریب دیہاتی جماعت کے لئے انتہائی بابرکت اور خوشی کا دن تھا جب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرزند اور حضور علیہ السلام کے پڑپوتے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی حضور انور کے نمائندہ خصوصی کی حیثیت سے یہاں تشریف لائے اور نوتعمیر شدہ ''معلم ہاؤس'' کا دعا کے ساتھ افتتاح فرمایا۔آپ اسی روز قبل دوپہر محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر جماعت اور نائب امراء محترم ظفر اقبال قریشی صاحب اور محترم کموڈور شبیر احمد صاحب کے ہمراہ بیت الرحمن کا افتتاح کرنے کے لئے بہارا کہو جاتے ہوئے ملوٹ تشریف لائے تھے۔

ذیلی تنظیموں کا قیام

1995 سے جب سے کہ ڈھوک ملہہ ملوٹ میں علیحدہ سے جماعت قائم ہوئی ہے۔یہاں پر جماعت کی ذیلی تنظیمیں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ قائم ہیں۔جبکہ اس وقت (2015 کے آواخر) میں دو بچے (ایک لڑکا ایک لڑکی) وقف نو کی تحریک میں بھی شامل ہیں۔جماعت کے کل افراد کی تعداد 80 ہے جن میں انصار 11 خدام 18 اطفال 8 لجنہ 30

ناصرات الاحمدیہ 7 اور 6 چھوٹے بچے شامل ہیں۔

ملوٹ میں مرکز کی طرف سے با قاعدہ ایک معلم تعینات ہے۔سب سے پہلے مکرم امجد محمود صاحب کی بطور معلم تقرری ہوئی تھی ۔جس کے بعد مکرم قیصر شہزاد صاحب آئے اور آجکل مکرم اسد محمود صاحب معلم کی حیثیت سے خدمات بجالا رہے ہیں۔معلمین کی تعیناتی سے قبل یہ جماعت پنڈ بیگوال کے مربی صاحب کے ماتحت ہوا کرتی تھی۔اور وہ گاہ بگاہ یہاں تربیتی دورے کیا کرتے تھے۔

ممبران مجلس عاملہ صدر جماعت جولائی 2013 تا جون 2016

ا۔مکرم دانشمند صاحب:۔صدر جماعت کے علاوہ ،سیکرٹری اصلاح و ارشاد ،تعلیم القرآن ، وقف نو، جائیداد اور تعلیم

۲۔مکرم حاکم دین صاحب	نائب صدر،سیکرٹری مال
۳۔مکرم فتح الدین صاحب	سیکرٹری امور عامہ
۴۔مکرم احسان احمد صاحب	سیکرٹری صنعت وتجارت
۵۔مکرم فاتح الدین صاحب	زعیم انصاراللہ
۶۔مکرم احسان احمد صاحب	قائد خدام الاحمدیہ
۷۔محترمہ راحت شاہین صاحبہ	صدر لجنہ اماءاللہ:۔

سہ سالہ معیاد از جولائی 2016 تا جون 2019 کے لئے عہدیداران کا انتخاب

دوران سال سہ سالہ معیاد(جولائی 2016 تا جون 2019) کے لئے مرکز کی ہدایات کے مطابق انتخابات کرائے گئے نظارت علیاء کی طرف سے 22 اکتوبر 2016 کو جن عہدیداران کی منظوری آئی ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

ا۔صدر	مکرم نفیس احمد ولد محمد یوسف صاحب
۲۔نائب صدر	مکرم حاکم الدین ولد فقیر محمد صاحب

۳۔سیکرٹری اصلاح وارشاد	مکرم محمود احمد ولد حاکم الدین صاحب
۴۔سیکرٹری امور عامہ	مکرم احسان احمد ولد دانشمند صاحب
۵۔سیکرٹری مال	مکرم دانشمند ولد بشیر احمد کلیم صاحب
۶۔ایڈیشنل سیکرٹری اصلاوارشاد تعلیم القرآن	مکرم دانشمند ولد بشیر احمد کلیم صاحب
۷۔ایڈیشنل سیکرٹری اصلاوارشاد دعوت الی اللہ	مکرم محمود احمد ولد حاکم الدین صاحب

ممبران عاملہ مجلس انصاراللہ ملاح ملوٹ 2016

نائب زعیم	مکرم محمود احمد صاحب
نائب زعیم صف دوئم	مکرم محمد صدیق صاحب
منتظم عمومی،	مکرم نفیس احمد صاحب
منتظم تجنید، مال	مکرم محمد صدیق صاحب
منتظم تربیت	مکرم دانشمند صاحب
منتظم تعلیم	مکرم دانشمند صاحب
منتظم تعلیم القران	مکرم دانشمند صاحب
منتظم اصلاح وارشاد	مکرم نفیس احمد صاحب
منتظم اشاعت	مکرم مقصود احمد صاحب
وقف جدید،تحریک جدید	مکرم حاکم دین صاحب
منتظم ایثار	مکرم محمد یوسف صاحب

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ملاح ملوٹ

قائد	مکرم احسان احمد صاحب
نائب قائد اول	مکرم نوید احمد صاحب
نائب قائد دوم	مکرم غالب احمد صاحب

معتمد	مکرم فہیم احمد صاحب
ناظم خدمت خلق	مکرم صغیر احمد صاحب
ناظم تربیت	مکرم نوید احمد صاحب
ناظم تربیت نو مبائعین	مکرم فضل الرحمن صاحب
ناظم تعلیم	مکرم فہیم احمد صاحب
ناظم مال	مکرم نعیم احمد صاحب
ناظم عمومی	مکرم طارق ندیم صاحب
ناظم صحت جسمانی	مکرم بلال احمد صاحب
ناظم وقار عمل	مکرم نوید احمد صاحب
ناظم تحریک جدید	مکرم نعیم احمد صاحب
ناظم اصلاح وارشاد	مکرم نوید احمد صاحب
ناظم امور طلبا	مکرم فہیم احمد صاحب
ناظم اشاعت	مکرم بلال احمد صاحب
محاسب	مکرم کامران دانش صاحب
مربی اطفال	مکرم دانشمند صاحب

جماعت احمدیہ نیشنل ہیلتھ کالونی (NIH)

یہ جماعت بنیادی طور پر NIH کالونی، چک شہزاد، چٹھہ بختاور، نیو ملپور اور عرفان آباد کی آبادیوں پر مشتمل ہے۔ احمدی گھرانوں کی تعداد 34 ہے اور ان کی کل تجنید 165 ہے۔ ان میں انصار 27 خدام 59 لجنہ 51 طفال اور باقی چھوٹے بچے شامل ہیں۔ بدقسمتی سے اس جماعت میں

ابھی تک کوئی با قاعدہ بیت الذکر قائم نہیں ہوسکی اور نمازیں 3 مختلف نماز سینٹرز میں ادا کی جاتی ہیں جبکہ جمعہ 2007 سے ایک مخلص دوست مکرم عبدالوہاب فیضی صاحب موجودہ زعیم انصار اللہ نیشنل ہیلتھ کالونی کے گھر پر پڑھا جا رہا ہے جبکہ اس سے قبل 1990 سے 2002 تک محترم عبدالستار صاحب نیازی کے گھر نماز جمعہ ادا کی جاتی رہی ۔محترم عبدالستار نیازی صاحب وزیر اعظم ہاؤس میں ہارٹیکلچر سٹ تھے اور بڑے مخلص اور با اثر احمدی تھے NIH کے ایک قدیمی رہائشی اور موجودہ صدر جماعت مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد قمر صاحب نے بتایا کہ جب محترم عبدالستار نیازی صاحب فوت ہوئے تو بیت الذکر اسلام آباد میں ان کی نماز جنازہ میں وزیر اعظم کی ہدایت پر اس وقت کے وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر صاحب نے بھی اس میں شرکت کی تھی محترم عبدالستار نیازی صاحب کی وفات کے بعد آپ کے بیٹے محترم شہزاد احمد صاحب نیازی صاحب کے گھر میں بھی کئی سال نماز جمعہ ہوتی رہی ۔اس کے بعد 2002 سے تقریباً تین سال مکرم رفیق احمد وڑائچ صاحب اور بعد ازاں تقریباً دو سال محترم سید بشیر احمد شاہ صاحب کے گھر جمعہ کی نماز ہوتی رہی ۔آجکل نماز جمعہ میں نمازیوں کی حاضری 25 سے 30 کے درمیان ہوتی ہے۔

جماعت احمدیہ نیشنل ہیلتھ کالونی کا قیام نومبر 1982 میں عمل میں آیا یہ پہلے جماعت اسلام آباد کا ایک حلقہ تھا۔1982 میں ضلع کی تین جماعتیں نیشنل ہیلتھ کالونی، بیگوال اور کیرج فیکٹری کا قیام عمل میں آیا اور اسلام آباد کو ضلع کا درجہ ملا۔ بعد ازاں کیرج فیکٹری کا علاقہ جماعت راولپنڈی کو واپس کیا گیا اور چند سال بعد ملوٹ کی جماعت قائم ہوئی۔ جواب ضلع اسلام آباد کی ایک دیہی جماعت ہے۔1982 میں جب نیشنل ہیلتھ کالونی کی جماعت کا قیام عمل میں آیا اس وقت یہاں کل 8 احمدی گھرانے تھے جو یہ تھے۔

۱۔مکرم ملک مسعود احمد صاحب	۲۔مکرم ترنم خالد منہاس صاحب
۳۔مکرم عبدالقدیر صاحب	۴۔مکرم احمد دین صاحب
۵۔مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب	۶۔مکرم سید بشارت احمد صاحب

۷۔مکرم ملک محمد کریم صاحب ۸۔مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب NARC کالونی

ملک مسعود احمد صاحب جماعت نیشنل ہیلتھ کالونی کے پہلے صدر اور احمد دین صاحب سیکرٹری مال مقرر ہوئے ۔اس وقت کی تجنید کے مطابق افراد جماعت کی کل تعداد 28 تھی جن میں انصار 2 خدام 7 اطفال 5 لجنہ 6 اور ناصرات 8 شامل تھیں۔

جماعت احمدیہ نیشنل ہیلتھ کالونی کے سہ سالہ انتخابات کی تاریخ

جماعتی نظام کے تحت جماعت احمدیہ نیشنل ہیلتھ کالونی کے عہدیداروں کی منظوری بھی مرکز کی طرف سے آتی ہے۔ چنانچہ یکم جولائی 2001 سے اب تک ہر تین سال بعد منتخب ہونے والے جن عہدیداروں کی نظارت علیاء کی طرف سے منظوری آتی رہی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

عہدیدران جماعت از یکم جولائی 2001 تا 30 جون 2004

صدر	مکرم احمد دین صاحب
سیکرٹری مال	مکرم سید بشارت احمد صاحب
سیکرٹری اصلاح وارشاد	مکرم ہمایوں نصیر صاحب
سیکرٹری تعلیم القرآن	مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب
سیکرٹری دعوت الی اللہ	مکرم رفیق احمد وڑائچ صاحب

عہدیدران جماعت از یکم جولائی 2004 تا 30 جون 2007

صدر	مکرم عبدالغفار خان صاحب
سیکرٹری مال	مکرم رانا رزاق حسین صاحب
سیکرٹری اصلاح وارشاد	مکرم رفیق احمد وڑائچ صاحب
سیکرٹری تعلیم القرآن	مکرم احمد دین صاحب
سیکرٹری دعوت الی اللہ	مکرم منظور احمد صاحب



اسلام آباد شہر اور ضلعی جماعتوں میں تعینات مربیان اکرام کا امیر ضلع و شہر مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب کے ساتھ گروپ فوٹو

سیکرٹری امور عامہ مکرم شہزاد احمد صاحب



2016-19ء ضلعی جماعت NIH کے نومنتخب ممبران عاملہ کا گروپ فوٹو

عہدیداران جماعت از جولائی 2007 تا جون 2010



6اپریل 2014ء محترم سہیل مبارک شرما صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد کے سالانہ اجتماع سے خطاب کر رہے ہیں

صدر مکرم احمد دین صاحب ولد کریم بخش صاحب



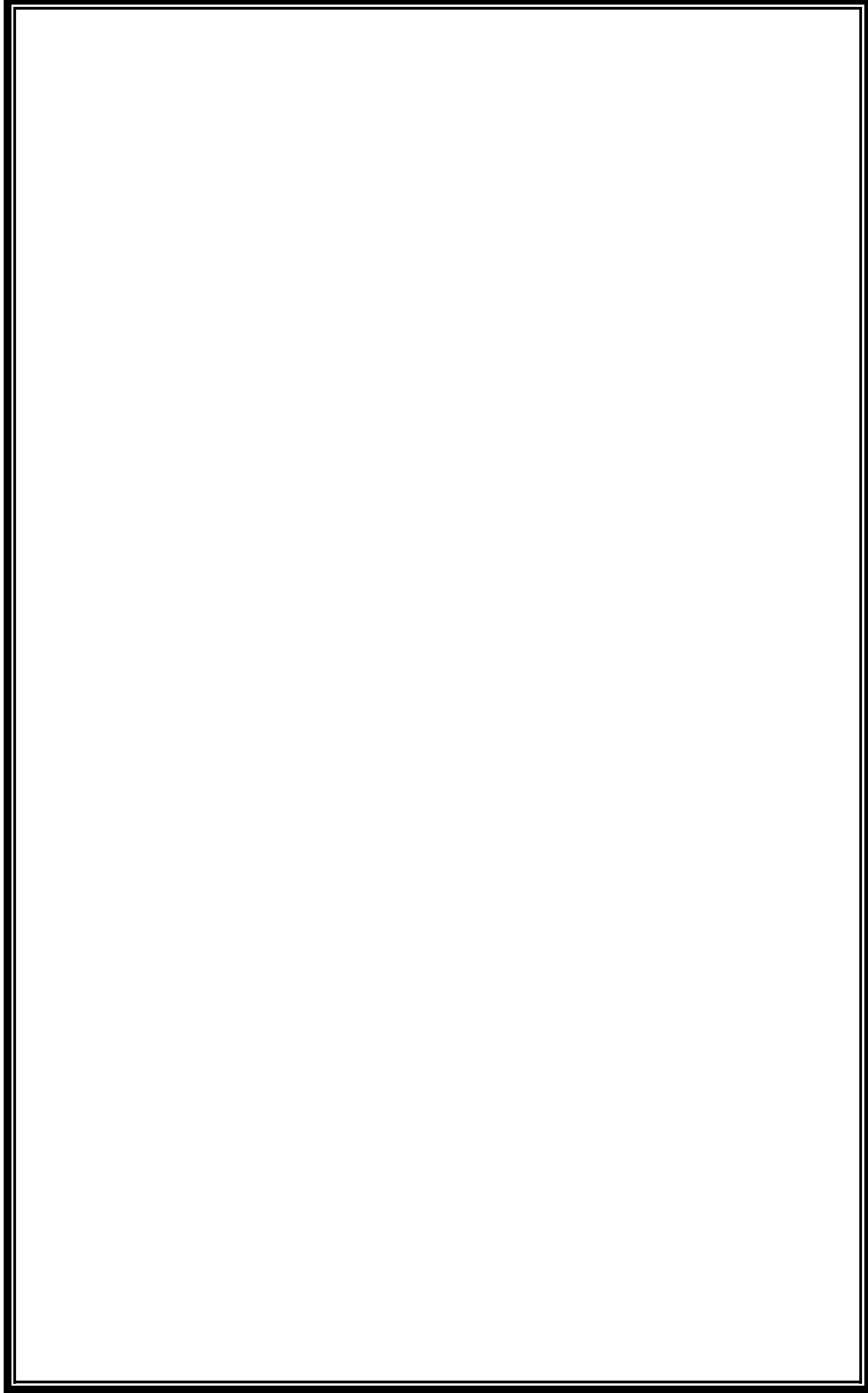
6اپریل 2014ء بیگوال: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ سید محمود احمد صاحب جلسہ یوم خلافت سے خطاب فرما رہے ہیں

سیکرٹری اصلاح وارشاد، مکرم عبدالمنان بھٹی صاحب ولد عبدالقادر بھٹی صاحب

سیکرٹری تعلیم	مکرم عبدالوہاب فیضی صاحب ولد عبدالجبار صاحب
سیکرٹری وصایا	مکرم عبدالوہاب فیضی صاحب (وصیت نمبر 28678) ولد عبدالجبار صاحب
سیکرٹری مال	مکرم رانا رزاق حسین صاحب ولد منشی خان صاحب

عہدیدران جماعت از جولائی 2010 تا جون 2013

صدر	مکرم احمد دین صاحب ولد کریم بخش صاحب
سیکرٹری اصلاح وارشاد	مکرم عبدالغفار صاحب ولد عبدالرزاق صاحب
سیکرٹری تعلیم	مکرم عبدالوہاب فیضی صاحب ولد عبدالجبار صاحب
سیکرٹری مال	مکرم سید بشارت احمد صاحب ولد سید محمد شریف صاحب
سیکرٹری صنعت وتجارت	مکرم زاہد محمود صاحب ولد رفیق احمد صاحب



فہرست ممبران مجلس عاملہ نیشنل ہیلتھ کالونی (جولائی 2013 تا جون 2016)

۱۔مکرم احمد دین صاحب ولد کرم بخش صاحب صدر

۲۔مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد قمر صاحب ولد ممتاز احمد صاحب نائب صدر

۳۔مکرم زاہد محمود صاحب ولد محمد رفیق صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد

۴۔مکرم حفیظ احمد گھمن صاحب ولد نذیر احمد گھمن صاحب سیکرٹری تعلیم

۵۔مکرم سید بشارت احمد صاحب ولد سید محمد شریف صاحب سیکرٹری مال

۶۔مکرم عبدالرحمن صاحب ولد شیخ محمد عنایت اللہ صاحب سیکرٹری صنعت وتجارت و وقف جدید

۷۔مکرم ناصر احمد صاحب ولد عبدالاحد صاحب سیکرٹری وصایا

۸۔مکرم بلال احمد صاحب ولد مکرم مظفر احمد صاحب ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ وتحریک جدید

۹۔مکرم نبیل احمد صاحب ولد مکرم خلیل احمد صاحب ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف نو

۱۰۔مکرم رانا رزاق حسین صاحب ولد منشی خان صاحب ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ

۱۱۔مکرم عبدالوہاب فیضی صاحب ولد عبدالجبار صاحب زعیم انصاراللہ NIH

۱۲۔مکرم اسد احمد گھمن صاحب ولد حفیظ احمد گھمن صاحب قائد خدام الاحمدیہ NIH

۱۳۔مکرمہ عطیہ وہاب صاحبہ زوجہ عبدالوہاب صاحب صدر لجنہ اماءاللہ NIH + نیوملپور

۱۴۔مکرمہ مسز حفیظ زوجہ حفیظ احمد گھمن صاحب صدر لجنہ حلقہ چٹھہ بختاور/چک شہزاد

۱۵۔مکرمہ صداقت بیگم صاحبہ زوجہ زاہد محمود صاحب صدر لجنہ عرفان آباد

سہ سالہ معیاد از جولائی 2016 تا جون 2019 کے لئے عہدیداران کا انتخاب

دوران سال سہ سالہ معیاد (جولائی 2016 تا جون 2019) کے لئے مرکز کی ہدایات کے مطابق انتخابات کرائے گئے نظارت علیاء کی طرف سے 7 نومبر 2016 کو جن عہدیداران کی منظوری آئی ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

۱۔صدر	مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد قمر ولد ممتاز احمد صاحب
۲۔نائب صدر	مکرم کاشف احمد ولد منیر احمد شمس صاحب
۳۔جنرل سیکرٹری	مکرم ناصر احمد احد ولد عبدالاحد بشارت صاحب
۴۔سیکرٹری اصلاح وارشاد	مکرم بلال احمد ولد مظفر احمد صاحب
۵۔سیکرٹری تعلیم	مکرم ڈاکٹر امتیاز قمر احمد ولد ممتاز احمد صاحب

۶۔سیکرٹری امور عامہ مکرم عبدالرحمن ولد شیخ محمد عنایت اللہ صاحب
۷۔سیکرٹری وصایا مکرم ظفر اللہ کیانی وصیت 104895 ولد حکیم محمد اسحاق کیانی صاحب
۸۔سیکرٹری مال مکرم سید بشارت احمد ولد سید محمد شریف صاحب
۹۔سیکرٹری صنعت وتجارت مکرم کاشف احمد ولد منیر احمد شمس صاحب
۱۰۔ایڈیشنل سیکرٹری اصلاو ارشاد تعلیم القرآن مکرم احمد دین صاحب ولد کریم بخش صاحب
۱۱۔ایڈیشنل سیکرٹری اصلاو ارشاد تربیت نومبائعین مکرم زاہد محمود صاحب ولد محمد رفیق صاحب

عہدیدران جماعت نیشنل ہیلتھ کالونی کی خدمات کا دورانیہ ایک نظر میں

نام صدر جماعت	عرصہ
۱۔ملک مسعود احمد صاحب مرحوم	نومبر 1982 تا مئی 1984
۲۔مکرم احمد دین صاحب ولد کریم بخش صاحب	جون 1984 تا جون 1992
۳۔مکرم ڈاکٹر ظفر احمد صاحب	جولائی 1992 تا جون 1994 (ملک سے باہر چلے گئے)
۴۔مکرم عبدالغفار صاحب ولد عبدالستار صاحب	جولائی 1995 تا جون 1996 ملک سے باہر چلے گئے)
۵۔مکرم احمد دین صاحب ولد کریم بخش صاحب	جولائی 2001 تا جون 2004
۶۔مکرم عبدالغفار خان صاحب ولد عبدلرزاق صاحب	جولائی 2004 تا جون 2007
۷۔مکرم احمد دین صاحب ولد کریم بخش صاحب	جولائی 2007 تا اکتوبر 2016
۸۔مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد قمر صاحب ولد ممتاز احمد صاحب	نومبر 2016 تا حال

سیکرٹریان مال

۱۔مکرم احمد دین صاحب ولد کریم بخش صاحب	1983 تا1989
۲۔مکرم عبد القدیر صاحب مرحوم	1989 تا جولائی1992
۳۔مکرم احمد دین صاحب	1992 تا فروری1996
۴۔مکرم سید بشارت احمد صاحب	1996 تا جون2004
۵۔مکرم رانا رزاق حسین صاحب	جولائی2004 تا جون2006
۶۔مکرم سید بشارت احمد صاحب	جولائی2006 تا حال

زعماء انصار اللہ نیشنل ہیلتھ کالونی

مکرم ملک محمد کریم صاحب	جنوری1995 تا1996
مکرم ہمایوں نصیر صاحب	جنوری2001 تا دسمبر2004
سید بشارت احمد صاحب	جنوری2008 تا دسمبر2011
رانا رزاق حسین صاحب	جنوری2012 تا دسمبر2013
عبد الوہاب فیضی صاحب	جنوری2014 تا حال

عہدیداران مجلس عاملہ انصار اللہ نیشنل ہیلتھ کالونی

نائب زعیم	مکرم کاشف احمد خالد صاحب
نائب زعیم صف دوئم	مکرم منصور احمد صاحب
منتظم عمومی،	مکرم رانا رزاق حسین صاحب
منتظم تجنید، مال	عبد الوہاب فیضی صاحب
منتظم تربیت	مکرم کاشف احمد خالد صاحب

گیارھواں باب

ذیلی تنظیمیں

☆ انصاراللہ

☆ خدام الاحمدیہ

☆ لجنہ اماءاللہ



1998ء مجلس انصاراللہ شمالی کے عہدیداروں اورنمائندگان شوریٰ اسلام آباد کا
مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے ساتھ گروپ فوٹو



1998ء نمائندگان شوریٰ جماعت احمدیہ اسلام آباد کا امیر جماعت محترم منیر احمد فرخ صاحب کی قیادت میں ناظر اعلیٰ مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب اور صوبائی امیر
حضرت مرزا عبدالحق صاحب کے ساتھ گروپ فوٹو



10 ستمبر 2016ء مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے عہدیداروں کا صدر مجلس انصاراللہ پاکستان
ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب کے ساتھ گروپ فوٹو

مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد۔ ماضی وحال

ابتدائی برسوں میں جو احمدی احباب اسلام آباد میں آ کر آباد ہوئے وہ جماعتی نظام میں جماعت راولپنڈی کا حصہ تھے مکرم ومحترم چوہدری احمد جان صاحب راولپنڈی کے امیر ضلع وشہر تھے اور اسلام آباد، راولپنڈی ہی کا ایک حلقہ تھا اسلام آباد میں جماعتی نظام کے تحت الگ امارت کے قیام کا فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دور خلافت میں اگست 1968 میں ہوا اور محترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب پہلے امیر جماعت منتخب ہوئے۔ امارت کا نظام قائم ہوتے ہی اسلام آباد میں ذیلی تنظیموں کا قیام بھی عمل میں آیا۔

اسلام آباد میں مجلس انصاراللہ کا قیام

انصاراللہ کے ممبران نے جن کی تعداد تجنید کے مطابق پچیس تھی اسلام آباد میں امارت کے قیام کے ساتھ ہی انتخاب کے ذریعہ چوہدری حشمت علی صاحب کو اپنا پہلا زعیم اعلیٰ منتخب کیا۔ آپ نے دن رات محنت کر کے مجلس انصاراللہ اسلام آباد کو مضبوط بنیادوں پر قائم کیا۔ ابتداء میں اسلام آباد کے صرف تین سیکٹرز G-6,G-7 اور F-6 ہی تھے۔ انصار کی تعداد بھی چونکہ کم تھی اس لئے انصاراللہ کی بھی صرف ایک ہی مجلس تھی بعد میں جب دارالحکومت کے ترقیاتی ادارے سی ڈی اے نے نئے سیکٹرز G-9,G-8,F-8,F-7 آباد کئے تو احمدی احباب کی تعداد بڑھنے کے نتیجہ میں انصار کی تعداد بھی بڑھی چنانچہ مجلس انصاراللہ اسلام آباد کو دو مجالس مجلس شرقی اور مجلس غربی میں تقسیم کیا گیا۔ مکرم ملک محمد یونس خان صاحب مجلس انصاراللہ غربی کے پہلے زعیم اعلیٰ منتخب ہوئے۔

ناظمین انصاراللہ ضلع اسلام آباد

1980-90 کے عشرہ کے اوائل میں مرکز کی طرف سے جماعت احمدیہ اسلام آباد کو ضلع کا

درجہ دیا گیا اور مکرم منیر احمد فرخ صاحب پہلے ناظم انصار اللہ ضلع اسلام آباد مقرر ہوئے۔ اس وقت سے اب تک جن حضرات کو بطور ناظم ضلع انصار اللہ خدمات کی توفیق ملی ان کے اسمائے گرامی اور عرصہ خدمات درج ذیل ہیں:۔

مکرم منیر احمد فرخ صاحب	1983 تا 1984
مکرم رانا رفیق احمد صاحب	1985 تا 1987
مکرم محمود احمد بھلر صاحب	1988 تا 1989
مکرم چوہدری عبدالوہاب صاحب	1990 تا 1993
مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب	1994 تا 2005
مکرم فہیم الدین ارشد صاحب	2006 تا 2009
مکرم صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب	جنوری 2010 تا فروری 2010
مکرم خالد سیف اللہ صاحب	مارچ 2010 تا 2015
مکرم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب	جنوری 2016 تا حال

دو نئی زعامتوں کا قیام

2015 تک مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد کل 11 مجالس پر مشتمل تھی جن میں آٹھ شہری اور تین ضلعی مجالس تھیں۔ 2015 کے دوران پاکستان بھر میں مجلس انصار اللہ کے ضلعی ناظم کا عہدہ شوریٰ کے فیصلہ اور حضور انور کی منظوری سے ''ناظم اعلیٰ'' طے ہوا۔ چنانچہ مکرم خالد سیف اللہ صاحب کو اسلام آباد کا پہلا ناظم اعلیٰ بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔ اس کے علاوہ اسلام آباد میں سال 2015 میں دو نئی زعامت علیاء کا قیام عمل میں آیا۔ جس کے بعد ضلع میں کل مجالس انصار اللہ کی تعداد 13 ہو گئی۔ دو نئی زعامت علیاء کا قیام ناگزیر ہو گیا تھا کیونکہ زعامت علیا غربی اور زعامت علیائے GHS میں انصار کی تعداد کافی بڑھ گئی تھی اور زعیم اعلیٰ کے لئے ہر ناصر سے رابطہ مشکل ہو رہا تھا چنانچہ زعامت علیاء غربی کو دو حصوں غربی اول اور غربی دوئم میں تقسیم کیا گیا۔ غربی اول F-11, E-11, حلقہ F-10 پر مشتمل

ہے جبکہ غربی دوم G-11/2-3,G-11/1-4,G-13/14/15 کے حلقہ جات پر مشتمل ہے اسی طرح زعامت علیا GHS کو GHS اور PWD میں تقسیم کر دیا گیا۔زعامت علیاء GHS غوری ٹاؤن اور GHS پر مشتمل ہے۔جبکہ زعمامت علیا PWD حلقہ DHA،سواں گارڈن،بحریہ ٹاؤن اور PWD پر مشتمل ہے۔

سال 2015 کے آخر میں موجود 13 مجالس اوران کے زعما اعلیٰ/زعما کے اسمائے گرامی

نمبر شمار	نام مجلس	زعیم اعلیٰ/زعیم مجلس
1	مجلس غربی 1 (زعامت علیا ئ)	مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب
2	مجلس غربی 2 (زعامت علیا ئ)	مکرم مرزا طاہر احمد صاحب
3	مجلس شرقی (زعامت علیا ئ)	مکرم عبد القدیر قریشی صاحب
4	مجلس شمالی (زعامت علیا ئ)	مکرم رضوان احمد صاحب
5	مجلس جنوبی (زعامت علیا ئ)	مکرم ناصر ایاز صاحب
6	مجلس وسطی (زعامت علیا ئ)	مکرم خواجہ رفیق احمد صاحب
7	مجلس GHS (زعامت علیا ئ)	مکرم بشارت احمد چوہدری صاحب
8	مجلس PWD (زعامت علیا ئ)	مکرم مطیع الرحمن ملک صاحب
9	مجلس بہارا کہو	مکرم معظم عثمان قیصر صاحب
10	مجلس مارگلہ ٹاؤن	مکرم چوہدری مناظر احمد صاحب
11	مجلس نیشنل ہیلتھ کالونی	مکرم عبد الوہاب فیضی صاحب

12 مجلس پنڈ بیگوال مکرم نعیم احمد صاحب

13 مجلس ملوٹ مکرم محمود احمد صاحب

2016 نئے انتخابات اور منتخب زعماء اعلیٰ اور زعماء کرام کے اسمائے گرامی

2015 پورے پاکستان میں اگلے دو سال کے لئے زعمائے اعلیٰ اور زعمائے حلقہ جات انصار اللہ کے انتخابات کا سال تھا چنانچہ مرکز کی ہدایات کے تحت نومبر 2015 میں ضلع اسلام آباد میں بھی زعمائے اعلیٰ وزعما کرام کے انتخابات ہوئے اور مرکز کی منظوری سے درج ذیل زعماء اعلیٰ مجلس نے یکم جنوری 2016 سے اپنے فرائض سنبھالے۔

زعیم اعلیٰ غربی اول۔مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب

زعیم اعلیٰ غربی دوم۔مکرم مرزا طاہر احمد صاحب

زعیم اعلیٰ شرقی۔مکرم عبدالقدیر قریشی صاحب

زعیم اعلیٰ شمالی۔مکرم عبدالکریم جاوید صاحب

زعیم اعلیٰ جنوبی۔مکرم ناصر ایاز صاحب

زعیم اعلیٰ وسطی۔مکرم خواجہ رفیق احمد صاحب

زعیم اعلیٰ PWD۔مکرم بشارت احمد پرویز صاحب

زعیم اعلیٰ GHS۔مکرم ملک مطیع الرحمن صاحب

زعیم مجلس NIH۔مکرم عبدالوہاب فیضی صاحب

زعیم مجلس بہارا کہو۔مکرم نور احمد ثاقب صاحب (مئی 2017ء میں بیرون ملک چلے جانے کے باعث اب ان کی جگہ مکرم معظم عثمان صاحب کام کر رہے ہیں)

زعیم مجلس مارگلہ ٹاؤن ۔مکرم ظفر محمود احمد صاحب

زعیم مجلس بیگوال ۔مکرم یاسین احمد صاحب

زعیم مجلس ملوٹ ۔مکرم فتح الدین صاحب

مکرم عبدالرؤف ریحان صاحب کی بطور ناظم اعلی انصاراللہ

تقرری اور ممبران عاملہ 2016

ناظم اعلیٰ ضلع اسلام آباد کے طور پر صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے مکرم ومحترم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب کو سال 2016 کے لئے نامزد فرمایا۔ چنانچہ مکرم ریحان صاحب نے یکم جنوری 2016 سے نئی ذمہ داریاں سنبھالیں مرکز کی منظوری سے آپ نے جو مجلس عاملہ تشکیل دی تھے اس کے ممبران کے نام یہ تھے۔

1	نائب ناظم اعلیٰ اوّل	مکرم خواجہ منظور صادق صاحب
2	نائب ناظم اعلیٰ صف دوم	مکرم خلیل احمد طاہر صاحب
3	ناظم عمومی	مکرم شیخ محمد انور احمد صاحب
4	ناظم تجنید	مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب
5	ناظم تربیت	مکرم مجد الدین مجد صاحب
6	ناظم تعلیم	مکرم رفیق احمد وڑائچ صاحب
7	ناظم تعلیم القرآن	مکرم سعید احمد ریحان صاحب
8	ناظم اصلاح وارشاد	مکرم مجیب الرحمن صاحب
9	ناظم تربیت نومبائعین	مکرم مدثر الزمان چانڈیو صاحب
10	ناظم مال	مکرم کوکب مقصود احمد صاحب
11	ناظم وقف جدید	مکرم فاروق احمد صاحب

12	ناظم تحریک جدید	مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد قمر صاحب
13	ناظم ایثار	مکرم ڈاکٹر طاہر منیر صاحب
14	ناظم ذہانت وصحت وجسمانی	مکرم چوہدری انتصار احمد صاحب
15	ناظم اشاعت	مکرم قاضی محمد اجمل صاحب
16	آڈیٹر	مکرم محمد رفاقت احمد صاحب مئی 2016 میں ملک سے باہر چلے گئے ان کی جگہ مکرم طیب اعوان صاحب کی نامزدگی ہوئی

ناظمین علاقہ مجلس انصار اللہ علاقہ راولپنڈی

(۱) مکرم ومحترم عبدالواحد ورک صاحب　جنوری 1998ء　تا　دسمبر 2004ء

(۲) مکرم ومحترم محمد نواز سیال صاحب　جنوری 2005ء　تا　دسمبر 2008ء

(۳) مکرم ومحترم احمد لطیف فیضی صاحب　جنوری 2009ء　تا　دسمبر 2013ء

(۴) مکرم ومحترم فہیم الدین ارشد صاحب　جنوری 2014ء　تا　حال

نوٹ:۔ مکرم فیضی صاحب کے علاوہ تمام ناظمین علاقہ کا تعلق ضلع اسلام آباد سے ہے۔

مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے پاکستان بھر میں مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد کی نمایاں پوزیشن

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد اپنے قیام سے لے کر اب تک بہت فعال اور سرگرم ہے اور مرکز میں ہونے والے علمی و ورزشی مقابلہ جات کے علاوہ مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے بھی ہمیشہ پوزیشن ہولڈر رہی ہے۔ مجلس کو اب تک بین الاضلاعی مقابلوں میں کارکردگی کے لحاظ

سے جو اعزازت حاصل کرنے کی سعادت ملی ان کی تفصیل درج ذیل ہے؛۔

نمبر شمار	سال	پوزیشن
1	1989	سوم
2	1990	اول
3	1994	سوم
4	1996	اول
5	1997	اول
6	1998	اول
7	1999	دوم
8	2000	دوم
9	2001	دوم
10	2002	اول
11	2014	سوم

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ 1994 سے 2005 تک گیارہ سال کا طویل ترین عرصہ مکرم ومحترم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب کو ناظم ضلع انصار اللہ کے طور پر نمایاں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ ان کے دور میں ضلع اسلام آباد نے چار سال اول، تین سال دوم اور ایک سال سوم پوزیشن حاصل کی ان کی خدمات کے اعتراف کے طور پر مرکز نے انہیں بعد ازاں ناظم انصار اللہ علاقہ راولپنڈی مقرر فرمایا۔

پاکستان بھر میں مجالس کے درمیان مقابلہ جات میں اسلام آباد کی پوزیشن

1987	ہفتم	اسلام آباد شرقی

1988	ششم	اسلام آباد شرقی
1989	ششم	اسلام آباد شرقی
1990	پنجم	اسلام آباد غربی
1991	سوم	اسلام آباد شرقی
1992	دوم	اسلام آباد شرقی
1993	دوم	اسلام آباد شرقی
1994	ہفتم	اسلام آباد شرقی
1995	ہفتم	اسلام آباد شرقی
1996	ہفتم	اسلام آباد جنوبی
1996	نہم	اسلام آباد شرقی
1997	پنجم	اسلام آباد جنوبی
1997	ششم	اسلام آباد غربی
1998	سوم	اسلام آباد شمالی
1999	نہم	اسلام آباد جنوبی
1999	دہم	اسلام آباد شمالی
2000	نہم	اسلام آباد شمالی

مجلس انصاراللہ اسلام آباد شرقی کے زعمائے اعلیٰ کے اسمائے گرامی

مجلس انصاراللہ اسلام آباد شرقی کے زعمائے اعلیٰ کے طور پر مندرجہ ذیل احباب کو خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔

۱۔مکرم چوہدری حشمت علی صاحب (اگست 1967 تا دسمبر 1983)

۲۔مکرم محمود احمد بھلر صاحب (جنوری 1984 تا دسمبر 1986)

۳۔مکرم ملک لال خان صاحب (جنوری تا مارچ 1987)

۴۔مکرم سید سہیل احمد صاحب/مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب (اپریل 1987 تا دسمبر 1991)

۵۔مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب (جنوری 1992 تا دسمبر 2000)

۶۔مکرم چوہدری محمد عارف صاحب/مکرم شیخ خورشید حسن صاحب (جنوری 2001 تا دسمبر 2002)

۷۔مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب (جنوری 2003 تا دسمبر 2003)

۸۔مکرم بشارت پرویز صاحب (2004 تا 2009)

۹۔مکرم ظہیر احمد فاروق صاحب (2010 تا 2013)

۱۰۔مکرم عبدالقدیر قریشی صاحب (2014 تا حال

اسلام آباد کی مجلس دو مجالس میں تقسیم

1983 سے اسلام آباد کو دو حصوں میں شرقی اور غربی میں تقسیم کیا گیا۔

مجلس غربی کے زعمائے اعلیٰ کے اسمائے گرامی

مجلس غربی کے زعمائے اعلیٰ کی حیثیت سے اب تک جن انصار کو خدمات کی توفیق ملی ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

۱۔مکرم منیر احمد فرخ صاحب (1982-84)

۲۔مکرم بشیر احمد طاہر صاحب (1984-85)

۳۔مکرم ملک محمد یونس ناصر صاحب (1986-91)

۴۔مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب (1992-94)

۵۔مکرم چوہدری رشید احمد صاحب (1995-98)

۶۔مکرم سید تنویر احمد مجتبیٰ صاحب (1999-2006)

۷۔مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب (2007-2008)

۸۔مکرم کمانڈر ناصر محمود قریشی صاحب (2009-2010)

۹۔مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب (2011-2012)

۱۰۔مکرم کموڈور شبیر احمد صاحب (2013-2014) اس عرصہ میں آپ نائب امیر مقرر ہوئے اور مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب زعیم اعلیٰ مقرر ہوئے۔

۱۱۔مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب مارچ 2014 سے دسمبر 2016

(مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب کی بوجوہ معذرت کے بعد مکرم عبدالصبور صاحب کی نامزدگی ہوئی)

مجلس شمالی اور جنوبی کی دونئی مجالس کا قیام

1992 میں اسلام آباد شمالی اور اسلام آباد جنوبی کی دونئی مجالس کا قیام عمل میں آیا۔ ان مجالس میں جن انصار کو بطور زعیم اعلیٰ خدمات بجالانے کی توفیق ملی ان کے نام یہ ہیں۔

مجلس شمالی کے زعمائے اعلیٰ کے اسمائے گرامی

مکرم خالد ورک صاحب 1992 تا 1997

مکرم عبدالکریم جاوید صاحب 1998 تا 2002

مکرم سعید احمد ریحان 2003 تا 2007

مکرم عبدالکریم جاوید صاحب 2008 تا 2013

مکرم رضوان احمد صاحب 2014 تا 2015

مکرم عبدالکریم جاوید صاحب 2016 تا حال

اسلام آباد جنوبی کے زعمائے اعلیٰ کے اسمائے گرامی

مکرم پروفیسر ایم اے لطیف شاہد صاحب 1992 تا 1999

مکرم سفیر احمد کاہلوں صاحب 2000 تا 2005

مکرم کوکب مقصود صاحب 2006 تا 2011

مکرم ناصر ایاز صاحب 2012 تا حال

مجلس غربی کی تقسیم اور مجلس وسطی کا قیام

2007 تک مجلس وسطی، مجلس غربی کا حصہ تھی 2008 سے مجلس غربی کو دو حصوں میں تقسیم کر کے مجلس وسطی کا قیام عمل میں آیا اور اور مکرم انتصار احمد اذکیٰ صاحب اس کے پہلے زعیم اعلیٰ منتخب ہوئے۔ اب تک اس مجلس کے زعیم اعلیٰ کی حیثیت سے درج ذیل افراد کو خدمت کی توفیق ملی ہے۔

اسلام آباد وسطی کے زعمائے اعلیٰ کے اسمائے گرامی

مکرم انتصار احمد اذکیٰ صاحب 2008 سے 2013

مکرم خواجہ رفیق احمد صاحب 2014 تا حال (2017ء کے دوران بوجہ علالت کام سے معذوری کا اظہار کرنے پر ان کی جگہ مکرم غلام شبیر چانڈیو صاحب قائمقام کے طور پر بجالا رہے ہیں)

مجلس GHS کے زعمائے اعلیٰ کے اسمائے گرامی

مجلس GHS میں 2007 سے قبل زعیم مجلس ہوا کرتا تھا 2007 میں اسے زعامت علیاء کا درجہ دیا گیا۔ اس وقت سے اب تک جن انصار کو بطور زعیم اعلیٰ خدمت کی توفیق ملی ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

مکرم سعید احمد ریحان صاحب 2007 تا 2013

مکرم بشارت احمد پرویز صاحب 2014 تا 2015

مکرم ملک مطیع الرحمن صاحب 2016 تا حال

سال 2015 کے دوران ہی مجلس GHS کو دو حصوں میں تقسیم کر کے مجلس PWD کی نئی زعامت علیاء قائم کی گئی اور مکرم بشارت احمد پرویز صاحب اس کے پہلے زعیم اعلیٰ منتخب ہوئے۔ جو تا حال یہ خدمت بجا لا رہے ہیں۔

مجلس غربی ایک بار پھر تقسیم / غربی دوئم کی نئی مجلس کا قیام

2015 کے دوران مجلس غربی کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا اور نئی مجالس کے نام غربی اول اور غربی دوم تجویز ہوئے غربی دوم کے پہلے زعیم اعلیٰ مکرم مرزا طاہر احمد صاحب منتخب ہوئے۔ جو تا حال اس عہدہ پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ جبکہ غربی اوّل کے زعیم اعلیٰ کے طور پر جنوری 2017 سے مکرم عبد الصبور صاحب خدمات بجا لا رہے تھے۔

مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے چند اہم پروگرام

اور سالانہ اجتماع

مجلس انصاراللہ اسلام آباد اپنے قیام سے لے کر اب تک ہر سال بڑے اہتمام سے اپنے سالانہ اجتماع اور دیگر بڑے پروگراموں کا انعقاد کرتی رہی ہے جن میں اکثر و بیشتر مرکز سے صدر مجلس یا ان کا کوئی نمائندہ شرکت کرتا رہا ہے ان میں سے صرف چند ایک بڑے اجتماعات اور بڑی تقاریب کو ریکارڈ پر لانا ضروری ہے۔

1987: اس سال کا دو روزہ سالانہ اجتماع 8 اور 9 اکتوبر 1987 کو منعقد ہوا مرکز سے مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مکرم مولانا عبدالوہاب صاحب مکرم مولوی محمد اسماعیل منیب صاحب اور مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب نے شرکت کی۔

1988: 8 فروری 1988 کو منعقدہ اجتماع میں مرکز سے مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب قائد تحریک جدید نے شرکت فرمائی۔

1989: اس سال جماعت احمدیہ کے قیام پر صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں 12 اور 13 اکتوبر کو منعقد ہونے والا دو روزہ تربیتی اجتماع سرفہرست ہے۔ اس اجتماع کے لئے جشن تشکر کی مناسبت سے بڑا جامع پروگرام تیار کیا گیا اور بیت الذکر کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلفائے احمدیت کے ارشادات پر مشتمل بینروں سے خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے مرکز سے محترم عبدالرشید غنی صاحب قائد مال مجلس انصاراللہ مرکزیہ محترم سید محمود احمد شاہ صاحب صدر موصیان کے علاوہ مورخ احمدیت محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب خصوصی طور پر تشریف لائے اور اپنے خطابات سے نوازا۔ دیگر مہمان مقررین میں مکرم مولانا عبدالسلام طاہر صاحب مربی سلسلہ راولپنڈی اور ماہر امراض قلب ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب

شامل تھے ان تمام بزرگان سلسلہ نے اجتماع کے مختلف سیشنز میں خطاب فرمائے۔اس موقع پر ایک دلچسپ مجلس سوال و جواب بھی منعقد ہوئی جس میں حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک حاضرین کے سوالوں کے جواب دیئے 13 اکتوبر کا جمعہ بھی حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب ہی نے پڑھایا دوروزہ سالانہ اجتماع کے شرکاء کے قیام اور طعام کا انتظام بیت الذکر میں ہی کیا گیا۔

1990: 14 کتوبر 1990 کو بعد نماز مغرب وعشاء دوروزہ سالانہ اجتماع کا آغاز ہوا ۔مرکز سے مکرم ومحترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس مرکزیہ کے علاوہ مکرم ومحترم غلام باری سیف صاحب اور مکرم محمد اسلم شاد صاحب قائد عمومی نے شرکت کی حاضری خدام وانصار لجنہ کل 450 تھی ۔اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ایک خصوصی پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔

سالانہ اجتماع کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خصوصی پیغام

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد 1990 کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے لندن سے ایک بصیرت افروز اور ولولہ انگیز پیغام ارسال فرمایا جو یہ تھا۔حضور انور کا یہ پیغام آج بھی اسلام آباد کی جماعت بالخصوص انصاراللہ کے ممبران کے لئے قابل عمل اور مشعل راہ ہے۔

میرے پیارے انصار بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی طرف سے مجھے خوشی کی خبریں پہنچتی رہتی ہیں۔اسی طرح یہ پڑھ کر بھی خوشی ہوئی کہ مجلس انصاراللہ اسلام آباد کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔اللہ کرے کہ یہ بابرکت اجتماع خدا تعالیٰ کے افضال اور برکات سے معمور ہو۔

انصاراللہ اور اسلام آباد یہ دونوں نام آپ کو آپ کے مقام اور ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے ہیں کہ آپ اسلام کی زندگی اور غلبہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے مامور کی مدد کرنے والے لوگ جس طرح مسیح موسویؑ کی آواز پر حواریوں نے نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کہا تھا اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ

نے ان کے لئے آسمان سے مائدہ اتارا تھا اسی طرح دنیا نے ایک بار پھر مسیح محمدی کے انصار کا مشاہدہ کیا اور پہلے سے زیادہ عظمت شان ایمان اور استقلال کے مشاہدے کئے اور پھر عظیم الشان آسمانی مائدوں سے یہ جماعت سرفراز کی گئی اس کے پیچھے وہ الٰہی تقدیر کارفرما ہے جس کا ذکر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ یوں فرماتے ہیں کہ

''خداوند کریم نے بار بار مجھے سمجھایا کہ ہنسی ہوگی اور ٹھٹھا ہوگا اور لعنتیں کریں گے اور بہت ستائیں گے لیکن آخر نصرتِ الٰہی تیرے شامل حال ہوگی اور خدا دشمنوں کو مغلوب اور شرمندہ کرے گا چنانچہ براہین احمدیہ میں بھی بہت سا حصہ الہامات کا انہیں پیشگوئیوں کو بتلا رہا ہے اور مکاشفات بھی یہی بتلا رہے ہیں۔ چنانچہ ایک کشف میں مَیں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ میرے سامنے آیا اور وہ کہتا ہے کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں تب میں نے اس کو کہا کہ تم کہاں سے آئے ہو تو اس نے عربی زبان میں جواب دیا اور کہا کہ جِئتُ من حضرۃ الوتر یعنی میں اس کی طرف سے آیا ہوں جو اکیلا ہے تب میں اس کو ایک طرف خلوت میں لے گیا اور میں نے کہا کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں مگر کیا تم بھی پھر گئے تو اس نے کہا کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں تب میں اس حالت سے منتقل ہو گیا۔ لیکن یہ سب امور درمیانی ہیں اور جو خاتمہ امر پر منعقد ہو چکا ہے وہ یہی ہے کہ بار بار کے الہامات اور مکاشفات سے جو ہزار ہا تک پہنچ گئے ہیں اور آفتاب کی طرح روشن ہیں خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ میں آخر کار تجھے فتح دوں گا اور ہر ایک الزام سے تیری بریت ظاہر کر دوں گا اور تجھے غلبہ ہوگا اور تیری جماعت قیامت تک اپنے مخالفوں پر غالب رہے گی اور فرمایا کہ میں زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کروں گا۔'' (انوارالاسلام صفحہ 53,52)

''اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو

عزت کیساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی ۔۔۔ دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین ر۔خ جلد 20 صفحہ 67-66)

ان الٰہی نوشتوں کے مطابق جہاں ہر طلوع ہونیوالا سورج جماعت احمدیہ کے لئے فتح و نصرت اور تائیدِ خداوندی کی نوید لاتا ہے وہاں ہم نے یہ بھی سوچنا ہے کہ ہم نے عملاً کس حد تک اس تقدیر کا ساتھ دیا جس کا اظہار خدا تعالیٰ نے بار بار عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعودؑ سے کیا۔

پس اے اسلام آباد کے انصاری الی اللہ! غلبہء دین حق کے لئے سعی کرو پھر خدا تعالیٰ کے مائدے مزید کثرت سے تم پر نازل ہوں گے اور دونوں جہان کی خوش بختیاں تمہارے اور تمہاری نسلوں کے ساتھ وابستہ ہو جائیں گی حضرت المصلح موعود کے الفاظ میں میرا پیغام یہ ہے کہ

عسر ہو یسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو — کچھ بھی ہو بند مگر دعوت اسلام نہ ہو
کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور — اے میرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو
گامزن ہو گے رہ صدق و صفا پر گر تم — کوئی مشکل نہ رہے گی جو سرانجام نہ ہو
میری تو حق میں تمہارے یہ دعا ہے پیارو — سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اس دنیا میں بھی سرخرو رہو اور آخرت میں بھی سرخرو رہو۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع

(تاریخ انصار اللہ جلد سوم صفحہ 359-361)

1991: 26 ستمبر 1991 کو سالانہ اجتماع کا آغاز بعد نماز مغرب وعشاء ہوا۔ مرکز سے صدر مجلس مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب قائد عمومی مکرم اسلم شاد صاحب منگلا اور مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب نے شرکت کی اس موقع پر دیگر پروگراموں کے علاوہ ایک نعتیہ مشاعرہ بھی ہوا جس میں مکرم عبد المنان ناہید صاحب، جنرل ریٹائرڈ محمود الحسن صاحب، مکرم اکبر حمیدی صاحب اور دیگر احمدی شعراء نے اپنا کلام پڑھ کر سنایا۔

1992: 15 اکتوبر 1992 کو سالانہ اجتماع زیر صدارت مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب منعقد ہوا۔ اجتماع میں مکرم غلام باری سیف صاحب نے بھی شرکت کی رات کو نعتیہ مشاعرہ بھی ہوا جس میں چوہدری شبیر احمد صاحب، جنرل (ر) محمود الحسن صاحب، مکرم عبد المنان ناہید صاحب، مکرم حمید المحامد صاحب اور دیگر شعراء نے اپنا کلام پڑھ کر سنایا۔

1993: سالانہ ضلعی اجتماع 21 اور 22 اکتوبر 1993 کو منعقد ہوا مرکز سے مکرم مولانا اعظم اکسیر صاحب اور مکرم مولا عبد الباسط شاہد صاحب نے اجتماع میں شرکت کی اور خطاب فرمایا

1994: 22 اور 23 ستمبر 1994 کو دوروزہ سالانہ اجتماع بیت الذکر میں منعقد ہوا مرکز سے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس کے علاوہ مکرم ومحترم مبشر احمد کاہلوں صاحب اور مکرم محمد اسلم شاد صاحب قائد تربیت نے شرکت کی۔ اس اجتماع سے مکرم ومحترم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت انگلستان نے بھی خطاب فرمایا۔

1996: 11 اکتوبر 1996 کو بعد نماز مغرب مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کے افتتاحی خطاب سے اجتماع کا آغاز ہوا اجتماع کی صدارت صدر مجلس انصار اللہ پاکستان مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے کی اور خطاب فرمایا۔ اس موقع پر ایک مجلس سوال وجواب بھی ہوئی۔

خلافت جوبلی جلسہ

2008 میں خلافت احمدیت کے قیام کو 100 سال پورے ہونے پر خلافت جوبلی کے سال 23 مارچ 2008 کو مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام یوم مسیح موعودؑ کی شاندار اور پر وقار تقریب منعقد ہوئی جس میں شرکت کے لئے مرکز سے محترم مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان اور محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد خصوصی طور پر تشریف لائے تھے جلسے میں حاضری 1200 تک پہنچی جن میں انصار، خدام اور اطفال شامل تھے۔

2011: اس سال 3 اپریل کو مجلس عاملہ انصار اللہ ضلع اسلام آباد سے صدر مجلس انصار اللہ پاکستان محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے خصوصی خطاب فرمایا آپ نے اپنے خطاب میں شوریٰ کے نام حضور انور کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا اور اس پیغام کی روح کو سمجھتے ہوئے خلافت کی اطاعت کی اہمیت واضح فرمائی آپ نے ناظر صاحب اعلیٰ کے نام حضور کا ایک خط بھی پڑھ کر سنایا جس میں حضور نے احمدی خواتین کے لئے پردہ کی اہمیت اور اس کی پابندی کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔محترم حافظ صاحب نے نمازوں کی اس کی شرائط کے ساتھ حفاظت کرنے کے بارے میں شوریٰ کی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کی بھی تلقین فرمائی۔

ریفریشر کورس 2012: مورخہ 8 جنوری کو مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام عہدیداران کے لئے ایک خصوصی ریفریشر کورس کا اہتمام کیا گیا جس میں صدر مجلس انصار اللہ پاکستان محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے خصوصی طور پر شرکت کی اور خطاب فرمایا آپ نے ہر شعبہ کا تفصیلی جائزہ لیا اور ہدایت دیں۔

ریفریشر کورس 20 جنوری 2013: مجلس انصار اللہ اسلام آباد کے زیر اہتمام منعقدہ ریفریشر کورس میں صدر مجلس انصار اللہ پاکستان محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے اپنے خطاب میں یہ

سال سیرت النبیؐ کے طور پر منانے اور حضرت اقدس مسیح موعود کی بعثت کے دو اہم مقاصد یعنی تعلق باللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ دلائی۔

دوسرا ریفریشر کورس: سال رواں کا دوسرا ریفریشر کورس مورخہ 25-10-2013 بروز جمعہ بیت الذکر میں منعقد ہوا۔ جس میں صدر مجلس انصار اللہ پاکستان مکرم ومحترم حافظ مظفر احمد صاحب نے خصوصی طور پر شرکت کی اور خطاب فرمایا۔

سالانہ اجتماع 2013: مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد کا سالانہ اجتماع 15-12-2013 کو بیت الذکر میں منعقد ہوا۔ مکرم ومحترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے اختتامی اجلاس سے خطاب فرمایا اور علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشنز لینے والے انصار میں انعامات تقسیم فرمائے۔ مرکز کی ہدایت کے تحت حاضری محدود رکھی گئی جو 139 تھی۔

ریفریشر کورس 2014: یہ ریفریشر کورس بیت الذکر کے خلیل ہال میں منعقد ہوا صدر مجلس محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے خطاب میں اس سال منعقدہ مجلس شوریٰ کی سفارشات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے شوریٰ کے نام خصوصی پیغام کے حوالے سے خصوصی ہدایات دیں۔

جلسہ یوم خلافت 2014: 21 جون 2014 کو مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد کے زیر انتظام جلسہ یوم خلافت بیت الذکر میں منعقد کیا گیا جس میں صدر مجلس محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے خصوصی شرکت کی اور خطاب فرمایا آپ نے اپنے طویل خطاب میں خلافت کی اہمیت کو واضح فرمایا آپ نے قرون اولیٰ میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور دور ثانی میں رفقائے حضرت اقدسؑ میں سے حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب کی اطاعت کے نمونے اور خلیفہ بننے سے پہلے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کی اطاعتِ امام کی ایمان افروز مثالیں پیش کر کے اپنے مضمون کی وضاحت فرمائی اور فرمایا کہ جتنی زیادہ کسی نے اطاعت کی اور قربانی کا نمونہ پیش کیا اتنا ہی اللہ تعالیٰ نے اسے نوازا۔ یہ

سب نمونے ہمارے لئے مشعل راہ ہیں جلسہ یوم خلافت کی مناسبت سے بیت الذکر کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور بینرز سے خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔قبل ازیں مکرم خالد سیف اللہ صاحب ناظم ضلع نے اپنے خطاب میں یوم خلافت کی مناسبت سے خلفائے احمدیت کے حالات زندگی اور انکے کار ناموں پر روشنی ڈالی۔

سالانہ اجتماع 2014: سالانہ اجتماع 19 اکتوبر 2014 کو بیت الذکر میں منعقد ہوا۔جس میں صدر مجلس انصاراللہ پاکستان محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے شرکت فرمائی اور خصوصی خطاب سے نوازا۔آپ نے اپنے خطاب میں تمام شعبہ جات کا جائزہ لینے کے علاوہ دعوت الی اللہ وقف عارضی حضور انور کے خطابات اور خطبات کو براہ راست سننے اور ان سے استفادہ کرنے حضور انور کی نفلی روزہ اور نوافل کی تحریکات پر عمل کرنے کی طرف خصوصی طور پر توجہ دلائی۔اس موقع پر سوال و جواب کی محفل بھی ہوئی جس میں محترم حافظ صاحب نے حاضرین کے سوالوں کے جواب دیئے۔ اس اجتماع میں مرکز کی ہدایت کے تحت حاضری کو اگرچہ محدود رکھنے کی کوشش کی گئی تھی تاہم اس کے باجود شرکاء کی تعداد 198 تھی جن میں ناظم علاقہ نائب ناظم علاقہ راولپنڈی کے علاوہ گیارہ خدام بھی شامل تھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس اجتماع کی کامیابی کی رپورٹ ملنے پر مکرم خالد سیف اللہ صاحب ناظم اعلیٰ انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے نام اپنے مبارک دستخط کے ساتھ بھیجے گئے ایک خط میں فرمایا

''اللہ تعالیٰ آپ کی کاوشوں میں برکت عطا فرمائے اور آئندہ بھی آپ کے ہر پروگرام کو کامیاب کرے''

اس اجتماع میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے علاوہ فرسٹ ایڈ ہومیوپیتھی کورس میڈیکل کیمپ میں بلڈ ٹسٹ،شوگر ٹسٹ اور دیگر بنیادی طبی معلومات کی فراہمی کی سہولت بھی فراہم کی گئی تھی۔

ریفریشر کورس 2015: سال 2015 کا پہلا ریفریشر کورس مورخہ 27 فروری 2015

بروز جمعہ بیت الذکر میں منعقد ہوا۔ مرکز سے صدر مجلس انصار اللہ پاکستان مکرم و محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے بطور خاص شرکت کی اور عہدیداران سے خطاب فرمایا محترم حافظ صاحب نے اپنے خطاب میں حضور انور کے حالیہ خطبہ جمعہ کے حوالے سے عہدیداروں بالخصوص عاملہ کے ممبران کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور نمازوں میں حاضری بڑھانے کی خصوصی طور پر مہم چلانے کی تلقین فرمائی۔

ریفریشر کورس 2016: مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام سال 2016 کا پہلا ریفریشر کورس برائے عہدیداران مورخہ 13 فروری 2016 بروز ہفتہ بعد نماز مغرب بیت الذکر میں منعقد ہوا۔ مرکز سے صدر مجلس انصار اللہ پاکستان محترم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے بطور خاص شرکت فرمائی اور خطاب کیا۔ اس ریفریشر کورس میں حاضری 130 تھی۔ محترم صدر صاحب نے ریفریشر کورس کی کامیابی پر ناظم صاحب اعلیٰ مکرم عبدالرؤف ریحان صاحب اور ان کی ٹیم کو مبارک باد دی۔ اس موقع پر روحانی خزائن جلد ۱۷ نصف دوم کے امتحان میں اسلام آباد سے تعلق رکھنے والے اول دوم اور سوم آنیوالے انصار میں صدر محترم نے مجلس انصار اللہ پاکستان اور زعامت علاقہ راولپنڈی کی طرف سے انعامات تقسیم کئے۔

مرکز کے تحت منعقدہ امتحانات اور مجلس اسلام آباد

مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد مرکز سلسلہ کے تحت منعقد ہونے والے مختلف علمی مقابلوں میں بھی نمایاں پوزیشن حاصل کرتی رہی ہے اس کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے۔

نتیجہ امتحان سہ ماہی سوم مجلس انصا اللہ پاکستان

2000۔ خصوصی گریڈ حاصل کرنے والے ناصر مکرم عبدالمنان فیاض صاحب۔

2001۔ مکرم عبدالمنان فیاض صاحب۔ مکرم ایم اے لطیف شاہد صاحب۔ مکرم رفیق احمد سعید صاحب۔

2002۔مکرم عبدالمنان فیاض صاحب ۔مکرم ایم اے لطیف شاہد صاحب ۔مکرم چوہدری مبارک علی حسنات صاحب ۔مکرم رفیق احمد سعید صاحب۔مکرم سعید احمد ریحان صاحب۔مکرم عبدالباری صاحب۔مکرم محمود احمد صاحب ۔مکرم عطاالرحمن خان صاحب۔مکرم رشید احمد صاحب۔ مکرم حمید الحامد صاحب۔مکرم محمد منظور احمد ایاز صاحب۔

2003۔مکرم عبدالمنان فیاض صاحب۔مکرم چوہدری مبارک علی حسنات صاحب۔مکرم محمد منظور احمد خان ایاز صاحب۔مکرم ایم اے لطیف شاہد صاحب۔مکرم رفیق احمد سعید صاحب۔

2006۔مکرم عبدالمنان فیاض صاحب نے سوئم پوزیشن حاصل کی۔

خصوصی گریڈ لینے والے انصار

مکرم چوہدری مبارک علی حسنات صاحب۔مکرم ایم اے لطیف شاہد صاحب مکر۔م ناصر محمود قریشی صاحب۔مکرم رفیق احمد سعید صاحب

2007۔خصوصی گریڈ لینے والے انصار ۔مکرم عبدالمنان فیاض صاحب۔مکرم ایم اے لطیف شاہد صاحب۔مکرم محمد منور ملک صاحب۔مکرم عطاالرحمن صاحب۔مکرم رفیق احمد سعید صاحب

2008۔ستمبر 2008 میں خلافت جوبلی امتحانات ہوئے جن میں اسلام آباد کے مندرجہ ذیل انصار نے خصوصی گریڈ حاصل کیا۔مکرم انتصار احمد ازکیٰ صاحب۔مکرم رفیق احمد سعید صاحب۔مکرم عطاء الرحمن صاحب۔مکرم چوہدری مبارک علی حسنات صاحب۔مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب۔مکرم حکیم سید محمد اقبال شاہد صاحب۔مکرم کوکب مقصود صاحب

2009۔اول، دوم اور سوم کے بعد اگلی دس پوزیشن حاصل کرنے والوں میں مکرم عبدالمنان فیاض صاحب شامل تھے

خصوصی گریڈ لینے والے۔مکرم میجر عبدالرزاق صاحب۔مکرم رفیق احمد سعید صاحب۔مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب مکرم خواجہ منظور صادق صاحب۔مکرم مرزا توقیر یاسین صاحب۔مکرم انتصار احمد ازکیٰ صاحب۔مکرم حمید الحامد صاحب

2010ء خصوصی گریڈ لینے والے۔مکرم عطا لرحمن خان صاحب مکرم چوہدری مبارک علی حسنات صاحب۔مکرم سید منظور احمد شاہ صاحب۔مکرم شریف احمد صاحب۔مکرم وسیم احمد طارق صاحب۔مکرم خواجہ منظور صادق صاحب۔مکرم مرزا توقیر یاسین صاحب۔مکرم ایم اے لطیف شاہد صاحب۔مکرم عبدالمنان فیاض صاحب۔مکرم عابد لطیف صاحب

مقابلہ جات آل پاکستان علمی ریلی ربوہ

2011ء مرکز میں منعقدہ علمی ریلی میں مقابلہ نظم میں اسلام آباد کے مکرم کیپٹن منور احمد صاحب نے سوم پوزیشن حاصل کی

2012ء آل پاکستان علمی ریلی کے بیت بازی کے مقابلوں میں مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب اور مکرم حافظ مسعود اقبال صاحب نے دوم پوزیشن حاصل کی۔جبکہ مقابلہ تلاوت قرآن کریم میں مکرم معید حامد صاحب سوم رہے۔

2013ء آل پاکستان علمی ریلی میں بیت بازی کے مقابلہ میں مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب اور مکرم حافظ عبدالحمید صاحب کو حوصلہ افزائی کا انعام ملا۔

2014ء آل پاکستان علمی ریلی میں مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب اور مکرم محمد اشرف عامر صاحب نے بیت بازی میں سوئم پوزیشن حاصل کی۔جبکہ مبارک احمد بھٹی صاحب نے حفظ قرآن میں بھی تیسری پوزیشن حاصل کی

2015ء آل پاکستان سالانہ عملی ریلی منعقدہ 25-24 اپریل 2015 میں ضلع اسلام آباد کی طرف سے چھ رکنی ٹیم نے تمام مقابلہ جات میں حصہ لیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے درج ذیل انعامات حاصل کئے۔ بیت بازی میں مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب اور مکرم خلیل احمد طاہر صاحب اور دینی معلومات میں مکرم محمد عامر اشرف صاحب اور مکرم حافظ عبدالحمید صاحب اور فی البدیہہ تقریری مقابلہ معیار اول میں مکرم آفتاب احمد جمال صاحب نے حوصلہ افزائی کا انعام حاصل کیا۔

روحانی خزائن کے امتحانات

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کے تحت مجلس شوریٰ کے فیصلہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف کتب کا جو امتحان سال میں دو بار لیا جاتا ہے ان امتحانات میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد اب تک نمایاں پوزیشن لیتی آرہی ہے۔گزشتہ چند برسوں کے امتحانی نتائج پیش خدمت ہیں

2010۔ 100میں سے 98 نمبر لے کر اول پوزیشن حاصل کرنے والوں میں مکرم عبدالمنان فیاض صاحب۔ شامل تھے جبکہ کرنل (ریٹائرڈ) بشارت احمد سیٹھی صاحب نے دوسری اور طارق احمد اعوان صاحب نے سوم پوزیشن حاصل کی۔

2011۔پہلی پوزیشن مکرم عبدالمنان فیاض صاحب جبکہ مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب نے تیسری پوزیشن لی۔

2012۔ براہین احمد حصہ پنجم کے امتحان میں مکرم عبدالمنان فیاض صاحب اور مکرم انتصار احمد ازکیٰ صاحب اور مکرم خالد سیف اللہ صاحب نے اول مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب نے دوسری جبکہ مکرم ایم اے لطیف شاہد صاحب مکرم قاضی محمد اجمل صاحب۔مکرم شریف احمد صاحب اور مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب مکرم میجر (ریٹائرڈ) عبدالرزاق صاحب نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

2013۔روحانی خزائن جلد 20 نصف اول میں مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب۔مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب۔مکرم عبدالمنان فیاض صاحب نے پہلی پوزیشن جبکہ ایم اے لطیف شاہد صاحب۔قاضی محمد اجمل صاحب اور مکرم خالد سیف اللہ صاحب نے سوم پوزیشن حاصل کی۔اسی سال روحانی خزائن جلد 20 کے نصف آخر کا امتحان بھی ہوا جس میں اسلام آباد کے مکرم ایم اے لطیف شاہد صاحب۔مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب اور مکرم عبدالمنان فیاض صاحب نے اول پوزیشن جبکہ مکرم انتصار احمد ازکیٰ صاحب اور مکرم میجر عبدالرزاق صاحب نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔

اس سے قبل روحانی خزائن جلد 1 مکمل کتاب کے امتحان میں مکرم عبدالمنان فیاض صاحب

اول ۔مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب اور مکرم محمد یوسف بقا پوری صاحب نے دوم پوزیشن حاصل کی جبکہ پیر شبیر احمد صاحب اور مکرم خالد سیف اللہ خان صاحب نے سوم پوزیشن حاصل کیں ۔

2014 ۔روحانی خزائن جلد نمبر 18 نصف اول کے امتحان میں مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب مکرم عبدالباسط بھٹی صاحب مکرم عبدالمنان فیاض صاحب نے پہلی پوزیشن جبکہ مکرم خواجہ منظور صادق صاحب ۔مکرم خالد سیف اللہ صاحب اور مکرم محمد یوسف بقا پوری صاحب نے دوسری پوزیشن حاصل کی ۔اسی سال روحانی خزائن کے جلد نمبر 18 نصف دوم کے امتحان میں مکرم خواجہ منظور صادق اور مکرم عبدالمنان فیاض صاحب نے اول اور مکرم محمد اشرف عامر صاحب نے دوم پوزیشن حاصل کیں ۔اور کتاب فائنل امتحان میں مکرم خواجہ منظور صادق صاحب ،مکرم مرزا ناصر محمود صاحب ،مکرم عبدالباسط بھٹی صاحب ،مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب ،مکرم عبدالمنان فیاض صاحب اور مکرم پیر شبیر احمد صاحب نے اول جبکہ مکرم خالد سیف اللہ صاحب دوئم اور مکرم محمد یوسف بقا پوری صاحب نے تیسری پوزیشن حاصل کی ۔

2015 ۔نتیجہ امتحان روحانی خزائن جلد 17 نصف دوم میں ضلع اسلام آباد سے مجموعی طور پر 268 انصار نے حصہ لیا جن میں سے سات نے اول چار نے دوم اور ایک نے سوم پوزیشن حاصل کی ۔اول آنے والے انصار میں مکرم خواجہ منظور صادق صاحب ،مکرم پیر شبیر احمد صاحب ،مکرم انتصار احمد اذکیٰ صاحب ،مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب ،مکرم عبدالباسط بھٹی صاحب ،مکرم مرزا ناصر محمود صاحب اور مکرم میجر عبدالرزاق صاحب شامل تھے ۔جبکہ دوم پوزیشن حاصل کرنے والوں میں مکرم مبارک احمد خاکی صاحب مکرم محمد یوسف بقا پوری صاحب ،مکرم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب ، اور مکرم عبدالکریم جاوید صاحب شامل تھے ،سوم پوزیشن مکرم خالد سیف اللہ صاحب نے حاصل کی ۔

2016 ۔فائنل پرچہ روحانی خزائن جلد 17 اس امتحان میں ضلع اسلام آباد سے 251 انصار نے شرکت کی جن میں سے چھ نے اول تین نے دوم اور ایک نے سوم پوزیشن حاصل کی ۔اول پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار میں مکرم خواجہ منظور صادق صاحب ،مکرم مبارک احمد بھٹی

صاحب، مکرم عبدالرؤف ریحان صاحب، مکرم مرزا ناصر محمود صاحب، مکرم پیر شبیر احمد صاحب اور مکرم میجر عبدالرزاق صاحب شامل تھے۔ جبکہ دوسری پوزیشنز حاصل کرنے والوں میں مکرم مبارک احمد خاکی صاحب، مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب، اور مکرم محمد اشرف عامر صاحب شامل تھے، تیسری پوزیشن مکرم خالد سیف اللہ صاحب نے حاصل کی۔

جلد 16 نصف اول کا امتحان منعقدہ 2016۔ نظارت اصلاح وارشاد کے زیر اہتمام روحانی خزائن جلد 16 نصف اول کے امتحان کے نتائج کے مطابق اسلام آباد کے 12 انصار نے پوزیشنز حاصل کیں۔ جن میں 6 نے اول ایک نے دوم اور 5 نے سوم پوزیشنز حاصل کیں۔

اول پوزیشن حاصل کرنے والے:۔ مکرم پیر شبیر احمد صاحب، مکرم عبدالباسط بھٹی صاحب، مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب، مکرم مرزا ناصر محمود صاحب، مکرم انتصار احمد ذکی صاحب اور مکرم خالد سیف اللہ صاحب۔ دوم مکرم میجر عبدالرزاق صاحب، سوم مکرم خواجہ منظور صادق صاحب، مکرم سعید احمد ریحان صاحب، مکرم بابر خورشید جہانگیری صاحب، مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب، مکرم عبدالمنان فیاض صاحب۔

2015۔ جلسہ یوم خلافت اور ڈائمنڈ جوبلی

مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے کے زیر اہتمام مورخہ 27 مئی 2015 کو بعد نماز عصر بیت الذکر میں جلسہ یوم خلافت اور ڈائمنڈ جوبلی منعقد ہوا۔ جس میں خدام اور لجنہ نے بھی خصوصی طور پر شرکت کی۔ کل حاضری 536 رہی۔ اس جلسہ سے مکرم ومحترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے خصوصی طور پر شرکت فرمائی اور خطاب کیا۔ دیگر مقررین میں مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی ضلع اور مکرم عبدالمنان فیاض صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ اسلام آباد شامل تھے۔ مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر جماعت احمدیہ، مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر، مکرم پیر شبیر احمد صاحب نائب امیر اور مکرم ومحترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے بھی جلسہ میں شرکت فرمائی جبکہ مکرم ومحترم خالد سیف اللہ ناظم اعلیٰ ضلع نے خیر مقدمی کلمات پیش

کئے ۔جلسہ کے اختتام پر تمام شرکاء میں شیرینی تقسیم کی گئی ۔مکرم ومحترم سلطان محمود انور صاحب نے جلسہ کے لئے نمایاں خدمات بجالانے والے منتظمین میں انعامات تقسیم کئے۔

سترہویں آل پاکستان سپورٹس ریلی مجلس انصاراللہ پاکستان

منعقدہ 8 تا 10 اکتوبر 2015

اس تین روزہ ریلی میں اسلام آباد سے سات انصار نے شرکت کی ۔ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں

مکرم خالد سیف اللہ صاحب — مکرم آفتاب احمد جمال صاحب

مکرم بشارت احمد پرویز صاحب — مکرم چوہدری انتصار احمد صاحب

مکرم محمد انور ورک صاحب — مکرم انتصار احمد اذکی صاحب

مکرم نور احمد ثاقب صاحب

اسلام آباد نے اس ریلی میں چار انعام حاصل کئے جن کی تفصیل یہ ہے۔

ٹیبل ٹینس۔مکرم خالد سیف اللہ صاحب (حوصلہ افزائی)

باسکٹ بال۔ نمائشی مکرم خالد سیف اللہ صاحب

رسہ کشی۔مکرم خالد سیف اللہ صاحب اور مکرم آفتاب احمد جمال صاحب

مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام مجلس سوال وجواب

مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام مورخہ 19 اپریل 2016 بروز منگل بعد نماز مغرب انتہائی ایمان افروز اور دلچسپ مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی ۔جس میں مکرم ومحترم مولانا مبشر

احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ مہمان خصوصی تھے۔اس بابرکت تقریب میں انصار کے علاوہ خدام کو بھی محدود تعداد میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی ۔ پروگرام کا آغاز بیت الذکر اسلام آباد میں نماز مغرب وعشاء کے بعد ہوا۔سٹیج پر صدر اجلاس مکرم ومحترم مولانا مبشر احمد کاہلوں کے ساتھ مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر ضلع اور مکرم ومحترم عبدالرؤف ریحان صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع تشریف فرما تھے۔تلاوت قرآن مجید وترجمہ مکرم محمد اشرف عامر صاحب نے پیش کیا جس کے بعد مکرم ناظم صاحب اعلیٰ انصاراللہ ضلع نے پروگرام کے تعارف کے طور پر مختصر خطاب کیا۔

آپ نے اس موقع پر مجلس شوریٰ پاکستان 2016 کے نام بھجوائے گئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خصوصی پیغام میں سے بعض اقتباس پڑھ کر سنائے۔جس میں حضور انور نے احباب جماعت کو انکی ذمہ داریوں کی طرف خصوصی طور پر توجہ دلائی تھی۔محترم ناظم اعلیٰ صاحب کے بعد ٹھیک ساڑھے سات بجے سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا۔مکرم ومحترم مبشر احمد کاہلوں صاحب نے ہر سوال کا جواب پوری تفصیل کے ساتھ دیا۔حاضرین نے تقریباً دو گھنٹے سے زائد وقت تک اس پروگرام کو انتہائی دلچسپی اور مکمل انہماک سے سنا۔آخر میں محترم امیر صاحب نے اظہار تشکر کے طور پر اپنے مختصر خطاب میں مکرم ومحترم کاہلوں صاحب کا اس پروگرام کو کامیاب بنانے پر خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا۔اس کے بعد مکرم ومحترم مبشر احمد کاہلوں صاحب نے دعا کرائی۔ پروگرام کے آخر میں تمام حاضرین کی پر تکلف کھانے سے تواضع کی گئی اور یوں یہ بابرکت تقریب رات ساڑھے دس بجے کے قریب اختتام پذیر ہوئی۔تقریب میں حاضری 299 تھی جس کی تفصیل ہے ۔انصار 176،خدام 108،اطفال 15

مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام علمی ریلی 2016 کا انعقاد

مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام مورخہ 17 جولائی 2016 بروز اتوار بیت الذکر میں علمی ریلی منعقد کی گئی۔ ریلی کا آغاز مکرم ومحترم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب ناظم اعلیٰ ضلع نے دعا کے ساتھ کیا۔مکرم مدثر الزمان چانڈیو صاحب ناظم تعلیم ضلع نے علمی ریلی کے پروگراموں کی تفصیل اور

مقابلوں کے طریق کار کے بارے میں بتایا۔ بعد ازاں مکرم خواجہ منظور صادق صاحب نائب ناظم اعلیٰ ضلع کی زیر صدارت مختلف علمی مقابلہ جات کرائے گئے جن کے دوران منصفین کے فرائض مکرم عدنان احمد گل صاحب مربی سلسلہ اور مکرم بلال احمد صاب مربی سلسلہ نے انجام دیئے۔ علمی ریلی صبح دس بجے سے پونے دو بجے تک جاری رہی جس کے بعد نماز ظہر وعصر ادا کی گئی۔ بعد ازاں تمام حاضرین کو جن کی تعداد 70 کے قریب تھی ریفرشمنٹ پیش کی گئی۔ علمی ریلی میں جو مقابلے کرائے گئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ا۔ مقابلہ تلاوت قرآن مجید۔ اس مقابلے میں کل 27 انصار نے حصہ لیا منصفین کے فیصلہ کے مطابق مکرم نور احمد ثاقب صاحب نے اول، مکرم محمد اشرف عامر صاحب نے دوم اور مکرم خلیل احمد طاہر صاحب نے سوم پوزیشن حاصل کی۔

مقابلہ نظم۔ اس مقابلہ میں کل 23 انصار نے حصہ لیا۔ مکرم کمانڈر ناصر محمود قریشی صاحب اور مکرم محمد احسان فرخ صاحب نے اول مکرم نور احمد ثاقب صاحب اور مکرم مرزا طاہر احمد صاحب نے دوم اور مکرم نصر اللہ ناصر صاحب، مکرم ظفر محمود اور مکرم شیخ نصیر الدین صاحب نے سوم پوزیشن حاصل کی۔

مقابلہ تقریر معیار خاص۔ اس مقابلہ میں 7 انصار شامل ہوئے منصفین کے فیصلہ کے مطابق مکرم مرزا طاہر احمد صاحب نے اول اور مکرم ظفر محمود صاحب اور مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب نے دوم اور مکرم طاہر احمد ڈھنڈسہ صاحب نے سوم پوزیشن حاصل کی۔

مقابلہ تقریر معیار عام۔ اس مقابلہ میں کل 5 انصار نے حصہ لیا۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق مکرم ظفر محمود صاحب اول مکرم نور احمد ثاقب صاحب دوم اور مکرم عبد الوہاب فیضی صاحب نے سوم پوزیشن حاصل کی۔

مقابلہ تقریر فی البدیہہ اردو۔ اس مقابلہ میں کل پانچ انصار نے حصہ لیا مکرم مرزا طاہر احمد صاحب نے اول مکرم سفیر احمد خان صاحب نے دوم اور مکرم حبیب اللہ صاحب نے سوم پوزیشن

حاصل کی۔

مقابلہ حفظ قرآن۔اس مقابلہ کے لئے قرآن مجید کے تیسرے پارے کا نصف اول نصاب مقرر تھا جو مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب نے بلا مقابلہ جیت لیا۔

مقابلہ بیت بازی۔یہ دلچسپ مقابلہ مجلس شرقی ،مجلس وسطی اور مجلس جنوبی کی تین ٹیموں کے درمیان تھا جو مجلس شرقی کی ٹیم نے جو مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب اور مکرم ملک ناصر احمد صاحب پر مشتمل تھی نے جیت لیا۔

مقابلہ پرچہ قرآن کریم۔اس پرچہ میں 49 انصار نے حصہ لیا۔اول پوزیشن مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب نے حاصل کی۔مکرم ماسٹر محمد افضل صاحب دوم آئے اور مکرم سعید احمد ریحان صاحب نے سوم پوزیشن حاصل کی۔

پرچہ روحانی خزائن جلد 17۔اس مقابلہ میں 48 انصار نے حصہ لیا۔پوزیشن کی ترتیب کچھ اس طرح ہے مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب اول ،مکرم میر مبشر احمد صاحب دوم اور مکرم خالد محمود صاحب سوم آئے۔

مقابلہ پرچہ دینی معلومات۔اس مقابلہ میں کل 52 انصار نے حصہ لیا۔اول مکرم سعید احمد ریحان صاحب،دوم مکرم امتیاز احمد قمر صاحب اور سوم مکرم انعام اختر صاحب آئے۔

عید ملن پارٹی/ تقسیم انعامات

مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام مورخہ 6 اگست 2016 بروز ہفتہ بعد نماز مغرب بیت الذکر کے صحن میں عید ملن پارٹی ہوئی جس میں مکرم و محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر شہر و ضلع مہمان خصوصی تھے۔اس موقع پر تقسیم انعامات کی تقریب بھی ہوئی جس میں علمی ریلی منعقدہ 17 جولائی 2016 میں مختلف مقابلوں میں نمایاں پوزیشنز لینے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے

گئے ۔محترم امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے عیدملن پارٹی اور تقسیم انعامات کی یہ خصوصی تقریب نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد تقریباً آٹھ بجے رات مکرم ومحترم امیر صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم بشیر احمد قمر صاحب نے کی۔ بعدازاں تمام حاضرین نے جن میں انصاراللہ شہر وضلع کے عہدیدار اور علمی ریلی کے مقابلوں میں انعامات کے مستحق قرار دیئے گئے تمام انصار شامل تھے مکرم ومحترم فہیم الدین ارشد صاحب کی اقتداء میں انصار اللہ کا عہد دہرایا۔اس کے بعد مکرم کمانڈر ناصر محمود قریشی صاحب نے درثمین سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں سے چند اشعار ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنائے بعدازاں مکرم ومحترم عبدالرؤف ریحان صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع اسلام آباد نے اپنے مختصر خطاب میں مجلس شوریٰ پاکستان 2016 کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خصوصی پیغام کی روشنی میں انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔جن میں بالخصوص نماز باجماعت کی ادائیگی ،اولاد کی تربیت اور خلافت سے کامل وفا اور اطاعت کا تعلق رکھنا شامل ہے۔آپ کے بعد مکرم فہیم الدین ارشد ناظم علاقہ انصار اللہ نے اپنے خطاب میں نظام وصیت کے بارے میں ۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے''رسالہ الوصیت''میں سے بعض اقتباس پڑھ کر سنائے اور احباب جماعت بالخصوص انصار اور عہدیداروں کو اس بابرکت تحریک میں شامل ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح کی خواہش اور توقعات کو پورا کرنے کی تلقین فرمائی۔

بعدازاں محترم امیر صاحب نے پروگرام کے مطابق علمی ریلی کے مختلف مقابلوں میں پوزیشنز لینے والے اور ریلی کے انتظامات میں حصہ لینے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے۔اس موقع پر محترم ناظم صاحب اعلیٰ ضلع کی طرف سے مکرم ومحترم امیر صاحب اور مکرم ومحترم ناظم صاحب علاقہ کو بھی خصوصی شیلڈز دی گئیں۔تقسیم انعامات کے بعد مکرم ومحترم امیر صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں عیدملن پارٹی میں مدعو کرنے پر مکرم ناظم صاحب اعلیٰ ضلع کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ ابھی ہم نے جو عہد دوہرایا ہے اس میں ہم نے بالخصوص دو باتوں کا عہد کیا ہے اول اپنی اولاد کی حفاظت اور دوم خلافت

سے وابستہ رہنے کا عہد۔ ہمیں اپنے اس عہد پر قائم رہتے ہوئے ان مقاصد کے حصول کی ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہیے۔ محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ اپنی اور اپنی اولاد کی تربیت کے لئے سب سے اول اور مقدم چیز نماز باجماعت کی ادائیگی ہے جس کی طرف خلیفہ وقت بار بار اور مسلسل توجہ دلا رہے ہیں صرف خود نماز پڑھنا کافی نہیں بلکہ گھر کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے ہر ناصر کو اس بات کی نگرانی کرنی چاہیے کہ گھر کا ہر فرد نماز کا پابند ہو، نماز سنٹرز کو آباد کیا جائے اور نمازوں میں خدام اور اطفال کی حاضری یقینی بنائی جائے۔ محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ حضور انور کی دوسری تحریک ہفتہ وار نفلی روزہ رکھنے کی ہے اس میں بالخصوص خدام میں بہت کمی ہے جبکہ لجنہ سب سے آگے ہے انصار کو اپنے بڑھاپے یا بیماری کے باعث نفلی روزہ رکھنے میں مجبوری ہو سکتی ہے۔ وہ بے شک خود روزہ نہ رکھیں مگر اپنے گھروں میں بیوی بچوں کو سحری کے وقت جگائیں اور ان سے روزہ رکھوائیں خود نفل پڑھیں اور دعائیں کریں۔ محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ تیسری بات اس سال 15 جولائی کا حضور کا خطبہ جمعہ ہے جس میں حضور انور نے عہدیداروں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے۔ ہم نے جماعتی طور پر 20 جولائی کی بیت الذکر میں یہ خطبہ تمام عہدیداروں کو دوبارہ سنانے کا بھی اہتمام کیا تھا آپ نے فرمایا کہ جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں کے پاس عہدے ایک امانت ہیں انہیں اس امانت کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ محترم امیر صاحب نے بتایا کہ چوتھی اور آخری بات جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ 12 سے 14 اگست تک جلسہ سالانہ انگلستان منعقد ہو رہا ہے۔ خلفیہ وقت کی موجودگی کے باعث یہ جلسہ ایک عالمی حیثیت رکھتا ہے اس میں حضور کے خطابات کے علاوہ دنیا بھر سے مقررین پوری تیاری کے ساتھ آکر خطاب کرتے ہیں لہذا اس جلسہ کی برکات سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے۔

گھروں میں جلسہ کے تمام پروگرام سننے کا اہتمام کیا جائے سب ناصر خدام عورتیں بچے جلسہ کی تقاریر سنیں اور گھروں میں جلسہ سالانہ کا سماں پیدا کیا جائے یہ تربیت کا بہت اچھا موقع ہے۔ اپنے خطاب کے آخر میں محترم امیر صاحب نے ایک بار پھر اس خصوصی تقریب میں مدعو کرنے پر ناظم

صاحب اعلیٰ انصاراللہ ضلع کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد آپ نے دعا کرائی۔ بعدازاں تمام حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا اور یوں یہ بابرکت تقریب رات ساڑھے نو بجے کے قریب اختتام پذیر ہوئی یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس تقریب میں مربی صاحب ضلع کے علاوہ شہر و ضلع میں تعینات دیگر مربیان کرام اور ناظم علاقہ راولپنڈی اور انکی عاملہ کے ممبران بھی مدعو تھے۔

صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کا دورہ اسلام آباد اور عہدیداروں سے خطاب

صدر مجلس انصاراللہ پاکستان مکرم و محترم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے مورخہ 10 ستمبر 2016 بروز ہفتہ بعد نماز مغرب بیت الذکر میں مجلس انصار اللہ علاقہ راولپنڈی کے زیر اہتمام منعقدہ عہدیداروں کے ایک اجلاس کی صدارت کی اور خطاب فرمایا۔اس مقصد کے لئے آپ کوئٹہ سے آج ہی براہ راست اسلام آباد تشریف لائے تھے۔ اس اجلاس میں اسلام آباد اور راولپنڈی کے علاوہ اسلام آباد کی ضلعی جماعتوں کے انصاراللہ کے عہدیداراوں نے شرکت کی اور حاضری 70 تھی۔ اجلاس کی کارروائی نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد سوا سات بجے شروع ہوئی سٹیج پر صدر اجلاس کے ساتھ ناظم اعلیٰ علاقہ مکرم و محترم فہیم الدین ارشد صاحب ناظم اعلیٰ ضلع اسلام آباد مکرم و محترم عبدالرؤف ریحان صاحب اور ناظم اعلیٰ ضلع راولپنڈی مکرم و محترم کرنل مشہود احمد صاحب تشریف فرما تھے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم نور احمد ثاقب صاحب نے کی۔ بعدازاں تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر صدر اجلاس کی قیادت میں انصاراللہ کا عہد دہرایا۔اس کے بعد مکرم و محترم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ انصار اللہ کا سال یکم جنوری سے شروع ہو کر دسمبر میں ختم ہوتا ہے اس طرح یہ سال کا نواں مہینہ جارہا ہے جس کے بعد ہم سال کی آخری سہ ماہی میں داخل ہوجائیں گے۔نومبر دسمبر کے مہینوں میں شوریٰ اور جلسہ

قادیان جیسے بڑے بڑے Events ہوتے ہیں جن کے باعث مجالس کو کام کے لئے بہت کم وقت ملتا ہے اس لئے اچھی اور فعال مجالس اپنے اہداف کو 30 اکتوبر تک مکمل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ جو تھوڑی بہت کمی رہ جاتی ہے وہ اگلے دو ماہ میں پوری کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

مکرم ومحترم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ انہیں حضور انور کی خصوصی شفقت اور نوازش کے طفیل اس سال جلسہ سالانہ انگلستان میں شرکت کرنے اور جلسہ سے ’’شہدائے احمدیت کی ایمان افروز داستانیں‘‘ کے موضوع پر خطاب کرنے کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ انصار اللہ پاکستان کو یہ بھی ایک اعزاز ملا کہ حضور انور کی منظوری سے خاکسار کو عالمی بیعت کے موقع پر پاکستان کی نمائندگی کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے جلسہ Uk کے ایمان افروز تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جلسہ کے روحانی ماحول اور سرور کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں تاہم جلسہ کے بہترین انتظامات اور دن رات خدمت بجالانے والے کارکنوں کے جوش وجذبے کو دیکھ کر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ ہم سے بہت آگے نکل چکے ہیں اور ہم بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ محترم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے جلسہ میں شرکت کے لئے باہر سے آنے والے مہمانوں کے استقبال سے لے کر انہیں ان کی قیام گاہوں تک پہنچانے اور پھر دوران قیام ان کی تمام ضروریات کا دل وجان سے خیال رکھنے کے سلسلہ میں کارکنان کی کوششوں اور بے لوث خدمات کا تفصیل سے ذکر کیا اور فرمایا کہ انگلستان میں میرا تقریباً ایک ماہ قیام رہا اس تمام عرصہ میں، میں نے مہمانوں کی خدمت پر ماموراطفال اور خدام میں جو بشاشت اور اپنے فرض منصبی سے لگن کا جوشوق وجذبہ دیکھا وہ ناقابل بیان ہے۔ کارکنوں کے اس بے مثال جذبہ خدمت کا باہر سے آنے والے بعض غیر از جماعت ممبران پارلیمنٹ اور دیگر مہمانوں نے بھی اعتراف کیا ہے اور برملا کہا ہے کہ انہوں نے آج تک کہیں بھی اتنی منظم مذہبی جماعت نہیں دیکھی۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ہمیں من حیث الجماعت اپنے کاموں میں خدمت کا یہی جذبہ پیدا کرنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا کہ جلسہ کی روحانی برکات سے فائدہ اٹھانے اور جماعت کو حاصل ہونے والی عظیم ترقیات کو بچشم خود دیکھنے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو Uk یا جرمنی کے جلسوں میں شرکت کی ضرور

کوشش کرنی چاہیے۔

صدر محترم نے اپنے خطاب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور نے اس ملاقات میں جو ہدایات اور اہم پیغام دیا ہے میں وہ تمام انصار بھائیوں بالخصوص عہدیداروں تک پہنچانا چاہتا ہوں اور میرے آج کے دورے کا یہی مقصد ہے۔ آپ نے کہا کہ حضور نے اس بات پر فکرمندی ظاہر فرمائی ہے کہ تعلیم و تربیت میں کمی کے باعث جماعت میں مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ رشتے ٹوٹ رہے ہیں۔ خاندان بکھر رہے ہیں اور یہ سب باتیں ہمارے لئے تشویش کا باعث ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تعلیم و تربیت کے شعبہ میں پائی جانے والی کمی دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ عہدیداران اور والدین خود بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب باقاعدگی سے پڑھیں اور بچوں میں بھی اس کی عادت ڈالیں۔ صدر محترم نے اطفال الاحمدیہ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی تنظیموں کو اپنے اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے باجماعت نمازوں کی ادائیگی قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کرنے نماز اور قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے اور اپنے علم میں حتی المقدور اضافہ کرنے کی مسلسل کوشش کرتے رہنا چاہیے۔ ہر ناصر کم از کم دو رکوع روزانہ تلاوت کرے اور ان کا ترجمہ بھی پڑھے کم از کم ایک آیت کا روزانہ ترجمہ یاد کرے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے اس بات پر افسوس اور دکھ کا اظہار فرمایا کہ بے شمار احمدی گھرانوں میں صبح تلاوت نہیں ہوتی۔ بچے قرآن مجید نہیں پڑھتے۔ ماں باپ کو ان کی دنیاوی تعلیم اور انکی ٹیوشن کی تو فکر ہوتی ہے مگر اس بات کی کوئی فکر نہیں ہوتی کہ انکے بچے قرآن نہیں پڑھ رہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر جماعتی اور تنظیمی عہدیدار کو اس طرف خصوصی توجہ کرنی چاہئے۔ اسی طرح ہر عہدیدار کم از کم ایک نماز روزانہ بیت الذکر یا قریبی نماز سنٹر میں ضرور پڑھے اور بچوں کو بھی ساتھ لے جائے۔ اگر نماز سنٹر دور ہے تو فجر اور عشاء کی نمازیں گھر میں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔

صدر محترم نے فرمایا کہ حضور انور نے تربیت اولاد کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے۔ بچے کی تربیت ماں کی گود سے شروع ہوتی ہے اگر بچپن میں انکی تربیت کی کوشش نہ کی جائے اور لاپرواہی

برتی جائے تو بچے بگڑ جاتے ہیں اور بگڑے ہوئے بچے نہ ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنتے ہیں نہ جماعت کے کسی کام آتے ہیں اس لئے والدین بچوں کی شروع ہی سے بہت پیار و محبت سے اور انہیں دوست بنا کر تربیت کریں۔ اور ان کے لئے خود نمونہ بنیں۔

اسی طرح والدین شادی شدہ بچوں کے معاملات میں بے جا مداخلت نہ کریں۔ اس سے گھروں کا سکون برباد ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اپنی اور بچوں کی تربیت کے لئے تقویٰ دعا صبر اور حوصلہ کی ضرورت ہے۔

صدر محترم نے اپنے خطاب میں وقف عارضی، دعوت الی اللہ، چندوں کی ادائیگی، نظام وصیت میں زیادہ سے زیادہ انصار کو شامل کرنے اور انصار میں سائیکلنگ کو فروغ دینے سمیت متعدد دیگر امور کی طرف بھی توجہ دلائی اور اس بارے میں اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے مجالس میں پائی جانے والی کمزوریوں کی نشاندہی کی۔ آپ کا یہ خطاب تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہنے کے بعد 9 بجے رات دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ جس کے بعد تمام حاضرین کو عشائیہ پیش کیا گیا۔ بعد ازاں محترم ڈاکٹر صاحب رات ساڑھے دس بجے ربوہ واپس تشریف لے گئے۔

مرکز میں منعقدہ سالانہ علمی ریلی 2016 میں شرکت

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر اہتمام مورخہ 4,5 اور 6 نومبر 2016 (جمعہ، ہفتہ، اتوار) کو مرکز سلسلہ ربوہ میں سالانہ علمی ریلی منعقد ہوئی۔ جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد نے بھرپور نمائندگی کی اسلام آباد شہر اور ضلع کی تیرہ مجالس کے 16 نمائندگان نے مکرم خواجہ منظور صادق صاحب نائب ناظم اعلیٰ ضلع کی قیادت میں ریلی میں شرکت کی اور علمی ریلی کے تمام مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بیت بازی کے مقابلہ میں اسلام آباد کی ٹیم نے جو مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب اور مکرم خلیل احمد طاہر صاحب پر مشتمل تھی بارہ اضلاع کی ٹیموں میں ہونے والے سخت اور دلچسپ مقابلہ کے بعد سوم پوزیشن حاصل کی۔ جبکہ ربوہ کی ٹیم اول اور لاہور

کی ٹیم دوم قرار پائی۔

علمی ریلی میں شرکت کرنے والے انصار۔ مکرم خواجہ منظور صادق صاحب، مکرم مدثر احمد چانڈیو صاحب، مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب، مکرم شیخ محمد انور صاحب، مکرم خلیل احمد طاہر صاحب، مکرم مجد الدین مجد صاحب، مکرم قاضی محمد اجمل صاحب، مکرم نور احمد ثاقب صاحب، مکرم سعید احمد ریحان صاحب، مکرم عبدالوہاب فیضی صاحب، مکرم ظفر محمود احمد صاحب، مکرم احمد حسان فرخ صاحب، مکرم کمانڈر ناصر محمود قریشی صاحب، مکرم کیپٹن (ر) منور احمد صاحب، مکرم میر مبشر احمد صاحب، اور مکرم محمد انعام اختر صاحب

مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام

سالانہ تربیتی کلاس کا انعقاد

مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام سالانہ تربیتی کلاس مورخہ 11 دسمبر 2016 بروز اتوار بیت الذکر میں منعقد ہوئی۔ جس میں مرکز سے صدر مجلس انصار اللہ پاکستان مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی اور خطاب فرمایا۔ اس موقع پر بیت الذکر کے مین ہال کو چھوٹے بڑے سائز کے متعدد بینرز کے ساتھ خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ تربیتی کلاس کے لئے گذشتہ تقریباً دو ماہ سے تیاریاں جاری تھیں اور مختلف شعبوں میں اس کے متفرق انتظامات کو احسن رنگ میں پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ناظم اعلیٰ ضلع مکرم ومحترم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب کی زیر نگرانی متعدد کمیٹیاں کام کر رہی تھیں۔ ملک کے حالات اور سیکیورٹی خدشات کے پیش نظر مرکز کی طرف سے محدود تعداد میں انصار کی شرکت کے ساتھ تربیتی کلاس منعقد کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔

پروگرام کے مطابق صبح 9 بجے تربیتی کلاس میں شرکت کے لئے آنے والے انصار اور دیگر

مہمانوں کی رجسٹریشن شروع ہوئی جس کے لئے بیت الذکر کے احاطہ میں خصوصی ڈیسک قائم کیا گیا تھا۔

تقریباً پونے گیارہ بجے مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر شہر وضلع اسلام آباد کی زیر صدارت تربیتی کلاس کے پہلے سیشن کی کارروائی شروع ہوئی۔ سٹیج پر محترم امیر صاحب کے دائیں جانب مکرم ومحترم مرزا ناصر محمود صاحب مربی ضلع اور بائیں جانب مکرم ومحترم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب ناظم اعلیٰ انصاراللہ ضلع تشریف فرما تھے کارروائی کا باضابطہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد اشرف عامر صاحب نے کی جس کے بعد مکرم ناظم صاحب اعلیٰ انصاراللہ ضلع کی قیادت میں تمام حاضرین نے انصاراللہ کا عہد دہرایا۔

بعدازاں مکرم احمد حسان فرخ صاحب نے درثمین سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام کے چند اشعار پڑھ کر سنائے جس کے بعد مکرم ناظم صاحب اعلیٰ ضلع نے تربیتی کلاس کے انعقاد کے حوالے سے چند تعارفی کلمات ادا کئے اور بتایا کہ ایسی تربیتی کلاسز منعقد کرنیکا مقصد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منشاء اور خواہش کے مطابق اور شوریٰ کے فیصلوں پر عملدرآمد کرتے ہوئے انصار کو اولاد کی تربیت ،خلافت سے چمٹے رہنے اور قرآن کریم ناظرہ و با ترجمہ سیکھنے اور سکھلانے اور روزانہ تلاوت کو اپنا معمول بنانے کے امور کی طرف توجہ دلانا ہے۔ انصاراللہ کو اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی کماحقہ کوشش کرنی چاہیے۔ آپ نے مکرم امیر صاحب نائب امراء صاحبان مربیان کرام کے علاوہ مکرم ڈاکٹر بشیر الدین خلیل صاحب نائب صدر ڈیٹرائٹ جماعت امریکہ کا بھی خاص طور پر شکریہ ادا کیا جو اس تربیتی کلاس میں تشریف فرما تھے۔

بعدازاں مکرم ومحترم مرزا ناصر محمود صاحب مربی ضلع نے ’’تربیت اولاد اور انصاراللہ کی ذمہ داریاں‘‘ کے عنوان پر خطاب فرمایا آپ نے اپنے خطاب میں قرآن مجید واحادیث نبویہ، حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور خلفائے سلسلہ کے ارشادات کے حوالہ جات کے ساتھ احباب جماعت کو تربیت اولاد کے فریضہ کی طرف مؤثر طور پر توجہ دلائی اور فرمایا کہ بچے کی پیدائش کے ساتھ ہی اس کی تربیت کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے والدین کو اولاد کی صحیح تربیت کی اس اہم ذمہ داری سے کبھی غافل

نہیں ہونا چاہیے والدین کو چاہیے کہ وہ گھر میں ایسا ماحول پیدا کریں کہ بچے والدین کو دیکھ کر نمازیں پڑھنے، تلاوت کرنے کتب حضرت مسیح موعود کا مطالعہ کرنے اور تقویٰ کے دیگر راستوں پر چلنے والوں ہوں۔ ماں باپ بچوں کو جس رنگ میں ڈھالنا چاہیں بچے اسی رنگ میں ڈھل جائیں گے اس لئے بچوں کی صحیح تربیت کا بنیادی فریضہ والدین کو ادا کرنا ہوگا۔ اور اس کے لئے دعا کا ہتھیار سب سے مؤثر ہے۔ محترم مربی صاحب کے اس پُر اثر خطاب کے بعد مکرم کمانڈر ناصر محمود صاحب نے درثمین سے

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے   کوئی دیں دین محمد سا نہ پایا ہم نے

کی نظم کے چند اشعار ترنم سے پڑھ کر سنائے۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق مکرم عدنان احمد ناصر گل صاحب مربی سلسلہ نے ''نظام وصیت'' کے موضوع پر خطاب کیا اور فرمایا کہ نظام وصیت دراصل نظام خلافت کا ہی ایک حصہ اور جزو ہے۔ اور یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود اور حضرت مصلح موعود کے ارشادات کی روشنی میں نظام وصیت کی اہمیت واضح کی اور ''الوصیّت'' سے حضور علیہ السلام کی وہ دعائیں بھی پڑھ کر سنائیں جو حضرت اقدس نے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی سعادت پانے والے موصیان کے حق میں کی ہوئی ہیں۔

محترم مربی صاحب کی اس تقریر کے بعد شعبہ سمعی و بصری کی طرف سے ایک ڈاکومنٹری دکھانے کا اہتمام کیا گیا تھا جو حضور انور کے حالیہ ایمان افروز دورہ کینیڈا کے دوران حضور کی مصروفیات اور شاندار استقبال کی چند جھلکیوں پر مشتمل تھی۔ یہ ڈاکومنٹری تمام حاضرین کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوئی۔

بعد ازاں مکرم و محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر شہر و ضلع نے اپنے صدارتی خطاب میں اس تربیتی کلاس کے انعقاد پر مجلس انصار اللہ ضلع کو مبارک باد دی اور فرمایا کہ مرکز سلسلہ میں ہمارے اجتماعات اور سالانہ جلسوں پر حکومتی پابندیوں کے باعث نئی نسل کی تربیت اور اصلاح کے لئے اپنے اپنے ہاں ایسی مجالس اور پروگرام منعقد کرنا بہت ضروری اور ناگزیر ہے۔

محترم امیر صاحب نے اس بات پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ ذیلی تنظیمیں باقاعدگی کے ساتھ اور تسلسل سے بیت الذکر میں اپنے تربیتی اور علمی پروگرام منعقد کر رہی ہیں جو کہ ان کی بیداری کا ثبوت ہے آپ نے فرمایا کہ قیام نماز، تعلیم القرآن اور تربیت اولاد کی طرف ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ کی خصوصی توجہ ہے۔اولاد کی تربیت کے لئے انصار کو پہلے اپنی تربیت کرنا ہوگی جس کے لئے پنجوقتہ نمازوں کی باقاعدگی سے ادائیگی اور قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کو معمول بنانا بنیادی شرط ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہمیں زمانہ کے امام کو ماننے کی توفیق ملی۔ہم اس عہد بیعت میں کہاں تک سچے ہیں اس کے لئے ہمیں اپنا خود جائزہ لیتے رہنا چاہیے۔امام وقت کے ارشادات کی تعمیل کا عملی پہلو یہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کو جماعت اور ذیلی تنظیم کے ہر تربیتی پروگرام میں شامل کریں۔محترم امیر صاحب کے خطاب کے بعد تقریباً سوا بارہ بجے چائے کے وقفہ کے لئے یہ نشست برخاست کی گئی۔ تمام حاضرین کے لئے بیت الذکر کے صحن میں ریفریشمنٹ کا خصوصی اہتمام کیا گیا تھا۔

وقفہ کے بعد تربیتی کلاس کا دوسرا سیشن پونے ایک بجے مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کی زیر صدارت شروع ہوا۔انکے ساتھ سٹیج پر مکرم ومحترم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر، مکرم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب ناظم اعلیٰ ضلع، مکرم فہیم الدین ارشد صاحب ناظم علاقہ انصاراللہ بھی تشریف فرما تھے۔کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم نور احمد ثاقب صاحب کی، جبکہ مکرم ماسٹر محمد افضل صاحب نے کلام محمود سے حضرت مصلح موعود کے منظوم کلاس سے چند اشعار ترنم کیساتھ پڑھ کر سنائے۔

بعد ازاں مکرم شیخ محمد انور احمد صاحب ناظم عمومی ضلع نے سال رواں کی کارگذاری رپورٹ پیش کی۔جس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی جس میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات اور دیگر شعبوں میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنیوالے انصار اور چند خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔اس موقع پر ناظم صاحب ضلع کی طرف سے محترم امیر صاحب محترم ناظم صاحب علاقہ کے علاوہ صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کو بھی شیلڈز پیش کی گئیں۔

سوا ایک بجے صدر محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے اپنے صدارتی خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ گذشتہ کئی سالوں سے ریاستی جبر اور ملکی قوانین کی پابندیوں اور قدغن کیوجہ سے ہم مرکز میں سالانہ اجتماع منعقد نہیں کر سکتے۔ ہر سال اکتوبر نومبر اور دسمبر کے مہینوں میں مرکز سلسلہ ربوہ میں بہار کا موسم ہوتا تھا جب ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کے علاوہ جماعت احمدیہ کا مرکزی سالانہ جلسہ پوری شان وشوکت کے ساتھ منعقد ہوتا تھا مگر اب ہم حکومتی پابندیوں کے باعث کوئی اجتماع منعقد نہیں کر سکتے ہیں نہ کئی برسوں سے سالانہ جلسہ ہو رہا ہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے پابندیوں اور قدغن کے باوجود ہم نے اپنی تعلیمی وتربیتی سرگرمیوں کو ہمیشہ جاری رکھا ہوا ہے اور جماعتیں اور ذیلی تنظیمیں اپنے اپنے انتظامات کے تحت پروگرام منعقد کر رہی ہیں۔ آج بھی میں ابھی واہ کینٹ میں انصاراللہ ضلع راولپنڈی کے اجتماع میں شرکت کر کے آ رہا ہوں اور اب آپ کا یہ اجتماع کامیابی کے ساتھ اختتام کی طرف بڑھ رہا ہے مجھے خوشی ہے کہ اسلام آباد کا ضلع کارکردگی کے لحاظ سے قابل قدر اور قابل مبارکباد ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے ان پروگراموں اور اجتماعات کا مقصد تمام شعبوں میں 100 فیصد ٹارگٹ کے حصول کیلئے سعی کرنا ہوتا ہے اور یہ ایک جہد مسلسل ہے۔ محترم صدر صاحب نے فرمایا کہ ربیع الاول کا یہ مہینہ جس میں سے ہم آجکل گزر رہے ہیں۔ حبیب خدا، نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا مبارک مہینہ ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ العالمین بنا کر مبعوث فرمایا آپ نہ صرف ہر رنگ ونسل اور مذہب وملت کے انسانوں کے لئے بلکہ جانوروں اور حیوانوں کے لئے بھی رحمت وشفقت اور محبت کا پیکر تھے۔ صدر محترم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شفقت علیٰ خلق اللہ کے مضمون کو احادیث نبویہ کے حوالوں اور اسوہ حسنہ کی خوبصورت مثالوں سے واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ دین صرف نماز روزہ حج اور زکواۃ کا نام نہیں۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے شفقت کرنے کے جذبے سے محروم ہیں تو ہماری نمازیں روزے حج اور زکوۃ اس قابل نہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شرف قبولیت بخشے۔

محترم صدر صاحب نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت مخلوق کے ہر طبقہ کیلئے عام

تھی۔آپ بچوں کیلئے رحمت تھے تو بوڑھوں کے لئے بھی رحمت تھے دوستوں دشمنوں بلکہ ظالموں کیلئے بھی آپ کا دامن رحمت وسیع تھا اور مظلوموں اور غلاموں کیلئے بھی۔مگر بدقسمتی سے آج اس نبی رحمت سے منسوب ہونیوالے لوگ آپؐ کی حسین تعلیم پر عمل کرنے کی بجائے اسلام کے نام پر بیگناہ اور معصوم لوگوں کی گردنیں کاٹ رہے ہیں اور اسلام کو بدنام کرر ہے ہیں۔اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے طور پر مبعوث فرمایا جنہوں نے بنی نوع انسان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے پایاں محبت کو ایک مادر مہربان کی محبت سے تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا کہ۔

آن ترحمہا کہ خلق از وے بدید　　　کس ندید است در جہاں از مادرے

کہ خلق خدا نے میرے محبوب و معشوق صلی اللہ علیہ وسلم سے رحم و کرم اور محبت اور شفقت بے پایاں کے جو مناظر دیکھے وہ نظارے دنیا میں کسی مادر مہربان میں بھی نظر نہیں آتے۔شفقت علی خلق اللہ کے یہ طریق میرے آقا سے سیکھو۔

صدر گرامی نے فرمایا کہ آج محمد مصطفیٰ رحمت للعالمین کے نام لیوا اسی نبی رحمت کے نام پر مسجدوں پر حملے کرر ہے ہیں معصوم لوگوں کو گولیوں کا نشانہ بنار ہے ہیں حتیٰ کہ مُردوں کی قبریں اکھاڑ کر لاشوں کی بے حرمتی کرر ہے ہیں نہ صرف مظلوم احمدیوں کے خون سے ہولی کھیلی جارہی ہے بلکہ ان کے مویشیوں اور جانوروں تک کو گولیوں کی بوچھاڑ سے مار کر انتقام کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ہمارے ان دشمنوں کے حب رسول کے دعوے جھوٹے اور کھوکھلے ہیں۔اسلام وہی ہے جس کا اسوہ حسنہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا اسلام تو امن و آشتی بلا امتیاز مذہب وملت خدمت خلق اور احترام انسانیت کا درس دیتا ہے مگر آج رحمت للعالمین کی تعلیمات کے بالکل برعکس کاروائیاں کرکے اسلام کے خوبصورت چہرے کو داغدار کیا جارہا ہے آپ نے فرمایا کہ اگر آج دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے تو صرف احمدیت کے جھنڈے تلے آکر ہی ایسا ممکن ہے انقلاب نعروں سے آئے گا نہ جلسے جلوسوں اور بڑے بڑے اجتماعات سے۔دنیا امن کے لئے پکار رہی ہے اور یہ امن اسی وقت

قائم ہوگا جب ہر احمدی گھر سے محبت اور پیار کا پیغام آئیگا جب ہم اپنے عمل سے مخلوق خدا سے محبت پیار اور شفقت کا نمونہ پیش کریں گے اللہ کرے کہ ہم مسجدوں اور مراکز نماز میں صرف عہد دہرانے والے نہ ہوں بلکہ عہد بیعت کو پورا کرنے والے ہوں قرون اولیٰ میں اگر صحابہ کرام نے اس عہد کو پورا کرنے کا حق ادا کیا تو اس آخری دور میں بھی ہمارے آباؤ اجداد نے قرون اولیٰ کے صحابہ کی یاد تازہ کر دی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اب ہم جو نحن انصار اللہ کے دعویدار ہیں اپنے عہد کو کما حقہ پورا کرتے ہیں یا نہیں کیا ہم اس عظیم اور مقدس عہد کی پاسداری کر رہے ہیں یا نہیں اگر نہیں تو بے حد استغفار کرنیکی ضرورت ہے ہمیں اپنے جائزے لینا ہونگے۔ قافلہ احمدیت تو انشاء اللہ آگے ہی آگے بڑھیگا اور ضرور بڑھے گا لیکن اگر ہم اس قافلے کے ساتھی نہ ہوئے تو یہ بڑا گھاٹے کا سودا ہوگا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ انتباہ ہمیں ہر وقت سامنے رکھنا چاہیے جس میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ جو سست ہونگے وہ ایک خشک ٹہنی کی طرح کاٹ کر پھینک دیئے جائیں گے اور میرے سلسلہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقوق اللہ اور حقوق العباد کو صحیح رنگ میں ادا کرنے کی توفیق بخشے اور اس ملک میں وہ دن ایک بار پھر لائے جب ہم پوری شان و شوکت اور آزادی کے ساتھ اپنے جلسے اور اجتماعات منعقد کر سکیں صدر محترم کا یہ پُر اثر اور دلنشیں خطاب تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہنے کے بعد دوپہر دو بج کر دس منٹ پر اختتام کو پہنچا جس کے بعد آپ نے دعا کرائی اور یوں سالانہ تربیتی کلاس کا یہ بابرکت پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ دعا کے بعد تمام حاضرین کو بیت الذکر کے وسیع صحن میں پر تکلف ظہرانہ پیش کیا گیا۔ شعبہ رجسٹریشن کے مطابق تربیتی کلاس میں حاضری 297 رہی۔

مکرم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب کی سال 2017 کے لئے بطور ناظم اعلیٰ ضلع تقرری

مرکز کی طرف سے سال 2017 کے لئے مکرم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب کو سال 2017 کے لئے ایک بار پھر ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع اسلام آباد مقرر کیا گیا۔ اس تقرری کی معیاد یکم جنوری 2017 سے 31 دسمبر 2017 تک ہوگی۔

نئی ضلعی عاملہ کی منظوری

صدر مجلس انصار اللہ پاکستان کی منظوری سے محترم ناظم صاحب اعلیٰ ضلع نے جو عاملہ تشکیل دی اس کے ممبران کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

1	نائب ناظم اعلیٰ اوّل	مکرم خواجہ منظور صادق صاحب
2	نائب ناظم اعلیٰ صف دوم	مکرم عبدا لصبور صاحب
3	ناظم عمومی	مکرم شیخ محمد انور احمد صاحب
4	ناظم تجنید	مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب
5	ناظم تربیت	مکرم حسن احمد بابر صاحب
6	ناظم تعلیم	مکرم مدثر الزمان چانڈیو صاحب
7	ناظم تعلیم القرآن	مکرم سعید احمد ریحان صاحب
8	ناظم اصلاح وارشاد	مکرم قاضی محمد اجمل صاحب
9	ناظم تربیت نو مبائعین	مکرم انتصار احمد اذکیٰ صاحب
10	ناظم مال	مکرم طیب احمد اعوان صاحب
11	ناظم وقف جدید	مکرم مجیب الرحمن صاحب
12	ناظم تحریک جدید	مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد قمر صاحب
13	ناظم ایثار	مکرم ناصر محمود ملک صاحب
14	ناظم ذہانت وصحت وجسمانی	مکرم چوہدری انتصار احمد صاحب
15	ناظم اشاعت	مکرم کوکب مقصود صاحب
16	آڈیٹر	مکرم فاروق احمد صاحب

مجلس PWD کی دوحصوں میں تقسیم

جنوری 2017 سے زعامت علیا PWD کو دوحصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔یہ زعامت علیاءاب حلقہ PWD اور حلقہ بحریہ ٹاؤن پر مشتمل ہوگی۔جبکہ حلقہ DHA اور حلقہ سواں گارڈن کی الگ مجلس ہوگی۔

مجلس غربی اول کے نئے زعیم اعلیٰ کا انتخاب

مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب زعیم اعلیٰ غربی اول جماعت کے نئے سہ سالہ انتخابات میں چونکہ سیکرٹری وقف جدید اور سیکرٹری مال ضلع اسلام آباد کے عہدوں پر منتخب ہوئے تھے اس لئے ان کے لئے زعیم اعلیٰ انصار اللہ کے طور پر اپنی ذمہ داریاں نبھانا مشکل ہورہا تھا۔ چنانچہ ان کی طرف سے معذرت آنے پر مرکز کی منظوری سے مجلس غربی اول کے زعیم اعلیٰ کا دوبارہ انتخاب کرایا گیا جس مکرم محمد عبدالصبور صاحب زعیم اعلیٰ غربی اول منتخب ہوئے۔جنوری 2017 سے انہوں نے اپنی نئی ذمہ داریاں سنبھال لیں

سالانہ ریفریشر کورس برائے عہدیداران انصاراللہ سال 2017

مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام سالانہ ریفریشر کورس برائے عہدیداران انصاراللہ مورخہ 8 جنوری 2017 بروز اتوار بیت الذکر اسلام آباد میں منعقد ہوا۔جس میں مرکز سلسلہ سے مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے بطور خاص شرکت کی اور خطاب فرمایا۔ اس ریفریشر کورس میں مرکز کی منظوری سے راولپنڈی اور اٹک کے اضلاع کے عہدیداران کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ مجموعی حاضری 256 تھی ۔تمام شرکاء کے لئے بیت الذکر کے مین ہال میں کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا جبکہ سٹیج پر صدر مجلس کے ساتھ دائیں بائیں مکرم ظفر قبال قریشی صاحب نائب امیر اسلام آباد،مکرم فہیم الدین ارشد صاحب ناظم علاقہ راولپنڈی ،مکرم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب ناظم اعلیٰ ضلع اسلام آباد،مکرم کرنل مشہود احمد صاحب ناظم اعلیٰ راولپنڈی

اور مکرم چوہدری محمد رمضان صاحب ناظم اعلیٰ اٹک تشریف فرما تھے۔

ریفریشر کورس کا آغاز گیارہ بجے قبل دوپہر زیر صدارت مکرم و محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم بشیر احمد قمر صاحب نے کی جس کے بعد تمام حاضرین نے صدر مجلس کی قیادت میں عہد دہرایا بعد ازاں مکرم خواجہ منظور صادق صاحب نے کلام محمود سے چند اشعار ترنم سے پڑھ کر سنائے۔

تلاوت قرآن کریم عہد اور نظم کے بعد پروگرام کے مطابق مکرم و محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے اپنے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بات خوشکن ہے کہ آج تین اضلاع اسلام آباد، راولپنڈی اور اٹک کے انصار ریفریشر کورس کے سلسلہ میں یہاں جمع ہوئے ہیں اور اسلام آباد کو سب کی میزبانی کی توفیق مل رہی ہے۔ سال 2017 میں اضلاع کی سطح پر منعقد ہونے والا یہ پہلا ریفریشر کورس ہے جس میں میں خود شرکت کر رہا ہوں۔ جبکہ آج لاہور میں بھی ایک ریفریشر کورس منعقد کیا جا رہا ہے جس میں مرکز سے نمائندگان بھجوائے گئے ہیں۔

صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے اس موقع پر 2017 کے سال کے لئے نئی تشکیل شدہ مرکزی عاملہ کے ممبران کے اسمائے گرامی بھی پڑھ کر سنائے اور بتایا کہ چونکہ الفضل حکومتی پابندی کے باعث آجکل شائع نہیں ہو رہا ہے اور جماعتی رسائل کی اشاعت بھی نہیں ہو رہی اس لئے میں نے نئی عاملہ کے ممبران کے نام آپ کے سامنے پڑھ دیئے ہیں۔ ان سے آپ لوگوں کا رابطہ رہنا چاہیے اور دشمن کی کوئی کوشش اور حربہ ہمارے کاموں کی انجام دہی میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیے مکرم و محترم ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نئے سال کے آغاز پر جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا ہے وہ عالمگیر جماعت احمدیہ کی راہنمائی کے لئے ایک مکمل لائحہ عمل ہے یہ ایک ایسا سوالنامہ ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو صبح و شام بار بار پڑھنا چاہیے۔ اللہ کرے کہ نیا سال ہمارے ملک کے لئے نیک اور پاک تبدیلیاں لائے اور ہمارے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و برکت کا باعث ہو۔ اللہ تعالیٰ ہماری سستیوں اور غفلتوں کو معاف فرمائے۔

صدر محترم نے فرمایا کہ نیا سال ہمیں اپنا محاسبہ کرنے کی دعوت دیتا ہے ہم سب کو اس بات کا جائزہ لینا اور موازنہ کرنا ہوگا کہ جنوری 2016 میں ہم کہاں کھڑے تھے اور اب جنوری 2017 میں کہاں کھڑے ہیں۔ اس کے لئے عہدیداروں کو جنوری 2016 اور دسمبر 2016 کی اپنی رپورٹوں کا موازنہ کرنا چاہیے۔ اس سے ہمیں اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کا اندازہ ہو سکے گا۔ صدر محترم نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک لائق کارکن میں تین صفات کا ہونا ضروری قرار دیا ہے جو یہ ہیں دیانت، محنت اور علم۔ تمام عہدیداراوں کو بالخصوص اپنے اندران تین صفات کو پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کو خلوص اور وفا کے ساتھ دین کی خدمت میں لگ جانا چاہے۔ دین کو ایسے ہی مخلص اور فدائی کارکنوں کی ضرورت ہے۔ ہم نحن انصار اللہ کے دعویدار ہیں اور اپنے اس دعویٰ میں ہم اس وقت سچے ثابت ہونگے جب ہم دعا، توکل، محنت اور لگن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی دن رات کوشش کریں گے۔ اس کے لئے وقت کی قربانی چاہیے۔

صدر محترم نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود کے سامنے خدام الاحمدیہ انصار اللہ اور اطفال الاحمدیہ کی ذیلی تنظیمیں قائم کر کے جماعت کو تنظیم کے لحاظ سے اندرونی طور پر مضبوط کرنے کا مشن تھا کیونکہ بیرونی دنیا کی اصلاح اور تربیت کے لئے ہمارا اندرونی طور پر مضبوط اور مستحکم ہونا ضروری ہے آپ نے حضرت مصلح موعود کے مختلف ارشادات کے حوالے دیتے ہوئے تمام عہدیداروں کو جماعتی کاموں کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت دینے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہنے کی تلقین کی۔

صدر محترم نے انصار اللہ کے مختلف شعبوں کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ شعبہ عمومی کا سب سے اہم کام اور ذمہ داری ہر ناصر سے رابطہ رکھنا اور سائقین کے نظام کو فعال بنانا ہے ہر سائق کا اپنے متعلقہ انصار سے براہ راست اور ذاتی رابطہ ہونا چاہیے۔ انصار اللہ کی تنظیم میں شامل ہونے والے اور شہر کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ جانے والے ہر ناصر کے بارے میں مکمل معلومات رکھنا ہے۔ اس

کے لئے سارا سال تجنید کے کام پر نگاہ رکھنے کی ضرورت ہے۔محترم صدر صاحب نے فرمایا کہ الٰہی جماعتوں کے لوگوں میں للّٰہی محبت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے۔آپ نے اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اپنے رفقاء سے محبت اور پیار کے کئی واقعات بیان فرمائے اور کہا کہ ہمارے احباب بالخصوص عہدیداروں کو اپنے اندر دوسروں کے لئے للّٰہی محبت عاجزی اور انکساری کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے۔اگر یہ چیزیں پیدا ہو جائیں تو سب کام بہتر طور پر ہوتے رہیں گے۔صدر محترم نے تمام انصار کو نماز باترجمہ اور قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ سکھانے کی تلقین کی۔

آپ نے فرمایا کہ عہدیداروں کو بالخصوص خود روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنی چاہیے اور اپنے بچوں کو بھی اس کا عادی بنانا چاہیے اسی طرح کتب حضرت مسیح موعودؑ کا باقاعدگی سے مطالعہ کرنے کی بھی کوشش کی جانی چاہیے۔حضرت اقدس کی کوئی نہ کوئی کتاب آپ کے سرہانے ہونی چاہیے تا کہ دن رات میں جب بھی موقع ملے آپ اس کا مطالعہ کر سکیں ہمیں ان روحانی خزائن سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے۔آپ نے ایم ٹی اے کے پروگراموں سے بھی زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی تلقین کی۔شوریٰ کی تجاویز کا ذکر کرتے ہوئے صدر محترم نے کہا کہ تربیت اولاد ہماری بنیادی ذمہ داری ہے۔اس سلسلہ میں ضلع کی سطح پر ہر تین ماہ بعد شوریٰ کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ آنی چاہیے۔شعبہ تربیت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے نماز باجماعت کی ادائیگی نوافل اور نفلی روزہ میں باقاعدگی پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

شعبہ اصلاح وارشاد کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ تبلیغ کی راہیں محدود ہوتی جارہی ہیں ہمارے خلاف دشمن زہریلا پروپیگنڈا کر رہا ہے۔اس لئے احباب جماعت بالخصوص نوجوان نسل کو اس زہریلے پروپیگنڈا سے محفوظ رکھنے کے لئے سوال و جواب کی محفلیں زیادہ سے زیادہ منعقد کی جائیں۔مرکز نے مختلف مسائل اور اعتراضات کے جواب میں چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ اور پمفلٹ تیار کئے ہیں ان سے بھرپور استفادہ کیا جائے وصیت کے نظام کی اہمیت بیان کرتے ہوئے صدر محترم نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے چند سال قبل اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ چندہ دہندگان

کی تعداد کا کام از کم نصف وصیت کے نظام میں شامل ہو۔اس ٹارگٹ کے حصول میں ابھی خاصی کمی ہے عہدیداران خاص طور پر وصیت کے نظام میں شامل ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا نمونہ ہمارے سامنے ہے جنہوں نے مال و دولت اور اپنا سب کچھ قربان کر کے امام الزمان کے حضور پیش کر دیا آپ نے فرمایا کہ ہم میں سے ہر ایک کو عہد بیعت کے مطابق لازمی چندے بر وقت اور پوری شرح کے مطابق ادا کرنے چاہئیں اور اپنا حساب ہر وقت صاف رکھنا چاہیے۔صدر محترم نے تقریباً دو گھنٹے کے خطاب کے آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید جانتا ہے۔اسے کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا لہذا ہر وقت اپنی کمزوریوں غفلتوں اور کوتاہیوں پر نظر رکھتے ہوئے انہیں دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے ان ریفرشر کورسز اور ایسی مجالس سے کما حقہ فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے اندر قوت عمل پیدا کرنی چاہیے۔آپ کا یہ بھرپورا اور جامع خطاب سوا ایک بجے بعد دوپہر ختم ہوا جس کے بعد دعا کے ساتھ یہ ریفریشر کورس اختتام پذیر ہوا ڈیڑھ بجے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے ادا کی گئیں جس کے بعد تمام حاضرین کے لئے بیت الذکر کے صحن میں ظہرانے کا اہتمام کیا گیا تھا کھانے سے فراغت کے بعد مہمان خصوصی اڑھائی بجے ربوہ واپس تشریف لے گئے۔

شعبہ رجسٹریشن کے مطابق حاضری کی پوزیشن یہ تھی۔اسلام آباد 120،راولپنڈی 132، اٹک 4،کل تعداد 256

مجلس پنڈ بیگوال کی تقسیم اور نئی زعمات علیا کا قیام

مارچ 2017 سے مرکز کی منظوری سے مجلس پنڈ بیگوال کو دو حصوں میں تقسیم کر کے اسے زعامت علیا کا درجہ دیا گیا جس کے بعد اب ضلع اسلام آباد میں زعامت علیا کی تعداد 9 ہوگئی ہے۔ زعامت علیاء پنڈ بیگوال کے زعیم اعلیٰ مکرم محمد یسٰین صاحب ہیں جبکہ دو مجالس کے زعما کے انتخاب میں مکرم نعیم احمد صاحب اور مکرم محمود احمد صاحب منتخب ہوئے۔

مرکزی سپورٹس ریلی 2017 میں ضلع اسلام آباد کی شرکت

مرکزی سپورٹس ریلی پروگرام کے مطابق مورخہ 14 تا 16 اپریل 2017 ربوہ میں منعقد

ہوئی۔جس میں ضلع اسلام آباد کے 12 کھلاڑیوں پر مشتمل دستہ نے شرکت کی۔ان کھلاڑیوں نے والی بال، بیڈ منٹن، ٹیبل ٹینس، رسہ کشی اور کلائی پکڑنے کے مقابلوں میں بھر پور حصہ لیا۔خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹیبل ٹینس صف دوم کے مقابلہ میں مکرم مجد الدین اور مکرم محمد امتیاز صاحب نے ضلع اسلام آباد کی نمائندگی کرتے ہوئے علاقہ راولپنڈی کے لئے اول پوزیشن حاصل کی جبکہ مکرم معظم عثمان قیصر صاحب اور ڈاکٹر محمود خواجہ صاحب بیڈ منٹن میں حوصلہ افزائی کے انعامات کے مستحق قرار پائے۔

شرکاءریلی کے اعزاز میں عشائیہ

مرکزی سپورٹس ریلی میں شرکت کرنے اور انعامات حاصل کرنے والے کھلاڑیوں کے اعزاز میں ناظم اعلیٰ علاقہ راولپنڈی کی طرف سے مورخہ 24 اپریل 2017 بعد نماز مغرب عشائیہ دیا گیا۔جس میں مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر ضلع نے بھی خصوصی طور پر شرکت فرمائی۔اس پر وقار تقریب میں جو مکرم ومحترم امیر صاحب ضلع کی زیر صدارت منعقد ہوئی ناظم اعلیٰ علاقہ راولپنڈی مکرم فہیم الدین ارشد صاحب اور ان کی عاملہ اور ناظم اعلیٰ ضلع اسلام آباد مکرم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب اور ضلعی عاملہ کے ممبران اور تمام زعمائے اعلیٰ انصار اللہ ضلع اسلام آباد نے بھی شرکت کی۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم ومحترم فہیم الدین ارشد صاحب ناظم علاقہ نے اپنے خطاب میں رسالہ ’’الوصیت‘‘ سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے چند ارشادات پڑھ کر سنائے اور تمام انصار بالخصوص عہدیداران کو نظام وصیت میں شمولیت کی تلقین کی آپ نے وقف عارضی کی بابرکت تحریک میں بھی زیادہ سے زیادہ انصار کو شامل کرنے کی تاکید کی۔

بعد ازاں مکرم ومحترم امیر صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں مجلس شوریٰ 2017 کی سفارشات کے حوالے سے نظام وصیت میں زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو شامل کرنے کی تلقین فرمائی اور استغفار اور عبادات اور صدقات کی اہمیت واضح کی۔محترم امیر صاحب نے اس موقع پر اس بارے میں بالخصوص بہت تشویش اور فکر مندی کا اظہار فرمایا کہ ہمارے بچوں اور بچیوں میں عدم تربیت کے باعث غیر احمدی لڑکوں اور لڑکیوں سے شادیاں کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔آپ نے جماعتی

عہدیداروں بالخصوص انصار اللہ سے درخواست کی کہ نہ صرف اپنے گھروں بلکہ گردونواح کے احمدی گھروں کی بھی نگرانی کریں اور ایسے بچوں اور بچیوں کو پیار و محبت سے سمجھائیں اور انہیں احمدیت سے دور ہو جانے سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ اگر جماعتی نظام اور تنظیموں کے عہدیداروں اور والدین نے اس اہم معاملہ پر غفلت اور لاپرواہی کا مظاہرہ کیا تو ہماری آئندہ نسلیں احمدیت سے رفتہ رفتہ دور ہوتی جائیں گی۔ بعد ازاں محترم امیر صاحب نے سپورٹس ریلی میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم فرمائے اور پھر دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ بعد ازاں تمام شرکاء کو کھانا پیش کیا گیا۔

قرارداد تعزیت بر وفات مکرمہ و محترمہ صاحبزادی امتہ الوحید صاحبہ

مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد کا یہ اجلاس جو آج مورخہ 18 اپریل 2017 بروز منگل بعد نماز مغرب بیت الذکر میں زیر صدارت مکرم محمد عبد الرؤف ریحان صاحب ناظم اعلیٰ ضلع اسلام آباد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ محترمہ صاحبزادی امتہ الوحید صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

محترمہ صاحبزادی امتہ الوحید صاحبہ کینسر کے موذی مرض میں مبتلا تھیں اور آپ کئی سال اس تکلیف دہ بیماری کا انتہائی صبر اور حوصلہ سے مقابلہ کرتی ہوئی بالآخر مورخہ 10 اپریل 2017 کو ربوہ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 82 سال تھی۔

آپ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی پوتی، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی بیٹی اور ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پھوپھی تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ وفات کے اگلے دن بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں ادا کی گئی جس سے پاکستان بھر سے آئے ہزاروں احمدی احباب نے شرکت کی۔ جس کے بعد آپ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحومہ انتہائی نیک فطرت، خوش اخلاق، بچپن ہی سے نماز تہجد کی پابند اور خلافت احمدیہ کی فدائی تھیں۔ آپ کو تقریباً 30 سال کا طویل عرصہ لجنہ اماء اللہ ربوہ کی نائب

صدر اور بعض دیگر عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصر العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 14 اپریل 2017 میں مرحومہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے آپ کی کئی خوبیوں، صفات حسنہ اور خدمات سلسلہ کا ذکر فرمایا ہے جن میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کے چھ بیٹوں میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار واقف زندگی ہیں جو جماعت میں اہم خدمات بجالا رہے ہیں۔آپ کی وفات جماعت بالخصوص خاندان حضرت مسیح موعود کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔

ہم تمام ممبران عاملہ مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد غم کے اس موقع پر حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مرحومہ کے پسماندگان مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی آپ کے تمام صاحبزادگان اور خاندان مسیح موعود کے دیگر تمام افراد سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ نیز اللہ تعالیٰ تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ٥ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَام

ہم ہیں ممبران مجلس عاملہ انصاراللہ ضلع اسلام آباد

بذریعہ محمد عبدالرؤف ریحان

ناظم اعلیٰ مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد

نقول بخدمت۔

۱۔ بحضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز

۲۔ مکرم ومحترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر مقامی صدر انجمن احمدیہ ربوہ

۳۔ جملہ صاحبزادگان محترمہ امتہ الوحید صاحب مرحومہ

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد

وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے قیام کے ابتدائی برسوں میں 1963 اسلام آباد، مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کا ایک حلقہ تھا اور اس دوران مکرم مرزا عبدالحق صاحب اور مکرم منیر احمد سنوری صاحب کو بطور زعیم حلقہ خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

اسلام آباد میں مجلس کا قیام اور ابتدائی برسوں کے قائدین

1963ء میں اسلام آباد کو ضلع راولپنڈی کی ایک نئی مجلس کا درجہ ملا۔ اور مکرم مرزا انعام اللہ بیگ صاحب پہلے قائد مجلس اور مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب پہلے معتمد مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد منتخب ہوئے۔ مرزا انعام اللہ بیگ صاحب نے اگلے چار سال یعنی 1967 تک بطور قائد مجلس ذمہ داریاں ادا کیں ان کے بعد منتخب ہونے والے قائدین معہ عرصہ قیادت درج ذیل ہیں:۔

1۔ مکرم محمد رفیق چغتائی صاحب 1968ء تا 1970ء

2۔ مکرم یوا ے مخدوم صاحب 1970ء تا 1971ء

3۔ مکرم خواجہ داؤد احمد صاحب 1971ء تا 1972ء

4۔ مکرم محمود احمد بھلر صاحب 1972ء تا 1976ء

6۔ مکرم عبدالستار علیم صاحب 1976ء تا 1979ء

5۔ مکرم قریشی محمد عظیم صاحب (محترم عبدالستار علیم صاحب کے دور قیادت میں آپ کو بھی کچھ عرصہ قائد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی)۔

6۔ مکرم ملک لعل خان صاحب 1978ء تا 1979ء

7۔ مکرم محمود احمد بھُلّر صاحب 1979ء تا 1983ء

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس دوران اسلام آباد سے تعلق رکھنے والے خدام مکرم منیر احمد فرخ صاحب، مکرم بشیر احمد صاحب طاہر اور مکرم منیر الحق صاحب کو قائد ضلع راولپنڈی کی حیثیت سے خدمات انجام دینے کا اعزاز حاصل ہوا۔

راولپنڈی اور اسلام آباد کے لئے الگ الگ قائدین اضلاع کا تقرر

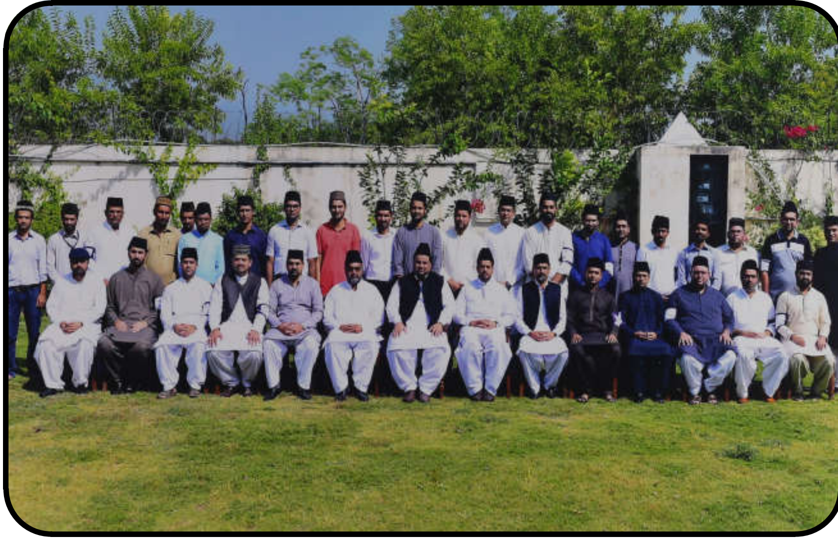
جولائی 1983 تک ضلع راولپنڈی اور ضلع اسلام آباد کی ایک ہی قیادت تھی۔ 1983 میں اس وقت کے قائد ضلع مکرم محمود احمد بھلر صاحب چونکہ عمر کے اعتبار سے انصار اللہ میں جا چکے تھے۔ اس لئے مرکز کے فیصلے کے مطابق ہر دو مجالس کے لئے الگ الگ قائدین ضلع کا تقرر کیا گیا۔ چنانچہ راولپنڈی ضلع کے لئے مکرم میاں عبد القدوس صاحب اور اسلام آباد ضلع کے لئے مکرم خاور احمد کلیم صاحب قائد مقرر ہوئے۔ نئے قائدین کے تعارف کے لئے ''مشن ہاؤس'' واقع آب پارہ میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی اور مکرم شیخ عبد الوہاب صاحب امیر ضلع اسلام آباد نے بھی شرکت فرمائی۔

ضلع اسلام آباد کی دو حصوں میں تقسیم

وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کی بڑھتی ہوئی آبادی اور وسعت کے پیش نظر 1978ء میں مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد ضلع کو دو حصوں، شرقی اور غربی میں تقسیم کیا گیا۔ شرقی حصہ میں فیض آباد سے شاہراہ فیصل کے دائیں طرف کے سیکٹرز جبکہ غربی حصہ میں I-8، I-9، I-10، G-8، G-9، G-10 اور F-8، F-9، F-10 سیکٹرز شامل تھے۔ اسلام آباد شرقی کے قائد مجلس مکرم داؤد احمد صاحب جبکہ اسلام آباد غربی کے قائد مجلس مکرم بشیر احمد طاہر صاحب تھے اور اس وقت قائد ضلع مکرم محمود احمد بھلر صاحب تھے۔

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد

اب تک درج ذیل خدام کو بطور قائد مجلس خدام الاحمدیہ ''ضلع'' اسلام آباد خدمات بجالانے کی



قائدین وممبران عاملہ قائد خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد کا صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان محترم سہیل مبارک شرما صاحب کے ساتھ گروپ فوٹو

توفیق ملی ہے۔

1۔مکرم کلیم خاور صاحب	1983ء تا 1985ء
2۔مکرم مسعود احمد اعوان صاحب	1985ء تا 1989ء
3۔مکرم سید توقیر مجتبیٰ صاحب	1989ء تا 1991ء
4۔مکرم مرزا زاہد بیگ صاحب	1991ء تا 1993ء
5۔مکرم منیر احمد نور صاحب	1993ء تا 1994ء
6۔مکرم جاوید یامین یونس صاحب	1994ء تا 1995ء
7۔مکرم عبدالرؤف ریحان صاحب	1995ء تا 2002ء
8۔مکرم قاضی محمد اجمل صاحب	ستمبر 2002ء تا فروری 2003ء
9۔مکرم عبدالرؤف ریحان صاحب	مارچ 2002ء تا 2012ء
10۔مکرم مبشر احمد فرخ صاحب	2012ء تا حال

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد کا قیام

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد کے باقاعدہ دفتر کا قیام 1986ء میں مکرم مسعود احمد اعوان صاحب کے دور میں بیت الذکر اسلام آباد میں عمل میں آیا۔ 1996ء میں ایک بڑے وقار عمل کے ذریعے عارضی بیت الذکر کے کمرہ کی Partition اور ایک کمرہ کے اضافہ کے ساتھ ایک مستقل جگہ دفتر خدام الاحمدیہ کے طور پر استعمال ہونے لگی۔ اگست 1998ء میں مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب کی وفات کے بعد مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر شہر و ضلع اسلام آباد مقرر ہوئے۔ ان کے دور امارت میں اولاً ٹین کی چھت والی پرانی عمارت کے ایک حصہ میں دفتر خدام الاحمدیہ قائم ہوا تاہم نئے بلاکس کی تعمیر کے بعد اب ایک کمرہ مستقل طور پر دفتر مجلس خدام الاحمدیہ کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔

تجنید و مجالس

ابتدائی برسوں میں ضلع اسلام آباد کی دو مجالس کی تجنید تقریباً 40 سے 50 خدام پر مشتمل تھی جبکہ اس وقت ضلع اسلام آباد کی مجلس کل 21 مجالس پر مشتمل ہے جن میں 19 شہری اور 2 دیہی مجالس (ملوٹ اور پنڈ بیگو وال) شامل ہیں اور کل تجنید 781 خدام و 196 اطفال ہے۔ ہر مجلس میں منتخب قائد مجلس کام کر رہا ہے۔

عاملہ 2016 ضلع و قائدین مجالس

ضلعی مجلس عاملہ 24 ممبران پر مشتمل ہے، عاملہ کے ممبران کے نام یہ ہیں۔

مبشر احمد فرخ	قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد۔
نیئر احمد ملک	نائب قائد ضلع اول
ناصر حفیظ ملک	نائب قائد ضلع دوم
آصف محمود ملک	معتمد
خواجہ مبشر احمد	ناظم خدمت خلق
رضوان انعام	ناظم تعلیم
بلال احمد	ناظم تربیت
سید نصیر احمد ناصر	ناظم تربیت نو مبائعین
شیخ تصویر الرحمٰن فہیم احمد	ناظم مال
علی اکبر احمد	ناظم عمومی
عدنان سعید	ناظم صحت جسمانی
احتشام عمیر	ناظم وقار عمل
عبد العلی خاکی	ناظم صنعت و تجارت



6اگست 2016ء مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد کی عیدملن پارٹی کے موقع پر ناظم اعلیٰ مکرم عبدالرؤف ریحان صاحب، ناظم علاقہ مکرم فہیم الدین ارشد صاحب مربی سلسلہ امان اللہ امجد صاحب اور امیر ضلع مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب سٹیج پر تشریف فرما ہیں



احمدیہ قبرستان اسلام آباد میں خدام الاحمدیہ کے اجتماعی وقارِعمل کا ایک منظر



احمدیہ قبرستان اسلام آباد میں خدام الاحمدیہ کے اجتماعی وقارعمل میں خدام صفائی کررہے ہیں



خدام احمدیہ قبرستان میں اجتماعی وقارعمل کے دوران جڑی بوٹیاں اور خودرو جھاڑیاں تلف کررہے ہیں

راجہ عدنان احمد	ناظم تحریک جدید
ناصر احمد احد	ناظم اصلاح وارشاد
عطاء العزیز	ناظم تجنید
شہزاد احمد ساہی	ناظم اشاعت
نثار احمد	ناظم امور طلباء
شیخ نصیر الرحمٰن	ناظم اطفال
مبشر احمد خاکی	محاسب
مجیب الرحمٰن وڑائچ	مربی اطفال
عتیق احمد ثاقب	معاون قائد ضلع
محمد شعیب ملک	معاون قائد ضلع
نوید حنیف	معاون قائد ضلع
عطاء الغیور	معاون قائد ضلع

قائدین مجالس

صادق احمد ملک	قائد مجلس صدیق
ظفر اللہ بھٹی	قائد مجلس طاہر
اعظم ممتاز	قائد مجلس عثمان
وقاص احمد	قائد مجلس السلام
عتیق احمد طاہر	قائد مجلس قدوس
اسد شعیب	قائد مجلس خالد
شرجیل احمد	قائد مجلس نور
سلمان احمد	قائد مجلس مسرور

محمد علی نعیم	قائد مجلس ناصر
سیٹھ محمد ریاض الدین	قائد مجلس فضل
عامر جمیل	قائد مجلس فاروق
شہزاد احمد ساہی	قائد مجلس محمود
سعد احمد صدیقی	قائد مجلس مارگلہ ٹاؤن
اسد اللہ حفیظ	قائد مجلس NIH
انس منصور	قائد مجلس بھارہ کہو
راجہ داؤد احمد	قائد مجلس GHS
محمد ارشد اعجاز	قائد مجلس لطیف
ثمر احمد	قائد مجلس بحریہ ٹاؤن
طاہر وجیہ	قائد مجلس بلال
فہیم احمد	قائد مجلس ملوٹ
شاہد احمد	قائد مجلس بیگو وال

خدام الاحمدیہ اسلام آباد سے وابستہ اہم تاریخی واقعات وخدمات

☆ مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد کی طرف سے خلافت ثالثہ کے بابرکت دور میں سائیکل سواروں کا پہلا دستہ 1978 کے سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے ربوہ بھیجا گیا جو سات خدام پر مشتمل تھا۔ اس دستہ کے لیڈر مکرم محمد صفدر صاحب تھے۔ مکرم محترم جنرل عبدالعلی ملک صاحب امیر جماعت اسلام آباد نے دستہ کی روانگی کے موقع پر اسے دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا اور بعض ہدایات

بھی دیں۔اس سے اگلے سال یعنی 1979 کے سالانہ اجتماع میں بھی اسلام آباد سے دس سائیکل سواروں کا دستہ ربوہ گیا۔

☆ قائد ضلع راولپنڈی / اسلام آباد مکرم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب کے دور میں دسمبر 1981 کے جلسہ سالانہ ربوہ پر مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی اور اسلام آباد کے بعض مستعد خدام کو سٹیج پر ڈیوٹی دینے کا اعزاز حاصل ہوا۔ یہ خلافت ثالثہ کے دور کا آخری جلسہ سالانہ تھا۔اس کے بعد خلافت رابعہ کے دور کے پہلے جلسہ سالانہ منعقدہ دسمبر 1983 میں بھی خدام الاحمدیہ راولپنڈی / اسلام آباد کو دوبارہ سٹیج پر ڈیوٹی دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔

☆۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے اسلام آباد مری ،نتھیا گلی ، وغیرہ کے دوروں بالخصوص 1974 میں قومی اسمبلی میں مسلسل کئی روز پیش ہونے کے دوران اور پھر،1974 کے فسادات،بیت الذکر کمپلیکس کی تعمیر کے دوران اجتماع وقارعمل اور یہاں مسلسل کئی ماہ حفاظتی ڈیوٹیوں اور 2005 کے قیامت خیز زلزلے کے مواقع پر اسلام آباد کے خدام کو نمایاں اور شاندار خدمات بجالانے کی توفیق ملی جن کی تفصیل گذشتہ ابواب میں آچکی ہے۔

خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام شاندار محفل مشاعرہ

24 اپریل 2004 کو مجلس خدام لاحمدیہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام بیت الذکر کے لان میں ایک شاندار اور خوبصورت محفل مشاعرہ منعقد ہوئی جس کا موضوع ''برکات خلافت'' تھا قائد ضلع مکرم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب کی نگرانی میں اس مشاعرہ کے لئے وسیع پیمانے پر انتظامات کئے گئے تھے سٹیج کو برقی قمقموں اور رنگ برنگے پھولوں سے بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا محفل مشاعرہ میں مکرم چوہدری محمد علی مظطر صاحب، مکرم عبدالمنان ناہید صاحب، مکرم احمد مبارک صاحب، مکرم مبارک احمد عابد صاحب ،مکرم رشید قیصرانی صاحب اور مکرم صابر ظفر صاحب جیسے

جماعت کے بڑے بڑے نامور شعراء کے علاوہ دیگر مقامی شعراء نے بھی اپنا کلام سنایا اور خلافت سے اپنی عقیدت ومحبت کا بھرپور اور والہانہ انداز میں اظہار کیا اور سامعین کو خوب محفوظ کیا مشاعرہ کے سامعین میں مکرم ومحترم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت کے علاوہ مکرم ومحترم فضل الرحمن خان صاحب امیر ضلع راولپنڈی مکرم ومحترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں مکرم و محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد، مکرم ومحترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل مکرم و محترم حسین احمد صاحب مربی ضلع راولپنڈی اور مکرم ومحترم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد کے علاوہ اسلام آباد اور راولپنڈی کے احباب جماعت کی کثیر تعداد شامل تھی۔ محفل مشاعرہ کی صدارت بزرگ شاعر مکرم ومحترم چوہدری محمد علی صاحب مظطر نے کی جبکہ میزبانی کے فرائض مکرم احمد مبارک صاحب نے ادا کئے یہ مشاعرہ بعدازاں ایم ٹی اے پر کئی بار نشر ہوا اور یوٹیوب پر بھی محفوظ ہے خاکسار مؤلف ہذا نے اس کی کچھ جھلکیاں یوٹیوب ہی سے قلمبند کی ہیں۔ مشاعرے کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا جو مکرم حافظ ظفر اللہ صاحب نے کی جس کے بعد ایک خادم مکرم معید حامد صاحب نے حضور انور کے لئے عقیدت کے پھول پیش کرتے ہوئے درج ذیل نظم کے اشعار ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔

سیّدی مشفقی مُرشدی مہرباں
ہم نے بہر خدا تیری بیعت جو کی
تو ہمارا ہوا ہم ترے ہو گئے

اس کے بعد مشاعرے کا باقاعدہ آغاز ہوا اور درج ذیل شعرائے کرام نے باری باری اپنا کلام سنایا۔

محترم احمد مبارک صاحب (میزبان)

غم اجل سے جو رنجور ہونے والا تھا — ذرہ سی دیر میں مسرور ہونے والا تھا
وہ مہتاب جب مستور ہونے والا تھا — اک اور صبح سے اک نور ہونے والا تھا
اجل نے چھوڑا کہاں ہے کہیں کسی کا چراغ — بھلا وہ ہم سے کہیں دور ہونے والا تھا

محترم چوہدری محمد علی صاحب مظطر

دل وجاں پہ اس کی حکومت تو ہے　　حکومت ہی اب تا قیامت تو ہے
تجھے بھی خوشی ہو گی مل کر اسے　　وہ کافر سہی خوبصورت تو ہے
میں اس کے غلاموں کا ادنیٰ غلام　　میں جیسا بھی ہوں اس سے نسبت تو ہے
اگر کچھ نہیں پاس نقد عمل　　میرے دل میں اس کی محبت تو ہے
میں ممنون ہوں اپنی تکفیر پر　　کہ یک گونہ یہ ایک عزت تو ہے
دعا کیجیے گا شفا کے لئے　　مریض آپ کا رو بصحت تو ہے
ابھی آئے گا مسکراتا ہوا　　اسے مسکرانے کی عادت تو ہے
عجب کیا کہ آ جائے وہ خواب میں　　اسے شوق سیر وسیاحت تو ہے
عجب کیا کہ اپنا بنا لے مجھے　　اگرچہ یہ کہنا جسارت تو ہے

مکرم عبدالمنان ناہید صاحب

خلافت روشنی صبح ازل کی　　عروج آدم خاکی کی جھلکی
مقام اس کا ہے مضمر اس جدوں میں　　حکومت یہ خدائے لم یزل کی
اطاعت سخت جانی سخت کوشی　　خاموشی باوجود گرمجوشی
اطاعت خودفراموشی کی منزل　　حقیقت میں اطاعت خودفروشی

محترم رشید قیصرانی صاحب

یہ صبح نو کی علامت یہ روشنی کا علم　　کرن کرن میں جہاں اک پنہاں ہے
روشنی سے تمہارا لگاؤ ایسا ہو　　ورق ورق سے ہو ناطہ کتاب کا جیسے
بوئے گل سے تعلق گلاب کا جیسے　　کدورتوں کے جہاں میں تمہارے ہاتھوں میں
محبتوں کا علم ہے علم اٹھا کے چلو　　قدم ملا کے چلو جسم وجاں سجا کے چلو
کرن کرن میں جہاں اک نوید پنہاں ہے　　کہ سر اٹھائیں گی جب ظلمتیں زمانے میں

فلک سے برق بہ دامن سحاب اتریں گے   دلوں پہ روشنیوں کے نصاب اتریں گے

پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب

پیاسوں کو جو پانی سے ہے سانسوں کو ہوا سے   ہم ہیں کہ ہمیں ربط ہے اس شمع وفا سے
بجھتے ہی چلے جاتے ہیں دل راہوں میں اس کی
دیوانے بندھے جاتے ہیں اک ایک ادا سے
آنکھیں کہ جھکی جاتی ہیں ان آنکھوں کے آگے
اس بزم میں جب جاتے ہیں ہم دید کے پیاسے
لہجوں کو بھی آ جاتے ہیں چاہت کے کرینے   آواز نہ اونچی ہو کبھی اس کی صدا سے
وہ ایک تسلسل ہے رواں ابر کرم کا   ہم پائیں شہی پیار کی اس ظل ہما سے
جب چاہو کرو تجربہ تاثیر کا اس کی   دنیا ہی بدل جاتی ہے اک اس کی دعا سے
وہ رنگ ہے خوشبو ہے کہ ہے نور سراپا   تم مل کے تو دیکھو میرے اس مرد خدا سے
آنگن ہیں اسی نور سے پرنور ہمارے   یہ جان یہ دل اس سے ہیں مسرور ہمارے

محترم صابر ظفر صاحب

میں نے جو اس دل مسرور کی بیعت کی ہے   سلسلہ وار تعلق کی اطاعت کی ہے
امتیاز آپ کا ہم سب کا خلیفہ ہونا   انتخاب آپ کا تصدیق خلافت کی ہے
آپ کی فکر نے ہر ذہن کو بخشا ہے گداز   آپ کے ذکر نے سرشار طبیعت کی ہے
ہے خدا کی ہی جلائی ہوئی بے شک دیکھو   اتنی ضَوبار یہ شمع جو صداقت کی ہے
کیوں نہ میں حشر تک اس کے ہی رنگوں میں رہوں   یہ جو تصویر ابد تاب ہدایت کی ہے
حکمراں کتنے ہی آتے ہیں چلے جاتے ہیں   بات ساری تو فقط دل پہ حکومت کی ہے
خود بخود کھلتا چلا جائے گا احوال میرا   مجھے کہنا نہ پڑے گا کہ محبت کی ہے

محترم عبدالکریم خالد صاحب

خلافت صبح دنیا میں فرشتوں کی عبادت ہے
خلافت خواب ہستی میں خدا کی اک بشارت ہے
خلافت اک تعلق ہے خدا کا اپنے بندوں سے
خلافت روئے ارضی پر خدا کی بادشاہت ہے
خلافت ایک رشتہ ہے محبت کا محبت سے   خلافت کا حوالہ ہی محبت کی علامت ہے
خلافت استعارہ ہے جہاں میں کامرانی کا   خلافت سے زمانے میں ثبات آدمیت ہے
خلافت ہی حقیقت میں نشان آسمانی ہے
خلافت سے عقیدت ہو تو یہ بھی اک عبادت ہے

محترم ابن آدم صاحب

ناپید ہوئے جاتے تھے آثار خلافت   پھر بھیجا خداوند نے معمار خلافت
انعام خلافت کو ترستا ہے زمانہ   مہدی کی جماعت ہے علمدار خلافت
کہتے ہیں بڑا درجہ عزازیل نے پایا   ابلیس بنا، کر کے وہ انکار خلافت
یہ دین ہے مولا کی جسے چاہے وہ دے دے   بھولے سے کبھی ہو نہ طلبگار خلافت
خود ساختہ شاہوں کے بڑے تاج گرے ہیں   پہنائے خدا ہاتھ سے دستار خلافت
چڑھ دوڑا ہے دجال مسلمان کے سر پر   جب ٹوٹ گئی ترکوں کی دیوار خلافت
اک دشمن ناداں کی اوقات ہی کیا ہے   فرعون کو دیکھا ہے گرفتار خلافت
مت ڈھونڈ علاج اپنا تو جمہور کے در سے   تو عالم اسلام ہے بیمار خلافت
منہاج نبوت پہ بنا اس کی پڑی ہے   اٹھتا ہے مجدد سے کہاں بار خلافت
دنیا میں سدا جیے خلیفہ الخامس   پھیلے رہے اکناف میں انوار خلافت

محترم حمید المحامد صاحب

وہ دُور رہ کے بھی قلب ونظر میں رہتا تھا سرور ولطف سماعت اثر میں رہتا تھا
میں آنکھ کھولتا پاتا اسی کو جلوہ گر وہ بند آنکھ میں غض بصر میں رہتا تھا
سماعتوں میں سدا گھول کر کلام کا رس وہ اس کی روح میں اس کے اثر میں رہتا تھا
میرے خیال میں میرے گمان میں بس کر وہ میرے شعر کے حرف وہنر میں رہتا تھا
مسافتوں کے نہ اس کے شمار تھا کچھ بھی وہ بحر علم تھا وہ بحر وبر میں رہتا تھا
ہر ایک دل میں اترنے کا تھا ہنر اس کو اسی ہنر کے کمال ہنر میں رہتا تھا
صفائے قلب تھا اس کا مثل آئینہ صفات حق کے حصول ونشر میں رہتا تھا

محترم منور اقبال بلوچ صاحب (لیہ)

وصل کے لمحے اب کہاں ہجر کی صدیوں میں تنہا چھوڑ کر جانے والے
تری یاد کے جگنو گلاب چہرے کے نقوش
ترے لفظوں کی صداقت زندگی کی ہے نوید
تو منعکس ہے میری آنکھ کی پتلی میں
ترے عکس کو متحرک دیکھوں مدام
تو میری ذات میں زندہ ہو جیسے ایسے لگتا ہے
میرے ذہن میں جگنو بن کے تو مجھے رستہ دکھاتا ہو جیسے
میں محسوس کرتا ہوں کہ تری انگلی پکڑے
کسی سمت میں ہوں رواں ہو جیسے

محترم چوہدری شاہد احمد صاحب (اسلام آباد)

طاہر کے ہجر نے تھے کئے دل غموں سے چُور مسرور کر گیا ہمیں مسرور کا ظہور
دیکھا جو ''تذکرہ'' تو ہوئے اور مطمئن الہام نے بھی بخشا ہمیں اک عجب سرور

تجھ کو خدا نے تخت خلافت عطا کیا
الہام ہے کہ میں ہوں ترے ساتھ بالضرور
خوشیاں ہوئی ہیں دشمن ناداں کی پائمال مولا نے توڑ ڈالا ہے سب کبر اور غرور
ہے شجر سایہ دار امامت حضور کی
بیٹھے ہیں شرق و غرب سے آ کر یہاں طیور
چھوڑا نہیں ہمارا ہمارے خدا نے ساتھ اس نور ہی نے سارے اندھیرے کئے ہیں دور
آقا میری دعا ہے سلامت رہو سدا تائید ایزدی سے ہوں دن رات پُر زنور

مکرم احمد منیب صاحب (ربوہ)

اک پرندے کا پر پرواز ہے جی ابھی تک گوش بر آواز ہے
عالم امکان کی پنہائیاں کہہ رہی ہیں صبح کا آغاز ہے
ہے درون ذات میں رس گھولتا کھل چکا ہے اور پھر بھی راز ہے

بیت الذکر پر خدام کی مستقل حفاظتی ڈیوٹیوں کا آغاز

28 مئی 2010 کے سانحہ لاہور کے بعد بیت الذکر میں حضور انور کے ارشاد اور مرکز کی ہدایت کے مطابق خدام کی مستقل ڈیوٹی کا آغاز کر دیا گیا۔ بالخصوص جمعہ، عیدین اور دیگر جماعتی اجتماعات کے موقع پر سالہا سال سے خدام الاحمدیہ کی طرف سے خصوصی حفاظتی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ 28 مئی کے دردناک واقعہ کے فوراً بعد حفاظتی ڈیوٹیوں کا جو نظام رائج کیا گیا اس کے تحت ہر وقت بیت الذکر میں 12 سے 15 خدام موجود رہتے جو کہ چھتوں اور دیگر مختلف مقامات پر حفاظتی ڈیوٹی دیتے تھے۔ کیونکہ 24 گھنٹے خدام بیت الذکر میں ڈیوٹی پر موجود رہتے تھے اس لئے ان کے کھانے پینے کا بھی باقاعدہ انتظام کیا جاتا رہا۔ خدام کی مستقل ڈیوٹیوں کے علاوہ مرکز کی ہدایت کے مطابق بیت الذکر کے چاروں اطراف کی دیواروں کو اونچا کر کے 10 سے 12 فٹ کر دیا گیا اور ان پر ریزر لگوائی گئیں۔ اسی طرح بیت الذکر کے چاروں اطرف CCTV کیمرے لگائے گئے۔ ان

کیمروں کی نگرانی کے لئے 24 گھنٹے خدام کی ڈیوٹی شروع کر دی گئی۔ نماز جمعہ اور عیدین پر چونکہ احباب پورے اسلام آباد بلکہ راولپنڈی سے بھی آتے ہیں۔ اس لئے خصوصی حفاظتی اقدمات کئے جاتے ہیں۔ ہر جمعہ پر حفاظتی انتظامات کے لئے خدام کی بارہ ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔ ان ٹیموں میں مجموعی طور پر 110 سے 130 خدام ڈیوٹی دیتے ہیں۔ حفاظتی اقدامات میں بیت الذکر میں آنے والے تمام احباب کی جامہ تلاشی، موبائل فون گیٹ پر جمع کرنا، پارکنگ ایریا، بیریئرز اور بیت الذکر کے گردونواح کی سڑکوں اور چھت پر حفاظتی ڈیوٹی دینا وغیرہ شامل ہے۔

محترم امیر صاحب کی طرف سے خدام کے اعزاز میں خصوصی دعوت

بیت الذکر اسلام آباد پر سالہا سال سے ڈیوٹیاں دینے والے خدام کے اعزاز میں محترم امیر صاحب کی طرف سے مورخہ 2 اگست 2016 بروز منگل بعد نماز مغرب وعشاء بیت الذکر کے احاطہ میں ایک پرتکلف عشائیہ دیا گیا۔ محترم امیر صاحب نے اس موقع پر حفاظتی ڈیوٹیاں دینے والے خدام کی خدمات کو سراہا۔ اس عشائیے میں قائد صاحب ضلع، ناظم اعلیٰ انصاراللہ سمیت تقریباً ڈیڑھ سو افراد نے شرکت کی۔ اس موقع پر خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے نمایاں خدمات بجالانے والے بعض خدام وانصار کو محترم امیر صاحب کی طرف سے خصوصی انعامات سے نوازا گیا۔

دوروزہ سالانہ اجتماع۔2016

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد کو مورخہ 15 اور 16 اکتوبر 2016 بروز ہفتہ اتوار بیت الذکر میں اپنا دوروزہ سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس اجتماع کے لئے جس کا موضوع ''خلافت'' مقرر کیا گیا تھا کئی دنوں سے تیاریاں جاری تھیں اس مقصد کے لئے بیت الذکر کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور خلفائے احمدیت کے زریں ارشادات پر مشتمل بینرز سے خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ نیز سالانہ اجتماع کے شایان شان ایک خوبصورت سٹیج بھی تیار کیا گیا تھا سیکورٹی خدشات کے باعث اجتماع کو دوحصوں میں تقسیم کیا گیا تھا پہلے روز ضلع اسلام آباد کی کل 21

مجالس میں سے صرف 10 مجالس کے خدام مدعو تھے جبکہ باقی 11 مجالس کے خدام کو اس سے اگلے روز کے پروگراموں میں شرکت کرنا تھی۔ دونوں روز کے پروگراموں میں حاضری بالترتیب 200 اور 250 رہی۔

پروگرام کے مطابق اجتماع کے پہلے روز کی کارروائی ہفتہ کی شام ساڑھے چھ بجے شروع ہوئی اس افتتاحی اجلاس کی صدارت امیر ضلع وشہر مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب نے کی۔ سٹیج پر ان کے ہمراہ قائد ضلع مکرم مبشر احمد فرخ صاحب قائد علاقہ مکرم حامد جلال صاحب اور مربی ضلع مرزا ناصر محمود صاحب بھی تشریف فرما تھے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم ظفر اللہ بھٹی صاحب نے قرآن مجید کی سورۃ نور میں سے آیت استخلاف کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔ جس کے بعد مکرم حامد جلال صاحب قائد علاقہ کی قیادت میں تمام حاضرین نے جن میں خدام و اطفال کے علاوہ کئی انصار بھی شامل تھے کھڑے ہو کر خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا بعد ازاں مکرم عاقب احمد صاحب نے کلام محمود سے منظوم کلام پیش کیا۔ جس کے بعد ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی شب و روز کی مصروفیات بالخصوص جلسہ سالانہ Uk کے ایام میں حضور کی بے پناہ مصروفیات کی کچھ جھلکیاں دکھائی گئیں۔ یہ پروگرام آدھ گھنٹہ کا تھا۔

آج کے اجلاس کے پہلے مقرر مکرم ومحترم مرزا ناصر محمود صاحب مربی ضلع تھے آپ نے سورہ نور کی آیت استخلاف کی تلاوت کے بعد اس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا اور فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خلافت حقہ اسلامیہ کی نشانیاں اور علامات بتائی ہیں محترم مربی صاحب نے خلافت حقہ کے بارے میں احادیث نبویہ، حضرت اقدس مسیح موعود کی بشارت اور خلفائے احمدیت کے ارشادات کے حوالے پیش کرتے ہوئے یہ بات واضح کی کہ ہماری ترقیات خلافت ہی سے وابستہ ہیں اور اس کے لئے ہمیں اپنی جان مال وقت اور عزت کو قربان کرنے کے اپنے عہد کی پاسداری کرتے ہوئے ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور خلیفہ وقت کے ہر حکم کی کماحقہ تعمیل اور اطاعت کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

محترم مربی صاحب کے خطاب کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔ جس میں علمی ریلی اور مختلف امتحانات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں محترم امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔

محترم امیر صاحب کا خطاب

محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں سب سے پہلے اجتماع کے انعقاد اور انتظامات کی تعریف کی۔ اور فرمایا کہ جماعت کی تمام ترقیات دراصل خلافت کی برکات کا ثمر ہے آپ نے اس سلسلہ میں نصرت جہاں سکیم کا بطور خاص ذکر کیا اور فرمایا کہ اس بابرکت سکیم کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے چھ افریقی ممالک کے دورے کے بعد 1970 میں فرمایا تھا جس کے تحت افریقی ممالک میں سکولوں اور ہسپتالوں کا قیام عمل میں آ رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سکیم کے تحت اب سینکڑوں سکول اور ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے بھی اس سکیم کے تحت آٹھ سال (86-1978) مغربی افریقہ کے ملک سیرالیون میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ محترم امیر صاحب نے سلائیڈز کی مدد سے افریقہ میں نصرت جہاں سکیم کے تحت قائم کئے گئے ہسپتالوں اور سکولوں کی کارکردگی کی وضاحت کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ان سکولوں اور ہسپتالوں کی مقبولیت اور نیک نامی کا افریقی ممالک میں بہت چرچا ہے اور یہ سب کامیابیاں خلافت ہی کی برکت سے ہیں۔

خلافت سے وفا کا عہد

بعد ازاں پروگرام کے مطابق محترم امیر صاحب کی قیادت میں تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر خلافت سے وفا کا عہد دہرایا۔ جس کے بعد دعا کے ساتھ یہ اجلاس برخاست ہوا۔ تمام حاضرین کے لئے بیت الذکر کے صحن میں میز کرسیاں لگا کر کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

دوسری نشست۔ اجتماع کے آج کے پروگرام کی دوسری نشست کھانے سے فراغت کے بعد

رات 9 بجے شروع ہوئی۔اس اجلاس کی صدارت مکرم ومحترم اسفند یار منیب صاحب انچارج شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ نے کی ۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ ابرار احمد صاحب نے کی جس کے بعد سوال و جواب کی محفل کا آغاز ہوا۔جس میں مکرم ومحترم اسفند یار منیب صاحب نے حاضرین کے مختلف سوالوں کے جواب دیئے ۔ یہ دلچسپ نشست رات ساڑھے دس بجے اختتام پذیر ہوئی اوراس کے ساتھ ہی اجتماع کے آج کے پروگرام اختتام کو پہنچے

اجتماع کا دوسرا دن۔ اتوار مورخہ 16 اکتوبر 2016 کو اجتماع کے دوسرے روز کے پروگرام کا آغاز صبح ساڑھے ۹ بجے تلاوت قرآن مجید سے ہوا جس کے بعد ایک بار پھر مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوا۔جس میں محترم اسفند یار منیب صاحب نے حاضرین کے سوالوں کے جواب دیئے یہ نشست تقریباً بارہ بجے تک جاری رہی۔ بعدازاں مختصر وقفہ کے بعد اجتماع کا دوسرا سیشن سوا بارہ بجے شروع ہوا۔جس کی صدارت مکرم ومحترم سہیل مبارک شرما صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے کی۔کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم حافظ مبشر احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد تمام حاضرین نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی قیادت میں خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا بعدازاں مکرم صادق احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا جس کے بعد مکرم آصف محمود ملک صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد نے سالانہ کارگزاری رپورٹ پیش کی ۔آپ نے بتایا کہ 19 شہری اور 2 دیہی مجالس کی کل تجنید 781 ہے۔آپ نے مختلف شعبہ جات میں دوران سال کئے گئے کاموں کا مختصر خاکہ پیش کیا۔اس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی جس میں مہمان خصوصی نے مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشنز لینے والے خدام اطفال میں انعامات تقسیم کئے قائد صاحب ضلع کی طرف سے مہمان خصوصی کو بھی شیلڈ پیش کی گئی۔

صدر مجلس کا خطاب۔ مہمان خصوصی مکرم سہیل مبارک شرما صاحب نے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ اس سال شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق مرکز، ضلعی علاقائی اور مجالس کی سطح پر ''خلافت'' کے موضوع پر اجتماعات اور پروگرام منعقد کئے جا رہے ہیں اور آج کا یہ اجتماع بھی اسی سلسلہ کی ایک

کڑی ہے۔خلافت کیا ہے اس کا کیا مقام ہے اور اس کی مکمل اطاعت کی کیا اہمیت ہے؟ یہ بات ہر خادم اور طفل کو ہر وقت ذہن نشین رہنی چاہیے۔آپ نے فرمایا کہ ہم ہر پروگرام میں جان مال وقت اور عزت کی قربانی کرنے اور خلافت کی حفاظت اور اطاعت کا عہد دہراتے ہیں یہ دراصل اس بات کا اقرار اور اعلان ہوتا ہے کہ خلافت سے بڑھ کر ہمارے لئے کوئی چیز مقدم نہیں اور اس کے لئے ہم اپنی جان مال وقت اور عزت غرض ہر پیاری سے پیاری چیز قربان کرنے کو تیار ہیں۔ہمیں اپنے اس عہد کو ہمیشہ مدنظر رکھتے ہوئے خلافت سے اپنے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرنا چاہیے۔آپ نے فرمایا ہمارا یہ ایمان ہے کہ خلافت اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ ہے اور ہماری زندگی کا ہر دن اس بات کا گواہ ہے کہ خلافت احمدیہ سچی اور خدا تعالیٰ کی تائید یافتہ ہے۔خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق ہماری اپنی بقا کیلئے ضروری ہے اور یہ ذاتی تعلق اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم خلیفہ وقت کے ہر حکم اور ارشاد پر کان دھریں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں اس سلسلہ میں یہ بات بہت ضروری ہے کہ خواہ دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے ہمیں حضور کا خطبہ جمعہ سننے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔اسی طرح حضور کے دیگر خطابات سننے میں بھی ہرگز کوئی کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔اس سے ہمارے دنیاوی مسائل بھی خود بخود حل ہو جائیں گے صدر محترم نے فرمایا کہ ہمیں خلافت کی اطاعت کے سلسلہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم کے پاک نمونوں کو مشعل راہ بناتے ہوئے اور اپنے عہد کی پاسداری کرنی چاہیے صدر محترم کا یہ پراثر خطاب تقریباً سوا بجے اختتام کو پہنچا۔جس کے بعد تمام حاضرین نے آپ کی معیت میں ''عہد وفائے خلافت'' دہرایا اس کے بعد دعا ہوئی اور بعد ازاں نماز ظہر وعصر کے لئے وقفہ دیا گیا۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد تمام حاضرین کو گذشتہ روز کی طرح بیت الذکر کے صحن میں بڑے اہتمام کیساتھ ظہرانہ پیش کیا گیا اور اس کے ساتھ ہی خدام الاحمدیہ کا یہ سالانہ اجتماع بخیر وخوبی اختتام کو پہنچا۔

عاملہ 2017 ضلع وقائدین مجالس

صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے سال 2017 کے لئے مکرم مبشر احمد فرخ صاحب کو قائد ضلع اسلام آباد مقرر فرمایا۔قائد ضلع کی عاملہ کے درج ذیل ممبران کی بھی مرکز نے منظوری دی۔

مبشر احمد فرخ	قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد
نیئر احمد ملک	نائب قائد ضلع اول
ناصر حفیظ ملک	نائب قائد ضلع دوم
آصف محمود ملک	نائب قائد ضلع سوم
بلال احمد	معتمد
محمد شعیب ملک	ناظم خدمت خلق
رضوان انعام	ناظم تربیت
خواجہ مبشر احمد	ناظم تعلیم
سید نصیر احمد ناصر	ناظم تربیت نومبائعین
شیخ تصویر الرحمٰن فہیم احمد	ناظم مال
علی اکبر احمد	ناظم عمومی
عدنان سعید	ناظم صحت جسمانی
احتشام عمیر	ناظم وقار عمل
عطاء العزیز	ناظم صنعت وتجارت
شہزاد احمد ساہی	ناظم اصلاح وارشاد
مرزا کرشن احمد	ناظم تجنید
مبشر احمد خاکی	ناظم اشاعت
عبد العلی خاکی	محاسب
ملک کامران انور	ناظم تحریک جدید
طاہر عمر ملک	ناظم امور طلبائ
شیخ نصیر الرحمٰن	ناظم اطفال

مجیب الرحمٰن وڑائچ مربی اطفال

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد کے تحت مثالی وقارعمل

مورخہ 18 دسمبر 2016 بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام احمدیہ قبرستان H-9 میں پہلا ضلعی مثالی وقار عمل کیا گیا۔ اس وقار عمل کو کامیاب بنانے کے لئے بھر پور تیاری کی گئی تھی اور قائدین مجالس کے ذریعہ تمام خدام کو اس کی تحریری اطلاع دی گئی تھی۔ وقار عمل کے لئے درکار تمام ضروری سامان ایک وین کے ذریعہ بیت الذکر سے قبرستان پہنچایا گیا۔ مقررہ تاریخ کو صبح سوا دس بجے نائب قائد صاحب اول ضلع اسلام آباد نے دعا کے ساتھ وقار عمل کا آغاز کیا۔

قبروں کی صفائی۔ قبرستان میں موجود تمام قبروں کی صفائی کی گئی اور قبروں سے گھاس اور جڑی بوٹیوں کا صفایا کیا گیا اور نئی تیار ہونے والی قبروں میں ریت ڈالا گیا۔

گھاس کی کٹائی۔ خالی پلاٹس میں اگنے والی گھاس اور جڑی بوٹیاں تلف کی گئیں پتھروں اور کچرے کو اٹھا کر قبرستان کے باہر ایک مقررہ جگہ پر پھینکا گیا۔

فٹ پاتھ کی صفائی۔ فٹ پاتھ اور اس سے ملحق گڑھوں میں اگنے والی گھاس کاٹی گئی۔

سیکیورٹی انتظامات۔ وقار عمل میں حصہ لینے والے خدام کی سیکیورٹی کے لئے آٹھ خدام خصوصی حفاظتی ڈیوٹی پر موجود رہے ان کے علاوہ دو خدام ہنگامی صورت حال میں فرسٹ ایڈ کی فراہمی کے لئے موجود تھے۔ چنانچہ 4 خدام کو فرسٹ ایڈ فراہم کی گئی۔ حاضری:۔ مجموعی طور پر 18 مجالس کے 194 خدام نے مثالی وقار عمل میں حصہ لیا وقار عمل صبح دس بجے سے اڑھائی بجے تک جاری رہا اختتام پر تمام خدام کو ظہرانہ پیش کی گیا۔

بیوت الذکر میں وقارعمل۔ تین مجالس مجلس سلام اسلام آباد مجلس پنڈ بیگوال اور مجلس ملوٹ نے بالترتیب 25,24 اور 26 دسمبر 2016 کو بیت الذکر میں وقار عمل کئے۔

لجنہ اماءاللہ اسلام آباد

اسلام آباد کے خوبصورت شہر کی تعمیر اور اس کی آبادکاری شروع ہوئی تو اس وقت سے ہی احمدی گھرانوں کی منتقلی کیساتھ یہاں جماعت قائم ہوئی اور ذیلی تنظیموں کے قیام کے لئے بھی کوششیں شروع ہوئیں۔-196869 صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (چھوٹی آپا) کی ہدایت پر صدر لجنہ اماءاللہ راولپنڈی سیدہ زبیدہ مقبول صاحبہ نائب صدر سلیمہ انور صاحبہ اور جنرل سیکرٹری، بشریٰ پروین صاحبہ اسلام آباد آئیں اور یہاں لجنہ کا نظام قائم کیا اور محترمہ مقصودہ قریشی صاحبہ کو صدر مقرر کیا۔ لجنہ اسلام آباد 81-1980 تک ضلع راولپنڈی کی ایک مجلس رہی۔

لجنہ اماءاللہ اسلام آباد کا قیام۔۔بیگم قریشی نورالحسن صاحبہ پہلی صدر لجنہ

صدر لجنہ محترمہ مقصودہ اختر قریشی صاحبہ بیگم قریشی نورالحسن صاحب اور محترمہ امتہ السلام صاحبہ بیگم چوہدری حشمت علی صاحب نے مرکز کی منظوری اور ہدایت کے تحت لجنہ اماء اللہ کو منظم کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اس ٹیم میں محترمہ امتہ الرحمن پراچہ صاحبہ کو جنرل سیکرٹری، محترمہ ساجدہ شریف صاحبہ کو سیکرٹری مال محترمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ کو سیکرٹری تعلیم اور محترمہ رقیہ سنوری صاحبہ کو سیکرٹری ناصرات کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

محترمہ مقصودہ اختر قریشی صاحبہ کی اسلام آباد سے لاہور روانگی اور نئی صدر لجنہ کی نامزدگی

1972 میں بیگم محترمہ مقصودہ اختر قریشی صاحبہ کے اسلام آباد سے لاہور منتقل ہونے کی وجہ سے ان کی جگہ محترمہ امتہ الکریم لطیف صاحبہ صدر لجنہ اسلام آباد نامزد ہوئیں۔ محترمہ امتہ السلام صاحبہ بیگم چوہدری حشمت علی صاحب نے ان کی معاونت کی۔ محترمہ امتہ الرحمن پراچہ صاحبہ اور محترمہ ساجدہ شریف صاحبہ نے بالترتیب ان کے ساتھ بطور جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری مال کام کیا۔ محترمہ امتہ الکریم

لطیف صاحبہ نے اپنی کارکنات کے تعاون سے تقریباً دس سال تک لجنہ کے کام کو خلفائے احمدیت کے ارشادات وہدایت کی روشنی اور مرکز کے لائحہ عمل کے مطابق آگے بڑھایا۔ٹرانسپورٹ کی مشکلات ٹیلی فون کی سہولت کے فقدان اور مالی وسائل کی کمی کے باجود لجنہ اماء اللہ کی عہدیداران اور ممبرات بڑی فعال رہیں۔کام بڑے منظم اور احسن طریقے سے ہوتا رہا۔اجلاسات میں حاضری اور چندہ جات میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔رسالہ ''مصباح'' کی خریداری میں اضافہ ہوا۔جماعت اور لجنہ کی تحریکات میں باقاعدہ حصہ لیا جاتا رہا۔ربوہ میں ہونیوالے تقریباً ہر تربیتی پروگرام اور تعلیم القرآن کلاس میں شمولیت ہوتی رہی اور وہاں سے سندات خوشنودی لجنہ اسلام آباد کے حصہ میں آنے لگیں۔ اُس وقت تک لجنہ اماء اللہ اسلام آباد کے 6 حلقہ جات تھے۔یہ حلقہ جات G-6 ,G-7 ,G-8, F-6, F-7, اور F-8 پر مشتمل تھے۔

مجلس عاملہ کی دوبارہ تشکیل

1980 میں جب صدر صاحبہ لجنہ نے اپنی عاملہ دوبارہ تشکیل دی تو مکرمہ عابدہ محمود صاحبہ کو جنرل سیکرٹری اور مکرمہ ساجدہ شریف صاحبہ کو سیکرٹری مال مقرر کیا۔لجنہ اسلام آباد کی تنظیم اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی فعال ہو چکی تھی۔جمعہ کے اجتماعات،جلسہ سیرت النبی یوم مصلح موعود اور دیگر جماعتی تقریبات میں جوش وخروش سے حصہ لیا جاتا رہا۔اسلام آبا کا شہر مسلسل بڑھ رہا تھا اور احمدیوں کی تعداد میں اضافہ ہورہا تھا۔نئے نئے احمدی احباب اسلام آباد میں آکر آباد ہونے شروع ہو گئے تو لجنہ اماءاللہ کا کام بھی وسیع ہونا شروع ہو گیا۔

محترمہ ڈاکٹر امتہ الحفیظ خیر البشر صاحبہ کا انتخاب بطور صدر لجنہ

1982 میں محترمہ ڈاکٹر امتہ الحفیظ خیر البشر صاحبہ کا انتخاب بطور صدر ہوا ان کی عاملہ میں محترمہ سلیمہ انور صاحبہ نے جنرل سیکرٹری محترمہ بشریٰ داؤد صاحبہ نے سیکرٹری مال کی حیثیت سے کام کیا۔ان کی کوششوں سے باقاعدہ مجلس عاملہ لجنہ کا قیام وجود میں آیا۔پورے اسلام آباد کو لجنہ کے 8

حلقوں میں تقسیم کیا گیا۔ جو بعد میں 13 تک پہنچ گئے۔ ہر حلقہ میں صدر و سیکرٹری مقرر کی گئیں۔ مرکزی مجلس عاملہ کی اس وقت 22 ممبرات تھیں جن کے ذمہ مختلف شعبہ جات تھے۔ ہر شعبہ میں قواعد و ضوابط کے مطابق کام شروع ہوا اور ہر حلقہ میں ہر ماہ دو اجلاس اور مرکزی اجلاس ماہانہ بیت الذکر میں ہونا شروع ہوا۔ جس کی رپورٹ ہر ماہ کی 5 تاریخ سے 7 تاریخ تک مرکز کو بھجوائی جاتی رہی۔ اس نظام سے یہ فائدہ ہوا کہ کام کرنے والی خواتین زیادہ ہوگئیں اور ہر عہدیدار اپنی ذمہ داری کو نہایت ہی احسن طریقہ سے سرانجام دینے لگی۔ خلیفہ وقت کی طرف سے جو بھی احکامات، تحریکات جاری ہوتیں، ان میں لجنہ بھرپور حصہ لیتی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ چندہ بیرون مشن کی تحریک پر لجنہ اسلام آباد تمام دنیا کی لجنات میں دوسرے نمبر پر رہی جس کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جلسہ سالانہ انگلستان 1985 کے موقع پر فرمایا۔ 1986 میں دو مقامات یعنی پنڈ بیگوال اور چک شہزاد کی لجنہ کو اسلام آباد کی تجنید میں شامل کیا گیا۔ اور وہاں لجنہ کی تنظیم قائم کی گئی۔ ناصرات کی تربیت پر بھی خاص توجہ دی جاتی رہی۔ تربیتی کلاسز ہر حلقہ میں اور پھر مرکزی طور پر بھی لگائی گئیں جن میں پنڈ بیگوال کی ناصرات نے بھی حصہ لیا۔ نومبر 1988 میں ربوہ میں پاکستان کے تمام اضلاع سے بہترین بچیوں کو بلا کر ان کا مقابلہ کروایا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امتہ الشکور ارم بنت محترم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب تیسرے نمبر پر آئیں۔ اس بچی کو انعام اور سند سے حضرت چھوٹی آپا صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ نے اپنے دست مبارک سے نوازا۔ لجنہ اماء اللہ اسلام آباد نے مرکز میں ہونے والی کھیلوں میں بھی حصہ لیا اور ایک سال تو سات کھلاڑی ممبرات گئیں اور ساتوں ہی انعام لے کر آئیں الحمد اللہ۔ 1989 میں گیارہ بچیوں نے کھیلوں میں حصہ لیا۔

محترمہ ممتاز منور صاحبہ کی بطور قائمقام صدر لجنہ نامزدگی اور انتخاب

محترمہ ڈاکٹر امتہ الحفیظ خیر البشر صاحبہ 1989 میں نقل مکانی کر کے کینیڈا تشریف لے گئیں۔ ان کے بعد محترمہ ممتاز منور صاحبہ نے قائمقام صدر کا کام سنبھالا اور بعد میں آپ جنوری 1990 میں انتخابات کے بعد صدر منتخب ہوئیں۔ ان کے ساتھ راضیہ جاوید صاحبہ نے بطور جنرل سیکرٹری کام کیا۔

ممتاز منور صاحبہ نے تین سال تک نہایت محنت، جانفشانی اور دلجمی سے کام کو آگے بڑھایا۔

محترمہ زبیدہ ناہید صاحبہ بیگم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب بطور صدر لجنہ

مئی 1993 میں محترمہ زبیدہ ناہید صاحبہ بیگم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدر منتخب ہوئیں۔ آپ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ایک رفیق خاص حضرت قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی کی صاحبزادی تھیں۔ ان کے ساتھ محترمہ سیدہ ذاکرہ ناصر صاحبہ نے بطور نائب صدر اور محترمہ نسیم رفیق صاحبہ نے بطور جنرل سیکرٹری کام کیا۔ مسز بشیر صاحبہ دوسری مرتبہ بھی صدر منتخب ہوئیں اور مارچ 1998 میں آپ کے صدر لجنہ اسلام آباد کا چارج محترمہ سیدہ ذاکرہ صاحبہ کو دیا مسز ڈاکٹر بشیر صاحب کے ساتھ کام کرنے والوں میں مکرمہ نادیہ سلام اور بیگم ظفر اعوان صاحبہ پیش پیش تھیں۔ انکی صدارت میں مزید 6 حلقہ جات کا اضافہ ہوا جو سیکٹرز F-11,F-10,G-10,G-9 میں واقع تھے۔ لجنہ کے کام کی وسعت کے پیش نظر اسلام آباد کو 4 قیادتوں میں تقسیم کیا گیا۔ یعنی شرقی، غربی، شمالی اور جنوبی۔ ہر قیادت پر ایک نگران مقرر کی گئی۔ محترمہ زبیدہ ناہید صاحبہ کے دور میں لجنہ اسلام آباد کو ہر سال مرکز سے حسن کارکردگی کی شیلڈ ملتی رہی۔ اکتوبر 1993 مجلس مشاورت کے موقع پر محترمہ چھوٹی آپا مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ پاکستان نے آپ کو شلیڈ دیتے ہوئے فرمایا ''اسلام آباد جاگ رہا ہے''

محترمہ سیدہ ذاکرہ ناصر صاحبہ صدر لجنہ ضلع اسلام آباد

1998 سے سیدہ ذاکرہ ناصر صاحبہ صدر لجنہ ضلع اسلام آباد کی حیثیت سے خدمت بجا لا رہی ہیں محترمہ نسیم رفیق صاحبہ نے بطور جنرل سیکرٹری 2003 تک کام کیا۔ 2003 میں ان کو نائب صدر مقرر کیا گیا اور جنرل سیکرٹری کا کام محترمہ شگفتہ عزیز صاحبہ نے سنبھال لیا۔ محترمہ نسیم رفیق صاحبہ 2006 سے 2011 تک صدر لجنہ اسلام آباد رہیں اور آجکل محترمہ شگفتہ عزیز صاحبہ صدر لجنہ ہیں جبکہ محترمہ نسیم رفیق صاحبہ نائب صدر ضلع کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

اسلام آباد شہر میں لجنہ کے اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے 32 حلقہ جات ہیں۔ ہر حلقہ کی ایک

صدر ہے جس کی اپنی مجلس عاملہ ہے۔صدر کی عاملہ میں تقریباً 25 عہدیدار شامل ہیں۔اسی طرح نگران قیادت جن کی نگرانی میں اوسطاً 7-6 حلقہ جات آتے ہیں نے بھی کام کو مؤثر رنگ میں سرانجام دینے کے لئے شعبہ جات تربیت، دعوت الی اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے شعبہ جات کی سیکرٹریان مقرر کی ہوئی ہیں۔

اسلام آباد کی ابتدائی ممبرات لجنہ اماءاللہ ایک نظر میں

(لجنہ کی تنظیم کے قیام سے لے کر اب تک اسلام آباد میں جن خواتین کو نمایاں خدمت بجا لانے کی توفیق ملی ان میں سے چند ایک کے نام معلوم ہو سکے ہیں جو یہ ہیں)

محترمہ مقصودہ صاحبہ بیگم قریشی نورالحسن صاحب مرحومہ صدر لجنہ اماءاللہ اسلام آباد

محترمہ امتہ الرحمن پراچہ صاحبہ	جنرل سیکرٹری
محترمہ بشریٰ صادقہ پراچہ صاحبہ مرحومہ	سیکرٹری تعلیم
محترمہ امتہ السلام صاحبہ بیگم حشمت علی صاحب	سیکرٹری خدمت خلق
محترمہ ساجدہ شریف صاحبہ	سیکرٹری مال
محترمہ رقیہ زرینہ صاحبہ مرحومہ	سیکرٹری ناصرات
محترمہ جمیلہ صاحبہ بیگم عبدالخالق صاحب	محترمہ بیگم کاظم صاحب
محترمہ بیگم چوہدری عبدالحق ورک صاحب	امیر جماعت اسلام آباد
محترمہ بیگم چغتائی صاحبہ	محترمہ بیگم ریحان صاحبہ
محترمہ بیگم نواب دین ٹھیکیدار صاحب	محترمہ دختر نواب دین ٹھیکیدار صاحب
محترمہ شگفتہ صاحبہ	محترمہ بیگم ڈاکٹر عبدالباری صاحب
محترمہ بیگم یمین المیامن صاحب	محترمہ بیگم دلشاد احمد صاحب
محترم بیگم ارشاد احمد صاحب	محترمہ بیگم محمد علیم الدین صاحب
محترمہ بیگم یوائے مخدوم صاحب	

محترمہ بیگم ضیاء الحق صاحب (ڈھاکہ والے)

محترمہ ناصرہ صاحبہ بیگم عبدالحمید ڈوگر صاحب محترمہ بیگم ملک عبدالحق صاحب

محترمہ امتہ المصور صاحبہ دختر ملک عبدالحق صاحب محترمہ مبارکہ سنوری صاحبہ

محترمہ بیگم پیر صلاح الدین صاحب

محترمہ امتہ النصیر صاحبہ دختر پیر صلاح الدین صاحب

محترمہ قرۃ العین صاحبہ دختر پیر صلاح الدین صاحب

محترمہ امتہ البصیر شہلا صاحبہ دختر پیر صلاح الدین صاحب

محترمہ والدہ شیخ طیب علی صاحب

محترمہ طاہرہ صاحبہ ہمشیرہ شیخ طیب علی صاحب

محترمہ والدہ یوائے مخدوم صاحب محترمہ ریحانہ بیگم صاحبہ

محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ

محترمہ نصرت صاحبہ بیگم سعید احمد اعوان صاحب

محترمہ طاہرہ دختر سعید احمد اعوان صاحب

محترمہ سیدہ نسیم مجید صاحبہ۔ لجنہ اماء اللہ اسلام آباد کی بہت محنتی اور فعال رکن تھیں۔ آپ نے شعبہ صنعت و دستکاری کی سیکرٹری کی حیثیت سے 1983 سے 1991 تک کام کیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس عرصہ میں لجنہ اسلام آباد نے مرکز میں منعقدہ سالانہ نمائش میں انعامات حاصل کئے۔

ممبران عاملہ لجنہ اماء اللہ ضلع اسلام آباد

(سال 16-2015)

مکرمہ سیدہ ذاکرہ ناصر صاحبہ صدر لجنہ ضلع

مکرمہ نسیم رفیق صاحبہ نائب صدر لجنہ ضلع

مکرمہ سیدہ شگفتہ عزیز صاحبہ	صدر لجنہ شہر اسلام آباد
مکرمہ ذکیہ لطیف صاحبہ	نائب صدر لجنہ شہر اسلام آباد
مکرمہ صفیہ رحمن صاحبہ	جنرل سیکرٹری
مکرمہ ڈاکٹر ملیحہ منصور صاحبہ	سیکرٹری مال
مکرمہ نازش ملک صاحبہ	محاسبہ مال
مکرمہ فوزیہ رضوان صاحبہ	سیکرٹری اصلاح وارشاد
مکرمہ لبنیٰ مطہر صاحبہ	سیکرٹری تربیت
مکرمہ امتہ البصیر شہلا صاحبہ	سیکرٹری تعلیم
مکرمہ نسرین حمید صاحبہ	سیکرٹری اشاعت
مکرمہ طیبہ منصور صاحبہ	سیکرٹری واقفات نو
مکرمہ امتہ النصیر صاحبہ	سیکرٹری تجنید
مکرمہ لبیبہ شمس صاحبہ	سیکرٹری ناصرات
مکرمہ ساجدہ شریف صاحبہ	سیکرٹری تحریک جدید
مکرمہ خالدہ اقبال صاحبہ	سیکرٹری نومبائعات
مکرمہ نسیم رفیق صاحبہ	سیکرٹری خدمت خلق
مکرمہ آصفہ نواز صاحبہ	سیکرٹری صحت جسمانی
مکرمہ نازش ملک صاحبہ	سیکرٹری صنعت ودستکاری
مکرمہ ساجدہ انتصار صاحبہ	سیکرٹری وقف جدید

نگران قیادت غربی ا

نگران قیادت غربی 1	محترمہ نبیلہ طاہر صاحبہ
نائب نگران قیادت غربی 1	محترمہ ساجدہ انتصار صاحبہ

صدران حلقہ جات قیادت غربی 1

مکرمہ امتہ الباسط سہیل صاحبہ	صدر حلقہ G-9-1-2
مکرم بشریٰ اطہر صاحبہ	صدر حلقہ G-9/2-3
مکرمہ امتہ القیوم صاحبہ	صدر حلقہ G-10/1-2
مکرمہ وجیہہ خلیل صاحبہ	صدر حلقہ G-10/3-4
مکرمہ عطیہ فاتح صاحبہ	صدر حلقہ G-11/1-4
مکرمہ ذکیہ ناصر صاحبہ	صدر حلقہ G-11/2-3
مکرمہ آمنہ طیبہ صاحبہ	صدر حلقہ G-13/14/15

نگران قیادت غربی II

نگران قیادت	مکرمہ صباحت حفیظ صاحبہ
نائب نگران	مکرمہ نعیمہ ناصر صاحبہ

صدران حلقہ جات

مکرمہ عظمیٰ نقی صاحبہ	صدر حلقہ F-10
مکرمہ شاہین کوثر صاحبہ	صدر حلقہ F-11
مکرمہ آنسہ باری صاحبہ	صدر حلقہ E-11

قیادت شرقی

نگران قیادت	مکرمہ ناہید نصیر صاحبہ
نائب نگران	مکرمہ سعدیہ خالد صاحبہ

صدرران حلقہ جات

مکرمہ درثمین صاحبہ	صدر حلقہ F-6/7

مکرمہ سارہ نعیم صاحبہ	صدر حلقہ F-8
مکرمہ سعدیہ محمد صاحبہ	صدر حلقہ G-6
مکرمہ راشدہ فہیم صاحبہ	صدر حلقہ بہارا کہو
مکرمہ نسرین شاہد صاحبہ	صدر حلقہ مارگلہ ٹاؤن

قیادت شمالی

نگران قیادت	مکرمہ قدسیہ ظہور صاحبہ
نائب نگران	مکرمہ سعدیہ عثمان صاحبہ

صدران حلقہ جات

مکرمہ عابدہ سلطانہ ظفر صاحبہ	صدر حلقہ G-7
مکرمہ سعدیہ عثمان صاحبہ	صدر حلقہ G-8
مکرمہ صداقت ذاہد صاحبہ	صدر حلقہ عرفان آباد
مکرمہ جمیلہ حفیظ صاحبہ	صدر حلقہ شہزاد ٹاؤن

قیادت جنوبی.I

نگران قیادت	مکرمہ نگہت ضیاء صاحبہ
نائب نگران	مکرمہ ناصرہ منیر صاحبہ

صدران حلقہ جات

مکرمہ فاخرہ حامد صاحبہ	صدر حلقہ I-8/1-4
مکرمہ نازش ملک صاحبہ	صدر حلقہ I-8/2-3
مکرمہ منصورہ ظہیر صاحبہ	صدر حلقہ I-9
مکرمہ شمشاد باجوہ صاحبہ	صدر حلقہ I-10/2

مکرمہ امتہ النصیر صاحبہ صدر حلقہ I-10/1

قیادت جنوبی 2

نگران قیادت	مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ
نائب نگران	مکرمہ ثوبیہ نعیم صاحبہ

صدران حلقہ جات

مکرم امتہ النصیر صاحبہ	صدر حلقہ غوری ٹاؤن
مکرمہ شگفتہ مبشر صاحبہ	صدر حلقہ GHS
مکرمہ امینہ بشیر صاحب	صدر حلقہ پاکستان ٹاؤن
مکرمہ سعدیہ ظفر صاحبہ	صدر حلقہ PWD
مکرمہ فرخ منور صاحبہ	صدر حلقہ ماڈل ٹاؤن (ہمک)

بعض فعال عہدیدارات کی بیرون ملک ہجرت۔ لجنہ اماء اللہ اسلام آباد کی مرکزی عاملہ کی کچھ ممبرات پچھلے چند سالوں میں اسلام آباد سے نقل مکانی کر گئیں ہیں جن میں سیکرٹری تعلیم جاویدہ خاور صاحبہ ریٹائرڈ ہونے کے بعد یہاں سے چلی گئیں۔ان کے بعد محترمہ وسیمہ اپل صاحبہ نے کام شروع کیا مگر چند سال بعد وہ بیرون ملک منتقل ہو گئیں۔محترمہ ذکیہ لطیف صاحبہ نے سیکرٹری تعلیم کا عہدہ سنبھالا۔ نائب صدر بننے کے بعد ان کی جگہ محترمہ شہلا شبیر صاحبہ سیکرٹری تعلیم ہیں۔سیکرٹری خدمت خلق محترمہ بشریٰ اکرام صاحبہ بھی بیرون ملک چلی گئیں۔سیکرٹری مال بشری داؤد صاحبہ بہت لمبا عرصہ کام کرنے کے بعد بیرون ملک منتقل ہو گئیں۔ اب ڈاکٹر ملیحہ انجم صاحبہ سیکرٹری مال ہیں۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد مکرمہ بشریٰ توقیر صاحبہ بھی بیرون ملک چلی گئیں۔سیکرٹری ناصرات مکرمہ ساجدہ ایوب بھی شفٹ ہو گئیں۔

لجنہ اماء اللہ اسلام آباد کی تاریخ ایک نظر میں

سال 1969

19 اکتوبر کو سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ کے موقع پر ربوہ میں دینی معلومات کے آل پاکستان مقابلہ میں اسلام آباد کی امتہ الرحمن پراچہ صاحبہ نے اول پوزیشن حاصل کی ۔☆۔مجموعی حسن کار کردگی کے لحاظ سے لجنہ اماء اللہ اسلام آباد نے پاکستان بھر میں سوم پوزیشن حاصل کی ۔

(تاریخ لجنہ جلد سوم صفحہ 95-594)

سال 1970

مرکز میں منعقدہ سالانہ صنعتی نمائش میں محترمہ امتہ الرحمن پراچہ صاحبہ نے چارسوتی کام میں اول انعام حاصل کیا۔☆۔شعبہ تعلیم کے تحت لجنہ اسلام آباد نے پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا اہتمام کیا۔☆۔لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقدہ سالانہ اجتماع میں تقریری مقابلہ معیار دوم میں اسلام آباد کی شگفتہ اسلام نے اول اور امتہ النصیر نے سوم پوزیشن حاصل کی ۔جبکہ عربی تقریری مقابلہ میں اسلام آباد بشریٰ صادقہ صاحبہ نے اول پوزیشن حاصل کی ۔ دینی معلومات کے مقابلہ میں اسلام آباد کی ٹیم نے دوسری پوزیشن حاصل کی ۔☆۔اس سال مجموعی حسن کارکردگی کے لحاظ سے لجنہ اسلام آباد نے تیسری پوزیشن حاصل کی ۔(تاریخ لجنہ جلد سوم صفحہ 64-663)

سال 1971

اس سال مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے لجنہ اسلام آباد پورے پاکستان میں سوم رہیں ۔☆۔ سالانہ اجتماع منعقدہ 9 اکتوبر کے موقع پر مقابلہ مضمون نگاری معیار اول میں اسلام آباد کی امتہ الرحمن پراچہ نے اول پوزیشن حاصل کی ۔جبکہ مصباح کی خریداری بڑھانے میں اسلام آباد نے دوسرا انعام حاصل کیا۔تقریری مقابلہ معیار دوم میں اسلام آباد کی شگفتہ اسلام دوم رہیں ۔جبکہ عربی تقریری مقابلہ

میں بشریٰ صاحبہ سوم رہیں۔ (تاریخ لجنہ جلد سوم صفحہ 704)

سال 1972

اس سال حسن کارکردگی کے لحاظ سے لجنہ اسلام آباد پورے پاکستان میں اول رہی اور اسے ’’نشان ظفر‘‘ عطا کیا گیا۔

☆۔جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر لجنہ مرکزیہ کی طرف سے منعقدہ صنعتی نمائش میں لجنہ اسلام آباد نے درج ذیل دو انعام حاسل کئے۔کروشیا:مقصودہ احمد صاحبہ اپلیک ورک:نصرت اعوان صاحبہ۔

(تاریخ لجنہ جلد چہارم)

سال 1973

لجنہ اسلام آباد نے مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے شہری لجنات میں پانچویں پوزیشن حاصل کی جبکہ ناصرات الاحمدیہ نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔☆۔شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقدہ امتحان معیار دوم میں اسلام آباد کی شگفتہ منیر نے سوم پوزیشن حاصل کی۔☆۔سالانہ اجتماع منعقدہ نومبر میں ناصرات الاحمدیہ معیار سوم کے مقابلہ میں اسلام آباد کی امتہ الجمیل صاحبہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔جبکہ مضمون نگاری کے معیار اول کے مقابلہ میں شگفتہ اسلام نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔☆۔سال لجنہ اسلام آباد کا سالانہ اجتماع 21اکتوبر کوصدر صاحبہ لجنہ کی قیام گاہ پر منعقد ہوا اس موقع پر صدر لجنہ کا انتخاب عمل میں آیا اور محترمہ مقصودہ اختر صاحبہ بیگم قریشی نور الحسن صاحب کو دوبارہ صدر منتخب کیا گیا۔

سال 1974

لجنہ اسلام آباد کی صدر محترمہ مقصود اختر صاحبہ اپنے شوہر مکرم قریشی نور الحسن صاحب کے تبادلہ کی وجہ سے اسلام آباد سے لاہور چلی گئیں ان کی جگہ صدر لجنہ محترمہ امتہ الکریم لطیف صاحبہ منتخب ہوئیں۔ ☆۔شعبہ تعلیم میں مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے لجنہ اسلام آباد پاکستان بھر میں دوم رہیں۔☆۔لجنہ

اسلام آباد کے زیر اہتمام تربیتی کلاس منعقد کی گئی۔ اس کے علاوہ سیرت النبی، یوم مصلح موعود اور یوم مسیح موعود پر جلسے بھی منعقد کئے گئے۔

سال1976

شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقدہ امتحان کے معیار دوم میں اسلام آباد کی ریحانہ نسرین صاحبہ دوم رہیں۔ ☆۔27 مئی کو لجنہ کے زیر اہتمام یوم خلافت کا جلسہ منایا گیا۔

سال1977

فضل عمر درس القرآن کلاس منعقدہ جون جولائی کے امتحان میں معیار اول میں اسلام آباد کی محترمہ شگفتہ منیر صاحبہ اول آئیں۔

سال1978

سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ منعقدہ اکتوبر کے معیار اول کے تقریری مقابلہ میں اسلام آباد کی یمنٰی صائمہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی جبکہ مقابلہ ذہانت معیار دوم میں فرحت ہاشمی اول رہیں۔

سال1979

محترم امتہ الکریم لطیف صاحبہ ایک بار پھر صدر صدر اسلام آباد منتخب ہوئیں۔ اس سال کل تعداد ممبرات 120 اور کل حلقہ جات 4 تھے۔

☆۔سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ منعقدہ اکتوبر کے موقع پر مقابلہ دینی معلومات معیار دوم میں اسلام آباد کی بشریٰ صائمہ نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ مقابلہ پیغام رسانی میں اول آنے والی ٹیم میں اسلام آباد کی دو ناصرات برلاس اور بشریٰ صائمہ شامل تھیں۔

سال1980

دوران سال مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے لجنہ اسلام آباد سوم رہی۔ ☆۔مصباح کی خریداری اور چندہ بڑھانے کی تحریک میں لجنہ اسلام آباد دوم رہی۔

سال 1981

سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ منعقدہ اکتوبر کے موقع پر حفظ قرآن معیار دوم کے مقابلہ میں اسلام آباد کی عابدہ رفیق نے دوم پوزیشن حاصل کی۔

لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام اہم تقاریب

سال 2009

25 جنوری 2009 اجلاسات عام برائے موصیان اور موصیات، سیکرٹری مجلس کار پرداز صاحبزادہ مرزا عبدالصمد صاحب نے خطاب فرمایا۔ لجنہ کی حاضری 126 رہی۔

☆۔ یکم فروری 2009 میٹنگ منصوبہ بندی کمیٹی ایوان توحید راولپنڈی میں ہوئی۔ صدر لجنہ ضلع اسلام آباد نے نمائندگی کی۔

☆۔ مارچ میں مجلس مشاورت ربوہ منعقد ہوئی صدر لجنہ اماء اللہ ضلع نے شرکت کی۔

☆۔ 5 جولائی میٹنگ منصوبہ بندی کمیٹی بیت الذکر اسلام آباد راولپنڈی، اٹک، ہزارہ، چکوال، مردان، مظفر آباد اور پشاور کی نمائندوں کے علاوہ صدر لجنہ ضلع صدر شہر اور سیکرٹری دعوت الی اللہ نے بھی شرکت کی۔

☆۔ 23 اگست سالانہ اجتماع ناصرات منعقد کیا گیا۔

☆۔ یکم اکتوبر عہدیداران لجنہ کا دورہ مرکز ہوا جس میں صدر لجنہ ضلع اور مرکزی سیکرٹری نے شرکت کی۔

☆۔ ستمبر میں شہر میں حلقہ جات کے انتخابات اور صدر لجنہ شہر کا بھی انتخاب ہوا۔ محترمہ نسیم رفیق صاحبہ دوسری بار صدر منتخب ہوئیں۔

☆۔ 31 اکتوبر مجلس شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان ربوہ میں صرف ایک روز کے لئے منعقد ہوئی۔ صدر ضلع اور 5 نمائندگان نے شرکت کی۔

☆۔تجنید سال 31 اکتوبر 2009 تا یکم 2010 اسلام آباد شہر 1176 ملوٹ 21 بیگوال 123 ضلع اسلام آباد 1322

سال 2010

☆۔فروری میں چاروں قیادتوں میں لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات ہوئے۔

☆۔31 جنوری کو ایوان توحید راولپنڈی میں منصوبہ بندی کمیٹی کی میٹنگ ہوئی جس میں صدر لجنہ شہر اور سیکرٹری دعوت الی اللہ نے شرکت کی۔

☆۔فروری میں بیت الذکر میں دستکاری کی نمائش اور کھیلوں کا پروگرام ہوا۔

☆۔5-6 مارچ سالانہ علمی ریلی ربوہ میں ہوئی 5 ممبرات نے فائنل مقابلہ جات میں 2 اول 2 دوم اور 2 چہارم انعامات حاصل کئے۔

☆۔25 اپریل واقفات نو کا سالانہ اجتماع محترمہ لبنیٰ صاحبہ بیگم سید قمر سلیمان صاحب نے صدارت کی۔حاضری 60 رہی۔

☆۔یکم جولائی AACP کی ورکشاپ منعقدہ بیت الذکر میں لجنہ کی نمائندہ نے بھی شرکت کی۔

☆۔2 مئی سالانہ اجتماع ضلع منعقد ہوا 480 لجنہ ناصرات اور 50 بچے شامل ہوئے۔

☆۔27 مئی جلسہ یوم خلافت پر حاضری 209 رہی۔

☆۔25 جولائی کلاس داعیان لجنہ،خدام و انصار نے شرکت کی مرکزی نمائندہ مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب نے خطاب فرمایا۔

☆۔7 نومبر مجلس شوریٰ لجنہ پاکستان ربوہ میں لجنہ اسلام آباد کی نمائندگان نے بھی شرکت کی۔

سال 2011

☆۔12 مارچ مرکز کی ہدایت پر امتحانات میں اول،دوم اور سوم آنے والوں کی تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔حقیقۃ الوحی میں 90 فیصد سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والی خواتین کو خصوصی

☆۔16اکتوبر دورہ پنڈ بیگوال ملوٹ برائے انتخابات بشریٰ صدیقی صدر لجنہ پنڈ بیگوال اور راحت پروین صاحبہ صدر ملوٹ منتخب ہوئیں۔

☆۔دسمبر مجلس شوریٰ لجنہ پاکستان ربوہ، صدر ضلع نے شرکت کی۔

سال2014

☆۔23فروری جلسہ یوم مصلح موعود E-11 میں ہوا۔

☆۔23مارچ اجتماع ناصرات قیادت جنوبی ہوا۔

☆۔24اپریل سالانہ کھیلیں ناصرات بیت الذکر اسلام آباد میں ہوئیں۔تعداد ناصرات 95رہی۔

☆۔24جولائی لجنہ اماءاللہ اسلام آباد کا سالانہ اجتماع ہوا۔حاضری 137 رہی۔

☆۔30,29,28 نومبر مجلس شوریٰ لجنہ اماءاللہ پاکستان میں صدر ضلع اور 6عہدیدرات نے شرکت کی۔

سال2015

☆۔28اپریل کو امیر صاحب ضلع نے انصار،خدام اور لجنہ کے عہدیدران کے ساتھ میٹنگ کی جس میں مجلس مشاورت2015 کی تجاویز اور سفارشات کے بارے میں بتایا۔

☆۔18 مئی 2015 ناصرات کی کھیلیں بیت الذکر اسلام آباد میں ہوئیں حاضری 104رہی۔

☆۔27مئی جلسہ یوم خلافت جماعت اسلام آباد حاضری لجنہ 135 ناصرات30 رہی۔

☆۔20ستمبر لجنہ اماءاللہ ضلع کا اجتماع منعقد ہوا حاضری220رہی۔

☆۔11اکتوبر ناصرات کا ضلعی اجتماع ہوا حاضری ناصرات120 اور لجنہ 100 رہی۔

☆۔22.21,20 مجلس شوریٰ پاکستان ربوہ میں صدر ضلع اور 7عہدیدران نے شرکت کی۔

پل صراط پر ایک قدم (منظوم کلام) مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ

فریاد درد (منظوم کلام) مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ

پر درد اُلوہی نغمے (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال اور خلافت خامسہ کے قیام پر احمدی شعراء کے کلام کا مجموعہ)

مشترکہ خاندانی نظام اور اس کا تجزیاتی مطالعہ مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ

700 احکامات خداوندی مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ

☆۔لجنہ کی ان مطبوعات کے علاوہ مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع نے محترم امیر صاحب کی ہدایت پر تجہیز و تکفین کے لئے معلومات پر مشتمل جماعت کی طرف سے قبل ازیں شائع شدہ ایک مختصر کتابچہ کو مزید بہتر بنایا اور اس میں تجہیز و تکفین کے مسائل بھی بیان کر دیئے۔ یہ کتابچہ محترم منیر احمد فرخ صاحب کے دور میں دوبار شائع ہوا۔

☆۔''وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو'' کے عنوان سے محترم مربی صاحب ضلع کا ایک کتابچہ بھی اس دور میں دو دفعہ شائع ہوا۔

بارھواں باب

متفرق عنوانات

☆ جلسہ سالانہ ربوہ پر غیر ملکی زبانوں میں تراجم کا نظام اور جماعت احمدیہ اسلام آباد کی خدمات
☆ اسلام آباد شہر اور ضلع میں خدمات بجالانے والے مربیان کرام
☆ تحریک وقف نو اور جماعت احمدیہ اسلام آباد
☆ مجلس شوریٰ پاکستان میں جماعت احمدیہ اسلام آباد کی نمائندگی
☆ وصیت کے بابرکت نظام میں شامل احباب وخواتین اسلام آباد
☆ جلسہ سالانہ قادیان میں احمدی احباب کی شرکت اور جماعت اسلام آباد کی خدمات
☆ بیت الذکر اسلام آباد و دیگر جماعتی ادارہ جات میں خدمات کی توفیق پانے والے حضرات
☆ افراد جماعت اسلام آباد کے خلاف مقدمات کی F.I.Rs

جلسہ سالانہ ربوہ پر غیر ملکی زبانوں میں تراجم کا نظام اور جماعت احمدیہ اسلام آباد کی خدمات

1891 میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے انعقاد کا اعلان کرتے ہوئے ایک اشتہار میں فرمایا ''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ (دین حق) پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں''

(اشتہار 7 دسمبر 1892 از مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 82-281)

حضرت مسیح موعود علیہ السلاۃ والسلام کے زمانے میں پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر جو 1891 میں قادیان میں منعقد ہوا صرف 75 احباب نے شمولیت کی تھی جبکہ حضور علیہ السلام کی زندگی میں جو آخری جلسہ ہوا اس میں 700 افراد نے شرکت کی۔ لوگوں کی کثرت اور اژدھام کو دیکھ کر آپ علیہ السلام نے فرمایا ''معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا کام ختم ہو چکا ہے۔ کیونکہ اب غلبہ اور کامیابی کے آثار ظاہر ہو گئے ہیں''

پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد جماعت احمدیہ کا مرکز ربوہ میں منتقل ہوا اور حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی کو قادیان سے ہجرت کرنا پڑی۔ 1947 میں قادیان کی نیابت میں لاہور میں ایک جلسہ ہوا اور پھر 1948 میں جلسہ بجائے دسمبر کی مقررہ تاریخوں کے اپریل 1949 میں احمدیت کے نئے مرکز ربوہ میں منعقد ہوا۔ بعد ازاں دسمبر 1949 سے ربوہ میں ہر سال جلسہ سالانہ منعقد ہوتا رہا اور اس میں شرکت کرنے والوں کی تعداد میں ہر سال حیرت انگیز طور پر اضافہ ہوتا

رہا۔ یہاں تک کہ 1984 کا سال آ گیا جب جنرل ضیاء الحق نے ایک صدارتی آرڈیننس کے تحت جماعت احمدیہ پر ہر قسم کے جلسوں اور دیگر اجتماعات پر پابندی عائد کر دی حتیٰ کہ احمدی اپنے آپ کو مسلمان بھی نہیں کہہ سکتے ان نامساعد حالات میں خلیفۃ المسیح کا پاکستان میں رہنا ناممکن ہو گیا چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو لندن ہجرت کرنا پڑی اور یوں 1984 میں ربوہ میں جلسہ سالانہ منعقد نہ ہو سکا۔ ربوہ میں جو آخری جلسہ سالانہ 1983 ہوا اس میں حاضرین کی تعداد کم وبیش اڑھائی پونے تین لاکھ کے درمیان تھی ہجرت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے جلسوں کا آغاز لندن میں فرمایا جواب تک جاری وساری ہے اور ہر سال شمع احمدیت کے ہزاروں پروانے دنیا بھر سے جلسہ میں شرکت کے لئے لندن پہنچتے ہیں۔

ایک زمانہ تھا جب دنیا کے مختلف ممالک سے احباب جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ربوہ آتے تھے اور ان میں سال بہ سال اضافہ ہو رہا تھا جلسہ کے یہ مہمان اردو زبان سے بے بہرہ ہوتے جبکہ جلسہ کی تقاریر جو اردو زبان میں ہوتی تھیں وہ ان سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے مگر پھر بھی وہ اخلاص صبر اور تحمل سے جلسہ کی تمام کاروائی انتہائی انہماک اور سکون کے ساتھ بیٹھ کر سنتے تھے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے غیر ملکی مہمانوں کی اس محرومی کو شدت سے محسوس کیا چنانچہ حضور کی ہدایت پر ایسے مربیان کی جو مندوبین کی زبان جانتے تھے ڈیوٹی لگا دی گئی کہ وہ ان مندومین کے ساتھ بیٹھیں اور جلسہ کی تقاریر کا ان کی زبان میں ترجمہ کر کے ان کو سنائیں لیکن یہ طریق کچھ تسلی بخش ثابت نہ ہوا۔

حضور کا منشاء تھا کہ کسی طرح جلسہ کی تقاریر کا رواں ترجمہ براہ راست مہمانوں کی زبان میں ان تک پہنچایا جائے۔ چنانچہ سب سے پہلے 1973 میں یہ تجویز زیر غور آئی اور فضل عمر فاؤنڈیشن کو یہ کام سونپا گیا۔ فضل عمر فاؤنڈیشن نے ایک غیر ملکی کمپنی ''فلپس'' سے رابطہ قائم کیا جس نے صرف 100 افراد کے لئے تراجم کا نظام تیار کر کے دینے کے 20 لاکھ روپے کے اخراجات کا تخمینہ بتایا ان بھاری اخراجات کی وجہ سے کام میں تاخیر ہوتی گئی۔ بعد ازاں حضور کی ہدایت پر یہ کام تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے فزکس کے پروفیسر محترم نصیر احمد خان صاحب کو سونپا گیا انہوں نے کام شروع کیا اور بیرونی

کمپنیوں سے رابطے بھی کئے لیکن چنداں کامیابی حاصل نہ ہوسکی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن نے (جو بعد ازاں منصب خلافت پر فائز ہوئے) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو یہ مشورہ دیا کہ یہ کام احمدی انجنئیر کو سونپ دیا جائے۔

چنانچہ حضور نے آپ کی تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے آپ کو ہی یہ مشن سونپا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ملک لال خان صاحب سے جو ان دنوں اسلام آباد میں ٹیلیفون اور ٹیلیگراف ڈیپارٹمنٹ میں ڈویژنل انجنئیر تھے اور میاں صاحب ان کو ذاتی طور پر جانتے تھے اپنی اس خواہش کا جو دراصل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خواہش تھی اظہار فرمایا چنانچہ ملک لال خان صاحب نے منصوبے پر کام شروع کر دیا۔ یہ 1979 کا زمانہ تھا ابتدا میں ملک صاحب نے مختلف کمپنیوں سے رابطہ کیا اور ان کے نام کئی ایک خط لکھے جن میں فلپس، سومی ٹوموا اور سیمنز وغیرہ شامل تھیں صرف فلپس نے اس میں دلچسپی ظاہر کی اور خط کا جواب دیا ملک صاحب نے فلپس کمپنی کے متعلقہ احباب سے ایک مفصل میٹنگ کی کمپنی نے دو سسٹم کوٹ (Quote) کئے ایک وائرلیس اور دوسرا وائرڈ (Wired) مگر دونوں جماعت کی ضروریات پوری نہیں کرتے تھے اور اتنے مہنگے تھے کہ وہ اس کی متحمل نہیں ہوسکتی تھی لہذا اس کمپنی کو چھوڑ دیا گیا مکرم ملک لال خان صاحب نے اسی دوران مکرم منیر احمد فرخ صاحب کو جو ٹیلیفون ڈیپارٹمنٹ میں ہی ان کے ساتھی تھے اپنے ساتھ اس پراجیکٹ پر کام کرنے کی ترغیب دی اور مشورہ دیا کہ کیوں نہ ہم خود اپنا سسٹم ڈیزائن کریں۔ اس عزم کے ساتھ ہی دونوں انجنئیرز نے اپنا سسٹم ڈیزائن کرنے کے لئے دن رات کام کیا اسی دوران مکرم ایوب احمد ظہیر صاحب بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے یہ بھی ٹیلیفون ڈیپارٹمنٹ میں انکے ساتھی تھے یہ تینوں احباب جماعت احمدیہ اسلام آباد کے فعال رکن تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی دعاؤں اور صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی نگرانی اور سرپرستی میں دن رات کی محنت شاقہ کے بعد یہ حضرات دو سسٹم ڈیزائن کرنے میں کامیاب ہو گئے ایک وائرڈ سسٹم اور دوسرا لوپ انڈکشن سسٹم۔

وائرڈ سسٹم

یہ سسٹم ہوائی جہاز میں سیٹوں پر بیٹھے ہوئے مسافروں کے میوزک سننے والے سسٹم کے مشابہ تھا اور انہی بنیادوں پر کام کرتا تھا۔

لوپ انڈکشن سسٹم

احمدی انجنیئرز نے یہ سسٹم ایجاد کرنے کا آئیڈیا اس سسٹم سے لیا جو فلپس کمپنی نے بڑے مہنگے داموں quote کیا تھا۔ ایک پاکٹ ریڈیو بازار سے خرید کر اس کا RF پورشن نکال کر صرف آڈیو پورشن استعمال کیا گیا اس پر ایک کائل (Coil) لگا کر لوپ میں سے سگنل پک اپ کر کے اس کو ہیڈ فون کے ذریعہ سنا گیا۔ یہ تجربہ نہایت کامیاب ثابت ہوا اسلام آباد ہی کے ایک اور مخلص احمدی مکرم عبدالکریم لودھی صاحب سے جو ایک بہترین کارپینٹر تھے لکڑی اور فارمیکا کی ایک ڈبیا بنوا کر اس میں یہ سرکٹ فٹ کیا گیا۔

کامیاب تجربات کے بعد دونوں سسٹمز کو ربوہ میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے بورڈ آف ڈائریکٹر کے سامنے ستمبر 1980 میں پیش کیا گیا۔ جہاں ان دونوں سسٹمز کو پذیرائی حاصل ہوئی۔ اور فضل عمر فاؤنڈیشن نے ان سسٹمز کو بنانے کے لئے مبلغ ایک لاکھ روپے کی منظوری دے دی۔ اس ہدایت کے ساتھ کہ چار سسٹم تیار کئے جائیں۔ دو مردوں کے لئے اور دو عورتوں کے لئے جن میں دو زبانوں انگلش اور انڈونیشین کے تراجم 200 مرد وزن سن سکیں اور یہ دونوں سسٹم صرف دو ماہ میں تیار کرنے کی ہدایت کی گئی تا کہ ان کو 1980 کے سالانہ جلسہ میں استعمال کیا جا سکے۔ اسی سال اکتوبر میں مجلس شوریٰ انصاراللہ میں بھی یہ دونوں سسٹمز انسٹال کئے گئے جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بنفس نفیس دیکھا اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اب دسمبر میں جلسہ سالانہ پر اس نظام کو چلانے کا اہم مشن درپیش تھا۔ یہ ایک بہت بڑا کام تھا اور وقت نہایت کم۔ اس وقت صرف تین مذکورہ بالا احمدی انجنیئر کام کر رہے تھے جبکہ اس بڑے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جس کے لئے صرف دو ماہ تھے

چندمربوط ٹیموں کی ضرورت تھی ۔ ایک ٹیم مینوفیکچرنگ کے لئے ، ایک ٹیم انسٹالیشن اورآپریشن کے لئے ،ایک ٹیم آپریشن کے دوران نقص پڑ جانے کی صورت میں رفع نقص کے لئے ۔ اسی طرح مستوارت کے جلسہ گاہ میں آپریشن اورممکنہ نقص دور کرنے کے لئے علیحدہ ٹیموں کی ضرورت تھی ۔اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کے طفیل بہت جلد ایسی ٹیمیں تیار کر لی گئیں جو اس وسیع کام کو احسن رنگ میں سرانجام دے سکیں ۔ایک ٹیم نے دن رات کی محنت کے بعد دونوں سسٹمز 220 احباب کے لئے تیار کر لئے اور 16 دسمبر 1980 کو ربوہ پہنچادئے حیران کن بات یہ ہے کہ 80 ہزارروپے کی نہایت ہی کم لاگت پر یہ سسٹمز تیار کئے گئے ۔اس کے مقابلہ پر یہی سسٹمز اگر فلپس کمپنی سے 220 افراد کے لئے خریدے جاتے تو تقریباً چالیس لاکھ روپے خرچ ہوتے قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان صاحبان کے پاس کام کرنے کی کوئی جگہ بھی نہیں تھی ۔ابتداء میں مکرم ملک لال خان صاحب ،مکرم منیر احمد فرخ صاحب اور مکرم ایوب احمد ظہیر صاحب اپنے دفتری اوقات کے بعد ملک صاحب کے دفتر میں ہی اکٹھے ہو کر اس پراجیکٹ پر کام کرتے رہے بعد ازاں جماعت اسلام آباد کے آبپارہ والے مشن ہاؤس میں ایک چھوٹا سا کمرہ مل گیا جہاں پر یہ تمام کام مکمل ہوا۔جن ٹیموں نے اس سسٹمز کی مینوفیکچرنگ ،انسٹالیشن اور فالٹ فائنڈنگ میں جلسہ سالانہ 1980 میں حصہ لیا ان کے اسمائے گرامی بغرض دعا ذیل میں درج کئے جاتے ہیں ۔

لیول (1) انجنئیر ز

۱۔انجنئیر ملک لال خان صاحب مختلف کمپنیوں سے رابطہ اور ابتدائی ڈیزائننگ

۲۔انجنئیر مکرم منیر احمد فرخ صاحب ابتدائی ڈیزائننگ مینوفیکچرنگ ،انسٹالیشن Overall supervision

۳۔انجنئیر مکرم ایوب احمد ظہیر صاحب مینوفیکچرنگ ، انسٹالیشن 2nd level supervision

۴۔انجنئیر مکرم محمود مجیب اصغر صاحب مینٹی ننس اور اوپریشن

۵۔مکرم مبشر احمد گوندل صاحب بی ایس سی آنر ٹیک میںٹی ننس اور اوپریشن

۶۔مکرم منصور محمد شرما صاحب ڈپلوما الیکٹریکل میںٹی ننس اور اوپریشن

لیول (ii) ٹیکنیشنز

۱۔مکرم منظور کمال صاحب ۲۔مکرم جاوید احمد رشید صاحب

۳۔مکرم حامد محمود ملک صاحب ۴۔مکرم مبارک احمد صاحب

۵۔مکرم طارق محمود ملک صاحب ۶۔مکرم نصیر احمد صاحب

لیول (iii) وہ احباب جن کو سسٹم کی آگہی دی گئی تھی اور بطور معاون کام کر سکتے تھے۔

مرد حضرات

۱۔مکرم زاہد محمود خان صاحب ۲۔مکرم عبدالمنان فیاض صاحب ۳۔مکرم مقصود احمد ساجد صاحب

۴۔مکرم مشتاق احمد سدھو صاحب ۵۔مکرم فہیم احمد صاحب ۶۔مکرم احمد دین صاحب

۷۔مکرم نعیم اللہ صاحب

مستورات

۱۔محترمہ امتہ الجمیل صاحبہ (انچارج لیڈیز جلسہ گاہ) ان کے ساتھ کام کرنے والی دیگر معاونین درج ذیل ہیں

۱۔محترمہ مسز امتہ الرشید محمود صاحبہ ۲۔محترمہ مسز منیر احمد فرخ صاحبہ ۳۔محترمہ مسز ایوب احمد ظہیر صاحبہ ۴۔محترمہ مسز انعام الحق کوثر صاحبہ ۵۔محترمہ مسز نائلہ کوکب صاحبہ ۶۔محترمہ مسز زکیہ افضل صاحبہ ۷۔محترمہ مس ناصرہ افضل صاحبہ ۸۔محترمہ مس امتہ الشکور صاحبہ ۱۰۔محترمہ مس طاہرہ نصرت صاحبہ۔

مندرجہ بالا معاونین کو مفوضہ کام کی مفصل ٹریننگ دی گئی اور آلات پر پریکٹس بھی کرائی گئی چنانچہ خدا کے فضل کے ساتھ انہوں نے جلسہ سالانہ 1980 میں بھرپور معاونت کی اور بہترین

کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ بعدازاں یہی دونوں سسٹمز 1983 تک ربوہ میں جلسہ سالانہ میں استعمال ہوتے رہے اور یہی ٹیمیں معمولی ردوبدل کے ساتھ خدمت کرتی رہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 27 دسمبر 1980 کو جلسہ پر اپنے خطاب میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے تحت احمدیہ انجنیئرز کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

''انہوں نے اس سال جو نمایاں کام کیا وہ یہ ہے کہ آپ کے ہاں جو بیرونی ممالک سے لوگ آئے ہوئے ہیں ان کے لئے دوز بانوں انگریزی اور انڈونیشین میں ترجمہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ دو کھوکھے جو بنے ہوئے ہیں یہاں چاٹ نہیں بکتی یہاں ترجمہ کرنے والے بیٹھے ہوئے ہیں جو ساتھ ساتھ ترجمہ کرتے ہیں''

آپ نے اپنے اسی خطاب میں مزید فرمایا۔

''اللہ بھلا کرے احمدی انجنیئرز کا۔ انہوں نے کہا کہ ہم بہت سستا بنا سکتے ہیں اتنا پیسا ضائع نہ کریں۔ چنانچہ انہوں نے 220 افراد کو ترجمہ سنانے کے لئے اسی ہزار میں تیار کردئے ہیں انکے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزاء دے آمین''

اس رواں ترجمانی نظام کی Improvement پر مسلسل کام ہوتا رہا۔ ایک R&D شعبہ بیت الذکر اسلام آباد میں قائم ہوا۔ جس میں جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات پورا کرنے کے لئے ہمارے والینٹرز (volenteers) مکرم ایوب احمد ظہیر صاحب کی زیر نگرانی کام کرتے رہے۔ لوپ سسٹم کو مزید بہتر بنانے پر سوچ بچار ہوئی ڈبی کا ڈیزائن بدلا گیا۔ اس کام کے لئے کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ پہلے اسلام آباد میں ہی ڈبیاں بنوانے کی کوشش کی گئی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ پھر لاہور میں مارکیٹ کا سروے کیا گیا اور ایک ہزار ڈبیوں کا آرڈر دے کر وہاں سے ڈبیاں حاصل کر لی گئیں۔ اس کے بعد پھر ایک مکمل آڈیو ایمپلیفی کیشن سرکٹ ڈیزائن کیا گیا جو نہایت کامیاب ثابت ہوا اور اس سسٹم کو آئندہ سالانہ جلسوں میں استعمال کیا گیا اس سسٹم کو بڑے پیمانے پر تیار کرنے میں مدد کرنے والے اسلام آباد ہی کے مندرجہ ذیل والینٹرز کے نام بغرض دعا پیش خدمت ہیں۔

۱۔مکرم انجنیئر ایوب احمد ظہیر صاحب ۔ ۲۔مکرم جمشید احمد ملک صاحب ۳۔مکرم سفیر احمد صاحب ۴۔مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب ۔ ۵۔مکرم مبشر احمد فرخ صاحب ۔ ۶۔مکرم طاہر محمود صاحب ۔ ۷۔مکرم شریف احمد وینس صاحب ۔ ۸۔مکرم قاضی محمد اجمل صاحب

لوپ سسٹم کا اجرا

جماعت کے بڑھتی ہوی ضروریات کے لئے بعد ازاں وائرڈ سسٹم کی بجائے امپروڈ لوپ سسٹم کو بڑھا دیا گیا جو لندن میں ہونے والے سالانہ جلسوں میں کئی سال تک استعمال ہوتا رہا۔اور یہی والینٹرز جن کے اسما اوپر دئے گئے ہیں اس کو لندن میں اوپریٹ کرتے رہے۔

اپریل 1984 میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی انگلستان ہجرت کے بعد 1985 سے جلسہ سالانہ UK میں شعبہ ترجمانی مکرم و محترم منیر احمد فرخ صاحب کی نگرانی میں پوری جانفشانی سے خدمت بجالاتا رہا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع از راہ شفقت ہر سال آپ کو نائب افسر جلسہ گاہ شعبہ ترجمانی مقرر فرماتے اور آپ کی خدمت کا یہ سلسلہ ربع صدی تک جاری رہا تاوقتیکہ آپ بوجہ علالت یہ خدمت بجالانے سے قاصر ہو گئے محترم منیر احمد فرخ صاحب کی تکنیکی معاونت و راہنمائی میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے دور میں انگلستان کے بعد اب جرمنی کینیڈا، قادیان، جاپان، آسٹریلیا، ڈنمارک اور سویڈن سمیت دنیا کے کئی ممالک میں بھی شعبہ ترجمانی پوری طرح فعال ہے اور ترجمانی کا کام بارہ زبانوں میں وسعت اختیار کر گیا ہے تاہم بنیادی طور پر اس منصوبے کی کامیابی کا سہرا جماعت احمدیہ ضلع اسلام آباد کے انجنیئر زبالخصوص ملک لال خان صاحب اور مکرم منیر احمد فرخ صاحب اور انکی ٹیم کے سر ہے اسلام آباد کی جماعت اس خدمت پر بجا طور پر فخر کر سکتی ہے۔ذالک فضل اللّٰہ یو تیہ من یشاء

اسلام آباد شہر وضلع میں اب تک خدماتِ سلسلہ بجالانے والے بعض مربیانِ کرام و معلمین حضرات



اسلام آباد شہر اور ضلع میں خدمات بجالانے والے مربیان کرام

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کے خط نمبر 13489 محررہ 30/3/2015 کے مطابق اسلام آباد شہر اور ضلعی جماعتوں میں اب تک جن مربیان کرام کو خدمات بجالانے کی توفیق ملی یا اس وقت مل رہی ہے انکے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں ؛۔

نمبر شمار	اسماء مربیان کرام	سنٹر	تاریخ تقرراز	تا
1	مکرم حیدر علی ظفر صاحب	اسلام آباد	دسمبر 1970	1973
2	مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب	اسلام آباد	یکم جولائی 1973	یکم اپریل 1978
3	مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب	اسلام آباد	یکم جنوری 1977	15 مارچ 1982
4	مکرم علی حیدر راوپل صاحب	اسلام آباد	یکم اپریل 1981	یکم مئی 1983
5	مکرم مجید احمد سیالکوٹی صاحب	اسلام آباد	یکم مارچ 1982	ستمبر 1982
6	مکرم اخلاق احمد انجم صاحب	اسلام آباد	یکم اگست 1982	25 فروری 1986
7	مکرم وسیم احمد شمس صاحب	اسلام آباد	6 اکتوبر 1986	27 مارچ 1990
8	سید حسین احمد صاحب	اسلام آباد	یکم مارچ 1990	30 پریل 1996
9	مکرم طارق محمود ظفر صاحب	پنڈ بیگووال	6 اگست 1990	19 دسمبر 1993
10	مکرم شمشاد احمد قمر صاحب	اسلام آباد	یکم جنوری 1992	یکم جون 1992
11	مکرم سعید الحسن صاحب	اسلام آباد	8 فروری 1992	18 فروری 1993

12	مکرم شمشاد احمد قمر صاحب	اسلام آباد	یکم جنوری 1993	یکم دسمبر 1994
13	مکرم اقبال احمد نجم صاحب	مربی ضلع اسلام آباد	18 فروری 1993	2000
14	مکرم ظہور احمد صاحب	اسلام آباد	19 اپریل 1993	9 مئی 1993
15	مکرم تنویر احمد شاہد صاحب	اسلام آباد	3 اپریل 1994	15 دسمبر 1996
16	مکرم خالد محمود شاہد صاحب	پنڈ بیگو وال	31 جنوری 1995	یکم اگست 1998
17	مکرم کرامت اللہ خادم صاحب	پنڈ بیگو وال	1996	1997
18	مکرم فضل اللہ طارق صاحب	اسلام آباد	یکم جنوری 1997	یکم اگست 1998
19	مکرم کرامت اللہ صاحب خادم	اسلام آباد	یکم جنوری 1997	20 ستمبر 1999
20	مکرم ارشاد احمد خان صاحب	پنڈ بیگو وال	یکم اگست 1998	22 مارچ 1999
21	مکرم میر ظفر اللہ خان صاحب	اسلام آباد	19 ستمبر 1999	یکم مئی 2004
22	مکرم حنیف احمد محمود صاحب	مربی ضلع اسلام آباد	22 ستمبر 1999	یکم ستمبر 2005
23	مکرم نصر اللہ خان ملہی صاحب	پنڈ بیگو وال	مئی 2001	مارچ 2002
24	مکرم بشیر احمد خان صاحب	پنڈ بیگو وال	یکم جنوری 2002	یکم جنوری 2007
25	مکرم نصر اللہ خان ملہی صاحب	G-10 اسلام آباد	15 مارچ 2004	28 جولائی 2004
26	مکرم داؤد احمد منصور صاحب	اسلام آباد	17 مارچ 2002	مئی 2015
27	مکرم محمد احسن اجمل صاحب	اسلام آباد	یکم اگست 2004	23 مارچ 2007
28	مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب	مربی ضلع اسلام آباد	22 ستمبر 2006	11 نومبر 2013

29	مکرم برہان الدین احمد محمود صاحب	پنڈ بیگوال	یکم جنوری 2007	یکم نومبر 2010
30	مکرم مبشر مجید باجوہ صاحب	بیت القیام اسلام آباد	یکم اپریل 2007	یکم مارچ 2014
31	مکرم عطاء الحمید صاحب	پنڈ بیگوال	یکم نومبر 2010	یکم نومبر 2011
32	مکرم ناصر احمد گل صاحب	پنڈ بیگوال	یکم نومبر 2011	یکم مئی 2016
33	مکرم مرزا ناصر محمود صاحب	مربی ضلع اسلام آباد	17 مارچ 2014	تا حال
34	مکرم راجہ عبدالقدوس صاحب	G-10 اسلام آباد	20 مارچ 2014	5 مئی 2016
35	مکرم امان اللہ امجد صاحب	بہارا کہو اسلام آباد	3 اکتوبر 2015	تا حال
36	مکرم عدنان احمد ناصر گل صاحب	G-10 اسلام آباد	6 مئی 2016	تا حال
37	مکرم انصر محمود ورک صاحب	پنڈ بیگوال	18 مئی 2016	تا حال
38	مکرم بلال احمد کھوکھر صاحب	G-10 اسلام آباد	مئی 2016	تا حال
39	مکرم احمد حبیب صاحب	DHA اسلام آباد	14 نومبر 2016	تا حال

نوٹ:۔ DHA میں مربی ہاؤس اکتوبر 2016 سے کرایہ کی کوٹھی میں قائم کیا گیا ہے اور یہاں تعینات مربی صاحب کو DHA، سواں گارڈن اور بحریہ ٹاؤن کے حلقے سونپے گئے ہیں۔

معلمین وقف جدید کی تقرری

انجمن احمدیہ وقف جدید کی طرف سے اسلام آباد شہر کے علاوہ ضلعی جماعت ملاح ملوٹ میں گذشتہ کئی برسوں سے معلمین کی تقرری کی جارہی ہے۔ ریکارڈ کے مطابق ان تقرریوں کی تفصیل یہ ہے

نمبر شمار	اسمائے گرامی معلمین	سنٹر	تاریخ تقرر از	تا
1	مکرم سید محمود اسلم شاہ صاحب	اسلام آباد شہر	10 جون 2006	24 اپریل 2014
2	مکرم عبدالباسط بھٹی صاحب	اسلام آباد شہر	24 اپریل 2014	تا حال
3	مکرم امجد محمود طاہر صاحب	ملاح ملوٹ	10 ستمبر 2009	13 دسمبر 2011
4	مکرم محمد قیصر شیراز صاحب	ملاح ملوٹ	13 دسمبر 2011	13 اپریل 2014
5	مکرم اسد محمود نور بھٹی صاحب	ملاح ملوٹ	13 اپریل 2014	اپریل 2016
6	مکرم حافظ ناصر احمد صاحب	ملاح ملوٹ	14 اپریل 2016	تا حال

تحریک وقف نو اور جماعت احمدیہ اسلام آباد

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بابرکت اور انقلاب آفرین دور کی ایک انتہائی بابرکت اور مبارک تحریک ''تحریک وقف نو'' ہے حضور نے بیت الفضل لندن سے 3 اپریل 1987 کو خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا؛۔

''میں نے سوچا کہ ساری جماعت کو میں اس بات پر آمادہ کروں کہ اس صدی میں داخل ہونے سے پہلے جہاں ہم روحانی اولاد بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دعوت الی اللہ کے ذریعہ۔ وہاں اپنے آئندہ ہونے والے بچوں کو خدا کی راہ میں ابھی سے وقف کر دیں اور یہ دعا مانگیں کہ اے خدا! ہمیں ایک بیٹا دے لیکن اگر تیرے نزدیک بیٹی ہی مقدّر ہے تو ہماری بیٹی ہی تیرے حضور پیش ہے۔ مافی بطنی (یعنی جو کچھ بھی میرے بطن میں ہے) یہ مائیں دعائیں کریں اور والد بھی ابراہیمی دعائیں کریں۔ اے خدا! ہمارے بچوں کو اپنے لئے چن لے ان کو اپنے لئے خاص کر لے۔ تیرے ہو کر رہ جائیں اور آئندہ صدی میں ایک عظیم الشان واقفین بچوں کی فوج ساری دنیا میں اس طرح داخل ہو رہی ہو کہ وہ دنیا سے آزاد ہو رہی ہو اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کی غلام بن کر اس صدی میں داخل ہو رہی ہو۔ چھوٹے چھوٹے بچے ہم خدا کے حضور تحفے پیش کر رہے ہیں اور اس کی شدید ضرورت ہے، آئندہ سو سالوں میں جس کثرت سے اسلام نے ہر جگہ پھیلنا ہے وہاں لاکھوں تربیت یافتہ غلام جائیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا کے غلام ہوں واقفین زندگی چاہئیں کثرت کے ساتھ اور ہر طبقہ زندگی کے ساتھ واقفین زندگی چاہئیں ہر ملک سے واقفین زندگی چائیں۔'' (خطبات طاہر جلد 6 صفحہ 48-247)

اسی خطبہ کے آخر میں حضور نے فرمایا کہ:۔

''پس اس رنگ میں آپ اگلی صدی میں جو خدا کے حضور تحفے بھیجنے والے ہیں یا بھیج رہے ہیں مسلسل احمدی خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بے شمار چندے دے رہے ہیں مالی قربانیاں کر رہے ہیں وقت کی قربانیاں کر رہے ہیں واقفین زندگی ہیں تو ایک تحفہ جو مستقبل کا تحفہ ہے وہ باقی رہ گیا تھا مجھے خدا نے یہ توجہ دلائی کہ میں آپ کو بتا دوں کہ آئندہ دو سال کے اندر یہ عہد کر لیں کہ جس کو بھی جو اولاد نصیب ہوگی وہ خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر دے گا اور اگر آج کچھ مائیں حاملہ ہیں تو وہ بھی اس تحریک میں اگر پہلے شامل نہیں ہو سکی تھیں تو اب ہو جائیں۔ وہ بھی یہ عہد کر لیں لیکن ماں باپ کو مل کر کرنا ہوگا دونوں کو اکٹھے فیصلہ کرنا چاہیے تا کہ اس سلسلہ میں پھر یکجہتی بھی پیدا ہو اولاد کی تربیت میں۔ اور بچپن سے انکی اعلیٰ تربیت کرنا شروع کر دیں اور اعلیٰ تربیت کے ساتھ ان کو بچپن سے ہی اس بات پر آمادہ کرنا شروع کر دیں کہ تم ایک عظیم مقصد کے لئے عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو جبکہ غلبہ اسلام کی ایک صدی غلبہ اسلام کی دوسری صدی سے مل رہی تھی اس جوڑ پر تمہاری پیدائش ہوئی ہے۔ اور اس نیت اور دعا کے ساتھ ہم نے تجھ کو مانگا تھا خدا سے۔ کہ اے خدا تو آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے۔ اس کے عظیم الشان مجاہد اس طرح دعائیں کرتے ہوئے لوگ اپنے آئندہ بچوں کو وقف کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ بہت ہی حسین اور بہت پیاری ایک نسل تمہاری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے اپنے آپ کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہوگی۔'' (خطبات طاہر جلد 6 صفحہ 50-249)

حضور انور کے اس خطبہ کے فوراً بعد جماعت اسلام آباد نے اس الٰہی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اس میں حصہ لیا چنانچہ مارچ 1989 تک کے صرف پہلے دو سالوں میں والدین کی طرف سے ''تحریک وقف نو'' کی بابرکت تحریک میں پیش کے گئے بچوں کی تعداد 23 ہوگئی تھی۔ تاہم واقفین نو بچوں اور بچیوں کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہوتا گیا۔ چنانچہ 2008 میں جبکہ خلافت احمدیہ کے 100

سال پورے ہونے پر جماعت احمدیہ عالمگیر اظہار تشکر کے طور پر مختلف تقاریب کا انعقاد کر رہی تھی جماعت احمدیہ اسلام آباد کو علاوہ دیگر جماعتی تقاریب کے ایک خوبصورت ''خلافت جوبلی سوونیئر'' شائع کرنے کی بھی توفیق ملی۔ اس سوونیئر میں ایسے 183 واقفین نو بچوں کے نام اور دیگر کوائف شائع کئے گئے تھے جنہیں اس وقت تک اس الٰہی اور بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی توفیق ملی تھی۔ ان 183 واقفین نو بچوں میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں شامل تھیں۔ 2008 کے بعد کے سالوں میں یہ تعداد مزید بڑھی ہے اور تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق ان واقفین نو بچوں اور بچیوں کی تعداد اب 316 ہے جن میں 180 لڑکے اور 126 لڑکیاں شامل ہیں ان میں سے بعض تو اپنی تعلیم مکمل کر کے میدان عمل میں بھی آ چکے ہیں۔

تحریک وقف نو کا تنظیمی ڈھانچہ

تحریک وقف نو بچوں کا پورا نظام مرکزی طور پر تحریک جدید کے ذمہ ہے۔ مرکز میں وکالت وقف نو قائم ہے جس کے تحت پوری دنیا میں واقفین نو بچوں کی تعلیم و تربیت اور مستقبل میں ان کی راہنمائی کے لئے باقاعدہ نظام کام کر رہا ہے۔ اسلام آباد میں بھی ملک کے دیگر شہروں کی طرح اس تحریک کے اعلان کے ساتھ ہی مرکز کی ہدایت کے مطابق تحریک وقف نو کا باقاعدہ شعبہ قائم ہوا تو مکرم مقصود احمد خان صاحب کو پہلے سیکرٹری وقف نو ضلع اسلام آباد کی حیثیت سے خدمات بجالانے کا اعزاز حاصل ہوا۔ آپ کے بعد مکرم مظفر احمد ضیاء صاحب اور پھر موجودہ امیر جماعت مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب کو طویل عرصہ سیکرٹری وقف نو کے طور پر خدمات بجالانے اور اس شعبہ کو مضبوط بنیاد پر استوار کرنے کی توفیق ملی۔ 16-2015 تک مکرم حامد جلال صاحب کو سیکرٹری وقف نو ضلع اسلام آباد کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ اور اب 19-2016 کے لئے مکرم احمد رضوان صاحب سیکرٹری وقف نو کی حیثیت سے خدمات بجالا رہے ہیں۔ شعبہ وقف نو کے تحت تمام واقفین نو بچوں کا ڈیٹا کمپیوٹرائزڈ ہے۔

واقفین نو ضلع اسلام آباد کے سالانہ اجتماع

ضلع اسلام آباد کے واقفین نو بچوں کو گذشتہ کئی برسوں میں جبکہ ملک میں امن و امان کی صورت حال کچھ بہتر تھی۔ ہر سال اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملتی رہی ہے۔ جن میں مرکز سے مختلف بزرگان سلسلہ نے تشریف لا کر خطاب کیا۔ اس سلسلہ میں چوتھا سالانہ اجتماع مورخہ 16 مئی 2004 کو بیت الذکر اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ جس میں مکرم و محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور مکرم و محترم سید قمر سلیمان صاحب وکیل وقف نو نے شرکت فرمائی اس وقت کل واقفین نو کی تعداد 165 تھی جن میں سے اجتماع میں 138 واقفین نو نے شرکت کی جبکہ اجتماع میں شامل والدین کی تعداد 137 تھی۔ محترم سید قمر سلیمان صاحب نے اجتماع کا افتتاح فرمایا۔

اس اجتماع کا ایک اہم حصہ سالانہ علمی مقابلہ جات تھے مکرم و محترم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے علمی مقابلہ جات کے بارے میں تفصیل بتائی۔ جس کے بعد مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ تمام واقفین نو معیار اول 12 سال سے اوپر معیار دوم 10 سال سے 12 سال کا دینی معلومات کا تحریری امتحان ہوا۔ معیار سوم 5 سال 10 سال کے واقفین نو کا زبانی امتحان ہوا۔ اس کے بعد 8 حلقہ جات سے ایسے واقفین نو نے جو اپنے حلقہ سے ہر عنوان (تلاوت قرآن کریم، نظم، تقریر) میں پہلی دو پوزیشن حاصل کرنے والے تھے مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ دوسرا اجلاس 2 بجے بعد دوپہر مکرم و محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی صدارت میں شروع ہوا۔ مکرم و محترم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید نے وقف نو تحریک کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور واقفین نو کو زریں نصائح سے نوازا اور آخر میں دعا کروائی۔ بعد ازاں تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی اور ہر عنوان میں پہلی دو پوزیشن حاصل کرنے والے واقفین/ واقفات نو میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

خصوصی ملاقات

53 واقفین نو کی (جو اس وقت نویں، دسویں اور گیارہویں جماعت کے طالب علم تھے) مکرم و محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید سے خصوصی ملاقات کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں محترم وکیل وقف نو، محترم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد، مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد اور سیکرٹری وقف نو ضلع اسلام آباد مکرم مقصود احمد خان صاحب بھی موجود تھے۔

واقفین نو بچوں کے تفریحی دورہ جات

واقفین نو کے وفود بنا کر وقتاً فوقتاً مطالعاتی دوروں پر مختلف مقامات پر لے جایا جاتا رہا ہے۔ مثلاً

☆۔فروری 2005 میں اسلام آباد شہر کے واقفین نو بچوں کا ایک تفصیلی دورہ پنڈ بیگوال کے لئے ترتیب دیا گیا جس میں 75 بچے بچیاں اور والدین شریک ہوئے۔

☆۔جماعت احمدیہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ضلع اسلام آباد کے واقفین نو بچے وفد کی شکل میں جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے لئے 23 دسمبر 2005 کو پاکستان سے براستہ واہگہ قادیان گئے، اس وفد کی نگرانی مکرم انتصار احمد اذکی صاحب نے کی۔

☆۔وفد نے اس موقع پر مقامات مقدسہ کی زیارت بھی کی جن میں مسجد مبارک، سرخ چھینٹوں والے نشان والا کمرہ اور بہشتی مقبرہ شامل ہیں۔ وفد کے اراکین درویش ابراہیم صاحب کے گھر بھی گئے۔ وہاں اہل خانہ سے ملاقات کی اور انہیں تحائف پیش کئے۔ بعدازاں وہ بہشتی مقبرہ میں قطعہ درویشان میں بھی گئے اور ان کی قبروں پر دعا کی۔ 25 دسمبر کو اس وفد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ وقت کی مناسبت سے اراکین وفد کو بزرگان سلسلہ کی صحبت میں بھی بیٹھنے اور ان کی نصائح سننے کا موقع ملا۔ اراکین وفد انفرادی طور پر باقاعدہ علی الصبح بیت الدعا جاتے،

پھر بیت اقصیٰ میں نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد وہیں نماز فجر حضور انور کی معیت میں ادا کرتے ۔جلسہ سے اگلے دو روز وفد کے اراکین نے شہر کی سیر کی اور جامعہ احمدیہ، احمدیہ بازار، نور ہسپتال، سرائے طاہر، ریلوے سٹیشن اور سونو راما پیلس دیکھا۔اس طرح اس وفد کا یہ ایک ہفتہ انتہائی مصروف گذرا اور 31 دسمبر کو واقفین نو واپس وطن لوٹ آئے۔

☆۔دسمبر 2006 میں 42 واقفین نو کا ایک قافلہ بذریعہ بس منڈی بہاؤالدین شوگر مل کے دورہ پر گیا۔سیکرٹری واقفین نو منڈی بہاؤالدین اور مل انتظامیہ نے وفد کو خوش آمدید کہا اور وفد کو تفصیلی معلومات فراہم کیں۔واقفین نو بچوں کو شوگر مل انتظامیہ نے تحائف بھی پیش کئے۔

☆۔دسمبر 2006 میں ہی اسلام آباد کے واقفین نو بچوں نے موضع مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین کا دورہ کیا۔جہاں اُن دنوں دہشت گردی کے بدترین واقعہ میں بہت سے احمدی شہید کر دیئے گئے تھے۔ان شہداء میں ایک وقف نو بچہ عزیزم یاسر احمد بھی شامل تھا۔محترم صدر صاحب جماعت مونگ، وفد کو اس بیت الذکر میں لے کر گئے اور واقعہ کے تفصیلی حالات بتائے۔بعد ازاں وفد کے اراکین شہدا کے گھروں میں گئے اور ان کے ورثا سے تعزیت کا اظہار کیا۔آخر میں شہدا کی قبروں پر دعائے مغفرت کی گئی۔

☆۔فروری 2008 میں ضلع اسلام آباد کے واقفین نو بچوں کا ایک تفریحی پروگرام احمدیہ پارک واقع سیکٹر H-9 ترتیب دیا گیا،جس میں بچوں سے کھیلیں کروائی گئیں۔کھیلوں کے آخر پر امیر صاحب کی نمائندگی میں مکرم محمود احمد بھلر صاحب نے بچوں میں انعامات تقسیم کئے۔

(خلافت جوبلی سوونیئر 2008 شائع کردہ جماعت احمدیہ اسلام آباد سے ماخوذ)

30 مارچ 2008 بروز اتوار واقفین نو ضلع اسلام آباد نے پاکستان چپ بورڈ فیکٹری اور روہتاس قلعہ (ضلع جہلم) کا مطالعاتی دورہ کیا۔اس وفد کی نگرانی محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب، سیکرٹری وقف نو اسلام آباد کر رہے تھے اس دورے میں کل 69 واقفین نو شامل تھے۔یہ وفد صبح نو بجے کے قریب اسلام آباد سے روانہ ہو کر ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت کے بعد پاکستان چپ بورڈ فیکٹری پہنچا۔

جہاں فیکٹری کی انتظامیہ نے واقفین نو بچوں کو خوش آمدید کہا۔محترم طارق صاحب انجنیئر نے چپ بورڈ فیکٹری کا تعارف کرایا۔وفد کو بتایا گیا کہ فیکٹری کے ملازمین اتوار کو چھٹی کرتے ہیں مگر محض اسلام آباد کے واقفین نو بچوں کے دورے کے لئے اتوار کے دن فیکٹری کے ملازمین خصوصی طور پر حاضر ہو کر فیکٹری کو کام کرنے کی حالت میں دکھا رہے ہیں۔

چپ بورڈ فیکٹری کے ڈیڑھ گھنٹہ کے مطالعاتی دورہ کے بعد وفد کے ارکین نے دوپہر کا کھانا کھایا اور روہتاس قلعہ دیکھنے کے لئے روانہ ہو گئے۔قلعہ کے دو گھنٹے کے اس دورے کے بعد یہ قافلہ شام سات بجے بخیر و عافیت اسلام آباد واپس پہنچا۔

مجلس شوریٰ پاکستان میں جماعت احمدیہ اسلام آباد کی نمائندگی

جیسا کہ پہلے ذکر آچکا ہے کہ جماعت اسلام آباد کا قیام اگست 1968 میں عمل میں آیا۔تاہم ریکارڈ کے مطابق مجلس مشاورت پاکستان میں ضلع اسلام آباد کو الگ نمائندگی 1981 میں ملی۔ 1968 سے لے کر 1980 تک اسلام آباد کے نمائندگان شوریٰ ضلع راولپنڈی کے نمائندگان کے ایک حصہ کے طور پر محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کی سرپرستی میں مجلس مشاورت پاکستان میں شرکت کرتے رہے ہیں۔ضلع اسلام آباد کو الگ طور پر نمائندے بھیجنے کا حق 1981 میں ملا۔مجلس مشاورت کی شائع شدہ رپورٹوں کے مطابق 1968 سے اب تک اسلام آباد کے جن احباب کو مجلس مشاورت میں شمولیت کا اعزاز حاصل ہوا ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

مجلس مشاورت منعقدہ 7,6,5 اپریل 1968

مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کی قیادت میں ضلع راولپنڈی کے 17 نمائندگان شامل ہوئے اسلام آباد کے نمائندگان میں مکرم عبدالرحیم پراچہ صاحب اور مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب شامل تھے۔

مجلس مشاورت منعقدہ 28,29,30 مارچ 1969

مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کی قیادت میں کل 18 نمائندگان شامل ہوئے اسلام آباد کے نمائندگان میں درج ذیل نمائندے شامل تھے۔

۱۔مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت ۲۔مکرم شیخ عبدالطیف خاں صاحب
۳۔مکرم قریشی نورالحسن صاحب ۴۔مکرم چوہدری شریف احمد صاحب

مجلس مشاورت منعقدہ 27,28,29 مارچ 1970

مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کی قیادت میں 17 نمائندگان شامل ہوئے اسلام آباد کے نمائندگان درج ذیل تھے۔

۱۔مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت ۲۔مکرم شیخ عبداللطیف خاں صاحب
۳۔مکرم بابو محمد بشیر چغتائی صاحب ۴۔مکرم شریف احمد صاحب

مجلس مشاورت منعقدہ 26,27,28 مارچ 1971

مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کی قیادت میں کل 15 نمائندگان نے شرکت کی اسلام آباد کی نمائندگان یہ تھے۔

۱۔مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت ۲۔مکرم شیخ عبداللطیف خاں صاحب
۳۔مکرم شریف احمد صاحب

مجلس مشاورت منعقدہ 31 مارچ یکم اور 2 اپریل 1972

مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کی قیادت میں 18 نمائندگان نے شرکت کی اسلام آباد کی نمائندگی درج ذیل افراد نے کی

۱۔مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت ۲۔مکرم چوہدری اعجاز نصراللہ خاں صاحب
۳۔مکرم چوہدری شریف احمد صاحب ۴۔مکرم شیخ عبدالطیف صاحب

مجلس مشاورت منعقدہ 31,30 مارچ اور یکم اپریل 1973

مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کی قیادت میں 18 نمائندگان نے شرکت کی اسلام آباد کے نمائندگان یہ تھے

۱۔مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت ۲۔مکرم چوہدری شریف احمد صاحب

۳۔مکرم شیخ عبدالطیف صاحب

مجلس مشاورت منعقدہ 31,30,29 مارچ 1974

مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کی قیادت میں 19 نمائندگان نے شرکت کی اسلام آباد کی نمائندگی درج ذیل افراد نے کی

۱۔مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت ۲۔مکرم شریف احمد صاحب

۳۔مکرم چوہدری اعجاز نصراللہ خان صاحب

مجلس مشاورت منعقدہ 30,29,28 مارچ 1975

مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کی قیادت میں 19 نمائندگان نے شرکت کی اسلام آباد کے نمائندگان درج ذیل تھے

۱۔مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت ۲۔مکرم چوہدری اعجاز نصراللہ خان صاحب

۳۔مکرم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب ۴۔مکرم شریف احمد صاحب

۵۔مکرم بشیر احمد کلیم صاحب پنڈ بیگوال

مجلس مشاورت منعقدہ 28,27,26 مارچ 1976

مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کی قیادت میں 18 نمائندگان نے شرکت کی اسلام آباد کی نمائندگی درج ذیل نے کی۔

۱۔مکرم جنرل (ریٹائرڈ) ملک عبدالعلی صاحب امیر جماعت

۲۔مکرم چوہدری شریف احمد صاحب ۳۔مکرم عبدالستار علیم صاحب

مجلس مشاورت منعقدہ یکم 3,2, اپریل 1977

مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کی قیادت میں 20 نمائندگان نے شرکت کی اسلام آباد کے نمائندگان درج ذیل تھے

۱۔مکرم جنرل (ریٹائرڈ) ملک عبدالعلی صاحب امیر جماعت

۲۔مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب ۳۔مکرم چوہدری شریف احمد صاحب

۴۔مکرم سید سہیل احمد صاحب

مجلس مشاورت منعقدہ 31 مارچ و یکم اور 2 اپریل 1978

مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کی قیادت میں 21 نمائندگان نے شرکت کی اسلام آباد کے 6 نمائندگان شامل تھے۔

۱۔مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب ۲۔مکرم چوہدری شریف احمد صاحب

۳۔مکرم سید سہیل احمد صاحب ۴۔مکرم چوہدری حشمت علی صاحب

۵۔مکرم چوہدری عبدالستار صاحب ۶۔مکرم سید محمد صاحب بیگوال

مجلس مشاورت منعقدہ 31,30 مارچ یکم اپریل 1979

مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کی قیادت میں 20 نمائندگان نے شرکت کی جن میں اسلام آباد کے درج ذیل نمائندے شامل تھے۔

۱۔مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب ۲۔مکرم محمد اسرائیل صاحب

۳۔مکرم چوہدری شریف احمد صاحب ۴۔مکرم وسیم احمد صاحب

مجلس مشاورت منعقدہ 30,29,28 مارچ 1980

مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کی قیادت میں 22 نمائندگان نے شرکت

کی جن میں اسلام آباد کے 6 نمائندے شامل تھے۔

۱۔مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب ۲۔مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب
۳۔مکرم ملک لعل خان صاحب ۴۔مکرم چوہدری علیم الدین صاحب
۵۔مکرم چوہدری شریف احمد صاحب ۶۔مکرم عبدالعزیز صاحب پنڈ بیگووال

مجلس مشاورت منعقدہ 4,3,5 اپریل 1981

(اسلام آباد کو پہلی بار الگ ضلع کی حیثیت سے 6 نمائندگان بھیجنے کی اجازت ملی)

۱۔مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر ضلع وشہر بلحاظ عہدہ
۲۔مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب ۳۔مکرم میجر سید مقبول احمد صاحب
۴۔مکرم چوہدری شریف احمد صاحب ۵۔مکرم شیخ نسیم الرحمن صاحب
۶۔مکرم سید وسیم احمد صاحب

مجلس مشاورت منعقدہ 28,27,26 مارچ 1982

۱۔مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر ضلع وشہر بلحاظ عہدہ
۲۔مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب ۳۔مکرم چوہدری شریف احمد صاحب
۴۔مکرم وسیم احمد صاحب ۵۔مکرم شیخ نسیم الرحمن صاحب
۶۔مکرم بشیر احمد طاہر صاحب

مجلس مشاورت منعقدہ 28,27,26 مارچ 1983

۱۔مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر ضلع وشہر بلحاظ عہدہ
۲۔مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب ۳۔مکرم چوہدری شمیم احمد خالد صاحب
۴۔مکرم سید مقبول احمد صاحب ۵۔مکرم سید طارق احمد صاحب
۶۔مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب ریلوے کیرج فیکٹری

مجلس مشاورت منعقدہ 31,30 مارچ یکم اپریل 1984

۱۔مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر ضلع وشہر بلحاظ عہدہ
۲۔مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب ۳۔مکرم بشیر الدین خاکی صاحب
۴۔مکرم رانا رفیق احمد صاحب ۵۔مکرم وسیم احمد صاحب
۶۔مکرم سید محمد صاحب بیگووال

مجلس مشاورت منعقدہ 31,30,29 مارچ 1985

۱۔مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر شہر وضلع بلحاظ عہدہ
۲۔مکرم رانا رفیق احمد صاحب ۳۔مکرم بشیر الدین خاکی صاحب
۴۔مکرم سید میجر مقبول احمد صاحب ۵۔مکرم سید محمد صاحب (پنڈ بیگوال)
۶۔مکرم وسیم احمد شاہد صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 30,29,28 مارچ 1986

۱۔مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر شہر وضلع بلحاظ عہدہ
۲۔مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب ۳۔مکرم ملک لعل خان صاحب
۴۔مکرم رانا رفیق احمد صاحب ۵۔مکرم لطیف احمد جاوید صاحب (کیرج فیکٹری)
۶۔مکرم وسیم احمد شاہد صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 5,4,3 اپریل 1987

۱۔مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر شہر وضلع بلحاظ عہدہ
۲۔مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب ۳۔مکرم ملک لعل خان صاحب
۴۔مکرم رانا رفیق احمد صاحب ۵۔مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب (ریلوے کیرج فیکٹری)
۶۔مکرم وسیم احمد شاہد صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 3,2,1 اپریل 1988

۱۔مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر شہر وضلع بلحاظ عہدہ

۲۔مکرم رانا رفیق احمد صاحب ۳۔مکرم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب

۴۔مکرم حفیظ اللہ خان صاحب ۵۔مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب (NIH)

۶۔مکرم ڈاکٹر سید تنویر احمد صاحب (30 سال سے کم)

(ڈاکٹر صاحب بوجوہ نہ جاسکے ان کی جگہ مکرم بشیر الدین خاکی صاحب گئے تھے)

مجلس مشاورت منعقدہ 31 مارچ 1,2 اپریل 1989

۱۔مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر شہر وضلع بلحاظ عہدہ

۲۔مکرم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب ۳۔مکرم رانا رفیق احمد صاحب

۴۔مکرم سید توقیر مجتبیٰ صاحب ۵۔مکرم بابو عبدالعزیز صاحب (پنڈ بیگوال)

۶۔مکرم میر غلام احمد فرخ صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 25,24,23 مارچ 1990

۱۔مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر شہر وضلع بلحاظ عہدہ

۲۔مکرم ملک محمد یونس خان صاحب ۳۔مکرم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب

۴۔مکرم چوہدری عبدالوہاب صاحب ۵۔مکرم لطیف احمد جاوید صاحب (کیرج فیکٹری)

۶۔مکرم میر غلام احمد فرخ صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 28,27,26 اپریل 1991

۱۔مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر شہر وضلع بلحاظ عہدہ

۲۔مکرم چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب ۳۔مکرم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب

۴۔مکرم ملک محمد یونس خان صاحب ۵۔مکرم ڈاکٹر مظفر احمد خان صاحب (NIH)

۶۔مکرم محمد منشاء اللہ خان صاحب(30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 10، 11، 12 اپریل 1992

۱۔مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر شہر و ضلع بلحاظ عہدہ

۲۔مکرم چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب ۳۔مکرم ملک محمد یونس خان صاحب

۴۔مکرم مسعود احمد اعوان صاحب ۵۔مکرم بابو عبدالعزیز صاحب(پنڈ بیگوال)

۶۔مکرم محبوب احمد صاحب(30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 2، 3، 4 اپریل 1993

۱۔مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ

۲۔مکرم ڈاکٹر شمیم احمد قاضی صاحب ۳۔مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب

۴۔مکرم چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب ۵۔مکرم عبدالخالق صاحب(کیرج فیکٹری)

۶۔مکرم جمشید محمود صاحب(30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 15، 16، 17 اپریل 1994

(9 نمائندگان بھجوانے کا حق تھا)

۱۔مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ

۲۔مکرم چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب ۳۔مکرم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب

۴۔مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب ۵۔مکرم رانا رفیق احمد صاحب

۶۔مکرم ڈاکٹر شمیم احمد قاضی صاحب ۷۔مکرم احمد دین صاحب(NIH)

۸۔مکرم جمشید محمود صاحب(30 سال سے کم)

۹۔مکرم طاہر بن ناصر صاحب(30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 31 مارچ 1,2 اپریل 1995

۱۔مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ
۲۔مکرم ڈاکٹر شمیم احمد قاضی صاحب ۳۔مکرم چوہدری محمد عبد الوہاب صاحب
۴۔مکرم ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب ۵۔مکرم چوہدری عبد الواحد ورک صاحب
۶۔مکرم رانا رفیق احمد صاحب ۷۔مکرم نعیم احمد صاحب (پنڈ بیگوال)
۸۔مکرم محمد عبد الرؤف ریحان صاحب (30 سال سے کم)
۹۔مکرم ڈاکٹر رفاء عاصم صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 1996

۱۔مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ
۲۔مکرم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب ۳۔مکرم چوہدری محمد عبد الوہاب صاحب
۴۔مکرم ڈاکٹر شمیم احمد قاضی صاحب ۵۔مکرم رانا رفیق احمد صاحب
۶۔مکرم ڈاکٹر عبد الباری صاحب ۷۔مکرم جلیل احمد شریف صاحب (ریلوے کیرج فیکٹری) ۸۔مکرم محمد عبد الرؤف ریحان صاحب (30 سال سے کم)
۹۔مکرم اشتیاق احمد صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 30,29,28 مارچ 1997

۱۔مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ
۲۔مکرم چوہدری محمد عبد الوہاب صاحب ۳۔مکرم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب
۴۔مکرم ڈاکٹر شمیم احمد قاضی صاحب ۵۔مکرم چوہدری عبد الواحد ورک صاحب
۶۔مکرم ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب ۷۔مکرم احمد دین صاحب (NIH)
۸۔مکرم محمد عبد الرؤف ریحان صاحب (30 سال سے کم)

۹۔مکرم اشتیاق احمد صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 29,28,27 مارچ 1998

۱۔مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ

۲۔مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب ۳۔مکرم ملک محمود احمد صاحب

۴۔مکرم چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب ۵۔مکرم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب

۶۔مکرم ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب ۷۔مکرم نعیم احمد صاحب (پنڈ بیگوال)

۸۔مکرم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب (30 سال سے کم)

۹۔مکرم اشتیاق احمد خان صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 21,20,19 مارچ 1999

۱۔مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ

۲۔مکرم چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب ۳۔مکرم ڈاکٹر عبدالعلیم صاحب

۴۔مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب ۵۔مکرم گروپ کیپٹن منیر احمد صاحب

۶۔مکرم مظہر الحق سیٹھی صاحب ۷۔مکرم بشیر احمد کلیم صاحب ملاح ملوٹ

۸۔مکرم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب (30 سال سے کم)

۹۔مکرم نعمان نذیر صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 26,25,24 مارچ 2000

۱۔مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ

۲۔مکرم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب ۳۔مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب

۴۔مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب ۵۔مکرم ڈاکٹر عبدالعلیم صاحب

۶۔مکرم مظہر الحق سیٹھی صاحب ۷۔مکرم شاہد احمد صاحب (NIH)

۸۔مکرم طاہر منصور صاحب (30 سال سے کم)

۹۔مکرم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 25,24,23 مارچ 2001

۱۔مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ

۲۔مکرم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب ۳۔مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب

۴۔مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب ۵۔مکرم ڈاکٹر عبدالعلیم صاحب

۶۔مکرم مظہر الحق سیٹھی صاحب ۷۔مکرم نعیم احمد صاحب (پنڈ بیگوال)

۸۔مکرم طاہر منصور صاحب (30 سال سے کم)

۹۔مکرم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 31,30,29 مارچ 2002

۱۔مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ

۲۔مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب ۳۔مکرم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب

۴۔مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب ۵۔مکرم مظہر الحق سیٹھی صاحب

۶۔مکرم رانا رفیق احمد صاحب ۷۔مکرم بشیر احمد کلیم صاحب ملاح ملوٹ

۸۔مکرم راشد منصور خان صاحب (30 سال سے کم)

۹۔مکرم مقبول احمد ظفر صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 23,22,21 مارچ 2003

(10 نمائندگان بھجوانے کا حق تھا)

۱۔مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ

۲۔مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب ۳۔مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب

۴۔مکرم سید تنویر مجتبیٰ صاحب ۵۔مکرم مظہر الحق سیٹھی صاحب
۶۔مکرم رانا رفیق احمد صاحب ۷۔مکرم چوہدری رشید احمد صاحب
۸۔مکرم نصیر خان صاحب (NIH)
۹۔مکرم عبدالولی عرفان صاحب (30 سال سے کم)
۱۰۔مکرم محمود عبدالحی صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 2004

۱۔مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ
۲۔مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب ۳۔مکرم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب
۴۔مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب ۵۔مکرم سید تنویر مجتبیٰ صاحب
۶۔مکرم مظہر الحق سیٹھی صاحب ۷۔مکرم رانا رفیق احمد صاحب
۸۔مکرم مسعود احمد صاحب (پنڈ بیگووال)
۹۔مکرم عبدالولی عرفان صاحب (30 سال سے کم)
۱۰۔مکرم محمود عبدالحی صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 25,26,27 مارچ 2005

۱۔مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ
۲۔مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب ۳۔مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب
۴۔مکرم سید تنویر مجتبیٰ صاحب ۵۔مکرم رانا رفیق احمد صاحب
۶۔مکرم محمد منور ملک صاحب ۷۔مکرم ایوب احمد ظہیر صاحب
۸۔مکرم بشیر احمد کلیم صاحب ملاح ملوٹ
۹۔مکرم محمود عبدالحی صاحب (30 سال سے کم)

۱۰۔مکرم صاحبزادہ مرزا تقی الدین احمد صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 26,25,24 مارچ 2006

۱۔مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ
۲۔مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب
۳۔مکرم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب
۴۔مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب
۵۔مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب
۶۔مکرم فہیم الدین ارشد صاحب
۷۔مکرم خالد سیف اللہ صاحب
۸۔مکرم منظور احمد صاحب (NIH)
۹۔مکرم حامد جلال صاحب (30 سال سے کم)
۱۰۔مکرم آصف محمود صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 25,24,23 مارچ 2007

۱۔مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ
۲۔مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب
۳۔مکرم خالد سیف اللہ صاحب
۴۔مکرم فہیم الدین ارشد صاحب
۵۔مکرم ایوب احمد ظہیر صاحب
۶۔مکرم محمد منور ملک صاحب
۷۔مکرم مظہر الحق سیٹھی صاحب
۸۔مکرم نصیر احمد صاحب (پنڈ بیگووال)
۹۔مکرم آصف محمود صاحب (30 سال سے کم)
۱۰۔مکرم حامد احمد شیخ صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 30,29,28 مارچ 2008

۱۔مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ
۲۔مکرم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب
۳۔مکرم محمد منور ملک صاحب
۴۔مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب
۵۔مکرم فہیم الدین ارشد صاحب
۶۔مکرم شریف احمد متو صاحب
۷۔مکرم خالد سیف اللہ صاحب

۸۔مکرم دانشمند صاحب ملاح ملوٹ ۹۔مکرم وحید انور صاحب (30 سال سے کم)
۱۰۔مکرم آصف محمود صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 22,21,20 مارچ 2009

۱۔مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ
۲۔مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب ۳۔مکرم خالد سیف اللہ صاحب
۴۔مکرم فہیم الدین ارشد صاحب ۵۔مکرم ڈاکٹر عبد الباری صاحب
۶۔مکرم مظہر الحق سیٹھی صاحب ۷۔مکرم ڈاکٹر پیر محمد نقی الدین صاحب
۸۔مکرم احمد دین صاحب (NIH) ۹۔مکرم طاہر وجیہ صاحب (30 سال سے کم)
۱۰۔مکرم سید عزیر عزیز شاہ صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 28,27,26 مارچ 2010

۱۔مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ
۲۔مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب ۳۔مکرم فہیم الدین ارشد صاحب
۴۔مکرم صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب ۵۔مکرم ڈاکٹر عبد الباری صاحب
۶۔مکرم خالد سیف اللہ صاحب ۷۔مکرم ڈاکٹر پیر محمد نقی الدین صاحب
۸۔مکرم محمد منور صاحب (پنڈ بیگو وال) ۹۔مکرم سید عزیر عزیز شاہ صاحب (30 سال سے کم)
۱۰۔مکرم آصف محمود صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 27,26,25 مارچ 2011

۱۔مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ
۲۔مکرم ڈاکٹر عبد الباری صاحب ۳۔مکرم فہیم الدین ارشد صاحب
۴۔مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب ۵۔مکرم خالد سیف اللہ صاحب

۶۔مکرم محمد منور ملک صاحب ۷۔مکرم ایم اے لطیف شاہد صاحب
۸۔مکرم دانشمند صاحب ملاح ملوٹ
۹۔مکرم صادق احمد ملک صاحب (30 سال سے کم)
۱۰۔مکرم سید عزیز عزیز شاہ صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 25,24,23 مارچ 2012

۱۔مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ
۲۔مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب ۳۔مکرم ڈاکٹر عبد الباری صاحب
۴۔مکرم خالد سیف اللہ صاحب ۵۔مکرم فہیم الدین ارشد صاحب
۶۔مکرم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب ۷۔مکرم محمد منور ملک صاحب
۸۔مکرم احمد دین صاحب (NIH) ۹۔مکرم صادق احمد ملک صاحب (30 سال سے کم)
۱۰۔مکرم سید عزیز عزیز شاہ صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 24,23,22 مارچ 2013

۱۔مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ (مکرم منیر احمد فرخ صاحب بوجہ علالت شرکت نہ کر سکے۔ان کی نمائندگی مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب نے کی)
۲۔مکرم خالد سیف اللہ صاحب ۳۔مکرم ڈاکٹر عبد الباری صاحب
۴۔مکرم فہیم الدین ارشد صاحب ۵۔مکرم محمد عبد الرؤف ریحان صاحب
۶۔مکرم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب ۷۔مکرم محمد منور ملک صاحب
۸۔مکرم محمد منور صاحب (پنڈ بیگو وال) ۹۔مکرم ڈاکٹر مرزا مجادل احمد صاحب (30 سال سے کم)
۱۰۔مکرم ارشد اعجاز احمد صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 23,22,21 مارچ 2014

۱۔مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ

۲۔مکرم محمد منور ملک صاحب ۳۔مکرم خالد سیف اللہ صاحب

۴۔مکرم ڈاکٹر مقبول احمد ملک صاحب ۵۔مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب

۶۔مکرم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب ۷۔مکرم کموڈور (ر) شبیر احمد صاحب

۸۔مکرم دانشمند صاحب ملاح ملوٹ ۹۔مکرم ارشد اعجاز احمد صاحب (30 سال سے کم)

۱۰۔مکرم صادق احمد ملک صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 22,21,20 مارچ 2015

۱۔مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ

۲۔مکرم خالد سیف اللہ صاحب ۳۔مکرم فہیم الدین ارشد صاحب

۴۔مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب ۵۔مکرم حامد جلال صاحب

۶۔مکرم خواجہ منظور صادق صاحب ۷۔مکرم ڈاکٹر پیر محمد نقی الدین احمد صاحب

۸۔مکرم احمد دین صاحب (NIH) ۹۔مکرم صادق احمد ملک صاحب (30 سال سے کم)

۱۰۔مکرم بلال احمد صاحب (30 سال سے کم)

نوٹ: اس سال پہلی مرتبہ جماعت اسلام آباد کے ایک نمائندہ مکرم خالد سیف اللہ صاحب کو شوریٰ کمیٹی برائے تعلیم القرآن وقف عارضی کا صدر مقرر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

مجلس مشاورت منعقدہ 27,26,25 مارچ 2016

۱۔مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ

۲۔مکرم کموڈور (ر) شبیر احمد صاحب ۳۔مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب

۴۔مکرم مبشر احمد فرخ صاحب ۵۔مکرم خالد سیف اللہ صاحب

۶۔مکرم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب ۷۔مکرم ناصر حفیظ ملک صاحب

۸۔مکرم مسعود احمد صاحب (پنڈ بیگو وال)

۹۔مکرم بلال احمد صاحب (30 سال سے کم)

۱۰۔مکرم صادق احمد ملک صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت منعقدہ 26,25,24 مارچ 2017

۱۔مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر ضلع بلحاظ عہدہ

۲۔مکرم کموڈور (ر) شبیر احمد صاحب ۳۔مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب (بوجوہ نہیں جا سکے انکی جگہ مکرم عبدالروف ریحان صاحب نے نمائندگی کی)

۴۔مکرم فہیم الدین ارشد صاحب ۵۔مکرم محمد منور ملک صاحب

۶۔مکرم ناصر حفیظ ملک صاحب ۷۔مکرم ناصر حفیظ ملک صاحب

۸۔مکرم دانشمند صاحب (پنڈ ملاح ملوٹ) ۹۔مکرم عبدالعلی خاکی صاحب (30 سال سے کم)

۱۰۔مکرم حافظ مبشر احمد صاحب (30 سال سے کم)

مجلس مشاورت پر شوریٰ ہال میں جماعت احمدیہ اسلام آباد کی سمعی و بصری ٹیم کی خدمات

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ اسلام آباد کی سمعی و بصری ٹیم کو گذشتہ کئی برسوں سے مجلس مشاورت پاکستان کے موقع پر ہر سال شوریٰ ہال میں منفرد خدمات بجالانے کی توفیق مل رہی ہے۔شوریٰ کی کارروائی کو تمام حاضرین تک احسن رنگ میں پہنچانے کے لئے شوریٰ ہال میں سامعین کے لئے کام کرنے والے شعبہ ترجمانی کے تمام ارکان کا تعلق جماعت احمدیہ اسلام آباد سے ہوتا ہے۔

سالہا سال سے اب تک جن افراد کو یہ اہم اور نازک ذمہ داری نبھانے کی توفیق ملی اور مل رہی ہے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

۱۔مکرم ایوب احمد ظہیر صاحب	۲۔مکرم قاضی محمد اجمل صاحب
۳۔مکرم مبشر احمد فرخ صاحب	۴۔مکرم عرفان سہیل صاحب
۵۔مکرم طاہر محمود احمد صاحب	۶۔مکرم عرفان اسد صاحب
۷۔مکرم کیپٹن (ر) منور احمد صاحب	۸۔مکرم محمد سفیر بھٹی صاحب
۹۔مکرم شیخ تصویر الرحمن صاحب	۱۰۔مکرم فہیم احمد صاحب
۱۱۔مکرم شیخ محمد انور صاحب	۱۲۔مکرم شیخ اعجاز ارشد صاحب

وصیّت کے بابرکت نظام میں شامل

احباب وخواتین اسلام آباد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اسلام آباد کے احباب وخواتین کی ایک بڑی تعداد کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت نظام وصیت میں شمولیت کی توفیق حاصل ہے اور اس تعداد میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے۔جماعتی ریکارڈ کے مطابق 2016 کے مالی سال کے اختتام تک شہر و ضلع کل چندہ دہندگان میں سے موصیان (مرد و واتین) کی تعداد کچھ اس طرح تھی۔

جماعت	کل چندہ دہندگان	موصی مرد	موصی خواتین
اسلام آباد شہر	1519	435	407
بیگوال	125	21	14
نیشنل ہیلتھ کالونی	85	33	18
ملوٹ	26	05	01

فروری 2017 تک بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون

موصیان اسلام آباد کے اسمائے گرامی

مجلس کارپرداز نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ کی فراہم کردہ فہرست کے مطابق 1968 میں جماعت اسلام آباد کے قیام سے لے کر فروری 2017 تک کے عرصہ میں ضلع اسلام آباد سے تعلق رکھنے والے کل 179 موصیان / موصیات کی بعد از وفات بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی ہے جن کے اسمائے گرامی معہ تاریخ وفات درج ذیل ہیں.

ا۔غلام فاطمہ بیگم عرف ہاجرہ بیگم زوجہ حافظ صوفی غلام محمد	29-10-1979
٢۔امتہ العزیز زوجہ مرزا نذیر حسین	21-01-1988
٣۔میاں غلام محمد اختر ابن عمر دین	01-12-1983
٤۔کبریٰ بیگم عرف خدیجہ الکبری زوجہ حاجی کریم بخش	29-03-1979
٥۔محمد صابر علی ہاشمی ابن بڈھا شاہ	04-07-1986
٦۔کرم دین ابن امام الدین	19-07-1980
٧۔شیخ محمد رمضان ابن حاجی محمد صدیق	08-05-1983
٨۔ملک محمد الدین ابن ملک نور الدین	17-03-1984
٩۔چوہدری عزیز احمد ابن چوہدری کریم بخش	17-08-1985
١٠۔ڈاکٹر امتہ الحیٰ زوجہ علی احمد	24-01-1988
١١۔چوہدری رحمت علی ابن چوہدری قاسم علی	04-07-2001
١٢۔بشیر بیگم زوجہ میاں عبد الرحیم پراچہ	24-12-1981
١٣۔صغریٰ بیگم زوجہ مستری فضل کریم	09-02-1982
١٤۔میجر سید مقبول احمد ابن سید محمد حسین	12-07-2001

۱۵۔محمودہ بیگم زوجہ سیٹھ معین الدین	12-07-1987
۱۶۔میاں عبدالرحیم پراچہ ابن میاں محمد امین	24-12-1981
۱۷۔سید عبدالرحیم ابن مولوی عبدالرحمن	11-11-1993
۱۸۔خیر النساء زوجہ سید فضل الرحمان فیضی	16-03-1992
۱۹۔مبارکہ بیگم زوجہ میاں رشید احمد سنوری	03-04-1993
۲۰۔عنایت بیگم زوجہ بابو محمد بشیر	03-11-1995
۲۱۔امینہ بیگم زوجہ ڈاکٹر عبدالاحد	16-09-1984
۲۲۔پیر ضیاء الدین ابن پیر اکبر علی	18-06-2008
۲۳۔میاں رشید احمد سنوری ابن بابو علی حسن سنوری	06-11-2011
۲۴۔سید ناصر ارتضیٰ علی ابن سید ارتضیٰ علی	18-09-1995
۲۵۔رقیہ بیگم زوجہ محبوب علی شاہ	12-07-1978
۲۶۔ڈاکٹر ملک عبدالحق ابن ڈاکٹر عبدالغنی	17-09-1981
۲۷۔بشریٰ بیگم زوجہ عبدالمجید بہاولپوری	14-09-2000
۲۸۔سلمیٰ صدیقہ زوجہ چوہدری محمد علیم الدین	29-12-1995
۲۹۔محمد امجد علی ابن منشی برکت علی	19-03-1993
۳۰۔عبدالجلیل عشرت ابن شیخ غلام قادر	15-11-1992
۳۱۔سیدہ ناصرہ بیگم زوجہ میاں شریف احمد	02-03-2009
۳۲۔مسعود احمد ہاشمی ابن نیاز احمد نصر اللہ	05-01-1994
۳۳۔شمیم صغریٰ زوجہ چوہدری عزیز احمد	09-06-1991
۳۴۔زینب بی بی زوجہ محمد شفیع	07-08-2007
۳۵۔میاں نور الدین ابن مولوی محمد علی	22-04-1994

۳۶۔امتہ اللہ بیگم زوجہ سید غلام یٰسین شاہ	20-08-1999
۳۷۔رسول بیگم زوجہ چوہدری عبدالغفور	09-12-1979
۳۸۔سکینہ بیگم زوجہ عبدالرحیم	03-10-1995
۳۹۔چوہدری محمد علیم الدین ابن چوہدری محمد عزیز الدین	30-08-1998
۴۰۔لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ ملک ستار بخش ابن ملک غلام محمد خان	20-08-2003
۴۱۔کلثوم بیگم زوجہ چوہدری غلام احمد	22-01-2000
۴۲۔محمد اقبال ابن بابو روشن دین	12-03-1994
۴۳۔نذیر بیگم زوجہ میاں غلام احمد	21-04-2006
۴۴۔عبدالرشید شرما ابن شیخ عبدالرحیم شرما	16-01-2014
۴۵۔شیخ عبدالوہاب ابن شیخ عبدالرحمن	10-11-1994
۴۶۔کریم بی بی زوجہ مستری کرم دین	27-07-1986
۴۷۔ثریا خانم زوجہ پروفیسر محمد صفدر	29-11-1996
۴۸۔سید غلام مجتبیٰ ابن سید محمد شریف	30-06-1999
۴۹۔فیروز الدین ابن کریم اللہ	22-05-1979
۵۰۔اختر النساء بیگم زوجہ ملک بشیر احمد	04-05-2010
۵۱۔ضیاء الحق ابن سراج الدین	17-02-2014
۵۲۔قاضی محمد منیر ابن بابو محمد حنیف	04-01-2000
۵۳۔شیخ صدیق احمد ابن شیخ کریم اللہ	11-01-1981
۵۴۔میر محمد عاصم خان ابن مولوی محمد جی	21-04-1997
۵۵۔مقبول خانم بنت میاں محمد عالم	06-05-2009
۵۶۔خانم زبیدہ پروین زوجہ میجر بشیر احمد خان	06-03-1996

۵۷۔سید سہیل احمد ابن سید محی الدین	06-10-2001
۵۸۔چوہدری محمد یعقوب خان ابن چوہدری محمد خان	19-03-1999
۵۹۔امتہ العزیز اختر زوجہ سید شریف احمد ہاشمی	11-12-1976
۶۰۔کلثوم اختر زوجہ شیخ ارشد علی	02-10-1997
۶۱۔امتہ السلام زوجہ ڈاکٹر ملک عبدالحق	30-10-1981
۶۲۔عبدالستار ابن چوہدری غلام نبی	27-03-2009
۶۳۔اقبال بیگم زوجہ نورالحق خان	17-10-2006
۶۴۔عادل ایاز ابن کیپٹن حاجی احمد خان ایاز	24-09-2005
۶۵۔شیخ ارشاد احمد ابن شیخ محمد علی	27-01-2002
۶۶۔امتہ الرشید عابدہ زوجہ شیخ ارشاد احمد	17-06-2008
۶۷۔امتہ الرشید زوجہ چوہدری بشیر احمد	09-01-2010
۶۸۔ملک محمد سلیم نائیک ابن ملک محمد حنیف	28-12-1994
۶۹۔فہمیدہ لطیف بیگم زوجہ شیخ عبداللطیف خان	16-03-1990
۷۰۔ڈاکٹر خواجہ محمد افضل ابن خواجہ محمد عبداللہ	26-09-1992
۷۱۔سیدہ زبیدہ بیگم زوجہ سید مقبول احمد	21-06-1997
۷۲۔غلام فاطمہ بیگم زوجہ محمد اسرائیل احمد	24-05-1994
۷۳۔محمد نواز خان ابن واحد بخش خان	04-06-2012
۷۴۔ملک محمد یونس خان ابن ملک محمد الدین	23-11-1996
۷۵۔مرزا خلیل احمد ابن مرزا محمد نصر اللہ	15-08-2014
۷۶۔خالدہ امینہ زوجہ شاہد احمد	25-05-1977
۷۷۔بشریٰ صادقہ پراچہ زوجہ چوہدری محمد انور	04-08-2009

۷۸۔ چوہدری سردار محمد ابن چوہدری عنایت اللہ	12-02-2007
۷۹۔ امتہ الرحیم زوجہ بشیر الدین	12-07-2015
۸۰۔ صابرہ رحمن بنت چوہدری عبد الرحمن	17-09-2005
۸۱۔ مرزا محمد کریم ابن مرزا محمد حسین	05-04-2014
۸۲۔ ملک مسعود احمد ابن قاضی کامل دین	21-05-1984
۸۳۔ میاں عبد الوحید پراچہ ابن میاں عبد الرحیم پراچہ	13-08-1977
۸۴۔ امتہ القیوم زوجہ خالد احمد ورک	31-12-2012
۸۵۔ آمنہ طاہرہ زوجہ شیخ عبد الرشید	17-12-2012
۸۶۔ چوہدری محمد اسلم خان ابن ڈاکٹر محمد انور خان	02-11-1988
۸۷۔ امتہ القدیر زاہدہ زوجہ ملک محمد نواز	18-01-2003
۸۸۔ مبارکہ جمیل بنت حکیم محمد جمیل	06-11-2007
۸۹۔ امتہ السلام بسم اللہ بیگم زوجہ میاں محمد شریف	10-06-1978
۹۰۔ راشدہ تنویر زوجہ ڈاکٹر منصور احمد	24-09-1979
۹۱۔ جہاں آرا منصور زوجہ منصور عالم	22-09-1991
۹۲۔ منیرہ زوجہ لطیف احمد	04-12-2008
۹۳۔ طاہرہ حمید زوجہ سید حمید احمد	23-09-1973
۹۴۔ ڈاکٹر پروفیسر نسیم بابر ابن ڈاکٹر سید محمد جی	09-10-1994
۹۵۔ مظفرہ راشدہ زوجہ قریشی عبد الشکور	15-09-1978
۹۶۔ چوہدری خورشید اسلم ابن چوہدری کرامت اللہ	04-11-2015
۹۷۔ نذیر بیگم زوجہ چوہدری عبد الحق	13-04-1994
۹۸۔ چوہدری عبد الحق ورک ابن چوہدری جلال الدین ورک	22-12-1975

۹۹۔مخزن العلوم زوجہ چوہدری رشید احمد	27-09-1991
۱۰۰۔فرحت افزاء زوجہ محمد یوسف مبشر	04-04-1999
۱۰۱۔سیدہ نصرت آرا بیگم زوجہ سید غلام مجتبیٰ	30-04-2003
۱۰۲۔بشریٰ مخدوم زوجہ عثمان علی مخدوم	26-09-1992
۱۰۳۔امتہ القیوم زوجہ شیخ محمد سلیم	03-12-2011
۱۰۴۔عثمان علی مخدوم ابن مخدوم بشیر احمد	15-09-1992
۱۰۵۔امینہ بیگم بدر زوجہ چوہدری مبارک علی حسنات	03-11-2013
۱۰۶۔آصفہ طیبہ ملک زوجہ شمیم احمد قریشی	11-06-2013
۱۰۷۔خاتون بی بی زوجہ نذر محمد	19-02-2013
۱۰۸۔بیگم مبارکہ احمدی زوجہ ڈاکٹر محمد جی احمدی	10-10-2004
۱۰۹۔لطیف احمد ابن مولوی صالح محمد	04-01-2003
۱۱۰۔سعید اختر زوجہ شیخ صفدر علی	18-07-2006
۱۱۱۔محترمہ صاحبہ زوجہ ڈاکٹر محمد نقی الدین	13-05-1984
۱۱۲۔الحاجہ سعیدہ ناصرہ زوجہ الحاج چوہدری محمود احمد ناصر	21-04-2011
۱۱۳۔بی بی عائشہ زوجہ عبد السلام خان	15-02-1997
۱۱۴۔کریم بی بی زوجہ چوہدری جلال الدین	15-08-1985
۱۱۵۔امتہ الحمید زوجہ مسعود احمد ہاشمی	21-11-1992
۱۱۶۔عبد الکریم لودھی ابن شمس الدین لودھی	15-10-2006
۱۱۷۔ممتاز فقر اللہ زوجہ ایم فقر اللہ خان	11-02-2002
۱۱۸۔چوہدری محمد رمضان ابن چوہدری غلام محمد	15-06-1992
۱۱۹۔حمید المحامد ایم اے ابن مولوی بذل الرحمن	18-10-2009

۱۲۰۔ہاجرہ بی بی زوجہ ملک حیات بخش	11-12-1981
۱۲۱۔چوہدری منظور احمد ابن حاجی غلام احمد	02-11-1980
۱۲۲۔سنبل خورشید زوجہ سید تحسین مجتبیٰ	15-06-2015
۱۲۳۔خدیجہ بیگم زوجہ عبدالرحیم پراچہ	02-01-1983
۱۲۴۔سلیمہ بیگم زوجہ کرنل اوصاف علی خان	20-09-1994
۱۲۵۔سیدالحاج شاہد احمد ابن سید غلام محمد	13-09-1995
۱۲۶۔اختر بیگم زوجہ قاضی محمد نذیر	24-03-1993
۱۲۷۔ماسٹر محمد اسماعیل ابن مولوی نظام الدین	25-12-1989
۱۲۸۔میمونہ بیگم زوجہ حامد حسین	07-05-1983
۱۲۹۔مرزا محمد اشرف بیگ ابن مرزا محمد صادق بیگ	21-07-2004
۱۳۰۔مریم صدیقہ زوجہ پروفیسر عبدالواحد	05-03-1987
۱۳۱۔شیخ محمد احسن پراچہ ابن شیخ محمد اشرف	11-08-2006
۱۳۲۔چوہدری منور احمد ابن چوہدری محمد حسین	01-02-1993
۱۳۳۔رشیدہ بیگم زوجہ ملک محمد یونس	03-11-2011
۱۳۴۔زبیدہ تنویر زوجہ عبدالحمید	24-11-2012
۱۳۵۔فرخندہ واحد بنت پروفیسر عبدالواحد	05-01-1992
۱۳۶۔صادقہ بیگم زوجہ عبدالغفار	16-07-1996
۱۳۷۔رابعہ بی بی زوجہ ملک محمد اسلم	30-06-2013
۱۳۸۔کلثوم آرا بیگم زوجہ ستار بخش ملک	15-01-2014
۱۳۹۔نصرت فرزانہ زوجہ رفاقت احمد	26-11-2014
۱۴۰۔نسرین الطاف زوجہ الطاف احمد ربانی	30-05-2015

۱۴۱۔عبدالرشید غالب ابن کیپٹن شیخ نواب الدین	22-01-2011
۱۴۲۔بشریٰ بیگم زوجہ زکریا احمد قریشی	31-07-2006
۱۴۳۔بشیر الدین احمد ابن مولوی چراغ دین	09-02-2012
۱۴۴۔عائشہ بی بی زوجہ مرزا محمد فاضل	16-06-2007
۱۴۵۔چوہدری نور محمد فاضل ایڈووکیٹ ابن ڈاکٹر نذیر احمد	12-09-2003
۱۴۶۔پیر محی الدین مطہر احمد ابن پیر صلاح الدین	12-10-2004
۱۴۷۔مجیدہ بیگم زوجہ مرزا منور بیگ	02-04-2012
۱۴۸۔لئیقہ افتخار زوجہ ملک افتخار احمد	27-02-2015
۱۴۹۔عبدالعزیز جہانگیری ابن عبدالقیوم	14-10-2012
۱۵۰۔طاہر حفیظ ملک ابن حفیظ الرحمان ملک	22-04-2010
۱۵۱۔چوہدری عبدالواحد ورک ابن چوہدری جلال الدین ورک	07-03-2007
۱۵۲۔سید عبدالباقی رضوی ابن سید عبدالمومن رضوی	31-03-2012
۱۵۳۔یاسمین منور زوجہ عبدالطیف منور	28-02-2011
۱۵۴۔مرزا محمد اقبال ابن مرزا امام الدین	15-04-2008
۱۵۵۔رضیہ بیگم زوجہ چوہدری محمد اسلم	04-02-2013
۱۵۶۔محبوبہ ریحانہ زوجہ منیر احمد	30-05-2014
۱۵۷۔فرحت سعید زوجہ محمد سعید	24-10-2011
۱۵۸۔حمیدہ بیگم زوجہ حمید احمد حامد	10-04-2012
۱۵۹۔امتہ الحفیظ زوجہ ناصر احمد سجاد	29-10-2015
۱۶۰۔غلام فاطمہ نیازی زوجہ محمد اکرم	13-10-2012
۱۶۱۔نصرت جہاں بھٹی زوجہ عبدالمنان بھٹی	10-06-2015

۱۶۲۔رزاق احمد ابن چوہدری حمید احمد	10-07-2009
۱۶۳۔امتہ الاعلیٰ زوجہ طاہر عمران خان	08-02-2015
۱۶۴۔طیبہ مسعود زوجہ مسعود احمد ریحان	20-04-2015
۱۶۵۔مبشر اعجاز احمد ابن ظفر احمد رانا	23-08-2014
۱۶۶۔بشریٰ تبسم زوجہ خالد محمود تبسم	16-01-2012
۱۶۷۔سائرہ تنویر زوجہ مسعود احمد اعوان	11-12-2008
۱۶۸۔بشریٰ بیگم سیال زوجہ چوہدری عبدالمنان	15-04-2012
۱۶۹۔تنویر احمد (ملاح ملوٹ) ابن مبشر احمد	19-07-2010
۱۷۰۔سید محمد (پنڈ بیگووال) ابن عطا محمد	02-07-2002
۱۷۱۔ناصرہ ضیاء (پنڈ بیگووال) زوجہ ماسٹر محمد صادق ضیاء	3-03-2010
۱۷۲۔مبارک احمد ہاشمی ابن سید محبوب علی شاہ	26-05-2016
۱۷۳۔ڈاکٹر افتخار احمد تبسم ابن شیخ غلام محمد	03-06-2016
۱۷۴۔داؤد احمد منصور ابن میر محمد دین	28-06-2016
۱۷۵۔امتہ الباسط زوجہ خالد محمود	09-08-2016
۱۷۶۔سید بشیر احمد شاہ (NIH) ابن سید شریف احمد	19-08-2016
۱۷۷۔ملک منور احمد ابن ملک مبارک احمد	31-08-2016
۱۷۸۔عبدالغفار ابن عبدالرزاق	07-01-2017
۱۷۹۔مرزا منیر بیگ ابن مرزا معظم بیگ	18-02-2017

سال	شامل ہونے والے احباب
2004	100
2005	250
2006	100
2007	100
2008	250 (اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شرکت کرنا تھی اور حضور ہندوستان کے دورہ پر بھی پہنچ چکے تھے کہ اچانک پاک بھارت تعلقات میں کشیدگی کے باعث حضور کو یہ دورہ ختم کر کے واپس لندن جانا پڑا۔اس سال یہ جلسہ منعقد نہیں ہوسکا)
2009	100
2010	128
2011	115
2012	115
2013	115
2014	115
2015	119
2016	119 (اس سال بوجوہ پاکستان سے زائرین کا کوئی قافلہ جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے لئے نہ جاسکا)۔

(خادم بیت الذکر)

۱۔مکرم عنایت اللہ صاحب مرحوم ۲۔مکرم مولوی عبداللہ صاحب مرحوم

۳۔مکرم آصف احمد صاحب ۴۔مکرم عمر دراز احمد صاحب

۵۔مکرم غلام رسول مجوکہ صاحب ۶۔مکرم یاسر عثمان صاحب

(سیکورٹی گارڈ)

۱۔مکرم داؤد احمد صاحب ۲۔مکرم سعد احمد صاحب

۳۔مکرم لطیف احمد صاحب (گارڈ بیت الرحمن)

۴۔مکرم عمران احمد صاحب ۵۔مکرم ثاقب احمد صاحب

۶۔مکرم وسیم عباس صاحب ۷۔مکرم شہباز احمد صاحب

(شعبہ مال)

۱۔مکرم طارق احمد اعوان صاحب ۲۔مکرم عمیر احمد صاحب

(کارکنان قبرستان)

۱۔مکرم سفیر احمد قریشی صاحب

(بیت الفضل)

۱۔مکرم محمود احمد صاحب ۲۔مکرم اشفاق احمد صاحب

متفرق کارکنان

۱۔مکرم رمضان صاحب)مالی) ۲۔مکرم عبدالواحد صاحب (ڈرائیور)

۳۔مکرم عبدالجبار صاحب (باورچی)۔آپ تقریباً بیس سال سے زائد عرصہ خدمات بجالانے کے بعد ضعیف العمری کے باعث اگست 2016 میں سبکدوش ہو گئے۔(۴) مکرم وسیم احمد صاحب ۵۔مکرم منصف احمد صاحب (بیت القیام)

F.I.R

ایف۔آئی۔آر

2002-1984

افراد جماعت کے خلاف مقدمات

کی

ابتدائی رپورٹس

شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ

پیش لفظ

1974 میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی سر براہی میں آئین پاکستان کی دفعہ نمبر 260 میں ایک نئی شق نمبر 2 کا اضافہ کیا جو آئین کی تیسری ترمیم کے نام سے یاد کی جاتی ہے۔اس میں تحریر ہے کہ:۔

''کوئی شخص جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اور غیر مشروط نبوت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ جو خدا کے آخری نبی یا لفظ نبی کے کسی معنی یا تعریف کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرے یا کسی ایسے مدعی نبوت کو نبی تسلیم کرے یا مذہبی مصلح مانے۔ وہ آئین یا قانون کے مقاصد کے لئے مسلمان نہیں ہے''

اس ترمیم کی رو سے جماعت احمدیہ کو ملک کی قومی اسمبلی نے آئین اور قانون کے مقاصد کے لئے غیر مسلم قرار دیا۔

اس کے بعد دوسرا قدم پاکستان کے ڈکٹیٹر جنرل محمد ضیاء الحق نے اٹھایا۔ اس نے 26 اپریل 1984 کو ایک آرڈیننس نمبر 20 جاری کیا جس کا عنوان'' قادیانی گروہ۔ لاہوری گروہ اور احمدیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں کا امتناع اور سزا'' رکھا گیا۔اس آرڈیننس کے ذریعہ ایکٹ XLV مجریہ 1860 میں دفعہ 295۔ب اور دفعہ 298۔ج کا اضافہ کیا گیا جس کی رو سے

295۔ب۔۔۔۔۔'' قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) اگر بذریعہ الفاظ تحریری یا تقریری یا مرئی علامت کے۔۔۔ اپنی جائے عبادت کو بذریعہ اشارت یا نام دے کے'' مسجد'' کہے تو کسی ایک طرح کی (سادہ یا بامشقت) قید کی سزا کا مستوجب ہوگا جو تین سال کے لئے ہو سکتی ہے۔ نیز سزائے جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

۲۔کوئی شخص جو قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے پکارتے

والسلام

سید عبدالحی

ناظر اشاعت۔ ربوہ

نوٹ از مرتب:

نظارت اشاعت ربوہ کی طرف سے کئی سال قبل شائع ہونے والی 911 صفحات پر مشتمل اس ضخیم کتاب میں جس کا پیش لفظ اوپر درج کیا گیا ہے 1987 سے 2002 کے برسوں کے دوران ملک کے صرف تین صوبوں پنجاب، سندھ اور سرحد میں احمدیوں کے خلاف پولیس میں درج کرائے گئے سینکڑوں جھوٹے مقدمات کی آیف آئی آرز شائع کی گئی ہیں اس کتاب کے صفحہ 9 تا صفحہ 14 پر افراد جماعت احمدیہ اسلام آباد کے خلاف پولیس میں درج کرائے گئے جھوٹے اور من گھڑت مقدمات کی ایف آئی آر زکی تفصیل موجود ہے ہم اگلے صفحات میں ان ایف آئی آر زکو ''تاریخ احمدیت اسلام آباد'' میں بھی محفوظ کر رہے ہیں۔

جن کے اوراق پہ ماضی کی تھی تاریخ رقم

ہو گئے کیسے گراں مایہ شمارے رخصت

(صاحبزادی امتہ القدوس)

اسلام آباد کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس سرزمین کو ایسے ایسے عظیم وجودوں نے اپنے قدموں سے نوازا ہے جن کی جماعتی، قومی اور ملی خدمات نا قابل فراموش اور قابل فخر ہیں۔ ان میں سے بعض شخصیات تو اوائل کے برسوں میں اسلام آباد کی مکین بھی رہیں اور یوں جماعت اسلام آباد کی خشت اول میں شمار ہوتی ہیں لیکن بعض بابرکت وجود اسلام آباد میں آئے چند روز یا چند ماہ یہاں رہے اور پھر چلے گئے۔ اور یوں تاریخ احمدیت اسلام آباد کے اوراق میں ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گئے۔ ایسے ہی چند ایک بزرگان کا ذکر خیر قبل ازیں رفقائے حضرت اقدسؑ کے باب میں کیا جا چکا ہے۔ اور اب کچھ مزید شخصیات کا ذکر اگلے صفحات میں کیا جا رہا ہے۔ یہ ایسی نامور شخصیات اور نابغہ روزگار وجود ہیں کہ ان کی سیرت و سوانح اور قوم و وطن اور جماعتی خدمات پر ضخیم کتابیں لکھی گئی ہیں اور لکھی جائیں گی لیکن ہمارا مقصد یہاں ان کی سیرت و سوانح حیات اور ان کی عظیم خدمات کا احاطہ کرنا نہیں بلکہ محض تبرکاً ان کا ذکر خیر کرنا ہے۔

اس باب میں جماعت اسلام آباد کے بعض ان بزرگان اور خادمان جماعت کا بھی ذکر ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمایاں خدمت دین کی توفیق ملی اور زندگی کے آخر دم تک جماعتی خدمات بجالاتے رہے لیکن اب ہم میں موجود نہیں اور اپنی جاں جان آفرین کے سپرد کر کے اس کے حضور حاضر ہو چکے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون



حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب

(ایم ایم احمد)

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب جو جماعت کے علاوہ ملک اور بیرون ملک ایم ایم احمد کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرزند تھے آپ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے پوتے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے بڑے بیٹے اور حضرت مصلح موعود کے بھتیجے اور داماد تھے۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب 28 فروری 1913 کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں ہی حاصل کی اور پھر گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجوایشن کی۔ 1933 میں آپ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے انگلستان تشریف لے گئے اور آکسفورڈ یونیورسٹی سمیت وہاں کے چند اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تقریباً 6 سال کا عرصہ حصول تعلیم میں گزارنے کے بعد 1938 میں واپس لوٹے۔ 26 دسمبر 1938 کو بیت النور قادیان میں حضرت مصلح موعود نے اپنی بیٹی صاحبزادی امتہ القیوم صاحبہ کا نکاح آپ سے پڑھایا۔ قیام پاکستان سے قبل آپ نے انڈین سول سروس کا امتحان پاس کیا اور آپ کی پہلی پوسٹنگ ملتان میں اسسٹنٹ کمشنر کی حیثیت سے ہوئی۔ آپ کو پاکپتن میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر اور سیالکوٹ اور میانوالی میں ڈپٹی کمشنر کے طور پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ تقسیم ہند کے وقت آپ سیالکوٹ میں ڈپٹی کمشنر تھے۔ پاکستان میں ون یونٹ کے دوران آپ کو صوبہ مغربی پاکستان کے فنانس سیکرٹری اور ایڈیشنل چیف سیکرٹری کے اعلیٰ عہدوں پر کام کرنے کا موقع ملا۔ فیلڈ مارشل ایوب خان کے دور صدارت میں آپ کو منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیرمین کی حیثیت سے اور پھر صدر یحییٰ کے دور حکومت میں صدر کے اقتصادی مشیر (یہ عہدہ وفاقی وزیر کے برابر تھا) کی حیثیت سے اہم خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ اسی دور میں آپ نے 26 جون 1971 کو سال 72-1971 کا وفاقی بجٹ بھی پیش کیا۔ جسے ملکی اور بین الاقوامی طور

پر بہت سراہا گیا تھا۔ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد ان دنوں ابھی تعمیر کے ابتدائی مراحل میں تھا اور سرکاری افسران اور دیگر ملازمین کے لئے رہائشی بنگلے اور چھوٹے کواٹر بن رہے تھے آپ کو بھی F-6/3 میں ایک بنگلہ ملا ہوا تھا۔ جہاں آپ کافی عرصہ تک رہائش پذیر رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 1968 سے 1974 تک متعدد بار اسلام آباد تشریف لائے اور اکثر دوروں میں حضور کا قیام آپ ہی کے گھر ہوتا تھا تاہم F-8-3 میں بیت الفضل کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد حضور نے پھر یہاں قیام کرنا شروع کیا۔

قاتلانہ حملہ

15 ستمبر 1971 کو سی ڈی اے کے ایک ملازم (لفٹ آپریٹر) اسلم قریشی نے آپ کو اسلام آباد میں اپنے دفتر جاتے ہوئے لفٹ میں چھری سے وار کر کے شدید زخمی کر دیا۔ آپ کو فوری طور پر پہلے پولی کلینک اسلام آباد اور پھر سی ایم ایچ راولپنڈی پہنچایا گیا۔ جہاں آپ کچھ روز زیر علاج رہے ۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بھی اطلاع ملنے پر آپ کی عیادت کے لئے ہسپتال تشریف لائے صدر یحییٰ خان ان دنوں غیر ملکی دورے پر تھے۔ آپ اس سانحہ کی اطلاع ملتے ہی دورہ مختصر کر کے وطن واپس آئے اور ہسپتال میں ایم ایم احمد صاحب کی عیادت کی ۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ حملہ آور اسلم قریشی کو گرفتار کر کے مقدمہ چلایا گیا تو اسے معمولی سزائے قید سنائی گئی تھی۔

اسلم قریشی کی گمشدگی کا سرکاری ڈرامہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور خلافت میں اسی اسلم قریشی کی ''گمشدگی'' کا جو سرکاری ڈرامہ رچایا گیا۔اس سے جماعت کا ہر شخص واقف ہے کچھ عرصہ بعد اس کی اچانک ایران سے برآمدگی اور پھر پولیس کے اسے فوراً حراست میں لے لینے سے احمدیت اور خلافت احمدیت کے خلاف ایک بڑی گھناؤنی سازش ناکام ہوگئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس شرمناک سازش کی ناکامی اور دشمن کے ناپاک اور مکروہ منصوبے خاک میں مل جانے کا اپنی ایک طویل نظم میں خوبصورت الفاظ میں ذکر فرمایا ہے اس نظم کا پہلا بند پیش خدمت ہے۔

دیکھو ایک شاطر دشمن نے کیسا ظالم کام کیا
پھینکا مکر کا جال اور طائرِ حق زیرالزام کیا
ناحق ہم مجبوروں کو، اک تہمت دی جلاّ دی کی
قتل کے آپ ارادے باندھے ہم کو عبث بدنام کیا
دیکھو پھر تقدیر خدا نے کیسا اسے ناکام کیا
مکر کی ہر بازی الٹا دی، دجل کو طشت از بام کیا
الٹی پڑ گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دَغا نے کام کیا
دیکھا اس بیماریٔ نفس نے آخر کام تمام کیا
زندہ باد غلام احمد، پڑ گیا جس کا دشمن جھوٹا
جاءالحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

(کلام طاہر)

بیرون ملک خدمات

پاکستان میں اعلیٰ ترین عہدوں پر نمایاں خدمات کی بجا آوری کے بعد ایم ایم احمد صاحب 1972 میں ورلڈ بنک سے منسلک ہو گئے کچھ عرصہ بین الاقومی ترقیاتی فنڈ (IMF) سے وابستہ رہے اور 1984 میں یہاں سے سبکدوشی حاصل کر کے امریکہ میں ہی رہائش پذیر ہوئے جہاں آپ کی زندگی کا باقی عرصہ جماعتی خدمات میں ہی گذرا۔

ایم ایم احمد صاحب کی جماعتی خدمات

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو دنیاوی طور پر اہم اور اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونے کے علاوہ جماعتی طور پر بھی نمایاں اور شاندار خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ ان خدمات کا ایک مختصر جائزہ پیش ہے۔

ورلڈ بنک میں تعیناتی کے دوران 1978 میں آپ کو لندن میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام منعقدہ کسر صلیب کانفرنس میں اپنا اہم مقالہ پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔1979 میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو جماعت احمدیہ امریکہ کا امیر مقرر فرمایا اور اس عہدہ جلیلہ پر آپ کو تادم آخر نمایاں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔آپ کے دورِ امارت میں امریکہ کی جماعت نے ہر شعبہ میں بہت ترقی کی اور بالخصوص مالی قربانیوں میں امریکہ صف اول کے ممالک میں آ گیا۔آپ کے دورامارت میں حضرت خلیفۃ المسیح الربع نے 1989، 1991، 1994، 1996، 1997 اور 1998 میں امریکہ کے تفصیلی دورے کئے۔ان دوروں میں حضرت میاں صاحب کی اطاعت امام اور خلافت سے عہد وفا نبھانے کے کئی مناظر دیکھنے میں آئے اور حضور نے آپ کے کام کی متعدد بار تعریف فرمائی۔آپ خلافت احمدیت کے فدائی تھے۔اور خلیفہ وقت کی مکمل اطاعت آپ کا طرہ امتیاز تھا۔

وفات اور تدفین

2002 میں آپ شدید بیمار ہوئے اور کئی بار ہسپتال داخل ہونا پڑا۔بالآخر الٰہی تقدیر غالب آئی اور آپ 23 جولائی 2002 کی رات اللہ کو پیارے ہوئے۔اس وقت آپ کی عمر 89 سال سے کچھ اوپر تھی 26 جولائی کو بیت الرحمن (امریکہ) میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں امریکہ بھر سے آئے ہوئے تقریباً دو ہزار افراد نے شرکت کی ان میں کینیڈا کا 50 رکنی وفد بھی شامل تھا۔بعد ازاں آپ کا جسد خاکی بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان لایا گیا اور مورخہ 29 جولائی کو صبح ساڑھے آٹھ بجے دارالذکر لاہور میں آپ کی دوسری بار نماز جنازہ پڑھی گئی۔مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ وصدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے جنازہ پڑھایا جس میں لاہور اور گردونواح کی جماعتوں کے ہزاروں افراد شامل ہوئے۔اسی روز بعد دوپہر آپ کا جسد خاکی لاہور سے ربوہ لایا گیا۔سہ پہر 5 بجے سے رات گیارہ بجے تک اور پھر اگلی صبح نماز فجر سے لے کر 9 بجے صبح تک ہزاروں احباب نے میت کا آخری دیدار کیا۔30 جولائی 2002 کو صبح دس بجے بیت المبارک میں مکرم ومحترم

صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کی امامت میں ایک بار پھر ہزاروں احباب نے مرحوم کی نماز جنازہ ادا کی ۔جس میں ربوہ کے علاوہ بیرونی جماعتوں کے سینکڑوں لوگ بھی شامل تھے۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں آپ کی تدفین ہوئی۔قبر تیار ہونے پر صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ہی نے دعا کروائی۔



پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب
نوبل لاریٹ

سائنس میں اعلیٰ ترین نوبل انعام پانے والے پاکستان کے پہلے اور آخری سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب چونکہ صدر ایوب خان کے اعلیٰ سائنسی مشیر کی حیثیت سے حکومت میں شامل تھے اور پھر ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کے ابتدائی برسوں میں آپ کے بھی سائنسی مشیر تھے۔ اس حیثیت سے آپ کا اکثر اسلام آباد آنا جانا لگا رہتا تھا۔ آپ نے F-6/4 میں پٹرول پمپ کے سامنے والے پلے گراؤنڈ کے قریب اپنی ایک کوٹھی بھی تعمیر کرائی تھی تاہم آپ نے اسے کبھی اپنی رہائش گاہ نہیں بنایا اور بعد ازاں اسے فروخت کر دیا تھا آپ جب بھی وفاقی دارالحکومت تشریف لاتے تو کبھی ایٹمی توانائی کمیشن کے کسی گیسٹ ہاؤس میں یا پھر سندھ ہاؤس میں قیام فرماتے۔

ڈاکٹر عبدالسلام کی سائنس کے میدان میں گرانقدر خدمات کے بارے میں ملکی وغیر ملکی اخبارات وجرائد میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے تاہم حقیقت یہ ہے کہ ملک وملت نے اس نابغہء روزگار فرزند کی وہ قدر نہ کی جس کا وہ مستحق تھا اور سنجیدہ پڑھے لکھے دانشور طبقہ کی طرف سے اس کا برملا اعتراف بھی کیا جا رہا ہے۔ اس کی صرف ایک مثال پیش ہے۔

معروف علمی وادبی شخصیت محترمہ زاہدہ حنا صاحبہ اپنے ایک مضمون ''ڈاکٹر عبدالسلام۔ وطن کا فراموش کردہ بیٹا'' میں لکھتی ہیں۔

> ''جس نے پاکستان کے ایٹمی اور خلائی پروگرام کی بنیاد رکھی، جس کی کاوشوں کے بغیر ہم مسلم امہ کی پہلی ایٹمی طاقت نہیں بن سکتے تھے جس نے حکومت پاکستان کو نیوکلیئر پلانٹ کی اہمیت باور کرائی، جس نے اعلیٰ سائنسی تحقیقات کے ادارے قائم کرنے کے لئے جان توڑ محنت کی، جس کے اثر ورسوخ سے یہ ممکن ہو سکا کہ 500 سے زیادہ

پاکستانی نوجوان طبیعات کے مختلف شعبوں میں امریکہ،کینیڈا اٹلی اور انگلینڈ جا کر پی ایچ ڈی کر سکیں۔وہ بیسویں صدی میں سائنس کی دنیا کے اہم ترین دماغوں میں سے تھا۔دنیا نے اسے 274 سے زیادہ ایوارڈز اعزازات اور انعامات دیئے ان کے ساتھ ملنے والی رقوم کا تخمینہ کروڑوں ڈالر تک پہنچتا ہے۔اس شخص نے یہ رقم اپنی ذات کی بجائے پاکستان اور تیسری دنیا کے ذہین اور ضرورت مند طلبہ کی اعلیٰ تعلیم اور تحقیق پر خرچ کی۔یہ اس شخص کا قصہ ہے جو شہنشاہ ایران کو دی جانے والی ضیافت میں ادھڑے ہوئے جوتے پہن کر چلا گیا تھا۔اس لئے کہ اس کے خیال میں نئے جوتے خریدنا فضول خرچی تھی لوگوں نے لکھا ہے کہ عالمی شہرت یافتہ لوگوں کے ہجوم میں وہ اپنی دھرتی کو یاد کرتے ہوئے ہچکیوں سے روتے تھے‘‘۔

(روزنامہ ایکسپریس 27نومبر 2013)(الفضل 12مارچ 2015)

حالات زندگی

سائنس کی دنیا کی یہ عظیم شخصیت 29 جنوری 1926 کو پاکستان کے ایک پسماندہ علاقے جھنگ میں پیدا ہوئی۔پہلی کلاس سے آٹھویں کلاس تک تعلیم گورنمنٹ اسکول جھنگ شہر میں حاصل کی۔آٹھویں کا امتحان اول پوزیشن کے ساتھ پاس کرنے کے بعد ہائی کلاسز کے لئے انٹرمیڈیٹ کالج جھنگ میں داخلہ لے لیا۔1940 میں میٹرک کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے صرف 14 سال کی عمر میں اس اعزاز سے پاس کیا کہ اس وقت تک پنجاب یونیورسٹی میں ہونے والے میٹرک کے امتحان میں سب سے زیادہ نمبر لینے کا شاندار ریکارڈ قائم کیا۔ایف اے میں 600 میں سے 555 نمبر(92.5 فیصد)نمبر حاصل کر کے اول رہے بی اے میں 500 میں سے 451 نمبر(95.5 فیصد)حاصل کر کے پنجاب یونیورسٹی میں نیا ریکارڈ قائم کیا۔

عبدالسلام نے صرف بیس سال کی عمر میں ڈبل ایم اے(ریاضی۔فزکس)کیا۔یہ بات بھی کسی اعزاز سے کم نہیں۔عبدالسلام 1946 میں انگلینڈ گئے اور کیمرج کے ذیلی ادارے سینٹ

جانسن کالج میں تعلیم و تحقیق میں مصروف ہو گئے ۔ 1947 تا 1949 میں آپ نے ریاضی کا تین سال کا کورس صرف ایک ہی سال میں پاس کیا اور اینگلر بن گئے ۔اس دوران نہایت اعلیٰ پائے کے کئی تحقیقی مقالات تحریر کئے جن کی اہل علم حلقوں میں بہت زیادہ پذیرائی ہوئی اور یوں عبدالسلام نے اپنی ذہانت کا لوہا منوایا۔

1951 میں 25 سال کی عمر میں آپ گورنمنٹ کالج لاہور میں ریاضی کے پروفیسر مقرر ہوئے 1952 سے 1954 تک پنجاب یونیورسٹی میں شعبہ ریاضی کے سربراہ رہے ۔سینٹ جان کالج (کیمرج یونیورسٹی) نے انہیں فیلو اور انسٹی ٹیوٹ آف ایڈوانسڈ سٹڈی پرنسٹن ۔امریکہ نے رکن منتخب کیا۔ 1951 میں پی ایچ ڈی کے لئے سکالرشپ مل گیا۔ڈاکٹر عبدالسلام نے انگلستان جا کر دوبارہ کیمرج یونیورسٹی کو اپنی تدریس و تحقیق کا مرکز بنایا۔1952 میں یونیورسٹی نے انہیں پی ایچ ڈی کی ڈگری دی ۔کیمرج یونیورسٹی نے ریاضی اور فزکس پر ایسی دسترس وقدرت کے شاندار مظاہرے پر انہیں ''اسمتھ پرائز'' سے نوازا۔ یہ اعزاز انہیں پی ایچ ڈی کی تکمیل سے قبل دے دیا گیا۔کام کی تکمیل سے قبل ہی انعام کو پالینا کم کو نصیب ہوا ہے۔واپس آ کر ڈاکٹر عبدالسلام دوبارہ گورنمنٹ کالج لاہور میں درس وتدریس میں مصروف ہو گئے ۔مگر یہاں کے نامساعد حالات کی بنا پر 1954 میں کیمرج یونیورسٹی میں واپس چلے گئے اور بطور لیکچرار تدریس و تحقیق میں مصروف ہو گئے ۔ان کے سائنسی نظریات مختلف بین الاقوامی سائنسی جرائد میں اشاعت پذیر ہونے لگے اور ان کی شہرت کُو بکُو پھیلنے لگی۔ 1957 میں لندن یونیورسٹی کے امپیریل کالج نے نظریاتی طبیعات کے پروفیسر کی حیثیت سے ان کی خدمات حاصل کر لیں ۔اس ادارے سے وہ آخری دم تک وابستہ رہے اور شعبہ ریاضی کے صدر بھی رہے۔ڈاکٹر صاحب 1959 میں ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان کے مشیر مقرر ہوئے ۔انہوں نے ''تعلیمی نظام میں بنیادی تبدیلیاں'' کے عنوان سے ایک رپورٹ لکھی۔ 1959 میں انہیں سائنس کمیشن کا رکن بنایا گیا۔1961 میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو صدر پاکستان کا مشیر اعلیٰ برائے سائنس مامور کیا گیا۔وہ 7 ستمبر 1974 تک اس حیثیت سے فرائض کی بجا آوری میں

مصروف کار رہے۔ڈاکٹر صاحب کی ہدایت پر آئی ایچ عثمانی کو اٹامک انرجی کمیشن کا چیر مین بنایا گیا۔ اس عرصہ میں آپ کی ہدایات پر کراچی نیوکلئیر پلانٹ اور اپلائیڈ فزکس کے متعدد اداروں کی تعمیر و تشکیل ہوئی۔

پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے چیر مین ڈاکٹر اشفاق احمد نے ڈاکٹر سلام کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے۔اس بات کا خاص طور پر ذکر کیا کہ کس طرح ڈاکٹر سلام نے پانچ سو پاکستانی سائنس دانوں اور انجنیئر وں کے برطانیہ اور امریکہ جانے کا نیوکلئیر سائنس میں ٹریننگ کا بذات خود انتظام کیا۔1961 سے 1964 تک ڈاکٹر صاحب پاکستان کے خلائی ادارے ''سپارکو'' کے صدر رہے اور نہایت شاندار خدمات سرانجام دیں ڈاکٹر صاحب کا سب سے بڑا کارنامہ تھیوری آف یونی فیکشن آف فورسز یا گرینڈ یونی فیکشن تھیوری ہے ۔ یہ نظریہ چار بنیادی فطری قوتوں میں دو قوتوں کو یکجا کرنے سے متعلق ہے۔اسی پر انہیں 1979 میں دنیائے سائنس کا سب سے بڑا انعام نوبل پرائز دیا گیا۔

ڈاکٹر صاحب کو دنیا بھر کے 31 سے زائد سائنسی اداروں کی فیلوشپ دی گئی ۔ 8 سے زائد اداروں نے ان کی خدمات سے تعلیمی استفادہ کیا۔اقوام متحدہ کی طرف سے انہیں متعدد عہدے دیئے گئے جن پر فائز رہتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے اقوام عالم کی بیش بہا خدمات انجام دیں ۔آپ 19 سے زائد مختلف میڈلز سے نوازے گئے 1959 میں آپ کو حکومت پاکستان کی طرف سے نشان امتیاز کا اعزاز دیا گیا 57 ممالک نے انہیں ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگریاں دیں جبکہ کئی ممالک نے انہیں ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگریوں سے نوازا جو ایک عالمی ریکارڈ ہے۔ ایک تاج محل مغل حکمران شاہ جہاں نے اپنی بیوی سے محبت کی یاد میں تعمیر کیا۔ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنی سائنسی محبت کا تاج محل 1964 میں اٹلی کے شہر ٹریسٹ کے مقام پر نظریاتی طبعیات کا بین الاقوامی مرکز تعمیر کر کے بنایا۔آپ اس کے بانی صدر اور ڈائریکٹر 1964 تا 1966 رہے۔اب تک تیسری دنیا کے ممالک کے 60 ہزار سے زائد سائنسدان اس مرکز سے استفادہ کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ ”عالم اسلام کی فلاح خود اپنے پیروں پر کھڑا ہونے اور گم گشتہ ورثہ کے حاصل کر لینے میں ہے۔ ان کے نزدیک گم گشتہ ورثہ سائنس ہے۔ ان کے خیال میں ملت اسلامیہ کے زوال کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس نے مغرب میں آنے والے سائنسی انقلاب اور اس کے بطن سے پیدا ہونے والے تکنیکی انقلاب سے خود کو باخبر نہ رکھا اور اس کی طرف سے مکمل بے اعتنائی برتی آسمانی سائنس کا یہ روشن ستارہ ایک لحاظ سے 21 نومبر 1996 کو غروب ہو گیا مگر اس کے روشن کارنامے آنے والوں کو راستہ دکھاتے رہیں گے۔“

(ہفت روزہ لاہور 31 جنوری 2004 میں شائع شدہ مرزا خلیل احمد قمر صاحب کے مضمون سے ماخوذ)

وفات اور انگلستان میں نماز جنازہ

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب 21 نومبر 1996 کو آکسفورڈ (انگلستان) میں انتقال فرما گئے۔ 22 نومبر 1996 کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بیت الفضل لندن میں نماز جمعہ کے بعد آپ کا جنازہ پڑھایا۔ جس میں لندن میں موجود کثیر تعداد میں احمدی احباب نے شرکت کی۔ قبل ازیں حضور نے خطبہ جمعہ میں ڈاکٹر سلام صاحب مرحوم کا ذکر خیر فرماتے ہوئے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو کئی نوبل انعام یافتہ افراد عطا فرمائے۔ حضور نے فرمایا کہ اپنے تمام مقام کے باجود آپ امامت سے اتنا گہرا اطاعت اور عاجزی کا تعلق رکھتے تھے کہ میں حیران ہو جاتا تھا۔ حضور نے جمعہ کے بعد بیت الفضل کے باہر تشریف لا کر مرحوم کے چہرے کا آخری دیدار کیا اور مرحوم کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر دعا کی اور اس کے بعد جنازہ پڑھایا بعد ازاں حضور جنازے کو کندھا دے کر وین تک لے گئے ڈاکٹر صاحب کے جنازے کی کارروائی احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو دکھائی گئی۔ (روزنامہ الفضل 24/23 نومبر 1996)

ربوہ میں تدفین

محترم ڈاکٹر عبدالسلام مرحوم کا جسد خاکی لندن سے پی آئی اے کی پرواز سے اتوار 24 نومبر کی

صبح لاہور پہنچایا گیا۔ مرکز سلسلہ ربوہ سے صدر انجمن احمدیہ کے دو نمائندوں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ اور محترم ملک خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ کے علاوہ امیر جماعت احمدیہ لاہور محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب اور دیگر احباب لاہور نے جنازہ وصول کیا۔ ائیر پورٹ سے جنازہ دارلذکر لایا گیا اور نماز ظہر کے بعد محترم امیر صاحب لاہور کی امامت میں ہزاروں افراد نے مرحوم کی نماز جنازہ ادا کی۔ جس میں بہت سے غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ بعد ازاں پونے تین بجے 25-30 گاڑیوں کے ایک جلوس میں مرحوم کا جسد خاکی لاہور سے ربوہ پہنچایا گیا۔ لاہور سے جنازے کے قافلے میں پولیس Escort کی گاڑیاں بھی تھیں چنیوٹ پہنچنے پر اے سی چنیوٹ کی گاڑی سب سے آگے تھی۔ اس سے قبل پنڈی بھٹیاں پہنچ کر ربوہ سے گئی ہوئی گاڑیوں نے قافلے کو حفاظت میں لیا۔ جنازے کا یہ جلوس شام سات بجے ربوہ پہنچا۔ جہاں ربوہ کے مکینوں کی بہت بڑی تعداد اپنے ہیرو کے استقبال کے لئے چشم براہ تھی۔ مرحوم کا جسد خاکی عام دیدار کے لئے دارلضیافت میں رکھا گیا۔ جہاں تقریباً اڑھائی گھنٹے تک ہزاروں افراد نے مرحوم کا آخری دیدار کیا۔ اگلے روز یعنی 25 نومبر کو دن کے ساڑھے دس بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم ڈاکٹر عبدالسلام کی ایک بار پھر نماز جنازہ ادا کی گئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے جنازہ پڑھایا۔ جس میں ربوہ اور پاکستان بھر کے مختلف شہروں و دیہات سے آنے والے تقریبا پچیس ہزار سے زائد احباب جماعت شامل ہوئے۔ بعد ازاں تقریباً گیارہ بجے احمدیت کے اس نامور سپوت، عالمی شہرت یافتہ اور کئی قومی و بین الاقوامی اعزازات کے حامل اس قیمتی وجود کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر 12 میں اپنے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب اور والدہ محترمہ حاجرہ بیگم صاحبہ کی قبروں کے قریب ہی سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے ہی دعا کرائی۔ (الفضل 26 نومبر 1996)

خاک میں کیا صورتیں ہونگی کہ پنہاں ہوگئیں

جماعت اسلام آباد کی قرارداد تعزیت بروفات
مکرم ومحترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب

جماعت احمدیہ اسلام آباد کا یہ غیر معمولی اجلاس جو بتاریخ 29 نومبر 1996 بروز جمعۃ المبارک بیت الذکر میں منعقد ہوا۔ مکرم ومحترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل انعام یافتہ کی وفات پر دلی رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین

محترم پروفیسر صاحب 29 جنوری 1926 کو پیدا ہوئے آپ کا تعلق جھنگ کے ایک مخلص اور فدائی احمدی گھرانے سے تھا آپ کے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب کو کئی سال تک امیر جماعت احمدیہ جھنگ کی حیثیت سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گرانقدر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

محترم ڈاکٹر صاحب کی عمر ساڑھے چھ سال تھی جب آپکو گھریلو ابتدائی تعلیم کے بعد چوتھی جماعت میں داخل کیا گیا۔ چوتھی سے آٹھویں جماعت تک آپ نے اول اپوزیشن حاصل کر کے وظیفہ حاصل کیا میٹرک۔ ایف اے بی۔ اے آنرز اور ایم اے کے امتحانات میں اول آتے رہے۔ 1946 میں آپ نے ایم اے کیا اور 6 ستمبر 1946 کو کیمرج یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور اپنی غیر معمولی تعلیمی استعداد کی بنا پر چھ سال کا کورس صرف تین سال میں مکمل کر لیا۔ اس کے بعد کچھ عرصہ گورنمنٹ کالج لاہور اور پنجاب یونیورسٹی میں شعبہ ریاضی کے صدر کی حیثیت سے خدمات بجالاتے رہے۔ بعد ازاں آپ انگلستان تشریف لے گئے اور امپریل کالج لندن میں پروفیسر مقرر ہوئے۔ نیز رائل سوسائٹی کے کم عمر فیلو منتخب ہوئے کچھ عرصہ بعد اسی کالج میں شعبہ ریاضی کے صدر مقرر ہو گئے۔ اس عرصہ کے دوران آپ نے کئی ممالک میں ریاضی اور طبعیات کے موضوع پر فاضلانہ اور محققانہ لیکچر دئے۔

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو دنیا بھر کی 36 سے زائد یونیورسٹیوں نے ڈاکٹریٹ

کی ڈگریاں دیں۔اس کے علاوہ جو عالمی ایوارڈز اوراعزازات ملے اس کی تفصیل لمبی ہے۔طبیعات اور بنیادی ذرّات پرآپ کے اب تک 250 سے زائد مقالات دنیا بھر کے چیدہ چیدہ جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔

ٹریسٹ اٹلی میں جو ادارہ آپ نے قائم کیا اس کے ذریعہ سے تیسری دنیا کے بہت سے سائنسدانوں نے اپنی معلومات میں اضافہ کر کے اپنے اپنے ملک کو فائدہ پہنچایا۔محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے بہت سے سائنس سکالرز کو وظیفے دیئے اور ہر رنگ میں سائنس کے فروغ کے لئے ان کی مدد کی۔اس ادارہ کے قیام کے نتیجہ میں بہت سے سائنسدانوں کو عالمی طور پر روشناس ہونے کا موقع ملا۔آپ کو 1979 میں طبیعات میں نوبل پرائز دیا گیا۔آپ پہلے مسلم سائنسدان ہیں جنہیں یہ عالمی اعزاز حاصل ہوا۔اور جس پر ہم جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔

اراکین جماعت احمدیہ اسلام آباد،مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالسلام کی رحلت کے سانحہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دلی تعزیت کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس خلا کو جلد پورا فرمائے اور جدا ہونے والے کا نعم البدل عطا فرمائے۔آمین

اس موقع پر ہم مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی ہر دو اہلیہ محترمہ اور آپ کے بیٹے اور بیٹیوں و دیگر پسماندگان سے بھی اظہار تعزیت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کا حامی وناصر ہو اور انہیں موصوف کی عظیم خصوصیات کا وارث بنائے۔آمین

ہم ہیں جملہ اراکین جماعت احمدیہ اسلام آباد

ایمبیسڈر آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت برطانیہ

مکرم آفتاب احمد خان صاحب کا تعلق سیالکوٹ کے ایک پرانے احمدی خاندان سے تھا۔آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک رفیق حضرت مولوی شیخ محمد صاحب آف مزنگ لاہور کے نواسے اور معرف خادم سلسلہ اور ماہر تعلیم محترم قاضی محمد اسلم صاحب کے داماد تھے محترم آفتاب احمد خان صاحب 24 ستمبر 1924 کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔1945 میں گورنمنٹ کالج لاہور سے ہسٹری میں ایم اے کیا۔ کچھ عرصہ گارڈن کالج راولپنڈی میں لیکچرار رہے۔پھر سول سروس کا امتحان پاس کر کے وزارت خارجہ میں ملازمت اختیار کی اور پاکستان بننے کے بعد 1948 سے 1979 تک نیویارک جکارتہ،لندن، بغداد اور واشنگٹن میں پاکستانی سفارت خانوں میں مختلف حیثیتوں سے کام کیا۔آپ نے اٹلی اور یوگوسلاویہ میں بطور پاکستانی سفیر بھی خدمات انجام دیں۔کچھ عرصہ وزارت خارجہ اسلام آباد میں ڈائریکٹر جنرل کی حیثیت سے بھی تعینات رہے اور جماعت اسلام آباد کے ایک مخلص اور فعال رکن رہے۔آپ کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں پاکستان کی نمائندگی کرنے کا بھی اعزاز حاصل ہوا۔1978 میں آپ نے قبل از وقت سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ لے لی۔اس وقت آپ یوگوسلاویہ میں پاکستان کے سفیر تھے ۔آپ اسلام آباد میں سپر مارکیٹ کے قریب F-6/2 کی سٹریٹ نمبر 25 میں واقع ایک کوٹھی میں رہتے تھے جو آپ نے ایک احمدی دوست کے ذریعہ خریدی تھی

جماعتی خدمات

خلافت ثالثہ کے دور میں جب جلسہ سالانہ ربوہ میں تقاریر کے غیر ملکی زبانوں میں لائیو تراجم کرنے کا آغاز ہوتو مکرم آفتاب احمد خان صاحب کو 1981 اور اس کے بعد چند برسوں میں تقاریر کا

انگریزی ترجمہ پیش کرنے کی توفیق ملی۔آپ نے انتہائی خوش اسلوبی سے یہ ذمہ داری نبھائی اور حضور انور کی خوشنودی حاصل کی۔سرکاری ملازمت چھوڑنے کے بعد آپ انگلستان چلے گئے اور لندن میں ایک انٹرنیشنل شپنگ کمپنی میں بطور ایڈوائزر کام کیا۔85-1984 میں آپ جماعت انگلستان کے نائب امیر تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی انگلستان ہجرت کے بعد حضور نے آپ کو مارچ 1986 میں امیر جماعت انگلستان مقرر فرمایا اور آپ نے ستمبر 1996 تک یعنی ساڑھے دس سال سے زائد عرصہ تک یہ اہم ذمہ داری نبھائی اور ہمیشہ حضور کی خوشنودی حاصل رہی۔آپ کو ایک بہترین سفارت کار ہونے کے باعث اعلیٰ شخصیات سے میل ملاپ اور رابطوں کا گر آتا تھا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی بابرکت قیادت اور راہنمائی میں آپ نے اس گُر کو جماعت اور دین کی خدمت کے لئے وقف کئے رکھا۔مختلف ممالک بالخصوص ایمنسٹی انٹرنیشنل جیسے انسانی حقوق کے اداروں سے جماعت کے رابطوں میں محترم آفتاب احمد خان صاحب نے اہم کردار ادا کیا۔آپ کو کئی بار حضور کے خصوصی نمائندہ کی حیثیت سے کئی ممالک کا دورہ کرنے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔آپ کو جلسہ سالانہ انگلستان کے ایک مقرر ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہوا۔اپنے پیارے امام کی مکمل اطاعت آپ سے والہانہ محبت اور گہری عقیدت محترم آفتاب احمد خان صاحب کی نمایاں خوبی تھی اور آپ کا یہ وصف آپ کے ہر عمل سے ظاہر ہوتا تھا۔حضور کا بھی آپ سے ہمیشہ بہت شفقت اور پیار بھرا سلوک رہا۔

وفات اور تدفین

جماعت احمدیہ انگلستان کے یہ ہر دل عزیز اور محبوب امیر مورخہ یکم اکتوبر 1996 کو بقضائے الٰہی انتقال کر گئے۔الفضل انٹرنیشنل لندن نے اپنے شمارہ 11 اکتوبر تا 17 اکتوبر 1996 میں مکرم آفتاب احمد خان صاحب کی وفات پر جو خبر شائع کی وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے

”لندن (نمائندہ الفضل) امیر جماعت احمدیہ برطانیہ مکرم آفتاب احمد خان صاحب مورخہ یکم اکتوبر 1996 بروز منگل اپنے گھر میں اچانک حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال فرما گئے۔ موصوف دس سال سے زائد عرصہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کے امیر تھے آپ نے اپنے عرصہ امارت میں جماعت کی ترقی اور بہبود کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔اس وصال کی اطلاع جونہی

حضرت صاحب کی خدمات میں ہارٹلے پول میں پہنچی تو آپ اپنی تمام مصروفیات کو چھوڑ کر لندن کے لئے روانہ ہو گئے۔ راستہ میں پہلے مکرم آفتاب احمد خان صاحب کے گھر ان کی اہلیہ محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ سے تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔

حضرت صاحب نے بیت الفضل لندن پہنچ کر مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب نائب امیر UK کو بطور امیر برطانیہ مقرر فرمایا اور آپ کی نگرانی میں آفتاب احمد خان صاحب کی تجہیز و تکفین کے جملہ انتظامات کئے گئے۔ مورخہ 14 اکتوبر بروز جمعہ صبح دس بجے میت محمود ہال میں رکھی گئی جہاں آنے والے احباب نے مرحوم کے چہرہ کی زیارت کی۔ جمعہ سے کچھ دیر پہلے حضرت صاحب محمود ہال تشریف لائے اور آفتاب احمد خان کا چہرہ دیکھا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ اس کے بعد آپ نے ان کے تابوت کو کندھا دیا اور دیگر خدام کے ساتھ بیت الفضل سے باہر محراب تک پہنچایا تا کہ بعد جمعہ جنازہ ادا کیا جا سکے۔ اس کے بعد خطبہ جمعہ میں حضرت صاحب نے یہ مضمون بیان فرمایا کہ اس دنیا کی ہر چیز مٹنے والی اور ختم ہونے والی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آفتاب احمد خان صاحب کے وصال کے نتیجہ میں جو خلا ہمارے اندر پیدا ہوا ہے وہ خلا اس طرح پُر ہو سکتا ہے کہ آپ کے نقش قدم پر چلنے والے بکثرت پیدا ہوں۔ آپ انگلستان کے امیر تھے اور آپ نے شاندار اور کامیاب امارت فرمائی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ جب مجھے ان کے وصال کی اطلاع ملی میں ہارٹلے پول میں تھا۔ اور سوائے اس کے میرے دل سے کوئی آواز نہیں اٹھی کہ ''ہمارا پیارا بھائی ہم سے جدا ہو گیا''

حضرت صاحب نے ''تذکرہ'' سے حضرت بانی سلسلہ کو ملنے والی ایک خدائی خبر کا ذکر بھی فرمایا جو حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی روایت سے درج ہے کہ ''ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا'' معین شخص نہ بتا کر اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتا ہے کہ ایسے بہت سے پاک وجود اس دنیا سے رخصت ہوتے رہیں گے جن کے وصال کی خبر سے ایمان والوں کے دل سے یہ آواز اٹھے گی کہ ''ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا''

حضرت صاحب نے آفتاب احمد خان صاحب کی نیکیوں اور خوبیوں کا مختصراً ذکر کرتے ہوئے

فرمایا کہ آپ 24 ستمبر 1924 کو پیدا ہوئے۔آپ ثناء اللہ خان صاحب کے بیٹے تھے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے کیا۔ابتدائی طور گارڈن کالج راولپنڈی میں لیکچرار رہے۔پاکستان بننے کے بعد وزارت خارجہ میں ملازمت شروع کی۔سیاسی مبصر کی حیثیت سے مختلف ممالک میں خدمات سر انجام دیں وزارت خارجہ میں ڈائریکٹر جنرل رہے۔اٹلی اور یوگوسلاویہ میں سفیر رہے۔حضرت صاحب نے فرمایا کہ 1986 میں انہیں جماعت احمدیہ برطانیہ کا امیر مقرر کیا گیا ان کو جیسا کہ میں نے تیار کیا اس رنگ میں وہ خدمت سرانجام دیتے رہے۔ہمیشہ میرے مشورہ سے قدم اٹھاتے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اپنی رائے کو بھی بے تکلفی سے میرے سامنے پیش کر دیا کرتے تھے۔حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں نے ان سے بیرونی تعلقات میں بھی بہت کام لیا ہے۔بحیثیت ایک نہایت ذہین کامیاب اور شریف النفس ڈپلومیٹ کے ان کا تعلق اپنے ماتحتوں سے بھی بہت گہرا تھا اور اپنے افسران سے بھی بہت گہرا تھا۔حضرت صاحب نے موصوف کا نہایت محبت بھرا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آفتاب احمد خان صاحب نے جملہ فرائض بڑی کامیابی کے ساتھ سرانجام دیئے اور بہت نیک انجام کو پہنچے۔اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔حقیقتاً ''ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا'' اور اُس دنیا میں چل دیا جو دائمی ہے۔جہاں خدا تعالیٰ کی جبروت وجلال اور مالکیت جلوہ گر ہوگی۔اللہ تعالیٰ اس وقت آپ کو اپنی رحمت کے سائے تلے رکھے۔

نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد حضرت صاحب نے بیت الفضل کے احاطہ میں تشریف لا کر جنازہ پڑھایا۔اس موقع پر وانڈز ورتھ کے علاقہ کی ڈپٹی میرس، جناب ڈیوڈ ملر ممبر آف پارلیمنٹ، سابق میئر وانڈز ورتھ اور دیگر سوشل اداروں کے نمائندے موجود تھے۔اور انہوں نے حضرت صاحب سے فرداً فرداً اظہار تعزیت کیا اور آفتاب احمد خان صاحب کی خدمات اور صلاحیتوں کو سراہا۔جماعت احمدیہ برطانیہ کے احباب کثرت سے دور دراز علاقوں سے سفر کر کے تشریف لائے تھے اس کے علاوہ یورپ کے کئی مماک کے امرا یا ان کے نمائندگان بھی جنازہ میں شامل ہوئے۔جنازہ کی ادائیگی کے بعد میت تدفین کے لئے بروک وڈ احمدیہ قبرستان لے جائی گئی 4 بجے کے بعد حضرت صاحب قبرستان تشریف

لائے اور آفتاب احمد خان صاحب کی میت کو کاندھا دیا اپنے ہاتھ سے قبر میں اتارا اور مٹی ڈالی۔ آپ کی تدفین مقبرہ موصیان میں ہوئی۔ قبر کی تیاری کے بعد حضرت صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔''

(الفضل ربوہ 24 اکتوبر 1996)



حضرت مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ

امیر صوبہ پنجاب و امیر ضلع سرگودھا

حضرت مرزا عبدالحق صاحب کا شمار جماعت کے ان چند بزرگان میں ہوتا ہے جن کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ بعد میں آئے اور بہت آگے نکل گئے۔ آپ کو لڑکپن ہی میں حق کی تلاش میں دو سال کا لمبا عرصہ تحقیق و جستجو کرنے کے بعد حضرت مصلح موعود کے دور خلافت کے آغاز میں 1916 میں سولہ سال کی عمر میں میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی اور پھر دن رات احمدیت کی خدمت کے لئے وقف کر دیئے۔ آپ ایک فانی فی اللہ وجود۔ سچے اور پکے مواحد، فرشتہ خصلت انسان، احمدیت کی چلتی پھرتی تصویر خلافت احمدیت کے عاشق و فدائی اور خلیفہ وقت کے اشاروں پر چلنے والے بزرگ سلسلہ تھے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً 106 سال کی لمبی عمر پائی اور یہ بھی محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان تھا کہ آپ زندگی کے آخری دم تک صحت مند اور چاق و چوبند رہے اور کوئی مستقل عارضہ یا بیماری کبھی لاحق نہیں ہوئی۔ اور تا دم حیات کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر زندگی بھر سلسلہ عالیہ کی خدمت میں شب و روز مصروف و مشغول رہے۔ آپ نے چار خلافتوں کے بابرکت دور دیکھے اور چاروں خلفائے، حضرت مصلح موعود، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے دست و بازو بن کر تقریبا 84 سال شاندار اور بے مثال خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق پائی اور ہر خلیفہ وقت کے بہت قریب اور منظور نظر رہے۔ آپ کو 1948 سے اگست 2006 تک یعنی تقریباً 58 سال امیر ضلع سرگودھا کی حیثیت سے بھی بے مثال خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ 1951 میں حضرت مصلح موعود نے آپ کو صوبہ پنجاب کا پہلا امیر مقرر فرمایا تھا۔ اور یہ ذمہ داری بھی آپ نے 1998 تک باحسن نبھائی۔

حضرت مرزا عبدالحق صاحب کے اسلام آباد کے دورے

حضرت مرزا عبدالحق صاحب بارہا مرتبہ اسلام آباد تشریف لائے اور جماعت اسلام آباد کو ہر بار آپ کی میزبان ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور خلافت میں بیت الفضل میں امرائے اضلاع پنجاب کے اجلاس منعقد ہونا شروع ہوئے تو آپ تقریباً ہر سال بالعموم گرمیوں میں یہاں تشریف لا کر ان اجلاسات کی صدارت فرماتے۔ جماعت اسلام آباد آپ کی موجودگی سے فائدہ اٹھانے اور آپ کے مواعیظ حسنہ سے استفادہ کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی تربیتی پروگرام رکھتی تو آپ ہمیشہ بخوشی اس میں شرکت فرماتے قیمتی نصائح سے نوازتے اور اپنی زندگی کے تجربات اور ایمان افروز واقعات سنا کر سب کو محظوظ فرماتے۔

☆۔25 مئی 1996 بروز ہفتہ مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب کے زیر صدارت بیت الفضل میں محترم امیر صاحب کی عاملہ کا خصوصی اجلاس ہوا جس میں محترم مرزا عبدالحق صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ عاملہ سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید باترجمہ جاننے والے زیادہ سے زیادہ افراد تیار کئے جائیں۔ اس سلسلے میں ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے درس القرآن سے استفادہ کیا جائے۔ اسی طرح ایم ٹی اے کے پروگراموں میں زیادہ سے زیادہ مہمانوں کو شامل کیا جائے اور انہیں حضور کے خطبات جمعہ سنائے جائیں۔ آپ نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا باقاعدگی سے مطالعہ کرنے کی بھی تلقین فرمائی۔

☆۔محترم منیر احمد فرخ صاحب کے دور امارت میں آپ نے ایک بار پنجاب کے متعدد امرائے اضلاع کے ہمراہ جماعت اسلام آباد کے کمپیوٹر سیکشن کا معائنہ فرمایا اور اس پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے اجتماعی دعا بھی کرائی۔

☆۔آپ اکثر ہر سال جلسہ سالانہ Uk میں شرکت کے لئے لندن تشریف لے جاتے تھے اسلام آباد میں برٹش ایمبیسی سے آپ کے ویزہ وغیرہ کا انتظام کرنا بالعموم محترم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر کے ذمہ ہوتا تھا۔ اور آپ ہمیشہ اس خدمت کو بصد شوق نبھاتے رہے محترم ظفر

اقبال قریشی صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ نے پانچ سال کا ویزہ اپلائی کیا۔ ویزا آفیسر نے آپ کو دیکھ کر کہا Your are ninety years old and asking for five years visa? کہ آپ نوے سال کے ہو گئے ہیں اور پھر بھی پانچ سال کا ویزہ مانگ رہے ہیں۔ آپ نے ویزہ آفیسر کے اس سوال کا برجستہ جواب دیا '' Yes ,and after five years i will again come and demand another five years visa, inshaallah۔ جی ہاں، اور پانچ سال بعد میں پھر آؤں گا اور مزید پانچ سال کا ویزہ لوں گا۔ آپ کے جواب پر ویزہ آفیسر بہت محظوظ ہوا اور آپ کو پانچ سال کا ویزہ جاری کر دیا۔ محترم مرزا عبدالحق صاحب اس واقعہ کا اکثر خود بھی ذکر فرماتے تھے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلاف معمول بہت طویل عمر پائی اور عمر کے بارے میں جب کوئی دوست آپ سے استفسار کرتا تو آپ از راہ تفنن فرماتے کہ'' میں صدی کے ساتھ ساتھ چل رہا ہوں'' تاہم صدی ختم بھی ہو گئی مگر آپ کا زندگی کا سفر جاری رہا۔ اور 106 سال کے بعد اختتام پذیر ہوا۔ آپ اپنی اس درازی عمر کا ہمیشہ تشکر کے الفاظ میں ذکر فرماتے تھے۔

حضرت مرزا عبدالحق صاحب کی پوری زندگی درویشی، سادگی، منکسر المزاجی، اطاعت امام اور خدمت انسانیت سے عبارت ہے آپ ملک کے ایک ممتاز قانون دان اور نامور وکیل تھے مگر سچ ہمیشہ ان کا اوڑھنا بچھونا رہا۔ جب بھی کوئی مقدمہ لیتے تو اس بات کا اچھی طرح اطمینان حاصل کر لیتے کہ مقدمہ حق وصداقت پر مبنی ہے۔ عدالتوں میں آپ کی سچائی اور حق گوئی کا ہمیشہ چرچا رہا۔

وفات وتدفین

حضرت مرزا عبدالحق صاحب مورخہ 26 اگست 2006 کو صبح دس بجے کے قریب اپنے گھر واقع سول لائنز سرگودھا میں انتقال کر کے اپنے مولائے حقیقی کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ کو دسمبر 2005 میں گردوں کی تکلیف ہو گئی تھی جس کی وجہ سے پھیپڑوں میں خون جمع ہو گیا تھا ماہر ڈاکٹروں سے علاج معائنہ کرانے کے باوجود آپ کی صحت دن بدن گرتی گئی تاہم آپ کی معمول کی خدمات

سلسلہ میں تادم مرگ کوئی کمی نہ آئی۔

25 اگست جمعۃ المبارک کی رات 11 بجے طبیعت کچھ خراب ہوئی تو ڈاکٹر شیخ محمود احمد صاحب کو بلایا گیا، صبح تک طبیعت دوبارہ بحال ہوگئی، آپ کی صاحبزادی مکرمہ منصورہ بیگم صاحب جو ساتھ ہی رہتی تھیں نے ناشتہ کروایا۔ کچھ دیر بعد طبیعت پھر خراب ہوئی اور ڈاکٹرز کی کوششوں کے باجود نہ سنبھل سکی اور آپ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ جونہی یہ دکھ بھری خبر مرکز پہنچی تو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلی وامیر مقامی اور محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان وصدر مجلس انصار اللہ پاکستان پر مشتمل وفد فوری طور پر سرگودھا آپ کی اقامت گاہ پہنچا اور تجہیز وتکفین کے ضروری انتظامات فرمائے۔ شام 6 بجے غسل دیا گیا اور اہل سرگودھا نے شام سے صبح تک مختلف اوقات میں آپ کا آخری دیدار کیا۔ اگلے دن مورخہ 27 اگست کو بعد نماز ظہر بیت الذکر سول لائن سرگودھا میں مکرم وقار احمد خان صاحب صدر قضاء بورڈ و نائب امیر ضلع سرگودھا نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد میت ربوہ روانہ ہوئی۔ اور پونے تین بجے بعد دوپہر دارالضیافت ربوہ پہنچی۔ جہاں حضرت مرزا صاحب مرحوم کا آخری دیدار ربوہ اور دیگر شہروں سے آنے والے احباب و خواتین نے علیحدہ علیحدہ انتظام کے تحت کیا یہ سلسلہ تقریباً پونے تین سے ساڑھے چار بجے کے بعد تک جاری رہا۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بیت المبارک ربوہ میں نماز عصر پڑھانے کے بعد حضرت مرزا عبدالحق صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ تدفین کے لئے بہشتی مقبرہ کی طرف روانہ ہوا۔ اس موقع پر ربوہ اور گردونواح کے علاقوں کے علاوہ دور ونزدیک کے متعدد اضلاع سے ہزاروں افراد جماعت احمدیہ کے اس نابغہ روزگار وجود اور خادم سلسلہ کے جنازہ وتدفین میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب کی تدفین کے لئے قبر قطعہ خاص (برائے نمایاں خدمت کرنے والے بزرگان) میں تیار کی گئی تھی۔ پانچ بج کر پچپن منٹ پر آپ کی تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کرائی۔ (الفضل 29 اگست 2006)



حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود نور اللہ مرقدہ کے بیٹے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ماموں اور ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان تھے۔ آپ نے متعدد بار اسلام آباد کو اپنے مبارک قدموں سے سرفراز فرمایا اور یہاں کئی تربیتی مجالس اور پروگراموں میں احباب کو مواعظ حسنہ سے نوازا۔ آپ کے ان دوروں میں سے اپریل 1998 اور فروری 2003 کے دورے یادگار ہیں۔

☆۔ محترم صاحبزدہ مرزا وسیم احمد صاحب فروری 2003 کے آخری ہفتے میں اسلام آباد تشریف لائے۔ 28 فروری 2003 کی شام کو محترم پیر شبیر احمد صاحب (موجودہ نائب امیر) کے گھر آپ نے دعوت طعام میں شرکت کی۔

☆۔ مورخہ 4 مارچ 2003 کو جماعت اسلام آباد کی طرف سے آپ کے اعزاز میں بیت الفضل میں عشائیہ دیا گیا جس میں جماعت کے عمائدین اور چیدہ چیدہ احباب نے شرکت کی۔ اس موقع پر آپ نے قادیان کے حالات بیان فرمائے اور شرکاء کے سوالات کے جواب دیئے۔

☆۔ مورخہ 5 مارچ 2003 کو آپ نے مکرم پیر صلاح الدین صاحب کے گھر واقع F-7-2 پر دعوت طعام میں شرکت کی اور اسی شام اسلام آباد سے کراچی روانہ ہو گئے۔

حالات زندگی

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب یکم اگست 1927 کو حضرت مصلح موعود اور محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ کے ہاں قادیان میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ میں حاصل کی۔ اس کے علاوہ حضرت مصلح موعود کی ہدایت پر آپ کو قادیان میں مقیم بزرگ اساتذہ سے براہ راست

دینی علوم حاصل کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ آپ نے 21 سال کی عمر میں درویشانہ زندگی کا آغاز کیا۔مورخہ 5 مارچ 1948 کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حکم کے مطابق آپ شام ساڑھے سات بجے پاکستان سے 14 افراد کے ساتھ قادیان پہنچے۔درویشان قادیان کے لئے وہ زمانہ انتہائی صبر آزما اور نہایت درجہ ابتلا کا زمانہ تھا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک جگہ آپ کے بارے میں فرمایا کہ میں نے اپنا ایک بیٹا اس وادی غیر ذرع میں بسا دیا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کو کام کی توفیق دے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب عین جوانی میں بطور نمائندہ خاندان حضرت مسیح موعود قادیان گئے اور تا وفات اپنے اس فرض کو خوش اسلوبی اور اولوالعزمی سے نبھایا۔

آپ کی قادیان آمد کے بعد محترم صاحبزادہ ظفر احمد صاحب بار ایٹ لا ابن حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مورخہ 6 مارچ 1948 کو پاکستان تشریف لے آئے۔محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب پہلے ناظر اعلیٰ مقرر ہوئے تھے۔ان کے پاکستان آنے کے بعد 1948 میں حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب جٹ رفیق حضرت مسیح موعود ناظر اعلی و امیر مقامی قادیان کے عہدہ پر فائز ہوئے۔حضرت مولانا صاحب کی وفات 21 جنوری 1977 کو ہوئی ان کی وفات کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مقرر کئے گئے۔ درمیان میں 12 فروری 1986 تا 28 جولائی 1986 محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ناظر اعلیٰ مقرر ہوئے۔آپ کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم دوبارہ ناظر اعلیٰ کے عہدہ پر فائز ہوئے اور تا وفات اسی عہدہ پر خدمات سلسلہ بجالاتے رہے۔

آپ کو صدر انجمن احمدیہ قادیان میں متعدد خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔آپ ناظر دعوت الی اللہ، ناظر تعلیم و تربیت اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (1948 تا 1981) رہے۔نیز یکم مارچ 1958 کو قادیان میں وقف جدید کے قیام پر آپ پہلے انچارج وقف جدید مقرر ہوئے۔

آپ بلند پایہ عالم دین، با کمال مقرر، حلیم الطبع، نرم اور مدبرانہ شخصیت اور قائدانہ صلاحیتوں

کے حامل تھے۔ قادیان اور بیرون قادیان آپ کو غیروں کی طرف سے بے انتہا عزت اور احترام حاصل تھا۔ وہ آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور آپ کی بزرگی اور حسن خلق کے مداح تھے۔

آپ نے 1991 میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور 2005 میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قادیان آمد کے موقع پر احباب جماعت کے ساتھ فقید المثال استقبال کیا اور انکی خدمت کے لئے دن رات سرگرم رہے

وفات اور تدفین

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مختصر علالت کے بعد مورخہ 29 اپریل 2007 بروز اتوار رات پونے 9 بجے امرتسر ہسپتال میں انتقال فرما گئے۔ جہاں چند روز قبل آپ کو ہارٹ اٹیک اور بخار کی وجہ سے داخل کیا گیا تھا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 80 برس تھی۔

مورخہ 30 اپریل کو صبح ایک بجے آپ کی میت قادیان پہنچی۔ غسل بھی رات ہی کو دیا گیا جس میں حضرت میاں صاحب مرحوم کے بیٹے مکرم صاحبزدہ مرزا کلیم احمد صاحب اور مکرم برہان احمد ظفر صاحب ناظر نشر اشاعت قادیان کے علاوہ چار افراد شامل ہوئے۔

آخری دیدار کے لئے آپ کے جسد خاکی کو دارالمسیح کے گول کمرہ میں رکھا گیا جہاں قادیان اور گردونواح کے احمدی احباب وخواتین نے باری باری اپنے امیر کا آخری دیدار کیا۔ ان کی تعداد اندازاً 4 ہزار تھی۔ ان کے علاوہ اڑھائی ہزار کے قریب ہندو اور سکھ احباب نے بھی حضرت میاں صاحب کا آخری دیدار کیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی نماز جنازہ مکرم ومحترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان، امام الصلوٰۃ بیت المبارک قادیان، سابق صدر قضا بورڈ، سابق ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے مورخہ یکم مئی 2007 کو بعد نماز عصر (شام چھ بجے بھارتی وقت کے مطابق) جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ (جہاں حضرت مسیح موعود کی نماز جنازہ ادا کی گئی تھی) میں پڑھائی۔ تدفین بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں حضرت ام طاہر کے پہلو میں کی گئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم ومحترم مولانا حکیم محمد

دین صاحب نے ہی دعا کرائی۔

حضرت میاں صاحب کا آخری دیدار کرنے اور نماز جنازہ و تدفین میں شامل ہونے کے لئے بھارت کے متعدد علاقوں کے علاوہ پاکستان، برطانیہ، بنگلہ دیش، ماریشس اور یونان وغیرہ سے بھی احباب نے شرکت کی۔ پاکستان سے حضرت میاں صاحب کے دو بھائی محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب، بیٹا، تینوں بیٹیاں اور داماد، محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں اور بڑی تعداد میں دیگر احباب شامل ہوئے۔ برطانیہ سے محترم مولانا عطاالمجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن اور دیگر کئی احباب تشریف لائے۔

قادیان میں سوگ

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی وفات کی خبر جونہی قادیان پہنچی قادیان کی فضائیں سوگوار ہو گئیں۔ تقریباً 60 سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے مقرر کردہ نمائندہ، خاندان حضرت مسیح موعود کے فرزند اور درویش قادیان کی وفات نے ہر احمدی مرد و عورت چھوٹے بڑے اور دیگر مقامی افراد کو غمگین کر دیا۔ اس غم اور سوگ میں مورخہ 30 اپریل کو میونسپل کارپوریشن قادیان نے عام تعطیل کا اعلان کیا اور پرائیوٹ سکولز اور کالجز میں بھی چھٹی ہو گئی اور ہندو سکھ احباب نے دو منٹ کی خاموشی اختیار کر کے صدمہ کا اظہار کیا۔ مورخہ یکم مئی کو جنازہ والے دن سارے شہر کی دکانیں اور کاروباری ادارے بند رہے اور انہوں نے دلی رنج اور افسوس کے ساتھ ساتھ اس کا عملی اظہار بھی کیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی وفات پر پنجاب بھارت کے چیف منسٹر جناب پرکاش سنگھ بادل اور ان کے بیٹے جناب سکھبیر سنگھ بادل اور ایڈیٹر روزنامہ ہندسماچار نے اپنے خصوصی پیغامات ارسال کئے۔ جنازہ اور تدفین کی کارروائی میں جناب پرتاپ سنگھ باجوہ اور دیگر سرکاری عمائدین تشریف لائے۔ ہندوستان کے تمام اخبارات اور نیوز چینلز پر مسلسل خبریں شائع اور نشر کی گئیں مورخہ 2 مئی کو ڈی ڈی پنجابی چینل نے حضرت میاں صاحب کے جنازہ اور تدفین کی خبر نشر کی اور ساتھ ویڈیو کلپس بھی دکھائے۔ (روزنامہ الفضل 2 اور 3 مئی 2007 سے ماخوذ)

لندن میں نماز جنازہ غائب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 مئی 2007 کو بیت الفتوح لندن میں نماز جمعہ کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی اس سے قبل حضور نے اپنے پورے خطبہ جمعہ میں مرحوم کی جماعتی خدمات اور خلافت سے آپ کی بے مثال محبت وعقیدت اور اطاعت کا تفصیل سے تذکرہ فرمایا۔حضور نے فرمایا۔

''ان کی خدمات اور انکی قربانیوں اور ان کی خوبیوں کو سامنے رکھتے ہوئے کی گئی دعائیں یقیناً اللہ تعالیٰ کے حضور اگلے جہان میں ان کے درجات کی بلندی کا باعث بنیں گی ۔انشاء اللہ۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ایسے بے نفس قربانی کرنے والے اور ہمہ وقت وقف کی روح سے کام کرنے والے،غریبوں کی مدد کرنے والے، ان کے کام آنے والے، جماعت کی غیرت رکھنے والے اور خلافت کے فدائی سے اللہ تعالیٰ پیار کا سلوک فرمائے گا۔انشاء اللہ۔انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے گا۔۔۔۔خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنی زندگیاں خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور اس کے دین کی خدمت کرتے ہوئے گزارتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا درد رکھتے ہیں اور اس کے لئے عملی نمونے بھی دکھاتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بھی یقیناً ایسے لوگوں میں سے ہی ایک تھے اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے ۔۔۔۔ایک لمبا عرصہ ایسا بھی گزرا جس میں پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کے تعلقات کی وجہ سے براہ راست مرکز سے یا اس جگہ سے جہاں خلیفہ وقت کی موجودگی تھی تعلق نہ رہا۔ایسے دور بھی آتے رہے جب آج کی طرح ذرائع مواصلات نہیں تھے اور جو تھے وہ منقطع ہو جاتے رہے۔لیکن درویشان نے جماعت اور خلافت سے محبت اور وفا کے غیر معمولی نمونے دکھائے اور اس بات پر ان کو تسلی ہوتی تھی کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا اور حضرت مصلح موعود کا بیٹا ان کے درمیان موجود ہے اور اس بیٹے نے بھی خلافت سے محبت اور اطاعت نظام اور اطاعت امیر کے نمونے عملاً دکھا کر جماعت کے احباب کو ہر وقت یہ احساس دلایا اور یہ احساس پیدا کرنے کی کوشش کی کہ جماعت اور خلافت ہی سب کچھ ہیں جس سے جڑے رہ کر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تقریباً 30 سال آپ نے حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ کی امارت کے دور میں نہایت عاجزی اور وفا کے ساتھ ایک عام کارکن کی حیثیت سے اپنے عہد وفا کو نبھایا اور پھر جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو 1977 میں ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی بنایا تو اس اہم ذمہ داری کو بھی خوب خوب نبھایا۔ درویش بن کر گئے تھے تو درویشی میں زندگی گزاری، یہ خیال نہیں آیا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود کے اس فرزند اور آپ کی نشانی کے درجات بلند فرمائے جس نے اپنے درویشی کے عہد کو نبھایا۔ قدرتی طور پر ان کی وفات کے ساتھ مجھے فکر مندی بھی ہوئی کہ ایک کام کرنے والا بزرگ ہم سے جدا ہو گیا۔ وہ صرف میرے ماموں نہیں تھے بلکہ میرے دست راست تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں میرا سلطان نصیر بنایا ہوا تھا۔ تو فکر مندی تو بہر حال ہوئی لیکن پھر اللہ تعالیٰ کے سلوک اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو دیکھ کر تسلی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ کی طرح اپنے فضل سے یہ خلا بھی پُر فرمائے گا اور انشاء اللہ پہلے سے بڑھ کر قربانی کرنے والے سلطان نصیر عطا فرمائے گا اور فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ درویشوں کی اولادوں کو اور قادیان کے رہنے والے ہر فرد کو ان قربانی کرنے والے درویشوں کی یادیں زندہ رکھنے کی توفیق دے اور اس وقت جو چند ایک درویشان ان کے پاس رہ گئے ہیں، ان کی خدمت کی بھی ان کو توفیق دے۔''

(خطبات مسرور جلد پنجم۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 4 مئی 2007 سے ماخوذ)



حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد

مورخ احمدیت

حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک متبحر عالم۔ بے باک نڈر مناظر اور سب سے بڑھکر خلافت کے شیدائی اور فدائی وجود تھے۔ 63 سال سے زائد عمر چار خلافتوں کے بابرکت اور گھنی چھاؤں تلے گذاری اور جماعت کی عظیم خدمات کی توفیق پائی۔ مگر خود کو ہمیشہ ''سلسلہ کا ادنیٰ ترین خادم'' خلافت کا غلام'' ''خلافت کا ادنیٰ چاکر'' ''ایوان خلافت کا خاک در'' ایوان خلافت کا کفش بردار'' اور'' خاک پائے مسرور'' کہتے لکھتے اور سمجھتے رہے

عالم تھا مناظر تھا دریا تھا فصاحت کا   تاریخ نویسی میں انداز قیامت تھا
آیا رہ ہستی میں کوئی لمحہ نہ غفلت کا   وہ دوست تھا شاہد تھا لمحوں کی صداقت کا

1974 میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں تاریخی خدمات

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب 1974 میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں پیش ہو کر جماعت کا مؤقف واضح کرنے والے پانچ رکنی وفد میں شامل تھے۔ حکومت پاکستان کی طرف سے جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کو اس کمیٹی میں تشریف لانے کا کہا گیا تو کمیٹی کی راہنمائی، جماعت کے مؤقف کی وضاحت اور غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے جماعت احمدیہ نے ''محضر نامہ'' کے نام سے ایک جامع اور مستند با حوالہ دستاویز تیار کی جو ایوان میں بحث سے قبل مکرم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے کمیٹی کو پیش کیا گیا۔ محضر نامہ کی تدوین حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) کے سپرد تھی۔ ''محضر نامہ'' کی تیاری میں آپؒ کی معاونت حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری اور مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بھی کی۔

محضر نامہ کو چھپوا کر قومی اسمبلی اور سینٹ کے تمام ممبران کو بھجوایا گیا۔ یہ رسالہ 192 صفحات پر مشتمل تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے مکمل محضر نامہ 22-23 جولائی 1974 کو اسمبلی کے تمام ممبران کے سامنے پڑھ کر بھی سنایا۔ قومی اسمبلی میں جماعت احمدیہ کے شائع شدہ لٹریچر اور جماعت کے مؤقف کی تائید میں لاتعداد کتب اور فائلیں جمع کروائی گئیں۔ محترم مولانا دوست محمد شاہد بیان فرماتے ہیں کہ خلافت لائبریری ربوہ سے ایک ہزار سے زائد کتب ایشو کروائی گئیں، محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب سے روحانی خزائن کا سیٹ لیا گیا اور کچھ نایاب کتب محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی ذاتی لائبریری سے بھی لی گئیں۔ اسمبلی کے دفتر میں جماعت کی طرف سے جو کتب جمع کروائی گئیں ان میں سے درج ذیل محترم مولانا دوست محمد شاہد مرحوم کی تصنیف کردہ تھیں۔

۱۔ خاتم النبیین۔ ۲۔ ابتلائے کفر گری میں مقربان الٰہی کی سرخروئی۔

۳۔ تحریک پاکستان میں جماعت احمدیہ کا کردار۔ ۴۔ مودودی شہ پارے۔

قومی اسمبلی میں پیش ہوتے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ اپنی میز پر قرآن کریم، درثمین عربی و فارسی اور محضر نامہ سامنے رکھتے۔ یہ کتب داخلہ کے وقت اور واپسی پر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ کے ہاتھ میں ہوتی تھیں۔ حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب اپنے ساتھ ''رپورٹ تحقیقاتی عدالت فسادات 1953'' اور کتب ''مسئلہ وحی والہام کے متعلق اسلامی نظریہ'' رکھتے تھے۔ حضرت مولانا ابوالعطا صاحب جالندھری اپنے ساتھ اپنی دو تصنیفات ''تفہیمات ربانیہ'' اور القول المبین'' کے علاوہ ''مباحثہ راولپنڈی'' بھی رکھتے تھے۔ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مطبوعہ لٹریچر، مسودات اور فوٹو کاپیوں پر مشتمل تین سوٹ کیس لے جاتے۔ ایک موقعہ پر شیعہ لٹریچر کی ضرورت پڑ گئی۔ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد صاحب ایک دوست کے ہمراہ فوراً اسلام آباد سے بذریعہ کار مردان پہنچے اور حضرت قاضی محمد یوسف صاحب مرحوم کی ذاتی لائبریری سے مطلوبہ کتب حاصل کیں اور راتوں رات واپس اسلام آباد پہنچے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ ان پریشان کن ایام میں بھی اللہ تعالیٰ پر کامل توکل اور یقین محکم پر قائم تھے۔ آپ اپنے ساتھیوں کی بھی

حوصلہ افزائی فرماتے رہتے تھے۔محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ:۔

’’جونہی چیئرمین صاحب کمیٹی کی طرف سے وفد کو جانے کی اجازت دی جاتی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث دیگر بزرگوں کے جلو میں باہر تشریف لے آتے اور ازراہ شفقت وذرہ نوازی اس وقت تک برآمدے میں کھڑے انتظار فرماتے جب تک حضور کا یہ ادنیٰ ترین چاکر سب ریکارڈ سمیٹے حاضر خدمت نہ ہو جاتا۔ ایک بار ذرا تاخیر سی ہو گئی غالباً وجہ اس کی یہ ہوئی کہ میں اپنا ریکارڈ سنبھالے تیزی سے دروازہ کی طرف جا رہا تھا کہ کسی ممبر نے بلند آواز سے کہا کہ یہ (ریکارڈ) ہمیں دیتے جائیں۔ پھر ساتھ ہی یہ آواز آئی نہیں نہیں!! ان ’’بموں‘‘ کی یہاں ضرورت نہیں۔اس پر میں یہ کہہ کے فوراً باہر آ گیا کہ یہ بم زندوں کو مارنے کے لئے نہیں، مردوں کو زندہ کرنے کے لئے ہیں۔ حضور مجھ ناچیز خادم کو دیکھتے ہی مسکرائے اور نہایت شفقت بھرے انداز میں فرمایا

’’شیر آ گیا‘‘

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مزید بیان کرتے ہیں کہ ’’حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور ممبران وفد میں سے کسی کو بھی کچھ علم نہ ہوتا تھا کہ آج کس قسم کے اور کون کون سے سوالات ہو نگے۔اس کے باوجود حضور رحمہ اللہ کی طرف سے ہر سوال کا جواب حقائق اور معلومات سے لبریز اور حوالوں اور دستاویزات سے مرصع کر کے دیا جاتا۔

بیان کے آخری روز (24 اگست 1974) کا واقعہ ہے کہ اسمبلی کی طرف روانگی کی لئے کاریں تیار کھڑی تھیں اور میں جلد جلد کتابوں، فوٹو کاپیوں اور مسودات کی ترتیب میں مصروف تھا کہ میرے دل میں بجلی کی طرح یہ خیال آیا کہ اسمبلی میں اب تک مشہور عالم صوفی حضرت خواجہ فرید الدین عطا رحمہ اللہ علیہ کی کتاب ’’تذکرۃ الاولیا‘‘ سے کوئی استفادہ نہیں کیا گیا۔ممکن ہے آج اس کی ضرورت پڑ جائے۔ یہ بات ذہن میں آتے ہی میں نے اسے ایک سوٹ کیس میں دوسری کتابوں کے اوپر رکھ لیا ۔خدا کی قدرت دیکھیئے اجلاس کے آخر پر مولوی ظفر انصاری صاحب نے یکا یک یہ سوال اٹھا دیا کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے جلسہ سالانہ کو ظلی حج قرار دیا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح نے پہلے تو حج کعبہ کی

فرضیت کے بارے میں جماعت احمدیہ کے عقیدہ پر روشنی ڈالی اور پھر فرمایا ظلی حج کی اصطلاح قدیم مسلمان بزرگوں کے ہاں مستعمل ہے اور ساتھ ہی (کسی کتاب کا نام لئے بغیر) مجھے ارشاد فرمایا ''حوالہ'' یہ حکم ملتے ہی میں نے قریب ترین سوٹ کیس کھولا اور اوپر ''تذکرۃ الاولیا'' رکھی تھی۔ خاکسار نے اسے کھولا تو بالکل وہی ورقہ سامنے آیا جس میں مطلوبہ حوالہ ہی درج تھا۔ حضور رحمہ اللہ نے جب اصل کتاب سے پورا حوالہ پڑھ کر سنایا تو سب ممبران دم بخود رہ گئے۔''

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور حضور رحمہ اللہ کی دعاؤں کی برکت سے محترم مولوی صاحب بھی حضور رحمہ اللہ کے حکم پر اتنی جلد حوالہ تلاش کر دیتے تھے کہ حضور رحمہ اللہ بھی خوش ہوتے اور غیر بھی اس کا اظہار کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ایک مجلس عرفان مورخہ 23 اکتوبر 1982 کو بیت المبارک ربوہ میں ارشاد فرمایا۔

''مولوی دوست محمد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حوالوں کے بادشاہ ہیں۔ ایسی جلدی ان کو حوالہ ملتا ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ کے ساتھ جب قومی اسمبلی میں پیش ہوئے تھے تو وہاں بعض غیر از جماعت دوستوں نے آپس میں تبصرہ کیا اور بعض احمدی دوستوں کو بتایا کہ ہمیں تو کوئی سمجھ نہیں آتی۔ ہمارے اتنے موٹے موٹے مولوی ہیں ان کو ایک ایک حوالہ ڈھونڈنے کے لئے کئی کئی دن لگ جاتے ہیں لیکن ان کا پتلا دبلا سا مولوی ہے اور منٹ میں حوالے ہی حوالے نکال کر پیش کرتا ہے۔'' (رسالہ خالد ''مورخ احمدیت نمبر اگست ستمبر 2010)

اسلام آباد کے چند اور یادگار دورے

حضرت مولانا دوست محمد صاحب کسی نہ کسی جماعتی تقریب یا تربیتی پروگرام میں شرکت کے لئے تقریباً ہر سال اسلام آباد تشریف لاتے اور آپ ہر ایسی تقریب کے روح رواں ہوتے تاہم آپ کے چند دورے یادگار ہیں جن کا یہاں ذکر کرنا ضروری ہے۔

☆۔ 10 تا 12 ستمبر 1980ء مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کا سالانہ اجتماع ہوا اس وقت اسلام آباد کی مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کی بارہ مجالس میں سے ایک شمار ہوتی تھی۔ اس اجتماع میں

صدر مجلس انصاراللہ پاکستان حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے علاوہ جن بزرگان سلسلہ نے شرکت فرمائی تھی ان میں حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب، حضرت مرزا عبدالحق صاحب اور مولانا نسیم سیفی صاحب بھی شامل تھے۔

☆۔ 24اور 25 ستمبر 1981 کو مجلس انصاراللہ ضلع راولپنڈی کا سالانہ اجتماع ہوا۔ 24 ستمبر کو 5 بجے شام اجتماع کا پہلا سیشن مکرم و محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا اور آپ نے افتتاحی خطاب فرمایا۔25 ستمبر کو بعد نماز جمعہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے اجتماع سے خطاب فرمایا۔

☆۔8اور 9اکتوبر 1987 کو مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد کا سالانہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا جس میں شرکت کرنے والے مرکزی وفد میں حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب مولانا عبدالوہاب صاحب، مولانا اسماعیل منیر صاحب اور مولانا نسیم سیفی صاحب شامل تھے۔

☆۔صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں 12 اور 13 اکتوبر 1989 کو مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد کا سالانہ اجتماع بیت الذکر میں منعقد ہوا جس میں مرکز سے مکرم سید محمود شاہ صاحب صدر موصیان کے علاوہ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے شرکت کی اور آپ نے اجتماع سے خطاب کے علاوہ سوال و جواب کی ایک دلچسپ محفل میں بھی تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک احباب کے سوالوں کے جواب دیئے۔13اکتوبر کو خطبہ جمعہ بھی آپ نے ہی دیا۔

☆۔مورخہ 14 اکتوبر بروز ہفتہ ساڑھے گیارہ بجے بیت الذکر اسلام آباد میں جماعت احمدیہ اسلام آباد کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔جس کی صدارت مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت نے کی۔اس اجلاس میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے سیرت النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر تقریباً ایک گھنٹہ خطاب فرمایا۔اسی روز بعد نماز مغرب مکرم حمید اختر صاحب نے اپنے گھر واقع I-9 میں ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں 46 غیر از جماعت احباب و مستورات مدعو تھے جن میں سے 24 مہمانوں نے شرکت کی۔ان میں تین خواتین بھی تھیں مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب

نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک مہمانوں سے خطاب فرمایا۔ آپ کے خطاب کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ بعد میں مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ حاضرین نے اس پروگرام میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا اور اسے سراہا۔

☆۔ بیت الذکر اسلام آباد کی تعمیر متعدد مراحل میں مکمل ہوئی ہے اور اس سلسلہ میں منعقدہ پر وقار تقاریب میں مرکز سے بزرگان سلسلہ کو مدعو کیا جاتا رہا ہے چنانچہ فیز چہارم کے کام کا افتتاح مورخہ 9 جولائی 2003 کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے فرمایا اس تقریب میں حضرت مولانا دوست محمد صاحب حضرت مرزا عبدالحق صاحب اور بعض دیگر بزرگان نے بھی شرکت فرمائی۔

محترم مولانا صاحب کا آخری دورہ اسلام آباد

حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب 2003 میں کافی علیل تھے چنانچہ علاج معالجہ کے سلسلہ میں آپ اسلام آباد تشریف لائے آپ 19 جون 2003 کو شام چھ بجے مرکز سلسلہ سے اسلام آباد پہنچے اور بیت الفضل کے کمرہ نمبر 1 میں آپ کا تقریباً ایک ماہ قیام رہا اور 18 جولائی 2003 کو صحت یاب ہوکر واپس تشریف لے گئے۔ اسلام آباد میں قیام کے دوران محترم امیر صاحب اسلام آباد کی ہدایت کے تحت مکرم ومحترم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ اسلام آباد نے مکرم ومحترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کے آرام وآسائش کا ہر ممکن خیال رکھا۔

وفات وتدفین

احمدیت کے یہ نامور سپوت، جید عالم، بے لوث خادم سلسلہ اور خلافت احمدیہ کے فدائی طویل علالت کے بعد رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں 26 اگست 2004 کو طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں 82 سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔ آپ کے جسد خاکی کو عام دیدار کے لئے دارالضیافت میں رکھا گیا جہاں ربوہ اور پاکستان بھر سے آنے والے ہزاروں احباب

جماعت نے آپ کا آخری بار چہرہ دیکھا۔ اسی روز نماز عصر کے بعد بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں ملک بھر سے آنے والے ہزار رہا افراد نے شرکت کی بعد ازاں بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص نمبر 12 میں آپ کی تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے ہی دعا کروائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے دو روز بعد 28 اگست 2008 کے خطبہ جمعہ میں مرحوم کی خدمات سلسلہ کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور پھر غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔

(روزنامہ الفضل 28/27 اگست 2009)

اک مورخ تھا جو خود تاریخ کا عنوان تھا

(محترمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ اسلام آباد)

اک مورخ تھا جو خود تاریخ کا عنوان تھا
وہ مجاہد تھا جری تھا صاحب عرفان تھا

اک سند تھا اک مدرسہ تھا اپنی ذات میں
کوچہء تاریخ میں اس کا کہا فرمان تھا

اک قلندر کی طرح جی اس نے ساری زندگی
پر حوالہ جات کے میدان کا سلطان تھا

احمدیت کے لئے تھا ایک سلطان نصیر
اس کا ہونا فضل تھا اللہ کا احسان تھا

گھر تلک جھوٹے کو وہ پہنچا کے آتا تھا ضرور
سلسلہ کے عشق میں اک برق اک طوفان تھا

لہجہ ِبے باک کی بنیاد سچائی پہ تھی
نہ جھجک نہ گو مگو تھی نہ کوئی خلجان تھا

تھی خلافت کی محبت اس کی رگ رگ میں رچی
وہ خلافت کے لئے سو جان سے قربان تھا

بحر میں تاریخ کے رہتا تھا غوطہ زن سدا
ڈھونڈتا رہتا تھا موتی خود دُرِّ مرجان تھا

کھوج میں سچائی کی وہ کو بکو پھرتا رہا
پاؤں میں چکر تھا اس کے دیدہ حیران تھا

ایک تحفہ تھا خدا کا خاص اس کا حافظہ
وہ حوالوں سے بھرا اک مستند ایوان تھا

سونگھ لیتا تھا وہ سچائی کی خوشبو دور سے زیرکی بے مثل تھی اور بے بہا وجدان تھا
روز روز آتے نہیں دنیا میں ایسے دیدہ ور وہ تھا اک کوہِ گراں اک عالم ذی شان تھا
ناز اس پر احمدیت کو رہے گا اس طرح جس طرح اس کو جماعت پر ہمیشہ مان تھا
فائدہ ہر پل جماعت کا رہا پیشِ نظر اپنے ہر سود و زیاں سے وہ غنی، انجان تھا
علم کے پیاسوں کے حق میں آبِ شیریں کی سبیل علم کے بھوکوں کا وہ لنگر تھا دسترخوان تھا
وہ کہ اپنی ذات میں تھا ایک مردِ منفرد دوست کب تھا نام کا وہ دوستوں کی جان تھا
شعرمہدی کے اس عاشق کو ہزاروں یاد تھے وہ مجسم مہدی دوراں کا اک دیوان تھا
وہ تعارف کے تکلف سے تھا یکسر بے نیاز آپ ہی اپنا تعارف آپ ہی پہچان تھا
اب وہ خود تاریخ کا اک ورقِ زرّیں بن گیا جس کا ہر لمحہ اسی تاریخ پر قربان تھا
''شاعرہ احمدیت'' کہہ کے خط لکھتا تو وہ اس عظیم انسان کا مجھ ناچیز پر احسان تھا
شعر اُمڈے ہی چلے آئے گھٹاؤں کی طرح ورنہ لکھنا اس کے بارے میں کہاں آسان تھا
مستقل چلتا ہی جاتا ہے قلم رکتا نہیں اس کی یادوں کی جھڑی برسات کا باران تھا
اس کو عرشی تیرے لکھے کی کوئی حاجت نہیں تیرا قد اونچا ہوا تیرا یہی ارمان تھا

(ماہنامہ خالد مورخ احمدیت نمبر، اگست ستمبر 2010)

محترم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب

محترم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب 1933 میں ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں ''ورکی'' میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد کا نام چوہدری جلال الدین ورک صاحب اور والدہ کا نام محترمہ کریم بی بی صاحبہ تھا۔آپ کا گھرانہ مذہبی طور پر اہلحدیث فرقہ سے تعلق رکھتا تھا اور احمدیت کا سخت مخالف تھا۔تاہم آپ کے بڑے بھائی چوہدری عبدالحق ورک صاحب کو خدا تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور انتہائی خلوص اور فدائیت کے جذبے کے ساتھ جماعت دہلی کے ساتھ منسلک رہے آپ کے اخلاص اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے جذبے کو دیکھ کر حضرت مصلح موعود نے آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ دہلی کا قائد مقرر فرمایا(یہ بات قابل ذکر ہے کہ مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب کو جماعت اسلام آباد کا پہلا امیر ہونے کا اعزاز حاصل ہے)محترم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب اپنے بڑے بھائی کی صحبت میں رہنے کی وجہ سے لڑکپن کی عمر میں 1944 میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔آپ کے والد صاحب کو جب اس بات کا علم ہوا تو دونوں بھائیوں کو گھر سے نکال دیا تاہم دونوں بھائیوں نے والد کی خدمت اور اطاعت جاری رکھی ۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد ان کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور جماعت کی بابت اپنے بیٹوں سے سوال و جواب کا سلسلہ چل پڑا نیک فطرت تھےاس لئے جلد ہی احمدیت نے متاثر کیا اور آپ اپنی وفات سے چند روز پہلے پورے خاندان کے ساتھ بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

پاکستان بننے کے بعد چوہدری عبدالواحد ورک صاحب ضلع سیالکوٹ کی تحصیل ڈسکہ کے گاؤں موسے والا منتقل ہو گئے۔1956 میں روزگار کی تلاش میں کراچی گئے اور وہاں جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے ۔ یہاں قیام کے دوران آپ مارٹن روڈ حلقہ کے صدر رہی

رہے۔1964 میں راولپنڈی آ گئے اور سٹیل فیبریکس کا کاروبار شروع کیا آپ کو کچھ عرصہ قائد خدام الاحمدیہ راولپنڈی کی حیثیت سے بھی خدمت کا موقع ملا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ایک خط میں آپ کے کام پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔آپ انتہائی نڈر اور دعوت الی اللہ میں پیش پیش رہنے والے احمدی تھے۔اصغر مال چوک راولپنڈی میں جہاں پر آپ کی ورکشاپ تھی ارد گرد کے لوگ آپ سے انتہائی عزت و احترام سے پیش آتے اس کی ایک مثال 1974 کے احمدیہ مخالف فسادات کے دوران دیکھنے میں آئی جب ایک مشہور احراری مولوی ایک جلوس لے کر پہنچ گیا اور آپ کی ورکشاپ کو آگ لگانے کی کوشش کی لیکن اہل محلہ اکٹھے ہو گئے اور مولوی کو یہ کہہ کر بھگا دیا کہ چوہدری عبدالواحد ورک کو مارنے یا اس کے کاروبار کو ختم کرنے سے پہلے آپ کو ہماری لاشوں پر سے گزرنا پڑے گا۔اور یوں اللہ تعالیٰ نے آپکی حفاظت فرمائی۔ بعد ازاں آپ اسلام آباد شفٹ ہو گئے اور جماعت اور نظام جماعت سے اپنی گہری وابستگی قائم رکھی یہاں آپ جلد ہی حلقہ G-9 کے صدر مقرر ہوئے اس کے بعد زعیم اعلیٰ انصار اللہ غربی اور 1993 میں ناظم انصار اللہ ضلع اسلام آباد اور علاقہ راولپنڈی مقرر ہوئے آپ نے خود کو جماعت کے کاموں کے لئے وقف کر رکھا تھا۔اسلام آباد کے تمام حلقہ جات کو فعال بنایا ہر جگہ نماز سینٹرز قائم کئے اور خود گاہے بگاہے ہر نماز سینٹرز میں جا جا کر حاضری کا جائزہ لیتے آپ کا معمول تھا کہ اگر فجر کی نماز I-8 کے کسی سینٹر میں پڑھی تو مغرب F-7 اور عشاء F-10 کے سینٹرز میں ادا کی۔جو لوگ سینٹرز میں نہیں آتے آپ صدر حلقہ کے ساتھ گھر گھر جا کر نماز اور اجلاسات میں حاضری کی تلقین کرتے آپ کی ان کوششوں کے نتیجہ میں مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد نے 1994 میں تیسری اور 1996, 1997 اور 1998 میں ملک بھر میں اول جبکہ 2001 میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔آپ کی نظامت علاقہ بھی پورے ملک میں ہمیشہ نمایاں پوزیشن لیتی رہی۔

سابق ناظم مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد اور حال ناظم علاقہ انصار اللہ راولپنڈی محترم فہیم الدین ارشد صاحب تحریر فرماتے ہیں

”مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد نے مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب کے

ناظم ضلع انصاراللہ کے دور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر شعبہ میں بے حد ترقی کی۔ ورک صاحب مرحوم نے اپنے ذاتی خرچ اور ذاتی ٹرانسپورٹ استعمال کر کے دن رات شہری اور ضلعی مجالس کے دورے کئے۔ اپنے گھر کے ایک حصہ میں باقاعدہ مجلس انصاراللہ ضلع کا دفتر قائم کیا جہاں پر مجلس عاملہ کے باقاعدہ اجلاس ہوتے تھے مرکز سے آنے والے قائدین سے بھی وہیں میٹنگز ہوتی تھیں۔ ان کے دفتر میں گزشتہ سالوں میں مرکز سے ملنے والی سندات اور گروپ فوٹوز نمایاں طور پر لگے ہوئے تھے۔ ورک صاحب مرحوم کی شب و روز کی کاوشوں کے نتیجے میں مسلسل آٹھ سال تک مجلس انصاراللہ اسلام آباد پہلی تین پوزیشنوں پر آتی رہی۔ ورک صاحب مرحوم کے کام کے انداز اور ان کی وقت اور مال کی قربانیوں کو دیکھتے ہوئے مرکز نے انکو ناظم انصاراللہ علاقہ راولپنڈی بھی نامزد کر دیا تھا جو ورک صاحب اور اسلام آباد دونوں کے لئے ایک اعزاز تھا اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے''۔ (سہ سالہ رپورٹ انصاراللہ سے ماخوذ)

محترم محمد یوسف بقاپوری صاحب جنرل سیکرٹری اسلام آباد بیان کرتے ہیں'' مجھے عبدالواحد ورک صاحب کے ساتھ 15 سال اکٹھے کام کرنے کا موقع ملا۔ ان کو نہایت نزدیک سے دیکھا۔ وہ سارا دن خدمت دین میں مصروف رہتے تھے۔ اور کاروبار کلیتاً اپنے بیٹوں کو دے رکھا تھا۔۔ مرحوم کراچی راولپنڈی اور اسلام آباد جہاں جہاں بھی رہے جماعتی عہدوں پر کام کرتے رہے ذیلی تنظیموں میں بھی بڑا فعال کردار ادا کیا۔ چار خلفائے سلسلہ کے کے ادوار میں کام کرنے کا موقع ملا۔ راولپنڈی میں بطور قائد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے خوشنودی حاصل کی۔ اسلام آباد میں سالہا سال سیکرٹری اصلاح و ارشاد رہے۔ تمام حلقہ جات کا ماہانہ پروگرام مرتب کرتے اور پھر خود ہی تقسیم کرتے اپنی گاڑی اس کام کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ ہر حلقہ میں اجلاس عام کرواتے اور خود بھی شریک ہوتے۔ نوجوانوں کی تربیت کی بڑی فکر رکھتے تھے۔ اصلاحی کمیٹی کے ممبر بھی تھے۔ اس طرح کئی خانگی، عائلی اور مالی معاملات بھی نمٹائے۔۔ سالہا سال مجلس مشاورت میں

اسلام آباد کی نمائندگی کرتے رہے۔ مرکز کا ان پر اتنا اعتماد تھا کہ ناظم ضلع سے فراغت کے بعد انہیں ناظم علاقہ انصار اللہ مقرر کیا گیا اور جہلم سے اٹک تک کا علاقہ ان کے سپرد تھا۔ آپ نے اس عہدہ کو بھی بڑی خوبی سے نبھایا۔ مرحوم اعلیٰ درجہ کے مہمان نواز تھے ان کے گھر کا دسترخوان ہر ایک کے لئے کھلا رہتا تھا مرکزی مہمانوں کی خوب خاطر مدارت کرتے تھے۔۔ وہ موسم کی پرواہ کئے بغیر گرمی، سردی اور شدید بارش میں بھی کام جاری رکھتے جب تک اجتماعات کی اجازت تھی باقاعدگی سے سالانہ اجتماع اور دیگر تربیتی پروگرام منعقد کرواتے رہے۔ کھیلیں اور علمی مقابلہ جات کرواتے خود بھی جب تک صحت نے اجازت دی کھیلوں میں بھی حصہ لیتے رہے۔ گولہ پھینکنے اور کلائی پکڑنے میں خاص مہارت تھی۔ جلسہ سالانہ یوکے جرمنی اور قادیان میں بھی کئی دفعہ شامل ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح سے ملاقات اپنی خوش بختی سمجھتے تھے۔ مرکزی رسائل اور اخبار الفضل کے مستقل خریدار تھے اور ان کی خریداری بڑھانے کی بھی ہمیشہ کوشش کرتے تھے۔ (روزنامہ الفضل 30 اپریل 2007 سے ماخوذ)

محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب اور محترم منیر احمد فرخ صاحب کے امارتوں کے ادوار (1994 تا 2005) میں آپ کو کئی سال جماعتی عاملہ میں سیکرٹری اصلاح وارشاد کی حیثیت سے نمایاں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے انتہائی احسن رنگ میں دعوت الی اللہ کرنے اور پیغام حق پہنچانے کا سلیقہ اور گر ودیعت کر رکھا تھا چنانچہ آپ نے اپنی زندگی میں 30 سے زیادہ بیعتیں کرنے کا منفرد اعزاز حاصل کیا۔ آپ ہر سال وقف جدید اور تحریک جدید کے سال کے اختتام پر امیر صاحب کے ارشاد پر گھر گھر جا کر ٹارگٹ مکمل کرنے میں صدران حلقہ جات اور متعلقہ سیکرٹریان کی مدد کرتے۔ امیر جماعت محترم منیر احمد فرخ صاحب اکثر آپ کو مخاطب ہو کر فرماتے ”چوہدری عبدالواحد ورک صاحب جماعت اسلام آباد کا مجاہد ہے۔ عبدالواحد میں ہر روز تمہارے لئے دو نفل نماز خصوصی طور پر پڑھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے عزم اور جماعت سے وابستگی کو قائم رکھے“۔ محترم ورک صاحب انتہائی غریب پرور تھے اور آپ نے کئی غریب خاندانوں کی مالی مدد اور ماہانہ راشن پہنچانے کا اہتمام کیا ہوا تھا۔

وفات اور تدفین

محترم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب دل کے عارضہ میں مبتلا تھے زندگی کے آخری برسوں میں 6 بار دل کا دورہ پڑا۔مگر آپ کی جماعتی مصروفیات میں کمی نہ آئی ڈاکٹرز اور گھر والے منع کرتے کہ آپ اعتدال کے ساتھ کام کریں۔آپ کی صحت ایسی نہیں کہ 12-14 گھنٹے کام کرسکیں۔جواباً ہمیشہ کہتے ''میرا مولا ہمت دیتا ہے تو کرتا ہوں آپ لوگ مجھے منع نہ کیا کریں''۔ بالآخر الٰہی تقدیر پوری ہوئی اور 7 مارچ 2007 کو ورک صاحب تہجد کی نماز کے لئے اٹھے کہ اسی دوران ایک بار پھر دل کا شدید دورہ پڑا اور آپ جانبر نہ ہوسکے اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اسی روز بعد نماز عصر مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی چونکہ آپ موصی تھے اس لئے میت ربوہ پہنچائی گئی جہاں اگلے روز بعد نماز فجر محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے دعا کرائی۔لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے 11-04-2007 کو بیت الفضل میں آپ کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔

نوٹ۔ (مرحوم کے یہ حالات زندگی آپ کے بڑے بیٹے محترم چوہدری مظفر احمد ورک صاحب نے فراہم کئے ہیں۔(جزاہ اللہ تعالیٰ)



محترم ڈاکٹر افتخار احمد تبسم صاحب

محترم ڈاکٹر افتخار احمد تبسم صاحب مرحوم ابن مکرم شیخ غلام محمد صاحب ملک کے ایک نامور زرعی سائنسدان اور جماعت اسلام آباد کے ایک ممتاز اور فعال رکن تھے آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا مکرم سردار غلام حیدر صاحب کے ذریعے ہوا جنہوں نے حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔آپ کے نانا مکرم شیخ اصغر علی صاحب حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ایک رفیق تھے جنہوں نے 31 دسمبر 1901 کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا تھا آپ قادیان کے رہنے والے تھے اور پاکستان بننے کے بعد ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ میں آکر آباد ہوئے تھے۔ڈاکٹر افتخار احمد صاحب دنیاوی لحاظ سے ایک بلند مقام رکھنے اور اہم اعلیٰ ترین سرکاری عہدوں پر فائز ہونے کے باوجود انتہائی منکسر المزاج ،نرم دل اور حلیم الطبع تھے اور جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا گہرا تعلق تھا،نظام جماعت کی طرف سے جو بھی ذمہ داری سونپی گئی اسے انتہائی خلوص نیت سے نبھایا۔آپ کو مکرم و محترم چوہدری علیم الدین صاحب کے دور امارت میں سیکرٹری تعلیم کی حیثیت سے اور بعد ازاں محترم منیر احمد فرخ صاحب کے دور امارت میں جولائی 2004 سے جون 2007 تک سیکرٹری زراعت اور جولائی 2007 تا جون 2013 کے طویل عرصہ میں سیکرٹری زراعت و سیکرٹری صنعت و تجارت کے عہدوں پر خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق ملی۔آپ نے کچھ عرصہ G-9-3-4 کے صدر حلقہ کی حیثیت سے بھی کام کیا۔مقامی طور پر ان خدمات کے علاوہ آپ کو مرکز سلسلہ میں بھی بعض خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

حالات زندگی

مکرم ڈاکٹر افتخار تبسم صاحب یکم اپریل 1952 کو لاہور میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد

ریلوے میں ملازم تھے۔ابتدائی تعلیم آپ نے لاہور ہی میں حاصل کی تاہم بعدازاں والدمحترم کے تبادلہ کے باعث آپ سکھر چلے گئے اور میٹرک کا امتحان پی ڈبلیو آر ہائی سکول سکھر سے 1968 میں پاس کیا اور سکول میں اول آئے۔ 1970 میں ایف ایس سی ایگریکلچر کا امتحان ویسٹ پاکستان ایگریکلچرل یونیورسٹی لائل پور(موجوہ فیصل آباد) سے پاس کیا اور یونیورسٹی میں اول آئے۔1973 میں بی ایس سی (آنرز) ایگریکلچرل یونیورسٹی فیصل آباد سے کیا اور یونیورسٹی میں اول آنے پر گولڈ میڈل حاصل کیا۔ 1976 میں اسی یونیوسٹی سے ایم ایس سی ایگریکلچر کی ڈگری حاصل کی اور پلانٹ پیتھالوجی میں یونیورسٹی میں فرسٹ پوزیشن لے کر سلور میڈل حاصل کیا۔

1982 میں آپ نے پلانٹ پیتھالوجی میں یونیوسٹی کالج آف نارتھ ویلز (انگلینڈ) سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی یہاں یہ بات قابل ذکر ہے دوران تعلیم ڈاکٹر افتخار احمد تبسم صاحب کو ایف ایس سی سے لے کر پی ایچ ڈی تک جو سکالرشپ لینے کا اعزاز حاصل ہوا ان میں سر ولیم رابرٹس اور سہگل فاؤنڈشین کے سکالرشپ قابل ذکر ہیں۔ جبکہ ایف ایس سی ایگریکلچر میں آپ ایگریکلچرل یونیورسٹی لائل پور کے سکالرشپ ہولڈر رہے۔

پروفیشنل ایوارڈز

1.PAKISTAN ACADEMY OF SCIENCES GOLD MEDAL 1999

2.PARC SCIENTIST OF THE YEAR AWARD -1999

3.PARC SCIENTIST ASSOCIATION AWARD 1995

4.BEST RESEARCH PAPER AWARD 1995

5.CONTRIBUTION TO PLANT PATHOLOGY AWARD 1999

6.FAO WORLD FOOD DAY SHIELD 2004

7.NORMAN BOURLOG AWARD 2006-MINISTERY OF FOOD AND AGRICULTUR GOVT OF PAKISTAN

8.PARC SILVER JUBILEE AWARD 2006 GOVT. OF PAKISTAN

پوسٹ ڈاکٹورل فیلوشپ

1988-90 کے برسوں میں آپ نے باٹنی سکول، یونیورسٹی آف کیمرج UK میں وزٹنگ سکالر کی حیثیت سے کام کیا مزید براں آپ کو درج ذیل عہدوں پر بھی اہم خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

☆۔فوکل پرسن برائے زراعت وفوڈ سائنسز ہائیر ایجوکیشن کمیشن۔

☆۔ پاک نیوزی لینڈ تعاون برائے زراعت وجنگلات۔

☆۔ پاک نیپال تعاون برائے زراعت۔

☆۔ پاک ایران تعاون برائے زراعت۔

☆۔خوراک و زراعت و لائیو سٹاک کی وزارت میں Asia مینگو پراجیکٹ اور Alp Citrus پراجیکٹ کے پروگرام لیڈر۔

☆۔کیڑے مارادویات کے مناسب استعمال اور پالیسی بارے ایف اے او/یو این ڈی پی پراجیکٹ کے پروگرام لیڈر۔

☆۔IPM-FOR COTTON IN ASIA بارے یورپی یونین اور ایف اے او پراجیکٹ کے فوکل پرسن۔

☆۔ مارچ 1987 میں آپ حکومت پاکستان کی طرف سے قائم کردہ قومی کمیشن برائے زراعت کی کمیٹی برائے ریسرچ وایجوکیشن کے کوآرڈینیٹر۔

☆۔2002-03 میں NATIONAL RICE AND WHEAT پروگرام کے سربراہ کی حیثیت سے خدمات۔

دیگر قومی خدمات

ڈاکٹر افتخار احمد تبسم صاحب کو ایگر کلچر یونیورسٹی پشاور، پارک انسٹی ٹیوٹ آف ایڈوانس سٹڈیز اسلام آباد، فیصل آباد زرعی یونیورسٹی، سندھ ایگریکلچرل یونیورسٹی ٹنڈو جام، قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد، کالج آف ہوم اکنامکس لاہور، پنجاب یونیورسٹی لاہور اور ایرڈ ایگر کلچرل یونیورسٹی راولپنڈی میں ایم ایس سی آنرز، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے طلبا کے پوسٹ گریجویٹ ریسرچ نگران اور ایگزامینر کی حیثیت سے بھی سالہا سال تک خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

ڈاکٹر افتخار احمد تبسم صاحب کا سروس ریکارڈ انتہائی شاندار اور قابل فخر ہے آپ کا شمار پاکستان کے ممتاز ترین زرعی سائنسدانوں میں ہوتا تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سالہا سال پاکستان ایگر یکلچرل ریسرچ کونسل (PARC) کے چیر مین، NARC کے ڈائرکٹر جنرل اور چیف سائنٹفیک آفیسر کی حیثیت سے نمایاں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ ان اعلیٰ عہدوں پر تعیناتی کے دوران آپ کو ملک اور بیرون ملک زراعت بارے کئی بین الاقوامی کانفرنسوں میں پاکستان کی نمائندگی کرنے کا بھی اعزاز حاصل ہوا۔ ایک سال قبل پاکستان ایگریکلچرل ریسیرچ کونسل کے چیئر مین کے عہدہ سے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ آجکل اقوام متحدہ کے خوراک وزراعت کے ادارے FAO میں پروگرام ڈائریکٹر کے اعلیٰ عہدے پر فائز تھے۔

محترم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب کی آخری جماعتی خدمت بطور مشیر برائے زراعت Humanity First Pakistan کی تھی۔ یکم مئی 2016 کو ہیومینٹی فرسٹ پاکستان نے ایک Global Telethon منعقد کی جو دنیا بھر میں نشر ہوئی۔ ہیومینٹی فرسٹ پاکستان نے اس Global Telethon میں صبح نو بجے تا دوپہر دو بجے مسلسل اپنی نشریات پیش کیں۔ مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب Trustee Humanity First Pakistan اور ڈاکٹر افتخار احمد تبسم صاحب اس Telethon میں اسلام آباد سے شریک ہوئے۔ جس میں انہوں نے بالترتیب صحت اور زراعت سے متعلق اپنے اپنے منصوبے پیش کئے ڈاکٹر افتخار احمد تبسم صاحب نے ہیومینٹی فرسٹ

پاکستان کے کنوؤں کے پروگرام کو استعمال کرتے ہوئے Green Thar کا پروگرام پیش کیا جس میں زائد پانی کو گھریلو سبزیوں اور پھلوں کی کاشت کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ نیز وہاں 14,13 ایکٹر دستیاب زمین میں سے فی الحال ایک ایکڑ زمین پودوں کی پنیریوں کے لئے استعمال ہوگی آپ نے اس موقع پر مقامی لوگوں کو تربیت دے کر انہیں ان پودوں کو مزید بڑھانے، حاصل کردہ پھلوں اور سبزیوں کو محفوظ کرنے اور زرعی ریسرچ اور ترقی کے لئے ''مسرور ایگریکلچر ریسرچ اینڈ ٹریننگ سنٹر'' کے قیام کا بھی اعلان کیا۔ لیکن افسوس کہ زندگی نے وفا نہ کی اور اس کے تقریباً ایک ماہ بعد ہی جماعت کا یہ مایہ ناز زرعی ماہر اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

وفات وتدفین

محترم ڈاکٹر افتخار احمد تبسم صاحب عارضہ قلب کے باعث کچھ عرصہ سے علیل تھے اور کچھ دن ہسپتال میں بھی رہے۔ تاہم آپ کے معمولات زندگی میں کوئی فرق نہ آیا اور آپ حسب معمول زندگی کے آخری دن تک اپنے مفوضہ فرائض انجام دیتے رہے۔ 2 اور 3 جون 2016 جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب آپ کو گھر پر دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا اور آپ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اگلے روز 3 جون کو قبل دوپہر آپ کے گھر واقع سواں گارڈن اسلام آباد میں نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں کثیر تعداد میں PARC اور NARC سے تعلق رکھنے والے غیر از جماعت لوگوں نے بھی شرکت کی نماز جنازہ مکرم ومحترم ڈاکٹر امتیاز احمد قمر صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن جماعت احمدیہ اسلام آباد نے پڑھائی۔ مرحوم چونکہ موصی تھے لہذا آپ کی میت بعد ازاں تدفین کے لئے ربوہ پہنچائی گئی۔ جہاں اسی روز 4 بجے دارالضیافت میں محترم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد آپ کو نئے بہشتی مقبرہ واقع دارالفضل میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم اکبر احمد عدنی صاحب ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے دعا کرائی۔

غائبانہ نماز جنازہ۔ مورخہ ۱۰ جون کو بیت الذکر اسلام آباد میں نماز جمعہ کے بعد آپ کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جس میں سینکڑوں احباب نے شرکت کی۔

ڈاکٹر افتخار احمد صاحب کے انتقال پر پی اے آر سی میں ایک تعزیتی ریفرنس

مورخہ ۹ جون کو(PARC) ہیڈ آفس میں ڈاکٹر افتخار تبسم کوخراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ایک تعزیتی ریفرنس منعقد ہوا۔جس سے خطاب کرتے ہوئے وفاقی وزیر تحفظ خوراک و تحقیق سکندر حیات بوسن نے کہا کہ ڈاکٹر افتخار احمد کا زراعت کی ترقی میں جو کردار رہا زرعی ماہرین اگر اس کی تقلید کریں تو یقیناً مستقبل میں کامیابی ہوگی۔انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر افتخار باحوصلہ شخص اور اپنے کام کے ساتھ انتہائی وفادار تھے ، وہ پروفیشنل زرعی سائنسدان تھے جنہیں قوم ہمیشہ یاد رکھے گی۔بانی چیئر مین پی اے آر سی ڈاکٹر امیر محمد نے قرارداد پیش کی کہ ڈاکٹر افتخار احمد کی زرعی کامیابیاں کتابی شکل میں لائی جائیں۔سابق وفاقی سیکرٹری سیرت اصغر نے بھی ڈاکٹر افتخار کوخراج تحسین پیش کیا۔اس موقع پر ڈاکٹر افضل، ڈاکٹر منظور، ڈاکٹر رائے نیاز، ڈاکٹر ندیم امجد اور ڈاکٹر محمد عظیم بھی موجود تھے۔

(روزنامہ ایکسپریس اسلام آباد 10 جون 2016)

ہیومینیٹی فرسٹ پاکستان کی قرارداد تعزیت

ہیومینیٹی فرسٹ پاکستان نے ربوہ میں منعقدہ اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں ڈاکٹر افتخار احمد تبسم کی وفات پر انتہائی رنج و غم اور تعزیت کا اظہار کیا۔ایک تعزیتی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ہیومینیٹی فرسٹ پاکستان ایک نہایت مخلص باوفا اور خدمت کے جذبے سے سرشار دوست سے محروم ہوگئی ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ آپ نے تعلیم مکمل کرنے کے بعد یونیورسٹی آف ایگریکلچر فیصل آباد سے بطور لیکچرار اپنے کیریئر کا آغاز کیا اور بعد ازاں 1983 میں یونیورسٹی آف ویلز سے پی ایچ ڈی مکمل کرنے کے بعد پاکستان ایگریکلچر ریسرچ کونسل PARC کو جائن کیا۔آپ اپنی غیر معمولی انتظامی قائدانہ صلاحیتوں اور بہترین ریسرچ کے بل بوتے پر PARC کے چیئرمین کے عہدے پر فائز ہوئے جو کہ پاکستان میں زراعت کے شعبے کا اعلیٰ ترین منصب ہے۔اس کے علاوہ آپ نیشنل ایگریکلچر ریسرچ سنٹر NARC کے ڈائریکٹر جنرل کے عہدے پر بھی فائز رہے اور پاکستان میں زرعی ریسرچ کی

بہتری میں اپنا کردار ادا کیا۔آپ گیارہ سے زائد قومی اور بین الاقوامی سوسائیٹیز کے ممبرز بھی تھے۔ قرار داد میں کہا گیا ہے کہ مرحوم کا جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا اور جماعتی اقدار کی پاسداری کے ساتھ ہمیشہ جماعتی خدمت کو بھی ترجیح دی۔

1974 کے دور میں آپ کو سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔آپ کو یونیورسٹی کی لیبارٹری میں بند کر کے اسے آگ لگادی گئی مگر اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر بچا لیا۔ان کا تمام سامان اور کتابوں کو جلا دیا گیا مگر آپ نے ان تمام حالات کا بڑی خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا۔

محترم سید نادر سیدین صاحب

محترم سید نادر سیدین صاحب 1989 میں کراچی سے اسلام آباد شفٹ ہوئے تھے اور تقریباً دس سال یہاں رہائش پذیر رہنے کے بعد دسمبر 1999 میں ربوہ چلے گئے اور زندگی وقف کر دی۔ آپ کو اسلام آباد میں قیام کے دوران مجلس خدام الاحمدیہ میں معتمد ضلع اور انچارج رائٹرز فورم کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ مورخہ 23 جولائی 2016 کی 55 سال کی عمر میں اسلام آباد کے PIMS ہسپتال میں فوت ہوئے جہاں آپ ایک دن پہلے ہی علاج کے سلسلے میں آئے تھے۔

روز نامہ الفضل ربوہ نے آپ کی وفات پر درج ذیل اطلاع صفحہ آخر پر نمایاں طور پر شائع کی۔

''احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ کے مخلص خادم اور انچارج ناصر فائر اینڈ ریسکیو سروس مجلس خدام الاحمدیہ محترم سید نادر سیدین صاحب ولد محترم سید غلام السیدین صاحب مورخہ 23 جولائی 2016 کو صبح 2 بجے PIMS ہسپتال اسلام آباد میں بعمر 55 سال وفات پا گئے۔ آپ تین سال سے اعصابی بیماری (CIDP) کی وجہ سے علیل تھے۔ دل کو خون مہیا کرنے والی آرٹری میں کلاٹ (Pulmonary Emblism) کی وجہ سے وفات ہوئی۔ اسی دن بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔ محترم نادر صاحب نے اپنی زندگی میں کارنیا عطیہ کیا ہوا تھا نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کی ٹیم نے ان کی وفات کے بعد کارنیا حاصل کیا۔ محترم نادر صاحب کی دادی محترمہ نے 1905 میں کوہاٹ سے خط کے ذریعہ حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی تھی۔ اس طرح ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ نادر صاحب کی والدہ محترمہ سیدہ فرخ سیدین صاحب مخلص احمدی اور موصیہ تھیں۔ نادر صاحب کی پیدائش مورخہ 8 اکتوبر 1960 کو

کراچی میں ہوئی آپ نے دلی کالج کراچی سے بی ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔تعلیم کے باقی مراحل بھی کراچی ہی میں مکمل کئے۔

آپ کو بچپن سے ہی مارشل آرٹس کا شوق تھا میٹرک کے دوران مارشل آرٹس کی ٹریننگ شروع کی۔آپ نے 1982 میں خود تحقیق کر کے بیعت کی 1989 میں کراچی سے اسلام آباد شفٹ ہو گئے جہاں انہوں نے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کی سطح پر متعدد شعبہ جات میں خدمات دینیہ انجام دیں ۔آپ معتمد ضلع رہے خدمت خلق کے شعبہ کے تحت مختلف جگہوں پر میڈیکل کیمپس کیمپ لگاتے تھے ۔آپ نے بطور انچاج رائٹرز فورم مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد خدمت انجام دیں آپ دسمبر 1999 میں اسلام آباد سے ربوہ شفٹ ہو گئے اور 2000 میں اپنی زندگی وقف کر کے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت آپ نے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ناصر فائر اینڈ ریسکیو سروس کے تا وفات انچارج رہے۔ناصر سپورٹس کمپلیکس کے تحت ہونے والی مختلف کھیلوں خاص طور پر مارشل آرٹس کو پروان چڑھانے میں آپ نے بہت خدمت کی اور خدام و اطفال کو ٹریننگ دیتے رہے۔آپ کو بطور صدر مارشل آرٹس مجلس صحت بھی بھرپور خدمت کا موقع ملا۔

آپ مارشل آرٹس میں پاکستان اور بیرون پاکستان بہت مقبول تھے اور اس شعبہ کی اعلیٰ شخصیات سے رابطہ بحال رکھے ہوئے تھے۔اسی وجہ سے آپ کی دعوت پر ورلڈ مارشل آرٹس کونسل برطانیہ کے بانی صدر مسٹر ایلن فوسٹر نے مورخہ 2 تا 3 اکتوبر 2015 کو پاکستان کا دورہ کیا۔ (تفصیل رپورٹ کے لئے روزنامہ الفضل 21 دسمبر 2015)اس دورہ میں مسٹر ایلن فوسٹر نے پاکستان کے تمام سپورٹس بورڈز کا دورہ کیا اور ورلڈ مارشل آرٹس کونسل کی طرف سے سیدناصر صاحب کو نمائندہ مقرر کیا۔آپ پنجاب سپورٹس بورڈ کی سلیکشن کمیٹی کے آنریری ممبر، ورلڈ یونین گرینڈ ماسٹر کونسل اور انٹرنیشنل مارشل آرٹس فیڈریشن کے پاکستان میں نمائندے تھے۔اسی طرح مارشل آرٹس کی ورلڈ جماسار فیڈریشن کے جنرل سیکرٹری تھے۔آپ نے مارشل آرٹس میں بہت کام کیا اور اس شعبہ میں انٹرنیشنل سطح پر پاکستان کا نام روشن کیا۔2014 میں آپ نے پنجاب سپورٹس بورڈ کی طرف سے نیپال

میں پاکستان کی نمائندگی کی۔اور اپنی ٹیم کے ساتھ مارشل آرٹس کے مقابلوں میں فتح حاصل کی۔ مارشل آرٹس میں بلیک بیلٹ 4 ڈان حاصل کرنے والے چند اہم گرینڈ ماسٹرز میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ کھیلوں کے ساتھ ساتھ آپ کو نایاب اشیاء اور ڈاک ٹکٹ جمع کرنے کا بھی شوق تھا۔اس حوالے سے آپ نے ایک تعارفی ویب سایٹ بھی بنا رکھی تھی۔

آپ خلافت سے بہت محبت کرنے والے اور سلسلہ کے کام شوق اور محنت سے کرتے تھے آپ کے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ سیدہ لبنیٰ نادر صاحبہ ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی بنت سید محمود احمد صاحب سیالکوٹ، تین بیٹیاں، تین بیٹے سید شمائل احمد صاحب، سید نوید الظفر صاحب، سید فرہاد نادر صاحب متعلم مدرسۃ الحفظ اور ایک بہن مکرمہ نزہت توقیر صاحبہ اہلیہ مکرمہ میجر سید توقیر مجتبیٰ صاحب دفتر تحریک جدید ربوہ شامل ہیں۔'' (الفضل ربوہ 26 جولائی 2016)

مورخہ 29 جولائی 2014 کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفتوح لندن میں نماز جمعہ کے بعد آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی قبل ازیں حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر میں آپ کا تفصیلاً ذکر خیر فرمایا۔

محترم میجر (ر) سید مقبول احمد شاہ صاحب

محترم میجر (ر) سید مقبول احمد شاہ صاحب جماعت احمدیہ اسلام آباد کے ایک مخلص دعا گو بزرگ اور معروف خادم سلسلہ تھے آپ موجودہ صدر لجنہ ضلع اسلام آباد محترمہ سیدہ ذاکرہ ناصر صاحبہ کے والد اور سیکرٹری وصایا مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب کے بڑے بھائی تھے۔ آپ کو محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت احمدیہ کے دور امارت (اپریل 1980 تا اپریل 1991) میں نائب امیر، سیکرٹری وصایا، سیکرٹری رشتہ ناطہ اور امین کی حیثیت سے نمایاں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ موجودہ بیت الذکر اسلام آباد کے لئے پلاٹ کے حصول اور خریداری کے سلسلہ میں محترم میجر (ر) سید مقبول احمد شاہ صاحب کو گرانقدر خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ شاید یہی وجہ تھی کہ آپ کو 10 اکتوبر 2000 کو بیت الذکر کمپلیکس کے فیز-1 (فضل عمر لائبریری اور مربی ہاؤس) کے سنگ بنیاد کی تقریب کے موقع پر اس عمارت کی بنیاد میں رکھی جانے والی ایک اینٹ پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بابرکت کپڑے کے تبرک کو لپیٹنے اور بنیاد میں رکھنے کا منفرد اعزاز حاصل ہوا۔

محترم سید مقبول احمد شاہ صاحب کو 1979 میں اسلام آباد شفٹ ہونے سے قبل طویل عرصہ راولپنڈی میں محترم چوہدری احمد جان صاحب اور محترم میاں عطا اللہ صاحب جیسے بزرگان اور نامور امرائے جماعت کے ادوار میں قائمقام امیر اور نائب امیر کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی بھی توفیق ملی۔ محترم میجر (ر) سید مقبول احمد صاحب کا خاندان مغل بادشاہ جہانگیر کے دور میں یمن سے براستہ افغانستان ہوتا ہوا انکودر ضلع جالندھر (ہندوستان) آ کر آباد ہوا اس خاندان کے جدامجد کو جہانگیر نے نہ صرف زمین اور جائیداد دی بلکہ قاضی کے اہم عہدہ پر بھی فائز کیا۔ اس خاندان کو احمدیت کی دولت اغلباً 07-1906 میں اس وقت نصیب ہوئی جب سید فخر الاسلام نام کے ایک بزرگ کو جو محترم میجر (ر) مقبول احمد صاحب کے نانا تھے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ خاندان کے دیگر

افراد کی طرف سے سخت مخالفت کے باوجود آپ کے پائیہ استقلال میں کوئی لغزش نہ آئی اور جوں جوں وقت گذرتا گیا خاندان کے دیگر افراد بھی ایک ایک کر کے احمدیت کی آغوش میں آتے گئے۔ محترم میجر (ر) مقبول احمد صاحب کے والد محترم سید محمد حسین صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے دور خلافت میں 10-1909 میں قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ بتایا گیا ہے کہ آپ خاندان میں پہلے گریجوئیٹ تھے جنہوں نے ایف سی کالج لاہور سے گریجویشن کی اور پھر تدریس کا شعبہ اختیار کیا۔ پہلے ہیڈ ماسٹر اور بعد ازاں ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کے عہدہ تک ترقی کی۔ احمدیت قبول کرنے سے قبل آپ ہمیشہ ''مرشد کامل'' کی جستجو میں رہتے تھے اس مقصد کے لئے گولڑہ اور بعض دیگر پیروں اور مشائخ کے درباروں اور آستانوں پر بھی گئے مگر کہیں اطمینان نہ ہوا۔ ایبٹ آباد میں گورنمنٹ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے کہ ایک روز چھٹیوں میں یہاں سے اپنے گھر نکودر (جالندھر) جاتے ہوئے راستہ میں قادیان چلے گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے درس قرآن میں شامل ہو گئے۔ اس درس نے آپ کی کایا پلٹ دی اور آپ کو جس ''مرشد کامل'' کی تلاش تھی اسے پا کر اطمینان ہو گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے ہاتھ پر بیعت کر کے گھر لوٹے آپ کے قبول احمدیت سے نکودر کے علاقے میں احمدیت کو بڑی تقویت ملی۔ میجر (ر) سید مقبول احمد صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی علاقے ہی میں حاصل کی تاہم آپ کے والد محترم سید محمد حسین صاحب چونکہ سرکاری ملازم تھے اور ملازمت کے سلسلہ میں ان کو مختلف مقامات پر تبادلہ ہوتا رہتا تھا اس لئے میجر مقبول احمد نے میٹرک کوہاٹ سے (جہاں آپ کے والد ایبٹ آباد سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے) انٹرمیڈیٹ اسلامیہ کالج پشاور سے اور گریجویشن بمبئی یونیورسٹی کراچی سے کی۔ گریجویشن کرنے کے بعد آپ کو 14 اگست 1942 کو انڈین آرمی میں کمیشن مل گیا اور ڈیرہ دون ملٹری اکیڈمی میں ٹریننگ لی۔ 1942 میں ہی آپ کی شادی ہوئی اور شادی کے فوراً بعد آپ کو میدان جنگ میں جانا پڑا اور دوسری جنگ عظیم میں آپ برما کے محاذ پر تعینات فوجی یونٹ میں شامل تھے قیام پاکستان کے بعد آپ کی پہلی پوسٹنگ ڈھاکہ (مشرقی پاکستان) میں ہوئی جہاں اس وقت خواجہ ناظم الدین صاحب وزیر اعلیٰ تھے۔ خواجہ

ناظم الدین صاحب سے جو بعد میں متحدہ پاکستان کے وزیراعظم بھی بنے آپ کے بڑے قریبی تعلقات رہے۔اسی طرح آپ کو جنرل ایوب خان کے ساتھ بھی جبکہ آپ اس صوبے کے فوجی کمانڈر تھے تقریباً اڑھائی سال مشرقی پاکستان میں کام کرنے کا موقع ملا۔ایوب خان کی وساطت سے میجر مقبول صاحب کی ایک بار قائداعظم سے بھی ملاقات ہوئی تھی۔اور آپ کو فوجی Mess میں قائد اعظم کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا تھا۔محترم میجر مقبول احمد صاحب کو فوج میں ملازمت کے دوران پشاور،کراچی اور پھر آخر میں 1952 سے کئی سال تک راولپنڈی میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے قریبی تعلقات

خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے افراد سے آپ کے بڑے قریبی تعلقات تھے اور خاندان کے افراد آپ کے گھر کو اپنا ہی گھر سمجھتے تھے۔محترم میجر مقبول احمد صاحب نے وفات سے کچھ عرصہ قبل MTA کے لئے ایک انٹرویو ریکارڈ کرایا تھا جس میں آپ نے اپنے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے اپنے قریبی تعلقات اور دوطرفہ پیار و محبت کے کئی واقعات کا بڑے فخر اور محبت بھرے الفاظ میں ذکر کیا ہے۔آپ فرماتے ہیں؛۔

''میں اور میرے ماموں سید افتخار حسین دونوں تقریباً ہم عمر تھے اور دونوں کراچی میں زیر تعلیم تھے کہ حضرت مصلح موعود کراچی تشریف لائے حضور محترم ڈاکٹر بدرالدین صاحب بورنیو والے کے گھر قیام پذیر تھے ہم دونوں ملاقات کے لئے گئے اور میں نے کچھ نادانی میں حضور کو اپنے گھر چائے کی دعوت دے دی حضور مسکرائے اور میری دعوت قبول کرتے ہوئے فرمایا''ٹھیک ہے'' چنانچہ حضور نے ہم بچوں کے ساتھ آکر چائے پی ،باتیں کیں اور یوں ہماری دلجوئی فرمائی۔اس کا بعد حضرت مصلح موعود جب بھی کراچی آتے تو ہمیں اپنے گھر کھانے پر ضرور بلاتے۔حضور جب بیمار تھے تو آپ کے وصال سے سات آٹھ روز پہلے حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے مجھے بچوں سمیت ربوہ آکر حضور سے ملاقات کرنے کے لئے کہا چنانچہ سیدہ مہر آپا صاحبہ کی اس شفقت کے نتیجہ میں ہماری

فیملی کی حضور سے ملاقات ہوئی جو حضور سے ہماری آخری ملاقات ثابت ہوئی ۔ افتخار ماموں بھی اس ملاقات میں موجود تھے‘‘۔

ایک اور واقعہ بیان کرتے ہوئے محترم میجر مقبول صاحب فرماتے ہیں ’’میں ایک بار حضور سے ملنے کراچی سے قادیان گیا پرائیوٹ سیکرٹری سے ملاقات کے لئے درخواست کی تو جواب ملا کہ حضور علیل ہیں ملاقات نہیں ہوسکتی چنانچہ میں مایوس ہوکر چلا گیا تھوڑی دیر بعد جب حضور کو اس بات کا علم ہوا تو آپ پرائیوٹ سیکرٹری صاحب پر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ ایک شخص کراچی سے ملنے آیا ہے اور آپ نے اسے ملایا نہیں ۔ اسے تلاش کریں چنانچہ ایک شخص دوڑتا ہوا میرے پاس آیا اور مجھے حضور کے پاس پہنچا دیا۔ جب میں نے حضور سے مصافحہ کیا تو حضور کو واقعی تیز بخار تھا مگر حضور نے از راہ شفقت مجھے پاس بٹھالیا اور دیر تک باتیں کیں اور اٹھنے نہیں دیا‘‘ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث سے اپنے قریبی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے محترم میجر مقبول احمد صاحب فرماتے ہیں۔ ’’حضور کا منصب خلافت پر فائز ہونے سے پہلے اور بعد میں بھی یہ معمولی تھا کہ آپ کا جب بھی راولپنڈی یا اسلام آباد آنا ہوتا تو ہمارے گھر ضرور تشریف لاتے ۔ اگر دو دن کہیں اور ٹھہرے ہوں تو دو دن ہمارے گھر ضرور ٹھہرتے‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے منصب خلافت پر فائز ہونے سے پہلے اور پھر بعد میں اپنے قریبی فیملی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے محترم میجر مقبول احمد صاحب نے کہا ’’میرے والد محترم سید محمد حسین صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے تو حضرت مصلح موعود نے آپ کو احمدیہ ہوسٹل لاہور کا سپرٹنڈنٹ مقرر فرمایا اس وقت احمدیہ ہوسٹل کے مکینوں میں حضور کے دو صاحبزادے صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب بھی شامل تھے ہمارا گھر بھی چونکہ ہوسٹل میں ہی تھا اس لئے دونوں صاحبزادگان کا بے تکلفی سے ہمارے گھر آنا جانا رہتا ۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب تو میری والدہ کو ’’امی‘‘ کہہ کر پکارتے تھے۔

میں فوج میں تھا تو جہاں بھی گیا حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سے ملاقاتیں ہوتی

رہتی ۔ہم لوگ جلسہ سالانہ یا مشاورت پر ربوہ جاتے تو آپ اصرار کر کے اپنے گھر ٹھہراتے ۔آپ کے گھر کے دیگر مہمانوں میں محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت شیخوپورہ قابل ذکر ہیں خاندان حضرت اقدس کی خواتین مبارکہ، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ، حضرت سیدہ امتہ المتین صاحبہ اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ میں سے ہر ایک کی ہمارے خاندان پر بے انتہا شفقت رہی اور انہوں نے ہمیشہ ہمارے گھر کو اپنا گھر سمجھ کر اسے بارہا اپنے بابرکت قدموں سے سرفراز فرمایا‘‘

وفات و تدفین

محترم سید مقبول احمد صاحب نے طویل علالت کے بعد 12 جولائی 2001 کو سی ایم ایچ راولپنڈی میں وفات پائی۔ اس وقت آپ کی عمر 85 برس تھی آپ کی وفات پر الفضل نے ’’سانحہ ارتحال‘‘ کے عنوان سے درج ذیل اعلان شائع کیا۔

’’جماعت احمدیہ اسلام آباد کے دیرینہ خادم مکرم میجر (ر) مقبول احمد صاحب مورخہ 12 جولائی 2001 کی شام چھ بجے 85 سال کی عمر میں سی ایم ایچ راولپنڈی میں وفات پا گئے ۔مرحوم مکرم سید محمد حسین صاحب آف نکودر جالندھر کے بیٹے تھے۔فوج میں مختلف جگہوں پر خدمات سرانجام دیتے ہوئے بالآخر راولپنڈی میں مستقل سکونت اختیار کر لی جہاں پہلے جماعت احمدیہ راولپنڈی اور بعد میں ضلع اسلام آباد کے نائب امیر اور قاضی کے عہدوں پر فائز رہے آپ کی جماعتی خدمات میں سے ایک اہم خدمت بیت الذکر اسلام آباد کی جگہ کی خریداری ہے۔ان عظیم خدمات کو سامنے رکھتے ہوئے اس عظیم کمپلیکس کا سنگ بنیاد رکھنے کا شرف بھی محترم موصوف کو حاصل ہوا۔آپ کی نماز جنازہ اولاً فضائیہ کالونی میں ادا کی گئی جو مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے پڑھائی بعد ازاں ربوہ میں اسی روز نماز جنازہ بعد نماز عصر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد برائے دعوت الی اللہ نے پڑھائی۔تدفین بہشتی مقبرہ میں

ہوئی۔ جہاں محترم صاحبزادہ مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے دعا کرائی۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 19 جولائی 2001 صفحہ 7)

محترم میجر (ر) مقبول احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے نیک، لائق اور سلسلہ کی خدمت کرنے والی اولاد سے نوازا۔ آپ کے بڑے بیٹے ونگ کمانڈر (ر) سید منصور احمد صاحب کو طویل عرصہ پاک فضائیہ میں نمایاں خدمات بجالانے کی توفیق ملی اور آجکل فضائیہ کالونی اسلام آباد میں رہائش پذیر ہیں جبکہ دوسرے بیٹے سید ناصر احمد صاحب راولپنڈی میں تیسرے بیٹے سید وسیم احمد صاحب گوئٹے مالا اور چوتھے سید نعیم احمد صاحب جنہیں پی آئی اے میں سب سے کم عمر پائلٹ ہونے کا اعزاز حاصل رہا ہے۔ آجکل لندن میں رہتے ہیں۔ بڑی بیٹی محترمہ سیدہ ذاکرہ ناصر صاحبہ کئی سال سے صدر لجنہ اماء اللہ ضلع اسلام آباد کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہی ہیں جبکہ دوسری بیٹی مکرم و محترم سید تنویر مجتبیٰ صاحب وکالت تصنیف تحریک جدید کی اہلیہ ہیں اور ربوہ میں رہتی ہیں۔



محترم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب

محترم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے بھتیجے اور مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ لاہور کے بیٹے تھے۔ جماعت اسلام آباد کے پہلے امیر مکرم چوہدری عبد الحق ورک صاحب کے دور امارت میں آپ کو نائب امیر کی حیثیت سے اور محترم چوہدری عبد الحق ورک صاحب کی وفات کے بعد کافی عرصہ آپ کو قائمقام امیر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ مکرم شیخ عبد الوہاب صاحب کے دور امارت میں چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب نے قاضی کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ اسلام آباد میں قیام کے دوران آپ ایک حکومتی ادارے ''مونا پلی کنٹرول اتھارٹی'' میں ڈپٹی چیف کے اعلیٰ عہدے پر تعینات رہے۔ بڑے با اصول، جرات مند، انتہائی دیانت دار اور احمدیت کے لئے غیرت رکھنے والے وجود تھے۔ 28 مئی 2010 کو لاہور میں دہشت گروں کے حملے کے المناک اور دل ہلا دینے والے سانحہ میں جو 82 احمدی شہید ہوئے ان میں مکرم و محترم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب بھی شامل تھے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شہدائے لاہور کا ذکر کرتے ہوئے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جون 2010 میں آپ کے بارے میں فرمایا:۔

''مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب ابن مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب۔ یہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب (اللہ آپ سے راضی ہو) کے بھتیجے تھے۔ اور چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب جو سابق امیر ضلع لاہور ہیں ان کے چچازاد بھائی تھے۔ ان کو بھی جماعتی خدمات بجالانے کا موقع ملتا رہا۔ چار خلفائے احمدیت کے ساتھ کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ انکے والد مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب

سابق امیر ضلع لاہور تھے۔ان کی ابتدائی تعلیم قادیان کی تھی۔میٹرک اور گریجویشن لاہور سے کی ۔ انہوں نے لائرز ان کالج لندن سے بار ایٹ لاء کیا ۔ کچھ عرصہ لندن میں پریکٹس کی۔ پھر والد صاحب کی بیماری کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ارشاد پر واپس آ گئے اور پھر حضور رحمہ اللہ کے ارشاد پر ہی اسلام آباد میں سکونت اختیار کر لی اور 1984 میں ریٹائر ہوئے۔ پھر انہوں نے کوئی دنیاوی کام نہیں کیا بلکہ جماعتی کام ہی کرتے رہے۔متعدد جماعتی عہدوں پر ان کو خدمت کی توفیق ملی۔سابق امیر جماعت اسلام آباد، نائب امیر ضلع لاہور، ممبر قضا بورڈ، ممبر فقہ کمیٹی کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔شہادت کے وقت ان کی عمر 83 سال تھی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور دارالذکر میں ان کی شہادت ہوئی۔

جمعہ کے دن تیار ہو کر کمرے سے نکلے تو کمرے سے نکلتے ہی کہا کہ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ پھر ناشتہ کیا اور بیٹے کو کہا کہ میں نے بارہ بجے چلے جانا ہے۔تو بیٹے نے کہا کہ اتنی جلدی جا کر کیا کرنا ہے۔تو جواب دیا کہ میرا دل نہیں چاہتا کہ لوگوں کے اوپر سے پھلانگ کر جاؤں اور پہلی صف میں بیٹھوں۔ بیٹا اور پوتا ساتھ تھے۔ بیٹے نے ڈیوٹی پر جانے سے پہلے کہا کہ پوتے کو اپنے ساتھ بٹھا لیں۔ پہلے ہمیشہ ساتھ بٹھایا کرتے تھے انہوں نے کہا کہ نہیں اس کو اپنے ساتھ لے جاؤ بیٹے نے کہا کہ میری ڈیوٹی ہے۔تو کہا کہ نہیں بالکل نہیں۔ چنانچہ بیٹے نے اپنے بیٹے کو یعنی ان کے پوتے کو کسی اور کے پاس چھوڑ ا اور اللہ تعالیٰ نے بیٹے اور پوتے دونوں کو محفوظ رکھا۔شہید دارلذکر کے مین ہال میں محراب کے اندر پہلی صف میں کرسی پر بیٹھے تھے انکے دائیں طرف سے شدید فائرنگ شروع ہوئی جس سے انکے پیٹ میں گولیاں لگیں۔کسی نے بتایا کہ امیر ضلع نے انکو کہا کہ چوہدری صاحب آپ باہر نکل جائیں تو انہوں نے جواباً کہا کہ میں نے تو شہادت کی دعا مانگی ہے۔چنانچہ امیر صاحب کے اور انکے دونوں کے جسم ایک جگہ پڑے ہوئے ملے۔

مولوی بشیر الدین صاحب نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے سفید رنگ کی بہت بڑی گاڑی آئی ہے اس میں سے آواز آئی کہ میں آپ کو لینے آیا ہوں۔

رات کو عشاء کی نماز پڑھ کر جلدی سو جاتے تھے اور رات ایک بجے اٹھ جاتے تھے پھر نماز تہجد اور دعاؤں میں مشغول رہنا انکا کام تھا۔ ہر ایک کو دعا کے لئے کہتے کہ خاتمہ بالخیر کی دعا کرو۔ خلافت سے محبت انتہا کی تھی۔ جو جماعت کے خدمت گذار تھے انکی بھی بڑی تعریف کیا کرتے تھے کہ کتنی پیاری جماعت ہے کہ لوگ اپنا کام ختم کر کے جماعت کے کاموں میں جُت جاتے ہیں۔ لوگوں میں بیٹھتے تو دعوت الی اللہ کرتے مجلس برخاست ہوتی تو کہتے کہ اگر کسی کو برا لگا ہے تو معاف فرمائیں۔ یکصد یتامیٰ میں مستقل ایک یتیم کا خرچ دیتے تھے۔ ربوہ سے ایک ملازم آیا وہ ساتویں جماعت تک پڑھا ہوا تھا گھر میں اپنی بیگم سے کہا کہ اسے بھی پڑھاؤ اور جو کچھ پڑھائی کے لئے اپنے بچوں کو چیزیں دیتی ہو وہی اس کو بھی دو۔ خدا کے فضل سے موصی تھے ان کے بیٹے کا بیان ہے اور کسی اور نے بھی یہ لکھا ہے کہ بچپن سے ہی ایک خواہش کا اظہار فرماتے تھے کہ خدا زندگی میں وصیت کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اللہ تعالیٰ نے شہادت سے تین سال پہلے ان کو اپنی جائیداد پر وصیّت کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمادی اور شہادت سے چند روز پہلے اپنے سارے چندے ادا کر دیئے۔

آپ اسلام آباد میں ملازمت کے دوران مونا پلی کنٹرول اتھارٹی میں رجسٹرار کے طور پر فائز تھے۔ اس دوران اُس وقت کے وزیر اعظم کی سفارش کے ساتھ فائل آئی۔ بھٹو صاحب وزیر اعظم تھے جب فائل آئی تو چوہدری صاحب کو کوئی قانونی سقم نظر آیا۔ انہوں نے انکار کے ساتھ اس فائل کو واپس کر دیا۔ اب وزیر اعظم پاکستان کی طرف سے فائل آئی ہے انہوں نے کہا یہ قانونی سقم ہے میں اس کی منظوری نہیں دے سکتا۔ یہ غلط کام ہے۔ تو وزیر اعظم صاحب جو اس وقت سیاہ وسفید کے مالک تھے سیخ پا ہو گئے اور دھمکی

کے ساتھ نوٹ لکھا کہ یا تو تم کام کرو ورنہ تمہارے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے گی۔تو چوہدری صاحب نے اپنے احمدی ہونے کا بھی نہیں چھپایا تھا اور موقع محل کے مطابق دعوت الی اللہ بھی کرتے تھے۔وزیر اعظم صاحب کو بھی یہ پتہ تھا کہ احمدی ہے کیونکہ اس نے اس معاملے میں بعض غلط قسم کے الفاظ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے بارے میں بھی استعمال کئے تھے۔ بہر حال یہ معاملہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں پیش ہوا تو حضور نے دعا کے ساتھ فرمایا ٹھیک ہے، ہمت کرے اور اگر بزدل ہے تو استعفیٰ دے دے۔ جب چوہدری صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا یہ پیغام ملا تو انہوں نے کہا جو مرضی ہو جائے میں استعفیٰ نہیں دوں گا اور ایک لمبا خط وزیر اعظم صاحب کو لکھا کہ اگر میں استعفیٰ دوں تو ہو سکتا ہے کہ سمجھا جائے کہ میں کچھ چھپانا چاہتا ہوں۔ مجھے کچھ چھپانا نہیں ہے اس لئے میں نے استعفیٰ نہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پر انکے خلاف کارروائی ہوئی اور ان کو ایک نوٹ ملا کہ تمہاری خدمات سے تم کو فارغ کیا جاتا ہے۔اور کوئی وجہ نہیں بتائی۔

انہوں نے پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں معاملہ پیش کیا اور دعا کے لئے کہا۔انہوں نے دعا کی۔اگلی صبح کہتے ہیں کہ میں فجر کی نماز کے لئے باہر نکلا تو اس وقت کے امیر چوہدری عبدالحق ورک صاحب تھے ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میں آپ کے لئے دعا کر رہا تھا تو مجھے آواز آئی کہ ''چھٹیاں مناؤ عیش کرو'' تو جب بھٹو صاحب کی حکومت ختم ہوئی اور مارشل لاء والوں نے تمام سرکاری دفاتر کی تلاشی لینی شروع کی تو انکی فائل بھی سامنے آ گئی اور انکے کاغذات مل گئے اور جو انکوائری ہوئی پھر بغیر وجہ ملازمت سے برطرف کیا گیا تھا۔اس پر فوراً ایکشن ہوا اور انکو بحال کر دیا اور ساتھ یہ نوٹ بھی اس پر لکھا آ گیا کہ دو سال کا عرصہ جو آپ کو برطرف کیا گیا ہے یہ چھٹی کا عرصہ سمجھا جائے گا۔اس طرح وہ خواب جو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے احمدی

بھائی کو دکھائی تھی وہ بھی پوری ہوئی اور یہ بھی اللہ تعالی کا عجیب کام ہے کہ اگر ایک مخالف احمدیت نے انکو برطرف کیا تو بحالی بھی مخالف احمدیت سے ہی کروائی اور ضیاء الحق نے انکی بحالی کی۔

ان کے بیٹے کہتے ہیں کہ لاہور کی انتظامیہ نے ہمیں کہا کہ حفاظت کے پیش نظر اپنی کار بدل لو تا کہ نمبر پلیٹ تبدیل ہو جائے۔اور دارلذکر آنے جانے کے راستے بدل بدل کر آیا کرو۔تو اپنے والد صاحب کو جب میں نے کہا تو انہوں نے کہا ٹھیک ہے یہ کرلو اور ساتھ یہ بھی ہدایت تھی کہ کبھی جمعہ چھوڑ دیا کرو۔ جب یہ بات میں نے والد صاحب سے کی تو انہوں نے کہا کہ جمعہ تو نہیں چھوڑوں گا چاہے جو مرضی ہو جائے دشمن زیادہ سے زیادہ کیا کرسکتا ہے ہمیں شہید ہی کر دے گا اور ہمیں کیا چاہیے۔‘‘

(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ۔شہدائے لاہور نمبر نومبر /دسمبر 2010)

محترم قریشی نورالحسن صاحب

محترم قریشی نورالحسن صاحب ابن مکرم حکیم غلام غوث صاحب امرتسری کا شمار اسلام آباد کے پرانے اور قدیمی احباب میں ہوتا ہے۔آپ ان سرکاری ملازمین میں شامل تھے جن کو کراچی سے سرکاری دفاتر کی اسلام آباد منتقلی کے باعث یہاں آنا پڑا تھا۔قریشی نورالحسن صاحب وزارت صنعت وتجارت میں سیکشن آفیسر تھے اور انہیں G-6/4 میں رہائش کے لئے ایف ٹائپ کا سرکاری بنگلہ الاٹ ہوا تھا۔آپ اپنے حلقہ کے صدر بھی تھے اور آپ کے گھر کو جماعت کا نماز سنٹر ہونے کے علاوہ یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1966 میں ایک جمعہ بھی محترم قریشی صاحب کے بنگلہ کے لان میں پڑھایا اور یوں اس گھر کو اپنی بابرکت قدموں سے نوازا۔آپ کا گھر کیونکہ کافی بڑا تھا اس لئے نماز جمعہ کے علاوہ جماعتی اجلاسات وغیرہ بھی ان کے گھر میں ہی منعقد ہوتے تھے۔آپ بڑے مہمان نواز تھے اجلاسات میں موسم کے مطابق شرکاء کے لئے چائے شربت اور پانی وغیرہ کا ہمیشہ بشاشت سے اہتمام کرتے تھے۔

محترم قریشی نورالحسن صاحب تقسیم ہند سے قبل امرتسر (بھارتی پنجاب) میں پیدا ہوئے آپ پیدائشی احمدی تھے۔تقسیم ہند سے قبل سرکاری ملازمت کے سلسلہ میں نئی دہلی میں مقیم تھے۔ 1947 میں پاکستان بننے کے بعد کراچی آ گئے اور یہاں طویل عرصہ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔پھر دارالحکوت کی اسلام آباد منتقلی پر یہاں آ گئے اور طویل عرصہ آپ کا گھر جماعت کا نماز سنٹر اور دیگر تربیتی پروگراموں کا مرکز بنا رہا۔ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے لاہور میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔آپ کی ایک بہن جماعت کے معروف شاعر اور جماعت کراچی کے ایک مخلص رکن مکرم آفتاب احمد بسمل صاحب کے ساتھ بیاہی گئی تھیں۔محترم آفتاب بسمل صاحب طویل عرصہ آل انڈیا ریڈیو اور بعد ازاں ریڈیو پاکستان سے وابستہ رہے۔محترم آفتاب بسمل صاحب کا بیان

ہے کہ محترم قریشی نورالحسن صاحب نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے خلیفہ وقت سے محبت مثالی تھی اور احمدیت کے لئے بے حد غیرت رکھتے تھے اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو اکثر تبلیغ کرتے رہتے تھے اور اپنے مثالی نمونہ کی وجہ سے اپنوں اور بیگانوں میں بہت مقبول تھے

وفات اور تدفین

16 مارچ 1984 بروز جمعۃ المبارک صبح سات بجے دل کا دورہ پڑا اور خالق حقیقی سے جا ملے۔ بوجہ موصی بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ (روزنامہ الفضل 17 اپریل 1984 صفحہ 5 سے ماخوذ)



محترم ملک محمد عبداللہ صاحب

محترم ملک محمد عبداللہ صاحب ایک انتہائی مخلص خادم سلسلہ اور جماعت اسلام آباد کے موجودہ سیکرٹری رشتہ ناطہ محترم ڈاکٹر مقبول احمد ملک صاحب کے والد تھے۔ 60-1959 میں جب وفاقی دارالحکومت اسلام آباد قائم ہوا تو یہاں رہائشی پلاٹوں کی الاٹمنٹ بذریعہ قرعہ اندازی ہو رہی تھی چنانچہ آپ نے بھی پلاٹ کے لئے درخواست دی اور قرعہ اندازی میں سیکٹر G-6/2 بالمقابل میلوڈی مارکیٹ میں آپ کو رہائشی پلاٹ الاٹ ہوا۔ اس پر مکان بھی تعمیر کرایا لیکن بعد ازاں بعض وجوہات کے باعث آپ کو یہ مکان فروخت کرنا پڑا تاہم آپ اکثر اپنے بیٹے کے پاس اسلام آباد آتے جاتے تھے اور یہاں کئی کئی ماہ قیام فرماتے اپنی کتاب ''میری یادیں'' بھی آپ نے اسلام آباد میں قیام کے دوران ہی شائع کی اور آپ کی وفات بھی اسلام آباد ہی میں ہوئی۔

حالات زندگی

محترم ملک عبداللہ صاحب اکتوبر 1911 میں سمبڑیال ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل مولانا حکیم نورالدین صاحب نے ''محمد عبداللہ'' نام تجویز فرمایا۔ آپ کے والد گرامی حضرت ملک حسن محمد صاحب کو رفیق حضرت مسیح اقدسؑ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ جنہوں نے 1902 میں بذریعہ خط اور پھر 1903 یا 1904 میں دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ جماعت سمبڑیال کے ابتدائی صدر تھے۔ بہت نڈر اور پرجوش داعی الی اللہ تھے جلسہ سالانہ پر اپنی فیملی کے ساتھ ہمیشہ آتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے ذاتی مہمان ہوتے۔ اکثر حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے والد بزرگوار حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب بھی سفر میں ساتھ ہوتے۔

حضرت ملک حسن محمد صاحب حضرت مصلح موعود کی اجازت سے 1919 میں مستقل طور پر

قادیان منتقل ہو گئے قادیان میں اپنا ذاتی مکان بنایا آپ کے بیٹے ملک عبداللہ خان صاحب نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی مدرسہ احمدیہ سے مولوی فاضل اور بعدازاں جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ زندگی وقف کی اور جنوری 1935 سے بطور واقف زندگی عملی میدان میں آئے اور 1970 تک مختلف اداروں میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی مولوی فاضل کے امتحان کے بعد نتیجہ کا انتظار تھا کہ اس دوران مکرم غلام نبی صاحب مدیر روزنامہ الفضل نے چار ماہ کے لئے آپ کو بطور اسٹنٹ ایڈیٹر اپنے ساتھ رکھا۔ 1936 میں حضرت قاضی ظہور الدین صاحب اکمل کی چند ماہ کی رخصت کے دوران آپ کو رسالہ ریویو آف ریلیجز اور رسالہ مصباح کا ایڈیٹر مقرر کیا گیا۔ 1937 میں آپ کو تصنیف کے کام کے سلسلہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ کام کرنے کی سعادت ملی۔ 37-1936 میں آپ کو دو ماہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا اسٹنٹ پرائیوٹ سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ 1953 میں آپ ٹی آئی کالج ربوہ میں دینیات کے لیکچرار مقرر ہوئے اور بارہ سال تک یہ فریضہ انجام دیا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد مجلس انصاراللہ مرکزیہ میں خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔ 1953 میں جب پنجاب میں جماعت احمدیہ کے خلاف شدید فسادات جاری تھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کے سپرد یہ کام کیا کہ آپ ہر ہفتہ کراچی جا کر حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کو پنجاب کے حالات سے آگاہ کریں۔ اس بارے میں ملک محمد عبداللہ صاحب خود فرماتے ہیں'' 1953 میں احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف زبردست تحریک شروع کی اور سارے پنجاب میں جماعت کے خلاف فسادات شروع ہوئے حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب ان دنوں کراچی میں وفاقی وزیر خارجہ تھے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے محترم چوہدری صاحب کو جماعت کے حالات سے باخبر رکھنے کے لئے خاکسار کو مقرر فرمایا اس فریضہ کو ادا کرنے کے لئے خاکسار نے متعدد بار کراچی جا کر حضرت چوہدری صاحب سے ملاقات کی''۔

(میری یادیں صفحہ 70)

اسی طرح 1953 کے اوئل میں حضرت مصلح موعود کے ایک خصوصی خطبہ کی اشاعت کے لئے

آپ لاہور گئے وہاں کامیابی نہ ہوئی تو پھر راولپنڈی تشریف لائے یہاں ایک پرنٹنگ پریس میں خطبہ ابھی چھپنے ہی لگا تھا کہ پولیس نے چھاپہ مار کر تمام کاپیاں ضبط کر لیں آپ اس وقت نماز جمعہ کے لئے بیت النور راولپنڈی میں تھے جونہی آپ کو اطلاع ملی آپ فوراً ربوہ واپس گھر پہنچے پولیس بھی آپ کی تلاش میں ربوہ آئی اور مغرب کے بعد جب آپ بیت المبارک سے نماز مغرب پڑھ کر واپس گھر آرہے تھے آپ کو گرفتار کر لیا گیا پہلے آپ کو جھنگ لے جایا گیا پھر وہاں سے لاہور، اور یوں آپ کو ربوہ کے پہلے اسیر راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ (غیر مطبوعہ تحریر سے ماخوذ)

غالباً 1954 میں جب آپ لاہور میں دفتر الفضل میں منیجر تعینات تھے حضرت مصلح موعود نے آپ کو جماعت کراچی کے حسابات چیک کرنے کے لئے کراچی بھجوایا اس سلسلہ میں آپ ڈیڑھ ماہ کراچی میں قیام پذیر رہے۔ (کراچی۔تاریخ احمدیت صفحہ 1056)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے عہد خلافت میں اور اس سے پہلے آپ کے عہد صدارت انصاراللہ مرکزیہ کے دوران صدر مجلس کی ہدایات کے مطابق آپ نے راولپنڈی اسلام آباد سمیت کئی اضلاع کے دورے کئے آپ اکثر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری اور مکرم ومحترم چوہدری شبیر احمد صاحب کے ہمراہ راولپنڈی اسلام آباد تشریف لاتے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے گیسٹ ہاؤسز کی تعمیر کی تحریک فرمائی تو اس وقت ملک محمد عبداللہ صاحب مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے قائد مال تھے۔ چنانچہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس نے آپ کو انصار اللہ مرکزیہ کے پہلے گیسٹ ہاؤس کی تعمیر کے لئے عطیات اکٹھے کرنے کے لئے مقرر کیا۔آپ نے مختلف اضلاع کے دورے کئے جن میں راولپنڈی/اسلام آباد کے اضلاع بھی شامل تھے اس دوران محترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت اسلام آباد اکثر آپ کو اپنے گھر لے جاتے اور اپنا ذاتی مہمان بناتے۔

محترم ملک محمد عبداللہ صاحب کا بچپن چونکہ قادیان میں گزرا اور یہاں ہی آپ پلے بڑھے اس لئے خاندان حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے گھروں میں آپ کا آنا جانا رہتا تھا اس طرح آپ کو خاندان

کے بچوں کے ساتھ کھیلنا کودنا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی شفقتوں سے فیضاب ہونا نصیب ہوا۔ چنانچہ آپ کے بیٹے ڈاکٹر مقبول احمد ملک صاحب کا بیان ہے کہ ''ابا جان اپنے بچپن کے ساتھیوں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (ایم ایم احمد) حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور خاندان اقدس کے بعض دیگر صاحبزادگان سے تعلقات کا اکثر فخر سے ذکر کرتے۔ آپ کو خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے اکثر افراد کی شادی بیاہ کی تقریبات میں ہمیشہ نہ صرف شرکت کی دعوت ملی بلکہ ان تقریبات کے انتظامات میں بھی شریک کار رہے۔

1936-37 میں حضرت مصلح موعود کے ساتھ دو ماہ بطور اسٹنٹ پرائیوٹ سیکرٹری خدمات بجا لانے کے علاوہ آپ کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب، حضرت میر محمد اسحق صاحب، حضرت مولانا شیر علی صاحب، حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب، حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب اور حضرت ملک غلام فرید صاحب جیسے عظیم بزرگان اور رفقائے حضرت اقدس کے ساتھ کام کرنے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔ محترم ملک محمد عبداللہ صاحب کو ٹی آئی کالج ربوہ میں زمانہ طالب علمی کے دوران حضرت صاحبزدہ مرزا مسرور احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ) کا استاد ہونے کا بھی شرف حاصل ہے جبکہ حضور کے والد گرامی حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب آپ کے کلاس فیلو اور حضور کے دادا جان حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب جامعہ احمدیہ قادیان میں آپ کے استاد تھے۔ **ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء**

محترم ملک محمد عبداللہ صاحب کو تقسیم ہند کے بعد حضرت مصلح موعود کی راہنمائی اور سرپرستی میں جماعت کی ایک اور خدمت کی بھی توفیق ملی اور وہ یہ کہ قادیان کی سکنی جائیدادوں کے کلیمز کی منظوری کے لئے جماعت نے عدالتوں میں پیش ہونے کے لئے آپ کو مقرر کر رکھا تھا چنانچہ اس سلسلہ میں

سینکڑوں احمدی احباب نے آپ کی گواہی سے جائیدادیں حاصل کیں جج آپ کی دیانتداری اور وقت کی پابندی کے بہت مداح تھے۔ اس بارے میں آپ کا اپنا بیان ہے کہ ''ملکی تقسیم کے بعد جب گورنمنٹ پاکستان نے ہندوستان میں متروکہ جائیدادوں کے متعلق فیصلہ جات کے لئے عدالتوں میں کلیمز آفیسر مقرر کئے تو ان میں شہادت بھی لی جاتی تھی قادیان میں چونکہ سکنی اراضی کی فروخت کا کام زیادہ تر خاکسار کے ذریعہ ہوا تھا اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے دفتر میں اس کا باقاعدہ اندراج ہوتا تھا اس لئے حضرت میاں صاحب نے روزنامہ الفضل میں یہ اعلان فرما دیا تھا کہ ضرورت مند احباب اپنے کلیمز کی شہادت کے لئے خاکسار کو بلا سکتے ہیں جماعت کے اکثر احباب نے اس سے استفادہ کیا۔'' (میری یادیں صفحہ 69)

نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام ہوشیار پور، جالندھر، آزاد کشمیر کے علاوہ متعدد دیگر مقامات پر بطور مربی نظارت تصنیف و اشاعت، دفتر الفضل، دفتر ترجمۃ القرآن (انگریزی) ٹی آئی کالج ربوہ اور شعبہ زودنویسی سمیت کئی جماعتی اداروں میں کام کرنے کے علاوہ ملک محمد عبداللہ صاحب کی پوری زندگی علمی و قلمی جہاد میں گذری آپ کئی کتابوں کے مصنف تھے اور جماعت کے اخبارات و رسائل میں باقاعدگی سے مضامین لکھتے۔ آپ کے بعض مضامین الفضل کے صفحہ اول پر شائع ہوئے۔

خلافت جوبلی 1939 کی عظیم الشان اور بابرکت تقریب کے موقع پر جماعتی پروگرام کے مطابق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے معرکۃ الآرا کتاب ''سلسلہ احمدیہ'' لکھی محترم ملک صاحب کو اس سلسلہ میں بھی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی معاونت کی توفیق ملی چنانچہ حضرت میاں صاحب نے کتاب کے ''عرض حال'' میں اس کا خاص طور پر ذکر فرمایا حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلافت کے منصب پر فائز ہوئے تو حضور نے کچھ عرصہ بعد ملک محمد عبداللہ صاحب کو انچارج شعبہ زودنویسی مقرر کر کے اپنے ساتھ رکھنے کا فیصلہ فرمایا چنانچہ کالج کی پروفیسری سے استعفیٰ دے کر ملک صاحب نے نئی ذمہ داری سنبھالی اور یہ آپ کی طویل خدمات سلسلہ کی آخری کڑی تھی کیونکہ اس دوران آپ کی صحت کافی خراب ہوگئی تھی چنانچہ حضور کی اجازت

سے آپ نے ریٹائرمنٹ لے لی۔

وفات اور تدفین

محترم ملک عبداللہ صاحب کو کافی عرصہ سے دل کا عارضہ لاحق تھا اور یہی بالآخر آپ کے لئے جان لیوا ثابت ہوا چنانچہ آپ مورخہ 23 جنوری 2004 بروز جمعہ 93 سال کی عمر میں اسلام آباد میں انتقال کر گئے۔ اس وقت آپ اپنے بیٹے ڈاکٹر ملک مقبول احمد صاحب کے ہاں مکان نمبر 1416 سٹریٹ نمبر 14 سیکٹر I-10/2 میں مقیم تھے آپ کی نماز جنازہ اسی گھر کے قریب واقع گراؤنڈ میں محترم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع نے پڑھائی جس میں احباب جماعت نے کثیر تعداد میں شرکت کی بعد میں آپ کی میت تدفین کے لئے ربوہ پہنچائی گئی جہاں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد آپ ہی نے قبر پر دعا کروائی۔اس سے اگلے جمعہ بیت الذکر اسلام آباد میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جمعہ کے بعد مرحوم کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی ۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ملک عبداللہ صاحب مرحوم کی غائبانہ نماز جنازہ ماڈل ٹاؤن لاہور کی بیت احمدیہ کے علاوہ کینیڈا اور جرمنی میں بھی ادا کی گئی جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے مورخہ 9 فروری 2004 کو بیت الفتوح لندن میں آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی حضور نے پھر اسی روز آپ کے بیٹے ڈاکٹر مقبول احمد ملک صاحب کے نام تعزیتی فیکس میں لکھا :۔

> ”بزرگوں کا وجود بڑا بابرکت وجود ہوتا ہے اور اولاد ان کی دعاؤں کے طفیل بہت سی ابتلاؤں سے محفوظ رہتی ہے بہر حال اللہ کی تقدیر پر راضی رہنا بھی ہمارا فرض ہے۔ سب نے ایک نہ ایک دن اس کے حضور حاضر ہونا ہے آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی خدمت کی توفیق ملی۔

ملک صاحب ماشاء اللہ تمام عمر اخلاص و وفا کے ساتھ اپنا عہد نبھاتے رہے۔اللہ تعالیٰ ان کی اولاد اور نسلوں کو بھی ان جیسی وفا، اخلاص اور نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے اور

یہی اصل چیز ہے جس سے اولادیں بزرگوں کا نام زندہ رکھ سکتی ہیں۔آج میں نے ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھا دی ہے اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے ان کے درجات بلند فرماتا رہے اور آپ سب عزیزان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔میری طرف سے سب بہن بھائیوں کو تعزیت کا پیغام پہنچا دیں۔جزاکم اللہ''

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس

(مرحوم کے یہ حالات زندگی آپ کے بیٹے ڈاکٹر ملک مقبول احمد صاحب کی فراہم کردہ ایک تحریر اور مرحوم کی کتاب ''میری یادیں'' سے ماخوذ ہیں)

محترم منیر احمد سنوری صاحب

محترم منیر احمد سنوری صاحب کا شمار جماعت احمدیہ اسلام آباد کے ابتدائی اور قدیمی احباب میں ہوتا ہے۔آپ کافی عرصہ حلقہ G-7 کے صدر اور اگست 1968 سے قبل سیکرٹری مال رہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے سرخ چھینٹوں کے الٰہی نشان کے باعث حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب کا خاندان جماعت میں بہت مشہور اور معروف ہے۔محترم منیر احمد سنوری صاحب کا تعلق بھی اسی خاندان سے تھا آپ کا سن پیدائش اکتوبر 1941 ہے۔آپ کے بھائی محترم لئیق احمد سنوری صاحب آف واہ کینٹ نے خاکسار مؤلف ہذا کی درخواست پر محترم منیر احمد سنوری صاحب کے حالات زندگی لکھ کر دیئے ہیں ان کے مطابق آپ کے والد محترم بشیر احمد سنوری صاحب تقسیم ہندوستان کے بعد پاکستان آئے۔اور سمہ سٹہ ضلع بہاولپور میں آباد ہوئے آپ کے والد صاحب ریلوے میں ملازم تھے۔اور سمہ سٹہ ریلوے جنکشن میں تعینات تھے آپ کا گھر جماعت کا نماز سینٹر بھی تھا جہاں پانچوں نمازیں اور نماز جمعہ با جماعت پڑھی جاتی تھی۔یہ سلسلہ 1974 تک جاری رہا مگر بعد میں مخالفین کی شرانگیزی کے باعث یہ سنٹر بند کرنا پڑا۔دونوں بھائیوں محترم منیر احمد سنوری صاحب اور محترم لئیق احمد سنوری صاحب نے میٹرک کا امتحان 1962 میں عباسیہ ہائی سکول بہاولپور سے پاس کیا۔اس کے بعد محترم منیر احمد سنوری صاحب اپنے تایا جان محترم نور احمد سنوری صاحب کے پاس راولپنڈی آ گئے۔آپ کی رہائش محلہ اکال گڑھ میں تھی۔محترم منیر احمد سنوری صاحب نے کچھ عرصہ راولپنڈی صدر میں احمدیوں کی مشہور دکان ''بولان ریڈیو'' پر کام کیا تاہم بعد ازاں CDA میں لیبارٹری اسٹنٹ کے طور پر ملازمت مل گئی اس وقت اسلام آباد نیا نیا بن رہا تھا اور آپ کو G-6 میں چند دیگر احمدی دوستوں کے ساتھ رہنے کی جگہ مل گئی جن میں ایک سکول ماسٹر مرزا عبدالحق صاحب بھی تھے آپ دونوں نے جماعت کے دیگر دوستوں سے جو دور دور رہائش پذیر اور

بکھرے ہوئے تھے رابطے پیدا کئے اور انہیں منظم کیا محترم منیر احمد سنوری صاحب کو جماعت کی خدمت کا ایک جنون تھا اور جماعت اور غیر از جماعت حلقوں میں بہت معروف تھے۔ 1974 کے احمدیہ مخالف فسادات میں آپ مخالفین اور معاندین احمدیت کی ہٹ لسٹ پر تھے چنانچہ ایک رات جب کسی جماعتی کام سے فراغت کے بعد گھر واپس لوٹے تو آپ نے کچھ لوگوں کو اپنے گھر کے پاس مشکوک حالت میں موجود پایا۔ آپ کو دیکھتے ہی دشمنوں نے پکڑ لیا اور بیدردی سے مار پیٹ شروع کر دی یہ لوگ آپ سے گھر کی چابیاں مانگتے رہے اور مارتے بھی رہے تاہم آپ نے بڑی بیدار مغزی اور بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے رات کی تاریکی میں ہی گھر کی چابیاں سڑک پر پھینک دیں حملہ آور آپ کو مسلسل زدوکوب کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کے جسم کے مختلف حصوں کو جلتے ہوئے سگریٹوں سے داغا گیا اور آپ کو احمدیت چھوڑنے پر مجبور کرنے کے لئے سخت اذیت دی گئی مگر آپ کے پایۂ استقلال میں کوئی لغزش نہ آئی۔ دشمن بالآخر آپ کو تقریباً نیم مردہ حالت میں چھوڑ کے چلے گئے اور آپ ساری رات اسی حالت میں سڑک پر پڑے رہے اور صبح اٹھ کر سڑک سے گھر کی چابیاں تلاش کر کے گھر گئے یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان دنوں آپ کے بیوی بچے آپ کے ساتھ نہیں تھے۔

اسلام آباد کے ان پر خطر حالات سے دل برداشتہ ہو کر آپ نے CDA کی ملازمت چھوڑ دی اور 1976 میں دوبئی چلے گئے جہاں آپ 2001 تک مختلف مقامات پر ملازمت کرتے رہے۔ بعد ازاں آپ لندن شفٹ ہو گئے اسی دوران آپ کو ایک صبر آزما اور تکلیف دہ حادثہ سے دوچار ہونا پڑا۔ ہوا یوں کہ آپ کا ایک جوان بیٹا نصیر احمد عمر تقریبا 26 سال کچھ دنوں کے لئے لندن سے اسلام آباد آیا ہوا تھا کہ یہاں ایک حادثہ میں جاں بحق ہو گیا اور یہاں ہی احمدیہ قبرستان میں آپ کی تدفین ہوئی۔ جوان بیٹے کی حادثاتی موت نے محترم منیر احمد سنوری کی کمر توڑ دی اور یہ صدمہ آپ تاحیات نہیں بھولے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع 1991 میں جلسہ سالانہ پر قادیان تشریف لے گئے تھے اس سال محترم منیر احمد سنوری صاحب کو بھی جلسہ قادیان میں شرکت کی توفیق ملی

محترم منیر احمد سنوری صاحب کی وفات اور تدفین

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیوٹ سیکرٹری کے اعلان کے مطابق مورخہ 5 جنوری 2012 کو بمقام بیت الفضل لندن بوقت 11 بجے صبح حضور انور نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس بارہ میں الفضل میں جو اعلان شائع ہوا اس کے الفاظ یہ تھے

''مکرم منیر احمد سنوری صاحب ابن مکرم بشیر احمد سنوری صاحب لندن مورخہ 3 جنوری 2012 کو 69 سال کی عمر میں وفات پا گئے آپ نے پاکستان میں قائد مجلس اور سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی آپ کی نمایاں خدمات کی وجہ سے اسلام آباد میں مخالفین احمدیت نے 1974 میں پکڑ کر بہت مارا اور سگریٹ سے آپ کے جسم کو داغا گیا جس کے نشانات وفات تک آپ کے جسم پر موجود تھے۔ 2003 میں ابوظہبی سے یو کے آنے پر پہلے انر پارک اور پھر روھیمپٹن جماعت میں صدر کی حیثیت سے خدمات بجالاتے رہے مرحوم بہت نیک اور سلسلہ کی بے لوث خدمت کرنے والے مخلص انسان تھے آپ موصی تھے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں''۔ (روز الفضل ربوہ 14 جنوری 2012)

نوٹ۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مرحوم کا ایک بیٹا ظہیر احمد آجکل جرمنی میں اور دوسرا بیٹا وقاص احمد لندن میں ہے۔

محترم عبدالستار علیم صاحب سابق قائد خدام الاحمدیہ اسلام آباد

محترم عبدالستار علیم صاحب نے 1956 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود کے دور خلافت میں کافی تحقیق کے بعد کراچی میں احمدیت قبول کی تھی۔(الفضل 26 فروری 2010) کراچی سے آپ بعد ازاں اسلام آباد شفٹ ہوئے اور یہاں نمایاں خدمت دین کی توفیق پائی۔محترم عبدالستار علیم صاحب کو جنرل(ر) عبدالعلی ملک صاحب کے دور امارت (80-1976) میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ان دنوں مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کی ایک مجلس شمار ہوتی تھی۔انہی ایام میں بیت الذکر اسلام آباد کی تعمیر کے سلسلہ میں راولپنڈی/اسلام آباد کے خدام نے محترم امیر صاحب کی ہدایات کے تحت مسلسل تین روز وقار عمل کر کے بیت الذکر کے مرکزی ہال کی چھت ڈالی تھی اسلام آباد کے خدام محترم عبدالستار علیم صاحب قائد مجلس کی نگرانی میں بیت الذکر کی حفاظت کے لئے دن رات ڈیوٹیاں دیتے تھے۔انہی ایام کی بات ہے کہ جب بعض جماعتی تقریبات میلوڈی مارکیٹ میں واقع چاند ریسٹورنٹ میں منعقد ہوتی تھی جہاں عبدالستار علیم بطور منیجر کام کر رہے تھے۔امیر جماعت کے عہدہ سے فراغت کے بعد جنرل عبدالعلی ملک صاحب کے اعزاز میں جماعت اسلام آباد کی جانب سے دی جانے والی الوداعی تقریب بھی چاند ریسٹورنٹ میں ہی ہوئی تھی جس میں جماعت کی عاملہ اور تینوں ذیلی تنظیموں کی عاملہ کے ممبران نے شرکت کی تھی اور حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے جو ان دنوں اسلام آباد آئے ہوئے تھے مہمان خصوصی کی حیثیت سے تقریب میں شرکت فرمائی تھی۔اس پر وقار تقریب کا سارا انتظام محترم عبدالستار علیم صاحب نے ہی کیا تھا۔محترم عبدالستار علیم صاحب سرکاری ملازم تھے کافی عرصہ F-6/1 میں ایک سرکاری قیام گاہ میں مقیم رہے۔31 اکتوبر 1979 کو ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔12 نومبر 1979 کو آبپارہ میں واقع احمدیہ گیسٹ ہاؤس

میں آپ کے اعزاز میں الوداعی تقریب منعقد ہوئی جس میں محترم جنرل عبدالعلی ملک صاحب امیر جماعت اسلام آباد نے اپنے مختصر خطاب میں محترم عبدالستار علیم صاحب کی خدمات کو سراہا اور پھر دعا کرائی۔ 2008 میں آپ جلسہ سالانہ یو کے میں شرکت کے لئے لندن تشریف لے گئے اور حضور سے ملاقات کا شرف بھی حاصل کیا عمر کے آخری حصہ میں آپ کی بینائی بہت کمزور ہو گئی تھی اور بمشکل لوگوں کو پہچانتے تھے۔ محترم عبدالستار علیم صاحب مارچ 2009 میں اپنے کسی عزیز سے ملنے فیصل آباد گئے تھے جہاں 27 مارچ 2009 کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے نتیجہ میں آپ کی وفات ہوئی۔ اگلے روز یعنی 28 مارچ کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔

محترم بشیر الدین خاکی صاحب

محترم بشیر الدین خاکی صاحب مرحوم جماعت کے اردو اور فارسی کے ایک معروف شاعر اور ماہر تعلیم مکرم و محترم ماسٹر عبدالرحمن خاکی صاحب مرحوم کے بڑے بیٹے تھے۔ محترم ماسٹر عبدالرحمن خاکی ایک مخلص خادم سلسلہ تھے آپ کے بارے میں خالد احمدیت حضرت مولانا ابو العطا صاحب جالندھری فرماتے ہیں؛۔

''محترم جناب ماسٹر عبدالرحمن خاکی صاحب آف مری ان اہل علم اور مخلص انسانوں میں سے تھے جو زندگی بھر اپنے مقدور کے مطابق جدو جہد میں لگے رہتے ہیں انہوں نے 1911 میں احمدیت قبول کر کے قریبا 60 سال احمدیت میں مجاہدانہ طور پر بسر کئے ان کا علمی نمونہ پڑوسیوں کے لئے اپنے شاگردوں کے لئے خاص طور پر مؤثر نمونہ تھا۔'' (الفضل 23 جولائی 1974)

محترم ماسٹر عبدالرحمن خاکی صاحب طویل عرصہ جماعت احمدیہ مری کے صدر رہے ایک قادر الکلام شاعر ہونے کے باعث مرحوم کو خاندان حضرت مسیح موعود میں ہونے والی متعدد شادیوں اور کئی دیگر اہم جماعتی تقاریب میں اپنا منظوم کلام سنانے کا اعزاز حاصل ہوا ان میں حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ اور حضرت سیدہ ام وسیم صاحبہ کی حضرت مصلح موعود سے شادیوں کی بابرکت تقاریب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ خانہ فرہنگ ایران کی طرف سے شائع کردہ کتاب ''تذکرہ فارسی شعرا پنجاب'' میں محترم ماسٹر عبدالرحمن خاکی صاحب مرحوم کا نام بھی درج ہے۔

محترم بشیر الدین خاکی 27 اپریل 1932 کو جھنگ شہر میں پیدا ہوئے جہاں کہ آپ کا ننھیال رہتا تھا 1948 میں میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول مری سے کیا جہاں آپ کے والد محترم ماسٹر عبدالرحمن صاحب خاکی سیکنڈ ماسٹر تھے۔ ہیلے کالج آف کامرس لاہور سے بی کام کا امتحان پاس کرنے کے بعد

آپ نے کچھ عرصہ کوہ نور ملز میں ملازمت کی اور پھر 1954 میں اٹک آئل کمپنی میں ملازمت اختیار کی جہاں آپ نے زندگی کا بیشتر عرصہ گذارااور ڈپٹی چیف ایگزیکٹو کے عہدہ تک پہنچے۔اس دوران آپ کا قیام مورگاہ راولپنڈی میں تھا۔1991 میں آپ کو فالج کا معمولی حملہ ہوا جس نے آپ کے مصروف معمولات زندگی کو بہت متاثر کیا چنانچہ آپ نے ملازمت سے ریٹائرمنٹ لے لی ۔1979 میں آپ نے اسلام آباد کے G-9-1 سیکٹر کی سٹریٹ نمبر 34 میں اپنا مکان بنایا جہاں آپ 2002 تک رہائش پذیر رہے جس کے بعد آپ بوجہ علالت ربوہ شفٹ ہو گئے آپ نے دارالصدر غربی (قمر) میں رہائش رکھی اور یہاں ہی 15 اور 16 جولائی 2010 کی درمیانی شب آپ بقضائے الٰہی انتقال کر گئے۔آپ کی نماز جنازہ بعد نماز مغرب مکرم ومحترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔

محترم بشیر الدین خاکی صاحب ایک مخلص اور نڈر احمدی تھے آپ کو اسلام آباد میں قیام کے دوران مکرم ومحترم شیخ عبدالوہاب صاحب کے دور امارت میں سیکرٹری اصلاح وارشاد، سیکرٹری امور عامہ، صدر مجلس موصیان اور سیکرٹری جوبلی فنڈ کی حیثیت سے طویل عرصہ خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔خلافت سے گہری عقیدت اور امام وقت کی اطاعت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دورہ اسلام آباد میں حضور انور اور آپ کے قافلہ کی ایک روز میز بانی کا شرف بھی حاصل ہوا۔جو امام وقت سے آپ کی قربت ثابت کرتا ہے۔

محترم بشیر الدین خاکی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے اسلام آباد کے ایک سفر کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 1970 میں ایک بار اسلام آباد تشریف لائے جماعت اسلام آباد نے کلر کہار میں حضور کا استقبال کیا یہاں تک سرگودھا کی جماعت حضور کو چھوڑنے آئی تھی حضور نے کچھ دیر وہاں ضلع کونسل کے ریسٹ ہاؤس میں آرام فرمایا عصر کے وقت کلر کہار سے روانہ ہوئے تو سفر شروع کرنے سے قبل حضور نے قافلہ کو رکنے کا حکم دیا اور شامل گاڑیوں پر نظر دوڑانے کے بعد میری گاڑی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ''یہ سفید گاڑی آگے جائے گی'' ان دنوں

میں گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے حضور کی کمر میں تکلیف تھی اور ہدایت تھی کہ جو گاڑی بھی قافلہ میں آگے ہوگی وہ سڑک کی حالت کو دیکھتے ہوئے رفتار اور زیر و بم کا خیال رکھتے ہوئے پیچھے آنے والی گاڑیوں کو اشارے سے چلنے کی ہدایت دے گی۔ اسلام آباد ہائی وے کے راستہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور بخیریت اسلام آباد پہنچ گئے خاکسار کو قافلہ کی گاڑیوں کی راہنمائی کرنے کی حضور کے ارشاد کے مطابق توفیق ملی۔ (بشیرالدین خاکی صاحب کی غیر مطبوعہ تحریر جو شعبہ تصنیف کے پاس محفوظ ہے)

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ آپ کی بیگم محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ مشہور کشمیری لیڈر اور تحریک کشمیر کے بانیان میں شامل راہنما محترم خواجہ غلام نبی گلگار صاحب کی لے پالک بیٹی ہیں (خواجہ غلام نبی گلکار صاحب کی اپنی کوئی اولاد نہیں تھی برصغیر کی تقسیم کے وقت جب آپ کو سری نگر سے ہجرت کر کے پاکستان آنا پڑا تو مریم صدیقہ ایک کمسن بچی تھی چنانچہ گلکار صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ کے ساتھ مریم بھی پاکستان آگئیں اور یہاں ہی پروان چڑھی اور شادی ہوئی آجکل ربوہ میں مقیم ہیں محترم گلکار صاحب کو حضرت مصلح موعود نے ان کی قومی خدمات کے اعتراف کے طور پر جماعت کی مجلس مشاورت کا تا حیات اعزازی ممبر مقرر فرمایا تھا چنانچہ آپ تا حیات مجلس شوریٰ میں اعزازی ممبر کی حیثیت سے شرکت کرتے رہے آپ 17 جولائی 1973 کو راولپنڈی میں فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی) جو طویل عرصہ ایف جی کالج برائے خواتین کشمیر روڈ راولپنڈی کینٹ میں پہلے لیکچرار اور پھر پرنسپل رہیں اور بطور پرنسپل ہی ریٹائرڈ ہوئیں۔ محترم بشیرالدین خاکی صاحب کی اولاد میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں ان کی ایک بیٹی سلسلہ احمدیہ کے مخلص خادم اور جماعت اسلام آباد کے پہلے مربی سلسلہ مکرم و محترم محمد شفیع اشرف صاحب کے بیٹے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ کے ممتاز فزیشن ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب کے ساتھ بیاہی گئیں جبکہ دوسری بیٹی آسٹریلیا میں تیسری لاہور میں اور چوتھی انگلینڈ میں ہے۔ بیٹا ناصر بشیر آجکل ٹوکیو (جاپان) میں ہے۔



محترم شیخ عبدالرشید شرما صاحب

محترم شیخ عبدالرشید شرما صاحب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک رفیق خاص حضرت شیخ عبدالرحیم شرما صاحب کے بیٹے تھے (تفصیلی حالات زندگی اصحاب احمد جلد دھم مولفہ ملک صلاح الدین صاحب میں درج ہیں) آپ اسلام آباد میں سیکٹر G-8/2 میں اپنے بیٹے اور مخلص خادم سلسلہ ڈاکٹر مبشر احمد شرما صاحب کے پاس مقیم تھے اور یہاں ہی آپ مورخہ 16 جنوری 2014 کو لمبا عرصہ عارضہ ءقلب میں مبتلا رہنے اور تقریباً 91 سال کی بھرپور زندگی گذارنے کے بعد مولائے حقیقی سے جا ملے۔ بوجہ موصی ہونے آپ کی تدفین اگلے روز بہشتی مقبرہ دارالفضل ربوہ میں عمل میں آئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24 جنوری 2014 کے خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکر خیر فرمایا اور بعد ازاں غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔ حضور نے فرمایا ’’1995 میں آپ کے بیٹے شیخ مبارک احمد شرما کو مخالفانہ فسادات کے دوران شکار پور میں شہید کر دیا گیا پھر 1997 میں آپ کے دوسرے بیٹے مظفر احمد شرما صاحب کو بھی شہید کر دیا گیا لیکن آپ کے پایہءاستقلال میں ذرا لغزش نہ آئی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شکر گذار اور احسان مند ہی رہے بہت بہادر اور نڈر انسان تھے مخالفین احمدیت کا ایک جلوس ان کے گھر واقع شکار پور اور فیکٹری پر حملہ آور ہوا تو آپ بہادری سے اکیلے ہی اس کے مقابلے کے لئے باہر نکل کھڑے ہوئے جبکہ پولیس کھڑی تماشہ دیکھ رہی تھی‘‘

اسلام آباد میں سکونت اختیار کرنے سے قبل محترم عبدالرشید شرما صاحب کو طویل عرصہ جماعت احمدیہ شکار پور سندھ کے صدر اور بعد ازاں امیر جماعتہا ہائے احمدیہ اضلاع سکھر، شکار پور، جیکب آباد اور گھوٹکی کی حیثیت سے اہم خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ شکار پور میں قیام کے دوران آپ کے دو بیٹوں مکرم مبارک احمد شرما صاحب اور مکرم مظفر احمد شرما صاحب کو راہ مولیٰ میں شہید ہونے کا اعزاز

نصیب ہوا۔آپ نے یہ عظیم صدمہ انتہائی صبر واستقامت سے برداشت کیا۔آپ کے بیٹے ڈاکٹر مبشر احمد شرما ساکن اسلام آباد کا اپنے والد مرحوم کے ذکر خیر کے طور پر ایک مفصل مضمون الفضل 30 اکتوبر 2015 کے شمارے میں شائع ہوا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ والد صاحب کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار خلفائے احمدیت کے بابرکت ادوار دیکھنے کی سعادت ملی۔آپ کا خلافت کے ساتھ نہایت درجہ عقیدت و وفا کا تعلق تھا اور اپنی اولاد کو بھی اس تعلق کو قائم رکھنے کی تلقین فرماتے تھے۔ایم ٹی اے پر حضور کا خطبہ جمعہ باقاعدگی کے ساتھ نہایت اہتمام کے ساتھ سنتے۔جماعت کے لئے مالی قربانیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔خلیفہ وقت کی طرف سے وقتاً فوقتاً جاری ہونے والی مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور اسے اپنے لئے سعادت سمجھتے۔تمام چندہ جات کی بروقت ادائیگی کا خاص خیال رکھتے۔آخری بیماری کی حالت میں بھی جبکہ یادداشت خاصی کمزور ہوگئی تھی اپنے چندوں کی ادائیگی کی فکر تھی۔اپنے تمام چندہ جات سال کے شروع میں ہی ادا کر دیتے تھے۔خاکسار کے پاس قیام کے دوران ہر ماہ سیدنا بلال فنڈ، کفالت یکصد یتامیٰ اور انسانی ہمدردی کی مد میں بھی حسب توفیق چندہ ادا کرتے نہ صرف اپنا چندہ ادا کرتے بلکہ اپنے وفات یافتہ بزرگوں اور شہید بیٹوں کی طرف سے بھی تحریک جدید وقف جدید وغیرہ میں بھی باقاعدگی سے چندہ ادا کرتے۔اس سلسلہ میں ایک بات قابل ذکر ہے کہ اپنی وصیت میں وارثان کو ہدایت فرمائی کہ انکی طرف سے ایک مخصوص خطیر رقم سے حاصل شدہ منافع کی رقم سے ان کی وفات کے بعد نامزد وفات یافتگان عزیز و اقارب کے لئے تا قیامت ہر ماہ تحریک جدید وقف جدید اور یکصد یتامیٰ کی مد میں چندہ ادا کیا جاتا رہے۔ وفات کے وقت کسی قسم کا کوئی بھی چندہ انکے ذمہ واجب الادا نہیں تھا۔

پاکستان میں متعدد بیوت الذکر کی تعمیرات میں آپ نے گراں قدر مالی اعانت فرمائی۔بیت الذکر اسلام آباد کی تعمیرات میں نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ اپنے مرحومین بزرگان کی طرف سے بھی مالی اعانت فرمائی۔چنانچہ بیت الذکر میں آویزاں خوبصورت بورڈ پر جن چندہ دہندگان کے اسمائے گرامی درج ہیں ان میں محترم شیخ عبدالرشید شرما صاحب بھی شامل ہیں۔ربوہ میں ایک بیت الذکر

سے ملحقہ اپنا ایک پلاٹ صدر صاحب محلہ کی درخواست پر آپ نے توسیع بیت کی غرض سے جماعت کو عطیہ کر دیا۔ شکار پور میں اپنے گھر سے ملحقہ باغ میں ایک بہت خوبصورت بیت الذکر کی تعمیر کی بھی توفیق ملی۔ مرحوم ابا جان جماعت کے لئے بہت غیرت رکھنے والے نڈر انسان تھے۔ جماعت کی عزت پر ذرا برابر بھی کبھی آنچ نہ آنے دی اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ اس بات کی تلقین فرمائی۔ ہمارا گھر چونکہ تمام علاقے میں ایک مرکز کی حیثیت رکھتا تھا اس لئے اکثر مربیان سلسلہ اور جماعتی عہدیداراوں کا قیام ہمارے گھر میں ہی ہوتا تھا۔ ان کی خدمت اور مہمان نوازی کو ایک سعادت سمجھتے۔ ان کے قیام وطعام کا نہایت عمدہ انتظام فرماتے۔ اس سلسلہ میں ہماری والدہ مرحومہ بھی نہایت بشاشت کے ساتھ بھر پور تعاون فرماتیں۔ دعوت الی اللہ کا آپ کو جنون کی حد تک شوق تھا۔ دنیاوی تعلیم تو کچھ زیادہ نہ تھی مگر کافی حد تک دنیاوی اور دینی علم سے آشنا تھے۔ جماعتی کتب کا مطالعہ وسیع تھا۔ اپنے اس شوق کی تسکین کے لئے آپ نے گھر سے ملحقہ باغ کی بیت الذکر میں جماعتی کتب پر مشتمل لائبریری قائم کی ہوئی تھی۔ نہایت حکمت عملی کے ساتھ دعوت الی اللہ کا شوق پورا فرماتے۔ اپنے کاروبار کے آفس میں اپنی نشست کے سامنے میز پر اخبار ''الفضل،، ہفت روزہ لاہور'' و دیگر جماعتی رسائل رکھے ہوتے جس سے کاروباری حضرات اور ملاقات کے لئے آنے والے احمدی وغیر از جماعت لوگ اپنے مطالعہ کے دوران سوال بھی کرتے چنانچہ اس طرح دعوت الی اللہ کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ بعض غیر از جماعت دوستوں کے گھروں پر اپنے خرچ پر اخبار ''الفضل'' جاری فرمایا ہوا تھا۔ شکار پور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت عزت، رعب اور دبدبہ سے زندگی گزاری۔ ضلعی انتظامیہ کے افسران کے ساتھ ذاتی تعلقات قائم رکھے۔ سماجی کاموں میں بھی پیش پیش رہتے مگر اس کے ساتھ ساتھ مذہبی مخالفت کا بھی سامنا رہتا۔ متعدد بار اس مخالفت میں شدت آئی مگر ہمیشہ نہایت صبر، حوصلہ اور جواں مردی کے ساتھ اکیلے ہر طرح کی مخالفت کا سامنا کیا۔ بعض اوقات مخالفین کی طرف سے جلاؤ گھیراؤ کی نوبت بھی آئی اور کافی زیادہ مالی نقصان بھی اٹھانا پڑا مگر کبھی قدم نہ لڑکھڑائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صوم وصلواۃ کے بے حد پابند تھے نماز باجماعت کو ترجیح دیتے۔ اپنے کارخانے کی بیت الذکر میں اکثر و بیشتر نماز فجر ومغرب

بچوں کے ساتھ با جماعت پڑھاتے ۔نماز جمعہ بھی خود پڑھاتے اور خلیفہ وقت کا خطبہ جمعہ الفضل سے پڑھ کر سناتے ۔علاوہ ازیں نوافل اور نماز تہجد کا بھی با قاعدگی سے التزام فرماتے ۔نماز فجر کے بعد با قاعدگی سے قرآن پاک کی تلاوت فرماتے ۔ساتھ ہی ترجمہ اور تفسیر سے بھی استفادہ کرتے ۔آخری عمر میں جبکہ بینائی بہت کمزور ہوگئی تھی ۔ایک عدسے کی مدد سے قرآن پاک کی تلاوت فرماتے ۔ انتہائی راز داری اور خاموشی سے ضرورت مندوں کی مالی معاونت فرماتے تھے ۔ خاکسار کو فرماتے ''کسی ضرورت مند کو قرض دیتے وقت یہ سوچ لو کہ مقررہ مدت پوری ہونے کے بعد اس سے خود قرض کی واپسی کا تقاضا نہیں کرنا۔اگر قرض دار کے مالی حالات واپسی کی اجازت نہ دیں تو ہو سکے تو اپنا قرض اسے معاف کر دو'' خاکسار کو یہ بھی تلقین فرماتے ''میں نے تمہیں ڈاکٹری کے پیشہ سے محض اس لئے منسلک کیا ہے کہ تم نے اپنے علم اور تجربے سے غربا اور دکھی انسانیت کو فائدہ پہنچانا ہے اور ہمیشہ اپنے مریضوں کی شفایابی کے لئے خاص دعاؤں کا سہارا لینا ہے تا کہ تم اپنے والدین لئے صدقہ جاریہ بن سکو''

محترم عبدالجلیل عشرت صاحب

محترم عبدالجلیل عشرت صاحب ملک کے ایک نامور صحافی اور ادیب مولانا عبدالمجید سالک کے چھوٹے بھائی، ایک مخلص خادم سلسلہ، احمدیت اور خلفائے احمدیت کے شیدائی اور ایک ادبی ذوق رکھنے والے ہمہ صفت موصوف شخصیت تھے۔ کئی سال لاہور اور راولپنڈی میں قیام رہا۔ 1992 میں اسلام آباد آئے اور یہاں ہی آپ کی وفات ہوئی۔ محترم عبدالجلیل عشرت صاحب کے والد شیخ غلام قادر صاحب کو جو بٹالہ کے رہنے والے تھے 1899 میں حضرت مسیح موعود کی زیارت نصیب ہوئی یہ وہ موقع تھا جب حضور علیہ السلام ایک مقدمہ میں پیشی کے سلسلہ میں پٹھانکوٹ تشریف لے گئے۔ شیخ غلام قادر صاحب کو جو پٹھانکوٹ میونسپل کمیٹی میں سیکرٹری کے عہدہ پر فائز تھے حضور کے بارے میں حسن ظن رکھتے تھے پٹھانکوٹ میں آپ کو حضور علیہ السلام کی زیارت تو نصیب ہوئی مگر آپ بیعت کا شرف حاصل نہ کر سکے۔

تاہم حضور علیہ السلام کی دعا اور قوت قدسی کا ہی اثر تھا کہ آپ کو خلافت اولیٰ کے دور میں بذریعہ خط احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ بعد ازاں آپ کو جلسہ سالانہ 1923 کے موقع پر قادیان جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کے ہاتھ پر دستی بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ (اس وقت مکرم جلیل عشرت صاحب کی عمر آٹھ سال تھی) شیخ غلام قادر صاحب کو پٹھانکوٹ کا پہلا احمدی ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہے۔ آپ کو بعد ازاں پٹھانکوٹ کی جماعت کے صدر اور سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ نماز جمعہ بھی آپ ہی کے گھر پر ہوتی تھی۔

محترم عبدالجلیل عشرت صاحب کو سرکاری ملازمت کے سلسلہ میں ڈھاکہ، لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور اسلام آباد میں قیام کرنا پڑا۔ آپ جہاں بھی رہے جماعت اور بیت الذکر سے قریبی تعلق رکھا 54-1950 میں ڈھاکہ میں رہائش کے دوران آپ کو قائد خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے خدمات

کی توفیق ملی۔ پھر لاہور میں بھی کچھ عرصہ قائد خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے کام کیا۔ 1977 تا 1985 حلقہ سول لائنز راولپنڈی میں قیام رہا۔ یہاں بھی طویل عرصہ صدر حلقہ اور جماعت راولپنڈی کے سیکرٹری رشتہ ناطہ اور پھر جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے آپ کو خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ کا تعلق چونکہ آڈٹ کے محکمہ سے تھا اور اس محکمہ میں آپ طویل عرصہ اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ چنانچہ اس کام میں وسیع تجربہ حاصل ہونے کے باعث آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی منظوری سے کئی سال مجلس مشاورت کی سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے اہم خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ اس حیثیت سے آپ کی خدمات کا سلسلہ خلافت ثالثہ کے دور میں بھی جاری رہا۔ خلافت رابعہ کے دور میں بھی آپ کو مختلف جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ انہیں مردان میں الیس اللّٰہ کی انگوٹھی پہننے پر اسیر راہ مولیٰ کی حیثیت سے گرفتار ہونے اور ایک رات حوالات میں گذارنے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کو اردو انگریزی اور فارسی زبانوں پر عبور حاصل تھا مطالعہ کے شوقین تھے۔ الفضل اور جماعتی رسائل میں آپ کے علمی مضامین اکثر شائع ہوتے رہتے تھے آپ کو شاعری کا بھی اعلیٰ ذوق تھا اگرچہ شعر بہت کم کم کہتے۔ اسلام آباد اور لاہور کے جماعتی مشاعروں میں بھی آپ کو اپنا کلام سنانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

آخری بیماری اور وفات

6 نومبر 1992 کو جبکہ آپ اسلام آباد میں مقیم تھے ایک غیر ہموار جگہ پر پاؤں نہ سنبھل سکا اور آپ گر گئے۔ جس سے ٹخنے کی ہڈی میں فریکچر آ گیا۔ فوری طور پر ہسپتال جا کر پلستر کروایا گیا لیکن تکلیف محسوس کرتے تھے اس وقت ان کی عمر 77 سال تھی۔ پاؤں کے ایکسرے سے پتہ چلا کہ ہڈی صحیح طور پر جڑی نہیں دوبارہ ہڈی جوڑنے کے لئے فوری طور پر آپریشن تھیٹر لے جایا گیا۔ بظاہر ایک معمولی آپریشن تھا۔ آپریشن ہو گیا لیکن بے ہوشی کی دوا اینستھیز یا دینے کے بعد ان کو ہوش نہ آیا اور ڈاکٹروں نے بتایا کہ آپریشن ٹیبل پر ہی اچانک حرکت قلب بند ہوئی اور آپ خالق حقیقی سے جا ملے۔ اسلام آباد میں آپ کی نماز جنازہ آپ کے گھر ادا کی گئی جس میں بڑی تعداد میں احمدی احباب نے

شرکت کی پھر جسد خاکی کو تدفین کے لئے ربوہ پہنچایا گیا جہاں بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد آپ نے ہی بھی دعا کرائی۔

(یہ حالات زندگی مرحوم کے بیٹے محمود احمد ملک صاحب حال لندن سابق قاضی / آڈیٹر جماعت احمدیہ اسلام آباد کے مضمون مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ 28,26,25 اگست 2006 سے ماخوذ ہیں۔مولف ہذا)

محترم عبدالکریم لودھی صاحب

محترم عبدالکریم لودھی صاحب ابن مکرم شمس الدین صاحب مرحوم محلہ دارالفضل قادیان کے رہنے والے تھے 1947 میں تقسیم ہند کے بعد ہجرت کر کے پاکستان آئے اور کراچی میں سکونت اختیار کر لی۔فرنیچر سازی کے کام کے ماہر تھے چنانچہ اس مہارت اور تجربہ کے باعث ہی آپ کراچی میں ایک مشہور پلائی ووڈ فیکٹری ''ڈان کارپوریشن'' میں فرنیچر سازی کے شعبہ کے انچارج مقرر ہوئے۔ 1971 میں پاک بھارت جنگ ختم ہوئی تو ''ڈان کارپوریشن'' کی انتظامیہ نے آپ کو نئے وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں بطور منیجر تعینات کر کے یہاں کام شروع کرنے کی ذمہ داری سونپی چنانچہ آپ نے آب پارہ مارکیٹ میں ڈان کارپوریشن کا ''شوروم برائے کچن فرنیچر اینڈ فلش ڈورز'' قائم کیا ۔آپ چونکہ ایک معروف اور مشہور احمدی تھے اس لئے جوں جوں آپ کے کاروبار نے ترقی کی مخالفت بھی بڑھنے لگی اور آپ کے شوروم کے شیشوں کو مخالفین احمدیت نے مخالفانہ نعروں اور نازیبا تحریروں سے گندہ کرنا شروع کر دیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ آپ کو یہاں کام بند کرنا پڑا۔ کچھ عرصہ گذرنے کے بعد آپ نے G-10 مرکز میں دوبارہ کام شروع کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے کاروبار میں خوب برکت ڈالی۔محترم عبدالکریم لودھی صاحب کی جماعتی خدمات کا دائرہ بھی بہت وسیع ہے۔ چونکہ آپ کو لکڑی کے کام میں بڑی مہارت حاصل تھی اس لئے اپنے اس پیشہ وارانہ تجربہ کے باعث آپ کو بیت الفضل اسلام آباد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت بیگم صاحبہ کی مرضی اور خواہش کے عین مطابق لکڑی کا کام کرنے اور حضور کی خوشنودی حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔اس خدمت کے علاوہ آپ کو پہلے G-9 اور بعدازاں G-10/3-4 کے صدر حلقہ اور پھر محترم امیر صاحب کی مجلس عاملہ میں سیکرٹری جوبلی فنڈ اور کچھ عرصہ سیکرٹری اصلاح وارشاد کے طور پر خدمات بجالانے کی بھی توفیق ملی۔آپ کچھ عرصہ بیت الذکر کے ایڈمنسٹریٹر بھی رہے۔

آپ کوسب سے نمایاں خدمت خلافت ثالثہ اور رابعہ کے بابرکت ادوار میں شعبہ سمعی وبصری میں انجام دینے کی توفیق ملی۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور خلافت میں 1980 میں جب جلسہ سالانہ ربوہ پر تقاریر کے براہ راست تراجم سنوانے کا آغاز ہوا اور شعبہ سمعی بصری کا قیام عمل میں آیا تو جماعت اسلام آباد کے ٹیلی کام کے شعبہ کے انجنئیر وں محترم ملک لعل خان صاحب محترم منیر احمد فرخ صاحب اور محترم ایوب احمد ظہیر صاحب کے ساتھ محترم عبدالکریم لودھی صاحب کوبھی کام کرنے کا موقع ملا۔اپنے پیشہ وارانہ تجربہ کے باعث آپ کے ذمہ ترجمانوں کے لئے لکڑی کے مخصوص کیبن تیار کرنے کا کام تھا اور آپ نے یہ کام ہمیشہ احسن طور پر بجالانے کی توفیق پائی۔جماعت اسلام آباد کے ماہرین کی یہ ٹیم ہر سال جلسہ سالانہ ربوہ اور بعد ازاں جلسہ سالانہ انگلستان کے موقع پر لندن جا کر 2005 تک یہ خدمت بجالاتی رہی جس کے بعد جماعت انگلستان نے یہ کام خود سنبھال لیا محترم عبدالکریم لودھی صاحب ایک مخلص خادم سلسلہ اور انتھک کارکن تھے ہر ایک سے محبت پیار سے ملتے اور سب کے ہر دلعزیز تھے۔ آپ بتایا کرتے تھے''جس وقت میں اسلام آباد آیا اس وقت جماعت اسلام آباد کے امیر محترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب تھے تھوڑے ہی عرصے میں مکرم امیر صاحب سے میرے مراسم بڑھے اور میل ملاپ شروع ہوا۔وہ نہایت ہمدرد اور پرخلوص انسان تھے ☆۔بیت الذکر اسلام آباد کے کیس کے سلسلہ میں ہمیں عدالت جانا ہوتا تھا میرے ہمراہ ایک دو اور دوست بھی ہوتے تھے مکرم مجیب الرحمن صاحب ایڈووکیٹ ہماری طرف سے اور راجہ ظفر الحق صاحب دوسری جانب سے وکیل تھے ہمارا کام مجیب صاحب کے معاون کے طور پر انکی کتابیں ادھر سے ادھر لے جانا یا انہیں درکار کوئی دوسری چیز منگوا کر پہنچانا ہوتا تھا میں ہر وقت ان کے ساتھ ہوتا تھا کہ بوقت ضرورت کوئی کام کرنا پڑے۔اس سلسلہ میں ہمیں عدالتی کارروائی سننے کوملتی جو بہت دلچسپ ہوتی تھی۔ان دنوں جنرل (ر) عبدالعلی ملک صاحب امیر جماعت تھے۔چنانچہ انہیں کے عہد امارت میں بیت الذکر کی تعمیر کا کام شروع ہوا اور درمیانی ہال بمعہ چھت گیلریوں کی تعمیر مکمل ہوئی ایک بہت بڑے وقار عمل کے تحت چھت ڈالنے کا کام ایک ہی روز میں مکمل کیا گیا۔بیت الذکر کی تعمیر کے لئے

وقارعمل میں خاکسار نے دومرتبہ حصہ لیا۔اس کے علاوہ اپنے دونوں بیٹوں کی شادی کے موقع پر 2000/ روپے فی شادی بیت الذکر کے لئے ادا کیا۔امیر جماعت احمدیہ چوہدری علیم الدین صاحب سے بیت الذکر کے لئے 25000/ روپے کا وعدہ کیا تھا۔مکرم چوہدری صاحب امریکہ میں وفات پا گئے چنانچہ ان کی وفات کے معاً بعد میں نے یکمشت 25000/ روپیہ چندہ ادا کردیا۔

☆۔1974 میں جب میں I-9 سیکٹر میں رہتا تھا میرے گھر کو آگ لگا دی گئی میرے والد صاحب اس وقت گھر میں ہی تھے آگ فورا بجھا دی گئی اور کوئی خاص نقصان نہیں ہوا میں ان دنوں ملازمت کی وجہ سے رات کو دیر سے گھر آتا تھا دو دفعہ مجھے دشمنوں نے رات کو گھر آتے وقت راستہ میں روکنے کی کوشش کی مگر میں دونوں بار ان کے شر سے محفوظ رہا۔

وفات وتدفین

محترم عبدالکریم لودھی صاحب زندگی کے آخری برسوں میں دل کے عارضہ میں مبتلا ہو گئے اور بلا آخر یہی عارضہ ان کے لئے جان لیوا ثابت ہوا۔اور آپ 15 اکتوبر 2006 کو خالق حقیقی سے جا ملے۔آپ موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

دیگر چند خادمانِ سلسلہ جن کے تفصیلی حالات معلوم نہیں ہو سکے

مکرم چوہدری حشمت علی صاحب

اہم سرکاری عہدے پر فائز تھے جماعت اسلام آباد کی ابتدائی عاملہ میں شامل تھے اس کے علاوہ انصار اللہ کے زعیم تھے اور تنظیم کو متحرک رکھنے میں محنت سے کام کرتے رہے ،ہنس مکھ ، منکسر المزاج تھے۔

مکرم میجر (ر) مبارک احمد ڈار صاحب

F-6/4 کے صدر حلقہ تھے بڑی دلچسپی اور محنت سے کام کرنے والے تھے۔مہمان نواز تھے ۔ان کے گھر میں جماعتی اجلاسات ہوا کرتے تھے جن کے لئے آپ تمام انتظامات خوش اسلوبی سے کرتے تھے اسلام آباد میں فوت ہوئے اور احمدیہ قبرستان اسلام آباد میں مدفون ہیں۔

مکرم محمد رفیق چغتائی صاحب

اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے F.A.O میں کام کرتے تھے مکرم مرزا انعام اللہ بیگ صاحب (حال کینیڈا) کے بعد یہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد مقرر ہوئے۔اس حیثیت سے تمام خدام سے ذاتی تعلق رکھتے تھے بعد ازاں G-9/3 میں رہائش کے دوران مجلس انصار اللہ کے زعیم اعلیٰ رہے۔اس دوران جوان بیٹے کی بیرون ملک حادثاتی وفات کے بعد بہت صبر کا نمونہ دکھلایا۔مگر اندر ہی اندر غم ان کو کھاتا رہا اور بالآخر یہی غم جان لیوا ثابت ہوا اور آپ اللہ کے حضور حاضر ہو گئے۔ تدفین احمدیہ قبرستان اسلام آباد میں ہوئی۔

مکرم شیخ عبدالرحیم پراچہ صاحب

بہت فراخ دل اور متمول انسان تھے۔آب پارہ کے علاقہ میں ایک بڑی بلڈنگ تعمیر کی اس میں

مربی ہاؤس اور نماز سنٹر قائم ہوا۔ بعد ازاں عمارت معہ دو کانوں کے جماعت کے نام کروادی مخالفت کی وجہ سے جماعتی سینٹر میں کام کرنا مشکل ہو گیا چنانچہ جماعت نے اس کو فروخت کر کے G-10/4 اور I-10/4 میں دو مکان لے لئے۔محترم پراچہ صاحب اور ان کی زوجہ کار کے ایک افسوسناک حادثہ میں جاں بحق ہو گئے تھے۔24 دسمبر 1981 کو آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

مکرم شیخ عبدالطیف شملوی صاحب

G-6/2 میں رہتے تھے''لطیف چیمبر'' واقع آب پارہ اسلام آباد ان کی ملکیتی بلڈنگ تھی۔بہت خوش دلی سے چندہ جات کی ادائیگی کرنے کے علاوہ جماعتی کام بہت دلیری سے کرتے تھے۔بیت الذکر اسلام آباد کی تعمیر کے لئے پلاٹ ملا تو اسکی لیولنگ کا سب کام انہوں نے کروایا جبکہ مخالفت کی وجہ سے کوئی اس کام کو کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا تھا۔(تدفین بہشتی مقبرہ)

مکرم عبدالخالق صاحب

G-6/4 کے رہائشی تھے وزارت خوراک و زراعت میں اہم عہدے پر فائز تھے جماعتی کاموں میں بہت دلچسپی رکھتے تھے۔اجلاسات میں باقاعدہ حاضر ہوتے تھے صائب الرائے۔کم گو مگر موقع کی مناسبت سے بات کرتے تھے طبیعت میں مزاح بھی خوب تھا نوجوانوں کو جماعتی کاموں میں دلچسپی لینے کی تاکید کرتے رہتے تھے ریٹائرمنٹ سے قبل ہی سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی میں واقع اپنے مکان میں منتقل ہو گئے اور وہاں ہی وفات ہوئی ۔تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

مکرم ضیاء الحق صاحب (ڈھاکہ والے)

اعلیٰ سرکاری عہدے پر فائز رہے۔F-6/4 کے رہائشی تھے ہر جماعتی خدمت کے لئے تیار رہتے تھے۔ایک بیٹا ان کا معذور تھا اس کا غم تو بہت تھا مگر اس کی پرورش/نگہداشت میں کمی نہیں ہونے دی۔ریٹائرمنٹ کے بعد G-10/1 میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔اور یہاں ہی فوت ہوئے۔ (تدفین بہشتی مقبرہ)

مکرم چوہدری محمد رشید صاحب

وزارت خزانہ میں اعلیٰ پر فائز رہے۔ G-7/1 میں رہتے تھے اسلام آباد کے پرانے احباب میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ راولپنڈی سے اسلام آباد آکر رہائش پذیر ہوئے تھے جہاں بھی رہے احمدیت ان کی پہچان تھی ۔ 1974 میں بہت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا مگر حالات کا مقابلہ کرتے رہے۔ ریٹائرمنٹ سے قبل G-11/1 میں ان کا اپنا گھر بن چکا تھا۔ پھر وہاں رہائش پذیر ہو گئے۔ نماز ،روزہ کے پابند اور جماعتی

اجلاسات میں باقاعدہ تھے زندگی کے آخری ایام میں شدید بیمار ہو گئے جبکہ وہ احمد نگر (ربوہ) میں اپنی بیٹی کے پاس تھے اور وہیں وفات پائی۔ (تدفین احمد نگر ربوہ)

مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب

آپ مکرم مصلح الدین سعدی صاحب کے بیٹے اور نوبل انعام یافتہ احمدی سائنسدان مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بھانجے تھے ''بیت الذکر'' اسلام آباد کے ایڈمنسٹریٹر بھی رہے آپ کو جس قسم کی بھی ڈیوٹی دی گئی ہمیشہ بخوشی بجالاتے تھے جوان بیٹے کی حادثاتی موت کا دل پر بہت اثر تھا مگر صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا عمر کے آخری حصہ میں فالج کی وجہ سے چلنے پھرنے سے بھی رہ گئے۔ اسلام آباد سے ملتان چلے گئے تھے مگر جہاں ایک روز ہمیشہ مسکرانے والا اور روتوں کو ہنسانے والا یہ مرنجان مرنج انسان اس دنیائے فانی سے کوچ کر گیا۔ (تدفین احمدیہ قبرستان، ملتان)

چودہواں باب

خدمت کے پیکر

چند اور خادمان سلسلہ کا تذکرہ جو بقید حیات ہیں
اللہ تعالیٰ ان کے نفوس واموال میں برکت ڈالے



مکرم ومحترم ظفراقبال قریشی صاحب

نائب امیر

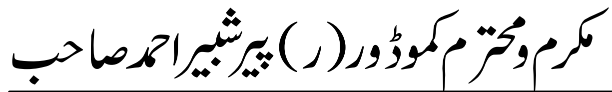
محترم ظفراقبال قریشی صاحب نائب امیر گذشتہ تقریباً ربع صدی سے جماعت اسلام آباد سے وابستہ ہیں اور ان کی خدمات سلسلہ بھی اتنی ہی طویل ہیں۔ آپ بڑھاپے کو خاطر میں لائے بغیر ہمہ وقت جماعتی خدمت کے لئے مستعد رہتے ہیں اور جماعتی پروگراموں میں انتہائی باقاعدگی کے ساتھ شرکت فرماتے ہیں گرمی ہو یا سردی آندھی ہو یا طوفان آپ بلاخوف وخطر روزانہ صبح صبح اپنے وقت پر دفتر آتے ہیں اور جماعتی کام نمٹاتے ہیں۔ آپ کی پیدائش 1933 میں امرتسر میں ہوئی۔ والدمحترم مکرم قریشی عبدالحق صاحب محکمہ تعلیم سے منسلک تھے ملازمت کے سلسلہ میں وہ فیصل آباد سے پنڈی آ گئے۔ جہاں وہ ہیڈ ماسٹر کے طور پر تعینات ہوئے اور ایک لمبا عرصہ یہ فریضہ ادا کرتے رہے۔ محترم ظفراقبال قریشی صاحب کے نو بہن بھائیوں میں دو بہنیں آپ سے بڑی تھیں جبکہ بھائیوں میں آپ سب سے بڑے ہیں۔ ان بہن بھائیوں میں سے اب صرف چار بھائی اور ایک بہن حیات ہیں۔

محترم ظفراقبال قریشی صاحب نے 1953 میں پنجاب یونیورسٹی سے سول انجینیر نگ میں ڈگری حاصل کی اور اسی شعبہ میں 1955 میں بطور Sub Divisional Officer (SDO) گورنمنٹ ملازمت شروع کی۔ اس سے قبل آپ نے کچھ عرصہ ''تھل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی'' میں بطور اسسٹنٹ انجینیر کام کیا۔ سرکاری ملازمت کے عرصہ میں ترقی کرتے کرتے چیف انجینیر کے عہدہ تک رسائی ہوئی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اسلام آباد شفٹ ہو گئے اور اکتوبر 1994 سے اسلام آباد کی جماعت سے منسلک ہیں۔ شروع شروع میں صدر حلقہ F-7 اور سیکرٹری جائیداد کے طور پر خدمت کا موقع میسر آیا۔ اُس وقت امیر جماعت اسلام آباد مکرم چوہدری علیم الدین صاحب مرحوم تھے۔ جو اگست 1996 میں امیگریشن کے سلسلہ میں اپنی بیٹی کے پاس امریکہ گئے لیکن وہاں پر ہی ہارٹ

اٹیک کے باعث وفات پا گئے۔ان کی عدم موجودگی کے عرصہ میں محترم ظفر اقبال قریشی صاحب کو قائمقام امیر کی حیثیت سے خدمت کا موقع ملا۔مکرم منیر احمد فرخ صاحب 1996 میں باقاعدہ امیر بنے تو اس دوران محترم قریشی صاحب کو بطور نائب امیر جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔مکرم منیر احمد فرخ صاحب کو جلسہ سالانہ لندن میں سمعی بصری اور تراجم تقاریر کے کام کے سلسلہ میں ہر سال لندن جانا پڑتا تھا ان کی غیر حاضری کے عرصہ میں محترم قریشی صاحب کو ہر سال کئی کئی ماہ قائمقام امیر کی ذمہ داری ادا کرنے کی سعادت ملتی رہی۔محترم ظفر اقبال قریشی کو اس عرصہ میں بیت الذکر کی تعمیر کے کام کی نگرانی کی بھی توفیق ملی جو ایک بہت بڑا جماعتی تعمیراتی پراجیکٹ تھا۔

2008 میں آپ نے صد سالہ خلافت جوبلی تقاریب کے انعقاد کے سلسلہ میں مختلف تفویض کردہ کام نبھائے جن میں جماعت اسلام آباد کے جوبلی مجلہ کی تیاری اور اشاعت بھی شامل تھی اس مجلہ کی دو عدد کاپیاں آپ کو لندن میں حضور انور کی خدمت میں بھی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ جماعتی کاموں میں ایک اہم کام جو ہر سال آپ کو تفویض کیا جاتا رہا ہے وہ مرکز کے جماعتی عہدیداران کے لئے جلسہ Uk کے لئے برٹش ویزہ کا حصول ہوتا تھا۔جو آپ پوری مستعدی سے انجام دیتے رہے۔ آپ کو انتظامی صلاحیتوں سے بھی خدا تعالیٰ نے نوازا ہے۔یہی وجہ ہے کہ آپ کو اب تک اسلام آباد کے تین امراء کے ساتھ لگ بھگ 22 سال کے عرصہ پر محیط جماعتی خدمت کی توفیق ملی ہے اور خدمات کا یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔محترم ظفر اقبال قریشی صاحب سالہا سال سے مجلس مشاورت میں جماعت اسلام آباد کی نمائندگی کرنے کے علاوہ کچھ عرصہ سے شوریٰ کی مالی کمیٹی کے بھی رکن چلے آرہے ہیں۔

محترم قریشی صاحب کی چار بیٹیاں ہیں جو کہ سب شادی شدہ ہیں تین کینیڈا میں ہیں جبکہ ایک لاہور میں ہے۔ان کو بھی جماعتی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی اولاد کو اپنے فضلوں سے نوازے۔آمین



مکرم ومحترم کموڈور (ر) پیر شبیر احمد صاحب

نائب امیر

محترم کموڈور (ر) پیر شبیر احمد صاحب نائب امیر کا تعلق جماعت کے معروف ''پیر'' خاندان سے ہے جسے خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے قرابت داری کا شرف حاصل ہے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک رفیقِ خاص حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے نواسے ہیں آپ 5 مارچ 1953 کو راولپنڈی میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم راولپنڈی میں اور میٹرک ملتان سے کیا ایف ایس سی گارڈن کالج راولپنڈی اور گریجویشن نیول اکیڈمی کراچی سے کی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ نے دسمبر 1970 میں پاک بحریہ میں شمولیت اختیار کی اور آپریشن برانچ میں آبدوز (Submarines) سے وابستہ ہوئے۔ آپ نے پاکستان کے علاوہ فرانس، برطانیہ اور امریکہ سے بھی ٹریننگ حاصل کی۔ آپ کو چار Submarines اور ایک تربیتی ادارے کے کمانڈر کے طور پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ کو فرانس میں Submarine Construction Project کے سربراہ کے طور پر بھی خدمت کا موقع ملا۔ پاک بحریہ میں آپ نے نیول ہیڈکوارٹر میں اسٹنٹ چیف آف نیول سٹاف (ٹریننگ) کے اعلیٰ عہدے پر بھی خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔ اس کے علاوہ آپ نے دفاعی پیداوار کی وزارت میں جائنٹ سیکرٹری کے طور پر بھی تین سال کام کیا۔ کامیاب اور فعال پیشہ وارانہ زندگی گزارنے کے بعد آپ 2006 میں کموڈور کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ کو ان کی نمایاں قومی خدمات کے اعتراف پر حکومت کی طرف سے تمغہ امتیاز (ملٹری) اور ستارہ امتیاز (ملٹری) سے نوازا گیا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کو 2007 سے 2012 تقریباً 5 سال بحریہ فاؤنڈیشن میں ایک سینئیر عہدہ پر بھی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

جماعتی خدمات

کموڈور(ر) پیر شبیر احمد صاحب کو جماعت میں بھی کئی تنظیمی اور جماعتی عہدوں پر خدمات بجا لانے کی توفیق ملی جن کی تفصیل یہ ہے؛۔

زعیم حلقہ انصاراللہ F-11	2008 سے 2013 تک (چھ سال)
زعیم اعلیٰ انصاراللہ مجلس غربی	2013 تا 2014
نائب ناظم تحریک جدید انصاراللہ ضلع	2012
نائب ناظم وقف جدید انصاراللہ ضلع	2013
نائب ناظم اول انصاراللہ ضلع	2013 تا 2014

اسی دوران آپ کو مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے سالانہ اجتماعات کے انعقاد کے سلسلہ میں انتظامی خدمات بجالانے کی توفیق ملی' اکتوبر 2014 سے آپ جماعت اسلام آباد کے نائب امیر کے حیثیت سے مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر جماعت کے دست راست کے طور پر خدمات بجا لانے کی توفیق پا رہے ہیں ۔ جماعت کے زیر اہتمام جو بھی بڑے بڑے پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں محترم امیر صاحب کی سر پرستی میں ایسے تمام پروگراموں کا انتظام وانصرام محترم کموڈور (ر) شبیر احمد صاحب کے ہی سپرد کیا جاتا ہے



مکرم ومحترم محمود احمد بھلر صاحب

محترم محمود احمد بھلر صاحب ایک انتہائی مخلص، فعال، خدمت دین کے لئے ہمہ وقت سرگرم خادم سلسلہ ہیں آپ کا تعلق موضع رکھ شیخ کوٹ ضلع لاہور سے ہے۔ ابتدائی تعلیم آبائی علاقہ میں حاصل کی اور پھر 1957 میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں داخل ہوئے یہاں سے میٹرک کرنے کے بعد 1960 میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ لیا اور 1964 میں یہاں سے گریجویشن کی۔ فضل عمر ہاسٹل میں قیام کے دوران آپ کو پریفیکٹ اور چیف پریفیکٹ کے طور پر خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔

گریجویشن کے بعد آپ نے پنجاب یونیورسٹی لاکالج میں داخلہ لیا اور 1966 میں ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا بعدازاں 1966 سے 1971 تک لاہور ہی میں قانون کی پریکٹس کی۔

وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کا قیام عمل میں آیا تو محترم محمود احمد بھلر صاحب سرکاری ملازمت کے سلسلہ میں جولائی 1972 میں اسلام آباد آئے۔ جماعت احمدیہ اسلام آباد کے پہلے امیر محترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب کے دور امارت میں آپ کو قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

77-1976 اور 78-1977 کے دو سال کے وقفہ سے محترم محمود احمد بھلر صاحب کو دو مرتبہ قائد ضلع راولپنڈی / اسلام آباد کی حیثیت سے خدمات بجا لانے کا موقع ملا۔ اس وقت راولپنڈی / اسلام آباد ایک ہی ضلع تھا۔ 1983 میں مرکز کی منظوری سے راولپنڈی اور اسلام آباد دو اضلاع میں تقسیم ہوئے اس سلسلہ میں مشن ہاؤس آب پارہ میں ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی تھی جس میں مکرم ومحترم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی اور مکرم ومحترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر ضلع اسلام آباد نے بھی خصوصی طور پر شرکت فرمائی تھی۔

مرکز کی منظوری سے راولپنڈی کے لئے میاں عبدالقدوس صاحب اور اسلام آباد کے محترم کلیم خاور صاحب قائد ضلع مقرر ہوئے تھے چنانچہ اس تقریب میں محترم محمود احمد بھلر صاحب نے ان ہر دو قائدین اضلاع کو چارج دیا۔ اس خصوصی تقریب میں دونوں اضلاع سے تعلق رکھنے والے عہدیداران خدام الاحمدیہ نے بھی شرکت کی تھی۔

جماعت اسلام آباد کے دوسرے امیر محترم جنرل (ر) عبدالعلی ملک صاحب کے دور امارت میں محترم محمود احمد بھلر صاحب کو صدر حلقہ G-6 کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ جبکہ چار امرائے کرام مکرم و محترم شیخ عبدالوہاب صاحب، مکرم و محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب، مکرم و محترم منیر احمد فرخ صاحب اور مکرم و محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب کی امارتوں کے ادوار میں آپ کو جنرل سیکرٹری، سیکرٹری ضیافت اور سیکرٹری وقف جدید کے اہم عہدوں پر خدمات بجالانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ان جماعتی عہدوں کے ساتھ ساتھ آپ کو اس دوران زعیم اعلیٰ انصار اللہ اور 89-1988 میں ناظم انصار اللہ ضلع اسلام آباد کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کی نظامت کے دوران ضلع اسلام آباد نے کارکردگی کے لحاظ سے پاکستان بھر میں سوم پوزیشن حاصل کی۔

1989 میں جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر جماعت اسلام آباد کو ایک خوبصورت اور دیدہ زیب سوونیئر شائع کرنے کی توفیق ملی اس سوونیئر کی تیاری اور اشاعت کے لئے محترم امیر صاحب نے جو سوونیئر کمیٹی قائم کی تھی اس کے صدر کے طور پر محترم محمود احمد بھلر صاحب کو کام کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ اسی طرح 2008 میں خلافت جوبلی سوونیئر کی تیاری اور اشاعت کے لئے جو کمیٹی قائم کی گئی تھی اس کے صدر بھی محترم محمود احمد بھلر صاحب ہی تھے۔

جون 2005 میں محترم محمود احمد بھلر صاحب نے بوجہ علالت جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے کام جاری رکھنے سے معذرت کا اظہار کیا چنانچہ مرکز کی منظوری سے آپ کی جگہ محترم خالد سیف اللہ صاحب کی تقرری ہوئی۔

2010 سے 2015 تک محترم محمود احمد بھلر صاحب کو سیکرٹری وقف جدید کی حیثیت سے

خدمات بجالانے کی توفیق ملی تاہم بعدازاں جنوری 2015 میں آپ نے صحت کی خرابی کی بنا پر اس ذمہ داری سے بھی سبکدوشی حاصل کر لی۔ تاہم آپ کو گذشتہ ایک سال سے صدر حلقہ G-10/1-2 کی حیثیت سے خدمات کی توفیق مل رہی ہے۔

قائمقام امیر کی حیثیت سے خدمات

محترم محمود احمد بھلر صاحب کو امرائے جماعت مکرم ومحترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب اور مکرم ومحترم منیر احمد فرخ صاحب کے بیرون ملک ہونے کے دوران دومرتبہ قائمقام امیر کی حیثیت سے خدمات بجالانے کا بھی اعزاز حاصل ہوا۔

مجلس مشاورت پاکستان میں اسلام آباد کی نمائندگی

محترم محمود احمد بھلر صاحب کو سالہا سال مجلس مشاورت پاکستان میں جماعت اسلام آباد کی نمائندگی کرنے کا بھی اعزاز حاصل ہے۔ جماعتی ریکارڈ کے مطابق آپ نے سب سے پہلے 1975 میں پہلی بار اسلام آباد کے نمائندہ کی حیثیت سے مجلس مشاورت میں شرکت کی اُس وقت جماعت اسلام آباد کو ابھی ضلع کا درجہ نہیں ملا تھا۔ چنانچہ مکرم ومحترم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کی قیادت میں راولپنڈی اور اسلام آباد کے نمائندگان نے شوریٰ میں شرکت کی تھی۔ اس کے بعد محترم بھلر صاحب کو سولہ سال تک مجلس مشاورت میں جماعت اسلام آباد کے نمائندگان میں شامل رہنے کا موقع ملا۔ اس کے علاوہ آپ کو 1998 کے جلسہ سالانہ انگلستان کے موقع پر منعقد ہونے والی انٹرنیشنل شوریٰ میں بھی شمولیت کا اعزاز حاصل ہوا۔



مکرم ومحترم رانا رفیق احمد صاحب

محترم رانا رفیق احمد صاحب کا شمار جماعت احمدیہ اسلام آباد کے انتہائی مخلص ،خدمت دین کے جذبہ سے سرشار اور جماعت سے کے محبت ووفا کا تعلق رکھنے والے افراد میں ہوتا ہے آپ کو مختلف امرائے جماعت کے ادوار میں کئی جماعتی عہدوں پر نمایاں خدمات بجا لانے کی توفیق ملی جس کی تفصیل یہ ہے۔

☆محترم شیخ عبدالوہاب صاحب کے دور امارت میں سیکرٹری تعلیم (ناظم انصار اللہ ضلع بھی رہے)۔

☆محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب کے دورامارت میں جنرل سیکرٹری اور کچھ عرصہ سیکرٹری رابطہ۔

☆محترم منیر احمد فرخ صاحب کے دورامارت میں آپ جولائی 2001 تا جون 2004 کے تین سالہ دور میں سیکرٹری امور خارجہ ووصایا رہے جبکہ جولائی 2004 تا جون 2007 کے عرصہ میں سیکرٹری وصایا رہے۔

☆۔جولائی 2001 میں جبکہ محترم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت جلسہ سالانہ انگلستان میں شعبہ سمعی وبصری کے انچارج کی حیثیت سے خدمات بجالانے کے لئے ملک سے باہر تھے اور محترم ظفر اقبال قریشی صاحب قائمقام امیر تھے محترم قریشی صاحب کو بھی دو تین ماہ کے لئے کینیڈا اور پھر وہاں سے جرمنی کے جلسہ میں شرکت کے لئے جانا پڑا چنانچہ مرکز کی منظوری سے آپ کی عدم موجودگی میں محترم رانا رفیق احمد صاحب نے قائمقام امیر جماعت کی حیثیت سے فرائض انجام دیئے۔

مجلس شوریٰ پاکستان میں نمائندگی

محترم رانا رفیق احمد صاحب کو سالہا سال مجلس مشاورت پاکستان میں جماعت اسلام آباد کی نمائندگی کرنے کا بھی اعزاز حاصل ہے۔جس کی تفصیل یہ ہے۔

محترم شیخ عبدالوہاب صاحب کے دورامارت میں۔

مجلس مشاورت منعقدہ 1984 تا 1989

محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب کے دورامارت میں۔

1994 تا 1996 اور 2002 تا 2005

خاندانی حالات

محترم رانا رفیق احمد صاحب کا تعلق سڑوعہ ضلع ہوشیار پور(انڈیا) کے ایک مخلص احمدی خاندان سے ہے آپ کے والد محترم چوہدری نذیر احمد خان صاحب آرمی میڈیکل کور میں ملازمت کرتے تھے اور دوران ملازمت جب آپ میجر کے عہدہ پر فائز تھے 28 جون 1955 کو چک لالہ راولپنڈی میں 52 سال کی عمر میں فوت ہوئے آپ چونکہ موصی تھے اس لئے آپ کی میت کو چک لالہ سے بذریعہ فوجی ٹرک ربوہ پہنچایا گیا جہاں آپ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر 2 میں پورے فوجی اعزاز کے ساتھ سپردخاک کردیا گیا۔

آپ کے بڑے بھائی چوہدری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ پاک پتن کا ایک مضمون الفضل 3 اگست 1955 میں شائع ہوا ہے جس میں آپ اپنے مرحوم بھائی کے حالات زندگی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں؛۔

’’میرے چھوٹے بھائی میجر ڈاکٹر نذیر احمد خان موضع سڑوعہ ضلع ہوشیار پور کے راجپوت خاندان میں سے تھے۔ وہ وہیں 1904 میں پیدا ہوئے تھے۔ ہمارے والد چوہدری نھتو خان صاحب مارچ 1905 میں فوت ہوگئے تھے۔اور ہم بچپن میں ہی یتیم ہوگئے تھے۔جب میں 1913 میں

پاکپتن وکالت کے سلسلہ میں آیا تو ساتھ ہی اپنے چھوٹے بھائی نذیر احمد خان کو پاکپتن میں لے آیا اوراس نے وہاں مڈل پاس کیا پھر اسے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل کرا دیا اور وہاں سے میٹرک پاس کیا پھر وہ میڈیکل سکول امرتسر میں داخل ہو گئے۔ وہاں سے ڈاکٹری کی سند حاصل کر لینے کے بعد آپ نے ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع منٹگمری میں بطور میڈیکل آفیسر ملازمت شروع کر دی اور مختلف شفا خانوں میں اپنے فرائض منصبی نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے اور ہر ایک مقام اور علاقہ کے عوام الناس میں ہر دلعزیز اور لائق ڈاکٹر مشہور تھے خدمت خلق میں ہمیشہ پیش پیش رہتے جب کہیں اپنے گاؤں اور پاکپتن میں رخصت پر آتے تو ہمیشہ بیماروں کی دیکھ بھال اور انکے علاج معالجہ میں راحت محسوس کرتے اور بعض خطرناک بیماروں کو اپنے ساتھ اپنے شفا خانہ میں لے جاتے اور وہیں انکا علاج کرتے۔ آپ جہاں کہیں بھی رہے آپ کے افسران آپ سے ہمیشہ خوش رہے اور آپ پر پورا پورا اعتماد کرتے تھے۔ احمدیت کا اظہار عام طور پر کرتے رہتے تھے اور موقع پا کر تبلیغ بھی کرتے تھے آپ کا ماتحت عملہ ہمیشہ خوش رہتا۔ کسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دیتے تھے۔ میجر ڈاکٹر صاحب مرحوم اپنے گھر میں نہایت خوش طبعی سے زندگی بسر کرتے تھے۔ اور اپنے رشتہ داروں اور دوستوں سے حسنِ سلوک سے پیش آتے تھے اور ہمیشہ خندہ پیشانی سے بات چیت کرتے تھے ۔ دوسری جنگ عظیم میں آپ بطور لیفٹیننٹ بھرتی ہو کر چلے گئے اور اپنی حسن کارکردگی سے جلد ہی کپتان کا عہدہ حاصل کر لیا بعد ازاں 1945 میں فوجی خدمات سے سبکدوش کر دیئے گئے اور پاکستان بننے کے بعد جب حکومت پاکستان نے سبکدوش شدہ فوجیوں کو پھر ملازم رکھنے کا فیصلہ کیا تو آپ دوبارہ فوجی ملازمت میں شامل ہو گئے اور اپریل 1954 میں آپ میجر بنا دیئے گئے۔

کئی ماہ سے آپ کو درد دل کا عارضہ لاحق تھا اس حالت میں بھی آپ نے اپنے فرائض منصبی میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ راولپنڈی میں برائے علاج داخل ہو گئے نازک حالت ہونے پر میں اور دیگر رشتہ دار آپ کی تیمارداری کے لئے ہسپتال پہنچے۔ آپ کی حالت بہتر ہوتی گئی اور ہم سب مطمئن ہو کر واپس آ گئے۔ بالآخر 28 جون 1955 کو آپ کی حالت پھر نازک ہو گئی اور بیماری از سرنو عود کر

آئی۔اور بہت جلد آپ کی روح جسد عنصری سے جدا ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف پرواز کر گئی۔انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ نے وفات سے کچھ عرصہ پہلے ایک رویا دیکھا تھا کہ لیفٹیننٹ کرنل اکرام آئے ہیں چنانچہ آپ کا یہ رویا اسی روز شام کو پورا ہو گیا جماعت احمدیہ راولپنڈی جب جنازہ پڑھ چکی تو فوجی حکام نے نہایت اعزاز و احترام سے جنازہ تابوت میں بند کر کے ایک گاڑی پر رکھا اور 29 جون 1955 کو مولانا ابوالعطا صاحب جالندھری نے مہمان خانہ میں جنازہ پڑھایا اور پھر بہشتی مقبرہ ربوہ میں امانتاً سپرد خاک کر دیا گیا۔‘‘

(تاریخ احمدیت سڑوعہ ضلع ہوشیار پور مؤلفہ رانا محمد احمد خان صاحب صفحہ 91-89 سے ماخوذ)

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ رانا رفیق احمد صاحب کو جماعت کے ایک نامور بزرگ اور خادم سلسلہ مکرم ومحترم چوہدری انور حسین صاحب مرحوم سابق امیر ضلع شیخو پورہ کا داماد ہونے کا بھی شرف حاصل ہے آپ کی اہلیہ محترمہ نسیم رفیق صاحبہ خود بھی ایک انتھک اور دل وجان سے خدمت کرنے والی خاتون ہیں اور آجکل نائب صدر لجنہ ضلع اسلام آباد کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق پا رہی ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جب آپ کا نکاح پڑھایا تھا تو انہیں ’’میری بیٹی‘‘ کہکر نکاح کا اعلان فرمایا تھا۔محترمہ نسیم رفیق صاحبہ کا بیان ہے کہ بعد ازاں حضور نے ان کی شادی کی تقریب میں بھی شرکت فرمائی تھی۔اسی طرح جب اللہ تعالیٰ نے رانا رفیق احمد صاحب کو ایک بیٹی سے نوازا تو حضور کی خدمت میں اس کا نام رکھنے کی درخواست کی گئی حضور نے فرمایا ’’جو نام میری بیٹی کا ہے وہی نام اس کا رکھا جائے‘‘ چنانچہ حضور کی بیٹی امتہ الشکور کے نام پر رانا رفیق احمد صاحب کی بیٹی کا نام بھی امتہ الشکور رکھا گیا۔



مکرم ومحترم غالب الدین صاحب

سابق نائب امیر

مکرم غالب الدین صاحب کو مکرم ومحترم منیر احمد فرخ صاحب کے دور امارت میں طویل عرصہ اور پھر مکرم ومحترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب کے دور امارت میں تقریباً ایک سال نائب امیر کے طور پر جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ جس کے بعد آپ امریکہ منتقل ہو گئے۔

آپ 1950 میں نواب شاہ میں ایک مخلص احمدی خاندان میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم نواب شاہ میں ہی حاصل کی۔ جس کے بعد ڈھاکہ اور پھر کراچی یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم پائی۔ 1976 میں آپ نے CSS کا امتحان پاس کر کے سول سروس میں شمولیت اختیار کی۔ آپ کو تیس سال کا طویل عرصہ حکومت کے اہم کلیدی عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی اور بالآخر 2001 میں وفاقی سیکرٹری کے اہم ترین عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کو تین سال 2011 تا 2014 وفاقی پبلک سروس کمیشن کے ایک رکن کی حیثیت سے بھی کام کرنے کا موقع ملا۔ اس عہدہ پر کام کرنے والے آپ پہلے احمدی آفیسر تھے۔

جماعتی خدمات

محترم غالب الدین صاحب ایک مخلص احمدی ہیں آپ نے اعلیٰ ترین حکومتی عہدوں پر کام کرنے کے علاوہ جماعت میں بھی کئی عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔ جن کی تفصیل یہ ہے:۔

☆۔ 1988 میں اسلام آباد شفٹ ہونے پر آپ نے 1988 سے 1994 کے برسوں کے دوران I-8 میں سیکرٹری مال اور پھر صدر حلقہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

☆۔ 1994 میں یہ حلقہ دو حلقوں میں تقسیم کر دیا گیا تاہم 4-1/8-I کے حلقہ کے آپ بدستور صدر رہے اور 2013 تک آپ کو اس عہدہ پر خدمت کی توفیق ملی۔ محترم منیر احمد فرخ صاحب کے دور امارت میں آپ کو جماعت اسلام آباد کے محاسب۔ آڈیٹر، نائب امیر اور قائمقام امیر کے طور پر بھی خدمات بجالانے کی توفیق حاصل ہوئی۔ محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب کے دور امارت میں آپ نائب امیر منتخب ہوئے اس عہدہ پر آپ نے ایک سال کام کیا اور پھر 2015 میں امریکہ چلے گئے۔

☆۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو ہیومینیٹی فرسٹ پاکستان کے ٹرسٹی بورڈ کا ممبر مقرر فرمایا تھا اس عہدہ پر آپ کو 2006 سے 2014 تک خدمات بجالانے کی سعادت نصیب ہوئی۔



مکرم ومحترم خالد احمد ورک صاحب

محترم خالد احمد ورک صاحب ولد محترم محمد اسحق ورک صاحب جماعت احمدیہ اسلام آباد کے چند اولین احباب میں سے ایک ہیں۔آپ کا تعلق جماعت کے ایک انتہائی مخلص خاندان سے ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک انتہائی پیارے رفیق خاص اور عالم با عمل حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی میرے دادا منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی (رفیق حضرت مسیح موعود) کے ماموں زاد بھائی اور برادر نسبتی تھے۔

محترم خالد احمد ورک صاحب اپریل 1964 میں وفاقی دارالحکومت کے ترقیاتی ادارے CDA کے ایک ملازم کی حیثیت سے کراچی سے اسلام آباد آئے اس وقت جماعت اسلام آباد صرف گنتی کے چند افراد پر مشتمل تھی اور جماعت راولپنڈی کا ایک حلقہ شمار ہوتی تھی۔ملک حفیظ الرحمن سلیم صاحب صدر حلقہ تھے دیگر احباب میں ایک سکول ٹیچر مرزا عبدالحق صاحب کے علاوہ CDA کے ملازمین فضل الرحمن صاحب، منیر احمد سنوری صاحب، محمد عیسیٰ ناصر صاحب اور چوہدری عبدالواحد ورک صاحب شامل تھے۔ان میں سے صرف تین فیملیز والے تھے نماز سنٹر مرزا عبدالحق صاحب سکول ٹیچر کے گھر واقع G-6/1-2 میں اور صدر حلقہ ملک حفیظ الرحمن سلیم صاحب کے گھر واقع G-6/1-3 میں قائم تھے جبکہ جمعہ کی نماز کے لئے بیت النور راولپنڈی جانا ہوتا تھا۔

محترم خالد ورک صاحب کو جماعت اسلام آباد کے قیام سے اب تک اہم خدمات بجالانے کی توفیق مل رہی ہے آپ تقریباً 35 سال سے صدر حلقہ چلے آرہے ہیں۔اس کے علاوہ جماعتی عاملہ میں مختلف امارتوں میں سیکرٹری ضیافت۔سیکرٹری وصایا، سیکرٹری جائیداد، سیکرٹری امور قبرستان اور ذیلی تنظیموں میں زعیم اعلیٰ انصار اللہ (جنوبی) اور خدام الاحمدیہ میں منتظم تعلیم کی حیثیت سے آپ کی

خدمات قابل ذکر ہیں۔مورخہ 14 اکتوبر 2001 کو حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے بطور ناظر اعلیٰ بیت الذکر اسلام آباد میں طاہر ہومیوڈسپنسری کا اپنے دست مبارک سے افتتاح فرمایا اس وقت سے لے کر اب تک محترم خالد ورک صاحب کو ایک ہومیوڈاکٹر کی حیثیت سے طاہر ڈسپنسری میں ہر اتوار کے روز حاضر ہو کر مریضوں کو دیکھنے اور دوائی دینے کی توفیق مل رہی ہے یہ بات قابل ذکر ہے کہ طاہر ہومیوڈسپنسری میں آپ کے علاوہ مکرم ڈاکٹر مبشر شرما صاحب موجودہ امیر جماعت محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب، اور ہومیوڈاکٹر رفیق احمد چوہدری صاحب کو بھی کئی سال خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔آجکل محترم پیر محمد نقی الدین صاحب ہر جمعہ کے روز بعد نماز جمعہ ڈسپنسری میں مریضوں کو دیکھنے اور مناسب نسخہ دینے کی توفیق پا رہے ہیں۔

محترم خالد ورک صاحب عمر رسیدہ اور علیل ہونے کے باوجود آجکل بھی سیکرٹری قبرستان کی اہم ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔ایک تجربہ کار آرکیٹکٹ کی حیثیت سے انجنیئر نگ کے شعبہ سے وابستہ ہونے کے باعث آپ کو نہ صرف ربوہ میں موجودہ قصر خلافت کی تعمیر میں خدمات بجا لانے کی سعادت نصیب ہوئی بلکہ اسلام آباد میں موجودہ بیت الذکر، آب پارہ میں مشن ہاؤس کی تعمیر (جو اب ختم ہو چکا ہے) F-8/3 میں بیت الفضل F-6/2 میں تحریک جدید کی کوٹھی کی تعمیر اور مری میں مربی ہاؤس کی تعمیر میں بھی (جو 1974 کے احمدیہ مخالف فسادات کی نذر ہو گیا) آپ کو اہم جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق ملی جن پر آپ کو بجا طور پر فخر ہے۔

محترم خالد ورک صاحب ماضی کے بعض جماعتی واقعات اور خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں؛۔

’’میری ذات سے متعلق دو اہم باتیں ہیں پہلی تو یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جب قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے اس وقت ریفرنس کی ایک ضروری کتاب راولپنڈی میں جماعت کے ایک بزرگ بریگیڈیئر سید ضیاء الحسن صاحب کے پاس تھی جو حضور نے اسمبلی میں پیش کرنا تھی۔حضور اسمبلی ہال میں تھے اور یہ کتاب لانے کے لئے کوئی کار موجود نہیں تھی اور

بارش بہت طوفانی ہو رہی تھی اتنی تیز کہ 10 فٹ کے فاصلہ سے بھی دیکھنا مشکل تھا تیز ہوا اور جھکڑ بھی تھا اور تمام لوگ پریشان تھے کہ کتاب کیسے منگوائی جائے۔اس وقت مکرم ومحترم مولانا دوست محمد صاحب سے میں نے کہا کہ یہ کتاب میں لاؤں گا میرے پاس موٹر سائیکل تھی اور انکا خیال تھا کہ موٹر سائیکل پر ایسا نہ کر سکوں گا۔سڑک پر دو دو فٹ پانی کھڑا تھا لیکن اس وقت خدا جانے کیسا جوش تھا کہ میں گیا اور وقت سے پہلے وہ کتاب لے کر آ گیا لوگ حیران تھے کہ یہ میں نے کیسے کر لیا۔مگر یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور تائید ربی تھی کہ میں یہ خدمت انجام دے پایا۔

دوسری بات جو میری ذات کے لئے اہم ہے وہ یہ ہے کہ ایک روز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مجھے طلب کیا اور فرمایا کہ احمدیہ لائبریری اور رہائش گاہ جو کہ مری میں تھی کا ڈیزائن کل تک بنا دو کئی لوگوں کو کہا ہے مگر جیسا میں کہتا ہوں وہ ویسا نہیں کرتے دوسرے دن میں نے ڈیزائن تیار کر لیا جسے دیکھتے ہی حضور نے بڑی خوشی سے فرمایا ''یہی تو میں چاہتا تھا جو اتنے عرصہ سے کسی کو سمجھ نہیں آ رہا تھا'' حضور کے یہ الفاظ میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے اور آج بھی یاد کر کے میں فخر کرتا ہوں اور پھر اسی ڈیزائن کے مطابق اس بلڈنگ کا مری میونسپل کمیٹی سے نقشہ پاس کروایا گیا''

مخالفین کی ایذا رسانی کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

'' میں ایک غیر احمدی کے مکان کا کرایہ دار تھا ایک روز اس نے ایک دن کے نوٹس پر مکان خالی کرنے کا کہہ دیا میں بہت پریشان تھا کہ خدا تعالیٰ نے مددگار کے طور پر ہمارے ایک احمدی بزرگ مکرم پیر صلاح الدین صاحب کو بھیج دیا جو نقشہ کے سلسلہ میں میرے پاس آئے تھے میں نے انکار کر دیا کہ آج میں بہت پریشان ہوں کوئی کام نہیں کر سکتا۔انہوں نے پریشانی کی وجہ جان کر میرا ہاتھ پکڑا اور سیکرٹری CDA کے پاس لے گئے۔وہ پیر صاحب کو دیکھ کر فوراً کھڑا ہو گیا اور کافی کا پوچھا۔پیر صاحب نے کہا تمہاری کافی تب پیوں گا جب تم ان کو مکان الاٹ کر دو۔سیکرٹری نے کہا کہ مکان تو کوئی خالی نہیں تو پیر صاحب نے کہا تم اپنا مکان خالی کر دو تمہیں تو مکان مل جائے گا سیکرٹری نے کہا آپ کوئی مکان ڈھونڈ لو میں ہائر کر دوں گا میں نے کہا جتنے پیسے آپ ہائرنگ کے دیتے ہیں ان میں

کوئی دینے کو تیار نہیں اس نے کہا تم جتنے چاہے لے لو ایک اوپر درجہ کا مکان الاٹ کر دوں گا چنانچہ پیر صاحب کی مدد کے نتیجہ میں مجھے مکان مل گیا۔

میں اس مکان میں 1974 میں بھی موجود تھا مالک مکان میرا ہمسائیہ ہی تھا اور درمیان میں ایک دروازہ تھا جو بند کر دیا گیا تھا وہ مالک مکان دنیا دار اور شرابی قسم کا آدمی تھا اور اپنے جرائم کا بڑے فخر سے ذکر کرتا تھا۔ بڑے بڑے بدمعاش اس سے ڈرتے تھے بے شمار ویگنوں بسوں کا مالک اور علاقہ مل پور کا راجہ تھا۔ 1974 میں مخالفین نے احمدیوں کے خلاف شرارتیں شروع کر دیں ایک دن وہ گھر آیا تو میں سمجھا کہ مکان خالی کروانے آیا ہے۔ مگر اس نے کہا باؤ جی! اسلام میں ہمسائے کے کیا حقوق ہیں؟ میں نے کہا بہت ہیں اگر کوئی سمجھے تو۔ اس نے کہا میں نے درمیان والا دروازہ کھول دیا ہے بچوں کو ادھر ہمارے گھر بھیج دینا اور میں ادھر آ جاؤں گا دو تین ہزار آدمیوں کے لئے میں اکیلا ہی کافی ہوں۔ پھر قریبی مسجد کے مولوی کو بلا کر کہا اگر ادھر کا رخ کیا تو تمہاری خیر نہیں۔ یوں اللہ تعالیٰ نے اس طرح ایک نامی گرامی جرائم پیشہ آدمی سے ہمارے گھر کی حفاظت کروائی۔

1974 میں مخالفین کی طرف سے CDA کے دفاتر میں احمدیوں کے ناموں کے پوسٹر لگ گئے کہ ان کو قتل کر دو۔ میرے دفتر کے چند شریر آدمیوں نے بھی مولویوں سے ساز باز کر کے میرے مارنے کا پروگرام بنایا لیکن دفتر کے ہی دو شریف النفس آدمی رات کو گھر آ کر مجھے دفتر آنے سے منع کر گئے مگر میں نہ مانا تو انہوں نے کہا پھر ہم بھی کل تمہاری بے عزتی کریں گے تم برا نہ منانا یہ ان کی حکمت عملی تھی مجھے بچانے کی۔ اگلے دن کئی شریر آدمی میرے دفتر میں آ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بدزبانی اور گالیاں بکنے لگے اور ایک ہنگامہ شروع ہو گیا وہ دو شریف آدمی بھی اپنے آٹھ دس دوستوں کیساتھ کھڑے تھے انہوں نے مل کر اونچا اونچا شور مچانا شروع کر دیا اور مجھے برا بھلا کہتے اور دھکے دیتے ہوئے وہاں سے نکال کر سٹور میں بند کر دیا اور شر پسندوں کو دھکے دیتے ہوئے باہر سڑک پر نکال دیا بعد میں ان دونوں شریف النفس افراد نے آ کر معذرت کی اور کہا کہ یہ منصوبہ تو ہم نے رات گھر میں ہی بنا لیا تھا کیونکہ تم دفتر آنے سے رک نہیں رہے تھے اس طرح اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت فرمائی۔''



محترم شریف احمد متو صاحب

مکرم شریف احمد متو صاحب ابن مکرم مولوی صالح محمد صاحب مرحوم کا شمار جماعت اسلام آباد کے اولین احباب میں ہوتا ہے۔ آپ 7 اگست 1934 کو امروتی (بھارت) کے ایک احمدی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ 1946 میں آپ کا خاندان قادیان جا کر آباد ہوا اور پھر تقسیم ہند کے باعث قادیان سے ہجرت کر کے پہلے لاہور اور پھر ربوہ پہنچا محترم شریف احمد متو صاحب نے میٹرک تک تعلیم ربوہ سے حاصل کی۔ جس کے بعد آپ جولائی 1954 میں کراچی چلے گئے اور پھر طویل عرصہ وہاں گذارا۔ آپ بچپن ہی سے جماعتی نظام سے وابستہ اور فعال رہے چنانچہ کراچی میں پہلے مارٹن روڈ کے حلقہ کے منتظم اطفال اور پھر ناظم اطفال اور ناظم مال کی حیثیت سے کام کرنے کی توفیق پائی۔ مارچ 1967 میں آپ کا سرکاری ملازم کی حیثیت سے کراچی سے اسلام آباد تبادلہ ہوا یہاں آ کر بھی آپ کو شروع سے اکتوبر 2016 تک جماعت کی خدمت کی توفیق ملی 80 سال سے زائد عمر ہونے کے باجود آپ روزانہ باقاعدگی سے بیت الذکر آ کر مفوضہ فرائض انجام دیتے رہے۔ صدر حلقہ کی حیثیت سے خدمات کا آغاز کرنے کے بعد محترم شریف احمد متو صاحب کو اب تک جن جماعتی خدمات کی توفیق ملی اس کی تفصیل یہ ہے

1968 تا 1984۔ سیکرٹری مال

1985 تا 1998۔ سیکرٹری تحریک جدید

1999 تا 2005۔ زعیم اعلیٰ انصار اللہ غربی

مئی 2005 تا اکتوبر 2016۔ امین

آپ اسلام آباد کی جماعت سے وابستہ اپنی پرانی یادیں تازہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

''خاکسار سرکاری ملازم کی حیثیت سے کراچی سے ٹرانسفر ہو کر 15 مارچ 1967 کو اسلام

آباد پہنچا گورنمنٹ کی طرف سے سیکٹر G-7/3-4 میں مکان نمبر 602-B الاٹ ہوا۔ اس وقت یہاں ایک چھوٹی سی جماعت تھی اور اسلام آباد، جماعت راولپنڈی کا ایک حلقہ تھا اور ملک حفیظ الرحمن صاحب صدر حلقہ منیر احمد سنوری صاحب سیکرٹری مال اور مرزا انعام اللہ بیگ صاحب قائد خدام الاحمدیہ تھے۔ قائد کی مجلس عاملہ میں خاکسار منتظم اطفال مقرر ہوا اس وقت تخمینہ کے مطابق اطفال کی تعداد صرف 8 تھی جبکہ 17 خدام اور 15 یا 16 انصار تھے۔ انصار میں مکرم عبدالحق ورک صاحب ،مکرم خورشید حسن صاحب ،مکرم حشمت علی صاحب ،مکرم ضیاء الحق صاحب ،مکرم علیم الدین صاحب ،مکرم جنرل (ر) عبدالعلی ملک صاحب ،مکرم قریشی نجیب الدین صاحب ،مکرم قریشی رشید احمد صاحب ،مکرم نور الحسن قریشی صاحب ،مکرم شیخ وحید صاحب اور مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب کے نام یاد ہیں۔

جماعت اسلام آباد کا قیام غالباً اپریل 1968 میں ہوا اور مکرم عبدالحق ورک صاحب پہلے امیر منتخب ہوئے ان کی عاملہ میں خاکسار سیکرٹری مال بنا محاسب کا عہدہ بھی میرے پاس تھا۔ شیخ عبدالطیف صاحب امین اور چوہدری حشمت علی صاحب سیکرٹری تحریک جدید/وقف جدید تھے۔ اس وقت غالباً مکرم مولانا دین محمد شاہد صاحب مربی سلسلہ تھے۔ مین نماز سنٹر مکرم قریشی نور الحسن صاحب کا گھر واقع G-6/4 ہوا کرتا تھا۔ اگرچہ G-6 اور G-7 میں بھی نماز سنٹر قائم تھے ان میں خاکسار کا گھر بھی شامل تھا۔ نماز جمعہ مکرم قریشی نور الحسن صاحب کے گھر میں پڑھی جاتی تھی شنید ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1966 میں ایک جمعہ بھی یہاں پڑھایا تھا اس وقت حضور مکرم شیخ عبدالوحید صاحب کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے اور یہ گھر مکرم قریشی نور الحسن صاحب کے گھر کے قریب ہی تھا۔ اسلام آباد میں امارت کے قیام کے بعد خاکسار خدام الاحمدیہ میں ناظم تربیت اور کچھ عرصہ کے لئے قائمقام قائد بھی رہا۔ اسلام آباد میں ذیلی تنظیموں کا قیام 1968 میں امارت کے قیام کے ساتھ ہو گیا تھا۔ تاہم امیر ضلع مکرم ومحترم چوہدری احمد جان صاحب تھے جو راولپنڈی کے امیر ضلع بھی تھے۔ اسلام آباد کے قائد مکرم اعظم قریشی صاحب (الکیمسٹ ربوہ والے) تھے جبکہ صدر لجنہ قریشی نور الحسن

صاحب کی بیگم صاحبہ تھیں۔

خاکسار کو ایک سعادت یہ حاصل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جب کبھی بھی اسلام آباد تشریف لاتے تو خاکسار کو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے پاؤں اور شانے دبانے کی سعادت نصیب ہوتی اس کے علاوہ ربوہ سے اسلام آباد آتے ہوئے حضور کے لئے کلر کہار پر کھانے یا ناشتے کا انتظام اکثر خاکسار کے ذمہ ہوتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تقریبا ہر سال مری بھوربن اور دیگر صحت افزا مقامات پر جاتے ان دوروں میں حضور کے قیام و طعام کا انتظام بالعموم مکرم رانا رفیق احمد صاحب فرماتے جو ان دنوں DFO مری تھے آپ CDA میں ڈپٹی ڈائریکٹر بھی رہے اور آپ کا بڑا اثر رسوخ تھا۔

پندرھواں باب

اسلام آباد سے تعلق رکھنے والے احمدی شعراء

محترمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ

محترمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ اسلام آباد کی واحد معروف خاتون شاعرہ ہیں جن کا شمار دنیائے احمدیت کے مسلمہ اور ممتاز شعرائے کرام میں ہوتا ہے اور جن کا کلام اپنوں اور غیروں سے سند قبولیت حاصل کر چکا ہے۔

آپ 2 اکتوبر 1950 کو لاہور میں ایک مخلص احمدی گھرانہ میں پیدا ہوئیں۔میٹرک سے لے کر بی اے تک تعلیم راولپنڈی سے حاصل کی شاعری سے لگاؤ بچپن سے ہی تھا تاہم باقاعدہ لکھنے کا آغاز 1967 میں کیا جب آپ گورنمنٹ کالج برائے خواتین راولپنڈی میں فرسٹ ائیر کی طالبہ تھیں۔زمانہ طالب علمی میں بین الکلیاتی مشاعروں میں حصہ لے کر اپنا منظوم کلام سناتی رہیں 1971 میں جرنلزم میں ماسٹرز کرنے کے لئے پنجاب یونیوسٹی لاہور میں داخلہ لیا اس دوران بہت سے شعری مقابلہ جات میں حصہ لیا اور کئی میڈل اور ٹرافیاں حاصل کیں۔اپنی شاعری کو جلا بخشنے اور اسے پروان چڑھانے میں اپنے والد مرحوم چوہدری عطا محمد صاحب کے کردار اور کاوشوں کا ذکر کرتے ہوئے محترمہ ارشاد عرشی صاحبہ لکھتی ہیں۔

”جب میں نے چھٹی ساتویں جماعت میں کچی پکی شاعری شروع کی تو انہوں نے میری بہت حوصلہ افزائی کی کالج پہنچ کر جب میں رومانی شاعری کرنے لگی تو اسے پسند نہیں کیا۔ بلکہ کہا کرتے تھے کہ دینی اور قومی شاعری کیا کرو۔

محترم ارشاد عرشی ملک صاحبہ اپنی شاعرانہ زندگی میں آنے والے نشیب و فراز کے بارے میں لکھتی ہیں” لکھنے کا یہ سلسلہ 1980 تک جاری رہا پھر اس میں ایک طویل وقفہ آ گیا جو تقریباً 20 سال تک پھیلا ہوا ہے۔سن 2000 میں دوبارہ لکھنے کا آغاز ہوا لیکن اب شاعری کا لب ولہجہ بہت حد تک دینی ہو چکا تھا۔اس کے بعد پے در پے شعری مجموعے منظر عام پر آتے چلے گئے جن کی

ارسال فرمائی جس پر اپنے دست مبارک سے چند لائنیں لکھیں جو مجھ کم مایہ کے لئے یقیناً ایک نایاب دولت ہیں حضور کے الفاظ مبارک یہ تھے۔

'پیاری عزیزہ عرشی'

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا کلام پڑھ کر یہ حسرت دل سے اٹھتی ہے کہ کاش میرا کلام بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ کی محبت میں گندھا ہوا ہوتا جس طرح سے آپ کا ہے لیکن میں نے نہایت بے تکلفی سے جو کچھ دل میں تھا پیش کر دیا ہے اس میں اللہ کی حمد بھی ہے اور نعت بھی ہے مگر فضول شاعری بھی بہت سی ہے جس سے امید ہے کہ آپ درگذر فرمائیں گی۔

والسلام
(یہاں حضور کے دستخط تھے)

آپ فرماتی ہیں۔

''میں وقتاً فوقتاً نظمیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کرتی رہی اور خاکسار کے پاس اپنے پیارے خلفاء کے تقریباً 80 کے قریب تعریفی خطوط موجود ہیں جن میں سے بعض دیگر شعری مجموعوں میں شائع بھی ہو چکے ہیں۔ الحمدللہ۔۔۔۔۔۔۔

میں نے 2001 سے لے کر اب تک جو کچھ لکھا ہے سب جماعت کی امانت ہے کیونکہ جذبات اور احساسات کی فراوانی اور سرشاری کی کیفیت جو کچھ بھی مجھے نصیب ہوا ہے وہ سب احمدیت کی برکت ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کی جوتیوں کے طفیل ہے

رسول پاکؐ کی مداح میں میری طویل ترین نعت 140 اشعار پر مشتمل ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے معرکتہ الآرا عربی قصیدے کا منظوم ترجمہ اور پھر اسی بحر اسی وزن اور اسی ردیف میں حضرت مسیح موعودؑ کی شان میں لکھا گیا 120 اشعار پر مشتمل قصیدہ میری شاعری کا نچوڑ ہے، میری عمر رائیگاں

کا سرمایہ ہے۔ میرا زادِراہ ہے اور میری زندگی کا حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میری دعا ہے کہ اس کلام کو اس کے دربار اقدس میں شرف قبولیت حاصل ہو''

آخر میں جماعت کے نامور اور معروف شاعر اور ادیب مکرم و محترم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کے ایک مضمون جو انہوں نے محترمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی کتاب ''بھرے شہر میں بن باس'' کے دیباچے کے طور پر لکھا تھا سے ایک اقتباس نقل کیا جاتا ہے جو محترمہ ارشاد عرشی صاحبہ کی شاعری کے معیار اور مرتبہ پر ایک سند کی حیثیت رکھتا ہے آپ فرماتے ہیں ''جماعت احمدیہ کی ادبی تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ احمدی شعراء جماعت احمدیہ کے علم کلام کی ترویج و اشاعت کے لئے اپنی تمام تر فنی صلاحیتیں وقف کئے رہتے ہیں ان کے اشعار میں احمدیت کی روح یوں جاری و ساری رہتی ہے جیسے انسان کے جسم میں خون گردش کرتا ہے۔ ان کی خالصتاً شاعرانہ اور متغزلانہ کاوش بھی احمدیت کی آئینہ دار ہوتی ہیں اور پہنچاننے والے پہچان لیتے ہیں کہ شعر کہنے والے کا روحانی منبع اور سرچشمہ کہاں ہے اور کون ہے

اسلام آباد کی ممتاز احمدی شاعرہ محترمہ ارشاد عرشی ملک نے اپنا چوتھا مجموعہ کلام ''بھرے شہر میں بن باس'' مجھے ارسال فرمایا ہے اور خواہش کی ہے کہ میں انکے مجموعہ کلام پر کچھ لکھوں ان کا کلام پڑھ کر ہی یہ تحریک ہوئی کہ میں احمدیت کی شعری روایت کی اساس کے باب میں کچھ کہوں۔ ان کے شعری مجموعہ کا عنوان ہی احمدیوں پر ہونے والے مظالم اور انکے نتیجے میں احمدیوں کے اپنے شہر اور ملک میں اجنبی ہو جانے کی جانب بلیغ اشارہ کرتا ہے۔ اکبر حمیدی نے اس کیفیت کو ''شہر میں شہر بدر بیٹھے ہیں'' کہہ کر بیان کیا تھا خاکسار راقم الحروف کی ایک نظم میں بھی ایسی کیفیت معرض اظہار میں آئی تھی کہ ''وطن میں رہ کر بھی جو غریب الوطن ہیں ان کا سلام کہنا''

ان کے تین مجموعے ''پل صراط پر ایک قدم'' ''تیرے در کے فقیر ہیں مولا'' اور ''فریاد درد'' اس سے قبل منظر عام پر آچکے ہیں میں انہیں پڑھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ محترمہ ارشاد عرشی ملک کے ہاں شخصی دردمندی قومی دردمندی کے سانچے میں ڈھل گئی ہے۔ ہر احمدی کا درد ان کا درد ہے اور

ہر احمدی کی کسک ان کی کسک۔

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

ارشاد عرشی بھی امیر مینائی کی طرح دوسروں کے درد میں گوندھی ہوئی ہیں اور دوسروں کا درد وہی محسوس کیا کرتا ہے جو فراخ دل اور فراخ حوصلہ والا ہو ان کے تغزل کو دیکھا تو تازہ اور جوان پایا۔ شکیب جلالی کے اسلوب میں شعر کہنا اس کو سزاوار ہے جو دردمندی سے پٹا پڑا ہو۔ شکیب کی زمین ہے۔

آ کے کے گرا تھا ایک پرندہ لہو سے تر   تصویر اپنی چھوڑ گیا ہے چٹان پر
ملبوس خوش نما ہیں مگر جسم کھوکھلے   چھلکے سجے ہوں جیسے پھلوں کی دکان پر

ارشاد عرشی کہتی ہیں

سولی گڑی تھی شہر کے ہر ایک مکان پر
قائم نہ رہ سکا کوئی اپنے بیان پر
تو نے بدل لیا ہے بیاں، تیری خیر ہو
ہم کو تو اعتبار تھا تیری زبان پر

کیسی سیدھی سادہ تغزل سے بھرپور غزل ہے مگر اس بدلتے بیان کے پیچھے کرب واندوہ کا ایک طومار ہے۔ یہ غزل کی ایمائیت کو برتنا جانتی ہیں۔ ان کی نظموں میں بھی بین السطور کرب کی ایک لہر جاری وساری ہے جو شاعرانہ صداقت مجروح نہیں ہونے دیتی مجھے تو اس نظم نے بہت متاثر کیا۔ عنوان ہے۔ ''سچا رشتہ''

جانے کیسے کیسے رشتے   جانے کیسے کیسے ناطے
خود بن کر خود ٹوٹ گئے ہیں   کتنے پیارے پیارے چہرے
روٹھ گئے ہیں چھوٹ گئے ہیں   سکھ کا رشتہ پیار کا رشتہ
خون کا کاروبار کا رشتہ   دل کا اور دلدار کا رشتہ

ہر اک رشتہ کچا رشتہ درد کا رشتہ سچا رشتہ

شاعرانہ اظہار پر اتنی گرفت رکھنے والی مضبوط شاعرہ جب احمدیہ علم کلام کے میدان میں اتری ہیں تو ان کی فنکارانہ پختگی ان کے کام آئی ہے۔نعتیہ قصیدہ ہو یا حمدیہ نظم، خلافت کے استحکام کا مضمون ہو یا اطاعت امام کا ذکر جماعت کے افراد کے نام خلیفہ کا سلام ہو یا زخموں کی بخیہ گری، سب کچھ ان کے ہاں بڑی چابک دستی سے بیان ہوئے ہیں اور میں اس بات کو ان کی بہت بڑی کامیابی سمجھتا ہوں ۔اللہ تعالیٰ ان کے کلام کو قبول عام اور بقائے دوام سے نوازے۔آمین

مجھے توقع ہے کہ پختہ ذہن اور مضبوط اظہار والی پر اعتماد شاعرہ کا کلام جماعت احمدیہ کے علم کلام میں تابندہ اور ممتاز اور منفرد رہے گا اور بہتوں کو اس نور کی طرف کھینچ کر لانے والا ہوگا جس کو کور دل اور کور نگاہ لوگ قبول کرنے اور دیکھنے سے قاصر ہیں اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کو بیش از بیش قبولیت عطا کرے۔آمین‘‘

(شعبہ تصنیف کی درخواست پر محترمہ ارشاد عرشی صاحب کے خود نوشت حالات زندگی سے ماخوذ)



محترم پروفیسر اکبر حمیدی صاحب

آپ کا اصل نام ''محمد اکبر'' ہے ''حمیدی'' تخلص اور یوں ادبی دنیا میں اکبر حمیدی کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ آپ گوجرانوالہ کے قریبی قصبے فیروز والا کے ایک زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا چوہدری رکن دین صاحب اس زمانے میں گریجویٹ تھے جب پورے ضلع میں دو چار ہی گریجویٹ موجود تھے۔ محترم چوہدری صاحب کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا رفیق ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ نے قادیان جا کر حضور علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی موصی تھے وفات کے بعد قادیان میں سپرد خاک ہوئے۔ آپ اپنے زمانے کے پڑھے لکھے با اثر زمینداروں میں سے تھے آپ کی کوششوں اور اثر رسوخ سے گاؤں (فیروز والا) میں احمدیت کا پودا لگا اور پروان چڑھا۔ سکول ریکارڈ کے مطابق اکبر حمیدی صاحب کی تاریخ پیدائش یکم اپریل 1936 ہے مگر آپ کے تایا جان ''میاں جی'' کی ذاتی ڈائری میں 10 اپریل 1935 درج ہے۔ چار سال کی عمر میں آپ کی والدہ انتقال کر گئیں آپ کی دادی جان نے آپ کو بڑے لاڈ پیار سے پالا۔ ابتدائی تعلیم فیروز والا سے حاصل کی اسلامیہ کالج گوجرانوالہ سے ایف اے اور بی اے کا امتحان پاس کیا اور اردو اور پنجابی زبان میں پنجاب یونیورسٹی سے ماسٹرز کی ڈگریاں حاصل کیں۔ آپ نے اسکول کے زمانہ سے ہی بزم ادب کے زیر اہتمام بیت بازی کے مقابلوں میں حصہ لینا اور شعر کہنا شروع کیا۔ آپ کے تایا جی (میاں جی) نے آپ کی تعلیم و تربیت میں خاص کردار ادا کیا وہ خود بھی بڑے مخلص احمدی تھے پانچ وقت آپ کو مسجد میں نماز پڑھانے کے لئے اپنے ساتھ لے جاتے۔ میاں جی نے اذان دینے کا اتنا زیادہ ثواب بتا رکھا تھا کہ آپ سب سے پہلے مسجد پہنچ کر اذان دیتے اور کسی کو اذان دینے کا موقع ہی نہ ملتا۔ اکبر حمیدی صاحب بتایا کرتے تھے کہ میرے دادا جان کی ذاتی لائبریری میں اس زمانے کے

ادبی رسالے اور حضرت مسیح موعودؑ کی تمام کتب بڑے سلیقے سے رکھی گئی تھیں جو میں نے سب کی سب کم عمری میں ہی پڑھ لیں تھیں آپ کی صاحبزادہ محترمہ شہزادی امجد صاحبہ لکھتی ہیں ؛۔

’’آپ کو احمدیت سے دلی لگاؤ تھا زندگی بھر خلافت احمدیہ سے مکمل وابستگی اور اطاعت گزاری کا ناطہ برقرار رکھا۔

مجھے یاد ہے ہم بہن بھائی چھوٹے چھوٹے تھے تو ہر سال ہمیں جلسہ سالانہ پر ربوہ لے جاتے کئی دفعہ تو ایسا بھی ہوا کہ جلسے پر جانے کے لئے جماعت کے ساتھ مل کر اسپیشل بس کا انتظام کراتے اور قریبی احمدی جماعتوں سے مل کر بڑی شان سے سالانہ جلسے کے لئے روانہ ہوتے۔ جب سب بس پر بیٹھ جاتے اور بس روانہ ہونے لگتی تو اباجی بڑے جوش سے بلند آواز میں نعرے لگواتے۔ بڑے تو بڑے ہم بچے بھی خوب جوش سے بلند آواز میں اللہ اکبر، احمدیت زندہ باد اور غلام احمد کی جے کے نعرے لگاتے ہوئے روانہ ہوتے۔ قافلہ جب چنیوٹ سے آگے بڑھتا اور ربوہ کی پہاڑیاں دکھائی دیتی تو بس ایک بار پھر پُر جوش نعروں سے گونج اٹھتی۔ ربوہ میں قیام کے دوران نمازوں اور تہجد کا خاص اہتمام کرتے اور خلیفہ وقت کی قدم بوسی کے لئے ضرور حاضر ہوتے آپ نے حضرت مصلح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے کئی دفعہ ربوہ میں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے لندن میں ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے آپ کا خاص عقیدت اور محبت کا ذاتی تعلق بھی تھا‘‘

اکبر حمیدی بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں ان کے چھ شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں جو یہ ہیں۔

لہو کی آگ (1970)	آشوب صدا (1977)
تلوار اس کے ہاتھ (1986)	شہر بدر (1991)
دشت بام و در (1996)	ہر اک طرف سے (2001)

ان کی شاعری کا اصل میدان غزل گوئی ہے ان کے لہجے کی انفرادیت کا گہرا نقش ان کی غزلوں

میں ابھرتا ہے وہ اپنی شاعری میں اپنے قریبی سیاسی وسماجی اور تہذیبی ماحول کی عکاسی کرتے ہیں ان کے ہاں سب سے زیادہ اشعار تیسری دنیا کے بالعموم اور اپنے وطن عزیز کی بالخصوص معاشرتی صورت حال کے پس منظر میں ملتے ہیں آپ نے معاشرتی اونچ نیچ اور شکست وریخت کے عمل کو شعری زبان میں بیان کر کے اپنے عہد کی ترجمانی کا حق ادا کیا ہے ان کے اردگرد کے ماحول پر خوف، بے یقینی ،عدم تحفظ کے گہرے سائے لرزرہے ہیں ایسے موضوعات پر ان کے چند اشعار دیکھیں۔

پہلے سولی پہ چڑھایا جاؤں پھر عدالت میں بلایا جاؤں
کیسا آزاد ہوں اپنے گھر میں پابہ زنجیر پھرایا جاؤں
زیست پہلے بھی تھی کٹھن لیکن اب ہے جینا محال لوگوں کا
وہ کہیں رنگوں، کہیں نسلوں، کہیں طبقوں میں ہے ایک ہی انسان دنیا بھر کے انسانوں میں ہے
غم کی زہریلی ہوا شہروں میں ہے پھیلی ہوئی ایک جان لیوا وبا شہروں میں ہے پھیلی ہوئی

اکبر حمیدی جہاں ظالمانہ رویوں کے خلاف آواز بلند کرتا ہے وہاں وہ ظالموں سے ہار ماننے کو تیار نہیں۔ یہ شعر ملاحظہ کریں۔

نہ چلے گی ہواؤں کی سازش چار جانب سے آرہا ہوں میں
کیسا بھی ہو، ظالم سے نہ ڈرنا میرے بچو دبنا نہیں اَور اُبھرنا مرے بچو

مگر وہ مظلوم طبقوں کی حمایت میں پیار محبت کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر سامنے آتا ہے اس کا دل انسانیت اور انسانوں کی محبت سے لبریز ہے وہ ذات پات، رنگ نسل اور مذہبی تفریق سے بالاتر ہو کر سوچتے ہیں وہ انسانوں کے لئے خیر کے طالب ہیں۔ اس اعتبار سے انھیں انسان دوست شاعر کہنا چاہیے۔

ہجوم شوق میں تخصیص رنگ و بو کیسی ہر اک پھول پہ عالم تیری قبا کا ہے
دلچسپ ہے بہت مرا اس کا مقابلہ تلوار اس کے ہاتھ، میرے ہاتھ میں سپر
نرم دل ایسے کہ اک اشک بہالے جائے سخت جاں اتنے کہ گذر جائیں سمندر سر سے

ہماری جنگ اندھیروں سے ہے ہوا سے نہیں
دیا جلا کہ نہ یوں سامنے ہوا کے رکھ

تم زخم لگاؤ گے تو ہم اور پھلیں گے
ہم نخلِ ثمر دار ہیں رہنے کے لئے ہیں

ہاتھ کٹ جائیں تو سینے پہ سہارو اکبر
کوئی صورت ہو علم پیار کا اونچا رکھنا

جبین عرش پہ لکھیں کے نام آدم کا
ہمارے ہاتھ لوح و قلم تو آنے دے

ثاقب زیروی کے ہفت روزہ ''لاہور'' میں ملک کی ابتر صورت حال اور نفرت آمیز رویوں کو آپ نے اپنی غزلوں اور نظموں میں پیش کیا ایک نظم کے چند اشعار درج ہیں۔

پتھر، صلواتیں، آوازیں
تحفے طائف کی بستی کے

پیچھے سے تیروں کی بارش
آگے سے برسے انگارے

ہونٹوں پر زہر آب کے نشتر
آنکھوں میں نفرت کے لاوے

ذہنوں میں تاریک عزائم
ہونٹوں پر تابندہ نعرے

معاشرے میں پھیلی ہوئی مذہبی منافرت پر آپ کا طنزاًیہ انداز دیکھیں۔

خنجر بدست پھرتے ہیں شہر میں پاکباز
سہمے ہوئے گھروں میں گنہگار دیکھنا

اے رب عالمیں ترے کرم سے رہیں
محفوظ مومنین سے کفار اس برس

آپ نے پنجابی زبان میں بھی غزلیں لکھی ہیں پنجابی شاعری کا مجموعہ ''ہکی غزل پنجاب'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے جسے بے حد پذیرائی ملی۔

شاعری اور انشائیہ نگاری کے ساتھ اکبر حمیدی صاحب نے خاکہ نگاری میں بھی اپنے لئے ایک علیحدہ انداز اختیار کیا ہے بقول ڈاکٹر وزیر آغا صاحب ''اس کے بعض خاکے تو اتنے اچھے ہیں کہ اردو خاکوں کے کڑے سے کڑے انتخاب میں بھی ایک ممتاز جگہ پائیں'' آپ کے خاکوں کے دو مجموعے شائع ہو چکے ہیں ''قد آدم'' (1993) میں اور ''چھوٹی دنیا بڑے لوگ'' (1998)۔

ان مجموعوں میں حمیدی صاحب نے اپنے خاندان کے قریبی عزیزوں کے خاکے لکھے ہیں جن کا ان سے خون کا رشتہ ہے ان میں سے ''ماں جی''، ''میاں جی''، ''بے بے جی''، ''بابا جی''، ''عظیم

‘‘،’’ ‘‘بڑھمدا’’ شامل ہیں۔

اباجی جیسے غیر معروف افراد کے متحرک یادگار اور خوبصورت خاکے تحریر کر کے آپ نے اردو خاکہ نگاری میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے اور بالکل ایسے ہی جیسے اردو افسانے میں دیہاتی زندگی کو اپنے افسانوں کا موضوع بنا کر منشی پریم چند نے کیا تھا۔ آپ نے اس کے علاوہ ادبی دنیا کے معروف اہل قلم کے خاکے تحریر کئے ہیں جن میں ڈاکٹر وزیر آغا، ڈاکٹر وحید قریشی، مظفر علی سید، منشا یاد، عذرا اصغر، محمود احمد قاضی ڈاکٹر عبدالرشید تبسم، جوش ملیح آبادی وغیرہ شامل ہیں۔اس کے علاوہ ’’مضامین غیب‘‘ اور ’’اس کتاب میں‘‘ کے نام سے دو تنقیدی مضامین کے مجموعے بھی 1993 اور 1995 میں شائع ہو چکے ہیں۔

آپ کی شاعری کا انگریزی زبان میں ترجمہ ’’دی ڈے شَل ڈان‘‘ 1998 میں شائع ہوا۔

اکبر حمیدی نے بچوں کے لئے بھی کہانیاں لکھیں جو یونیسکو کے تعاون سے نیشنل بک فاؤنڈیشن نے شائع کیں جن پر نیشنل بک فاؤنڈیشن نے 1999 اور 2000 میں آپ کو نیشنل ایوارڈ سے بھی نوازا۔ان کتابوں کے نام یہ ہیں۔

ا۔عقلمند بچوں کی کہانیاں	۲۔عمل سے زندگی بنتی ہے
۳۔وطن دوستوں کی کہانیاں	۴۔بہت شور سنتے تھے
۵۔ارسطو اور نوجوان سکندر اعظم	۶۔نئے خیالوں کی نئی کہانیاں۔وغیرہ

ریڈیو پاکستان اسلام آباد سے اُن کے نشر شدہ کالموں کا ایک مجموعہ ’’ریڈیو کالم‘‘ بھی 1987 میں شائع ہو چکا ہے۔

آپ کے وسیع اور معیاری ادبی کام کی وجہ سے نوبل کمیٹی کے سیکرٹری جنرل لارزگیلن سٹن (Lorz Gelen Sten) اور ممبران کی طرف سے 1984 کے لئے ادب کے نوبل ایوارڈ کے لئے کسی ادیب وشاعر کو نامزد کرنے کے لئے آپکو باقاعدہ خط لکھ کر دعوت دی گئی۔(خط کی نقل آپ کی خودنوشت سوانح عمر ’’جست بھر زندگی‘‘ میں بھی شائع شدہ ہے)

احمدیت کے لئے اکبر حمیدی صاحب کی غیرت کے ایمان افروز واقعات

محترم اکبر حمیدی صاحب احمدیت کے لئے بڑی غیرت رکھتے تھے۔ اس کی ایک مثال اس وقت دیکھنے میں آئی جب جنرل ضیاء الحق کے دورِ حکومت میں آپ کی ادبی خدمات کے اعتراف میں آپ کو حکومت کی طرف سے پرائیڈ آف پرفارمنس کے اعزاز کی پیش کش کی گئی جو اکبر حمیدی صاحب نے ٹھکرا دی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو بھی اس سے مطلع کیا تو حضور نے ایک شفقت بھرا طویل خط لکھا اور بہت سی دعائیں بھی دیں۔

اس کے بعد بے نظیر بھٹو کے دورِ حکومت میں بھی 13 اپریل 2000 کو اکادمی ادبیات پاکستان کی طرف سے مکرم اکبر حمیدی صاحب کے لئے نیشنل ایوارڈ برائے اقلیت کا اعلان کیا گیا جو مبلغ پچاس ہزار روپے کیش انعام کے علاوہ سند خوشنودی کا حامل تھا۔ مگر اکبر حمیدی صاحب نے دینی غیرت اور حمیّت کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ ایوارڈ لینے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ”میں جدی پشتی اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہوں اور سمجھتا رہوں گا“ آپ کے اس ایمان افروز نمونہ کی رپورٹ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو پہنچائی گئی تو حضور نے اس پر انتہائی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ازراہ شفقت اپنی طرف سے مکرم اکبر حمیدی صاحب کو مبلغ پچاس ہزار روپے کے انعام سے نوازا۔ ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء

کتاب کی تقریب رونمائی شر پسندوں کی نذر

یہاں ایک واقعہ کا ذکر کرنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ ”تلوار اس کے ہاتھ میں“ اکبر حمیدی کی شاعری کا تیسرا مجموعہ تھا اس کی تقریب رونمائی پاکستان نیشنل سنٹر گوجرانوالہ میں ہونی تھی اور اس خصوصی تقریب کا اہتمام آپ کے دوست احباب نے کیا تھا مگر چند شر پسند مولویوں کے پُرزور احتجاج کے باعث حکومت نے حکماً یہ تقریب روک دی اور نیشنل سنٹر کئی دن کے لئے بند کر دیا گیا شر پسند مولویوں نے نیشنل سنٹر کے سامنے احتجاجی کیمپ لگا دیا تھا۔ تقریب میں شرکت کے لئے مقامی شاعروں اور ادیبوں کے علاوہ لاہور سے ڈاکٹر وزیر آغا اور انور سدید اور اسلام آباد سے اکادمی

ادبیات پاکستان کے چیئرمین پروفیسر پریشان خٹک جیسے نامور شعراء اور ادیب گوجرانولہ پہنچے تھے مگر سب کو مایوس لوٹنا پڑا۔

سرکاری ملازمت

محترم اکبر حمیدی صاحب 1979 میں اسلام آباد کالج برائے طلبائ G-6/3 میں بطور لیکچرار تعینات ہوئے۔ یوں بسلسلہ ملازمت گوجرانوالہ سے اسلام آباد منتقل ہو گئے اور آخری وقت تک یہی قیام رہا۔ آپ کافی عرصہ حلقہ احباب ذوق اسلام آباد کے سیکرٹری بھی رہے۔

وفات اور تدفین

محترم اکبر حمیدی صاحب 12 دسمبر 2011 کو طویل عرصہ علیل رہنے کے بعد 75 سال کی عمر میں انتقال کر گئے اور احمدیہ قبرستان اسلام آباد میں آپ کی تدفین ہوئی۔ نماز جنازہ میں احمدی احباب کے علاوہ کئی غیر از جماعت علمی و ادبی شخصیات نے بھی شرکت کی۔ آپ نے سوگواران میں ایک بیوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی۔



مکرم حمید المحامد صاحب

مکرم حمید المحامد صاحب کو مکرم ومحترم عبدالوہاب صاحب اور مکرم ومحترم منیر احمد فرخ صاحب کی امارتوں کے ادوار میں جنرل سیکرٹری، سیکرٹری تعلیم القرآن اور پھر قاضی کے اہم عہدوں پر خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ اکتوبر 2009 میں وفات کے وقت بھی آپ جماعت اسلام آباد کے قاضی کے طور پر خدمات بجا لا رہے تھے۔ آپ کو 1983 سے 1989 تک جنرل سیکرٹری اور 1989 سے 1992 تک سیکرٹری تعلیم اور 1994 سے 2000 سیکرٹری تعلیم القرآن جماعت احمدیہ اسلام آباد شہر وضلع کی حیثیت سے خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ اس دوران 1987 سے 1992 تک آپ F-8,E-8 حلقہ جات کے صدر بھی رہے۔ آپ کافی عرصہ صدر حلقہ ماڈل ٹاؤن (ہمک) بھی رہے آپ انتہائی نیک فطرت، تقویٰ شعار، کئی خداداد صلاحیتوں کے حامل شستہ مزاج اور سلسلہ کے لئے درد اور غیرت رکھنے والے بزرگ تھے۔ محترم حمید المحامد صاحب کا خاندان بنگال (موجودہ بنگلہ دیش) کے ایک دور دراز علاقہ سے تعلق رکھتا تھا۔ آپ جماعت احمدیہ راولپنڈی کے سابق امیر مکرم ومحترم مجیب الرحمن صاحب ایڈووکیٹ کے چچا زاد بھائی تھے۔ آپ کی بیگم جماعت کے ممتاز بزرگ اور رفیق حضرت اقدس حضرت صوفی احمد جان کے خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ محترم حمید المحامد صاحب کے والد سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد قادیان جا کر آباد ہو گئے اور اس طرح محترم حمید المحامد صاحب اور آپ کے دیگر بہن بھائیوں کا بچپن دارالمسیح کے پاکیزہ ماحول میں گزرا۔ یہاں ہی آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں آپ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ اور محترم سید عبدالحئی شاہد صاحب مرحوم سابق ناظر اشاعت کے کلاس فیلو تھے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ پاکستان نیوی میں بھرتی ہو گئے۔ اردو لٹریچر میں ایم اے

کیا تھا اس لئے ادب اور شعر و شاعری سے بھی بہت اوائل عمر سے ہی شغف تھا اور ''روشن ضمیر'' کے ادبی نام سے آپ کے مضامین راولپنڈی، اسلام آباد کے اخبارات میں شائع ہوتے رہے۔ مکرم و محترم مجیب الرحمن صاحب سابق امیر جماعت راولپنڈی نے آپ کی وفات کے بعد آپ کے حالات زندگی اور سیرت وسوانح پر ایک تفصیلی مضمون رقم فرمایا تھا جو الفضل میں شائع ہوا تھا اس مضمون سے چند اقتباس پیش خدمت ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

''مرحوم سچے سیدھے اور صاف احمدی تھے۔ احمدیت کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ خلافت سے عقیدت اور پیار کے ساتھ اور دلی جذبہ کے ساتھ اطاعت خلافت کے عادی تھے۔ وفات کے بعد ان کی ایک نامکمل ڈائری پر نظر ڈالی تو ایک عہد ان کے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا پایا۔ جس میں مریم شادی فنڈ اور دیگر مدات میں معین رقم مستقل طور پر ادا کرنے کا عہد کر رکھا تھا اور ساتھ ہی یہ عہد درج تھا کہ ہر نئی تحریک جو خلیفہ وقف کی طرف سے ہوگی اس میں اس قدر رقم ادا کیا کروں گا۔ افتاد طبع ایسی تھی کہ حلقہ احباب کبھی بہت وسیع نہیں ہوا اور خود اس بات کا احساس بھی تھا۔ ان کے مطبوعہ انشائیوں میں سے ایک انشائیہ ''شکوہ دوستوں کے نہ ہونے کا'' کے عنوان سے ہے۔ خاموش طبع اور بے ریا انسان تھے ذاتی نمود و نمائش یا آگے بڑھ کر خود نمائی کو پسند نہیں کرتے تھے۔ جو کام سپرد کیا جاتا یا تسکین قلب و نظر کی خاطر خود اپنے شوق سے اپنے ذمہ لیتے اسے بھی سنوار کر کرنے کے عادی تھے۔ خط اور تحریر ایسی تھی کہ ایک ایک لفظ سلیقہ سے موتی کی طرح پرویا ہوا نظر آتا تھا۔ اور تحریر کتنی ہی طویل ہو پہلے فقرہ سے لے کر آخیر فقرہ تک ایک جیسا حسن قائم رہتا تھا یہی انداز زندگی بسر کرنے کا تھا۔ جو حسن ترتیب تحریر میں، وہی ٹھہراؤ زندگی میں بھی تھا۔ مرنجان مرنج آدمی تھے مگر فضول خوش گپیوں میں وقت گزارنے میں انہیں نہیں دیکھا تھا۔ لٹریچر میں ایم اے کر رکھا تھا اور ''حامد برگی'' کے نام سے انشائیے لکھے۔ انگریزی ادب کی تاریخ اور اس کی باریکیوں اور تنقید کے اصولوں اور نظریات سے پوری واقفیت رکھتے تھے۔ نہایت ستھرا اور پاکیزہ ادبی ذوق رکھتے تھے اور خود بھی ایک معروف انشائیہ نگار تھے۔ انشائیوں کے دو مجموعے ''با انداز دگر'' اور ''ہمہ جہت'' کے نام سے شائع ہو چکے ہیں اردو ادب میں انشائیہ نگاری کے فن پر ان کی بعض تحریروں نے سند کا درجہ حاصل کیا اور برصغیر ہند میں جگن

ناتھ آزاد کے پایہ کے لوگوں نے یونیورسٹی میں اپنے طلبا کو ان کی تحریرات پڑھنے کا مشورہ دیا۔ان کے انشایئے پاکستان اور ہندوستان کے مستند ادبی رسالوں میں شائع ہوتے رہے اور ڈاکٹر وزیر آغا نے ان کو اردو کے سینئیر انشائیہ نگاروں میں شمار کیا ہے اور پروفیسر غلام جیلانی اصغر نے لکھا کہ ''جب حامد برگی کا کوئی انشائیہ پڑھتا ہوں تو مجھے خوشگوار موسم اور کھلی فضا کا احساس ہوتا ہے''۔محمد اسلام تبسم نے ان کے انشائیوں کے بارہ میں لکھا کہ ''ان میں اسلوب کی تازہ کاری ہے اور موضوع کے چھپے ہوئے پہلوؤں کو سامنے لا کر قاری کو حیران کر دیتے ہیں'' ڈاکٹر انور سدید کہتے ہیں ''وہ متوازن دماغ سے موضوع کے بند سیپ کو کھولتے ہیں بڑی محبت آمیز مسکراہٹ سے قاری کی ہتھیلی پر ایک چمکتا ہوا موتی رکھ دیتے ہیں''

شعر بھی کہتے تھے اور حامد تخلص کرتے تھے۔اپنے شعری مجموعہ کے پیش لفظ میں لکھا ''شاعر کہلانا مجھے کبھی مرغوب نہ تھا لیکن میں شاعر تھا بچپن سے ہی'' ان کا کہنا تھا کہ ''70 کی دہائی میں قومی سانحات وحادثات سے ہی دل و دماغ نے شدید اثر قبول کیا''۔مختلف موضوعات پر لکھا۔71 کے جنگی اسیران کی رہائی پر بھی گیت لکھے۔جماعتی موضوعات پر بھی لکھا۔74 کے پر آشوب دور پر بھی نظمیں کہیں۔برادرم مرحوم کو اس عاجز کی سخن فہمی پر حسن ظن تھا اور پنا کلام اس عاجز کو سناتے رہتے تھے۔نظم اور آزاد نظم میں ان کی بعض نظمیں یقیناً ادبیات عالیہ میں مقام پانے کی اہل ہیں۔بہت ابتدائی زمانہ کی ایک نظم جو ''لمحہ'' کے عنوان سے لکھی گئی تھی وہ خاکسار کے نزدیک ایک خاص چیز تھی اور شاعر کی ذہنی اٹھان کی نشاندہی کرتی تھی۔وہ نظم ان کے مجموعہ میں ''لازماں'' کے عنوان سے موجود ہے۔ربوہ کے بارہ میں'' دیارِ دل'' کے نام سے بہت اونچے معیار کی ایک طویل نظم لکھی''۔۔۔۔''احمدیت کے لئے غیرت رکھتے تھے اور جب کبھی کسی اخبار میں جماعت کے خلاف غلط قسم کا کوئی مضمون شائع ہوتا تو بہت تکلیف محسوس کرتے تھے اور فوراً مذکورہ اخبار کو مراسلہ لکھنے بیٹھ جاتے تھے۔ان کے ایسے کئی مراسلے راولپنڈی اور اسلام آباد کے روزناموں میں شائع ہوئے۔ملازمت کے دوران نیوی کے ایک سینئیر افسر جو اپنے فرض منصبی کی وجہ سے مذہبی مطالعہ کرتے تھے ان کو حضرت مسیح موعود اور خلفائے سلسلہ کی کتب اور تفسیر کبیر دیا کرتے تھے۔وہ بعض اوقات اپنے تاثرات پنسل سے حاشیہ پر تحریر کرتے

تھے ایسے تاثرات مرحوم مجھے بھی دکھاتے رہتے تھے۔ایک مرتبہ کلمہ کا بیج لگایا ہوا تھا کہ کسی افسر نے بیہودہ الفاظ میں اعتراض کیا تو مرحوم نے بڑی غیرت مندی کے ساتھ جواب دیا۔اور بعد میں جب کسی سینئیر افسر نے اس واقعہ کا ذکر کیا تو انہیں ایسے احسن طریقہ سے بات سمجھا دی کہ وہ محفوظ ہوئے اور مسکرا دیئے۔ایسے واقعات ان کے زندگی میں بے شمار تھے۔

ربوہ سے محبت تھی اور بہشتی مقبرہ میں جگہ پانے کی تڑپ دل میں رکھتے تھے جب بھی ربوہ جانا ہوتا، بہشتی مقبرہ میں اپنے والد مرحوم اور دیگر خاندانی بزرگوں اور اعزہ کی قبروں پر باقاعدگی سے دعا کے لئے جاتے۔ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ کے ماحول سے متاثر ہوکر ’’دریا دل‘‘ کے عنوان سے ایک نظم لکھی جس کا پہلا بند یوں تھا۔

چاند حیرت سے تک رہا تھا بلند پتھر فصیل شب سے
یہ صدیوں ویران وسعتوں کو بسا دیا ہے کس نے کب سے
یہ شور کیسا ہے گونج کیسی ہے نعرہ حق و ہُو ہے کیسا
یہ کون مخلوق آبسی ہے یہاں کہ ہے اژدہام جیسا
یہ دشت و صحرا کی چلچلاتی فضا میں باد بہار کیسی
یہ پھول گلشن مہک اٹھے ، ہو گئی ہوا مشکبار کیسی

ایک اور نظم میں لکھتے ہیں:

یہ کن دیاروں کے رہنے والے کہاں سے چل کر کہاں پہ آئے
یہ خاک کیا ہے کہ جس کے ذرے فلک سے تاروں کو کھینچ لائے
یہ کیسے ساحل ہیں جن سے طوفان سر پٹک کر پلٹ گئے ہیں
کہ جن کی آغوش میں حوادث بھی موج بن کر سمٹ گئے ہیں

اور پھر آخر میں بہشتی مقبرہ کے ذکر میں دلی کیفیات کو کچھ یوں بیان کیا۔

یہ کیسی وادی ہے جس جگہ پر ہے موت پر رشک زندگی کو

یہیں کہیں عافیت کا گوشہ ملے ہے حسرت یہاں سبھی کو
فنا کی گودی میں بسنے والوں سے رابطہ انکو کس قدر ہے
کہ وقت گلگشت کتنی مشتاق ہر قدم پر ہر اک نظر ہے
یہ کیسی یادوں کی انجمن ہے یہ کیسی سوچوں کے سلسلے ہیں
یہ شمعیں گُل ہو کے بھی فروزاں یہ پھول کملا کے بھی کھلے ہیں

(الفضل 14 نومبر 2009)

1989 میں جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر جماعت اسلام آباد نے ایک خوبصورت سووینیر شائع کیا جس کے انگریزی حصہ کا پیش لفظ (Forward) لکھنے کا اعزاز محترم حمید المحامد صاحب کو نصیب ہوا جبکہ اس کے اردو حصہ میں آپ کی ایک نظم ’’روشنی کا سفر‘‘ شائع ہوئی۔

محترم حمید المحامد صاحب 18 اکتوبر 2009 کو اللہ کو پیارے ہوئے اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں آسودہ خاک ہیں۔آپ کے ایک بیٹے محترم نوید الظفر صاحب کو بھی مختلف تنظیمی اور جماعتی عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی اور دسمبر 2014 سے لندن میں مقیم ہیں۔آپ اپنے والد مرحوم کے بارے میں لکھتے ہیں؛۔

’’میرے والد مکرم حمید المحامد صاحب پاکستان نیوی میں ملازمت کے دوران تو جماعت میں کسی عہدہ پر کام نہ کر سکے اور نہ ہی شاعر و ادیب ہونے کے ناطے اپنے جماعتی پس منظر میں کی گئی شاعری چھپوا سکے۔مگر اس دوران قلمی نام ’’روشن ضمیر‘‘ سے اسلام آباد سے چھپنے والے اردو اور انگریزی اخبارات میں جماعت کے خلاف چھپنے والی ہر خبر کے خلاف قلمی جہاد میں مصروف رہے ۔۔۔پھر ریٹائرمنٹ کے بعد جماعت کی خدمت بطور جنرل سیکرٹری،صدر حلقہ ماڈل ٹاؤن (ہمک) سیکرٹری تعلیم القرآن ضلع اسلام آباد اور بحیثیت قاضی ضلع توفیق پائی۔۔۔۔میرے والد صاحب اکثر کہا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم دونوں باپ بیٹے کو اسلام آباد جیسی مخلصین کی جماعت کی عاملہ کے ارکان کی حیثیت سے خدمت دین کی توفیق دی۔‘‘

(آپ کی یہ تحریر شعبہ تصنیف کے پاس محفوظ ہے)



محترم طاہر عارف صاحب

محترم طاہر عارف صاحب کا شمار جماعت کے معروف اردو اور پنجابی شعراء میں ہوتا ہے اب تک آپ کی چار کتابیں چھپ چکی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔روتے روتے (اُردو شاعری)

۲۔ادھی گل (پنجابی شاعری)

۳۔محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) (سیرت نبویؐ پر مشتمل انگریزی کتاب)

۴۔پاکستان۔۔۔۔۔منزل بہ منزل (اردو)

آپ کی دو کتابیں زیر طبع ہیں جن میں ''بلدے سک'' پنجابی مجموعہ کلام ہے جبکہ دوسری کتاب اردو نظموں کا مجموعہ ہے۔

خاندانی حالات

محترم طاہر عارف صاحب کا تعلق چک 98 شمالی سرگودھا کے سکونتی جماعت کے ایک مخلص اور خدمت کرنے والے خاندان سے ہے آپ کے دادا حضرت چوہدری غلام حسین بھٹی صاحب کو رفیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔جنہوں نے 02-1901 میں بذریعہ خط بیعت کی اور پھر 1905 میں حضور علیہ السلام کی دستی بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔والد محترم حاجی چوہدری بوٹے خان صاحب علاقہ کے بااثر زمیندار تھے جنہوں نے شروع میں تو احمدیت کی بڑی مخالفت کی مگر بعد ازاں آپ کو بھی نہ صرف احمدیت کی آغوش میں آنے کی توفیق ملی بلکہ وصیت کے بابرکت نظام میں بھی شامل ہوئے آپ کے نام کا کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگا ہے۔چک 98 شمالی سرگودھا میں جماعت کا قیام حضرت چوہدری غلام حسین بھٹی صاحب کی بیعت کے ساتھ ہی عمل میں

آ گیا تھا۔آپ کی دعاؤں عملی نمونہ اور دن رات کی کوششوں کے نتیجہ میں بہت جلد تقریباً نصف گاؤں احمدی ہوگیا۔

آپ کے ایک بیٹے مولانا محمد یار عارف صاحب کو اللہ تعالیٰ نے جماعت کی گرانقدر خدمت بجالانے کی توفیق دی اور عملی زندگی میں خدمات بجالانے پر حضرت مصلح موعود کی خوشنودی حاصل کرنے کے آپ کو متعدد مواقع میسر آئے۔محترم طاہر عارف صاحب انہی کے صاحبزادے ہیں۔ اپنے والدگرامی کے حالات زندگی اور عظیم جماعتی خدمات کا ایک مختصر خاکہ پیش کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

''میرے والد حضرت مولانا چوہدری محمد یار عارف صاحب 16-1915 میں مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور 1923 میں مدرسہ احمدیہ کا آخری امتحان پاس کیا اسی سال آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور یونیورسٹی میں اول پوزیشن لے کر تمغہ حاصل کیا۔فوراً ہی آپ کو گورنمنٹ کی اچھی ملازمت مل گئی تاہم جلد ہی حضرت مصلح موعود کی ہدایت پر سرکاری ملازمت کو خیر باد کہہ دیا اور سلسلہ کے لئے اپنی خدمات پیش کردیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائی۔آپ حضرت مصلح موعود کی طرف سے انگلستان بھجوائے جانے والے پہلے مولوی فاضل داعی الی اللہ تھے آپ کو 35-1931 کے برسوں میں حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب کے ساتھ انگلستان میں نائب امام کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی اس دوران لندن میں ہونے والی گول میز کانفرنس میں حضرت مصلح موعود کی راہنمائی میں آپ کو ملی خدمات کی بھی توفیق ملی۔انہی ایام میں آپ کو قائداعظم، علامہ اقبال اور دیگر مسلم اکابرین سے ملاقاتوں کا شرف حاصل رہا۔چنانچہ جسٹس جاوید اقبال کی کتاب ''زندہ رود'' میں شائع ہونے والی ایک تصویر میں ایک عشائیہ میں حضرت مولانا فرزند علی خان صاحب اور اباجان بھی دیگر راہنماؤں کے ساتھ بیٹھے نظر آتے ہیں۔

انگلستان سے واپسی پر آپ کو حضرت مصلح موعود کے ارشاد کے تحت مارچ 1940 میں قرارداد پاکستان کی منظوری کے وقت حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب کی معیت میں جماعت کی نمائندگی

میں منٹو پارک لاہور کے جلسہ میں شمولیت کا اعزاز حاصل ہوا آپ کو جامعہ احمدیہ قادیان میں پروفیسر اور اسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت مصلح موعود کے طور پر کام کرنے کی بھی سعادت نصیب ہوئی اس کے علاوہ آپ کو سینکڑوں مناظروں، مباحثوں میں جماعت کی کامیاب نمائندگی کا بھی موقع ملا۔ تقسیم ہند سے قبل آپ کو 1943 میں کراچی میں بطور مربی سلسلہ بھی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری والدہ کو بھی عملی طور پر خدمت سلسلہ کا موقع ملا چنانچہ لیڈی میکلگین کالج لاہور سے ٹیچر ٹریننگ کورس مکمل کرنے کے بعد آپ کو قادیان میں نصرت گرلز سکول کی پہلی سند یافتہ ٹیچر تعینات ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ اور یوں یہ سکول مڈل لیول تک منظور ہوا۔ آپ کو 1930 سے لے کر 1947 تک یعنی تقریباً 17 سال اس سکول میں خدمات بجا لانے کی توفیق ملی یہ بات قابل ذکر ہے کہ آپ نے جب قادیان میں بطور ٹیچر تعیناتی قبول کی اس وقت آپ احمدی نہیں تھیں۔ آپ اپنے بہنوئی حضرت میاں محمد اسماعیل سیکھوانی کی تحریک پر قادیان آئیں اور پھر بعد میں بیعت کر کے جماعت میں بھی شامل ہو گئیں۔''

محترم طاہر عارف ایک ہونہار طالب علم کی حیثیت میں

جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ محترم طاہر عارف صاحب کا خاندان برسوں سے چک 98 شمالی سرگودھا میں آباد ہے۔ یہ گاؤں سرگودھا شہر سے تقریباً سات میل دور ہے محترم طاہر عارف صاحب کی پیدائش سرگودھا شہر میں ہوئی۔ مڈل تک ابتدائی تعلیم کانونٹ ہائی سکول سرگودھا سے حاصل کی۔ جبکہ میٹرک کنٹونمنٹ پبلک سکول سرگردھا سے کیا اور اوّل آنے پر رول آف آنر حاصل کیا۔ سکول میں آپ انگلش ڈیبیٹنگ سوسائٹی اور بزم اردو کے صدر رہے۔ میٹرک کے بعد آپ نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں FSc میں داخلہ لیا۔ جہاں ان دنوں ممتاز ماہر تعلیم حضرت قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تھے۔ تعلیمی پروگراموں کے علاوہ آپ کالج کے انگریزی مباحثوں کی روح رواں رہے۔ بہترین انگلش مقرر قرار دیئے جانے پر ''کالج کلر'' حاصل کیا۔ ٹی آئی کالج سے فراغت کے بعد آپ نے BA کا امتحان گورنمنٹ کالج سرگودھا سے اعزاز کے ساتھ پاس کیا۔ بی اے میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے

اور بہترین انگریزی مقرّر ہونے کے باعث آپ کو ’’ڈبل رول آف آنرز‘‘ دیا گیا۔ بعد ازاں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے اکنامکس میں ماسٹر کی ڈگری لی اور ساتھ ہی ایل ایل بی کا امتحان بھی پاس کیا۔ 1988 میں لندن سکول آف اکنامکس سے ایل ایل ایم میں ’’ماسٹر آف لائ‘‘ کیا اور لندن یونیورسٹی کی طرف سے آپ کو ’’مارک آف میرٹ‘‘ کے اعزاز سے نوازا گیا۔ 2006 میں آپ نے گورنمنٹ سروس کے دوران قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے MSc کی ڈگری حاصل کی۔

میدان عمل میں

تعلیم مکمل کرنے کے بعد محترم طاہر عارف صاحب کی عملی زندگی کا آغاز یوں ہوا کہ آپ نے CSS کا امتحان پاس کر کے پولیس سروس اختیار کی اور بطور ASP آپ کی پہلی تقرری ہوئی۔ اس عہدے پر بعد ازاں آپ نے سرگودھا ڈی جی خان، جہلم، رحیم یار خان اور لاہور میں خدمات سرانجام دیں۔

SP کے عہدہ پر ترقی ملی تو بطور SP بھکر ملتان اور گوجرانوالا میں تعینات رہے۔ اسی دوران نیشنل پولیس اکیڈمی میں کورس کمانڈر اور نیشنل پولیس فاؤنڈیشن میں ڈائریکٹر سیکورٹی سروسز کی حیثیت سے کام کرنے کا موقع ملا۔ FIA میں بطور ایس پی، ڈائریکٹر ایڈمن، ڈائریکٹر کرائمز اور ڈائریکٹر امیگریشن رہے۔ پھر ترقی پا کر ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس بیورو کی حیثیت سے سرگودھا اور فیصل آباد میں تعینات رہے۔ ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل اینٹی نارکٹس فورس کی حیثیت سے اسلام آباد میں خدمات بجالانے کا موقع ملا۔ آپ نے بلوچستان میں ایڈیشنل آئی جی کی حیثیت سے بھی کام کیا بعد ازاں اسلام آباد میں جائنٹ ڈائریکٹر جنرل اور قائمقام ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس بیورو اور پھر ڈائریکٹر جنرل نیشنل پولیس فاؤنڈیشن کے عہدوں پر کام کیا۔ 13 فروری 2012 کو آپ کی طویل سروس کا آخری دن تھا جبکہ آپ آئی جی پولیس کے اعلیٰ ترین عہدہ سے شاندار قومی خدمات کے ریکارڈ کے ساتھ مدت ملازمت پوری کرنے کے بعد ریٹائرڈ ہو گئے اور آجکل اسلام آباد میں ہی ریٹائرمنٹ کی زندگی گذار رہے ہیں۔

جماعتی خدمات

محترم طاہر عارف صاحب کو پولیس سروس کے ایک بیوروکریٹ کی حیثیت سے ملک وقوم کی خدمت میں مصروف زندگی گذارنے کے علاوہ جماعت میں بھی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ نے 90-1980 کی دہائی میں اسلام آباد میں ایک سال قائد علاقہ خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے بھی کام کیا سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فضل عمر فاؤنڈیشن کا ڈائریکٹر مقرر فرمایا چنانچہ گذشتہ تقریباً دو سال سے آپ کو اس عہدہ پر خدمت بجا لانے کی توفیق مل رہی ہے۔

شعر وشاعری سے شغف

محترم طاہر عارف صاحب کو شعر وشاعری سے شغف زمانہ طالب علمی سے ہی تھا اور وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اس میں پختگی آتی گئی۔ آپ کا پہلا شعری مجموعہ ''روتے روتے'' شائع ہوا تو ملک کے ممتاز صحافی اور کالم نگار حسن رضوی نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:۔

''پچھلے دنوں ہمارے دوست فقیر احمد ملک صاحب نے ہمارا تعارف ایک ذہین شاعر طاہر عارف سے کرایا جن کا شعری مجموعہ ''روتے روتے'' کے نام سے ڈاکٹر طیب عارف ٹرسٹ سرگودھا نے شائع کیا ہے۔ ہم اس مجموعے کا نام پڑھ کر کافی چونکے لیکن جب معلوم ہوا کہ ''روتے روتے'' کے پس منظر میں آنسوؤں کی وہ برسات ہے جو اس شاعر کا سرمایہ حیات ہے تو اور تعجب ہوا۔ طاہر عارف نے پیش لفظ میں لکھا ''ہم والدین کے دو بیٹے تھے طاہر اور طیّب''

میں بڑا تھا۔ طیب مجھ سے پانچ سال چھوٹا تھا۔ قدوقامت میں طیب مجھ سے بڑا تھا کردار و شخصیت میں ''بہت بڑا'' لوگ کہتے تھے خوب جوڑی ہے چشم بد دور کہ کہیں نظر نہ لگے۔ 22 دسمبر 1983 کو موٹر کار کے ایک حادثے میں ہم دونوں بھائی عین شباب میں فوت ہو گئے'' انا للہ وانا لیہ راجعون'' طیب کا جسم خاک مٹی میں دبا دیا گیا مجھے میرے جسم کی خاک میں امانتاً دفن کر دیا گیا کہتے

ہیں جب احباب مجھے دفن کر کے چلے آئے تو میری قبر سے دردناک آوازیں آنے لگیں'' روتے روتے'' انہی آوازوں کا یہ مجموعہ ہے۔

طاہر عارف نے اپنے جس بھائی کے نوحے اس کتاب میں شعر کی صورت میں رقم کئے ہیں وہ بھائی اپنی بیمار ماں کو خون دینے کے لئے ہسپتال آ رہا تھا کہ راستہ میں حادثے کا شکار ہو گیا۔ یوں دو عظیم ہستیوں ماں اور بھائی کی جدائی نے طاہر عارف کے جذبات کو شعر کی زبان دے دی۔ ایک ایسی زبان جس سے نکلا ہوا ایک ایک حرف سچائی سے عبارت ہے طاہر عارف کا کہنا ہے کہ۔

الجھے ہوئے الفاظ کسی سُر کی صدا ہیں　　حالات تو گزرے ہوئے موسم کی ہوا ہیں

وہ میرا ہی سایہ تھا ذرا مجھ سے بڑا تھا　　جس شکل پہ اس شہر کے سب لوگ فدا ہیں

طاہر عارف کی شاعری کو اس سے بڑا اور کیا خراج تحسین پیش کیا جا سکتا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جو خود ایک بہت بڑے قادر الکلام شاعر اور ادب کی دنیا کے عظیم شاہسوار تھے۔ آپ کو پیش کیا ہے حضور اپنے ایک خط محررہ 12 دسمبر 1984 میں فرماتے ہیں:۔

۔۔میرے پیارے عزیزم طاہر عارف

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے خط نے بھی اُس انفرادی دلکشی سے کچھ حصہ پایا ہے جو اللہ نے آپ کی جاذب نظر صورت اور سیرت کو عطا فرمائی ہے۔ اس درد والم کے درد نے بہتوں کو شاعر بنا دیا ہے جن کو اوزان کا سلیقہ نہیں ان کے بظاہر غیر متناسب شعروں میں بھی شعریت اسی طرح بھری ہوتی ہے جیسے شہد کا چھتہ شہد سے لبالب بھرا ہو۔ جو شعر نہیں کہتے ان کی نثر کو ہی اُنکے دلوں کے سوز اور جذبات کی سچائی نے شعریت کا ایسا روپ عطا کر دیا ہے کہ بعض ایسے خطوط پر دنیا دار شعرا کے دیوان نثار ہو جائیں تو یہ نثار ہونے والوں کے لئے باعث اعزاز ہو۔

آپ وہ خوش نصیب ہیں جن کی نثر کو بھی اللہ نے شعریت کے رنگ و بو سے نوازا ہے اور اشعار کو بھی ایک الگ اور امتیازی حسن ظاہر و باطن عطا فرمایا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ کے اشعار پڑھتے ہوئے بے صبری نے زور مارا کہ جلد تر اس لکھنے والے کا چہرہ نہیں تو نام ہی دیکھ لوں کہ یہ کون ہے۔ چند سطروں ہی کا تو فاصلہ تھا مگر یہ انتظار بھی گوارا نہ ہوا اور خط پلٹ کر دیکھ ہی لیا کہ کون ہے۔ آپ کے نام کے ساتھ ہی آپ کے پیارے بھائی کا اَن لکھا نام بھی لکھا ہوا پایا اور ایک وجود میں دو وجود دکھائی دیئے۔ میرے دل میں تو پہلے ہی احمدیت اور احمدیوں کا بہت پیار تھا اب تو بعض دفعہ یوں لگتا ہے کہ وفورِ محبت سے میرا ناتواں دل پھٹ جائے گا تب میرا خدا اپنی رحمت کے ہاتھوں سے میرے دل کو تھام لیتا ہے اور میری ہمت اور حوصلے کا ظرف بڑھا دیتا ہے ۔ میرا پیار ہمیشہ مقبول دعائیں بن کر آپ کو اور طیب مرحوم کو پہنچتا رہے۔ اس کی زندگی پر ایک ایسا دور بھی آیا تھا کہ آپ سے آگے بڑھ کر وہ میرے قریب تر آ گیا تھا۔ اسے بھی علم تھا کہ وہ مجھے بہت پیارا ہے مگر اپنے مولا کو وہ ہم سب سے بڑھ کر پیارا ہو گیا اب تو اس کا پیار بھی آپ ہی نے ورثہ میں پالیا ہے۔

اپنے ابا جان کو میرا محبت بھرا اسلام پہنچا دیں اور طیب مرحوم کی قبر پر جب بھی جائیں میرا محبت بھرا اسلام اسی پاک صورت اور پاک سیرت اہل قبر کو پہنچا دیں۔ خدا حافظ۔ فی امان اللہ

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

آپ کا پنجابی مجموعہ کلام ''ادھی گل'' شائع ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس پر جو تبصرہ فرمایا وہ پڑھنے کے لائق ہے حضور نے لکھا۔

''آپ کا کلام بہت ہی دردناک ہے اگرچہ لکھی ہوئی پنجابی کو سمجھنا میرے لئے مشکل ہوتا ہے مگر بہت غور سے آپ کا کلام پڑھ کر باتیں سمجھ پایا ہوں۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ آپ اتنا گہرا کلام کہنے والے ہیں اور وہ بھی پنجابی میں۔ ممکن ہے کہ اگر آپ اردو میں لکھتے تو یہ باتیں لکھنی آپ کے لئے مشکل ہوتیں اور پڑھنے والے کے لئے انہیں پڑھنا بھی آسان نہ ہوتا۔ لگتا ہے کہ آپ نے اسی لئے پنجابی کی چادر اوڑھ کر اپنا فرض نبھایا ہے اور خوب نبھایا ہے۔ ماشاءاللہ آپ کو کمال عبور ہے پنجابی پر۔

اللہ آپ کو اور ان مرحومین کو بھی جن کی یاد میں سب کچھ لکھا گیا ہے دونوں جہان کی دائمی حسنات سے نوازے‘‘ (خط پرائیوٹ سیکرٹری مورخہ 21فروری1999 سے ماخوذ)

ناظر تعلیم، صدر مجلس کار پرداز، وکیل التعلیم تحریک جدید اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے پروفیسر صوفی بشارت الرحمن صاحب جماعت کی 48 سالہ شاندار خدمات بجا لانے کے بعد 26 جنوری 1994 کو73 سال کی عمر میں فوت ہوئے تو محترم طاہر عارف صاحب نے ان کی وفات پر انہیں ان الفاظ میں منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔

سراسر پیکر صِدق ووفا تھا مثال عجز ، فخر صوفیا تھا
سبک رفتار پہنچے آسماں تک جہاں پہنچے وہ پہلے سے کھڑا تھا
تھا زاہد خود بھی اور واعظ بھی لیکن وہ عاشق بھی بلا کا تھا۔ سدا تھا
بڑا ہے نام فرزانوں میں اس کا وہ دیوانہ مگر اچھا بھلا تھا
سمندر علم و دانش ، اتقا کا قد آور اور بھی ہیں وہ سوا تھا
وہ روشن ہے دلوں میں اب بھی طاہر ستارہ جو کہ اگلے دن گرا تھا

26فروری1994 کے الفضل میں محترم طاہر عارف صاحب کی درج ذیل نظم شائع ہوئی۔

جان پہ جان وارتے جاؤ اچھے انسان وارتے جاؤ
ایک اک جان قرض ہے اس پر اپنے خاقان وارتے جاؤ
کوکھ کے پھول تم نثار کرو باپ کی آن وار تے جاؤ
خواہشیں اس کے در پہ سب قربان سارے ارمان وارتے جاؤ
یوں ہی سامانِ آشیاں ہو گا اپنے سامان وارتے جاؤ
اونچا رکھنا لوائے احمد کو اور ہر شان وارتے جاؤ
اپنے پیارو ں سے ہے جدا ہونا یو ں ہے آسان وارتے جاؤ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کے نام ایک خط میں اس نظم کی تعریف کرتے ہوئے لکھا۔

’’پیارے عزیزم طاہر عارف صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی ایک نظم الفضل 26 فروری 1994 میں شائع ہوئی ہے۔ ماشاء اللہ بہت ہی پیارا اور دل پر گہرا اثر کرنے والا کلام ہے۔ ساری نظم ہی بہت اچھی ہے لیکن یہ شعر تو بہت ہی پسند آیا

کوکھ کے پھول تم نثار کرو باپ کی آن وارتے جاؤ

اللہ تعالیٰ آپ کی صلاحیتوں کو مزید جلا بخشے اور ان سے بھرپور استفادہ کی توفیق بخشے۔ اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ علم و عمل میں بہت برکت دے۔ دین و دنیا کی سعادتوں سے آپ کا دامن بھر دے۔ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع‘‘



مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب

مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی المعروف بی ٹی صاحب کے فرزند ہیں۔ انہیں طویل عرصہ جماعت اسلام آباد میں مختلف تنظیمی اور جماعتی عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی تا آنکہ سال 2015 میں آپ امریکہ چلے گئے اور آجکل وہاں ہی مقیم ہیں۔ محترم چوہدری شاہد احمد صاحب اگرچہ کوئی پیشہ ور اور صاحب دیوان شاعر نہیں تاہم شعر و شاعری سے ہمیشہ دلچسپی رہی اور جماعت کے اخبارات و جرائد میں آپ کا منظوم کلام شائع ہوتا رہتا ہے۔ آپ کی شاعری کا دائرہ صرف جماعتی تقاریب تک ہی محدود ہے اور بعض جماعتی مشاعروں میں آپ کو بھی اپنا کلام سنانے کا موقع ملا۔ 2001 اور 2004 میں مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام ہونے والے مشاعروں میں آپ کو سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دینے کی توفیق ملی اسی طرح مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد کے تحت بھی سالانہ اجتماعات کے موقع پر چند مشاعروں کے انعقاد میں بھی آپ نے اہم کردار ادا کیا۔

ذیل میں آپ کی ایک نظم بعنوان ''خلافت'' درج کی جارہی ہے جو 24 اپریل 2004 کو اسلام آباد میں منعقدہ ایک مشاعرے میں پڑھی گئی اور MTA پر بھی نشر ہوئی۔

خلافت

طاہر کے ہجر نے تھے کئے دل غموں سے چور
مسرور کر گیا '' ہمیں مسرور کا ظہور
دیکھا جو ''تذکرہ ''تو ہوئے اور مطمئن
الہام نے بھی بخشا ہمیں اک عجب سرور

تجھ کو خدا نے تخت خلافت عطا کیا
الہام ہے کہ ”میں ہوں تیرے ساتھ بالضرور“
خوشیاں ہوئی ہیں دشمنِ ناداں کی پائمال
مولیٰ نے توڑ ڈالے ہیں سب کبر اور غرور
ہے شجر سایہ دارامامت حضور کی
بیٹھے ہیں شرق وغرب سے آکر یہاں طیور
چھوڑا نہیں ہمارا ہمارے خدا نے ساتھ
اس نور نے ہی سارے اندھیرے کئے ہیں دور
آقا میری دعا ہے سلامت رہو سدا
تائید ایزدی سے ہوں دن رات پُر زِنور
(آمین)

حالات زندگی:

چوہدری شاہد احمد صاحب بوجوہ سرکاری ملازم 5جنوری 1967 کو کراچی سے اپنی منسٹری Economic Affairs Division کے اسلام آباد منتقل ہونے پر یہاں آئے تھے۔ اس وقت اسلام آباد جماعت راولپنڈی کا ایک حلقہ تھا۔ صدر حلقہ مکرم حفیظ الرحمن صاحب (ڈرافٹسمین CDA) تھے۔ احمدی احباب کی زیادہ تعداد سرکاری ملازمین کی تھی جو سیکٹر G-6 میں سرکاری کوارٹروں میں رہتے تھے یہاں دوتین نماز سنٹر بنائے گئے تھے نماز جمعہ کے لئے کوئی سنٹر نہ تھا اور جمعہ کی ادائیگی کے لئے ”مسجد نور“ راولپنڈی میں جانا ہوتا تھا۔ تاہم کچھ عرصہ کے بعد مکرم قریشی نور الحسن صاحب سیکشن آفیسر وزارت تجارت کے گھر واقع G-6/4 (F.Type) میں جمعہ ادا کرنے کی سہولت مل گئی۔ 1967 میں مرکز کی ہدایت پر اسلام آباد میں قیادت خدام الاحمدیہ قائم ہوئی جس کے سب سے پہلے قائد مکرم مرزا انعام اللہ بیگ صاحب (دفتر وزارت خارجہ) منتخب ہوئے جبکہ پہلے معتمد مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب مقرر ہوئے مکرم انعام اللہ بیگ صاحب کے بعد مکرم مخدوم

رفیق چغتائی صاحب دوسرے قائد منتخب ہوئے تاہم معتمد کا عہدہ مکرم چوہدری شاہد صاحب کے پاس ہی رہا۔ اکتوبر 1968 میں اسلام آباد میں امارت کا نظام قائم ہوا اور محترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب کو پہلا امیر جماعت بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔ مرکز کی منظوری سے محترم امیر صاحب نے جو مجلس عاملہ بنائی اس میں چوہدری شاہد احمد صاحب سیکرٹری عاملہ مقرر ہوئے۔ عاملہ کے دیگر ممبران میں مکرم شیخ عبداللطیف صاحب، مکرم قریشی نورالحسن صاحب، مکرم عبدالحق صاحب، مکرم محمد رفیق چغتائی صاحب، مکرم یوا ے مخدوم صاحب، مکرم میجر (ر) مبارک احمد ڈار صاحب، مکرم چوہدری محمد اعجاز نصراللہ خان صاحب، مکرم خالد ورک صاحب، مکرم شریف احمد متو صاحب اور مکرم خواجہ داؤد احمد صاحب شامل تھے۔ مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب (مرحوم) اکتوبر 1968 سے لے کر دسمبر 1975 تک امیر جماعت رہے اس دوران مکرم چوہدری شاہد صاحب سیکرٹری عاملہ رہے جس میں جنرل سیکرٹری کا کام بھی شامل تھا انصار اللہ کی عمر میں آنے کے بعد آپ کو زعیم انصار اللہ G-7 نائب ناظم عمومی ضلع وعلاقہ اور 71-1970 میں ایک سال سیکرٹری تحریک جدید کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی بھی توفیق ملی

آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ تعمیر بیت الذکر اسلام آباد کے سلسلے میں حضور سے ہدایات اور راہنمائی کے لئے محترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ملاقات کے لئے آپ کو دو دفعہ اپنے ہمراہ لے کر گئے اور آپ کو حضور کی ہدایات اور ارشادات کو قلمبند کرنے کا موقع ملا۔ محترم چوہدری علیم الدین صاحب کے دور امارت میں بھی آپ نے 1991 میں ایک سال سیکرٹری عاملہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ 2001-1998 کے سہ سالہ انتخابات کے موقع پر محترم منیر احمد فرخ صاحب کے دور امارت میں محترم چوہدری شاہد صاحب سیکرٹری تصنیف واشاعت منتخب ہوئے اور اس حیثیت سے آپ کو 2013 تک خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ اس سلسلہ میں آپ نے ''تاریخ احمدیت اسلام آباد'' کی تیاری کے لئے بھی کچھ ابتدائی کام کیا تھا مگر بعد ازاں بوجوہ وہ اس کام کو جاری نہ رکھ سکے۔ 2015 میں آپ امریکہ چلے گئے اور بوجہ عارضہ قلب انہیں وہاں ہی سکونت اختیار کرنا پڑی۔

سولھواں باب

پرانی یادیں

☆ اسلام آباد کے پرانے احمدیوں کی یادوں کی کہانی خود ان کی زبانی

شعبہ تصنیف تاریخ احمدیت اسلام آباد کی طرف سے وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے قیام کے ابتدائی برسوں میں یہاں آکر رہائش اختیار کرنے والے احباب وخواتین میں کئی سال قبل ایک سوال نامہ تقسیم کیا گیا تھا جس میں ان سے جماعت اسلام آباد کے قیام اور ابتدائی برسوں کے حالات وواقعات کے بارے میں متعدد سوالات پوچھے گئے تھے اس سوالنامہ کے جواب میں متعدد احباب وخواتین سے جو معلومات حاصل ہوئیں اس باب میں اُن معلومات کو یکجا کر کے ان احباب وخواتین کی اپنی تحریرات اور الفاظ میں پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ تحریرات جماعت احمدیہ اسلام آباد کے آغاز کے حالات اور ان احباب سے تعلق رکھنے والے بعض ایمان افروز واقعات کی بھی حامل اور امین ہیں جنہیں افادہء عام کے لئے تاریخ میں محفوظ کیا جا رہا ہے۔ (مؤلف ہذا)

نوٹ: ان میں بعض افراد اب اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مکرم ڈاکٹر محمود احمد ناگی صاحب

محترم ڈاکٹر محمود احمد ناگی صاحب کو جو آ کل امریکہ میں ہیں جماعت احمدیہ اسلام آباد میں 1979 سے 2004 تک کے طویل عرصہ میں مختلف شعبوں میں خدمات بجالا نیکی توفیق ملی۔آپ جولائی 1979 میں ملازمت کے سلسلہ میں اسلام آباد آئے اس وقت محترم جنرل عبدالعلی ملک صاحب امیر جماعت تھے۔دسمبر 2004 میں ملازمت کے خاتمہ پر آپ آبائی گھر لاہور چلے گئے اوراب گذشتہ چند سال سے کولمبس اوہایوامریکہ میں رہائش پذیر ہیں۔آپ اپنی ''پرانی یادیں'' تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں؛۔

''میں جولائی1979 میں راولپنڈی سے اسلام آباد آیا ہمارا نماز سنٹر مکرم منیر احمد فرخ صاحب کا گھر واقع F-6-1 ہوا کرتا تھا جبکہ جمعہ موجودہ بیت الذکر کی جگہ ہی ایک بیرک میں ہوتا تھا جس میں نمازیوں کی تعداد بیس پچیس کے درمیان ہوتی تھی۔جمعہ کی نماز عموماً مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب مربی سلسلہ پڑھاتے تھے۔پھر خاکسار نے اپنے گھر واقع F-8-3 میں نماز سنٹر بنوایا جہاں مغرب اورعشاء کی نمازیں ہوا کرتی تھیں۔یہ نماز سنٹر 1980 سے 1987 تک رہا۔

☆۔خاکسار کو جو جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق ملی انکی تفصیل یہ ہے؛۔

سیکرٹری مال حلقہ 80-1979 سیکرٹری تحریک جدید حلقہ 82-1980

صدر حلقہ F-8۔84-1981 امین جماعت احمدیہ اسلام آباد 85-1983

محاسب اسلام آباد 96-1985 سیکرٹری کمپیوٹر 2004-1988

سیکرٹری مال جماعت اسلام آباد 2004-1996

محترم منیر احمد فرخ صاحب کی سربراہی میں شعبہ ترجمانی میں بھی خدمات انجام دیں۔1982

میں جلسہ سالانہ ربوہ اور 1991 میں جلسہ سالانہ Uk پر شعبہ ترجمانی کی ٹیم کا رکن تھا۔

☆ محترم شیخ عبدالوہاب صاحب کے دور امارت میں جماعت اسلام آباد میں ایک کمپیوٹر سنٹر قائم کیا گیا جس کا مقصد جماعتی چندوں کو کمپیوٹرائزڈ کرنا تھا محترم منیر احمد فرخ صاحب نے مخیر حضرات سے تقریباً 35 ہزار روپے چندہ لے کر کمپیوٹر خریدا یہ کام خاکسار کے سپرد کیا گیا اور اس میں مکرم طارق احمد صاحب (حال ٹورانٹو کینیڈا) اور مکرم عبدالواسع صاحب حال اسلام آباد نے بہت معاونت کی۔ مکرم و محترم محبوب عالم خالد صاحب ناظر مال آمد نے مورخہ 12 مارچ 1988 کو اس کمپیوٹر سنٹر کا باضابطہ افتتاح فرمایا اور یوں جماعت اسلام آباد کو لازمی چندہ جات اور مقامی اخراجات کو پاکستان بھر میں سب سے پہلے کمپیوٹرائز کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ 1991 کے جلسہ Uk کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو جب اس بارے میں کارکردگی رپورٹ پیش کی گئی تو اسے حضور نے بہت سراہا حضور نے R&D کے لئے جماعت اسلام آباد کو ایک لاکھ روپے انعام کے طور پر دیئے جس سے ایک بڑا کمپیوٹر اور دوسرا سامان خریدا گیا۔

☆ مکرم و محترم منیر احمد فرخ صاحب کے دور امارت میں بیت الذکر کے توسیع منصوبے پر کام شروع ہوا سنگ بنیاد حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے رکھا خاکسار کو بھی بنیادوں میں ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس موقع پر ناظر صاحب اعلیٰ نے مجلس عاملہ کے خصوصی اجلاس سے خطاب بھی فرمایا قبل ازیں محترم امیر صاحب نے تمام عاملہ ممبران کا آپ سے تعارف کرایا۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جب بھی اسلام آباد تشریف لاتے بیت الفضل میں قیام فرماتے میرا گھر چونکہ یہاں قریب ہی تھا اس لئے میں فجر، مغرب اور عشاء کی نمازیں بیت الفضل میں حضور کی اقتداء میں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرتا ایک دن فجر کی نماز کے بعد ایک دوست نے حضور کو ایک معاملہ میں سفارش کرنے کی درخواست کی حضور نے فرمایا ''میں سفارش کو شرک سمجھتا ہوں'' اس کے بعد آپ نے کوئی بات نہ کی اور اوپر اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

مکرم عبدالباری صاحب ولد مکرم حکیم چراغ دین صاحب مرحوم

مکرم عبدالباری صاحب ساکن مکان نمبر 772 گلی نمبر 72 سیکٹر I-8/2، 1967 میں ایک سرکاری ملازم کی حیثیت سے کراچی سے تبادلہ ہوکر اسلام آباد آئے۔ یہ وہ دور تھا جب اسلام آباد کی جماعت راولپنڈی کا حلقہ تھی اور ملک حفیظ الرحمن صاحب صدر حلقہ تھے۔ مختلف سیکٹرز میں چھوٹے چھوٹے نماز سنٹر تھے تاہم بڑا نماز سنٹر قریشی نورالحسن صاحب کا گھر تھا اور جمعہ بھی یہاں ہی پڑھا جاتا تھا آپ ماضی کی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں؛۔

☆''بیت الذکر کی تعمیر کے لئے ایک دن بڑا وقار عمل ہوا جو صبح سے شام تک جاری رہا اور چھت ڈالی گئی۔ اس میں خاکسار نے بھی حصہ لیا یہ وہ زمانہ تھا جب جنرل عبدالعلی ملک صاحب امیر جماعت تھے۔

☆حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی اسلام آباد کی آمد تو 1966 سے شروع ہوگئی تھی چنانچہ 1966 میں حضور ایک دو مرتبہ شیخ وحید صاحب کے گھر واقع G-6/4 میں بھی ٹھہرے اور ایک دفعہ جمعہ قریشی نورالحسن صاحب کے گھر واقع G-6/4 میں بھی پڑھایا حضور کبھی ایم ایم احمد صاحب کے گھر قیام پذیر ہوتے تھے اور کبھی پنڈی میں میجر مقبول صاحب کے گھر جب 1980 میں بیت الفضل مکمل ہوئی تو پھر حضور وہاں قیام فرماتے۔

☆1985-86 میں میرے بیٹے عبدالباقی پر لال کوارٹر کے نزدیک قاتلانہ حملہ ہوا تھا تاہم اللہ تعالیٰ نے انہیں محفوظ رکھا۔

مکرم ٹھیکیدار نواب دین صاحب

ٹھیکیدار نواب دین صاحب سکنہ G-7 اسلام آباد 1968 میں اپنے کاروبار کے سلسلہ میں اسلام آباد آئے۔آپ کو بیت الذکر اسلام آباد کی تعمیر کے دوران لکڑی کا کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔آپ اپنی پرانی یادوں کے حوالے سے فرماتے ہیں؛۔

☆ ''حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ ایک بار ہماری فیملی ملاقات ہوئی تو حضور نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کے کتنے بیٹے اور بیٹیاں ہیں پھر حضور نے باری باری میرے سارے بیٹوں اور بیٹیوں کے نام پوچھے جب میرے بیٹے محمود کی باری آئی تو حضور نے اس سے پوچھا کہ آپ بڑے ہو کر کیا بنو گے تو بیٹے نے کہا میں آرمی میں جاؤں گا تو حضور نے کہا نہیں آپ بڑے ہو کر جماعت احمدیہ کے خادم بنیں۔حضور کی یہ بات خوب پوری ہوئی چنانچہ آپ کے اس بیٹے ناصر محمود کو جماعت کی اہم خدمات بجالانے کی توفیق مل رہی ہے۔مکرم ناصر محمود صاحب نے اطفال الاحمدیہ میں منتظم عمومی، خدام الاحمدیہ میں قائد مجلس شرقی، نائب قائد ضلع کی حیثیت سے کئی سال کام کیا۔2001-02 میں آپ سیکرٹری تحریک جدید منتخب ہوئے اور تین سال یہ خدمت سرانجام دی۔ 2004 سے آپ جماعت احمدیہ ضلع اسلام آباد کے سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور آپ کی محنت اور لگن کے ساتھ کام کرنے کے باعث جماعت کے چندوں کا بجٹ ہر سال ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔(محترم ناصر محمود صاحب 2016 کے دوران ملک سے باہر چلے گئے)

☆ میری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ آخری ملاقات اس وقت ہوئی تھی جب بیت الفضل میں حضور کی کوٹھی میں ائیر کنڈیشنر لگائے گئے تھے۔

☆ ''ہم لال کواٹرز میں رہتے تھے۔1974 کے فسادات کے دوران مخالفین کی طرف سے گھر میں پتھر پھینکے جاتے تھے۔بازار سودا لینے جاتے تھے تو مخالفین پیچھے پیچھے جاتے تھے کہ دکاندار انہیں سودا نہ دیں۔پھر بیٹی برقع پہن کر جاتی تھی اور سودا لاتی تھی''

☆۔محترم ٹھیکیدار نواب دین صاحب اپریل 2008 میں فوت ہوئے اور احمدیہ قبرستان اسلام آباد میں آسودہ خاک ہیں۔

محترم عطاء الرحمن خان صاحب ولد محترم ماسٹر عبد الرحمن خان صاحب

محترم عطاء الرحمن خان صاحب مارچ 1969 میں بسلسلہ ملازمت اسلام آباد آئے۔اس وقت مکرم ومحترم چوہدری عبد الحق ورک صاحب جماعت اسلام آباد کے امیر تھے محترم عطاء الرحمن خان صاحب دفتر چیف انجنیئر واپڈا اسلام آباد میں ڈرافٹسمین گریڈ اے کے ملازم تھے۔آپ تخت بائی ضلع مردان کے رہنے والے ایک مخلص احمدی خاندان کے فرد تھے ابتدا میں انہیں G-7 میں سرکاری مکان الاٹ ہوا جہاں محترم شریف احمد متو صاحب کا گھر نماز سنٹر تھا بعد میں جب انہیں لال کوارٹر میں مکان ملا تو یہاں نماز سنٹر محترم چوہدری عبد الحق ورک صاحب امیر جماعت کے گھر تھا۔ جمعہ کی نماز موجودہ بیت الذکر کی جگہ بنی ایک بیرک نما عمارت میں ہوتی تھی۔محترم عطا الرحمن خان صاحب تین سال G-6 کے صدر حلقہ اور 2 سال G-9/2 کے صدر حلقہ رہے۔خدام الاحمدیہ میں اصلاح وارشاد اور امور عامہ کے ناظم رہے۔جبکہ انصار اللہ میں نگران مجلس جنوبی، نائب زعیم اعلیٰ جنوبی اور منتظم عمومی کے عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی آپ کو شروع سے لے کر مکرم علیم الدین صاحب مرحوم کی امارت تک بیت الذکر۔بیت الفضل F-8 ,G-10/4 گیسٹ ہاؤس اور I-10/4 مربی ہاؤس کی تعمیر مرمت وغیرہ کے کاموں میں خدمت کی توفیق ملی۔اسی طرح تحریک جدید کی کوٹھی اور صدر انجمن کی کوٹھی واقع F-6/2 گلی نمبر 22 میں بھی کام کرنے کی توفیق پائی۔مزید برآں آب پارہ میں مشن ہاؤس اور مربی سلسلہ کی رہائش گاہ کی تعمیر میں بھی آپ کو کافی عرصہ کام کرنے کی توفیق ملی۔محترم عطاالرحمن خان صاحب ماضی کی پرانی یادوں کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں؛۔

''حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث کی طرف سے اپنے صاحبزادے میاں فرید احمد کی شادی میں بمعہ اہلیہ کے شرکت کا دعوت نامہ موصول ہوا تھا اور خاکسار نے اسمیں شرکت کی تھی اس میں خصوصی بات یہ ہے کہ بارش کی وجہ سے خاکسار دیر سے پہنچا تھا گولبازار میں مکرم شریف احمد متو

صاحب سے ملاقات ہوئی تو آپ نے پوچھا کہ کیا میں میاں فرید صاحب سے ملا ہوں۔عرض کیا نہیں۔انہوں نے بتایا کہ میاں صاحب آپ کا پوچھ رہے تھے خاکسار نے اسے مذاق سمجھا لیکن نماز ظہر کے بعد جب ولیمہ میں شرکت کے لئے قصر خلافت میں گئے تو حضور انور،میاں فرید اور ایک اور صاحب جن کا نام یاد نہیں ایک صوفہ سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے احباب سارے نصف دائرے میں حلقہ بنائے کھڑے تھے۔خاکسار بھی زیارت کے شوق میں جا کر کھڑا ہو گیا میاں فرید صاحب کی نظر مجھ پر پڑ گئی تو اٹھ کر خاکسار کے پاس آئے اور مصافحہ کے بعد پکڑ کر حضور اقدس کے پاس لے گئے اور کہا حضور عطاء الرحمن صاحب آ گئے ہیں حضور نے دریافت فرمایا بارش کی وجہ سے لیٹ ہو گئے تھے؟ عرض کیا جی حضور۔آپ نے میاں فرید احمد صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا۔کیوں؟ میں نے نہیں کہا تھا کہ بارش کی وجہ سے لیٹ ہو گئے ہوں گے۔حضور کے منہ سے یہ الفاظ سن کر خاکسار کی آنکھیں بھیگ گئیں۔کتنی شفیق ہستی تھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی کہ مجھ جیسے ناچیز آدمی کو بھی یاد رکھا تھا۔

☆ 1974 میں جب ایک جھوٹا الزام لگا کر خاکسار کو نوکری سے نکال دیا گیا تو بیت الذکر کی تعمیر مکرم عبدالغنی صاحب رشدی کی نگرانی میں شروع ہو گئی تھی ہر دو سائیڈ ونگ پر چھت ڈالی جا چکی تھی اور مین ہال کے پلر کھڑے کئے جا رہے تھے مکرم رشدی صاحب کو کسی معاون کی ضرورت تھی چنانچہ محترم امیر صاحب کے حکم پر خاکسار نے ان کے معاون کے طور پر کام کیا چھت کے لئے شٹرنگ امیر جماعت عبدالحق ورک صاحب نے چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب سے لے لی تھی۔یہ شٹرنگ انہوں نے آب پارہ میں ''حمید چیمبرز'' کے نام سے اپنی بلڈنگ کے لئے بنوائی تھی شٹرنگ تھوڑی ہونے کی وجہ سے بیت الذکر کے مین ہال کے لئے ناکافی تھی چنانچہ خاکسار یہاں کام کی نگرانی کے علاوہ ایک مستری خان شیر نامی کے ساتھ راولپنڈی جاتا بکیاں اور پھٹے تیار کرواتا اور اسلام آباد پہنچاتا۔ لیکن افسوس ابھی کام مکمل نہ ہوا تھا کہ عدالت نے کام رکوا دیا جو کافی عرصہ تک رکا رہا۔البتہ مکرم رُشدی صاحب کی ہدایت پر عصر کے بعد رات گئے تک خدام الاحمدیہ نیز مکرم عبدالغفار بدر صاحب اور عبدالستار بدر صاحب جو ٹھیکیداری کا کام کرتے تھے کے ساتھ مل کر کام ہوتا اس طرح محراب تیار کر لیا گیا تھا تا کہ بعد میں کہیں عدالت اس پر بھی اعتراض نہ کر دے۔عارضی مسجد کے علاوہ صرف ایک کمرہ

پہلے سے بنا ہوا تھا جس میں سیمنٹ رکھا جاتا تھا باقی جتنے عارضی کمرے چوکیدار اور کارکنان کے لئے بنے یہ بھی خاکسار نے بنائے تھے مربی صاحب کا دفتر ،غسلخانہ، لجنہ اماء اللہ کا دفتر ، یہ بھی خاکسار نے بنائے تھے اسی طرح انڈر گراؤنڈ ٹینک کی چھت اس کے ساتھ سیڑھیاں ،مسجد میں داخلہ کی سیڑھیاں یہ سب خاکسار کی نگرانی میں تیار کی گئیں۔

☆ جس رات بیت الفضل اسلام آباد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا وصال ہوا اس سے ایک رات قبل عبدالحمید قریشی صاحب ولد عبدالرشید قریشی صاحب کی بحیثیت نگران خدام الاحمدیہ ڈیوٹی تھی ۔رات بارہ ایک بجے جب خاکسار گھر جانے لگا تو انہوں نے خاکسار کو بیت الفضل میں رکنے کے لئے کہا وجہ یہ بتائی کہ اگر خوانخواستہ رات کسی وقت ضرورت پڑ جائے تو صورت حال سے نمٹنے کے لئے مشورہ کی ضرورت ہوگی چنانچہ خاکسار وہیں سو گیا اس سے اگلی رات وہ عظیم حادثہ پیش آ گیا جس کے متعلق ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے

☆ خاکسار کو یہ سعادت حاصل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خاکسار کی تین عدد تصاویر خود کھینچی ایک تصویر گھوڑا گلی ریسٹ ہاؤس میں جس میں مکرم شریف احمد متو صاحب مکرم اعجاز احمد صاحب مکینک خاکسار کے دائیں بائیں کھڑے ہیں پولو رائیڈ کیمرہ سے کھینچی اور خاکسار کو عنائیت فرمائی ۔دوسری تصویر حضور نے دوسرے کیمرہ سے لی جو قافلہ کے ہر خادم کی علیحدہ علیحدہ تھی بعد میں قریشی محمد عظیم صاحب قائد خدام الاحمدیہ نے ان کو ڈیویلپ کرایا تو حضور کا ارشاد موصول ہوا کہ ہر خادم کو حضور اپنے ہاتھ سے تصویر دیں گے جب خاکسار کا نمبر آیا تو حضور نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہاری تصویر کھینچی تھی ۔عرض کیا، جی حضور، فرمایا اس میں تو نہیں ہے ۔عرض کیا حضور میری بدقسمتی ۔ عظیم قریشی صاحب نے عرض کیا کہ تصویر موجود تھی لیکن پیشانی سے اوپر کا حصہ تصویر میں نہیں آیا اس لئے ڈیویلپ نہ کرائی ۔حضور نے فرمایا کہ اچھا اگلی دفعہ سب سے پہلے آپ کی تصویر بنے گی ۔مجھے تصویر نہ ملنے کا بہت دکھ ہوا کیونکہ میرا خیال تھا کہ پھر کس میں ہمت ہوگی کہ حضور کو وعدہ یاد دلا سکے ۔ لیکن واہ میرے پیارے مولا ! اپنے پیارے کے منہ سے نکلی ہوئی بات کیسے پوری کرا دی اس کی تفصیل

یہ ہے کہ اس واقعہ کے دو تین ماہ بعد حضور پھر اسلام آباد تشریف لائے (یہ حضرت نواب منصورہ بیگم صاحبہ کا اسلام آباد کا آخری دفعہ آنا تھا کیونکہ واپس جا کر آپ بیمار ہو گئیں اور پھر خالق حقیقی سے جاملیں)

حضور سیر کے لئے خان پور ڈیم تشریف لے گئے کافی تعداد میں احباب جماعت بھی ساتھ تھے خانپور ڈیم کا ریسٹ ہاؤس اونچی جگہ پر واقع ہے اس کا گیٹ قلعہ نما ہے۔حضور سیڑھیاں اتر کر تشریف لا رہے تھے۔حضور کا باڈی گارڈ مکرم نصیر احمد سیڑھیوں کے پاس جو حضور کی کار کھڑی تھی ڈیوٹی پر موجود تھا انہوں نے اشارہ کر کے توجہ دلائی کہ حضرت اقدس تشریف لا رہے ہیں خاکسار نے دوستوں کو توجہ دلانے کے لئے آوازیں دینا شروع کر دیں۔تو حضور نے نصیر احمد باڈی گارڈ کو مخاطب کر کے فرمایا دیکھو دیکھو! سب کو بلا رہا ہے اور خاکسار کو ایسے بلایا جیسے حضور غصے میں ہیں (مصنوعی غصہ تھا) جب خاکسار حضور کے قریب جانے لگا تو فرمایا ادھر جاؤ اور ایک مخصوص جگہ جانے کا اشارہ فرمایا جہاں دھوپ تھی۔خاکسار کو ہدایت دی کہ ''سیدھے کھڑے ہو جاؤ منہ ادھر کرو''۔جب صحیح پوزیشن پر کھڑا ہو گیا تو پیٹھ پیچھے سے کیمرہ جو حضور نے چھپایا ہوا تھا نکال کر خاکسار کا فوٹو کھینچ لیا یہ بھی پولورائیڈ فوٹو تھا۔میں نہیں کہہ سکتا کہ اسلام آباد میں قیام کے دوران حضور نے اس طرح کسی کا فوٹو لیا ہو البتہ یہ میں حلفیہ کہہ سکتا ہوں اس پکنک اور سیر کے دوران مجھ سے پہلے حضور نے کسی کا بھی فوٹو نہیں لیا تھا اس کے بعد حضور نے مختلف دوستوں کے علیحدہ علیحدہ بھی اور گروپ فوٹو بھی لئے۔میں حلفیہ شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے منہ سے نکلی ہوئی بات ''اچھا اگلی دفعہ سب سے پہلے آپ کا'' کو پورا کر دیا اس تصویر پر حضور نے اپنے دستخط بھی کئے تھے۔

☆ خاکسار کا بیٹا منیر احمد خان جب چھوٹا تھا تو فیملی ملاقاتوں میں یہ بھی ساتھ ہوتا۔جونہی یہ حضور کے پاس پہنچتا حضور اسے ٹانگوں میں جکڑ لیتے اور یہ خوب زور لگا کر جان چھڑانے کی کوشش کرتا۔ہمارے روکنے پر حضور ہمیں منع کر دیتے اور فرماتے ''میاں بیوی دونوں منہ پیچھے کی طرف کرو'' جب پشتو میں ہم کچھ کہتے تو حضور کا حکم ملتا بولنا منع ہے۔آپ پشتو بولتے ہیں اور ہمیں پشتو نہیں آتی۔غرض تین چار منٹ کی ملاقات میں ایک دو منٹ میرے اس بیٹے کے ہوتے اور ہم صوفہ سیٹ پر بیٹھے منہ

پیچھے کی طرف کئے ہوتے باقی ایک دومنٹ ہم سب کے ہوتے اس میں بھی ٹوپی کے احباب کا پوچھتے کہ فلاں کی کیا حالت ہے فلاں کیسا ہے؟

☆ ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر ربوہ گئے تھے۔خاکسار بیمار ہو گیا فضل عمر ہسپتال میں داخل تھا۔ جب بخار ہلکا ہوا تو ہسپتال سے رہائش گاہ پر آ گیا ٹینٹ میں لیٹا ہوا تھا پشاور ڈویژن والوں کی ملاقات تھی خاکسار نے اپنے بہنوئی نصیر احمد خان صاحب حال امریکہ اور مکرم ڈاکٹر محمد صادق صاحب مرحوم آف ترناب (چارسدہ) حال مردان سے گزارش کی کہ ملاقات میں میرے بچوں کو بھی ساتھ لے جائیں اور حضور سے دعا کے لئے بھی عرض کر دیں چنانچہ دوران ملاقات جب میرے بیٹے عزیزم منیر احمد کو دیکھا تو پھر ٹانگوں میں جکڑ لیا اور دریافت فرمایا کہ ''اوئے تم کہاں'' برادرم نصیر احمد خان صاحب نے عرض کیا حضور یہ عطاالرحمن خان صاحب کا بیٹا ہے حضور نے فرمایا ''ہاں ہاں میں جانتا ہوں'' عطا الرحمن کہاں ہے؟ بھائی نے بتایا بیمار ہے آج صبح ہسپتال سے آیا ہے اور ٹینٹ میں پڑا ہے۔السلام علیکم اور دعا کی درخواست کر رہا ہے۔اس دوران عزیزی منیر احمد اپنی عادت کے مطابق حضور کی ٹانگوں کی گرفت سے نکلنے کے لئے زور لگاتا رہا حضور نے از راہ شفقت فرمایا ''ہاں لگالو زور اب تو ساتھ امی اور ابو بھی نہیں ہیں'' اور پھر بھائی کو مخاطب کر کے فرمایا ''اسے کہو گھبرائے نہیں میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ فضل کرے گا'' ملاقات والوں نے بعد میں مکرم نصیر احمد صاحب سے پوچھا کہ یہ بچہ کون ہے جو حضور کے ساتھ اس قسم کی حرکتیں کرتا رہا ہے۔بہت ہی خوش قسمت بچہ ہے۔اس واقعہ کے بعد دوست بیمار پرسی کے لئے خاکسار کے ٹینٹ میں آتے رہے جن میں سے اکثر کو میں جانتا بھی نہیں تھا۔لیکن ہر ایک اپنے اپنے انداز میں اس واقعہ کا ذکر کر کے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

مکرم پروفیسر عبدالباسط تبسم صاحب

محترم پروفیسر عبدالباسط تبسم صاحب ولد مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب مرحوم 1961 میں ملازمت کے سلسلہ میں کراچی سے تبدیل ہو کر پہلے چک لالہ راولپنڈی اور پھر وہاں سے 1965 میں

اسلام آباد آئے۔اس وقت اسلام آباد جماعت راولپنڈی کا حصہ تھی اور مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت تھے۔

پروفیسر عبدالباسط تبسم صاحب کی رہائش G-6/2 میں تھی آپ فرماتے ہیں کہ؛۔

☆ ''ان دنوں وہاں ایک نماز سنٹر وزات خارجہ کے ایک ملازم محترم ظہیر صاحب کے گھر اور دوسرا محترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب کے گھر ہوتا تھا نماز جمعہ بھی پہلے وہاں ہی ہوتی تھی مگر بعد میں یہاں جگہ تنگ ہونے لگی تو نماز جمعہ G-6/4 میں محترم قریشی نورالحسن صاحب کے گھر ہونے لگی۔

☆ 1966 میں اسلام آباد میں ہمارے قائد خدام الاحمدیہ محترم رفیق احمد چغتائی صاحب تھے اس طرح محترم انعام اللہ بیگ صاحب بھی ہمارے قائد رہے۔

☆ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مجھے ذاتی طور پر جانتے تھے کیونکہ میں نے 1958 کے آخر سے 1960 کے آخر تک تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں جبکہ آپ وہاں پرنسپل تھے بطور لیبارٹری اسٹنٹ کام کیا تھا حضور کی اسلام آباد آمد پر اکثر ملاقات کا شرف حاصل ہوتا۔اور حضور بڑی شفقت کا اظہار فرماتے۔

☆ مجھے ایک جمعۃ المبارک یاد ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خطبہ دینا تھا موجودہ بیت الذکر کی جگہ جو کہ اس وقت تعمیر نہیں ہوئی تھی ٹینٹ لگا کر جمعہ کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا لیکن طوفان بادوباراں کے سبب خطبہ جمعہ نامکمل رہا اور نماز جمعہ کی ادائیگی نہ ہوسکی۔

☆ 1974 میں جب حضور قومی اسمبلی میں پیش ہورہے تھے خاکسار کو بھی دیگر خدام کی طرح بعض مخصوص مقامات پر ڈیوٹی دینے ،حضور کو روزانہ رپورٹ پہنچانے اور آپ کی خوشنودی حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

مکرم مسعود احمد ریحان صاحب ولد چوہدری کمال الدین صاحب

محترم مسعود احمد ریحان صاحب ولد محترم چوہدری کمال الدین صاحب پیدائشی احمدی ہیں۔ آپ تحصیل بٹالہ کے ایک گاؤں چٹھہ میں پیدا ہوئے جو قادیان سے شمال مغرب کی جانب تقریباً16 میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ آپ کا خاندان تقسیم ہند کے وقت قادیان سے ہجرت کر کے موضع ملہو کے تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں آباد ہوا۔ محترم مسعود احمد صاحب نے میٹرک 1951 میں بدوملہی سے کیا۔ پھر ٹی آئی کالج لاہور میں داخلہ لیا اس وقت حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کالج کے پرنسپل تھے پنجاب یونیورسٹی سے گریجوئیشن کی ڈگری لینے کے بعد آپ کو لاہور میں ڈائریکٹر آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس میں ملازمت مل گئی۔ جون 1971 میں آپ کی پوسٹنگ اسلام آباد میں ہوئی اور یوں آپ اسلام آباد آگئے اور پھر یہاں ہی کے ہو کر رہ گئے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ٹی آئی کالج لاہور میں آپ کالج کی کبڈی ٹیم اور روئنگ ٹیم کے رکن تھے اس وجہ سے آپ کو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سے آپ کے خلافت کے منصب پر فائز ہونے سے قبل ہی کافی قربت حاصل تھی اور پیار و محبت کا یہ رشتہ وقت گذرنے کے ساتھ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا گیا۔ محترم مسعود احمد ریحان صاحب ''ماضی کی یادوں'' کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

'1971 میں موجودہ بیت الذکر کی جگہ ایک عارضی بیت الذکر بیرک نما بلڈنگ تھی جہاں نماز جمعہ ہوتی تھی اس عمارت کو 1974 میں بعض شرپسندوں نے آگ لگا دی تھی اس وقت محترم عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت تھے۔ اس وقت اسلام آباد کی جماعت بہت چھوٹی تھی جمعہ میں حاضری بھی کم ہوتی تھی۔ اب تو خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی بڑی جماعت ہے۔

☆۔ میں شریف احمد متو صاحب (جو میرے برادر نسبتی ہیں) کے پاس سیکرٹریٹ میں انکے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا کہ کسی نے آ کر بتایا کہ میاں صاحب (ایم ایم احمد) پر حملہ ہوا ہے اور زخمی ہو گئے ہیں اور ان کو پولی کلینک لے گئے ہیں میرے پاس لمبریٹا سکوٹر تھا ہم دونوں سکوٹر پر بیٹھے اور سیکرٹریٹ سے

پولی کلینک پہنچ گئے۔ وہاں معلوم ہوا کہ ان کو سی ایم ایچ راولپنڈی لے گئے ہیں۔ چنانچہ ہم دونوں سی ایم ایچ گئے تھوڑی دیر بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ہسپتال تشریف لے آئے اور ہسپتال کے باہر احاطے میں کھڑے ہو گئے۔ حضور کا چہرہ مبارک ملال سے سرخ تھا اسکے تھوڑی دیر بعد جنرل (ر) عبدالعلی ملک صاحب بھی وہاں آ گئے۔

☆۔1968 میں، میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ملاقات کے لئے ربوہ گیا ملاقات کے دوران حضور نے از راہ شفقت دریافت فرمایا کہ کتنے بچے ہیں۔ میں نے کہا ایک لڑکا دو لڑکیاں ہیں۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ لڑکے بھی دے گا خدا تعالیٰ نے اس کے بعد لڑکا بھی دیا اس کا نام حضور نے از راہ شفقت مودود احمد رکھا۔ اس کے بعد دس سال تک کوئی اولاد نہ ہوئی لیکن میں اس دوران اپنی بیوی سے کہتا رہتا کہ حضور نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ لڑکے بھی دے گا ایک لڑکا نہیں فرمایا تھا خدا تعالیٰ کی قدرت کہ دس سال بعد خدا تعالیٰ نے پھر اپنی رحمت سے نوازا اور دو بیٹے عطا کئے۔ ایک بیٹا 1978 میں پیدا ہوا جس کا نام حضور نے مسرور احمد رکھا۔ اور دوسرا بیٹا 1980 میں عطا کیا جس کا نام حضور نے احمد طارق رکھا۔ یوں حضور کی کہی ہوئی بات خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری ہوئی۔

☆۔ ایک دفعہ مولوی عبدالباسط صاحب مربی سلسلہ جو میری بیوی کے چچازاد بھائی ہیں نے باہر کسی افریقی ملک میں جانا تھا وہ ربوہ سے حضور سے ملاقات کے لئے آئے۔ حضور ان دنوں اسلام آباد میں قیام پذیر تھے۔ مولوی صاحب صبح صبح ہی میرے گھر واقع G-6/2 میں آ گئے اور بتایا کہ میں باہر جا رہا ہوں حضور کی ملاقات کے لئے آیا ہوں چنانچہ ہم دونوں بیت الفضل گئے جہاں حضور ٹھہرے ہوئے تھے پیغام بھجوا دیا گیا حضور اس دن مری تشریف لے جا رہے تھے۔ جب آپ بیت الفضل کے اپر پورشن سے نیچے آئے تو مولوی عبدالباسط صاحب نے آگے بڑھ کر حضور سے مصافحہ کیا میں کچھ فاصلہ پر کھڑا تھا اتنے میں حضور کی نظر مجھ پر پڑی اور مولوی باسط صاحب سے پوچھا کہ وہ کون ہے؟۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ میرے عزیز رشتہ دار ہیں حضور نے فرمایا وہ تو میرے کالج کے سٹوڈنٹ ہیں۔ پھر مجھے بلایا میں نے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ حضور نے خیریت دریافت کی اور

پوچھا کہ کتنے بچے ہیں؟ میرے منہ سے نکل گیا کہ پانچ۔ فرمانے لگے نہیں چھ ہیں۔ میں نے کہا حضور غلطی لگ گئی چھ ہی ہیں۔ اس پر آپ مسکرانے لگے۔ ہوا یوں کہ اللہ تعالیٰ نے جب مجھے سب سے چھوٹا بیٹا دی تو اس کا نام حضور نے از راہ شفقت احمد طارق رکھا اور ساتھ ہی فرمایا کہ آج کل میں احمدی بچوں کے نام فاتح سپین کے نام پر رکھ رہا ہوں۔ اس موقع پر میں نے حضور کی خدمت میں ایک خط بھی لکھا تھا جس میں باقی بچوں کا تفصیل سے ذکر تھا اور یوں حضور کو از راہ کرم یاد تھا کہ میرے چھ بچے ہیں۔

☆۔ اسلام آباد میں حضور کی خدمت میں ایک دفعہ ہمارا پورا خاندان ملاقات کے لئے حاضر ہوا اس میں میں میرے بیوی بچے، شریف احمد متو، لطیف احمد طافی، رفیق احمد سعید اور ان سب کے بیوی بچے اور میری سالی شاہدہ اور اسکے بچے شامل تھے۔ حضور نے تمام بچوں کے متعلق فرداً فرداً پوچھا پھر حضور نے فرمایا کہ جو بچے روزانہ محنت کرتے ہیں وہ کامیاب رہتے ہیں جو سال کے آخر میں کام کرتے ہیں وہ زیادہ کامیاب نہیں ہوتے۔ پھر روئنگ کی باتیں ہوئیں۔ میں نے کہا حضور آپ نے کالج کے زمانہ میں ہمیں بہت کھلایا ہوا ہے آپ دودھ اور سویابین دیا کرتے تھے حضور نے مسکرا کر کہا ''اسی لئے تمہارے چہرہ پر سرخی ہے'' جب حضور بچوں کے متعلق پوچھ رہے تھے تو شریف احمد متو صاحب نے کہا کہ یہ میری بھانجی نفیسہ ہے اس نے میٹرک میں 632 نمبر لئے ہیں۔ ایف ایس سی میں پڑھتی ہے۔ حضور اس کو سویابین کے کیپسول دیں۔ حضور نے فرمایا۔ جب ایم بی بی ایس میں ہو گی اس وقت دوں گا۔ نفیسہ نے ایف ایس سی میں بہت اچھے نمبر لئے اور فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور میں داخلہ ملا اور وہاں سے بہت اعلیٰ نمبروں میں ایم بی بی ایس کیا یوں حضور کی ایم بی بی ایس والی بات خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری ہوئی۔ نفیسہ اور اس کا میاں محمد نصر اللہ چیمہ دونوں ڈاکٹر ہیں اور آجکل برمنگھم برطانیہ میں مقیم ہیں۔

☆۔ اب میں 1974 کے واقعات کی طرف آتا ہوں واقعات تو بہت ہیں لیکن میں چند ایک کا ذکر کروں گا۔ پہلے ہم G-7 مسجد الحبیب کے ساتھ ہی ایک مکان میں رہتے تھے 21 مئی 1974

کو مکان نمبر 12 گلی نمبر 26 سیکٹر G-6/2 میں آ گئے۔ جونہی ہم اس گلی میں آئے احمدیوں کے خلاف فسادات شروع ہو گئے گلی میں جان نہ پہچان لیکن ہر طرف جماعت کے خلاف جلوس نعرے اور گالیاں۔

☆۔ایک شام بعض شر پسند ہمارے دروازے کے سامنے اکھٹے ہوئے نازیبا نعرے لگائے اور دیواروں پر گندے الفاظ لکھے اور پتھراؤ کیا اس کے بعد میرے برادر نسبتی اور اس کی بیوی جب پاس سے گذرے تو ان پر آوازے کسے گئے۔ میں تھانے میں رپورٹ درج کرانے گیا لیکن کوئی رپورٹ درج نہ کی گئی 5 جون کی سہ پہر کو کسی نے ہمارے مکان کی چھت پر چڑھ کر ہمارے ٹیلی ویژن کا ایریل تباہ کر دیا اور تار کاٹ دی میں تھانے میں گیا۔تھانے والوں نے کہا کہ لکھ کر دو چنانچہ میں سب واقعات لکھ کر دے آیا لیکن کوئی کارروائی نہ کی۔

☆۔22 اور 23 جون کی درمیانی شب 12 بجے کے قریب کچھ لوگوں نے جن کی تعداد 10 یا 12 تھی میرے کوارٹر کی دیوار پر ہمارے خلاف گالیاں لکھیں اور نعرے بازی کی۔ہمیں اٹھا کر لے جانے کی دھمکی دی صبح رپورٹ کے لئے تھانہ آب پارہ گیا لیکن انہوں نے رپورٹ نہ لکھی اور کہا کہ لکھ کر دو۔میں نے لکھ کر دے دیا لیکن کوئی کارروائی نہ کی گئی۔

☆۔ہماری گلی میں ہمارے سامنے والے مکانوں کی قطار میں ایک احمدی عبدالرحیم پراچہ صاحب رہتے تھے۔ بوڑھے آدمی تھے ان کی دو ہی لڑکیاں تھیں، امتہ الرحمن پراچہ اور دوسری بشریٰ پراچہ، دونوں کالج میں لیکچرار تھیں۔ ان کے نوکر کو جو بارہ تیرہ سال کا بچہ تھا لوگوں نے مارا کہ تم ان کا سودا کیوں لے کر جاتے ہو۔اس کے گھٹنے پر چوٹ آئی اور شاید ہڈی بھی ٹوٹ گئی۔گھر والے اسے علاج کے لئے پولی کلینک لے گئے۔کچھ شر پسند پولی کلینک پہنچ گئے اور زبردستی اس بچہ کو اٹھا کر تھانے لے گئے تا کہ اس کا میڈیکل نہ ہو سکے۔میں اور ڈاکٹر نقی (جو اس وقت پولی کلینک میں ڈاکٹر تھے) تھانہ میں اس کا پتہ کرنے گئے۔شام کا وقت تھا پولی کلینک کے قریب واقع امام باڑہ میں جلسہ ہو رہا تھا پتہ نہیں کس نے مشہور کر دیا جن لوگوں نے لڑکے کو مارا ہے پولیس ان کو پکڑ کر تھانے لے گئی ہے۔

چنانچہ پورا جلسہ جلوس کی شکل میں تھانہ کی طرف بڑھا۔ ساتھ اور لوگ بھی شامل ہو گئے۔ ابھی جلوس سامنے والی ڈبل سڑک جو پولی کلینک اور تھانے کے درمیان ہے کے اس پار ہی تھا کہ پولیس والوں نے تھانے کا مین گیٹ بند کرنا شروع کر دیا اور ہمیں کہا کہ آپ لوگ یہاں سے چلے جائیں۔ شرکاء جلوس آپ لوگوں کو دیکھ کر اور جوش میں آئیں گے۔ ہم تھانہ سے نکل کر بچ بچا کر گھر پہنچے اور یوں اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر ہمیں محفوظ رکھا۔

☆۔ میرا بیٹا مشہود احمد جو پانچویں جماعت کا طالب علم تھا اور فیڈرل گرلز مڈل سکول G-6/2 میں پڑھتا تھا وہ سکول میں چھٹی کے بعد گھر آ رہا تھا پانچ چھ لڑکوں نے اسے بہت مارا اور پھر بس میں بیٹھ کر چلے گئے مشہود احمد روتا ہوا گھر آیا تو ہم نے پوچھا کہ کیا بات ہے اس نے کہا کچھ لڑکوں نے جو بڑے بڑے تھے مجھے مارا ہے اور کہتے تھے ”تم مرزائی ہو اس لئے ہم تم کو مار رہے ہیں“۔

☆۔ مخالفین کی طرف سے ایذا رسانی کے واقعات تو بہت ہیں لیکن ایک واقعہ 1989 میں پیش آیا جو اپنی نوعیت کا واحد اور منفرد ہے ہوا یوں کہ بعض شر پسندوں نے میرے خلاف ایک درخواست ڈی جی پاک پی ڈبلیو ڈی اسلام آباد کو دی اور اس کی کاپیاں منسٹر کو، پولیس کو اور پتہ نہیں کہاں کہاں دیں۔ اس میں غلط بیانی کرتے ہوئے یہ الزام لگایا گیا کہ میں کھلے عام قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے بارے میں توہین آمیز کلمات کہتا ہوں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس درخواست پر کسی نے اپنا نام پتہ نہیں لکھا تھا اس لئے قانون کے مطابق اس پر کوئی کارروائی نہیں ہونی چاہیے تھی لیکن ایس ای سنٹرل ای ایم سرکل پاک پی ڈبلیو ڈی اسلام آباد نے یہ درخواست ایک لیٹر کے ساتھ ایکسئین سٹور اینڈ ورکشاپ ڈویژن پاک پی ڈبلیو اسلام آباد کو بھجوا دی اور نیز یہ لکھا کہ گو یہ درخواست گمنام ہے قانون کے مطابق اس پر کوئی کارروائی نہیں ہونی چاہئے لیکن معاملہ بہت اہم ہے اس لئے انکوائری کی جائے۔ ایکسئین سٹور اینڈ ورکشاپ ڈویژن رحمت خان کے ساتھ میرے تعلقات بڑے دوستانہ تھے وہ قبائلی علاقہ کا رہنے والا تھا وہ میری ذات سے واقف تھا اس نے دیکھتے ہی کہا کہ سب جھوٹ ہے کسی نے شرارت کی ہے چنانچہ خود ہی اس کا جواب لکھ کر دے

دیا اور لکھا کہ کچھ لوگ اس سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں وہ قاعدے اور قانون کا آدمی ہے اس کے مطابق کام کرتا ہے چنانچہ درخواست داخل دفتر ہوگئی۔

☆۔انہی دنوں میں دفتر کے احاطہ میں کھڑا تھا پولیس کا ایک سب انسپکٹر وردی میں تھانے سے آیا اور نام پوچھتا پوچھتا میرے پاس آ گیا اور کہا میرے ساتھ تھانہ چلیں۔آپ کے خلاف درخواست ہے میں نے کہا میں دفتر میں ہوں آپ ایکسئین سے جو دفتر کا انچاج ہے اجازت لے لیں پولیس انسپکٹر ایکسئین کے پاس گیا جنہوں نے اسے کہا یہ درخواست کسی نے دشمنی کی وجہ سے دی ہے۔اس نے ایسی کوئی بات دفتر میں نہیں کی ہے اور ساتھ ہی مجھے کہا کہ اس کا جواب لکھ دو اور پولیس انسپکٹر کو دے دو۔انسپکٹر سے کہا اسکے بعد اگر ضرورت ہو تو پھر میں تمہیں اسے تھانہ لے جانے کی اجازت دوں گا۔چنانچہ میں نے بہت اختصار کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم جو کشتی نوح میں درج ہے لکھ دی اور بتایا کہ میں احمدی ہوں اور اس تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔کسی نے دشمنی کی وجہ سے یہ درخواست دی ہے اسکے بعد پولیس انسپکٹر پھر واپس نہیں آیا

☆۔تیسری انکوائری اس گمنام درخواست پر ڈائریکٹر بجٹ اینڈ اکاؤنٹس پاک پی ڈبلیو ڈی اسلام آباد نے کرائی چنانچہ انکوائری میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں سرخرو ہوا اور خدا تعالیٰ نے مجھے محفوظ رکھا بعد میں جب میں نے اپنے طور پر معلوم کیا کہ ان درخواستوں کے پیچھے کون تھا تو پتہ چلا کہ ایک بہت ہی شریر قسم کا ٹھیکیدار اس کے پیچھے تھا۔چنانچہ اللہ تعالیٰ کی گرفت اس پر یوں آئی کہ کچھ عرصہ بعد اس کا جواں سال بچہ جو آٹھویں جماعت میں پڑھتا تھا ایک روز بس سے گر کر ہلاک ہوگیا۔

مکرم وسیم احمد شاہد صاحب ابن ٹھیکیدار نواب دین صاحب

مکرم وسیم احمد شاہد صاحب اپنے والد صاحب کے کاروبار کے سلسلہ میں جولائی 1971 میں اسلام آباد آئے۔یہ مکرم محترم عبدالحق ورک صاحب کی امارت کا دور تھا۔جبکہ خلیفہ صباح الدین صاحب بطور مربی سلسلہ اسلام آباد میں تعینات تھے۔ایک نماز سنٹر محترم قریشی نورالحسن صاحب کا گھر

تھا اور جمعہ بھی یہاں ہی پڑھا جاتا تھا۔مکرم وسیم احمد شاہد صاحب کو 1974 میں زعیم حلقہ انصار اللہ G-6 اور خدام الاحمدیہ میں ناظم مال کی حیثیت سے خدمات کی توفیق ملی آپ ماضی کی یادوں کے حوالے سے 1974 میں ایک روز قومی اسمبلی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی آمد کی منظر کشی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''خاکسار کے علاوہ مکرم بشیر احمد سالک صاحب اور مکرم شیر خان صاحب ٹوپی مردان والے ہم تینوں کی ڈیوٹی اسمبلی ہال کے باہر تھی وہاں ہال کے 400 گز کے فاصلے پر کافی لوگ جمع تھے مکرم بشیر احمد سالک صاحب ایک گروپ میں جا بیٹھے مکرم شیر خان صاحب پٹھان گروپ میں چلے گئے اور خاکسار مولویوں کے ایک گروہ میں جا بیٹھا۔میں نے اجنبی بن کر ایک مولوی سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ یہاں کیوں آئے ہیں۔اس نے کہا، آپ کو معلوم نہیں یہاں اسلام اور کفر میں جنگ ہو رہی ہے میں حیدر آباد سے یہاں بہت سارے سوال لے کر آیا ہوں۔جو کہ میں نے مولانا غوث ہزاروی صاحب کو دینے ہیں۔اسی دوران حضور انور کا قافلہ اسمبلی ہال میں داخل ہوا اسکے کچھ دیر بعد ہال سے گھنٹیوں کی آواز آئی میں نے کہا کہ یہ کیوں بج رہی ہیں۔اس نے جواب دیا اسمبلی شروع ہونے کا وقت ہو گیا ہے اور ممبران پورے نہیں ہو رہے میں نے کہا کہ مولانا صاحب آپ نے کہا ہے کہ اسلام اور کفر کی جنگ ہو رہی ہے لیکن جس کو آپ نے کافر کہا ہے وہ تو وقت سے پہلے پہنچ گئے ہیں۔ باتوں کے دوران مولانا نورانی، مولوی مفتی محمود اور دیگر مولوی آئے اور ہال میں چلے گئے۔جب مولانا غلام غوث ہزاروی آئے تو مولوی صاحب نے بھاگ کر ان کی گاڑی روکی میں بھی ساتھ چلا گیا۔مولانا ہزاروی ڈرائیور کے ساتھ اگلی سیٹ پر تھے گاڑی کے اگلے دروازے سے مولوی صاحب نے منہ اندر کیا اور پچھلے دروازے سے میں نے منہ اندر کیا۔انہوں نے ہزاروی صاحب کو ایک لمبا سا کاغذ دیا اور کہا کہ مرزا صاحب سے یہ سوال کریں۔جو حیدر آباد سے سب نے بھجوائے ہیں۔ مولانا ہزاروری صاحب نے فوراً دونوں ہاتھ اوپر جوڑے اور کہا ہمیں معاف کرو ہمیں اندر ہال میں کچھ سمجھ نہیں آتی۔یہ کاغذ لے جاؤ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔اس کے بعد ہزاروی صاحب ہال میں چلے گئے تو

مولوی صاحب نے کہا کہ ان کافروں کے پاس پیسہ بہت ہے۔ میں نے کہا اتنے پیسے ان کے پاس کہاں سے آتے ہیں۔اس نے کہا ان کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو چندہ شروع ہو جاتا ہے اور مرنے کے بعد قبر تک جانے تک چندہ دیتا ہے۔ میں نے کہا ان کی تعداد کتنی ہے اس نے کہا لاکھ دو لاکھ۔ میں نے کہا۔مولانا صاحب مسلمان پاکستان میں کتنے ہیں اس کے کہا آٹھ کروڑ۔ میں نے کہا ہر مسلمان اگر ایک ایک روپیہ بھی دے تو آٹھ کروڑ بن جائیں تو انکا مقابلہ کیا جائے۔اس نے کہا ہم میں اتفاق نہیں ہے۔جتنی مساجد ہیں انکے مولوی ایک دوسرے کے خلاف بولتے ہیں اس لئے ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے''

محترم وسیم شاہد صاحب مزید فرماتے ہیں ''میں نے 31 مئی 1974 تا 31 اکتوبر 1974 بیت الذکر میں حفاظت کی ڈیوٹی دی۔ اس دوران حضور انور کی کوٹھی پر بھی ڈیوٹی دیتا رہا'' حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جب آخری دفعہ جون 1982 میں اسلام آباد تشریف لائے تو ہماری فیملی ملاقات ہوئی اور تصویر بھی ہوئی ۔حضور انور کی بیماری کے دوران حفاظتی ڈیوٹی بھی دیتا رہا۔حضور کی وفات پر یہاں جنازہ کی تیاری اور تابوت کو کندھا دینے اور گاڑی میں رکھوانے کی بھی سعادت ملی۔ اس طرح ربوہ جنازے میں شرکت کرنے اور خلیفۃ المسیح الرابع کی بیعت کی بھی توفیق ملی ۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اسلام آباد آمد پر ڈیوٹی کی بھی توفیق ملی

☆ جب بیت الذکر کی چھت کا لنٹر ڈالا گیا تو ان ایام میں ڈیوٹی کے دوران رات کے اندھیرے میں کسی مخالف نے میرے بھائی نعیم احمد طاہر پر پتھر مارا جس سے نعیم کی کمر پر چوٹ لگی اور بے ہوش ہو گیا اور تین چار دن بے ہوش رہا۔اسے پولی کلینک داخل کیا گیا۔جب ہوش آیا تو بات کرنے سے محروم ہو گیا۔قریباً تین چار ماہ تک ایسی کیفیت رہی پھر تھوڑی بات چیت کرنے لگا پھر کبھی کبھی بات کرنے سے محروم ہوتا رہا۔یہ کیفیت تقریباً دو سال تک رہی۔اب الحمد للہ بالکل ٹھیک ہے۔



محترم عبدالرزاق صاحب ولد

محترم ملک عبدالغفور صاحب مرحوم

مکرم ملک عبدالرزاق صاحب ولد محترم ملک عبدالغفور صاحب مرحوم کا تعلق ہوشیار پور (بھارت) سے ہے تقسیم ہند کے بعد آپ کا خاندان ہجرت کر کے پاکستان آیا اور ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں آباد ہوا۔ محترم عبدالرزاق صاحب نے میٹرک تک تعلیم ڈسکہ کے کرسچئین مشن ہائی سکول میں حاصل کی ۔جس کے بعد آپ راولپنڈی آئے اور یہاں دوران ملازمت گورنمنٹ کالج سیٹلائیٹ ٹاؤن سے گریجوئیشن کی ۔ ملک عبدالرزاق صاحب پیدائشی احمدی ہیں آپ کے والد محترم ملک عبدالغفور صاحب نے 1923 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت قبول کی تھی۔آپ اپنے خاندان میں احمدیت کی آغوش میں آنے والے پہلے خوش نصیب تھے مخلص احمدی اور پُر جوش داعی الی اللہ تھے۔ بائبل پر کافی عبور تھا اور عیسائی پادریوں سے اکثر بحث مباحثہ کرتے آپ 10 جنوری 1975 کو بقضائے الٰہی فوت ہوئے۔ پاکستان کی قومی اسمبلی کے ستمبر 1974 کے احمدیہ مخالف فیصلہ کے بعد ضلع سیالکوٹ میں کسی احمدی کی یہ پہلی وفات تھی۔ چنانچہ مخالف علماء اور شر پسند عناصر کی شدید مخالفت کی وجہ سے ڈسکہ کے عام قبرستان میں آپ کی تدفین نہ ہوسکی۔ انتظامیہ اور پولیس بھی بے بس تھی۔ بالآخر ایک احمدی دوست کی ملکیتی زمین میں آپ کی تدفین ہوئی بعد ازاں یہ زمین احمدیہ قبرستان کے لئے خریدی گئی اس طرح اس قبرستان میں تیار ہونے والی پہلی قبر آپ کی تھی۔

☆ محترم ملک عبدالرزاق صاحب کو 1965 سے 2012 تک کے کئی برسوں میں جماعت اسلام آباد کے مختلف امراء کے ادوار میں اہم جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق ملی ۔آپ ’’ماضی کی یادیں‘‘ تازہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

’’ 25 جنوری 1965 کو خاکسار نے وفاقی وزارت داخلہ میں ملازمت کا آغاز کیا۔ جون 1965 میں سرکاری رہائش الاٹ ہوئی۔ اس وقت اسلام آباد کی جماعت سولہ سے اٹھارہ گھروں پر مشتمل تھی۔ ملک حفیظ الرحمن صاحب آفیسر CDA جماعت اسلام آباد کے صدر تھے۔ نماز جمعہ قریشی نورالحسن صاحب سیکشن آفیسر وزارت کامرس کے گھر واقع G-6/4 پر ہوتی تھی تاہم ہر سیکٹر میں نماز سنٹر قائم تھے۔ مکرم منیر احمد سنوری صاحب پہلے زعیم خدام الاحمدیہ اسلام آباد تھے۔ خاکسار کے علاوہ مکرم عبدالواحد ورک صاحب منیر احمد ڈار صاحب اور ضیاء الحق قریشی صاحب خدام میں متحرک ممبران تھے۔ خاکسار نائب زعیم اصلاح وارشاد تھا۔

☆ 1972 کے انتخابات کے بعد پہلی عوامی حکومت زیڈ اے بھٹو نے بنائی۔ خان عبدالقیوم خان وفاقی وزیر داخلہ مقرر ہوئے۔ خاکسار کو بطور پرسنل سیکرٹری 1975 تک وزیر داخلہ کے ساتھ کام کا موقع ملا۔ ان کو میرے احمدی ہونے کا علم تھا۔ بہت مہربانی سے پیش آتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے اپنی ایک ملاقات کا اکثر ذکر فرماتے تھے۔ حضور سے انکا بہت اچھا دوستانہ تعلق تھا۔ 1974 میں قومی اسمبلی کے فیصلہ کے بعد آپ نے اسی روز یعنی 7 ستمبر 1974 کو خاکسار کو اپنے گھر بلایا اظہار ہمدردی کیا اور ساتھ ناشتہ کیا۔ جماعت احمدیہ کا قرآن مجید انگریزی ترجمہ مجھے دکھایا اور بتایا کہ آپ ہمیشہ اس سے ہی تلاوت کرتے ہیں۔

☆ 1974 کے احمدیہ مخالف فسادات کے دوران خاکسار کے لئے سیکورٹی مسائل پیدا ہو گئے۔ خاکسار کو قتل کرنے کی ایک سازش بھی دفتر میں پکڑی گئی چنانچہ وزیر داخلہ نے خاکسار کے لئے خاص سیکورٹی کا بندوبست کر دیا کشیدہ ماحول کے باعث آپ نے مجھے وزارت داخلہ کے تین ذیلی اداروں FIA ، پاسپورٹ اینڈ امیگریشن اور محکمہ شناختی کارڈ میں سے کسی ایک میں جانے کا آپشن مانگا۔ خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے دعا کی درخواست کی۔ حضور ان دنوں اسلام آباد میں تشریف فرما تھے۔ فرمایا کہ کل نماز عشاء کے بعد فیصلہ کریں گے۔ چنانچہ اگلے دن حضور سے ملاقات ہوئی۔ حضور نے فرمایا کہ امیگریشن اینڈ پاسپورٹ کے محکمہ میں چلے جاؤ یہ بہتر ہے۔ میں نے

وزیر موصوف سے اس کے لئے گزارش کر دی۔ چنانچہ 20فروری1975 کو وزیر داخلہ نے خاکسار کو پاسپورٹ آفس اسلام آباد جائن کرنے کے آرڈر کر دیئے۔ خاکسار نے 25فروری1975 کو بطور پاسپورٹ آفیسر اسلام آباد چارج لے لیا۔ اس کے بعد خاکسار1975 تا1990 زیادہ عرصہ پاسپورٹ آفس اسلام آباد میں اور کبھی ہیڈ کوارٹر میں رہا۔

☆ 1982 میں غالباً مئی میں حضرت میاں طاہر احمد صاحب معہ ایک احمدی دوست پاسپورٹ آفس اسلام آباد تشریف لائے۔ آپ کے پاسپورٹ کے صفحات ختم ہو رہے تھے اور آپ اس کی تجدید کروانے کے لئے آئے تھے۔ خاکسار نے انتہائی احترام کے ساتھ آپ کی درخواست وصول کی۔ اس پر عارضی پتہ بیت الفضل F-8/3 کا درج تھا۔ میں نے چائے یا کولڈ ڈرنک کے لئے عرض کی تو فرمایا کہ ایک گلاس پانی پلا دو۔ ایک ہفتہ بعد آپ اپنا پاسپورٹ لینے تشریف لائے۔ خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی صحت کے بارے میں پوچھا۔ (حضور ان دنوں بیمار تھے اور بیت الفضل میں مقیم تھے) تو حضرت میاں صاحب نے حیرت سے پوچھا کہ کیا میں جماعت احمدیہ سے کوئی ہمدردی رکھتا ہوں؟ خاکسار نے اپنا مکمل تعارف کروایا تو بہت خوش ہوئے۔ یہ حضرت میاں طاہر احمد صاحب سے خاکسار کا پہلا تعارف تھا آپ نے میری کافی منت سماجت کے بعد صرف ایک پانی کا گلاس قبول فرمایا۔

☆ 1983 میں غالباً اکتوبر میں شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت اسلام آباد کا مجھے فون آیا کہ حضور (خلیفۃ المسیح الرابع) کا پاسپورٹ نیا بنوانا ہے میں نے عرض کیا کہ اپنے لیٹر کے ساتھ حضور کی درخوست مجھے بھجوا دیں۔ شیخ صاحب اس وقت ڈپٹی سیکرٹری الیکشن کمیشن آف پاکستان تعینات تھے۔ خاکسا نے تمام قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد درخواست متعلقہ برانچ میں بھجوا دی۔ برانچ سے کلئیر ہونے کے بعد پاسپورٹ میرے دستخط سے جاری ہو گیا۔ اس میں کوئی غیر قانونی بات یا کسی Favour کا عنصر شامل نہیں تھا۔ اس پر عارضی ایڈریس بیت الفضل F-8/3 کا درج تھا

☆ خاکسار 1986 کے جلسہ سالانہ پر لندن گیا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقات ہوئی

فرمایا ”تم بڑے مشہور ہو گئے ہو اخبارات میں تمہاری خبریں لگتی ہیں“ پھر فرمایا کہ میں تمہارے لئے دعائیں کرتا تھا کہ میری ہجرت کے بعد تم پر بہت مشکلات آئی ہونگی کیونکہ تم نے مجھے پاسپورٹ جاری کیا تھا۔عرض کیا حضور آپ کی دعاؤں سے بالکل محفوظ ہوں اور آج آپ کے سامنے حاضر ہوں۔

☆ 1992 میں خاکسار کو دل کی بیماری لاحق ہوگئی علاج کے لئے سرکاری اخراجات پر لندن جانے کی منظوری ہوگئی 5 جولائی 1992 کو لندن چلا گیا۔عمران بیٹا میرے ساتھ تھا۔حضور انور سے ملاقات ہوئی۔فرمایا مجھے تمہاری بہت ضرورت تھی شکر ہے تم خود ہی آ گئے۔مجھے تمہارے تحریری بیان کی ضرورت ہے کہ مجھے پاسپورٹ قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد جاری ہوا تھا کوئی خلاف ضابطہ کام نہیں ہوا چند سیکنڈ بعد فرمایا اگر تمہیں اعتراض نہ ہو تو تمہارا بیان ریکارڈ کر لیا جائے عرض کیا حضور انور جیسے حکم کریں۔چنانچہ میں نے بیان ریکارڈ کرایا جو تقریباً 19-18 منٹ پر محیط تھا۔

☆ حضور انور نے مجھے ہومیوپیتھی میڈیسن عنائیت فرمائی اور انجیو گرافی کروانے کے بعد دوبارہ حاضر ہونے کی تلقین کی انجیو گرافی والے ڈاکٹر کے مطابق بہتر آپشن انجیو پلاسٹی تھا۔خاکسار نے سیکنڈ Opnion کرامویل ہسپتال کے ڈاکٹر سے بھی لیا کرامویل ہسپتال کے ڈاکٹر کے مطابق بائی پاس کرنا ضروری تھا چنانچہ حضور انور کی خدمت میں عرض کیا حضور نے فرمایا کہ بائی پاس کا آپشن تو ہر وقت ہمارے پاس ہے۔فی الحال انجیو پلاسٹی بہتر رہے گی۔چنانچہ 6 اگست 1992 کو حضور انور کے حکم سے انجیو پلاسٹی ہوگئی۔اس کے بعد 1992 کا جلسہ سالانہ بھی دیکھا میری پریشانی دیکھتے ہوئے حضور انور نے میرے بیٹے عمران سے فرمایا کہ تمہارا باپ بہت پریشان لگتا ہے انشاء اللہ انجیو پلاسٹی کروانے کے بعد خوش وخرم مجھے ملنے آئے گا خدا کے فضل وکرم سے ایسا ہی ہوا۔

☆ 19 اگست 1992 کو ہماری اگلی منزل امریکہ تھی۔امریکہ وزٹ کے بعد ہم 7 ستمبر 1992 کو واپس اسلام آباد آ گئے آنے سے قبل حضور انور سے 18 اگست 1992 کو ملاقات کا شرف حاصل کیا۔اس موقع پر اچانک میرے منہ سے نکل گیا کہ ”حضور میرے دل پر ہاتھ رکھ کر دعا فرما دیں“۔حضور انور مسکرائے،اور فرمایا اچھا دعا کر دیتا ہوں۔دعا کرنے کے بعد فرمایا کہ انشاء اللہ

بائی پاس کی نوبت نہیں آئے گی۔ چنانچہ اب تک (مارچ 2016) خدا کے فضل و کرم سے خاکسار ٹھیک ٹھاک ہے۔



مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب

مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب ابن مکرم محمد اسمٰعیل بقاپوری صاحب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک رفیق خاص اور جیّد عالم و مناظر حضرت مولانا محمد ابراہیم بقاپوری صاحب کے پوتے ہیں۔ اور جماعت کی بے لوث اور انتھک خدمت کرنے والے اکابرین میں شامل ہیں۔ آپ بوجہ ملازمت 6 مارچ 1972 کو کراچی سے تبادلہ ہو کر اسلام آباد آئے۔ اس وقت مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت اسلام آباد اور مکرم مولانا دین محمد شاہد صاحب مربی سلسلہ تھے جو راولپنڈی کے بھی مربی سلسلہ تھے۔ اور وہاں ہی قیام پذیر تھے مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب کو اسلام آباد میں آمد سے لے کر اب تک خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور جماعتی نظام میں کئی شعبوں میں نمایاں خدمت بجالانے کی توفیق مل رہی ہے۔ مکرم و محترم ملک لال خان صاحب حال امیر جماعت کینیڈا اور مکرم خواجہ داؤد احمد صاحب حال مقیم کینیڈا جن ایام میں اسلام آباد کے قائد خدام الاحمدیہ تھے محترم بقاپوری صاحب کو ان ایام میں زعیم حلقہ G-7 اور پھر ان دونوں حضرات کی مجلس عاملہ کے رکن کی حیثیت سے کام کرنے کی توفیق ملی۔ بعد ازاں آپ نے 1992 سے 2003 تک زعیم اعلیٰ انصار اللہ مجلس شرقی کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔ اور متعدد بار مرکز کی طرف سے اسناد خوشنودی حاصل کیں۔ آپ کے دور میں زعامت علیاء شرقی کارکردگی کے لحاظ سے ہر سال پاکستان بھر کی مجالس میں پہلی دس پوزیشنز میں سے کوئی نہ کوئی پوزیشن حاصل کرتی رہی۔ محترم بقا پوری صاحب کو کئی سال مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد کے ناظم عمومی کی حیثیت سے بھی کام کرنے کی توفیق ملی۔ آپ گذشتہ کئی برسوں سے امیر صاحب کی مجلس عاملہ میں سیکرٹری عاملہ اور 11 مئی 2016

سے قائمقام جنرل سیکرٹری اور بعد ازاں جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری عاملہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جلسہ سالانہ قادیان کے لئے جماعت اسلام آباد کے قافلہ کی تشکیل اور دیگر انتظامات کے نگران کی حیثیت سے بھی آپ کی خدمات گذشتہ کئی برسوں سے جاری ہیں۔

محترم بقاپوری صاحب ''ماضی کی یادوں'' کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں:۔

''1972 میں میری اسلام آباد آمد کے ایام میں خدام کی ذیلی تنظیم راولپنڈی سے منسلک تھی اور مسجد نور راولپنڈی میں جماعتی اجتماعات منعقد ہوتے تھے۔ ملک محمود احمد صاحب قائد علاقہ اور مکرم محمود احمد بھلر صاحب قائد ضلع تھے خاکسار نے بیت الذکر اسلام آباد میں ہونے والے وقار عمل میں کئی مرتبہ حصہ لیا اور راتوں کو ڈیوٹیاں بھی دیں۔

☆۔ 1974 کے پرآشوب زمانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی اسلام آباد آمد پر حضور کی قیام گاہ پر کئی مرتبہ راتوں کو ڈیوٹیاں دیں اس زمانہ میں ہر حلقہ کے خدام کی ڈیوٹی لگائی جاتی تھی۔ بعض اوقات راولپنڈی سے بھی خدام ڈیوٹی دینے کے لئے آتے تھے۔

☆۔ بیت الفضل میں غالباً 1977 یا 1978 میں ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ان خدام سے جنہوں نے ڈیوٹی انجام دی تھی خطاب فرمایا اس وقت فوٹو گرافی بھی ہوئی تھی۔

☆۔ حضور کی آخری علالت کے ایام میں بیت الفضل میں خاکسار نے بھی ڈیوٹی دی۔ 8 اور 9 جون 1982 کی شام کو بعد نماز مغرب جب حضور کی طبیعت زیادہ خراب ہوئی اس وقت خاکسار بیت الفضل میں موجود تھا۔ وفات کی اطلاع اسی رات 2 بجے مکرم خواجہ داؤد احمد صاحب نے دی جو اس وقت قائد مجلس تھے چنانچہ خاکسار نے بھی دیگر احباب کے ساتھ فجر کی نماز بیت الفضل میں پڑھی اور جب جسد خاکی ربوہ روانہ ہوا اس قت خاکسار بھی بیت الفضل میں موجود تھا۔

☆۔ 1989 میں صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر جو سوونیئر جماعت اسلام آباد نے چھاپا تھا اس کی انتظامی کمیٹی کا خاکسار بھی ممبر تھا

☆۔ خاکسار نے سرکاری ملازمت کے دوران کبھی بھی احمدیت کو نہ چھپایا۔ ایک مرتبہ خاکسار

کی ڈیوٹی وزارت مذہبی امور کی طرف سے ایام حج کے دوران لگائی گئی میں نے اس کا ذکر امیر صاحب سے کیا انہوں نے مشورہ دیا کہ وزارت کو صاف صاف بتلا دیا جائے چنانچہ بعد میں حکام بالا نے میرا نام واپس لے لیا۔

☆۔مکرم ایم ایم احمد صاحب کے اسلام آباد قیام کے دوران جماعت اسلام آباد کی طرف سے بیت الفضل میں ایک تقریب منعقد کی گئی جس میں خاکسار کو بھی شمولیت کی توفیق ملی۔

☆۔مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے اسلام آباد میں قیام کے دوران مجلس انصاراللہ شرقی نے مکرم پیر مطاہر صاحب کے گھر چائے کا اہتمام کیا تھا۔جس کے منتظمین میں خاکسار بھی شامل تھا۔

مکرم فہیم احمد راشد صاحب

مکرم فہیم احمد راشد صاحب کا شمار بھی اسلام آباد کے ابتدائی احمدیوں میں ہوتا ہے۔آپ 1971ء میں اپنے والدین کے ساتھ اسلام آباد آ کر آباد ہوئے اس وقت مکرم ومحترم عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت اسلام آباد اور مکرم ومحترم محمود احمد بھلر صاحب قائد خدام الاحمدیہ تھے۔آپ خدام الاحمدیہ کے فعال رکن تھے۔1973ء میں آپ کو سب سے پہلے ناظم اطفال اور پھر بعد ازاں چندسال صدر حلقہ G-7 کے حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

آپ کو 1977ء سے 1982ء تک دیگر خدام کے ہمراہ اسلام آباد سے ربوہ تک سائیکل پر سفر کر کے خدام الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ اجتماع میں شرکت کرنے اور مرکز سے اسناد خوشنودی حاصل کرنے کا بھی اعزاز حاصل رہا۔

مکرم فہیم احمد راشد صاحب ’’ماضی کی یادیں‘‘ تازہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”خاکسار کو بیت الذکر کی تعمیر میں خاص طور پر اس کی چھت کا لنٹر ڈالنے کے سلسلہ میں ہونیو اے اجتماعی وقار عمل میں حصہ لینے کی توفیق ملی۔اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ جب 1974 میں قومی اسمبلی میں پیش ہونے کے لئے اور پھر 1980 اور 1982 میں اسلام آباد تشریف لائے تو خاکسار کو ہمیشہ حضور کی قیام گاہ پر حفاظتی ڈیوٹی دینے والے خدام میں شمولیت کی توفیق ملی۔ایک بار حضور سے فیملی ملاقات ہوئی تو مصافحہ کے بعد حضور کافی دیر باتیں کرتے رہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی آخری علالت کے ایام میں اور بعدازاں وفات کے موقع پر بھی خاکسار بیت الفضل میں ڈیوٹی دیتا رہا اور اپنے حلقہ میں احباب جماعت تک جماعتی نظام کے تحت حضور کی صحت کے بارے اطلاعات پہنچاتا رہا جبکہ وفات کی رات پورے حلقہ میں راتوں رات اطلاع دی اور صبح جنازہ میں بھی شریک ہوا۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اپریل 1984 میں اسلام آباد آمد اور بیت الفضل میں قیام کے دوران یہاں ڈیوٹی دینے والے خدام میں خاکسار بھی شامل تھا۔

☆ مخالفین کی ایذا رسانی کے واقعات میں خاص طور پر 1974 کے واقعات یاد ہیں جب مخالفین کے بچے ہمارے گھر میں پتھر مارتے تھے اور گھر کے سامنے گند رکھ دیتے تھے ہم لوگ سودا سلف کے لئے جب مارکیٹ جاتے تو ہمارا پیچھا کرتے اور مارتے بھی تھے“

مکرم ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب ولد مکرم محمد خواص خان صاحب

محترم ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب اپریل 1982 میں اپنے کاروبار کے سلسلہ میں اسلام آباد آئے۔ اس وقت محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت تھے۔ آپ کو کافی عرصہ F-7,E-7 کے صدر حلقہ، سیکرٹری وقف نو، ایڈمنسٹر بیت الذکر اور صدر احمدیہ ڈاکٹرز ایسوایشن اسلام آباد / راولپنڈی چیپٹر کی حیثیت سے جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔آپ ماضی کی یادیں تازہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جب جون 1982 میں اسلام آباد تشریف لائے اور آپ نے

بیت الفضل میں قیام فرمایا اس دوران حضور سے ملاقات تو نہ ہوسکی البتہ حضور کی وفات کی اطلاع ملتے ہی خاکسار اپنے بیٹے عزیزم منصور احمد کے ہمراہ صبح صبح بیت الفضل پہنچا اور جسد خاکی کی ربوہ روانگی تک وہاں ہی رہا اور پھر ہم دونوں جنازے میں شرکت کے لئے ربوہ گئے

☆۔حضور کی علالت کے ایام میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بھی بیت الفضل میں مقیم رہے اس دوران آپ نے بیت الذکر میں ایک جمعہ بھی پڑھایا جس میں آپ نے حضور کی جلد اور مکمل صحت یابی کے لئے احباب جماعت سے دردمندانہ دعائیں جاری رکھنے کی تلقین فرمائی۔

☆۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جب اپریل 1984 میں اسلام آباد تشریف لائے تو حضور از راہ شفقت واحسان ایک روز ہمارے گھر رات کے کھانے پر تشریف لائے۔حضور کے ہمراہ کنور ادریس صاحب، شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت اور عملہ پرائیوٹ سیکرٹری اور حفاظتی ڈیوٹی پر موجود خدام بھی تھے۔

مکرم ومحترم احمد دین صاحب سابق صدر جماعت نیشنل ہیلتھ کالونی

مکرم احمد دین صاحب ولد مکرم کریم بخش صاحب کو 18 سال سے زائد عرصہ صدر جماعت NIH کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔اس کے علاوہ آپ نے NIH میں قائد خدام الاحمدیہ اور سیکرٹری مال کی حیثیت سے بھی خدمات کی توفیق پائی۔آپ باقاعدہ طور پر تو 1974 سے اسلام آباد میں رہائش پذیر ہیں تاہم قبل ازیں NIH میں اپنے بڑے بھائی کے پاس بھی کافی عرصہ مقیم رہے۔ربوہ میں جلسہ سالانہ 1973 کے موقع پر آپ کو لوائے احمدیت کی حفاظت پر مامور خدام میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔جس پر بعدازاں خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خوشنودی کا خط دیا تھا۔متعدد بار مجلس مشاورت میں بھی جماعت کی نمائندگی کا موقع ملا۔محترم احمد دین صاحب ''ماضی کی یادوں'' کے حوالے سے بعض تاریخی واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں؛۔

''غالباً 1972 یا 1973 کی گرمیوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اسلام آباد تشریف

لائے۔حضور کوراول ڈیم کے گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرایا گیا تھا جہاں حضور نے ہفتہ دس دن قیام فرمایا۔ حفاظت پر اسلام آباد اور راولپنڈی کے خدام مامور ہوتے تھے۔ روزانہ مغرب کی نماز کے بعد حضور کی مجلس عرفان ہوتی‘‘

☆۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ 1984 میں اسلام آباد تشریف لائے اور بیت الفضل اسلام آباد میں قیام فرما ہوئے جہاں حضور انور کی کئی مجالس سوال و جواب ہوئیں۔ جماعت کے معروف صنعت کار محترم حمید اختر صاحب کی فیکٹری واقع I-9 میں بھی سوال و جواب کی ایک مجلس منعقد ہوئی تھی۔جس میں ایک غیر از جماعت عالم دین پروفیسر لئیق احمد صاحب بھی آئے تھے۔ انہوں نے حضور سے انسانی پیدائش کے بارے میں قرآن کریم کے حوالے سے بہت سے سوالات کئے۔ پروفیسر صاحب جب واپس جارہے تھے تو ہم لوگ انہیں ملے ہمارے ایک دوست جن کے وہ یونیورسٹی میں پروفیسر رہے تھے نے دریافت کیا جناب عالی! سوال و جواب کی مجلس کیسی رہی؟ پروفیسر لئیق صاحب نے کہا کہ میں نے بڑے بڑے علماء اور سائنسدانوں سے انٹرویو لئے ہیں جو میرے سوالات پر لاجواب ہو جاتے تھے۔لیکن حضرت مرزا صاحب کے پاس بہت علم ہے آپ نے نہ صرف قرآن کریم اور حدیث بلکہ جدید سائنسی تحقیقات سے جوابات دیئے ہیں جنہیں سن کر میں حیران ہو گیا ہوں۔عام علماء کے پاس اسلام کے دفاع کے لئے ایسے جوابات نہیں ہیں۔

☆۔خاکسار نے 1980 اور بعد کے چند برسوں میں شعبہ سمعی و بصری میں محترم منیر احمد فرخ صاحب کی سربراہی میں کام کیا ہے۔جلسہ سالانہ 1983 کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ازراہ شفقت اس شعبہ کے کارکنوں سے مصافحہ اور معانقہ فرمایا تھا۔

☆۔نیشنل ہیلتھ کالونی میں مورخہ 9 جولائی 1986 بوقت تقریباً ساڑھے چار بجے سہ پہر ہوسٹل سکول آف میڈیکل ٹیکنالوجی میں جو نیشنل ہیلتھ کالونی کے ساتھ ملحق ہے۔ایک احمدی طالب علم محمد ریاض ولد محمد یعقوب سکنہ سید والا تحصیل و ضلع شیخو پورہ کو دوسرے غیر احمدی طالب علموں نے خنجر سے حملہ کر کے شدید زخمی کر دیا۔محمد ریاض کی عمر اس وقت 25 سال تھی۔اور وہ سکول آف میڈیکل

ٹیکنالوجی میں لیبارٹی ٹیکنیشن کے دوسالہ کورس میں زیر تعلیم تھا اور کورس کی تکمیل میں صرف ایک ماہ رہ گیا تھا۔ وہ دو دیگر غیر احمدی طلبا کیساتھ ہوسٹل کے ایک کمرہ میں رہائش پذیر تھا۔

واقعہ کا پس منظر

محمد ریاض کالونی NIH کے نماز سینٹر میں روزانہ نماز کی ادائیگی کے لئے آتا تھا۔ خصوصا رمضان المبارک میں نماز تراویح کی ادائیگی کے لئے۔ ایک شام کو 20 لڑکوں کا گروپ اس کے کمرہ میں گیا اور دریافت کیا تم کہاں نماز پڑھتے ہو؟ عقیدہ کیا ہے؟ کیونکہ وہ ہوسٹل کی مسجد میں نماز نہیں پڑھتا تھا۔ اس نے بتایا کہ میں احمدی ہوں تھوڑی سی بحث کے بعد معاملہ ختم ہو گیا گرمیوں کی چھٹیاں گزارنے کے بعد وہ 8 جولائی کو واپس آیا اور 9 جولائی کو اپنی کلاس میں حاضری دی۔ مورخہ 9 جولائی کو ہی وہ اپنے کمرہ میں سویا ہوا تھا کہ محمد حنیف ولد محمد اسمائیل نے جو اس کے ساتھ کمرے میں رہتا تھا کنڈی لگائی اور خنجر سے وار کیا خنجر بائیں طرف دل کے پیچھے والے حصہ پر پھیپھڑے کے قریب جھلی کو نقصان پہنچاتا ہوا گذر گیا۔ اس دوران محمد ریاض بیدار ہوا تو مجرم نے ایک اور وار کیا جو بائیں پٹھے کے پیچھے زخم کرتا ہوا گزر گیا۔ محمد ریاض نے جرات کے ساتھ کھڑے ہو کر اس کو پکڑا اور دروازے کی طرف دھکیل کر لے گیا۔ اس دوران خنجر سے اسکی انگلیاں بھی زخمی ہو گئیں۔ ایک ہاتھ سے دروازے کی کنڈی کھولی اور حملہ آور کو دھکا دیا اور خود بھی باہر بھاگنے میں کامیاب ہو گیا اور زخمی حالت میں NIH کالونی کے گیٹ نمبر 2 پر آ کر گر گیا۔ اس کا خون بہہ رہا تھا خاکسار کا گھر قریب تھا مجھے اطلاع ہوئی تو بھاگ کر پہنچا۔ ریاض کو فوری طور پر ابتدائی طبی امداد دی گئی کچھ اور احمدی دوست بھی آ گئے محکمہ کے سیکورٹی آفیسر اور ہوسٹل وارڈن کو بھی اطلاع دی گئی اور ریاض کو فوری طور پر ایمبولینس میں ڈال کر پولی کلینک ہسپتال لایا گیا اور وہ راستہ میں باتیں کر رہا تھا لیکن بعد میں بے ہوش ہو گیا۔

اس واقعہ کی اطلاع خاکسار نے محترم چوہدری علیم الدین صاحب نائب امیر جماعت کو گھر پر کی۔ کچھ دیر بعد محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت بمعہ نائب امیر صاحب خدام کی کثیر تعداد کے ہمراہ ہسپتال پہنچ گئے۔ تقریباً ایک گھنٹہ بعد میجر جنرل محمد الیاس برنی ایگزیکٹو ڈائیریکٹر NIH بھی



بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

لندن
19.5.81
PJ 7646

عزیزم احمد دین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط موصول ہوا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ پہلے جو معاملہ تھا امید ہے اس کا جواب مل گیا ہوگا۔ مجبوری نہیں ہوتی اس کے ورے ورے آپ ایسی گواہی دے سکتے ہیں کہ سچے واقعہ کو تقویت ملے۔ حکمت سے کام لیکر کوشش کریں کہ آپ کی گواہی سے سچے واقعہ کو تقویت ملے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ کے والدین کو صحت دے اور بچوں کو خادم دین بنائے۔ سب کو میرا محبت بھرا سلام دیں۔

عید مبارک ہو

والسلام
خاکسار
مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

پہنچ گئے۔ محمد ریاض کا فوری آپریشن ہوا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا۔ جنرل برنی تسلی دینے کے بعد چلے گئے خاکسار کو جنرل صاحب کے سیکورٹی آفیسر کے ذریعہ پیغام ملا کہ لڑکے کی حالت تسلی بخش ہے اس کی محکمہ خود انکوائری کروائے گا۔ اس لئے FIR درج مت کروائیں انکوئری کے بعد FIR کروائیں گے۔

دریں اثناء محترم امیر صاحب نے خاکسار سے کہا کہ حضور کا حکم ہے جو بھی واقعہ ہو FIR ضرور درج کروانی ہے۔ بحیثیت صدر جماعت نیشنل ہیلتھ کالونی آپ اس کی FIR متعلقہ تھانہ میں درج کروائیں۔ چنانچہ پولیس چوکی راول ڈیم کو درخواست دی گئی اور پولیس نے کچھ پس و پیش کے بعد درخواست لے لی۔ ان دنوں اتفاقاً ہماری جماعت کے نامور وکیل محترم خواجہ سرفراز صاحب بیرسٹر سیالکوٹ سے یہاں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے انتظامیہ اور پولیس سے مل کر FIR درج کروائی۔ یہاں کالونی میں دیو بند اور بریلوی مسلک کی دو مساجد ہیں اور دونوں ایک دوسرے کے خلاف بولتے تھے مگر اس معاملہ پر دونوں اکٹھے ہو گئے مقامی آبادی اور پریس میں اس واقعہ کی حقائق کے برعکس تصویر پیش کی گئی اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ محمد ریاض نے نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہے۔ اس واقعہ کو غلط رنگ میں اچھالنے کے لئے ایک ایکشن کمیٹی بنائی گئی۔ دیو بندی اور بریلوی مولویوں کا پہلی دفعہ بریلوی مسجد میں مشترکہ اجلاس ہوا۔ جس میں طے ہوا کہ حملہ آور لڑکے کے دفاع کے لئے چندہ اکٹھا کیا جائے۔ چنانچہ اسے بچانے اور احمدی نوجوان کو سزا دلوانے کے لئے باقاعدہ مہم چلائی گئی۔ اسی دوران 12 جولائی کو کالونی کی بریلوی مسجد میں ختم نبوت کانفرنس رکھی گئی ہم احمدی ملازمین نے قومی ادارہ صحت کے سربراہ کو درخواست دی کہ کالونی میں چند شر پسند عناصر حالات خراب کر کے بدامنی پھیلا رہے ہیں ان کو روکا جائے۔ تاہم ادارہ کے سربراہ نے کہا کہ آپ لوگوں نے FIR کیوں کٹوائی۔ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ لوگ غصہ میں ہیں میں احمدیوں کو چھٹیاں دے سکتا ہوں وہ کالونی چھوڑ کر چلے جائیں۔ چنانچہ محترم امیر صاحب کو اطلاع دی گئی انہوں نے خواجہ سرفراز صاحب ایڈووکیٹ کیساتھ جا کر ڈی سی سے ملاقات کی اور انہیں تمام صورت حال

سے آگاہ کیا جنہوں نے کانفرنس رکوا دی۔اور پولیس کی بھاری نفری کالونی میں پہنچ گئی محترم امیر صاحب نے کالونی میں رہنے والے احمدی گھروں کی حفاظت کے لئے خدام بھجوائے جنہوں نے کئی روز تک بے لوث خدمات انجام دیں۔ بعد میں ریاض پر حملہ کرنے والے ملزم کے خلاف سول جج کی عدالت میں کیس چلا۔محترم مجیب الرحمن صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی نے پیروی کی۔مخالفین نے غیر احمدی طالبعلموں کو ڈرایا دھمکایا۔ چنانچہ کوئی وقوعہ کی گواہی دینے کے لئے پیش نہ ہوا اور مجرم کی ضمانت ہوگئی نہ صرف یہ بلکہ اسے NIH کے ایک پراجیکٹ میں ملازم رکھ لیا گیا۔ ہر پیشی پر مولوی اور مدرسہ کے طالب علم اس کے ساتھ آتے ۔ پولیس نے ضمنی میں لکھا کہ خنجر کی برآمدگی احمد دین یعنی خاکسار کے سامنے ہوئی ہے۔کیونکہ یہ واقعہ میرے سامنے نہیں ہوا تھا۔میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو دعا و ہدایات کے لئے لکھا۔حضور نے جوابی خط محررہ 19/5/1987 میں فرمایا'' جھوٹ نہیں بولنا۔اس کے ورے ورے آپ ایسی گواہی دے سکتے ہیں کہ سچے واقعہ کو تقویت ملے۔حکمت عملی سے کام لے کر کوشش کریں کہ سچے واقعہ کو تقویت ملے'' (حضور کے اس خط کا عکس بھی کتاب ہذا میں شامل اشاعت ہے)چنانچہ حضور کی ہدایت پر عمل کیا گیا بہرحال عدالت پر مولویوں کے دباؤ اور موقع کے گواہ نہ ہونے کی وجہ سے مجرم کو سزا نہ ہوسکی۔محمد ریاض کچھ عرصہ بعد بیرون ملک چلا گیا اللہ کی شان دیکھیں کہ چند برسوں بعد اس کالج کے پرنسپل ایک احمدی محترم میجر نسیم احمد بابر صاحب مقرر ہوئے اور یوں اللہ تعالی نے مستقبل میں احمدیوں کو معاندین کے عزائم سے محفوظ رکھا۔

☆۔نیشنل ہیلتھ کالونی کے ایک مخلص دوست محترم عبدالستار خان صاحب جو پرائم منسٹر ہاؤس میں ہارٹیکلچر آفیسر تھے 6 مارچ 1995 کو وفات پاگئے مرحوم کے جنرل نصیر اللہ بابر صاحب وزیر داخلہ کے ساتھ بہت اچھے مراسم تھے مرحوم کا جنازہ بیت الذکر اسلام آباد میں پڑھا گیا۔ چنانچہ جنرل نصیر اللہ بابر صاحب بھی ہم سب کے ساتھ نماز جنازہ میں شامل ہوئے اسی طرح روز (Rose) سوسائٹی کی طرف سے جس کے مرحوم ممبر تھے ایک وفد تدفین میں شریک ہوا وفد نے تدفین کے بعد قبر پر اپنے طریق کے مطابق پھول چڑھائے۔

محترم ملک محمد یونس خان صاحب مرحوم

محترم ملک محمد یونس خان صاحب اسلام آباد کے سیکٹر G-9-1 میں رہتے تھے۔ایس پی کے اعلیٰ عہدے پر فائز ہونے کے باوجود طبیعت کے حلیم اور دوسروں کے لئے ہمدردانہ جذبہ رکھتے تھے۔ بلحاظ عہدہ نہ صرف حکومتی حلقوں میں عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے بلکہ مشکل وقت میں احباب جماعت کی بھی ہر ممکن مدد کرتے اور یوں جماعت کے لئے ایک نافع الناس اور مفید وجود تھے۔ اعلیٰ حکام سے قریبی تعلقات ہونے کے باجود اپنی ذات کے لئے کبھی کچھ نہ چاہا۔مکرم ملک محمد یونس خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے جماعتی خدمت کی بھی توفیق دی چنانچہ آپ کو ریٹائرمنٹ کے بعد زعیم اعلیٰ انصار اللہ اسلام آباد غربی اور سیکرٹری رشتہ ناطہ کے علاوہ صدر حلقہ، G-9/1 اور G-9-2 کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی آپ بطور صدر حلقہ جماعتی کاموں میں بہت مستعد تھے۔حلقہ میں جماعتی اجلاسات اکثر ان کے گھر پر ہی ہوتے تھے۔

☆۔ملک محمد یونس خان صاحب ریٹائرمنٹ کے بعد اسلام آباد میں ہی اپنے بچوں کے پاس رہتے تھے بہت سی خوبیوں کے حامل اور باغ و بہار شخصیت کے مالک تھے۔ ہر ایک سے مسکرا کے ملتے تھے۔ان کی ایک نمایاں خوبی یہ تھی کہ آپ بڑے پیار اور نرمی سے روزانہ صبح کی نماز کے لئے احباب جماعت کو ان کے گھروں پر جا کر جگاتے اور نماز سنٹر ساتھ لاتے تھے۔آپ مختصر علالت کے بعد 23 نومبر 1996 کو فوت ہوئے اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

مکرم میجر ریٹائرڈ محمد یوسف خان صاحب سیکرٹری ضیافت آپ کے بڑے بیٹے ہیں جو خود بھی ایک مخلص اور خدمت کے جذبہ سے سرشار خادم سلسلہ ہیں۔آپ کے دوسرے بیٹے ملک جاوید یونس صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد رہے تاہم بعدازاں پاکستان سے امریکہ چلے گئے۔

مکرم بشیر احمد طاہر صاحب

مکرم بشیر احمد طاہر صاحب حال مقیم سوئٹرز لینڈ 1976 میں اسلام آباد آئے اور I-9 سیکٹر میں رہائش پذیر ہوئے۔ اس وقت I-9 کا علاقہ بالکل غیر آباد تھا اور پورے سیکٹر میں صرف چند گھر بنے تھے۔ چنانچہ آپ صرف چھ ماہ بعد ہی یہاں سے نقل مکانی کر کے واپس راولپنڈی چلے گئے تاہم 1978 کے ابتدائی مہینوں میں آپ پھر I-9 میں آ کر رہائش پذیر ہوئے۔ آپ پرانی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں؛۔

''1974 کے خونیں حالات میں خاکسار راولپنڈی میں تھا۔ محترم منیر احمد فرخ صاحب بھی یہاں سیٹلائیٹ ٹاؤن میں رہائش رکھتے تھے۔ آپ اس وقت قائد ضلع تھے اور خاکسار آپ کا معتمد تھا۔ 1974 کے بعد خاکسار 1976 میں شادی کے بعد I-9 میں رہائش پذیر ہوا۔ لیکن 6 ماہ بعد ہی سیٹلائیٹ ٹاؤن واپس چلا گیا کیونکہ I-9 بالکل غیر آباد تھا لیکن پھر 1978 کے ابتدائی دنوں میں دوبارہ I-9 آ گیا۔ اس قت تک I-9 میں چند احمدی گھرانے آباد ہو چکے تھے تاہم ہمارا بجٹ راولپنڈی کے حلقہ سیٹلائیٹ ٹاؤن سے منسلک تھا۔۔ خاکسار قائد خدام الاحمدیہ راولپنڈی تھا۔ خاکسار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت اقدس میں لکھا کہ ہم مرکزی اسلام آباد سے بہت دور تقریباً 8-10 کلومیٹر کے فاصلے پر رہتے ہیں اور فی الحال راولپنڈی کے حلقہ سیٹلائیٹ ٹاؤن سے منسلک ہیں جمعہ بھی راولپنڈی میں ہی ادا کرتے ہیں لیکن ایک قسم کی ''کالمعلق'' کی کیفیت ہے اگر I-9 کو باقاعدہ راولپنڈی سے منسلک کر دیا جائے تو ہمارے لئے بھی آسانی ہوگی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا ارشاد امیر صاحب اسلام آباد مکرم جنرل عبدالعلی ملک صاحب مرحوم کو آیا کہ جو اسلام آباد کا حصہ ہے وہ اسلام آباد ہی کنٹرول کرے۔ چنانچہ جنرل عبدالعلی ملک صاحب نے خاکسار کو فرمایا کہ تم اسے سنبھالو۔ خاکسار نے کہا کہ جنرل صاحب خاکسار بہت

دور ہونے کی وجہ سے بیت الذکر اسلام آباد جو اس وقت صرف چند جھونپڑیوں پر مشتمل تھی نہیں آسکتا۔آپ نے فرمایا کہ مہینے میں ایک ہی بار آجایا کرو۔ بہر حال خاکسار نے صدر حلقہ I-9 کی ذمہ داریوں سنبھالتے ہی قیادت خدام الاحمدیہ راولپنڈی سے رابطہ ختم کرلیا۔ I-9 کے احباب سے رابطہ کرکے بجٹ علیحدہ بنایا اور چندہ لینے کا انتظام کیا۔

☆۔اس وقت I-9 میں جو چند گھرانے تھے ان میں چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنکوی سوئی گیس والے،حکیم محمد سعید صاحب، صالحہ بیگم صاحبہ،محمود احمد صاحب (جو خود تو باہر تھے بیوی بچے وہاں رہائش رکھتے تھے) شامل تھے۔انڈسٹریل ایریا میں حمید اختر صاحب کی فیکٹری تھی۔اسی طرح سٹار ماربل فیکٹری کے مالک محترم شیخ جمیل احمد صاحب (برادر حکیم خورشید احمد مرحوم دواخانہ خدمت خلق ربوہ) بعد میں محترم رانا رفیق احمد صاحب،رانا مبارک احمد صاحب مرحوم کی فیملی اور چند اور دوست بھی آگئے I-8 میں چند فلیٹ تعمیر ہوئے تھے جہاں صرف خواجہ مبارک احمد صاحب رہائش رکھتے تھے جبکہ I-10 کیرج فیکٹری میں بھی دو چار گھر تھے جن سے رابطہ ہوا تھا۔

☆۔خاکسار نے نماز عشاء کے لئے محترمہ عابدہ محمود صاحبہ زوجہ مکرم محمود احمد صاحب سے جگہ فراہم کرنے کی درخواست کی جو انہوں نے بخوشی قبول فرمالی۔ چنانچہ کافی عرصہ نماز عشاء ہم ان کے گھر ادا کرتے رہے۔ 1987 سے پھر چوہدری ہدایت اللہ کے گھر نماز سنٹر بنا اور رمضان میں خاکسار نماز تراویح پڑھاتا تھا۔

☆۔ 1978 سے پہلے اسلام آباد میں ایک ہی مجلس خدام الاحمدیہ تھی. 1978 میں مجلس کو دو حصوں اسلام آباد شرقی اور غربی میں تقسیم کر دیا گیا. چنانچہ فیض آباد سے سیدھے فیصل مسجد تک دائیں بائیں مجلس اسلام آباد شرقی اور غربی کے علاقے تقسیم ہوئے۔شرقی حصہ کے قائد مکرم خواجہ داؤد احمد صاحب منتخب ہوئے اور اسلام آباد غربی کا قائد خدام الاحمدیہ خاکسار منتخب ہوا جبکہ قائد ضلع مکرم محمود احمد بھلر صاحب تھے۔

☆۔1981 میں خاکسار انصار اللہ میں آگیا تو مجلس انصار اللہ اسلام آباد کو بھی دو حصوں میں

تقسیم کر دیا گیا اور خاکسار زعیم اعلیٰ اسلام آباد غربی منتخب ہوا۔مکرم منیر احمد فرخ صاحب ناظم ضلع انصار اللہ تھے۔1987 تک خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار نے صدر حلقہ اور زعیم اعلیٰ انصار اللہ اسلام آباد غربی کے فرائض ادا کرنے کی سعادت پائی۔

☆۔مارچ 1987 میں خاکسار کی ٹرانسفر پشاور ہو گئی چنانچہ میں نے امیر صاحب مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب کے ارشاد پر صدارت کا چارج مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب کو دے دیا جبکہ مرکز کی ہدایات کے مطابق مکرم ملک یونس صاحب کو انصار اللہ مجلس کے فرائض سپرد کئے۔ 1990 میں استخارے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے مشورے سے خاکسار نے ہجرت کی اور سوئٹزرلینڈ آ گیا اور بعدہٗ بیوی بچوں کو بھی بلالیا۔الحمدللہ

☆۔جماعت اسلام آباد کی طرف سے 1983 میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اعزاز میں ایک دعوت کا اہتمام میاں حمید اختر صاحب کی فیکٹری I-9 کے ہال میں کیا گیا۔اس دعوت میں راولپنڈی اسلام آباد کے مشہور صنعت کاروں ،کاروباری حضرات اور اہم شخصیات نے شرکت کی مجلس سوال و جواب میں بہت ہی ایمان افروز ماحول میں حضور انور نے حاضرین کے سوالوں کے جوابات دیئے۔

☆۔1984 میں حضور کو ہجرت کر کے لندن جانا پڑا اور پاکستان میں احباب جماعت تک حضور کی آڈیو کیسٹس کے ذریعہ خطبات جمعہ سنانے کا سلسلہ شروع ہوا۔خاکسار ایک کاپی (آڈیو کیسٹس) اسلام آباد میں قائم مرکزی نظام سے وصول کرتا اور مزید کاپیاں کرا کے گھر گھر پہنچاتا۔ یہ دور جماعت کی مظلومیت کا دور تھا اور پورے پاکستان میں احمدیوں پر زمین تنگ کر دی گئی تھی اس ظلم سے اسلام آباد کے احباب بھی محفوظ نہ رہے۔چنانچہ کئی معصوم احمدی نوجوان بالخصوص مرحوم مسعود احمد ہاشمی صاحب سیکرٹری تبلیغ و صدر جماعت I-8 بھی اس زد میں آئے اور اسیران راہ مولا ہوئے جو بعد میں ضمانت پر رہا ہوئے اور پھر کافی عرصہ مقدمہ زیر سماعت رہا۔



مکرم ومحترم انجنیئر (ر) محمود مجیب اصغر صاحب

محترم انجنیئر محمود مجیب اصغر صاحب کے آباؤ اجداد کا تعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے مولد و مسکن بھیرہ سے ہے آپ کے دادا اور پڑدادا اور اسی طرح پڑنانا کو حضرت مسیح موعودؑ کے رفقاء ہونے کا شرف حاصل ہے ۔ دادا اور پڑدادا نے دستی بیعت قادیان جا کر 1898 میں کی جبکہ پڑنانا نے 1903 میں دستی بیعت جہلم جا کر کی۔

آپ کے والد محترم میاں فضل الرحمن بسمل صاحب بی اے بی ٹی پیدائشی احمدی تھے انہوں نے میٹرک قادیان سے کیا تھا باقی تعلیم زیادہ تر پرائیوٹ طور پر حاصل کی۔ آپ گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ میں لمبا عرصہ انگلش ٹیچر رہے اور 1968 سے 1974 تک بھیرہ کے مقامی امیر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1972 میں انہوں نے بھیرہ کی تاریخ احمدیت مرکز کی منظوری سے شائع کی۔ 1974 کے ہنگاموں میں آپ بھیرہ میں ہی تھے جب آپ کے مکان پر جلوس نے حملہ کیا اور آپ سخت زخمی ہو گئے سامان لوٹ لیا گیا اور مکان بھی چھین لیا گیا۔ 1974 کی آخری سہ ماہی میں آپ کو ربوہ ہجرت کرنی پڑی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے انہیں ازراہ شفقت جامعہ احمدیہ میں انگلش ، اردو اور فارسی کی تدریس پر لگا دیا۔ محترم مجیب محمود اصغر صاحب کے بڑے بھائی پروفیسر ایم اے لطیف شاہد صاحب نے جو اسلام آباد کے حلقہ E-11 کے صدر ہیں نصرت جہاں سکیم کے تحت چودہ سال کا طویل عرصہ گھانا میں خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔

محترم محمود مجیب اصغر صاحب 30 نومبر 1944 کو بھیرہ میں پیدا ہوئے میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ سے 1960 میں اور ایف ایس سی تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے 1962 میں اور بی ایس سی سول انجنیئر نگ کی چار سالہ ڈگری ویسٹ پاکستان یونیورسٹی آف انجنیر نگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور

سے 1966 میں حاصل کی۔

محترم محمود مجیب اصغر صاحب ''ماضی کی یادوں'' کو ضبط تحریر میں لاتے ہوئے فرماتے ہیں

'' خاکسار اس وقت NESPAK میں سینئر انجنیئر تھا جب یکم جنوری 1979 کو وفاقی وزارت پانی و بجلی اسلام آباد کے Overseas Project Coordination Cell میں سینئیر انجنیئر انچارج کے طور پر Deputation پر اسلام آباد آیا۔ اس وقت اسلام آباد کے امیر جنرل عبدالعلی ملک صاحب تھے مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد ابھی ضلع راولپنڈی کی ایک مجلس تھی اور عبدالستار علیم صاحب (منیجر چاند ریسٹورنٹ) قائد اسلام آباد تھے مرکز نے یہاں پہنچتے ہی خاکسار کو نائب قائد اول نامزد کر دیا اگلے سال ملک لال خان صاحب (DEN ٹی اینڈ ٹی) قائد مقرر ہوئے۔ بطور نائب قائد خاکسار نے ایک سال ان کے ساتھ کام کیا اس کے ساتھ خاکسار محترم قریشی محمد عظیم صاحب قائد ضلع راولپنڈی کے ساتھ نائب قائد ضلع بھی تھا (دوسرے نائب قائد ضلع کلیم احمد خاور صاحب تھے) 81-1980 کے لئے خاکسار کا بطور قائد مجلس اسلام آباد انتخاب ہوا لیکن چند ماہ بعد ہی NESPAK میں REPATRIATION ہوگئی اور خاکسار لاہور ہیڈ آفس چلا گیا یہاں سے محکمہ نے خاکسار کو سلطنت آف عمان بھجوا دیا تاہم خاکسار کی فیملی جون 1982 تک اسلام آباد میں رہی۔ 8 اور 9 جون 1982 کی درمیانی شب جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا بیت الفضل اسلام آباد میں وصال ہوا تو خاکسار اس وقت عمان سے پاکستان گھر اسلام آباد چھٹی پر آیا ہوا تھا۔ 9 جون 1982 کو جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا جسم اطہر ربوہ کے لئے روانہ ہو رہا تھا تو اجتماعی دعا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے اعلان پر قائمقام ناظر اعلیٰ مرزا خورشید احمد صاحب نے کروائی۔

☆۔ اسلام آباد قیام کے دوران مجلس خدام لاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی میں خاکسار کا مقالہ پاکستان بھر میں اول نمبر پر آیا تھا اور 1979 کے اجتماع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دست مبارک سے اول انعام حاصل کیا۔ (اس سے قبل 1978 اور 1977 میں بھی خاکسار نے ہی اول انعام حاصل کئے تھے)۔

☆۔بچوں کی کتب شائع کرنے کا سلسلہ خدام الاحمدیہ کی طرف سے شروع ہو چکا تھا۔چنانچہ سیرت وسوانح حضرت علی رضی اللہ عنہ پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خاکسار کی پہلی کتاب شائع کی۔حسن اتفاق یہ ہے کہ اس چھوٹی سی کتاب کے ٹائیٹل پیج پر دو مصنفین کے نام درج ہیں (امام) بشیر احمد خان رفیق صاحب اور (خاکسار) محمود مجیب اصغر۔صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم محمود احمد صاحب شاہد (بنگالی) نے دیباچہ میں خاکسار کے بارہ میں ''محمود مجیب اصغر قائد مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد'' لکھا ہے۔

☆۔بچوں کے لئے دوسری کتاب ''اللہ کی تلوار حضرت خالدؓ بن ولید کی آپ بیتی'' بھی خاکسار نے اسلام آباد میں ہی لکھی تھی جو بعد میں شائع ہوئی۔اس کے بعد بھی خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بچوں کے لئے خاکسار کی مندرجہ ذیل کتابیں شائع کیں۔سیرت وسوانح حضرت عثمانؓ ،حضرت سعدؓ بن ابی وقاص ،حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح ،حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف ،حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، پہلا احمدی مسلمان سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام،اور طارق بن زیادہ وغیرہ۔

☆۔اسلام آباد میں قیام کے دوران ہی جلسہ سالانہ ربوہ کے لئے شعبہ ترجمانی کا آغاز ہوا، اوراس سلسلہ میں انجنیئر ملک لال خان صاحب انجینئر منیر احمد فرخ صاحب اور انجنیئر ایوب احمد ظہیر صاحب کو غیر معمولی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔1980 سے 1983 تک پاکستان اور 1985 سے 2008 تک لندن جلسہ ہائے سالانہ پر خاکسار منیر احمد فرخ صاحب ناظم اعلیٰ (ترجمانی) کی معاونت اور بطور نائب ناظم خدمت کی توفیق پاتا رہا۔قادیان جلسہ پر بھی خاکسار کو اس ٹیم کے ساتھ معاونت کا موقع ملا۔الحمدللہ

☆۔انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹ اینڈ انجنیئرز IAAAE کا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اکتوبر 1980 میں آغاز فرمایا اس وقت خاکسار اسلام آباد میں ہی تھا جب حضور نے پہلی مرکزی عاملہ میں خاکسار کو سیکرٹری فنانس نامزد فرمایا۔(اس وقت سے مسلسل اب تک خاکسار IAAAE کی مرکزی عاملہ میں مختلف عہدوں پر کام کرنے کی توفیق پا رہا ہے۔گذشتہ تین

سالوں سے وائس چیئر مین (انجنیئر نگ) کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔IAAAE کا ٹیکنیکل میگزین 1989 میں صد سالہ جوبلی پر شروع ہوا تھا ٹیکنیکل میگزین کمیٹی کا صدر مسلسل خاکسار ہی آ رہا ہے۔(اب تک 17 میگزین شائع ہو چکے ہیں)

☆۔ملازمت کے سلسلہ میں خاکسار کو پاکستان کے چاروں صوبوں وفاقی دارالحکومت اسلام آباد اور آزاد کشمیر میں قیام کے دوران ساتھ ساتھ جماعتی خدمات کی بھی توفیق ملتی رہی۔مظفر گڑھ کوٹ ادو پاور پراجیکٹ پر خاکسار کو ریذیڈنٹ انجنیئر کے طور کام کرنے کا موقع ملا۔اس دوران 1992 سے 1997 تک امیر ضلع مظفر گڑھ اور ناظم ضلع انصاراللہ کی حیثیت سے خدمت کا موقع ملا۔1998 سے 2000 تک پشاور میں قیام کے دوران وہاں خاکسار کے ذمہ ناظم انصاراللہ ضلع کوہاٹ بنوں کی خدمت لگائی گئی 2000 میں انصاراللہ پاکستان نے خاکسار کی کتاب سیرت و سوانح حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی شائع کی تھی۔2001 کے شروع میں خاکسار کا تبادلہ غازی بروتھا ہائیڈرو پاور پراجیکٹ پر ہو گیا جہاں خاکسار اٹک کی جماعت سے منسلک ہوا۔2001 سے 2004 تک بطور امیر ضلع اٹک (سابق کیملپور) خدمت کی توفیق ملی۔2003 میں انتخاب خلافت خامسہ کمیٹی کے ممبر کے طور پر لندن جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے انتخاب میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔2005 سے 2008 تک خاکسار کی ہی منظوری بطور امیر ضلع اٹک آ گئی تھی لیکن 2005 میں رات کے وقت اسلام آباد آتے ہوئے بروٹھہ واپڈا کالونی جاتے ہوئے خاکسار پر قاتلانہ حملہ ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر بچا لیا۔دوسرے دن پراجیکٹ پر شور مچ گیا اور خاکسار کو وہاں سے مئی 2005 میں Mangla Raising project پر ٹرانسفر کر دیا گیا۔چند ماہ وہیں سے اٹک آنا جانا رہا پھر مرکز کی ہدایات پر نئے انتخاب خاکسار نے ہی کروائے اور ستمبر 2005 میں ملک سلطان رشید صاحب کو امارت ضلع کا چارج دے کر خاکسار سبکدوش ہوا۔

☆۔ریٹائرمنٹ کے بعد ستمبر 2008 میں خاکسار نے وقف بعد از ریٹائرمنٹ کیا اور نگران تعمیرات وقف جدید انجمن احمدیہ کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔نومبر 2014 میں 70 سال کی عمر

میں خاکسار کو وقف جدید سے ریٹائر کر دیا گیا۔

حیات ناصر کی تالیف

1987 میں جب کہ خاکسار ابھی سلطنت عمان میں تھا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی سوانح حیات پر کتاب لکھنے کا ارشاد فرمایا چنانچہ کئی مراحل سے گذر کر حیات ناصر (جلداول) اکتوبر 2000 میں شائع ہوئی۔'' **الحمدللہ علی ذالک**

(مکرم محمود مجیب اصغر صاحب کے خودنوشت حالات زندگی سے ماخوذ)

مکرم نوید الظفر صاحب

مکرم نوید الظفر صاحب ابن مکرم حمید المحامد صاحب حال لندن کو اسلام آباد میں قیام کے دوران کئی جماعتی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق ملی۔ دسمبر 2014 میں آپ یہاں سے ہجرت کر کے لندن چلے گئے۔ آپ اپنی ''ماضی کی یادیں'' بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں؛۔

میری پیدائش تو راولپنڈی میں ہوئی مگر میرے پڑنانا محترم ماسٹر مرزا نذیر حسین صاحب (رفیق حضرت مسیح موعودؑ) نے سیکٹر G-6-1-1 اسلام آباد میں بننے والے پہلے پرائیویٹ مکانات میں اپنا مکان تعمیر کیا۔ جس کا نام ''مغل منزل'' رکھا یہ مکان اسلام آباد کے پہلے احمدی گھروں میں شمار ہوا۔ میں دو یا تین برس کا تھا جب ہم اس مکان میں شفٹ ہوئے میرے والد محترم حمید المحالد صاحب اور بعد میں میرے ماموں جان ڈاکٹر پیر محمد نقی الدین صاحب بھی اسی مکان میں شفٹ ہو گئے۔

☆۔ 1974 میں ہم G-6/4 میں رہتے تھے ہم دو احمدی گھروں میں تین فیملیز رہتی تھیں ہمارے گھر میں ہماری فیملی اور میرے ماموں جان ڈاکٹر پیر محمد نقی الدین صاحب کی فیملی رہتی تھی اور ہمارے ہمسائے میں ایک احمدی سراج دین کاظم صاحب اپنی فیملی کے ساتھ رہتے تھے۔ ہمارے گھر کے پاس ہی اسلام آباد کی مشہور لال مسجد تھی جو جماعت احمدیہ کے خلاف منصوبہ بندی اور پراپیگنڈہ کا

گڑھ تھا جماعت کے خلاف بڑے بڑے جلسے اسی مسجد میں ہوتے تھے۔ مجھے وہ وقت یاد ہے کہ ان جلسوں میں ہونے والی تقریروں کی آواز ہمارے گھروں میں آتی تھی۔ میرے ماموں جان ڈاکٹر پیر محمد نقی الدین صاحب میرے والد حمید الحامد صاحب اور ہمارے ہمسائے سراج دین کاظم صاحب کے نام لے کر کہا جاتا تھا کہ انہیں قتل کر کے گلے میں رسیاں ڈال کر گلیوں میں گھسیٹا جائے۔ کئی مرتبہ جلوس ہمارے گھروں کی طرف روانہ ہوئے اور ایک خوف کا عالم طاری ہوا۔ گھر کے پچھلے راستہ سے خواتین اور بچوں کو ہمسائیوں کے گھر بھیج دیا جاتا تھا مگر ہر مرتبہ خدا تعالیٰ کی معجزانہ مدد کا نشان دیکھا۔

☆۔ایک رات جلوس کے ساتھ آنے والے چند افراد ہمارے گھر کے گیٹ تک پہنچ گئے میں اور میرے ماموں اور چند خدام حفاظت کے لئے گھر میں موجود تھے، ہم نے خدا تعالیٰ سے حفاظت کی دعا مانگی۔ میرے ماموں شاہد احمد جو ڈاکٹر نقی الدین صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں اور آجکل امریکہ میں ہوتے ہیں نے جب دیکھا کہ چار پانچ افراد ہمارے گھر تک پہنچ گئے ہیں تو انہوں نے ایک تدبیر لڑائی اور گیٹ کے قریب والے کمرے میں ایک ربڑ کی ہوائی چپل کو زور سے زمین پر مارا جسے پٹاخے کی آواز پیدا ہوائی۔ رات کی تاریکی میں گیٹ پر کھڑے افراد ایک دم خوف زدہ ہو کر کہ گولی چل گئی گول چل گئی کہہ کر بھاگ گئے دور کھڑے ہوئے جلوس کے لوگوں میں بھی بھگڈر مچ گئی اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہماری حفاظت فرمائی۔

☆۔بیت الذکر اسلام آباد کی تعمیر شروع ہوئی تو مخالفین نے شدید مخالفت کی، کئی مرتبہ عدالت کے حکم سے کام کو روکنا پڑا مجھے یاد ہے کہ طویل عرصہ تک چھت ڈالنے سے قبل لگائی جانے والی لکڑی کی شٹرنگ لگی رہی اور پھر اس شٹرنگ کو بھی مخالفین نے آگ لگا دی۔ ویسے تو پہلے بھی خدام ڈیوٹیوں پر مامور تھے مگر اس کے بعد ڈیوٹیاں پہلے سے زیادہ خدام اور انصار مل کر دینے لگے۔ اس وقت جنرل (ر) عبد العلی ملک صاحب امیر جماعت تھے اکثر وہ خود بھی رات میں کسی بھی وقت ڈیوٹی پر مامور خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے تشریف لے آتے اور مونگ پھلیاں یا کوئی اور کھانے کی چیز بھی ساتھ لا کر ڈیوٹی پر موجود خدام کے ساتھ بیٹھ کر خود بھی کھاتے۔

☆۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی آخری بیماری کے دنوں میں حضور کی قیام گاہ بیت الفضل میں اپنے حلقہ کے خدام کے ساتھ ڈیوٹیاں دینے کا موقع ملا اور اس وقت کی بہت سی یادیں میری زندگی کا سرمایہ ہیں۔اپنے چچا مجیب الرحمن صاحب ایڈووکیٹ کے ساتھ چند مرتبہ حضور کے آرام کے اوقات میں ملاقات کے دوران حضور کی خدمت میں حاضر ہونے اور پاؤں دبانے کا بھی موقع ملا۔

☆۔1984 میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع لندن ہجرت سے قبل جب اسلام آباد تشریف لائے۔اس وقت شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت اور چوہدری علیم الدین صاحب نائب امیر تھے،۔حضور کے بیت الفضل میں قیام کے دوران خاکسار کونہایت اہم ذمہ داری نبھانے کی توفیق ملی۔اس وقت سیکیورٹی کے حالات کے پیش نظر جماعت اسلام آباد نے حضور کی اِدھراُدھر آمدورفت کے دوران قافلہ میں حضور کی کار جیسی ایک دوسری کار شامل کرنے کا فیصلہ کیا۔چنانچہ خاکسار کو حضور کی سیاہ مرسیڈیز کار جیسی ہوبہو دوسری سیاہ مرسیڈیز کار قافلہ میں چلانے کی توفیق ملی۔محترم مبارک احمد ہاشمی صاحب پائلٹ کار چلایا کرتے تھے۔خاکسار حضور کے قافلہ میں سب سے کم عمر ڈرائیور تھا جس کی وجہ سے حضور کا خاص پیار پانے کی توفیق ملتی رہی۔مجھے چونکہ اپنی کار حضور کی کار کے بالکل آگے یا پیچھے چلانا ہوتی تھی اور اکثر راستہ میں ہی پوزیشنز تبدیل بھی کرنا ہوتی تھی جس کے لئے حضور کے ڈرائیور رحمت صاحب اور ہمارے پیارے اور محترم دوست مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب نے بہت پیار اور شفقت سے ہمیشہ حوصلہ افزائی کی۔آپ ہمیشہ خیریت سے قافلہ واپس پہنچتے ہی مجھے شاباش دیتے تھے حضور تقریباً روزانہ شام کہیں نہ کہیں مجلس عرفان کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔

☆۔1986 میں خاکسار نے بطور زعیم حلقہ خدام الاحمدیہ سیکٹر F-8,E-8 جماعت کی خدمت کا آغاز کیا۔بعدازاں قائد خدام الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن ہمک خدمت کی توفیق ملی۔2007 میں سیکرٹری جائیداد ضلع اسلام آباد کی حیثیت سے امیر صاحب کی عاملہ میں شامل ہوا۔2009 میں صدر حلقہ بہارا کہو کی حیثیت سے بھی جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔خاکسار یہ دونوں ذمہ داریاں

دسمبر 2014 میں لندن ہجرت تک ادا کرتا رہا۔ میرے والد حمید الحامد صاحب اپنی عمر کے آخری ایام میں اکثر کہا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم دونوں باپ بیٹے کو اسلام آباد جیسی مخلصین کی بڑی جماعت کے عاملہ ممبران کی حیثیت سے خدمت دین کی توفیق عطا فرمائی۔

☆۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے والد صاحب کی وفات کے وقت میری والدہ صدر لجنہ بہارا کہو ، میری بیگم سیکرٹری دعوت الی اللہ، بھائی معید حامد قائد خدام الاحمدیہ حلقہ بہارا کہو، بھابھی سیکرٹری تربیت اور میرا بیٹا نائب قائد خدام الاحمدیہ بہارا کہو کے علاوہ بیت الذکر کے گیٹ پر سیکورٹی کا انچارج اور میں امیر صاحب کی عاملہ کا ممبر تھا۔

مکرم ظہور احمد وڑائچ صاحب

مکرم ظہور احمد وڑائچ صاحب سابق صدر حلقہ G-7 ,1978 میں راولپنڈی سے اسلام آباد آ کر آباد ہوئے ان دنوں محترم جنرل عبد العلی ملک صاحب امیر جماعت اسلام آباد تھے۔ آپ کو بیت الذکر اسلام آباد کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں شامل ہونے اور پھر اس کی تعمیر میں حسب توفیق حصہ لینے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بیت الفضل اسلام آباد میں قیام کے دوران حفاظتی ڈیوٹی دینے حضور کی وفات کے بعد جنازے کے ساتھ ربوہ جانے اور خلافت رابعہ کی اجتماعی بیعت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ محترم ظہور احمد وڑائچ صاحب کو 2002 سے 2016 تک G-7 کے صدر حلقہ کی حیثیت سے خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ آپ ''ماضی کی یادوں'' کے حوالے سے بعض واقعات کا ذکر ہوئے فرماتے ہیں؛۔

☆۔ 1974 میں قائد اعظم یونیورسٹی کی بس میں سفر کے دوران دیگر مسافروں نے جو یونیورسٹی ہی کے ملازمین تھے خاکسار پر حملہ کیا مجھے مارا پیٹا میرے کپڑے پھاڑ دیئے اس واقعہ کے بعد

یونیورسٹی حکام نے تمام احمدی اہلکاروں کو رخصت پر بھیج دیا تھا۔

☆۔1988 میں موجودہ گھر میں رہائش پذیر ہونے کے کچھ عرصہ بعد قریبی مسجد کے مولوی نے مسجد میں اعلان کیا کہ مکان نمبر 92 کے رہائشی جو قادیانی ہیں وہ مسلمانوں خصوصاً عورتوں اور بچیوں کو گمراہ کرتے ہیں لوگ ان کا بائیکاٹ کریں اور محتاط رہیں تاہم اس شرانگیزی کے ماحول میں ہمارے کچھ نیک دل ہمسائیوں نے مخالفین کی غلط فہمی دور کر دی اور کوئی مسئلہ پیدا نہ ہوا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہمارا گھر برسوں سے نماز سینٹر ہے اس کے علاوہ لجنہ و ناصرت انصار اور خدام کے اجلاسوں کا مرکز ہونے کی وجہ اکثر احباب جماعت کی آمد و رفت ہے۔

مکرم رانا محمد احمد خان صاحب

مکرم رانا محمد احمد خان صاحب مؤلف ’’ تاریخ احمدیت سڑوعہ ضلع ہوشیار پور و مضافات ‘‘جماعت اسلام آباد کے ایک مخلص، علم دوست اور نیک فطرت رکن ہیں۔آپ کا خاندان سڑوعہ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور مشرقی پنجاب (بھارت) سے تعلق رکھتا ہے۔ جو قیام پاکستان کے بعد ہجرت کر کے پاکستان آیا اور چک 30 ب فین پور ضلع فیصل آباد میں آباد ہوا۔ محترم محمد احمد خان صاحب میٹرک کا امتحان پاس کر کے کچھ عرصہ لاہور میں رہے اور پھر ایک فوجی محکمہ (سنٹرل آرڈیننس ڈپو) میں ایل ڈی سی بھرتی ہو گئے۔ دوران ملازمت ایف اے اور بی اے کے امتحان پاس کئے۔ فروری 1968 میں آپ دفتر اکاؤنٹنٹ جنرل پاکستان ریونیو اسلام آباد میں آ گئے اور پھر 41 سال سے زائد عرصہ سرکاری ملازمت میں گذار کر یہاں ہی سے اسٹنٹ سپرٹنڈنٹ کے عہدے سے از خود مئی 1996 میں ریٹائرمنٹ لے لی۔

محترم رانا محمد احمد خان صاحب 1955 سے 1968 تک راولپنڈی میں رہے۔اس دوران آپ کو چار سال خدام الاحمدیہ میں زعیم حلقہ سید پوری گیٹ اور 60-1959 میں معتمد خدام الاحمدیہ

راولپنڈی شہر کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ان دونوں برسوں میں مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی پاکستان بھر میں اول آئی اور علم انعامی حاصل کیا۔63-1960 کے برسوں میں آپ نے سیٹلائیٹ ٹاؤن میں سیکرٹری مال کی حیثیت سے کام کیا۔1964 میں آپ چک لالہ کے حلقہ گریسی لائن میں محصّل رہے۔1971 کی پاک بھارت جنگ سے تقریباً دو ہفتہ قبل آپ اسلام آباد شفٹ ہوئے۔آپ کو سیکٹر G-7 میں ایک سرکاری کوارٹر الاٹ ہوا۔یہاں آپ کو زعیم حلقہ انصاراللہ کی حیثیت سے کام کرنے کی توفیق ملی۔جبکہ اس کے بعد تقریباً دس بارہ سال مجلس انصاراللہ اسلام آباد شرقی کے آڈیٹر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ 1995 میں آپ G-11/2 میں حکومت کی طرف سے مالکانہ حقوق کے ساتھ ملنے والے اپنے مکان میں شفٹ ہوئے۔یہاں 1997 میں جب G-11 کی الگ مجلس انصاراللہ بنائی گئی آپ کو اس مجلس کا پہلا زعیم حلقہ بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔

محترم رانا محمد احمد خان صاحب ’’ماضی کی یادوں‘‘ کے حوالے سے بعض تاریخی واقعات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

’’1974 میں وفاقی دارالحکومت میں تحریک ختم نبوت کے نتیجہ میں جہاں ہر روز مسجدوں میں ہمارے خلاف تقاریر ہوتی تھیں۔وہاں احمدیہ جماعت کے افراد کا سوشل بائیکاٹ بھی کیا گیا۔یعنی انہیں سوداسلف وغیرہ نہ دینا۔انکوائری کی شکایات اٹینڈ نہ کرنا۔ہمارے گھر سے بھی کچھ سامان حفظ ما تقدم کے طور پر رانا منور خان صاحب ولد رانا رستم علی خان صاحب مالک النور کارپوریشن اسلام آباد سے خرید کر لائے۔جب مخالفین کو ہمارے ساتھ رانا منور خان کے تعلقات کا پتہ چلا۔تو انہوں نے مسجد میں اعلان کر دیا کہ رانا منور بھی قادیانی ہیں۔اس لئے ان کا بھی سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔انکوائری آفس CDA کو بھی ہدایات کر دی کہ ان کی شکایات کو اٹینڈ نہ کیا جائے۔رانا منور خان صاحب نے اس صورت حال کے پیش نظر قریبی مسجد میں جا کر وضاحت کی کہ ان کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں اور یوں بڑی مشکل سے خدا خدا کر کے جان چھڑائی۔

☆۔ایک دفعہ ہمارے گھر کے پاس مولویوں کا جلسہ ہو رہا تھا تو پتہ چلا کہ ایک احمدی دوست

منیر احمد سنوری صاحب کو زبردستی گھر سے پکڑ کر جلسہ میں لایا جا رہا ہے۔ ان کو کہا گیا کہ وہ قادیانیت چھوڑنے کا اعلان کرے۔ منیر سنوری صاحب نے تشدد اور سخت دباؤ کے باجود احمدیت سے انکار نہ کیا بعد ازاں شدید تشدد کرنے کے بعد انہیں چھوڑ دیا گیا۔ ظالموں کے چنگل سے رہائی کے بعد خاکسار منیر سنوری صاحب کو اپنے گھر لے گیا اور ایک دو دن اپنے پاس رکھا۔

☆۔اسی طرح اُس وقت کے قائد مجلس خدام الاحمدیہ محترم محمود احمد بھلر صاحب کے بچوں کو بھی ان کے گھر میں خطرہ لاحق تھا۔ خاکسار ان کے بچوں کو بھی اپنے گھر لایا اور تقریباً ایک ہفتہ اپنے پاس رکھا۔ اس کے علاوہ ایک دو اور احمدی دوست بھی ان پُرخطر حالات میں میرے گھر پناہ گزین رہے۔ الحمد اللہ کہ خاکسار کو خدمت کرنے کی توفیق ملی۔

مکرم سید سہیل احمد صاحب مرحوم

مکرم سید سہیل احمد صاحب 1974 میں ملازمت کے سلسلہ میں اسلام آباد آئے اس وقت مکرم و محترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت تھے۔ سید سہیل احمد صاحب جائنٹ سیکرٹری کے اعلیٰ عہدہ پر فائز ہونے کے باوجود بڑے ملنسار اور خوش گفتار شخص تھے۔ آپ F-6/4 میں رہائش پذیر رہے۔ اور اسلام آباد کی جماعت میں متعدد عہدوں پر خدمات دینیہ کی توفیق ملی۔ کئی سال مجلس موصیان کے صدر اور زعیم اعلیٰ انصار اللہ اسلام آباد شرقی کی حیثیت سے کام کیا۔ ایک سال I-8 کے صدر حلقہ بھی رہے۔ آپ نے اپنی ''پرانی یادوں'' کا ذکر کرتے ہوئے بیت الذکر کی تعمیر کے لیے ہونے والے اجتماعی وقار عمل میں شمولیت، لازمی چندہ جات کے علاوہ تحریک جدید اور وقف جدید کے چندوں کے ٹارگٹ پورے کرنے پر مرکز سے موصول ہونے والے خوشنودی کے خطوط کا تذکرہ فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں؛۔

''حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جب بھی اسلام آباد تشریف لاتے تو حضور سے ضرور ملاقات

ہوتی ۔حضور کی دوسری شادی کی تقریب میں شمولیت کی سعادت ملنے کے علاوہ خاکسار حضور کے دوسرے بیٹے مرزا القمان احمد صاحب کی شادی کی تقریب میں بھی مدعو تھا'' مکرم سید سہیل احمد صاحب اب اس دنیا میں نہیں ہیں وفات کے بعد بوجہ موصی آپ کا جسد خاکی ربوہ پہنچایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

مکرم مظفر احمد ضیاء صاحب

مکرم مظفر احمد ضیاء صاحب ساکن سیکٹر I-8/3، 1982ء میں اپنی سرکاری ملازمت کے سلسلہ میں اسلام آباد آئے۔اس وقت یہاں محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت تھے آپ کو سیکرٹری تعلیم القرآن اور سیکرٹری واقفین نوضلع کی حیثیت سے کئی سال خدمات بجالانے کی توفیق ملی آپ'' ماضی کی یادیں'' تازہ کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں؛۔

''خاکسار کو 1974 میں بیت الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے قیام کے دوران یہاں حفاظتی ڈیوٹی دینے کی توفیق ملی ۔حضور کی آخری علالت کے ایام میں بھی بیت الفضل میں ڈیوٹی دی''

☆ ۔1974 کے احمدیہ مخالف فسادات کے دوران مخالفین نے قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے ہوسٹل میں میرے کمرے کا تالہ توڑ کر تمام دینی کتب اور لٹریچر جلا دیا۔ خاکسار چونکہ ان دنوں وہاں موجود نہ تھا اس لئے محفوظ رہا۔

مکرم عبدالمنان بھٹی صاحب ولد عبدالقادر بھٹی صاحب

مکرم عبدالمنان بھٹی صاحب سکنہ شہزاد ٹاؤن اکتوبر 1987 میں اسلام آباد آئے۔جبکہ محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت اور مکرم وسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ تھے ۔آپ G-9/3-4 میں رہائش پذیر رہے۔جہاں نماز سنٹر مکرم و محترم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب کا

گھر تھا۔آپ کو زعیم انصار اللہ حلقہ G-9/3-4 کے علاوہ 90-1989 میں بیت الفضل میں محترم امیر صاحب اور نائب امیر صاحب کے ساتھ کام کرنے کی بھی توفیق ملی۔آپ فرماتے ہیں ؛۔

’’1974 میں میری فیملی گوجرانوالہ میں تھی۔ ہمارا گھر مکمل طور پر لوٹ لیا گیا تھا اور مجھے نوکری سے فارغ کر دیا گیا تھا اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور پہلے سے بہت زیادہ دیا اور 1975 میں مجھے مڈل ایسٹ جانے کا موقع ملا جو اسی قربانی کی برکت تھی‘‘

محترم کیپٹن (ر) شمیم احمد خالد صاحب (ستارہ امتیاز ملٹری)

محترم کیپٹن (ر) شمیم احمد خالد صاحب (ستارہ امتیاز ملٹری) پاک بحریہ میں ملازمت کے سلسلہ میں اولاً جولائی 1975 میں اسلام آباد تشریف لائے اور جون 1977 تک یہاں رہے اس کے بعد پھر جنوری 1981 میں آئے اور اگست 1983 تک رہے۔آپ کو جماعت اسلام آباد میں سیکرٹری وقف جدید اور سیکرٹری صد سالہ جوبلی فنڈ کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کو صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کی سٹینڈنگ کمیٹی کا رکن بھی مقرر فرمایا تھا۔فوج میں ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی۔ چنانچہ وقف قبول ہوا اور آجکل آپ وکالت تبشیر میں خدمات بجالا رہے ہیں۔آپ ’’ماضی کی یادیں‘‘ تازہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں ؛۔

’’خاکسار کو پاک بحریہ میں اپنی پیشہ ورانہ زندگی کے دور میں دو دفعہ اسلام آباد میں قریباً دو دو سال تقرری اور رہائش کا موقع ملا۔پہلی دفعہ جولائی 1975ئ سے جون 1977ئ تک F-8/4 میں رہائش پذیر رہا اور شہری مجلس عاملہ کا ممبر تھا۔دوسری دفعہ جنوری 1981ئ سے لیکر اگست 1983ئ تک یہاں رہا اور اس دفعہ بھی مجلس عاملہ کے ممبر کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔

جماعتی ماحول دوران قیامِ اوّل ۔ جولائی 1975 تا جون 1977

ایک سال قبل آئینی ترمیم کے ذریعہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا جاچکا تھا۔ اس واقعہ سے پاکستانی عوام کو بالعموم اور خواص کو بالخصوص یہ بات واضح ہوچکی تھی کہ احمدی اب درجہ دوم کے شہری ہیں۔حکومت کے کئی محکمہ جات میں احکام بھی صادر کر دیئے گئے کہ احمدیوں کے ساتھ امتیازی (برا) سلوک روا رہے۔ایسے احکام زیادہ تو زبانی تھےلیکن بعض تحریری بھی جاری کئے گئے۔ چنانچہ احمدی سرکاری ملازمین خاصے متاثر ہوئے۔بعض محکموں میں کم،بعض میں زیادہ۔فوج میں چونکہ روایتی اقدار زیادہ مضبوط تھیں اس لئے سول محکموں کی نسبت فوج نے نسبتاً کم اثر لیا،اور تینوں افواج میں سے ایئر فورس اور بری فوج میں محکمانہ تعصب زیادہ تھا جبکہ نیوی میں کم تھا۔شاید یہی وجہ تھی کہ خاکسار 1975ئ میں نیول ہیڈ کوارٹر متعین ہوا تو مجھے ایک حساس شعبہ (آبدوزی آپریشنز) کا ڈائریکٹر تعینات کیا گیا۔اس کے باوجود تعصب اور Bigotry کی جو سونامی چل رہی تھی اس کا کچھ اندازہ درج ذیل واقعات سے ہوجائیگا۔

اسلام آباد اور شہر کی جماعت احمدیہ

اسلام آباد کی آبادی آہستہ آہستہ بڑھ رہی تھی۔ F-8/4 میں جہاں مجھے رہائش کے لیے جگہ ملی صرف پندرہ فیصد پلاٹوں پر مکان بن چکے تھے۔کچھ زیر تعمیر تھے۔ F/8 کے کمرشل سنٹر کا نام ونشان نہ تھا۔رات کو گیدڑ بلا خوف وخطر خوب چلّاتے تھے۔خالی پلاٹوں کے گھاس پھونس میں سانپ وغیرہ بکثرت تھے۔اسی دوران ایک غیر ملکی سفارت خانہ کے فوجی اتاشی کو سانپ نے ڈس لیا،شاید سیر کے دوران اور وہ فوت ہوگیا۔

جماعت چھوٹی تھی۔محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت تھے۔شفیق تھے،سب کو ساتھ لے کر چلتے۔تعداد ابھی کم تھی کیونکہ ممبران کی بڑی تعداد سرکاری ملازمین پر مشتمل تھی۔خاکسار کو شعبہ وقف جدید،صد سالہ جوبلی فنڈ کی خدمت سپرد کی گئی۔

احمدی کا چندہ جمع کرنا

خاکسار نیول ہیڈ کوارٹر میں ڈائریکٹر تھا۔کئی ماہ بعد لا برانچ کے ایک آفیسر نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم اب بھی جماعت کے لئے چندہ جمع کرتے ہو؟۔میں نے کہا ہاں، لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ چند ہفتے قبل انٹیلی جنس ڈائرکٹوریٹ نے ہم سے پوچھا تھا کہ کمانڈر شمیم احمد خالد چندہ اکٹھا کرتا ہے اس کے خلافت ہم قانون کے تحت کیا ایکشن لے سکتے ہیں۔اس پر ہم نے انہیں لکھا کہ پہلے ہمیں یہ بتایا جائے کہ وہ کس مقصد کے لئے چندہ لیتا ہے۔اس کے بعد ہمیں ان کی طرف سے کوئی استفسار نہیں آیا۔خاکسار نے کہا کہ کوئی آئے گا بھی نہیں کیونکہ میں نیک مقاصد کی خاطر ہی چندہ جمع کرنے کی خدمت پر مامور ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی اسلام آباد آمد

مجھے یاد ہے کہ حضورؒ اسلام آباد تشریف لاتے تو بیت الفضل F-8/3 میں قیام فرماتے۔حضورؒ کی آمد سے پہلے جماعت کے احباب بیت الفضل پہنچ جاتے۔امیر صاحب کے ارشاد پر ہم ممبران مجلس عاملہ کوٹھی کے اندرونی حصہ میں دروازہ کے باہر لائن بنا کر استقبال کے لئے کھڑے ہوجاتے۔حضورؒ کار سے نکلتے تو سب ارکان عاملہ کو مصافحہ کا شرف بخشتے۔حضورؒ کی روح پرور مسکراہٹ اب بھی یاد ہے۔پھر حضورؒ اندرون خانہ تشریف لے جاتے۔

ایک غیر احمدی کموڈور پر ناحق ظلم

ان دنوں بحریہ کے افسران اور سیلر جن کی تقرری دو تین سال کے لئے سعودی عرب ہوجاتی ان کے وافر زائد الاؤنسز ملنے سے وارے نیارے ہوجاتے۔احمدیوں کے بارے میں سعودی حکومت نے پاک بحریہ کو مطلع کررکھا تھا کہ انہیں ڈیپوٹیشن پر سعودیہ نہ بھیجا جاوے۔بحریہ میں ایک سینئر آفیسر کموڈور ممتاز احمد تھے وہ سپلائی برانچ کے افسر تھے اور اپنے شعبہ کے خاص ماہر اور صاف ستھری شخصیت کے مالک، اپنے مرحوم بڑے بھائی ایڈمرل حسن حفیظ احمد جو کہ پاک بحریہ کے کمانڈر انچیف رہے کی

طرح یہ بھی دیانت دار اور کرپشن سے پاک افسر تھے۔ بحریہ نے میرٹ پر ان کی تقرری کی تجویز سعودی حکام کو بھیجی۔

ایک دن ڈائریکٹر نیول سراغرسانی کا مجھے فون آیا کہ شمیم یار دفتر میں آؤ تم سے ایک کام ہے۔ میں ان کے دفتر میں گیا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا کموڈور ممتاز احمد احمدی ہے۔ میں نے کہا نہیں، بالکل نہیں۔ اس پر انہوں نے مجھے صدر انجمن احمدیہ کی چندہ کی ایک رسید دکھائی جو کموڈور صاحب کے نام پر تھی۔ ان کا حصہ آمد 37 روپے کاٹا گیا تھا اور چند روپے کسی اور مد میں۔ ڈائریکٹر نے پوچھا اس رسید کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ میں نے کہا جعلی ہے۔ انہوں نے وجہ پوچھی تو میں نے وجہ بتائی لیکن یہ کہا کہ آپ یہ رسید مجھے دے دیں میں اس بارے میں جماعت سے مزید تحقیق کر کے آپ کو پوری رپورٹ مہیا کر دوں گا۔ چنانچہ وہ رسید میں نے سیکریٹری مال کو دکھائی اور جو رپورٹ ملی وہ میں نے ڈائریکٹر سراغرسانی کو دی کہ یہ رسید ایک ایسی رسید بک سے ہے جو اوپن یونیورسٹی کے ایک محصل کے استعمال میں تھی۔ اسلامی جمیعت طلبہ نے چند ماہ پیشتر اس احمدی سٹوڈنٹ کے کیوبیکل پر دھاوا بولا۔ کتابوں اور نوٹ بکس کو برباد کیا اور جو چیزیں لُوٹیں ان میں یہ رسید بک بھی شامل تھی۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ وہ اب جس کسی (غیر احمدی) کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اس کے نام کی رسید کاٹ کر متعلقہ حکام کو بھجوا دیتے ہیں۔ یہ بھی اسی طور کی رسید ہے۔ دوسرا ثبوت اس کے جعلی ہونے کا یہ ہے کہ جو ادائیگی حصہ آمد کی کی جاوے اس کے ساتھ وصیت نمبر ضرور لکھا جاتا ہے۔ اس کا ان شریروں کو علم نہ تھا اس لئے انہوں نے کوئی وصیت نمبر وضع بھی نہ کیا۔ پھر یہ بات کہ حصہ آمد چندہ دہندہ کی ماہوار آمد کا کم از کم 1/10 حصہ ہوتا ہے، کموڈور صاحب کی تنخواہ اگر دس ہزار بھی ہے (اُن دنوں تنخواہیں اتنی ہی تھیں) تو حصہ آمد ایک ہزار کے لگ بھگ ہونا چاہیے، یہ 37 روپے بے معنی ہیں۔ سو آپ سعودیوں کو بتا دیویں کہ کموڈور صاحب احمدی نہیں اور جو رسید انہوں نے بطور ثبوت بھیجی ہے وہ جعلی ہے۔

کئی ہفتے گزر جانے کے بعد میں نے دیکھا کہ کموڈور صاحب اب بھی ہیڈکوارٹرز میں ہی

حاضری دے رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا آپ گئے نہیں؟، تو انہوں نے شکوہ کے انداز میں کہا کہ ’’سعودی نہیں مانتے، وہ اپنی بوگس انفارمیشن کو ہی وزن دیتے ہیں۔ میں نے حکام کو بتایا کہ بابا میں احمدی نہیں ہوں۔ وہ تو بڑے دور کی بات ہے میں تو شاید مسلمان بھی بمشکل ہوں۔ بہر حال میں نے پیچھا کرنا چھوڑ دیا ہے اور ریٹائرمنٹ کے انتظار میں ہوں‘‘۔ کچھ عرصہ بعد مجھے اطلاع ملی کہ کموڈور ممتاز احمد ریٹائر ہو کر انگلستان چلے گئے ہیں۔

ڈائریکٹر سراغرسانی کا انکشاف

ایک دن ہیڈ کوارٹر کے کاریڈور میں ڈائریکٹر صاحب سے سلام دعا ہوگئی۔ کہنے لگے مجھے یار لوگ کہتے ہیں کہ شمیم خالد کو فِٹ کرو (یعنی نقصان پہنچاؤ تا وہ پروموشن وغیرہ میں روک نہ بنے)، میں نے انہیں کہا کہ بھئی میں کیا کر سکتا ہوں وہ تو برملا کہتا ہے کہ وہ احمدی ہے۔ میں تو صرف ان کو فِٹ کر سکتا ہوں جو اپنا احمدی ہونا چھپاتے ہیں۔ (نوٹ:۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ویسوں کو بھی فٹ نہ کر پائے کیونکہ ایک کمانڈر صاحب جو مولوی محمد علی صاحب ایم اے کے نواسے تھے احمدیت سے دستبردار ہو گئے تو کموڈور رینک تک ترقی پائی۔ ایک اور تھے جنہوں نے نظریہ ضرورت کو نظریہ صداقت پر فوقیت دی وہ ریئر ایڈمرل رینک پر فائز ہوئے۔ بالآخر ریٹائر ہو کر پرانے اور تاریخی سکوں کی کارپوریشن کی حقیر صدارت بھی فرمائی۔ یہ ڈائریکٹر صاحب خود بھی امیر البحر کے اونچے رینک تک پہنچے لیکن پھر بعض الزامات ثابت ہونے پر ہر قسم کے سرکاری رینک اعزازات اور سہولیات سے محروم کر دیئے گئے۔ تدبیر کند بندہ، تقدیر کند خندہ)

مولانا عبدالمالک صاحب ناظر اصلاح وارشاد کی اسلام آباد آمد

حضرت مولوی صاحب دورہ پر اسلام آباد تشریف لائے۔ ان دنوں طریقہ تھا کہ مرکز سے جو مہمان آتے ان کو احمدی دوستوں کے گھر ٹھہرایا جاتا۔ اس دفعہ یہ موقع امیر صاحب نے مجھے دیا۔ چنانچہ دیئے گئے وقت پر خاکسار گاڑی لے کر مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مولوی

صاحب شلوار قمیض میں آرام کر رہے تھے۔ میری گزارش پر اچکن پہن لی اور فرمایا کہ چلیں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کا بیگ یا اٹیچی کہاں ہے میں اٹھا کر گاڑی میں رکھ لیتا ہوں۔ فرمایا کونسا بیگ اور کون سا اٹیچی۔ میں تو ایسے ہی سفر کرتا ہوں۔ میرے چہرے پر سوالیہ نشان دیکھ کر کہنے لگے کمانڈر صاحب دن کو میں اچکن پہن لیتا ہوں، رات کو اتار دیتا ہوں تو ضرورت کس بات کی رہ گئی۔ ہاں تلاوت کے لئے قرآن حکیم کی ضرورت پڑتی ہے وہ جہاں رات گزارتا ہوں وہاں سے مل ہی جاتا ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ رات ٹھہر کر صبح جانے لگے تو جاتے ہوئے بچوں کو کچھ نقدی تحفۃً عنایت فرمائی۔

ایڈمرل شریف کا واقعہ

ان دنوں چیف آف نیول سٹاف ایڈمرل محمد شریف تھے۔ خاصے ہوشیار، تجربہ کار اور ایک رنگ میں کامیاب شخصیت تھے۔ 1971ئ کی جنگ میں بنگال سے بھارت کے اسیر بھی ہوئے۔ رہا ہو کر واپس آئے تو بحریہ نے انہیں بحال کر دیا۔ 1976ء اور 1977ئ کے شروع میں ذوالفقار علی بھٹو حکمران تھے۔ ان کی دارالحکومت میں گرفت اتنی مضبوط اور موثر تھی کہ ماحول میں قبل ازاں کسی فوجی ڈکٹیٹر کے زمانہ میں بھی اتنی گھٹن نہ تھی جتنی اس جمہوری دور میں تھی۔ انتخابات ہوئے جس میں دھاندلی کے نتیجہ میں اپوزیشن نے اتنا شور اور اودھم مچایا کہ حالات دگرگوں ہو گئے۔ بلکہ مئی 1977ئ میں تو حکومت ڈانواں ڈول نظر آئی اور ہر طرف فساد پھیل گیا۔ ان دنوں ایڈمرل شریف نے ایک دن سب ڈائریکٹر صاحبان اور سینئر آفیسرز کو اپنے دفتر میں جمع ہونے کو کہا۔ یہ پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ وہاں ایڈمرل صاحب نے سب آفیسرز کو Pep talk دی کہ حکومت نے کوئی غلطی نہیں کی۔ بھٹو صاحب کی گرفت مضبوط ہے۔ ہر ایک کو مذہبی آزادی ہے (جبکہ آئینی ترمیم II نافذ ہو چکی تھی اور خاکسار میٹنگ میں موجود تھا)۔ اپوزیشن کے ہنگاموں کا کوئی جواز نہیں۔ ہم سب کو چاہیے کہ حکومت کو سپورٹ کریں۔

میٹنگ کے چند ہفتوں کے بعد جنرل ضیاء نے بھٹو حکومت کا تختہ الٹ کر اسے گرفتار کر لیا۔ نئے انتظام کی اعلیٰ ترین کونسل میں ایڈمرل شریف چار میں سے ایک تھے۔ کچھ عرصہ بعد جب وہ ریٹائر

ہوئے تو جنرل ضیاء نے ایڈمرل صاحب کو فیڈرل پبلک سروس کمیشن کا چیئر مین مقرر کر دیا۔

بحریہ کے دیگر دوست

میرے قیام اول میں اسلام آباد میں ہمارے ایک احمدی دوست کمانڈر فاروق سائیر بھی نیول ہیڈکوارٹرز میں متعین تھے۔ وہ انجینئر تھے اور شاید انجینئرنگ ڈائریکٹوریٹ کے سٹاف پر تھے۔ مجھے یاد ہے کہ وہ منجھے ہوئے تجربہ کار میرین انجینئر تھے۔ رواداری، حسن کارکردگی اور باہمی تعاون میں اول درجہ پر تھے۔ چند سال قبل جبکہ وہ مجھ سے سینئر تھے۔ انہوں نے میرے تحت آبدوز مانگرو میں بطور انجینئر تعیناتی قبول فرمائی۔ خاکسار ان کا بہت ممنون تھا۔ ان کے باعث مجھے انجینئرنگ شعبہ کی طرف سے کوئی تشویش نہ تھی بلکہ 1971ئ کی جنگ کے دوران جب سمندر پر ایک مرمت کی ضرورت پڑی تو بڑے تحمل اور حسن کارکردگی سے انہوں نے عملہ کو ساتھ لے کر اس بھاری نقص کو اوپر سطح سمندر پر آ کر دور کیا جبکہ کوئی اور ہوتا تو وہ کہہ سکتا تھا کہ کراچی ڈاکیارڈ واپس جائے بغیر یہ کام نہ ہوگا۔

جماعتی ماحول دوران قیام ثانی (جنوری 1981ئ تا اگست 1983ئ)

(نوٹ: 1983ئ کے مہینہ اگست کے تعین میں غلطی ممکن ہے)

1981ئ میں جب خاکسار دوبارہ نیول ہیڈکوارٹرز تعینات ہوا تو اینٹی احمدیہ آئینی ترمیم نافذ ہوئے 7 سال ہو چکے تھے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس تنفیذ کے نتیجہ میں احمدی مزید Marginalised ہو چکے تھے۔ ظلم اور استبداد کی چکی کی رفتار سال بسال تیز ہوتی رہتی۔ اینٹی احمدیہ پراپیگنڈہ کے باعث عوام بھی متاثر ہوتے۔ نئی نسل جو بلوغت کی عمر کو پہنچ رہی تھی یا کالجوں، یونیورسٹیوں میں جا رہے تھے۔ وہ اس مسموم ہوا کے ماحول سے متاثر تھے۔ احمدی حتی الوسع اپنا دفاع کرتے، لیکن کرپٹ معاشرہ جب دیکھتا کہ احمدیوں پر ظلم کرنے میں فائدہ ہے تو وہ ظلم کر گزرتا۔

خاکسار کے قیام ثانی میں بھی شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت تھے۔ مجھے چوہدری علیم الدین صاحب کا امیر جماعت ہونے کا تاثر بھی ہے۔ ممکن ہے وہ 1983ئ کے وسط کی بات ہو۔ میں شیخ صاحب کے ایک صاحبزادے کا یہاں ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ ان کے ایک بیٹے عزیزم محفوظ

الرحمٰن کئی سال بعد بیرون ملک چلے گئے اور بیلجیئم میں اسائیلم لیا۔ خاکسار ان دنوں (1990ئ کی دہائی) میں وہاں بطور مبلغ اور امیر ملک متعین تھا۔ محفوظ الرحمٰن کا اسائیلم اور امیگریشن کے سلسلے میں مقامی حکام سے رابطہ تھا۔ اس کی اسائیلم منظور ہو چکی تھی۔ کئی ماہ بعد محفوظ الرحمٰن نے بعض ذاتی وجوہ کی بنا پر کینیڈا چلے جانے کا فیصلہ کیا۔ بیلجیئم حکام کو جب اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ محفوظ الرحمٰن کیوں بیلجیئم چھوڑ رہا ہے۔ وہ اس کی شرافت، حسن عمل اور حسن معاملات سے اتنے متاثر تھے کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ محفوظ الرحمٰن وہاں سے جائیں۔ عام طور پر تو ان دنوں بھی یورپین حکام آنے والوں کو بوجھ سمجھتے اور جانے والے کو سہولت مہیا کرتے۔ لیکن محفوظ الرحمٰن بن شیخ عبدالوہاب کا معاملہ برعکس تھا۔ وہ اصراراً چاہتے تھے کہ محفوظ الرحمٰن نہ جاوے۔ ایک روز مجھے دفتر سے کسی افسر کا فون بھی آیا کہ محفوظ الرحمٰن کو جانے کی کیا پڑی ہے! خاکسار نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے احمدیوں کو ایسے نوجوان عطاء کئے ہیں جنہیں یورپین حکام بوجھ نہیں بلکہ Asset سمجھتے ہیں۔

حضرت میاں طاہر احمد صاحب کا میرے ہاں تشریف لانا

حضرت میاں طاہر احمد صاحبؒ (بعدہٗ خلیفۃ المسیح الرابعؒ) سے اس عاجز کی عرصہ سے شناسائی تھی۔ میاں صاحب شفقت فرماتے اور گاہے گاہے جب بھی رابطہ ہوتا بذریعہ خط وکتابت یا ملاقات (کراچی، اسلام آباد، ربوہ) تو حوصلہ افزائی کرتے، اپنائیت کا اظہار کرتے، جو اس عاجز کے لئے باعث اعزاز تھا۔ قبل ازیں ایک بار حضرت میاں صاحب میرے ہاں کراچی تشریف لائے، جہاں میں نے نیوی کے اپنے بہت سے دوستوں کو مدعو کیا ہوا تھا۔ وہ مجلس بہت کامیاب رہی تھی۔ اب میاں صاحب اسلام آباد تشریف لائے تو میں نے موقعہ غنیمت سمجھ کر اپنے کئی ایک نیول دوستوں کو گھر پر مدعو کیا کہ ہمارے اکابرین میں سے ایک سے ملاقات ہوگی۔ سارے دوست آ گئے۔ میاں صاحب بھی تشریف لائے۔ بات چیت کے دوران کسی نے مذہبی سوال نہ کیا۔ چنانچہ میاں صاحب بھی بات چیت کو مذہب کی طرف بزور نہ لے گئے۔ عمومی باتیں ہوتی رہیں۔ ملک کی، معاشرہ کی، گڈ گورننس کی۔ آخر میں میاں صاحب اپنی اگلی Appointment کے لئے روانہ ہو گئے تو میرے غیر احمدی

دوستوں نے اپنے تاثرات کا غیر معمولی مثبت رنگ میں اظہار کیا۔ایک صاحب نے جو اپنے آپ کو خاصے جہاندیدہ سمجھتے اور وسیع مطالعہ اور لبرل وسیکولر خیالات کا حامل قرار دیتے یہ کہا کہ ’’آج میں پہلی دفعہ ایسے شخص کو ملا ہوں جو سچ مچ پاکستان کا صدر بننے کے لئے موزوں ترین ہے‘‘۔ان صاحب نے حضورؒ سے بعد ازاں یہ وعدہ بھی لے لیا کہ جب وہ لاہور تشریف لاویں گے تو ان کے گھر ضرور آویں۔میرے ہاں ملاقات کے چند دن بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی وفات پر حضور کو خلیفۃ المسیح الرابع منتخب کرلیا گیا۔اس نیوی کمانڈر کو اطلاع ملی تو اس نے مجھ سے شکوہ کیا کہ ایسی عالیشان شخصیت کو آپ لوگوں نے ’محدود کام‘ کے لیے ریزور کرلیا جبکہ وہ پورے پاکستان کے لئے مفید ثابت ہوتے۔میں نے مزاحاً جواب دیا کہ آپ کا معاشرہ تو کسی احمدی کو تحصیلدار بننے پر بھی شور مچا دیتا ہے اور آپ صدارت کی بات کرتے ہیں!

میری بیٹی کا رخصتانہ

1982ء کی بات ہے کہ میرے بیٹی کنول کے رخصتانہ کے لئے یکم جون تاریخ مقرر ہوئی۔ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اسلام آباد تشریف لائے ہوئے تھے۔میری رہائش چونکہ نیوی کے سیکٹر E-8 میں تھی اور میں ان دنوں نیول ہیڈکوارٹر میں بطور ڈائریکٹر آف پرسنل (افرادی قوت) تعینات تھا سو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے خاکسار نے درخواست کی کہ وہ اس موقعہ پر تشریف لاویں۔حضورؒ نے پوچھا کس رنگ میں رخصتی کروگے۔میں نے عرض کیا احمدیہ رنگ میں۔اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور کہا کہ بعد میں بتاؤں گا۔چنانچہ جلد ہی مجھے اطلاع مل گئی کہ حضور نے مولانا عبدالمالک صاحب ناظر اصلاح وارشاد کو اپنا نمائندہ نامزد کیا ہے، وہ شرکت کریں گے۔

رخصتانہ کے دعوت نامے سادہ کاغذ پر پرنٹ کروالئے گئے اور سب دوستوں کو بھیج دیئے گئے۔اس میں دعوت صرف یہ تھی کہ رخصتی کی تقریب میں دعا کے لئے شرکت فرمائیں۔چنانچہ متعینہ دن اور وقت پر سینکڑوں افسران تشریف لے آئے جن میں چیف آف نیول سٹاف ایڈمرل کرامت رحمان نیازی، نیول ہیڈکوارٹرز کے افسران بالا، ڈائریکٹرز، سٹاف آفیسرز تشریف لائے۔

جماعت کے تمام مدعو احباب بھی آئے۔ میرے دفتر کا سارا عملہ بھی آیا۔حسب دستور قرآن کریم کی تلاوت سے آغاز ہوا۔ پھر نظم پڑھی گئی۔ بعدہٗ محترم مولانا عبدالمالک خاں صاحب نے اپنی فصیح اور بلیغ اردو میں حاضرین کو مختصر خطاب کیا، دعا کرائی۔ اور پھر موسم کی مناسبت سے سب دوستوں کو کولڈ ڈرنکس پیش کئے گئے۔ مدعوئین 90 فیصد غیر احمدی تھے۔ وہ اس سادگی کو دیکھ کر بہت حیران ہوئے۔ ممکن ہے بعضوں کو یہ کچھ زیادہ پسند بھی نہ آئی ہو۔لیکن اگلے روز کئی ایک بحری دوستوں نے برملا اظہار کیا کہ بھئی خالد تم نے کمال کر دیا۔ کاش کہ ہماری معاشرت میں بھی اتنی سادگی ہو اور بچیوں کو رخصت کرنا اتنا آسان ہوجائے، اس طرح تو ہمارے بہت سے تفکرات اور پریشانیاں دور ہوجائیں۔ قریباً بیس برس بعد میاں نواز شریف کے دور اقتدار میں ملکی قوانین جاری ہوئے جن میں شادی کے موقعہ پر ضیافت اور نمود و نمائش کو منع کر دیا گیا۔

مجھے یاد ہے کہ اس تقریب میں حضرت میاں طاہر احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی تھی اور دلہن عزیزہ کنول کو مبلغ تین صد روپے تحفتہً عطاء فرمائے۔ **فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء**

صدر صاحب مجلس انصار اللہ کا تبصرہ

خاکسار کسی دفتری کام کے سلسلے میں کراچی گیا۔ وہاں ایک سہ پہر مجھے ناظم صاحب انصار اللہ کراچی کا فون آیا کہ محترم صدر صاحب مجلس کراچی تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ مغرب کے وقت آجائیں۔ خاکسار حسب پروگرام مقررہ جگہ پر پہنچا۔ وہاں محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بھی تشریف لائے۔ نمازیں اکٹھی پڑھیں۔ کھانا بھی کھایا۔ میں نے عرض کیا میاں صاحب کبھی اسلام آباد بھی تشریف لائیں۔ فرمایا ''اسلام آباد کے انصار اللہ کو بظاہر کوئی ضرورت نہیں کہ صدر وہاں آوے''۔ خاکسار چپ ہو رہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ صدر صاحب اس زمانے کی اسلام آباد مجلس انصار اللہ کی حالت سے اتنے خوش نہ تھے۔

کرسچن فیملی کا قبول اسلام

ہماری سرکاری کوٹھی میں دو سرونٹ کوارٹرز تھے۔ایک میں ایک کرسچن فیملی رہتی تھی۔مسٹر ہاشم،مسز پروین، بیٹا ندیم اور بیٹی شکیلہ۔ان میں سے مسز پروین گھر کے کام میں میری اہلیہ کا ہاتھ بٹاتیں۔جن کا ملازمین سے سلوک ہمیشہ اچھا رہا،کراچی میں بھی،اسلام آباد میں بھی،ہر جگہ۔وہ غیر مسلموں کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کا بھی بتاتیں۔ان کی صحیح اجرت انہیں دیتیں۔بچوں کی تعلیم میں ان کی مدد کرتیں۔اور چھوت چھات وغیرہ نہ کرتیں۔

ہاشم فیملی عرصہ سے اس کوارٹر میں رہ رہی تھی۔اس نئے سلوک سے وہ خاصے متاثر ہوئے اور چند ماہ گزرنے کے بعد سب نے کلمہ پڑھ لیا اور بیعت کر کے احمدی ہو گئے۔سارے محلہ کو بھی بتا دیا نیز اپنی برادری کو بھی۔نیوی افسران کو بھی اس کا پتہ چلا۔وہ خاصے حیران ہوئے۔ایک شیعہ دوست جو مجھ سے سینئر تھے پوچھنے لگے کہ بھئی تم لوگ کیسے غیر مسلموں کو مسلمان بنا لیتے ہو؟۔ایک غیر احمدی بیگم نے پروین سے تھوڑی ناراضگی کا اظہار بھی کیا کہ تم نے اگر مسلمان ہونا ہی تھا تو قادیانی عقیدہ کیوں اپنایا؟۔پروین نے کہا کہ آپ لوگ تو ہمیں اپنے گلاس میں پانی نہیں پینے دیتے جبکہ یہ تو ہم سے عزیزوں جیسا سلوک کرتے ہیں۔پروین اور بچوں نے قرآن کریم ناظرہ سیکھنا بھی شروع کر دیا۔ گاہے گاہے وہ جمعہ کی نماز میں بھی شامل ہوتے۔ہم نے ان کا جماعت میں بھی تعارف کرا دیا۔

کچھ عرصہ بعد ہماری ٹرانسفر واپس کراچی ہو گئی اور رابطہ کم ہو گیا۔میں کبھی کبھی جب ڈیوٹی پر اسلام آباد جاتا تو اس فیملی سے ملتا۔پھر میں ریٹائر ہو گیا اور اسلام آباد جانا قریباً بند ہو گیا۔کئی ماہ بعد وہاں کی خیر خبر لی تو کچھ زیادہ خبر نہ ملی۔ایسے لگتا ہے کہ معاشرتی Isolation اور Lack of assimilation آڑے آئی اور یہ فیملی شاید پھر کھارے سمندر میں چلی گئی۔

وفاقی وزیر راجہ ظفر الحق کی میرے دفتر میں دخل اندازی

ایک روز ایڈمرل عالم ڈپٹی چیف آف نیول سٹاف (پرسنل) کا مجھے فون آیا کہ مل لوں۔میں

ان کے دفتر میں حاضر ہو گیا۔فرمایا کہ تم راجہ ظفر الحق کو تو جانتے ہو گے۔میں نے کہا ہاں وہ جنرل ضیاء کی سیاسی ٹیم کے Opening batsman ہیں۔اس پر فرمایا انہوں نے فون کیا ہے اور مجھے یہ نام نمبر ایک سیلر کا دیا ہے کہ اسے باہر بھجوانا ہے۔میں نے کہا کہ میں یہ لکھ لیتا ہوں اور اگر اس سیلر کا حق بنتا ہے تو اسے ضرور باہر بھجوا دیا جائے گا۔

اپنے دفتر واپسی پر میں نے اس سیلر کے تمام کوائف نکلوائے اور دیکھا کہ میرٹ لسٹ پر اس کا نام ہی نہیں بنتا۔سو میں نے کیس فائل کر دیا۔کوئی دو ہفتے گزر گئے تو ایڈمرل عالم نے پھر مجھے طلب فرمایا۔میں ان کے دفتر حاضر ہوا۔انہوں نے کہا کہ آج ظفر الحق کا پھر فون آیا تھا اسی سیلر کے بارے میں۔تم نے اس کے بارے میں کیا کیا۔میں نے عرض کیا جناب میں نے اسی دن دفتر میں جا کر اس کا کیس نکلوایا تھا تو معلوم ہوا کہ اس کا میرٹ صفر ہے۔عالم صاحب نے فرمایا کہ بھئی دیکھو راجہ ظفر الحق اصرار کر رہا ہے، کچھ کرو۔اس پر خاکسار نے ادب کے ساتھ عرض کیا کہ راجہ کا پھر فون آئے تو براہ مہربانی اسے بتا دیں کہ نیوی کے پرسنل معاملات کو ہم لوگ قواعد کے مطابق چلا رہے ہیں۔اگر وہ ان کو اپنی مرضی سے چلانا چاہتا ہے تو وزارت چھوڑ کر یہاں آ کر بیٹھ جائے اور جو دل چاہے کرے۔ایڈمرل صاحب سیانے تھے، فرمایا Thank you Khalid, you may carry on. خاکسار ہلکا پھلکا اپنے دفتر واپس آ گیا۔رئیر ایڈمرل عالم ایک محنتی، باریک بین، ہوشیار اور نتائج حاصل کرنے والے سینیئر افسرِ اعلیٰ تھے۔

ایک احمدی آفیسر کی رپورٹ

معلوم ہوتا ہے کہ اس عاجز کی بہت سی خامیوں اور کمزوریوں کے باوجود میرے افسران بالا میرے کام سے خوش تھے۔میرے ڈائرکٹ افسر کموڈور حمیدی تھے۔میں نے ان کے تحت کوئی سوا سال کام کیا۔پھر ان کی تبدیلی ہو گئی۔نیوی میں روایت ہے کہ ایسے موقعہ پر جانے والا افسر اپنے ماتحت افسروں کی تفصیلی رپورٹ لکھتا ہے اور اس کا خلاصہ فارم PN-253 پر ان افسروں کو دیتا ہے۔اس موقعہ پر کموڈور حمیدی نے خاکسار کو درج ذیل سرٹیفکیٹ تحریراً دیا (ترجمہ):

’’کیپٹن شمیم احمد خالد پاکستان نیوی (P.No711) نے میری کمان میں 24 جنوری 1981ئ سے 30اپریل 1982ئ تک نیول ہیڈکوارٹرز میں بطور ڈائریکٹر آف نیول پرسنل کام کیا۔اس عرصہ میں ان کی کارکردگی نہایت تسلی بخش رہی۔وہ ایک غیر معمولی Competent افسر ہیں نیز وہ اپنا کام پوری Dedication کے ساتھ کرتے ہیں۔وہ Totally Dependable ہیں۔اپنے فرائض کو خوش مزاجی اور اطاعت کے ساتھ کرتے ہیں نیز ذمہ داری کا زائد بوجھ اٹھانے کے لئے ہمہ وقت تیار۔اپنے ساتھیوں کے ساتھ عمدہ تعاون کرتے ہیں۔غیر معمولی طور پر خوش اخلاق اور Polite ہیں۔آسانی کے ساتھ گھل مل جاتے ہیں۔کیپٹن خالد (نیول) سروس کے لئے اثاثہ ہیں۔کیو۔ایم حمیدی کموڈور۔ ستارۂ امتیاز ملٹری۔پاکستان بحریہ۔نیول ہیڈکوارٹرز اسلام آباد‘‘

سچ پوچھیں تو مجھے شک گزرتا ہے کہ یہ رپورٹ میرے بارے میں ہے۔لیکن حمیدی صاحب کی انگلش میں لکھی اصل رپورٹ درج بالا سے کچھ زیادہ ہی ہے،اور ریکارڈ پر ہے۔مندرجہ بالا درج کرنے کا مقصد یہ ہے کہ 1974ئ میں احمدیوں سے ریاست کی بدسلوکی کے باوجود احمدی افسران نے ملک کی خدمت میں بالعموم کوئی کسل،نہ کسر اٹھا رکھی۔جس کا ثبوت غیر احمدی سینئر آفیسرز کی اپنی رپورٹس ہیں۔

ستارۂ امتیاز (ملٹری) کا ایوارڈ

بطور ڈائریکٹر آف پرسنل خاکسار کو ہمارے ڈپٹی چیف نے دو بڑے کام کرنے کو دیئے۔ایک یہ تھا کہ جب سے پاکستان بنا ہے تب سے لے کر آج تک پاکستان نیوی کے تمام جہازوں اور زمینی تنصیبات اور ان کے ذیلی اداروں کے پرسنل کی Authorisation اور ان کی تمام ترمیمات کو اکٹھا کر کے ایک ایسی کتاب مرتب کی جاوے جس میں ان تمام Government letters کا اصل حوالہ کے ساتھ ذکر اور تفصیل موجود ہو نیز نتیجہ جو موجودہ منظور شدہ پرسنل Strength بنتی ہے وہ درج ہو۔دوسرا کام یہ تھا کہ درج بالا تمام جہازوں اور تنصیبات کی ضروریات کا جائزہ لے کر نئی اپ

ٹو ڈیٹ افرادی قوّت کی ضروریات کا تعین کیا جاوے اور پھر منسٹری آف ڈیفنس اور منسٹری آف فنانس کے افسروں کے ساتھ مل کر ان کی وزارتی منظوری لی جاوے۔ یہ بہت بڑے کام تھے لیکن ان میں مجھے ریئر ایڈمرل عالم ڈپٹی چیف اور میجر جنرل رحیم سیکرٹری منسٹری آف ڈیفنس کی رہنمائی اور تعاون حاصل تھا۔زیادہ اعتراضات منسٹری آف فنانس کی طرف سے کئے جاتے۔قریباً روزانہ راولپنڈی منسٹری آف ڈیفنس جانا ہوتا،بعض اوقات پوری ٹیم ہوائی جہاز پر کراچی موقع دیکھنے جاتی۔

الحمدللہ کہ پہلا کام بخیر وخوبی کئی ماہ کی شب وروز محنت کے بعد بخیر وخوبی سرانجام پایا اور Complements کی ایک خاصی موٹی کتاب مرتب ہوکر سرکاری منظوری کے ساتھ شائع کر دی گئی۔ممکن ہے آج تک وہی چل رہی ہو۔دوسرا کام جو زیادہ محنت طلب تھا وہ قریباً 90% مکمل ہو چکا تھا کہ اس عاجز کی اگست 1983ء میں ٹرانسفر آ گئی۔اس Updating میں نیوی کی Personnel Strength میں قریباً 60% اضافہ منسٹری کی منظوری سے ہوا۔اس کے باعث Manpower کی کمی کی شکایت دور ہوگئی۔الحمدللہ۔بقیہ دس فیصد کام بعد میں ہوگیا۔

مندرجہ بالا کام مکمل ختم ہونے پر پرسنل برانچ نے سکھ کا سانس لیا۔اس کام میں منسٹری آف ڈیفنس نیز افسران فنانس اور میرے عملے نے پورا تعاون کیا ورنہ یہ کام اپنی پیچیدگیوں کے باعث بظاہر ناقابل اختتام تھا۔ڈپٹی چیف میری خدمات سے بہت خوش ہوئے اور چیف آف نیول سٹاف کی تائید کے ساتھ پُرزور سفارش صدر پاکستان کو بھیجی کہ کیپٹن شمیم احمد خالد کو اس کارکردگی کی بنا پر اور ماضی میں آبدوزی بحریہ کی نہایت عمدہ کمان کرنے پر ستارۂ امتیاز (ملٹری) کے ایوارڈ سے نوازا جائے۔یہ سفارش صدر مملکت نے منظور فرمائی اور سرکاری گزٹ میں مجھے ستارۂ امتیاز (ملٹری) کے ایوارڈ کی نوٹیفیکیشن جاری کی گئی۔چند ماہ بعد مجھے قصر صدارت سے دعوت نامہ آیا کہ 23 مارچ 1985ء کو یوم جمہوریہ کے موقعہ پر تقریب میں شرکت کر کے صدر مملکت سے ایوارڈ حاصل کروں۔چنانچہ مقررہ دن اور وقت پر خاکسار قصر صدارت میں پہنچا۔وہاں تمام فیڈرل وزراء اور کثیر تعداد میں غیر ملکی سفراء اور ہائی کمشنرز اور دیگر سینکڑوں افسران بالا کی موجودگی میں صدر مملکت نے

میرے گلے میں ستارۂ امتیاز (ملٹری) ڈالا۔ یہ قابل ذکر ہے کہ ستارۂ امتیاز (ملٹری) ایوارڈ پانے والے تینوں افواج کے افسران میں سے خاکسار سب سے جونیئر تھا۔ جس کو یہ ایوارڈ عطاء کیا گیا۔ الحمدللہ

مسئلہ داڑھی کا

مندرجہ بالا دو بڑی Assignments مکمل ہوچکیں تو ایڈمرل عالم ڈپٹی چیف نے خوشی کی ایک تقریب کا سوچا جس میں پرسنل برانچ کے افسران شریک ہوں، اور چیف آف نیول سٹاف کو مدعو کیا جاوے۔ لیکن قبل ازیں ایک اور واقعہ ہو چکا تھا۔ خاکسار کا دل چاہتا تھا کہ داڑھی رکھوں لیکن مجھے پتہ تھا کہ ایڈمرل عالم اجازت نہ دیں گے۔ انہی دنوں میں نے پندرہ دن رخصت لی اور گاؤں چلا آیا۔ چھٹی کے دوران میں نے شیو کرنا بند کر دیا اور جب میں واپس دفتر حاضر ہوا تو حسب خواہش چھوٹی سی داڑھی اُگ چکی تھی۔ ایڈمرل عالم نے میری داڑھی نوٹ کر لی۔ اب سارے نیول ہیڈکوارٹر میں میرے رینک اور مجھ سے اوپر کسی کی بھی داڑھی نہ تھی۔ کئی سال قبل ایڈمرل شریف CNS داڑھی والے تھے (شاید کوئی اور بھی ہوگا)۔ لیکن 1983ئ میں کوئی نہ تھا۔ دو چار روز بعد میں کسی سرکاری کام کے ضمن میں ایڈمرل عالم کے دفتر میں حاضر ہوا تو ناراضگی سے پوچھا۔ Khalid, what is it? میں چپ رہا۔ فرمایا You know that you cannot grow beard without my permission. خاکسار نے جواباً کہا کہ جناب میں تو چھٹی پر تھا۔ اُن دنوں آپ سے اجازت لینا ممکن نہ تھا۔ Well, you shave it off. انہوں نے ہدایت داغ دی۔ میں سیلوٹ کر کے باہر آ گیا اور ریش اپنی جگہ قائم رکھی۔ ایڈمرل صاحب نے اس مشکل کا ایک اور حل نکالا۔ تقریب کے موقعہ پر، ضیافت سے پہلے سب افسران اپنے مشروبات کے گلاس اٹھائے گپ شپ میں مصروف تھے۔ ایڈمرل عالم چیف آف دی نیول سٹاف ایڈمرل نیازی کے ساتھ ہلکی پھلکی باتیں کر رہے تھے۔ اس وقت عالم صاحب نے بیرا میرے پاس بھیجا کہ خالد کو سلام دو (یعنی بلا لاؤ)۔ خاکسار حاضر ہو گیا، دونوں بڑے افسران کو سلام کیا۔ اس پر عالم صاحب نے اپنا وار کیا۔ ایڈمرل نیازی کو کہا سر دیکھئے یہ خالد نے کیا اگا لیا ہے۔ (ان کا عندیہ تھا کہ CNS سے کہلوا لیتا

ہوں کہ یہ داڑھی منڈ وا دے)۔ نیازی صاحب نے میری داڑھی دیکھی تو فرمایا۔ عالم، یہ تو بڑی اچھی لگ رہی ہے، سنت رسولؐ ہے۔ عالم صاحب نے ہار مان لی۔ میں تھینک یو سر کہ کر واپس اپنے دوستوں میں آ گیا۔

شیخ محبوب عالم خالد صاحب ناظر بیت المال کی آمد

انہی دنوں کا ذکر ہے کہ محترم شیخ صاحب اسلام آباد تشریف لائے۔ امیر صاحب نے میری ڈیوٹی لگا دی کہ ان کی مہمان داری میرے ذمہ ہوگی۔ بہت ممکن ہے کہ شیخ صاحب نے امیر صاحب کو خود ہی کہہ دیا ہو۔ کیونکہ کراچی میں بھی میرے ہاں قیام کو پسند فرماتے تھے۔ یہ میرے لئے ایک اعزاز تھا، ورنہ من آنم کہ من دانم۔ محترم شیخ صاحب کے ایک دفتری اسسٹنٹ بھی تھے۔ وہ دوروں کے موقع پر شیخ صاحب کا خیال رکھتے۔ میں دونوں احباب کو اپنے ہاں لے آیا۔ شیخ صاحب جب واپس ربوہ پہنچے تو شکریہ کا خط لکھا۔ یہ پرانے بزرگوں کے عمدہ طریق تھے جن کا تذکرہ مفید اور ضروری ہے۔ خط میں بہت سی دعائیں لکھیں۔ میرے اہل خانہ کو بھی ان دعاؤں میں شامل کیا۔ یہ ان کی ذرہ نوازی تھی۔ اب دل میں یہ خواہش اٹھتی ہے کہ کاش ان کی اس سے زیادہ خدمت کی جاتی جتنی کی تھی۔ لیکن وقت گزر جاتا ہے۔ وماتوفیقی الا باللہ۔

خدمت کا مزید موقعہ

اپریل 1983 میں جب خاکسار اسلام آباد جماعت کا ممبر تھا۔ ایک خط موصول ہوا جس میں وکیل اعلیٰ تحریک جدید جناب چوہدری حمید اللہ صاحب نے عاجز کو اطلاع دی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجھے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کی سٹینڈنگ کمیٹی کا ممبر مقرر فرمایا ہے۔ اسی طرح یہ عاجز اس دوران ممبر منصوبہ بندی کمیشن بیرون پاکستان کا ممبر بھی رہا۔ خاکسار چونکہ ربوہ سے دور اسلام آباد اور کراچی میں متعین رہا نیز فوجی سروس کے باعث رخصت کی آسانی مہیا نہ تھی۔ اس لئے خاطر خواہ خدمات سرانجام نہ دے سکا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی از راہ شفقت اجازت عنایت فرما دی کہ جب ممکن ہو اجلاس میں شامل ہو جایا کروں۔ چنانچہ اسی کے مطابق عمل رہا۔

دیگر احمدی افسر

میرے قیام ثانی کے دوران ایک اور احمدی افسر کمانڈر نعیم احمد اسلام آباد میں متعین تھے۔ کمانڈر نعیم مقامی نیول بیس یعنی PNS Zafar کے کمانڈنگ آفیسر تھے۔ انہوں نے اپنے فرائض کو نہایت عمدگی سے ادا کیا۔ یہ پوسٹ خاصی مشکل ہے کیونکہ اس پوزیشن میں ہیڈکوارٹرز کے تمام سینئر آفیسرز بشمول چیف آف نیول سٹاف کی ضروریات اور پسند ناپسند کا خیال رکھنا پڑتا ہے نیز CDA اور MES وغیرہ سے بھی تعاون لازم ہے۔ کمانڈر نعیم نیوی کے گنتی کے چند کمانڈر میں سے تھے جنہیں حسن کارکردگی کی بنا پر تمغہء امتیاز (ملٹری) کا ایوارڈ عطاء کیا گیا۔

تتمہ:

نیول ہیڈکوارٹرز میں آخری چھ ماہ خاکسار نے ACNS(P) کے چلے جانے کے بعد اسسٹنٹ چیف آف نیول سٹاف پرسنل کے فرائض سرانجام دیئے، مجھے تاریخ اور مہینہ یاد نہیں لیکن شاید اگست 1983ئ میں خاکسار کی تعیناتی کراچی میں بطور ڈرافٹنگ اتھارٹی کی گئی۔ میں نے وہاں جا کر کموڈور عبدالصمد سے چارج لیا جو ریئر ایڈمرل رینک پر ترقی پا گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا دفتر تھا اور ہے۔ جو کہ کمشنڈ افسران کو چھوڑ کر نیوی کے بقیہ تمام عملہ جن کی تعداد بیس ہزار بلکہ اب تو زیادہ ہوگی کی پوسٹنگ، ترقی، دیگر سروس معاملات، مالی معاملات، پنشن وغیرہ کا ذمہ دار ہے۔

1984-85ئ میں خاکسار پروموشن زون میں تھا۔ نیول ہیڈکوارٹرز اور چیف آف نیول سٹاف ایڈمرل طارق کمال خان نے خاکسار کی کموڈور رینک میں ترقی کے لئے صدر سے سفارش کی۔ لیکن محکمہ سراغرسانی نے رپورٹ دی کہ شمیم احمد خالد Practicing Ahmadi ہے۔ اس پر جنرل ضیاء نے ترقی دینے سے انکار کر دیا، حالانکہ ایک سال قبل وہ خود میرے گلے میں اعلیٰ کارکردگی کی بنا پر ستارۂ امتیاز (ملٹری) کا ایوارڈ ڈال چکا تھا۔ ترقی نہ ملنا میرے لئے بہت بابرکت رہا کیونکہ اس وجہ سے میری 1985ئ میں ریٹائرمنٹ ہوگئی اور میں وقف بعد از ریٹائرمنٹ کر کے جماعتی خدمت کے لئے LPR کے بعد 1986ئ میں ربوہ حاضر ہوگیا۔ الحمدللہ علی ذالک۔ اللہ تعالیٰ خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین اللّھم آمین

مکرم گروپ کیپٹن (ر) وقار احمد ناصر صاحب ستارہ امتیاز (ملٹری)

مکرم گروپ کیپٹن (ر) وقار احمد ناصر صاحب ایک پرانے احمدی خاندان سے تعلق رکھنے والے مخلص احمدی ہیں۔ پاک فضائیہ میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہنے کے باوجود اپنے احمدی ہونے کو کبھی چھپایا نہیں۔آپ 1997 میں پی اے ایف کے ایک لڑاکا طیارے JF-17 کی Development کے سلسلہ میں اسلام آباد آئے اور تقریباً آٹھ سال جماعت اسلام آباد سے وابستہ رہے۔آجکل آپ فضائیہ کالونی راولپنڈی میں رہائش پذیر ہیں۔

خاندانی حالات

محترم وقار احمد ناصر صاحب 19 مارچ 1954 کو ڈھاکہ سابق مشرقی پاکستان میں پیدا ہوئے۔ جہاں اس وقت ان کے والد محترم چوہدری مختار احمد سنوری صاحب کاروبار کے سلسلہ میں مقیم تھے۔تقسیم ہند سے قبل 1947 تک وہ کلکتہ میں تھے اور پاکستان بننے پر ڈھاکہ چلے گئے تھے۔ وقار احمد صاحب کے ددھیال خاندان کے قریبا 80 افراد پٹیالہ سنور سے پاکستان ہجرت کرتے ہوئے فسادات میں شہید ہو گئے والد کے عزیزوں، رشتہ داروں میں سے بہت کم لوگ جانیں بچا کر پاکستان پہنچ سکے۔آپ کے دادا چوہدری محمد اسماعیل پلیڈر سنور میں مدفون ہیں۔ دادی جو فسادات میں شہید ہوئی اور موصیہ تھیں کا کتبہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہے۔ والد چوہدری مختار احمد سنوری صاحب مرحوم کی 1995 میں وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔آپ قریبا 20 سال جماعت احمدیہ جھنگ صدر کے نائب امیر اور سیکرٹری امور عامہ رہے۔

محترم وقار احمد ناصر صاحب کی والدہ محترمہ مبارکہ مختار احمد صاحبہ کا تعلق جھنگ صدر سے تھا۔ آپ نوبل انعام یافتہ سائنسدان محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے تایا زاد بھائی کی بیٹی تھیں۔ شادی کے بعد ڈھاکہ گئیں۔ 1960 کے عشرہ میں اس وقت کے مشرقی پاکستان کے حالات کی وجہ

سے جھنگ صدر میں قیام پذیر ہوئیں۔قریباً25 سال بطور صدر لجنہ اماء اللہ جھنگ صدر(جماعت و ضلع) کام کیا۔وقار احمد ناصر صاحب نے ابتدائی تعلیم جھنگ صدر میں حاصل کی ۔1965 میں پی اے ایف پبلک سکول سرگودھا میں ساتویں جماعت میں داخلہ ملا 1969 میں میٹرک اور 1971 میں ایف ایس سی سرگودھا بورڈ سے نمایاں نمبروں سے پاس کیا۔1975 میں پی اے ایف اکیڈمی رسالپور سے گریجویشن کی اور بطور پائلٹ آفیسر (GD-Pilot) پاک فضائیہ میں کمیشن حاصل کیا۔ ایڈوانس ٹریننگ کے لئے ترکی گئے۔ بعد ازاں(F-6,F-86 sabre)لڑاکا جہازوں کے سکواڈرن میں تعینات رہے ۔ 1979 میں فلائنگ انسٹرکٹر کورس پاس کر کے بطور فلائنگ انسٹرکٹر پائلٹ ڈیوٹی دی ۔1982 میں میراج طیارے پر پوسٹنگ ہوئی۔جبکہ 1984 میں F-16 کے لئے سلیکٹ ہوئے اور تین سال اس سکواڈرن میں فلائنگ کی۔

محترم وقار احمد صاحب کی والدہ کا بیان ہے کہ 1984 کے اوائل میں آپ لجنہ اماء اللہ جھنگ صدر کا وفد لے کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقات کے لئے ربوہ گئیں تو آپ نے اپنے بیٹے کے لئے جو کہ اس وقت سکوارڈن لیڈر تھے اور پی اے ایف بیس شورکوٹ میں میراج طیارے سے وابستہ تھے دعا کی درخواست کی۔حضور نے کچھ دیر تک دعا کی اور پھر فرمایا کہ

''وہ گھبراتا کیوں ہے اس کا نام تو تاریخ میں لکھا جائے گا''

اللہ تعالیٰ نے حضور کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ پورے کئے اور نہ صرف پاک فضائیہ بلکہ احمدیت کی تاریخ میں بھی محترم وقار احمد صاحب کا نام محفوظ ہوا۔ چنانچہ پاک فضائیہ کی تاریخ

''The Story of the pakistan Air force 1988-1998''میں جسے شاہین فاؤنڈیشن اسلام آباد نے شائع کیا ہے میں گروپ کیپٹن وقار صاحب کا ذکر ان الفاظ میں ملتا ہے۔

''25 جنوری 1995 کا دن جدید ترین ساز و سامان میں خود کفالت حاصل کرنے کے سلسلہ

میں پاک فضائیہ کی کوششوں میں ایک اور سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے یہ وہ دن تھا جب اس وقت کے وزیر اعظم نے پہلے K-8 طیارے کی دستاویزات پی اے ایف اکیڈمی رسالپور میں ہونے والی پروقار پریڈ کے موقع پر اکیڈمی کے Basic Training Wing کے آفیسر کمانڈنگ کے حوالے کیں۔ پی اے ایف اکیڈمی کے ائر آفیسر کمانڈنگ نے K-8 پروجیکٹ کا مختصر تعارف کراتے ہوئے اسے مشرقی اور مغربی ٹیکنالوجی کا ایک حسین امتزاج قرار دیا۔ اس کے بعد گروپ کیپٹن وقار نے پی اے ایف کے پہلے K-8 طیارے کی اُڑان کا شاندار مظاہرہ کیا۔ آپ نے K-8 کے ساتھ فضا میں کئی قلابازیاں کھانے کے شاندار کرتب دکھا کر نہ صرف اس طیارے کی آپریشنل صلاحیتوں کو ثابت کیا بلکہ اپنی مہارت اور قابلیت کا بھی لوہا منوایا اور تماشائیوں سے زبردست داد وصول کی۔ بعض عینی شاہدوں کا کہنا تھا کہ گروپ کیپٹن وقار کا یہ مظاہرہ انتہائی حیرت انگیز اور قابل دید تھا۔ پاکستان ائر و نائٹیکل کمپلیکس کامرہ کے ایک ٹسٹ پائلٹ کی حیثیت سے گروپ کیپٹن وقار کو بعد میں کئی بین الاقوامی ائر شوز میں K-8 طیارے کے کرتب دکھانے کے مواقع ملے۔ جن میں 1992 اور 1996 میں سنگا پور 1993 میں تھائی لینڈ اور دوبئی اور 1992 میں بنگلہ دیش کے ائر شوز شامل ہیں''۔

(ایضاً صفحہ 132-131)

یوم پاکستان پریڈ پر فضائی کرتب دکھانے کا مظاہرہ

گروپ کیپٹن وقار کو 23 مارچ 1993 کی یوم پاکستان پریڈ کے موقع پر اسلام آباد میں K-8 طیارے کو اُڑانے کا مظاہرہ کرنے کا بھی اعزاز حاصل ہوا۔ آپ تقریباً دس سال K-8 پراجیکٹ سے وابستہ رہے۔ اس اہم پراجیکٹ میں تین اور احمدی آفیسرز گروپ کیپٹن (ر) جلال الدین صاحب، گروپ کیپٹن (ر) امجد احمد صاحب انجنیئر اور سکواڈرن لیڈر (ر) فائق احمد بھی آپ کے ساتھ شامل رہے۔ 23 مارچ 2001 کو گروپ کیپٹن وقار احمد ناصر کو ان کی شاندار اور پیشہ وارانہ خدمات کے اعتراف کے طور پر حکومت پاکستان کی طرف سے ستارہ امتیاز (ملٹری) کا اعزاز دیا گیا۔ اور جنرل پرویز مشرف نے صدر پاکستان کی حیثیت سے ایوان صدر میں منعقدہ ایک شاندار اور پُر وقار تقریب

میں آپ کو یہ اعزاز عطا کیا۔اس وقت کے مربی ضلع اسلام آباد محترم حنیف احمد محمود صاحب نے جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو ایک خط کے ذریعہ اس کی اطلاع دی تو حضور نے جوابی خط میں فرمایا؛

''اللہ تعالیٰ یہ اعزاز بہت بہت مبارک کرے اور مزید اپنے فضلوں سے نوازے۔دینی اور دنیوی ترقیات عطا فرمائے اور سلسلہ کے لئے قابل فخر وجود بنائے''

گروپ کیپٹن وقار صاحب کی ہمشیرہ جو محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ انگلستان کی اہلیہ ہیں 2001 میں لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملاقات کے لئے گئیں۔ حضور ان دنوں علیل تھے ملاقات کے دوران انہوں نے دعا کی درخواست کی اور ساتھ ہی اپنے بھائی وقار کو ملنے والے ستارہ امتیاز کے اعزاز کا بھی ذکر کیا تو حضور بہت خوش ہوئے اور چہرہ مبارک خوشی سے دمک اٹھا۔محترم وقار صاحب کا بیان ہے کہ حضور میری ہمشیرہ کو ہمیشہ ''وقار کی بہن'' کہہ کر مخاطب ہوتے تھے۔ یہ حضور کا خاکسار کے ساتھ پیار اور شفقت کا ثبوت تھا یہ آپ کی دعائیں ہی تھیں جو ہر احمدی کی طرح خاکسار کے لئے بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور انعامات کا باعث رہیں۔

''پھول تم پر فرشتے نچھاور کریں''

گروپ کیپٹن وقار احمد ناصر 2003 میں مدت ملازمت پوری کر کے پاک فضائیہ سے ریٹائرڈ ہوئے۔آپ نے ملازمت کے دوران اپنی ترقیات کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور حضرت خلیفہ المسیح کی دعاؤں کا ثمر سمجھا۔آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو باقاعدگی سے دعا کے لئے خطوط لکھتے رہتے تھے اور لندن میں حضور سے کئی بار ملاقات کا شرف بھی حاصل کیا۔آپ فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ بھی پایا وہ دراصل امام وقت سے محبت وعقیدت اور حضور کی خاص دعاؤں کا ثمر ہے۔

''پھول تم پر فرشتے نچھاور کریں''

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ گروپ کیپٹن وقار احمد ناصر صاحب کی اہلیہ اسیر راہ مولا مکرم چوہدری حفیظ الدین صاحب ایڈووکیٹ مرحوم آف ساہیوال کی صاحبزادی اور ممتاز خادم سلسلہ محترم شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم مشنری انچارج افریقہ انگلینڈ اور امریکہ کی نواسی ہیں۔



مکرم ملک منصور احمد صاحب

مکرم ملک منصور احمد صاحب ابن مکرم عبدالرحمن صاحب حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ایک رفیق حضرت ملک نور الدین صاحب کے پوتے اور ایک نامور خادم سلسلہ حضرت ملک غلام فرید صاحب کے بھتیجے ہیں۔ آپ کنجاہ ضلع گجرات میں پیدا ہوئے تعلیم مکمل کرنے کے بعد 1973 میں حکومت پاکستان کے محکمہ رجسٹریشن میں جو اب نادرا کہلاتا ہے ملازم ہوئے اور مدت ملازمت پوری کرنے کے بعد 2012 میں اسٹنٹ ڈائریکٹر کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔ دوران ملازمت آپ نواب شاہ (سندھ) اور اٹک میں تعینات رہے اور 1983 میں اسلام آباد پوسٹنگ ہوئی۔ اسلام آباد کی جماعت میں آپ کو پانچ چھ سال I-10/1-4 کے حلقہ میں نائب صدر G-7 میں سیکرٹری تعلیم القرآن اور پھر کچھ عرصہ سیکرٹری رشتہ ناطہ کے طور پر بھی خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ اور آجکل صدر حلقہ G-7 ہیں۔ محترم ملک منصور احمد صاحب ''ماضی کی یادوں'' کے حوالے سے دوران ملازمت ان کے خلاف درج کئے گئے ایک جھوٹے مقدمہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں؛۔

خاکسار پر 30 ستمبر 1985 کو C-298 کے تحت مقدمہ درج ہوا اس میں میرے ایک افسر اور کچھ ملازمین کا ہاتھ تھا واقعہ کچھ یوں ہوا کہ جون 1985 میں ایک آفیسر اور دو سٹاف ممبرز نے مجھے زبردستی ٹیکسی میں ڈالا اور تھانہ لے گئے اور وہاں یہ کہہ کر ایف آئی آر درج کروانے کی کوشش کی کہ یہ شخص قادیانی ہے کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر پھرتا ہے اور تبلیغ کرتا ہے جو کہ جرم ہے لہذا اس کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے۔ تھانہ میں یہ تکرار ہو رہی تھی کہ اطلاع ملتے ہی محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت اور چوہدری علیم الدین صاحب نائب امیر تھانہ میں پہنچ گئے۔ محرر اور دوسرے سپاہی نے کھڑے ہو کر انہیں سیلوٹ کیا۔ چنانچہ محترم امیر صاحب پولیس اہلکاروں سے چھڑا کر مجھے اپنے ساتھ

لے گئے۔ مجھے معلوم نہیں کہ انکو کس نے یہ اطلاع دی تھی ۔ بہر حال وقت گزرتا گیا یہاں تک کہ 30 ستمبر 1985 کو جب دفتر میں وقفہ نماز (Break) کے بعد میں گھر سے واپس دفتر پہنچا تو سامنے مسلح پولیس والوں کا ٹرک کھڑا تھا۔ میری چھٹی حس نے محسوس کیا کہ پولیس والے مجھے گرفتار کرنے آئے ہیں۔ میں چاہتا تو بھاگ سکتا تھا لیکن میں نے ایسا نہیں کیا اور دفتر پہنچا تو میرا خیال درست نکلا۔ میرے آفسر نے مجھے بلایا اور کہا کہ پولیس آپ کو تفتیش کے لئے تھانہ لے جانا چاہتی ہے۔ میں نے کہا کہ اگر گرفتاری ہے تو وارنٹ دکھائے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے صرف پوچھ گچھ کرنی ہے میں جب ٹرک میں بیٹھا تو مسلح پولیس اہلکار میرے دائیں بائیں بیٹھ گئے اور مجھے حصار میں لے کر تھانے لے جایا گیا۔ وہاں پہنچ کر میری تلاشی لی گئی اور تمام چیزیں اپنے پاس رکھ لی گئیں۔ اس کے بعد مجھے ایک کمرہ میں زمین پر بٹھا دیا گیا۔ وہاں ایک بوڑھا شخص بھی بیٹھا رو رہا تھا۔ وہ بھی شائید کوئی ملزم تھا کچھ دیر بعد کارروائی شروع ہوگئی۔ میں نے کہا کہ مجھے نماز پڑھنی ہے پانی چاہیے ایک بہت کرخت چہرے والے شخص نے مجھے گردن سے دبوچا اور کہنے لگا آؤ میں تمہیں وضو کرواتا ہوں۔ ایس ایچ او نے اسے روک دیا اور کہا کہ پانی دے دو۔ چنانچہ مجھے لوٹے میں پانی مہیا کیا گیا میں نے وضو کر کے نماز ادا کی۔ اس کے بعد مجھے ہتھکڑی لگا دی گئی اور کارروائی مکمل کرنے کے بعد دو پولیس والوں کو میرے ساتھ بھیج کر عدالت میں پیش کرنے کے لئے لے جایا گیا۔ تھانہ سے کچہری مجھے ویگن پر لے جایا گیا۔ سپاہی مجھے فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کے پاس لے گئے۔ اس نے سپاہیوں کو مخاطب ہو کر ناراضگی کا اظہار کیا اور کہا اب لے کر آئے ہو جبکہ عدالت بند ہونے والی ہے۔ پھر مجھے مخاطب ہو کر کہا کہ کیا آپ نے گھر اطلاع دی ہے میں نے کہا نہ مجھے دفتر سے اور نہ ہی تھانہ سے ٹیلیفون کرنے دیا گیا ہے مجسٹریٹ نے کہا جاؤ ٹیلیفون کرو جس پر مجھے ہتھکڑیوں سمیت مارکیٹ لایا گیا میں نے مکرم محترم مجیب الرحمن صاحب ایڈووکیٹ کے علاوہ دفتر خدام الاحمدیہ میں اطلاع کی اور کہا کہ امیر صاحب کو بتا دو۔ ان دنوں موبائیل فون نہیں ہوا کرتے تھے لہذا مجھے مارکیٹ میں PCO سے ٹیلیفون کروایا گیا۔ ٹیلیفون کرانے کے بعد مجھے پھر مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا

مجسٹریٹ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا واقعہ ہوا ہے۔ میں نے کہا کہ جناب میں احمدی ہوں اور میں نے سینے پر کلمہ طیبہ کا بیج لگایا ہوا تھا اور مجھے کہا گیا ہے یہ جرم ہے اور پھر مقدمہ درج کر دیا گیا۔ مجسٹریٹ نے سپاہیوں کو اسی وقت حکم دیا کہ اسے چھوڑ دو اور مجھے کہا کہ کل آ کر ضمانت کروالینا۔ جس کے بعد ذاتی مچلکے بھروانے کے بعد مجھے گھر جانے کی اجازت دے دی گئی۔ حالانکہ پولیس نے میرا ریمانڈ مانگا تھا یہ خدا کا غیر معمولی فضل تھا کہ میرا ریمانڈ نہیں دیا گیا ایسے واقعات شاذ ہوتے ہیں کہ کریمنل کیس میں اپنی ہی ضمات پر چھوڑا جائے عدالت کے حکم پر میری ہتھکڑی عدالت میں ہی کھول دی گئی میں عدالت سے سیدھا مکرم مجیب الرحمن صاحب کے چیمبر میں گیا اور ملاقات کر کے تفصیل بتائی۔ انہوں نے میری ضمانت کا بندوبست کیا اور اگلے روز باضابطہ طور پر میری ضمانت کروائی۔ مقدمہ تقریباً 7، 8 ماہ چلا اور خدا تعالیٰ کے فضل اور خلیفہ وقت کی دعاؤں سے میں باعزت بری ہوا۔ اس دوران کئی ایمان افروز واقعات دیکھنے میں آئے جن میں سے چند ایک کا ازدیادِ ایمان کے لئے ذکر کرتا ہوں:۔

☆۔ مقدمہ کے آغاز پر جب جج نے ریڈر سے کیس کے متعلق پوچھا تو اس نے توہین آمیز لہجہ میں کہا یہ مرزائی ہے کلمہ کا بیج لگا کر پھرتا ہے اور تبلیغ کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ مجھے ریڈر کے الفاظ سن کر بہت دکھ ہوا کہ اس نے میرے آقا حضرت مسیح موعودؑ کی توہین کی ہے۔ اگلی پیشی میں جب عدالت گیا تو وہ ریڈر نہیں تھا دو تین پیشیوں کے بعد جب میں نے ایک ملازم سے پوچھا کہ پہلے والا ریڈر کیا چھٹی پر ہے؟۔ تو وہ کہنے لگا نہیں جیل میں ہے۔ چرس کے کیس میں پکڑا گیا ہے۔ جو نیا ریڈر آیا وہ مجھ سے بہت ہمدردی سے ملتا تھا جو محض خدا کے فضل اور حضور کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔

☆۔ جس دن محترم مجیب الرحمن صاحب ایڈووکیٹ نے مدعی پر جرح کرنی تھی تو بہت لوگ آئے ہوئے تھے عدالت میں رش تھا۔ جتنے لوگ کمرہ عدالت میں آسکتے تھے جج نے اجازت دے دی اور باقی باہر کھڑے شیشوں سے کارروائی دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ جرح کے دوران جب مدعی مقدمہ اس بات کا کوئی ثبوت پیش نہ کر سکا کہ میں تبلیغ کر رہا تھا تو ریڈر نے کلمہ کا بیج پیش کر دیا محترم

مجیب الرحمن صاحب نے اس پر گرجدار آواز میں کہا کہ جج صاحب کلمہ لگانا کوئی جرم نہیں ہے۔ اگر یہ جرم ہے تو جج صاحب دیجئے سزا۔ اس کے لئے یہ سزا مانگتا ہے۔ دیجئے سزا جج صاحب۔ دیجیے سزا جج صاحب۔ یہ پرشوکت الفاظ سن کر عدالت میں سناٹا چھا گیا۔ تمام لوگ ہماری طرف دیکھنے لگے اسی خاموش میں وقفہ ہوا تو تمام لوگوں نے ہمیں راستہ دیا اور مجیب الرحمن صاحب مجھے ساتھ لے کر وکلا کے چیمبر میں چلے گئے۔ انہیں دیکھ کر تمام وکلا احتراماً کھڑے ہو گئے اور انہیں بیٹھنے کے لئے کہا اور چائے پیش کی۔ ہمارے ساتھ نائب امیر اسلام آباد بھی موجود تھے وقفہ کے بعد جب عدالت میں دوبارہ حاضری پر اگلی تاریخ دی گئی تو محترم مجیب الرحمن صاحب نے مجھے کہا کہ لوگ بہت زیادہ تعداد میں آئے ہیں۔ لہذا میرے ساتھ ہی کار میں چلو اور آپ نے مجھے اپنی گاڑی میں بٹھا کر محفوظ مقام پر پہنچا دیا۔ **جزاہ اللہ احسن الجزاء**

☆۔ جس دن سرکاری وکیل نے مجھ پر جرح کرنی تھی تو عین وقت پر وکیل کو ضروری کام کے سلسلہ میں عدالت سے جانا پڑ گیا اور جلدی سے وہ دوسرے وکیل کو بریف کر کے چلا گیا۔ ساتھی وکیل نے جلدی جلدی کیس کی تیاری کی اور جج کی کال پر مجھ پر جرح شروع کی۔ مکرم مجیب الرحمن صاحب نے مجھے کہا تھا کہ صحت جرم سے انکار کرنا ہے اور جھوٹ بھی نہیں بولنا۔ میں فکرمند تھا کہ سرکاری وکیل جب مجھے یہ پوچھے گا کہ کیا میں مسلمان ہوں۔ تو میں کیا جواب دوں گا ہاں کرتا ہوں تو سزا ہو سکتی ہے اور انکار کرتا ہوں تو جھوٹ ہوگا۔ خدا کا کرنا ہوا کہ وکیل نے مجھ سے جرح کے دوران یہ سوال ہی نہیں کیا اور خدا نے مجھے پریشانی سے محفوظ رکھا۔ الحمدللہ

☆۔ حقیقت یہ ہے کہ خاکسار جیل جائے بغیر ہی اسیران راہ مولا میں شامل ہو گیا۔ یہ ہمارے آقا کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ جیسا کہ خاکسار نے ذکر کیا ہے میرا یہ کیس تقریباً 7-8 ماہ چلا اور اللہ تعالیٰ نے باعزت بری فرمایا۔ 9 اپریل 1986 کو فیصلہ سنایا گیا جبکہ ایک روز پہلے یعنی 8 اپریل کو مجھے حضور کا خط ملا تھا جس میں پیارے آقا نے دعا فرماتے ہوئے لکھا تھا۔ ’’اللہ تعالیٰ آپ کو باعزت بری فرمائے‘‘۔ مجسٹریٹ نے فیصلہ سناتے ہوئے یہی الفاظ کہے کہ میں آپ کو باعزت بری کرتا ہوں۔

سبحان اللہ۔ یعنی مجسٹریٹ نے حضور کے ہی الفاظ دہرائے۔

جب فیصلہ سنایا گیا تو چیمبر میں بعض وکلا نے یہ تبصرہ کیا کہ جج نے بہت جرأت کا مظاہرہ کیا ہے۔حالانکہ لال مسجد کے خطیب مولانا عبداللہ کا پریشر تھا کہ سزا ضرور ہونی چاہیے۔

مکرم مظہر الحق سیٹھی صاحب حال مقیم کینیڈا

محترم مظہر الحق سیٹھی صاحب ابن مکرم فضل حق سیٹھی صاحب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک رفیق حضرت میاں محمد ابراہیم احمد صاحب آف پنڈوری جہلم جنہیں 313 کے رفقاء میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہے کے پوتے ہیں۔حضرت اقدس کی کتاب انجام آتھم میں رفقائے کرام کی جو فہرست شائع ہوئی ہے اس میں 205 ویں نمبر پر آپ کا نام یوں درج ہے ''میاں ابراہیم صاحب پنڈوری جہلم'' محترم مظہر الحق سیٹھی صاحب کے بیان کے مطابق آپ کے دادا قبول احمدیت سے قبل اہلحدیث کے ایک ممتاز عالم اور رفیق حضرت اقدس مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کے دوست تھے۔ جب آپ نے سورج چاند گرہن دیکھا تو آپ کو یقین ہو گیا کہ امام مہدی اور مسیح موعود کا ظہور ہو چکا ہے چنانچہ آپ امام الزماں کی تلاش میں افغانستان اور کشمیر کا پیدل سفر کرتے ہوئے بالآخر قادیان پہنچے اور حضور علیہ السلام کے ملاقات کا شرف حاصل کرتے ہی آپ کی دستی بیعت کی اور یوں احمدیت کی آغوش میں آ گئے۔ یہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے دعویٰ ماموریت کے ابتدائی سال تھے حضرت میاں ابراہیم صاحب حضرت اقدس کے سفر جہلم میں بھی حضور کے ساتھ تھے۔چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ جب حضور جہلم ریلوے اسٹیشن پر اترے اور یکے پر سوار ہوئے تو حضرت میاں ابراہیم صاحب حضرت اقدس کے یکے کے آگے خوشی سے اچھلتے اور اپنی پگڑی فضا میں لہراتے اور اوپر پھینک کر پکڑتے اور نعرے لگاتے ''مرزا غلام احمد کی جے'' حضرت مولوی برہان الدین جہلمی صاحب بھی آپ کے ساتھ تھے۔حضرت میاں ابراہیم صاحب 24 ستمبر 1926 کو فوت ہوئے اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب کے ساتھ ہی جہلم کے

قبرستان میں مدفون ہیں۔آپ کی اہلیہ محترمہ کرم بی بی صاحبہ کو بھی حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی رفیق خاص ہونے کا شرف حاصل ہے۔آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں آسودہ خاک ہیں۔

(''اصحاب صدق وصفا'' مؤلفہ محترم نصر اللہ خان ناصر صاحب اور عاصم جمالی صاحب صفحہ 36-235)

محترم مظہر الحق سیٹھی صاحب 1983 میں کراچی سے نقل مکانی کر کے اسلام آباد آئے اور پھر یہاں ہی کے ہو گئے تاوقتیکہ آپ پانچ چھ سال قبل ہجرت کر کے کینیڈا چلے گئے۔آپ کینیڈا سے اپنی ایک تحریر میں ''ماضی کی یادیں'' تازہ کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں؛۔

'' خاکسار 1983 میں کراچی سے ہجرت کر کے اسلام آباد آیا اس وقت اسلام آباد میں G-10 کا سیکٹر نیا نیا بن رہا تھا۔خاکسار نے وہاں رہائش اختیار کر لی اور امیر جماعت احمدیہ شیخ عبدالوہاب صاحب نے مجھے جبکہ میری عمر 32 سال تھی G-10 کا صدر حلقہ مقرر فرمایا اس طرح خاکسار کو حلقہ G-10 کا پہلا صدر ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔خاکسار کو کام کا کوئی خاص تجربہ نہ تھا جبکہ ذمہ داری بہت بڑی تھی۔بہرحال دعاؤں اور امیر صاحب کی رہنمائی میں کام شروع کیا۔خاکسار نے ڈاکٹر شمیم احمد قاضی صاحب،مرزا منور احمد صاحب،صلاح الدین ایوبی صاحب اور انتصار احمد صاحب جو کہ اس وقت (بچہ تھا) کیساتھ مل کر ایک ٹیم بنائی اور کام شروع کر دیا۔اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے ساتھ حلقہ G-10 کو کئی سال جماعت اسلام آباد کے تمام حلقہ جات میں صف اول میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل رہا۔لازمی چندہ جات کے علاوہ تحریک جدید،وقف جدید اور دیگر مالی تحریکات کے ٹارگٹ پورے ہوتے رہے۔اسی طرح حلقہ میں نماز سنٹر بنائے گئے جو کہ خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہے۔23 مارچ 1989 کو صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر محترم امیر صاحب کی طرف سے ہمارے حلقہ کو حسن کارکردگی کے اول انعام سے نوازا گیا۔خاکسار 1983 سے 1993 تک حلقہ G-10 کا صدر رہا۔

☆۔جون 1993 سے 2004 تک خاکسار نے سیکرٹری دعوت الی اللہ ضلع اسلام آباد کی ذمہ داری نبھائی ان برسوں میں خدا کے فضل سے دعوت الی اللہ کے شعبہ میں اسلام آباد ضلع پورے

پاکستان کے اضلاع میں اول، دوم،سوم یا چہارم میں سے کوئی نہ کوئی پوزیشن لیتا رہا۔سال 2004 میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے ایک خطبہ جمعہ میں وصایا پر بہت زور دیا اور تمام دنیا کی جماعتوں کو زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ 2004 میں محترم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت اسلام آباد نے خاکسار کو شعبہ دعوت الی اللہ سے فارغ کر کے سیکرٹری موصیان بنایا۔الحمدللہ۔اللہ تعالیٰ نے کام کی توفیق دی اور جماعت کے بزرگوں کی راہنمائی اور دوستوں کے تعاون سے ضلع اسلام آباد نے نہ صرف وصایا کا 60 فیصد کا ٹارگٹ پورا کیا بلکہ 2010 تک ضلع اسلام آباد کے موصیان کی تعداد 65 فیصد سے تجاوز کر گئی۔

☆۔ اسلام آباد میں 28 سالہ قیام کے دوران خاکسار کو تین امرائے جماعت، مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب، مکرم چوہدری علیم الدین صاحب اور مکرم چوہدری منیر احمد فرخ صاحب کے ساتھ کام کرنے اور ان کی خوشنودی حاصل کرنے کا موقع ملا۔الحمدللہ علی ذالک



مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد قمر صاحب

مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد قمر صاحب سکنہ شہزاد ٹاؤن اسلام آباد پاکستان زرعی ترقیاتی کونسل (PARC) میں ملازمت کے سلسلہ میں اپریل 1986 میں اسلام آباد آئے۔یہ محترم شیخ عبدالوہاب صاحب کا دور امارت تھا آپ کو صدر حلقہ اور قائد خدام الاحمدیہ اور ناظم تربیت انصاراللہ ضلع اسلام آباد اور سیکرٹری تعلیم القرآن ضلع سلام آباد کی حیثیت سے جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق ملی آپ آج کل ضلعی جماعت NIH کے صدر ہیں۔آپ اپنی پرانی یادیں تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں؛۔

☆۔''خاکسار ایک مرتبہ اہم جماعتی پوسٹر برائے تقسیم خدام کے پاس جارہا تھا کہ رات گیارہ بجے پولیس نے پکڑ لیا اور تھانہ کوہسار لے گئی جہاں آدھی رات کے قریب پولیس کے ایک اعلیٰ افسر

نے خاکسار کی تلاشی کا حکم دیا۔ تلاشی کے دوران جملہ کاغذات و اشتہارات برآمد ہوئے لیکن کسی پولیس اہلکار نے ان کو پڑھنے کی زحمت گوارا نہ کی۔ یوں لگتا تھا کہ خدا نے انکی آنکھوں پر پٹی باندھ دی ہے۔ بعد ازاں ایک احمدی کانسٹیبل کی مداخلت اور خاکسار کے تفصیلی کوائف جاننے کے بعد رہائی ملی

☆۔ایک دفعہ خاکسار حصول تعلیم کے لئے لندن جا رہا تھا۔ خاکسار کے پاس جماعت کی اہم ڈاک کے کئی پیکٹ تھے جنہیں اسلام آباد ائیر پورٹ پر کسٹم آفیسر نے پکڑ لیا۔ اور پوچھا کہ یہ ایک جیسے پیکٹ کیا چیز ہیں؟ خاکسار نے بتایا کہ یہ کاغذات ہیں جس پر آفیسر نے کہا کہ کوئی ایک پیکٹ کھول کر دکھاؤ۔ خاکسار نے پوچھا کہ کونسا پیکٹ کھولوں؟ چنانچہ میں ایک پیکٹ کھولنے ہی لگا تھا کہ اتنے میں اس آفیسر کو کسی نے ضروری کام کے لئے طلب کیا اور چلا گیا اور یوں یہ جماعتی ڈاک بحفاظت لندن پہنچی۔ فاالحمد للہ علی ذالک

مکرم محمد اکرام بھٹی صاحب حال لنڈن

مکرم محمد اکرام بھٹی صاحب حال مقیم لندن کو طویل عرصہ جماعت احمدیہ اسلام آباد میں سیکرٹری تعلیم کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ جولائی 2011 میں پاکستان سے ہجرت کر کے انگلستان چلے گئے۔ آپ اپنی پرانی یادداشتیں تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں؛۔

خاکسار بمعہ فیملی سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی سے دسمبر 1992 میں اسلام آباد G-9/1 منتقل ہوا۔ اس وقت چوہدری علیم الدین صاحب امیر جماعت اسلام آباد تھے۔ G-9/1 حلقہ میں صدر حلقہ چوہدری رشید احمد صاحب اور میجر (ر) مکرم عاصم صاحب سیکرٹری مال تھے۔ مکرم میجر عاصم مرحوم نے ایک روز کاغذات میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کہ اب سیکرٹری مال کا کام تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ ایک سال بعد چوہدری رشید احمد صاحب دوسرے حلقہ میں چلے گئے تو میجر مکرم محمد یوسف خان صاحب صدر حلقہ منتخب ہوئے۔ خاکسار نے ان کیساتھ جون 1998 تک کام کیا۔

☆۔جولائی 1998 میں خاکسار سیکرٹری تعلیم ضلع اسلام آباد منتخب ہوا اور جون 2011 یعنی تقریباً 13 سال اس عہدہ پر خدمت کی توفیق ملی۔جس کے بعد جولائی 2011 میں لندن آ گیا۔اس سلسلہ میں مجھے دو امراء جماعت مکرم چوہدری علیم الدین صاحب صاحب اور مکرم منیر احمد فرخ صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔

☆۔مئی 2000 میں مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت اسلام آباد نے ضرورت مند ہونہار طلبہ طالبات کے لئے تعلیمی وظائف کی سکیم جاری کی جو اب تک جاری ہے۔اس سکیم میں سیکرٹری تعلیم کی حیثیت سے خاکسار کو بھی خدمت کی توفیق ملی۔

☆۔جلسہ سالانہ اسلام آباد سالہا سال تک پورے جوش وخروش سے منعقد ہوتا رہا۔جس میں پرائمری تا یونیورسٹی کے امتحانات میں پہلی تین پوزیشنز میں آنے والے طلبہ و طالبات میں تقسیم انعامات کی تقاریب منعقد ہوتی رہیں بعد میں مکرم امیر صاحب نے اُن انصار، لجنہ کی ممبرات اور خدام کو بھی تقسیم انعامات میں شامل فرمایا جو نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے منتخب شدہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے امتحانات میں پہلی تین پوزیشنز لیتے ہیں۔تقسیم انعامات کی یہ تقاریب آج تک خدا کے فضل سے منعقد ہو رہی ہیں۔

مکرم محمد رفاقت احمد صاحب حال لنڈن

مکرم محمد رفاقت احمد صاحب کا تعلق بھیرہ کے ایک مخلص احمدی گھرانہ سے ہے آپ کے پڑداد حضرت میاں غلام محی الدین صاحب بھیروی رفیق حضرت اقدس ؑ کو 1895 کے آخر یا 1896 کے اوائل میں حضرت مسیح موعودؑ کی دستی بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جنوری 1903 میں ایک مقدمہ میں پیشی کے لئے جب جہلم تشریف لائے تھے تو اس وقت حضرت میاں غلام محی الدین صاحب اور آپ کے چھوٹے بھائی حضرت میاں جمعہ خان

صاحب بھی حضور کی زیارت کے لئے جہلم پہنچے تھے۔ (الفضل 6 جنوری 2016)

محترم محمد رفاقت احمد صاحب نے تعلیم کی تکمیل کے بعد پاکستان ملٹری اکاؤنٹس میں ملازمت اختیار کی۔ تاہم بعدازاں مسلم کمرشل بنک میں آ گئے اور تقریباً اٹھارہ سال اسلام آباد میں بطور منیجر (H.R) چیف منیجر اور وائس پریذیڈنٹ کی حیثیت سے تعینات رہے۔ 1979 میں بینکنگ کے امتحان میں پاکستان بھر میں اول آئے اور اسٹیٹ بنک آف پاکستان سے گولڈ میڈل حاصل کیا۔

آپ اگرچہ راولپنڈی میں مقیم تھے اور 2003 کے اوائل میں جماعت اسلام آباد میں شامل ہوئے تاہم اسلام آباد کی جماعت اور افراد جماعت سے کافی عرصہ سے آپ کا کسی نہ کسی طرح سے گہرا تعلق رہا۔ آپ کو راولپنڈی میں قیام کے دوران 1974 سے 1977 تک معتمد خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی۔ 1977 میں قائد مجلس قیادت نور 1982 تا 1992 نائب قائد مجلس ضلع راولپنڈی۔ تقریباً 14 سال تک جماعت راولپنڈی کے سیکرٹری مال اور تین سال سیکرٹری تحریک جدید کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ بعدازاں اسلام آباد میں رہائش پذیر ہوئے تو 04-2003 کے دوران جماعت اسلام آباد میں سیکرٹری مال اور نائب صدر حلقہ I-8/1-4 (2013 تک) کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد کے علاوہ علاقہ راولپنڈی کی مجلس عاملہ میں آڈیٹر کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق ملی جس کے بعد مئی 2016 میں آپ پاکستان سے ہجرت کر کے لندن چلے گئے۔ آپ ''ماضی کی یادوں'' کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں۔

☆۔ 1974 میں قومی اسمبلی میں ہونے والی کارروائی کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اپنے وفد کے ہمراہ سکواڈرن لیڈر (قاضی محمد شفیق صاحب مرحوم کے گھر واقع F-8/3 اسلام آباد میں قیام پذیر رہے۔ راولپنڈی اور اسلام آباد کے خدام کی یہاں حفاظت کے علاوہ مختلف کاموں کے لئے ڈیوٹیاں لگتی تھیں۔ خاکسار کو بھی اس خدمت کی کئی بار توفیق ملی۔ مختلف جگہوں اور لائبریریوں سے مطلوبہ کتابیں، رسالہ جات اور اخبارات حاصل کرنا اور انکی فوٹو کاپیاں تیار کر کے دینے کی ڈیوٹی خاکسار، مکرم ملک محمد شریف صاحب مرحوم چونگی نمبر 22 راولپنڈی اور مکرم عبدالعزیز صاحب

جہانگیری مرحوم سابق صدر حلقہ بہارا کہو کے ذمہ تھی۔

☆۔1974 کے آخیر میں مکرم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب قائد ضلع راولپنڈی اسلام آباد مقرر ہوئے۔خاکسار معتمد تھا۔1974 کے حالات کے پیش نظر خدام الاحمدیہ ضلع کا دفتر کچھ عرصہ خاکسار کے گھر واقع مری روڈ پوٹھوہار ہوٹل کے سامنے گلی میں رہا۔مکرم بھلر صاحب ڈاک کی آمد و روانگی کے سلسلہ میں خاکسار کے گھر ہفتہ میں ایک یا دو دفعہ تشریف لایا کرتے تھے۔مکرم بھلر صاحب کی قیادت میں خاکسار اور دیگر عہدیدران کو راولپنڈی/ اسلام آباد کی شہری و دیہاتی مجالس کے دورہ جات کی کئی دفعہ توفیق ملی۔بیگو وال اور ملوٹ کی مجالس میں جانے کے لئے ہم سائیکل بس پر رکھ کر بہارا کہو چوک پہنچتے اور وہاں سے سائیکل پر سفر کرتے ہوئے ان مجالس میں پہنچتے۔قیادت ضلع کے اجلاسات عاملہ مشن ہاؤس اسلام آباد(آب پارہ) چاند ریسٹورنٹ میلوڈی مارکیٹ اسلام آباد، بیت الحمد مری روڈ راولپنڈی اور کبھی مکرم بھلر صاحب کے گھر میں ہوتے۔

☆۔خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی/اسلام آباد کے سالانہ اجتماع 1977 میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان مہمان خصوصی تھے۔مکرم عبدالغنی رُشدی صاحب مرحوم ان دنوں امیر جماعت راولپنڈی تھے۔انہوں نے اجتماع کے آخری دن کارکنان کے لئے دوپہر کے کھانے کا بندوبست اپنے گھر واقع بنی راولپنڈی میں کیا اس دعوت میں حضرت میاں طاہر احمد صاحب مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع مکرم قریشی محمد عظیم صاحب قائد ضلع مکرم عبدالستار علیم صاحب قائد اسلام آباد، مکرم انجنیئر محمود مجیب اصغر صاحب(1980 میں قائد اسلام آباد تھے)۔ قائدین مجالس راولپنڈی/اسلام آباد نیز شہری و دیہاتی مجالس)اور خاکسار بھی مدعو تھا۔یہ کھانے کی دعوت بڑی پیاری مجلسِ عرفان بھی تھی۔حضرت میاں صاحب نے مختلف احباب کی جانب سے پیش کردہ سوالات کے مدلل جوابات دیئے۔

☆۔ستمبر 1983 میں خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کا سالانہ اجتماع ہوا۔خاکسار ناظم اجتماع تھا۔بعض بزرگوں اور خدام کی خواہش تھی کہ دفاع پاکستان کے حوالہ سے لیفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالعلی

ملک صاحب کی اس اجتماع میں ضرور تقریر رکھی جائے۔ چنانچہ ہماری درخواست پر جنرل صاحب نے بخوشی آمادگی کا اظہار فرمایا اور اجتماع سے جماعت احمدیہ کی پاکستان کے لئے خدمات پر بڑا موثر خطاب فرمایا۔صدر اجلاس مکرم مجیب الرحمن صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت راولپنڈی نے اس خطاب کو کسی جرنیل کے حوالے سے تاریخی خطاب قرار دیا۔اس اجلاس میں جنرل صاحب نے اپنی ایک نظم بھی سنائی۔

☆۔خاکسار نے مختلف ادوار میں احمدیت کے حق میں مندرجہ ذیل ایمان افروز نشانات اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کئے

i۔عالم خان روڈ راولپنڈی پر جماعت اسلامی کا اظہر نامی ایک کارکن رہتا تھا۔جو احمدیت کا نہایت مخالف و معاند تھا احمدیوں کو تنگ کرنا اور گالی گلوچ کرنا اس کا شیوہ تھا۔ 1974 کے تکلیف دہ دنوں میں اس شخص نے خاکسار سے بھی بدتمیزی کی تھی۔اپریل 1977 میں ایک دن اخبارات میں خبر آئی کہ یہ شخص دو سیاسی پارٹیوں کے لڑائی جھگڑے کے دوران دستی بم سے ہلاک ہو گیا۔ یوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام **انی مھین من اراد اھانتک**۔ پورا ہوا۔

ii۔اپریل 1984 کے ظالمانہ آرڈیننس کے چند دن بعد خاکسار اور مکرم میاں عبدالقدوس صاحب مرحوم (اس وقت قائد مجلس نور راولپنڈی) بذریعہ موٹر سائیکل بیت الحمد راولپنڈی سے عید گاہ ایک ڈیوٹی کے سلسلہ میں جارہے تھے کہ کمرشل مارکیٹ چوک سے پہلے ایک مکان کی چھت سے کسی نے فائر کر دیا۔اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے ہم دونوں کو محفوظ رکھا۔

iii۔خاکسار 1987 میں والدین اور اہل و عیال کے ساتھ ملت کالونی راولپنڈی کے ایک مکان کے اوپر کے حصہ میں رہائش پذیر تھا۔کسی مخالف نے پورچ میں کھڑے موٹر سائیکل کے پٹرول ٹینک کی خالی جگہ میں آگ سے جلتا ہوا کپڑا رکھ دیا تا کہ بجلی کی تاروں کو آگ پکڑتی ہوئی سارے مکان کو لپیٹ میں لے لے۔ جلتے ہوئے کپڑے کی آگ معجزانہ طور پر خود بخود بجھ گئی باہر کھڑے دو آدمیوں نے کہا کچھ شرارتی لڑکے یہ کاروائی کر کے بھاگ گئے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں نقصان سے محفوظ رکھا۔

مکرم بشارت احمد خان صاحب

مکرم بشارت احمد خان صاحب ولد محترم محمد یوسف خان صاحب ساکن G-8/2 اپنی پرانی یادیں تازہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں؛۔

’’خاکسار کا تعلق ڈیریانوالہ تحصیل وضلع نارووال سے ہے اور پیدائشی احمدی ہے۔ خاکسار 1971 میں اپنی بڑے بھائی منور احمد خان صاحب کے پاس اسلام آباد آیا جو کامرس منسٹری میں سٹینو گرافر تھے اور G-7-2 سٹریٹ نمبر 19 میں رہائش پذیر تھے۔ وہ اپنے حلقہ کے سیکرٹری مال اور محصل بھی تھے ہمارے ہمسائے چوہدری محمد احمد خان صاحب بھی احمدی تھے اور AGPR میں کام کرتے تھے۔ میرے ایک کزن ملک عبدالرزاق صاحب وزیر داخلہ کے پی اے تھے ان کی کوششوں سے خاکسار 29 مئی 1974 کو وزارت داخلہ میں ایل ڈی سی بھرتی ہوا یہ وہی دن ہے جب ربوہ ریلوے سٹیشن پر ملتان سے بذریعہ چناب ایکسپریس آنے والے طلبہ نے ہلڑ بازی کی تھی اور جس کو بنیاد بنا کر مخالفین نے پورے پاکستان میں احمدیوں کے خلاف گھیراؤ جلاؤ اور قتل وغارت کی مہم شروع کردی تھی۔

☆۔ان دنوں محترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب جماعت اسلام آباد کے امیر اور محترم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب قائد خدام الاحمدیہ تھے۔ خاکسار کو 1974 کے فسادات کے دوران بیت الذکر میں حفاظتی ڈیوٹی دینے کے علاوہ ایسے احمدی گھروں میں جو فسادات کی لپیٹ میں تھے جماعت کی طرف سے راشن پہنچانے کی بھی کئی بار توفیق ملی۔

☆۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث قومی اسمبلی میں پیش ہونے کے سلسلے میں F-8 کی ایک کوٹھی میں رہائش پذیر تھے ان ایام میں خاکسار نے اس کوٹھی پر دیگر خدام کے ساتھ حفاظتی ڈیوٹی دینے کی توفیق پائی۔ بعد ازاں جب بھی حضور اسلام آباد تشریف لاتے اور ’’بیت الفضل‘‘ میں قیام فرماتے تو

یہاں بھی متعدد بار خاکسار کو ڈیوٹی دینے کی توفیق ملی۔

☆۔1978 میں محترم جنرل (ر) عبدالعلی مک صاحب کے دورِ امارت میں جب بیت الذکر کی چھت ڈالنے کے لئے بہت بڑا وقارِ عمل ہوا تو اس وقارِ عمل میں خاکسار کو بھی شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

☆۔جہاں تک دیگر جماعتی خدمات کا تعلق ہے خاکسار کو 1975 سے 1977 تک G-7-2 کے حلقہ میں خدام الاحمدیہ میں منتظم اطفال کی حیثیت سے خدمات کی توفیق ملی۔

☆۔خاکسار کو 1980 کے جلسہ سالانہ ربوہ میں محترم چوہدری محمود احمد بھلر صاحب کی قیادت میں سٹیج پر حفاظتی ڈیوٹی دینے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

محترم مسعود احمد اعوان صاحب مرحوم

محترم مسعود احمد اعوان صاحب مرحوم ابن مکرم عبدالسلام صاحب ساکن بلاک نمبر B-1/3 گلی نمبر 6 سیکٹر I-8-1 اسلام آباد اپنی پرانی یادوں کے حوالہ سے تحریر فرمایا:۔

’’خاکسار بطور لائبریرین ریڈیو پاکستان 17 دسمبر 1981 کو اسلام آباد آیا۔ان دنوں محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد تھے G-9 اسلام آباد کا ایک حلقہ تھا اور پشاور موڑ پر نماز سنٹر تھا لیکن خاکسار کے آنے کے بعد صدر حلقہ مکرم عبدالکریم لودھی صاحب کی مشاورت سے خاکسار کی رہائش گاہ واقع G-9-2 میں نماز سنٹر قائم کیا گیا تھا یہ G-9-2 کا پہلا نماز سنٹر تھا جو ایک لمبا عرصہ کامیابی سے چلتا رہا۔

☆۔خاکسار کو 1985 تا 1989 بفضل تعالیٰ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد خدمت کی توفیق ملی۔اس سے قبل خاکسار کو اسلام آباد میں رہتے ہوئے بھی 1979 تا 1985 قائد ضلع ہزارہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔

☆۔1990 سے خاکسار کو ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح وارشاد کی ذمہ داری دی گئی جبکہ خاکسار کو 1992 سے اپریل 2017 تک بطور سیکرٹری تربیت نومبائعین ضلع اسلام آباد کی خدمت کی توفیق ملی۔اس کے بعد بوجہ علالت کام کرنے سے معذوری کا اظہار کیا۔اس کے علاوہ مجلس انصار اللہ ضلع میں نائب ناظم تربیت نومبائعین 2005 سے 2014 تک خدمت کی توفیق ملی۔

☆۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 1982 میں ایک بار اسلام آباد تشریف لائے اور بیت الفضل میں قیام تھا خاکسار مغرب اور بعض اوقات فجر کی نماز کے ئے G-9-2 سے بیت الفضل سائیکل پر جاتا اور حضور کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی سعادت پاتا۔

☆۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اسی سال جب دوسری بار اسلام آباد تشریف لائے تو خاکسار ڈیوٹی کے لئے اکثر بیت الفضل جاتا تھا ایک بار ہم دو خدام موٹر سائیکل پر بیگوال سے حضور کے لئے چکی کا آٹا لینے گئے جو وہاں کی لجنہ نے چکی پر اپنے ہاتھوں کے ساتھ پیس کر ہمیں دیا تھا خاکسار کے ساتھ میر نبراس صاحب ابن میجر عاصم صاحب موٹر سائیکل پر تھے۔

☆۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی آخری علالت کے ایام میں خاکسار اکثر شام کو بالخصوص چھٹی والے دن بیت الفضل میں حفاظتی ڈیوٹی پر جاتا۔انہیں ایام میں ایک روز حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے نماز مغرب بیت الفضل اور انیکسی کی درمیانی جگہ پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد تمام احباب آپ سے مصافحہ کرنے کے لئے آگے بڑھے کافی رش تھا خاکسار حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے جوتوں کے پاس کھڑا تھا میں نے یہ سوچ کر کہ میاں صاحب کو تو جوتے ڈھونڈنے میں دقت نہ ہو یا آپ کے جوتے خراب نہ ہو جائیں ان کے جوتے اٹھا لئے جب وہ ملاقاتوں سے فارغ ہو کر جانے لگے تو جوتے تلاش کرتے ہوئے فرمایا ''میرے جوتے کہاں ہیں'' تو میں نے فوراً جوتے انکے آگے رکھ دیئے آپ بہت خوش ہوئے اور جزاکم اللہ فرمایا۔

☆۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات ہوئی تو سب لوگ ربوہ میں نماز جنازہ میں شرکت کے لئے چلے گئے اور بیت الفضل کو تالا لگا دیا گیا۔مکرم محمود احمد بھلر صاحب قائد ضلع نے خاکسار سے

کہا کہ آپ ساتھ جا رہے ہیں؟ میں نے عرض کی کہ میرے والد صاحب ربوہ جائیں گے میں نہیں جا رہا۔ اس پر انہوں نے خاکسار کو کہا کہ آپ بیت الفضل میں فون پر ڈیوٹی دیں گے لہذا خاکسار پارکنگ شیڈ کے پاس پڑے فون پر ڈیوٹی دینے کے لئے ٹھہر گیا خاکسار کے ساتھ مکرم شیخ مبشر احمد صاحب حلقہ G-8 والے بھی تھے ایک اور دوست ایف سکس سے آتے تھے جبکہ مکرم عطاء الرحمن خان صاحب خاکسار کے گھر سے سب کے لئے کھانا وغیرہ لاتے تھے۔ انتخاب خلافت کے اعلان تک وہاں ہماری دن رات ڈیوٹی رہی۔ بیت الفضل میں ایک انٹرنیشنل ڈائریکٹ نمبر تھا اور دوسرا پاکستان کے لئے ڈائریکٹ تھا۔ ہماری ڈیوٹی پاکستان اور بیرون پاکستان امراء اضلاع بیرونی مشنز اور ممبران مجلس انتخاب خلافت کو مرکز سے موصولہ اطلاعات پہنچانے کی تھی۔

انتخاب خلافت کے بعد مرکز کی طرف سے جمعہ کے دن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے منصب خلافت پر فائز ہونے کا اعلان فون پر لکھوایا گیا اور ہدایت کی گئی کہ اسے جمعہ کے خطبہ میں پڑھ کر سنایا جائے۔ چنانچہ خاکسار فوراً بیت الذکر پہنچا۔ سید سہیل احمد صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی تھی۔ انہیں حسب ہدایات اعلان کرنے کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا کہ آپ خود ہی یہ اعلان کر دیں لہذا یہ اعلان خاکسار نے پڑھ کر سنایا۔

☆۔ 1974 کے فسادات کے دوران معاندین احمدیت نے اسلام آباد کی بیت الذکر سے کلمہ مٹانے کی مہم چلائی چنانچہ گرفتاریاں ہوئیں خدام نے گرفتاری کے لئے اپنے نام پیش کیے پہلا نام مکرم ملک بشارت احمد ابن مکرم ملک بشیر احمد صاحب مجلس غربی نے دیا جنکی گرفتاری عمل میں آئی جیل چلے گئے اور بعد میں ضمانت پر رہائی ہوئی۔

اس طرح ''مباہلہ'' کا پمفلٹ تقسیم ہوا جس کی پاداش میں مجلس خدام الاحمدیہ شرقی سے دو خدام مکرم ظہیر احمد صاحب ابن مکرم نصیر احمد صاحب اور مکرم مبارک احمد ادریس صاحب ابن مکرم منور احمد صاحب حلقہ G-6 سے گرفتار ہوئے اور کچھ عرصہ اڈیالہ جیل گئے اور بعد ازاں ضمانت پر رہائی ہوئی۔

☆۔ آجکل بیت الذکر کمپلیکس میں جس جگہ طاہر ڈسپنسری ہے یہاں خدام نے وقار عمل کر کے

خدام الاحمدیہ ضلع کا عارضی دفتر بنایا۔ بعد میں 1989 میں یہاں باضابطہ دفتر تعمیر کیا گیا اس کی تعمیر اور فرنیچر و دیگر سامان کی خریداری پر اس وقت 17 ہزار روپے لاگت آئی اس عرصہ میں ایک وفد جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور قائد علاقہ مکرم پیر افتخار الدین صاحب شامل تھے اسلام آباد میں دفتر خدام الاحمدیہ سے ہوتا ہوا اٹک میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں شامل ہوا۔

☆۔حلقہ G-6 کے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب والد محترم مکرم شمیم احمد صاحب کی وفات ہوئی جنہیں حسب معمول H-8 کے سرکاری قبرستان میں دفن کیا گیا۔ لیکن مخالف علماء نے ضلعی انتظامیہ پر دباؤ ڈالا کہ احمدیوں کو یہاں نہ دفن کیا جائے۔ چنانچہ ضلعی انتظامیہ اور جماعت احمدیہ اسلام آباد کے درمیان طے شدہ معاہدے کے تحت جماعت احمدیہ اسلام آباد کو H-9 میں قبرستان کے لئے پلاٹ الاٹ کیا گیا اور ڈاکٹر نذیر احمد مرحوم کی میت کو ایک مجسٹریٹ کی زیر نگرانی اور مکرم منصور احمد خا کی صاحب قائد مجلس غربی، خاکسار مسعود احمد اعوان قائد ضلع اور دو دیگر خدام کی موجودگی میں قبر کشائی کے بعد تابوت میں رکھ کر نئے احمدیہ قبرستان واقع H-9-3 میں دفن کیا گیا۔

وفات اور تدفین

مکرم مسعود احمد اعوان صاحب طویل عرصہ علیل رہنے کے بعد مورخہ 25 جون 2017ء بمطابق 29 رمضان المبارک صبح آٹھ بجے اپنے گھر میں انتقال کر گئے۔ شام چھ بجے ان کی نماز جنازہ احمدیہ قبرستان میں ادا کی گئی جس میں کثیر التعداد احباب نے شرکت کی۔ بعد ازاں انہیں سپرد خاک کر دیا گیا۔ نماز جنازہ مکرم بلال احمد کھوکھر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔

مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب

مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب ابن مکرم محمد صدیق بھٹی صاحب روزگار کے سلسلہ میں 1986 میں اسلام آباد آئے 1999 تک جناح سپر مارکیٹ میں ایک دکان پر کام کیا۔مکرم منیر احمد فرخ صاحب کے دورامارت میں 1999 سے اب تک دفتر امیر صاحب میں ہمہ وقتی کارکن کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے ہیں ۔اپنی پیشہ وارانہ دفتری مصروفیات کے علاوہ آپ کو 1999 سے 2008 تک زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ F-7، 10-2009 میں ناظم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد اور جنوری 2012 سے تا حال ناظم تجنید مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے علاوہ جنوری 2016 سے ناظم تجنید علاقہ راولپنڈی کی حیثیت سے بھی دینی خدمات بجالانے کی توفیق مل رہی ہے۔مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب کوحسن کارکردگی پر جماعتی اور ذیلی تنظیموں کی طرف سے کئی انعامات اور اسناد خوشنودی حاصل کرنے کا بھی اعزاز حاصل ہے۔جس کی تفصیل یہ ہے۔

☆۔2000 میں جلسہ سالانہ اسلام آباد منعقد ہوا اس میں انہیں بہترین کارکن ہونے کے ناطے خصوصی انعام ملا۔

☆۔2009 میں ناظم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔اس وقت شعبہ تجنید اسلام آباد کو پاکستان بھر میں پہلی پوزیشن ملی۔

☆۔2010 میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت آل پاکستان علمی ریلی میں ''بیت بازی'' میں پاکستان بھر میں چوتھی پوزیشن حاصل کی

☆۔2012 میں مجلس انصاراللہ کے تحت آل پاکستان علمی ریلی میں ''بیت بازی'' میں پاکستان بھر میں دوسری اور 2013 میں چوتھی پوزیشن حاصل کی۔

☆۔2014 میں مجلس انصاراللہ کے تحت آل پاکستان علمی ریلی میں ''بیت بازی'' اور ''حفظ

قرآن‘‘میں پاکستان بھر میں سوئم انعام حاصل کیا۔

☆۔ 2015 میں مجلس انصار اللہ کے تحت آل پاکستان علمی ریلی میں ’’بیت بازی‘‘میں پاکستان بھر میں چوتھی پوزیشن حاصل کی۔

☆۔ 2016 میں مجلس انصار اللہ کے تحت آل پاکستان علمی ریلی میں ’’بیت بازی‘‘میں پاکستان بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب ماضی کی یادوں کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں:۔

☆۔’’عدالتی حکم امتناعی کے تحت تقریباً پچیس سال کی بندش کے بعد بیت الذکر میں جب مربی ہاؤس بلاک کا سنگ بنیاد رکھا گیا تو وقتاً فوقتاً وقار عمل کر کام شروع کیا گیا اور یہ سلسلہ تقریباً چھ ماہ تک جاری رہا۔سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں شرکت کے لئے بطور مہمان خصوصی حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ (موجودہ حضور) تھے تشریف لائے تھے۔اس بابرکت تقریب میں کارکنان دفاتر اسلام آباد کی طرف سے خاکسار کو بھی اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔**الحمد للہ علی ذالک**

☆۔2004اور 2007 میں جلسہ سالانہ Uk پر اور 2005 میں جلسہ سالانہ قادیان میں شعبہ ترجمانی کی ٹیم کے رکن کی حیثیت سے کام کی توفیق ملی۔

☆۔2001 سے 2006 تک جلسہ سالانہ Uk میں شرکت کے لئے جانے والے مرکزی نمائندگان اور حضور انور کے مہمانان خصوصی کے ویزہ جات کے لئے محترم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر کے ساتھ مجھے بھی Uk ہائی کمیشن جانے کی سعادت ملتی رہی۔ 2007 اور 2008 میں مرکز کے نمائندگان اور حضور انور کے مہمانان خصوصی کے ویزوں کے حصول کے لئے محترم نائب امیر صاحب کے ساتھ فیڈیکس آفس F-7 اسلام آباد میں جا کر درخواستیں جمع کروانے کی سعادت ملتی رہی۔ جب ہم جاتے تو جماعتی نمائندگان کے لئے ایک الگ کاؤنٹر مختص ہو جاتا۔ جہاں ہائی کمیشن کے ویزہ سیکشن کا نمائندہ تمام درخواستیں جمع ہونے تک وہاں موجود رہتا۔اس کے بعد

جب بائیومیٹرک نظام وضع ہوا تو تمام مہمان نمائندگان کو بائیومیٹرک کے لئے خود آنا پڑتا ہے۔ نمائندگان اپنی درخواستیں جمع کروا کر جب واپس چلے جاتے ہیں تو وکالت تبشیر سے تمام نمائندگان کے ویزے وصول کرنے کیلئے اتھارٹی لیٹرز خاکسار کے نام ایشو ہوتے ہیں۔ خاکسار کو کئی برسوں سے ان نمائندگان اور حضور انور کے مہمانان خصوصی کے ویزہ جات اور پاسپورٹ وصول کر کے مرکز بھجوانے کی سعادت مل رہی ہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔

☆۔محترم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت اسلام آباد نے ایک مرتبہ حضرت مرزا عبدالحق صاحب کے اعزاز میں بیت الفضل میں ایک خصوصی ملاقات کا پروگرام بنایا گیا۔ جس میں مخصوص احباب جو صرف پندرہ کے قریب تھے کو مدعو کیا گیا۔ ان میں خاکسار بھی شامل تھا۔



مکرم عبدالجبار صاحب کارکن بیت الذکر

مکرم عبدالجبار صاحب ولد غلام حیدر صاحب کو تقریباً بیس سال سے زائد عرصہ احمدیہ بیت الذکر اسلام آباد میں باورچی (خانساماں) کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ اور 31 اگست 2016 کو تقریباً اسی سال کی عمر ہونے پر آپ کو اس خدمت سے ان کی اپنی خواہش پر سبکدوش کیا گیا۔ آپ پیدائشی احمدی ہیں۔ 1936 میں قادیان میں پیدا ہوئے آپ کے والد محترم قادیان میں دفتر وصیت میں مددگار کارکن تھے اور محلہ ناصر آباد میں رہتے تھے۔ محترم عبدالجبار صاحب 1947 میں تقسیم ہندوستان کے باعث پاکستان آئے اور ربوہ میں رہائش پذیر ہوئے۔ یہاں ہی سے آپ نے میٹرک اور پھر ایف اے کیا آپ کو تین ماہ فرقان بٹالین میں بھی خدمات بجا لانے کی توفیق ملی 1963۔1962 میں آپ نے پاکستان آرمی میں کمیشن لیا اور کراچی چلے گئے تاہم دو سال بعد ہی فوج سے فراغت حاصل کر کے ایک پرائیوٹ کمپنی میں سٹور کیپر کی حیثیت سے

ملازمت اختیار کر لی جہاں آپ نے تقریباً دس بارہ سال کام کیا۔ 1974 میں یہ ملازمت چھوڑ کر ربوہ پہنچے اور یہاں محنت مزدوری کر کے ماں باپ اور بہن بھائیوں کی کفالت کرتے رہے۔ 1978 میں آپ کو شیخو پورہ میں اپنے جواں سال بیٹے کی نامعلوم دشمن کے ہاتھوں شہادت کا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ 85-1984 میں آپ روزگار کی تلاش میں اسلام آباد آئے۔ اسلام آباد میں رہائش کا کوئی انتظام نہ ہونے پر محترم امیر صاحب کی منظوری سے آپ کو بیت الذکر میں رہائش پذیر ہونے کی اجازت دی گئی۔ 96-1995 میں محترم چوہدری علیم الدین صاحب کے دور امارت میں آپ کو احمدیہ بیت الذکر اسلام آباد میں کُک کی حیثیت سے ملازم رکھا گیا۔ چنانچہ اس وقت سے لے کر 31 اگست 2016 تک آپ کو یہ خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ یہاں سے فراغت کے بعد آجکل آپ اپنے آبائی گاؤں واقع فیصل آباد میں رہائش پذیر ہیں۔

مکرم مسعود احمد صاحب پنڈ بیگووال

مکرم مسعود احمد صاحب ابن مکرم منظور احمد صاحب مرحوم پنڈ بیگووال کے ایک مخلص احمدی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور گذشتہ کئی برسوں سے صدر جماعت کی حیثیت سے خدمات بجالا رہے ہیں۔ قبل ازیں آپ کو سیکرٹری تحریک جدید کے علاوہ خدام الاحمدیہ میں ناظم مال اور دو بار قائد مجلس کی حیثیت سے بھی کام کرنے کی توفیق ملی۔ آپ خدام الاحمدیہ کا چندہ سو فیصد اور وقت سے پہلے ادا کرنے پر مرکز کی طرف سے خوشنودی کی سند بھی لے چکے ہیں۔ آپ ''ماضی کی یادیں'' تازہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں؛۔

''حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مئی 1982 میں اسلام آباد تشریف لائے تو انکی آخری علالت کے ایام میں خاکسار نے ایک رات بیت الفضل میں ڈیوٹی دی تھی''۔

☆۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع 1984 میں اسلام آباد تشریف لائے تو ہماری جماعت پنڈ

بیگووال سے بہت سے مردوزن جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لئے بیت الذکر اسلام آباد گئے تھے۔

☆۔خاکسار اسلام آباد میں ایک سرکاری محکمہ میں بطور کلرک کام کر رہا تھا۔میرے دفتر میں ایک کمرہ بطور مسجد کے استعمال ہوتا تھا میں بھی وہاں نماز ادا کرنے کے لئے جاتا تھا۔ایک روز میں نماز پڑھنے کے لئے گیا تو لوگ نماز پڑھ رہے تھے کہ دو آدمیوں نے بلند آواز میں زور زور سے یہ کہنا شروع کر دیا کہ تم یہاں مت آیا کرو۔ یہ ہماری مسجد ہے۔تم یہاں نماز نہ پڑھا کرو۔اس طرح مجھے یہاں نماز پڑھنے سے روک دیا گیا۔

مکرم محمد صادق ضیاء صاحب مرحوم پنڈ بیگووال

آپ اسلام آباد کی ضلعی جماعت بیگوال کے ریٹائرڈ سکول ٹیچر تھے اور لمبا عرصہ سیکرٹری وقفین نو رہے۔آپ ''ماضی کی یادوں'' سے کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں ؛۔

خاکسار بطور ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول گھوڑا گلی میں تدریسی فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ 17 اگست 1988 کو جنرل ضیاء کی فضائی حادثہ میں ہلاکت کے اگلے روز جب میں سکول گیا تو تمام ٹیچرز موجود تھے ان میں سے ایک نے جو وہاں کے بااثر طبقہ سے تعلق رکھتا تھا۔ مجھے دیکھا تو فی الفور کہا'' ضیاء الحق نے قادیانیوں کا جینا دوبھر کر رکھا تھا اور وہ انکو ملک سے نکال کر باہر کرنے والا تھا''

میں نے اس کو کہا کہ جس نے بھی جماعت احمدیہ کو مٹانے کی کوشش کی وہ ناکام ہوا۔احمدیت تو نہ مٹ سکی لیکن وہ خود مٹ گئے۔اس سے پہلے بھٹو کا بھی ایسا ہی انجام ہوا ہے۔ یہ بات سن کر ان ٹیچرز میں سے ایک نے کرسی اٹھا کر مجھے مارنے کی کوشش کی لیکن وہاں موجود دوسرے شریف النفس لوگوں نے اسے پکڑ لیا اور ان میں سے دو تین شرارتی افراد کو ایک کمرے میں جا کر بٹھا دیا اور دو آدمیوں نے مجھے گاڑی میں بٹھا کر گھر بھجوا دیا۔

دوسرے دن پورے گھوڑا گلی کے لوگ مشتعل ہو کر سکول آئے میں تو چھٹی کر کے واپس گھر

جا چکا تھا۔ رات کو سکول کا ایک چپڑاسی بیگووال میں میرے گھر آیا اور کہا کہ آپ دو تین دن سکول نہ آئیں۔ ہیڈ ماسٹر نے آپ کی تین دن کی رخصت منظور کر لی ہے۔ اس لئے آپ تین روز کے بعد سکول آئیں۔ تیسرے روز خاکسار سکول گیا سکول کے تین شرارتی اساتذہ نے مجھے پکڑ کر زدوکوب کرنا چاہا۔ چپڑاسی کو اور سکول کے ہیڈ ماسٹر کو بھی اس بات کا علم ہو گیا۔ چپڑاسی نے جا کر ان ٹیچرز سے کہا کہ تم میں سے کوئی اب اس کی طرف گیا تو پھر وہ بچ کر واپس نہیں جائے گا۔ کیونکہ اس کے پاس ہر وقت پستول لوڈ رہتا ہے۔ (حالانکہ ایسی کوئی بات نہ تھی) یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ وہ لوگ ڈر گئے اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے محفوظ رکھا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے میرے لئے بہتری کے سامان کچھ اس طرح پیدا کئے کہ میرا تبادلہ گھر کے بہت نزدیک ہو گیا جہاں سے میں بعد میں باعزت ریٹائر ہوا۔

مخالفین کا انجام

گھوڑا گلی سکول میں پی ٹی ماسٹر کے علاوہ جس استاد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں گستاخی اور بدکلامی کی تھی ٹھیک ایک ماہ بعد ایک ٹریفک حادثہ میں اس کے بازو ٹوٹ گئے اور وہ دونوں بازوؤں سے محروم ہو گیا اس واقعہ کے 17 روز بعد پی ٹی ماسٹر کی بیوی بھی اچانک فوت ہو گئی حالانکہ وہ ٹھیک ٹھاک تھی اور بظاہر کوئی بیماری لاحق نہ تھی۔

مکرم منور احمد صاحب پنڈ بیگووال

مکرم منور احمد صاحب کا تعلق بھی پنڈ بیگووال سے ہے آپ ایک مخلص اور خدمت خلق میں پیش پیش رہنے والے احمدی ہیں۔ سیکرٹری اصلاح وارشاد کی حیثیت سے کئی سال خدمت کی توفیق پائی۔ آپ ''پرانی یادیں'' بتاتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''1999 کی بات ہے کہ ہمارے پڑوس میں سید محمود احمد شاہ صاحب نامی ایک غیر احمدی بہت ہی غریب تھے بارشوں کے موسم میں ان کے مویشی باندھنے والے کمرے کی چھت گر گئی اور اس

کا ایک لڑکا روتا ہوا ہمارے احمدیہ محلے میں آیا اور مدد کے لئے پکارا خاکسار فوراً دوڑتا ہوا ان کے گھر پہنچا تو وہاں کافی سارے مرد اور عورتیں اکھٹی تھیں اور رو رہی تھیں۔ خاکسار نے اللہ کا نام لے کر چھت کا ملبہ اٹھانا شروع کر دیا دوسرے لوگ بھی میرے ساتھ شامل ہو گئے چنانچہ بڑی تگ و دو کے بعد ہم ان کی بھینس اور دیگر مویشی گری ہوئی چھت کے نیچے سے صحیح سلامت نکالنے میں کامیاب ہو گئے ۔جس پر غیر احمدی مردوں اور عورتوں نے خاکسار کا بہت شکریہ ادا کیا اور داد دی۔

☆۔ ہمارے پڑوس میں ایک غیر احمدی دوست کی گائے کا بچھڑا کنویں میں گر گیا اور وہ آدمی مدد کے لئے بھاگتا ہوا ہمارے محلے میں آیا۔ میں وہاں گیا صبح کا وقت تھا بچھڑا رات 1 بجے کے قریب کنویں میں گرا تھا۔ کوئی بھی کنویں میں اترنے کی جرات نہیں کرتا تھا۔ میں اللہ کا نام لے کر رسے کے ذریعے نیچے اترا اور بچھڑے کو ایک چادر کے ساتھ باندھ کر صحیح سلامت باہر نکال لیا۔ اس بات کا غیر از جماعت لوگوں پر بہت گہرا اثر ہوا۔

☆۔ اپریل 2000 میں خاکسار کو گورنمنٹ پرائمری سکول پنڈ بیگوال کے کنویں کی صفائی کا کام کرنا پڑا۔ اس کنویں کا پانی اتنا گندہ تھا جیسے کسی گندے نالے اور جوہڑ کا ہو۔ سکول کے بچے مجبوراً یہی پانی پیتے تھے۔ ہماری احمدیہ بستی کی ایک خاتون مذکورہ سکول میں ملازمہ تھی۔ اس نے مجھے اس کنویں کے بارے میں بتایا چنانچہ میں تین چار احمدی دوستوں کو ساتھ لے کر گیا۔ ہمیں کنویں کی صفائی کرتے دیکھ کر سکول کی غیر احمدی ہیڈ مسٹرس بہت خوش ہوئی اور یہ بات اس نے نہ صرف اپنے سکول کے ریکارڈ میں نوٹ کر لی ۔ بلکہ لوگوں کو اب تک یہ بات بتاتی ہے کہ احمدی لوگ انسانیت کی خدمت کرنے والے ہیں‘‘

محترمہ امتہ الرحمن پراچہ صاحبہ

محترمہ امتہ الرحمن پراچہ صاحبہ بنت مکرم عبدالرحیم پراچہ صاحب بسلسلہ ملازمت ستمبر 1967 میں اسلام آباد آئیں۔ آپ فیڈرل گورنمنٹ کالج برائے خواتین میں لیکچرار تھیں۔ ان دنوں مکرم

ومحترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت اسلام آباد تھے۔ نماز سنٹر لال کوارٹرز میں محترم ورک صاحب کا گھر تھا جبکہ جمعہ کی نماز محترم قریشی نورالحسن صاحب سیکشن آفیسر وزارت کامرس کے گھر واقع G-6/4 میں ہوا کرتی تھی۔

آپ ''ماضی کی یادیں'' یاد دلاتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں۔

''اس زمانہ میں لجنہ اماء اللہ اسلام آباد لجنہ راولپنڈی کا ایک حلقہ شمار ہوتی تھی۔ محترمہ مقصودہ صاحبہ بیگم قریشی نورالحسن صاحب صدر لجنہ تھیں میں جنرل سیکرٹری اور میری بہن بشریٰ صادقہ پراچہ صاحبہ سیکرٹری تعلیم تھی دیگر عہدیداروں میں سیکرٹری مال محترمہ ساجدہ شریف صاحبہ، سیکرٹری ناصرات محترمہ رقیہ سنوری صاحبہ اور سیکرٹری خدمت خلق محترمہ امتہ السلام صاحبہ بیگم چوہدری حشمت علی صاحب شامل تھیں۔

☆۔ 1967 میں ہم نے لجنہ راولپنڈی کے ایک حلقہ کی حیثیت سے ربوہ میں مرکزی اجتماع میں شرکت کی لیکن اگلے سال 1968 میں ہمیں الگ لجنہ کی حیثیت دے دی گئی۔ ہماری کل تجنید 30 تھی۔ دینی معلومات کے مقابلہ میں چار ممبرات کی ٹیم شامل ہوتی تھی۔ خاکسارہ نے صدر لجنہ مرکزیہ محترم چھوٹی آپا صاحبہ سے درخواست کی کہ ہمارے پاس تو اتنی ممبرات ہی نہیں انہوں نے از راہ شفقت مجھے تنہا چاروں سوالوں کے جوابات دینے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ چنانچہ میں اس مقابلہ میں اول پوزیشن حاصل کی۔ اسی طرح فی البدیہہ تقریری مقابلہ میں بھی میں نے اول انعام حاصل کیا۔

☆۔ 1969 میں میں نے حضرت چھوٹی آپا صاحبہ سے درخواست کی کہ لجنہ اسلام آباد کو ہماری تجنید کے مطابق چھوٹی لجنات میں شمار کیا جائے۔ چنانچہ میری درخواست قبول ہوئی اور 1970 میں ہم نے چھوٹی لجنات میں اول پوزیشن حاصل کی اور مرکز کی طرف سے ہمیں ٹرافی سے نوازا گیا۔

☆۔ اس زمانہ میں اسلام آباد میں صرف گورنمنٹ کی بسیں چلتی تھیں۔ شاذونادر ہی ٹیکسی مل

جاتی تھی۔ رابطہ کے لئے ٹیلی فون سروس بھی نہیں تھی۔ ہمارے سارے کام پیدل دوروں کے ذریعے ہوتے تھے۔

☆۔اسلام آباد اس دور میں G-6 اور G-7 دو حلقوں پر مشتمل تھا۔ ایک حلقہ کے اجلاس محترمہ بیگم صاحبہ قریشی نورالحسن صاحب کے گھر اور دوسرے حلقہ کے اجلاس میرے مکان واقع لال کوارٹر میں منعقد ہوتے تھے۔

☆۔ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی اسلام آباد آمد پر قریشی نورالحسن صاحب کی قیام گاہ پر حضور کو لجنہ کی طرف سے رات کا کھانا دیا گیا جس میں حضور نے خطاب بھی فرمایا تھا۔

☆۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے مری اور ایبٹ آباد میں قیام کے دوران جماعت اسلام آباد کے احباب وفد کی صورت میں ہر جمعہ کو مری اور ایبٹ آباد جاتے اور حضور کی امامت میں جمعہ ادا کرنے کے بعد واپس آتے۔

☆۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی لندن روانگی سے پہلے حضور سے بیت الفضل میں ان کی قیامگاہ پر میں نے اور سیکرٹری تعلیم محترمہ جاویدہ صاحبہ نے آخری ملاقات کی تھی۔ اس وقت حضور مسلسل ٹہل رہے تھے۔

☆۔1974 کے فسادات میں روسی سفارت خانے سے رابطے کا الزام لگا کر مجھے ملازمت سے پہلے معطل اور پھر تقریباً نو مہینے کی معطلی کے بعد برطرف کر دیا گیا۔ اس دوران میں نے نہ صرف حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں کئی دعائیہ خطوط لکھے بلکہ خود بھی ربوہ جا کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ حضور نے اپنے صاحبزادے میاں فرید احمد صاحب کو اس کیس میں امداد کے لئے بھجوایا۔ جنہوں نے میرے گھر تشریف لا کر کیس کی تفصیلات سنیں۔ آخر کار حضور کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں صدر پاکستان سے ریویو اپیل میں باعزت بحال کر دی گئی۔ الحمدللہ اس دوران لال کوارٹر میں ہمارے گھر پر مخالفین نے حملہ بھی کیا۔ G-6/4 اور G-7 کی مسجدوں میں مولویوں نے میرے خلاف شر انگیز باتیں کیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری لاج رکھ لی۔ کالج میں

دوبارہ پونے دو سال بعد میرا جائن کرنا اور پھر 22 سال کی سروس کے بعد باعزت ریٹائر ہونا ایک بڑا معجزہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔

☆۔اس دوران والدہ صاحبہ کی وفات کی وجہ سے میں راولپنڈی شفٹ ہوگئی تاہم 1994 میں دوبارہ اسلام آباد آئی اور سیکٹر I-8/3 میں رہائش اختیار کی۔حلقہ کی صدر لجنہ مسز غالب صاحبہ نے مجھے سیکرٹری تعلیم حلقہ بنایا۔بعدازاں مجھے دوٹرم صدر حلقہ I-8/2-3 کی حیثیت سے خدمت بجا لانے کی توفیق ملی۔تاہم سیکرٹری تعلیم کا شعبہ بھی میرے پاس رہا۔اور اب بھی سیکرٹری تعلیم کی حیثیت سے کام کر رہی ہوں۔

☆۔میں نے لجنہ کی طرف سے انصاراللہ کے علمی مقالہ جات کے پانچوں انعامی مقابلوں مین شرکت کی اور اللہ کے فضل سے سب میں اول یا دوم انعام حاصل کیا۔

محترمہ زبیدہ ناہید صاحبہ

محترمہ زبیدہ ناہید صاحبہ بیگم ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب مارچ 1982 میں اپنے میاں کی ریٹائرمنٹ کے بعد اسلام آباد آئیں۔اس وقت محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت تھے۔ آپ فرماتی ہیں؛۔

’’مجھے اکتوبر 1982 میں حلقہ E-8,F-8,E-7,F-7 کی صدر لجنہ منتخب کیا گیا تھا اس وقت 64 ممبران لجنہ اور 23 ناصرات تھیں خاکسارہ بیک وقت صدر لجنہ،سیکرٹری مال و مصباح تھی۔

☆۔ اپریل 1984 میں ہم امریکہ چلے گئے تو صدر لجنہ کا چارج بیگم عطیہ پراچہ (مسز مبارک پراچہ) نے لے لیا۔ اگست 1986 میں امریکہ سے واپس آکر میں نے پھر صدر لجنہ کا چارج لیا اور 1993 تک صدر رہی۔1991 میں نائب صدر اسلام آباد اور سیکرٹری وصیت کا عہدہ بھی ملا۔29 مئی 1993 تک یہ تینوں عہدے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے خوش اسلوبی سے

نبھائے۔الحمدللہ

☆۔29مئی 1993 کو خاکسار صدر لجنہ اسلام آباد منتخب ہوئی اور مارچ 1998 میں محترمہ سیدہ ذاکرہ ناصر صاحبہ کو اس عہدے کا چارج دے دیا۔

☆۔ایک دفعہ ''میرا بیری'' نامی گاؤں میں مخالفین نے ایک پوسٹر چھپوا کر گھر گھر پھینکا۔جس میں تحریر تھا کہ احمدی خواتین جن میں ایک ڈاکٹر کی بیوی (نام نہیں تھا) ان کی صدر ہے اور نادیہ سلام اور بیگم ظفر ملک گاؤں میں عورتوں کو ورغلا کر قادیانی بنانے پر مجبور کر رہی ہیں یہ ہمیں نقصان پہنچانے کی ایک خطرناک سازش تھی۔لیکن خدا تعالیٰ نے ہم سب کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا۔

☆۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی لندن روانگی کے بعد حضور کی ہدایت پر مکرم نسیم مہدی صاحب اور مکرم مسعود جہلمی صاحب ہمارے ہاں کچھ دن قیام فرما رہے اور حضور اقدس کا ٹیلیفون ہمارے گھر میں ان کو ہدایات دینے کے لئے آتا تھا۔

☆۔مکرم محبوب عالم خالد صاحب ناظر بیت المال آمد شروع کے برسوں میں جب بھی اسلام آباد آتے تو ہمارے پاس قیام فرما ہوتے ایک دفعہ تو 15 دن قیام رہا۔

☆۔محترمہ سیدہ مہر آپا صاحبہ اور حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ کئی بار اسلام آباد تشریف لائیں اور ان سے ملاقاتیں ہوئیں۔ایک دفعہ حضرت چھوٹی آپا صاحبہ کے ساتھ لجنہ اسلام آباد کی 65 چیدہ چیدہ ممبرات کی ملاقات اور دعوت کا انتظام خاکسارہ کے ہاں ہوا تھا یہ غالباً 1988 یا 1989 کی بات ہے۔

محترمہ مریم عابدہ محمود صاحبہ

محترمہ مریم عابدہ محمود صاحبہ جب اسلام آباد تشریف لائیں اس وقت محترم چوہدری علیم الدین صاحب امیر جماعت اور محترمہ زبیدہ بشیر صاحبہ صدر لجنہ اسلام آباد تھیں۔جبکہ سید ذاکرہ ناصر صاحبہ

نائب صدر اور محترمہ نسیم رفیق صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اسلام آباد تھیں۔لجنہ اسلام آباد 18 حلقوں میں تقسیم تھی ۔بعد میں چار قیادتیں قائم ہوئیں تو محترمہ عابدہ محمود صاحبہ قیادت جنوبی کی نگران مقرر ہوئیں۔تربیت نومبائعین اور رشتہ ناطہ کا شعبہ بھی آپ کے پاس تھا۔

آپ ماضی کی یادوں کے حوالہ سے تحریر فرماتی ہیں؛۔

☆۔حلقہ I-9 میں کئی سال نماز سنٹر ہمارے گھر میں رہا۔1998 میں نماز سنٹر صدر حلقہ اور پھر وحید عمر صاحب کے گھر منتقل ہوا۔

☆۔نومبر 1999 میں مرکز کی طرف سے بیت الذکر میں تعلیم القرآن کلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں عاملہ کی 47 ممبرات شامل ہوئیں ۔قیادتوں میں سب سے پہلی کلاس قیادت جنوبی میں میرے گھر میں ہوئی اور پندرہ دنوں کی کلاس میں دس ممبرات نے حصہ لیا۔

☆۔اسی سال دسمبر میں جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر قیادت جنوبی کی عہدیداروں اور ممبرات نے کھانے کی تقسیم، حاضری گنتی اور دیگر شعبہ جات میں ڈیوٹیاں دیں ۔جس میں نمایاں کارکردگی محترمہ امتہ القدیر رؤف صاحبہ، بیگم رخشندہ صاحبہ، نگہت ضیاء صاحبہ، طیبہ شاہ صاحبہ اور روحی جمشید صاحبہ نے دکھائی۔

☆۔2000 میں بیت الفضل میں محترمہ سیدہ طیبہ بیگم اہلیہ نواب مسعود احمد خان صاحب کی وفات پر مرحومہ کی تجہیز و تکفین کے انتظامات کے لئے ہماری لجنہ کو خدمت کا موقع ملا۔

محترمہ نادیہ سلام صاحبہ

محترم نادیہ سلام صاحبہ بنت محترم خالد محمود صاحب 1983 میں اپنے والدین کے ہمراہ اسلام آباد آئیں ۔ان ایام میں مکرم و محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت تھے جبکہ محترمہ خیر البشر صاحبہ صدر لجنہ ضلع اور محترمہ راضیہ صاحب جنرل سیکرٹری تھیں۔محترمہ نادیہ سلام صاحبہ کو لجنہ میں

سیکرٹری دعوت الی اللہ کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔آپ ''پرانی یادیں'' تحریر کرتے ہوئے لکھتی ہیں۔

''خاکسارہ سعودی عرب میں پیدا ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور خلافت میں پاکستان آئی میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا زمانہ نہیں دیکھا۔تاہم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالی کی اسلام آباد آمد پر خاکسارہ اپنی والدہ کے ہمراہ ان سے ملاقات کرنے بیت الفضل گئی تھی۔

☆۔1984 میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اسلام آباد تشریف لائے اور بیت الفضل میں قیام تھا۔لجنہ اسلام آباد نے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا تھا۔

☆۔1997 میں خاکسارہ نے محترمہ مسز سعیدہ ظفر کریم اعوان صاحبہ کیساتھ ایک گاؤں ''میرابیری'' کے کئی دورے کئے۔جن کے نتیجے میں متعدد بیعتیں بھی ہوئیں۔انہیں لوگوں میں ایک چھپا دشمن بھی تھا۔جس نے بعد میں ہمیں نقصان پہچانے کی کوشش کی۔ہوا یوں کہ ہم ان نومبائعین کو زیارت مرکز کے لئے ربوہ لے گئے ان میں وہ منافق شخص بھی شامل تھا۔ربوہ سے واپس آکر اس شخص نے ایک پمفلٹ ہمارے خلاف چھپوا کر اسلام آباد کے کئی گھروں میں اخبار فروش کے ذریعہ بانٹا۔اس پمفلٹ میں خاکسارہ،اس وقت کی صدر لجنہ مسز بشیر صاحبہ اور دو تین دیگر احمدی احباب کے نام لکھے گئے تھے۔ان حالات میں امیر جماعت محترم چوہدری علیم الدین صاحب نے خاکسارہ کو خاص ہدایت کی کہ وہ روز راستہ بدل کر دفتر آیا جایا کریں اور اپنی گاڑی بھی کسی خالی جگہ پارک نہ کیا کریں بلکہ کوئی نہ کوئی فرد گاڑی میں بیٹھا رہنا چاہیے۔اس واقعہ کے بعد بھی خاکسارہ اور سعیدہ ظفر کریم اعوان صاحبہ نومبائیعین کی تربیت کی غرض سے ''میرابیری'' جاتے رہے گولڑہ کے مخالف مولویوں کے اشتعال پر گاؤں میں ہمارے خلاف جلوس نکالے گئے اور ہمیں دھمکی دی گئی کہ یہاں نظر آئے تو ٹانگیں توڑ دیں گے اور زندہ نہیں چھوڑیں گے۔تب امیر صاحب نے ہمارے وہاں جانے پر پابندی لگا دی اور پھر ہم نومبائعین بہنوں کی تربیت کا کام جاری نہ رکھ سکے۔خاکسارہ جب بنک میں کام کرتی تھی ان دنوں بعض ساتھیوں نے کہا کہ نادیہ قادیانی ہے۔ لہذا دوپہر کے کھانے کے وقت اس کے ساتھ

کھانا نہ کھایا جائے۔اور بھی کئی طرح ایذا رسانی شروع کردی۔خاکسارہ نے اس ماحول کے باعث یہ نوکری چھوڑ کر ایک NGO میں جائن کر لی لیکن وہاں بھی حالات بد سے بدتر تھے اس لئے مجبوراً ملازمت چھوڑنا پڑی۔

محترمہ طیبہ مسعود صاحبہ مرحومہ

محترمہ طیبہ مسعود صاحبہ مرحومہ زوجہ مسعود احمد ریحان صاحب ایک شریف النفس ،پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ پابندی کے ساتھ تہجد ادا کرنے والی دعا گو اور مستجاب الدعوات خاتون تھیں۔آپ 28 جون 1941 کو قادیان میں پیدا ہوئیں۔آپ کے دادا حضرت میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رفیق تھے جبکہ آپ کے والد محترم مولوی صالح محمد صاحب کو غانا (مغربی افریقہ) میں داعی الی اللہ کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔آپ 1947 میں قادیان سے ہجرت کر کے پاکستان آئے اور ربوہ میں رہائش پذیر ہو گئے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو سات بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا جن میں محترمہ طیبہ بھی شامل تھیں۔جماعت اسلام آباد کے سابق امین اور مخلص خادم محترم شریف احمد متو صاحب بھی مولوی صالح محمد صاحب کے بیٹے ہیں۔مولوی صالح محمد صاحب نے 1956 میں 90 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پائی ۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود نے نماز جنازہ پڑھائی۔محترمہ طیبہ مرحومہ کا بچپن قادیان اور پھر ربوہ میں گذرا۔ربوہ میں رہنے کی وجہ سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قریبی تعلق رہا۔ان کے نکاح کی تقریب میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب بھی شریک ہوئے تھے اور بارات کی آمد کے موقع پر بھی آپ موجود تھے۔

1961 میں آپ کی شادی محترم مسعود احمد ریحان صاحب سے ہوئی۔1971 میں اپنے میاں کے بوجہ سرکاری ملازمت تبادلہ پر آپ لاہور سے اسلام آباد آئیں اور 1974 کے وسط تک

پہلے اسلام آباد کے G-7 سیکٹر میں اوراسکے بعدسیکٹر G-6 میں سرکاری کوارٹر میں رہائش پذیر رہیں۔ آپ میں انسانی ہمدردی اور خداترسی کا جذبہ نمایاں تھا 2005 میں پاکستان کے شمالی علاقہ جات اور آزادکشمیر میں ہولناک زلزلہ آیا۔جس میں ہزاروں افرادلقمہ اجل بن گئے اور لاکھوں بے گھر ہو گئے۔آپ نے اس موقع پراپنے گھر کے قیمتی سامان کے علاوہ اپنی بیٹی اور بہو(جو دونوں ملک سے باہراپنے خاوندوں کے ساتھ رہ رہی تھیں) دونوں کے جہیز کا سامان کھانے پینے کے برتن وغیرہ تک زلزلہ زدگان کی مدد کے لئے دئے دیئے۔مزید برآں اس موقع پر جماعتی طور پر جب زلزلہ زدگان کی مدد کے لئے فنڈ اکٹھا کرنے کی تحریک ہوئی تو آپ نے اس تحریک میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۔حلقہ G-6 میں کل ساڑھے گیارہ ہزارروپے زلزلہ زدگان کے لئے جمع ہوئے تھے جب صدر حلقہ نے محترم امیر صاحب کواس بارے میں بتایا تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو بہت کم ہےصدرحلقہ مکرم مظفر احمد صاحب عموماًایسے مواقع پر مدد کے لئے محترمہ طیبہ مسعود صاحبہ کے پاس آتے تھے چنانچہ اس بار بھی آپ انکے پاس آئے اور کہا کہ امیر صاحب نے کہا ہے کہ حلقہ میں زلزلہ زدگان کے لئے جمع ہونے والی رقم بہت کم ہے اسے بڑھائیں۔کہنے لگیں کہ میرے پاس تو مزید رقم نہیں ہے۔البتہ میرے بیٹے مشہود احمد کے پچاس ہزار روپے میرے پاس پڑے ہوئے ہیں۔اس سے پوچھ لیتی ہوں بیٹے سے پوچھا تو سعادت مند بیٹے نے ماں سے کہا۔جیسے آپ کی مرضی چنانچہ 50000 روپے کی یہ رقم آپ نے زلزلہ زدگان کی مدد کے لئے چندہ میں دے دی۔

☆۔محترمہ طیبہ مسعود صاحبہ طویل علالت کے بعد 20اپریل 2015 کوفوت ہوئیں۔اور بوجہ موصیہ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔پسماندگان میں شوہر کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں جوسب اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوشحال اور مخلص احمدی ہیں۔

سترھواں باب

جماعت احمدیہ اسلام آباد کی تاریخ۔ایک نظر میں



جماعت اسلام آباد کی پچاس سالہ تاریخ
ایک نظر میں

(تحقیق و ترتیب مبارک احمد بھٹی)

☆۔1959۔ اسلام آباد نام سے (نیا شہر) دارالحکومت بنانے کا فیصلہ ہوا۔

☆۔1960۔24 فروری کو شکر پڑیاں سے موسوم ایک اونچی جگہ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی زیر صدارت منعقد ہونے والے کابینہ کے ایک خصوصی اجلاس میں اس کی منظوری دی گئی۔

☆۔1961۔ اسلام آباد کی تعمیر کا آغاز ہوا اور اہم سرکاری دفاتر کی عمارات اور رہائشی مکانات بننا شروع ہوئے۔

☆۔1961۔ تعمیر کا کام شروع ہوتے ہی احمدی احباب جو مختلف منسٹریوں میں تھے کراچی سے راولپنڈی اسلام آباد شفٹ ہونا شروع ہو گئے۔

☆۔30-06-1966۔ امیر ضلع راولپنڈی مکرم چوہدری احمد جان صاحب نے CDA کو درخواست دی کہ ہماری جماعت کے تقریباً 75 افراد بمعہ فیملی کراچی سے ٹرانسفر ہو کر اسلام آباد آئے ہیں اس لئے CDA کی پالیسی کے مطابق ہماری کیمونٹی کو عبادت کے لئے دو پلاٹ دیئے جائیں ایک پلاٹ جمعہ اور عیدین کے لئے اور دوسرا روزانہ کی نمازوں کے لئے۔

☆۔06-11-1967۔ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو دعا کے لئے لکھا گیا۔ آپ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ مسجد کی تعمیر کے لئے سامان پیدا کرے۔''

☆۔06-11-1967۔ کو سی ڈی اے کی طرف سے جماعت احمدیہ کو مسجد کی تعمیر کے لئے ایک پلاٹ 12 کنال جی سکس ٹو میں الاٹ ہوا (جہاں مخالفت کی وجہ سے تعمیر نہ ہو سکی)

☆۔14-03-1968۔ کو اس پلاٹ کے نقشہ جات منظور کروائے گئے نیز چار دیواری اور

سٹور بنائے گئے۔

☆۔29-04-1968 کو گورنمنٹ سکول کے طلباء اور شر پسندوں نے G-6 کے پلاٹ میں تعمیرات کو آگ لگادی اور چوکیدار کو مارا پیٹا۔ چوکیدار کے کوارٹر کے دروازے توڑ دیئے۔ اور سٹور کا سامان بکھیر دیا۔

☆۔01-06-1968 کو CDA کے ڈائریکٹر پلاننگ کی طرف سے مکرم امیر صاحب ضلع راولپنڈی کو خط ملا کہ متبادل پلاٹ کے حصول کے سلسلے میں مجھ سے ملیں۔

☆۔10-06-1968 کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مری کا پہلا سفر اختیار فرمایا۔ حضور ربوہ سے روانہ ہو کر پہلے جہلم اور پھر وہاں سے صبح ساڑھے نو بجے اسلام آباد پہنچے۔

☆۔28-06-1968۔ جماعت اسلام آباد کی مجلس عاملہ کا اجلاس مری (بھوربن) میں ہوا (جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تشریف فرما تھے) جس میں حضور نے فرمایا CDA کو لکھ دیا جاوے کہ آبادی سے باہر جہاں افراد جماعت نماز ادا کرنے کے لئے جمع نہیں ہو سکتے پلاٹ دینا بے معنی ہے۔ لہٰذا اس سے یہی مطلب لیا جا سکتا ہے کہ گورنمنٹ جماعت احمدیہ کو اسلام آباد میں مسجد کے لئے پلاٹ نہیں دینا چاہتی۔ ان حالات میں ہم گورنمنٹ کا احسان اپنے اوپر نہیں لینا چاہتے اور تحریر کرتے ہیں کہ ہم گورنمنٹ کے عطا کردہ پلاٹ حاصل کرنے کے خواہش مند نہیں‘‘

☆۔01-07-1968 کو G-6 کے متبادل F-7/3 کا موجودہ پلاٹ الاٹ ہوا جس کا سائز 240x270 ہے۔ یعنی 7200/ مربع گز۔

☆۔1968 میں اسلام آباد ضلع راولپنڈی کا ایک حلقہ تھا اور کے صدر حلقہ مکرم حفیظ الرحمن صاحب تھے۔

☆۔1968۔ اگست میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی منظوری سے اسلام آباد کو راولپنڈی سے الگ کر کے یہاں امارت کا نظام قائم ہوا اور محترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب اسلام آباد کے پہلے امیر جماعت منتخب ہوئے۔

☆۔F-7/3, 29-04-1969 کے پلاٹ کا باقاعدہ قبضہ ملا۔اسی سال پلاٹ پر چار دیواری بنانے کی منظوری دی گئی۔

☆۔17-01-1969 کو پلاٹ پر عارضی شیڈ بنانے کی منظوری ملی۔

☆۔26-03-1970 کو بیت الذکر کا نقشہ (Master plan) پاس کروانے کے لئے درخواست دی گئی۔

☆۔17-06-1971 کو بیت الذکر کا باقاعدہ نقشہ منظور ہوا۔

☆۔26-06-1971 کو محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (ایم ایم احمد) نے صدر یحییٰ کے اقتصادی مشیر کی حیثیت سے ایک پریس کانفرنس میں نئے مالی سال کے لئے وفاقی بجٹ پیش کیا۔

☆۔15-09-1971 کو سی ڈی اے کے ایک ملازم (لفٹ آپریٹر) اسلم قریشی نے محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب پر لفٹ میں چاقو سے حملہ کیا اور انہیں شدید زخمی کر دیا۔

☆۔22-09-1971۔کو مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد حضور انور سے ملے حضور نے بیت الذکر کی تعمیر کے سلسلہ میں ارشاد فرمایا۔''کام جلد شروع کریں''اس وقت بیت الذکر تعمیر کمیٹی کے صدر مکرم طیب علی شیخ صاحب تھے۔

☆۔17-01-1972۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ربوہ سے تبدیلی آب و ہوا کے لئے اسلام آباد تشریف لائے۔

☆۔1972۔میں محترمہ امتہ الکریم لطیف صاحبہ کی صدر لجنہ اسلام آباد کی حیثیت سے نامزدگی ہوئی۔

☆۔23-04-1973۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ربوہ سے تبدیلی آب و ہوا کے لئے اسلام آباد تشریف لائے۔

☆۔1974۔جون، مخالفین نے عارضی بیت الذکر کو آگ لگا دی۔

☆۔1974۔ایک دوست سعید احمد صاحب نے خدام الاحمدیہ کو جماعتی خدمات کے لئے

10 سائیکل خرید کر دیئے۔

☆۔22/23/-07-1974 ۔کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے قومی اسمبلی کے سامنے جماعت کا محضر نامہ پڑھ کر سنایا۔

☆۔07-09-1974۔کو دوسری آئینی ترمیم کے ذریعے قومی اسمبلی نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا۔

☆۔22-12-1975 ۔کومکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت اسلام آباد تقریباً60سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔

☆۔1976۔مارچ میں محترم لیفٹیننٹ جنرل(ر)عبدالعلی ملک صاحب (ہلال جرات) کو اسلام آباد کا امیر مقرر کیا گیا۔

☆۔1976۔مارچ میں بیت الذکر اسلام آباد کی تعمیر کا کام ایک عدالت کے حکم پر روکنا پڑا۔

☆۔24-03-1976 کوسول کورٹ میں حکم امتناعی کے خلاف درخواست دی گئی۔

☆۔24-04-1976 کومحترم عبدالستار علیم صاحب نے قائد خدام الاحمدیہ اسلام آباد کا چارج سنبھالا۔

☆۔16-08-1977 کوصدر انجمن احمدیہ کوآب پارہ میں مشن ہاؤس تعمیر کرنے کی تجویز دی گئی۔ یہ پلاٹ صدر انجمن احمدیہ کوایک مخلص دوست مکرم عبدالرحیم پراچہ صاحب نے وصیت میں دیا تھا۔مشن ہاؤس کی تعمیرات میں مہمان خانہ، رہائش گاہ مربی صاحب، لائبریری بڑا ہال برائے اجلاسات اور دو دکانیں شامل تھیں۔ بعد میں صدر انجمن کومجبوراً یہ بلڈنگ فروخت کرنا پڑی۔

☆۔1978 مارچ میں جماعت کی طرف سے عدالت میں بیت الذکر پر حکم امتناعی کے خلاف اپیل کی گئی۔

☆۔1978۔دسمبر میں تین دن کے لئے حکم امتناعی خارج ہوا تو بیت الذکر کے مین ہال کی چھت ڈالی گئی۔ یہ جنرل عبدالعلی ملک صاحب کا دور امارت تھا۔حضور انور کی طرف سے خدام لاحمدیہ کی

بڑی تعداد بشمول قائد مجلس اسلام آباد کو اس سال محترم امیر صاحب کی درخواست پر جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت نہ کرنے کی اجازت دی گئی۔

☆۔ 1978 میں ہی مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد کی وسعت کے تحت ضلع کو دو حصوں، شرقی اور غربی میں تقسیم کیا گیا۔

☆۔ 1978 مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت سائیکل سواروں کا پہلا دستہ سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے ربوہ بھجا گیا۔

☆۔ 23-12-1978 کو حضور کی خدمت میں ان خدام کی لسٹ بغرض دعا ارسال کی گئی جنہوں نے بیت الذکر کی حفاظت کے لئے دن رات ڈیوٹی دی۔

☆۔ 09-03-1979 کو حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے بیت الذکر اسلام آباد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

☆۔ 11-06-1979 حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ربوہ سے اسلام آباد تشریف لائے۔

☆۔ 1979 سالانہ اجتماع میں اسلام آباد سے دس سائیکل سواروں کا دستہ ربوہ گیا۔

☆۔ 19-11-1979 محترم عبدالستار علیم صاحب قائد خدام الاحمدیہ کی جگہ مکرم قریشی محمد عظیم صاحب نئے قائد منتخب ہوئے۔

☆۔ 1980۔ مئی/جون میں مکرم جنرل عبدالعلی ملک صاحب نے صحت کی خرابی کی بناء پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں امارت کی ذمہ داریوں سے سبکدوشی کی درخواست کی جس کی حضور نے اجازت دے دی۔

☆۔ 17-07-1980۔ حضور کے ارشاد کے تحت محترم جنرل عبدالعلی ملک صاحب کی زیر صدارت اجلاس میں امیر کا انتخاب ہوا اور حضور کی منظوری کے بعد محترم شیخ عبدالوہاب صاحب اسلام آباد کے تیسرے امیر مقرر ہوئے۔

☆۔ 1980 اگست میں اسلام آباد کو ضلع کا درجہ دے دیا گیا اور محترم شیخ عبدالوہاب صاحب

کو پہلا امیر ضلع ہونے کا اعزاز نصیب ہوا۔

☆۔13-02-1981۔حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے اسلام آباد میں جمعہ پڑھایا۔

☆۔18-03-1981۔مکرم علی حیدر صاحب اوپل کی بطور مربی اسلام آباد میں تقرری ہوئی۔

☆۔26-04-1981۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ربوہ سے اسلام آباد تشریف لائے۔

☆۔20-06-1981۔کو مرکز سے مکرم سید مقبول احمد صاحب کی بطور نائب امیر منظوری آئی۔

☆۔82-1981۔میں مخالفین نے ہائی کورٹ سے ایک بار پھر بیت الذکر کے خلاف حکم امتناعی لے لیا اور اس طرح تعمیر کا کام پھر رک گیا۔

☆۔1982۔میں بیت الذکر مین ہال کی تمام دیواریں تعمیر کی گئیں۔سنٹرل ہال، اور گیلری کی چھت اور موجودہ بیت الذکر کا فرش ڈالا گیا۔

☆۔1982۔محترمہ ڈاکٹر امتہ الحفیظ خیر البشر صاحبہ کا انتخاب بطور صدر لجنہ اماء اللہ اسلام آباد ہوا۔

☆۔17-03-1982۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ربوہ سے اسلام آباد تشریف لائے۔

☆۔23-05-1982۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تبدیلی آب و ہوا کے لئے ایک بار پھر اسلام آباد تشریف لائے۔

☆۔8/9/6-1982۔کی درمیانی شب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مختصر علالت کے بعد بیت الفضل اسلام آباد میں خالق حقیقی سے جا ملے۔

☆۔31-07-1982 کو محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت اسلام آباد نے بیت الذکر کی تعمیر کے لئے مرکز سے مبلغ 9 لاکھ روپے قرض لیا۔

☆۔-1983 اسلام آباد کے 13 خدام نے جلسہ سالانہ ربوہ پر سٹیج پر خدمات سرانجام دیں۔

☆۔11-04-1984 کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ربوہ سے اسلام آباد تشریف لائے اور

23 اپریل تک بیت الفضل میں قیام فرمایا۔

☆۔13/20-4-1984 حضرت خلیفۃ المسیح لرابع نے بیت الذکر اسلام آباد میں خطبات جمعہ دیئے اور نماز جمعہ پڑھائیں۔

☆۔19-06-1984 حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق حضرت مولوی محمد حسین صاحب سبز پگڑی والے کی اسلام آباد میں 101 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔

☆۔ 1985 جنوری میں محترم علیم الدین صاحب نے تحریک جدید کے تحت وقف بعد از ریٹائرمنٹ کی درخواست دی۔

☆۔1985 چندہ بیرون مشن کی تحریک میں لجنہ اسلام آباد تمام دنیا کی لجنات میں دوسرے نمبر پر رہی جس کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جلسہ سالانہ انگلستان کے موقع پر فرمایا۔

☆۔1986 مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد کا باقاعدہ دفتر قائم ہوا۔

☆۔01-05-1986 کو اسلام آباد جماعت کی طرف سے پہلی دفعہ تجہیز و تکفین کے مسائل اور انتظامات کے بارے میں ایک پمفلٹ چھپوایا گیا۔اب تک اس کے دو ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔

☆۔25-05-1986 تک بیت الذکر میں صرف ایک خادم تھا۔ اور اس کی تنخواہ صرف 500/ روپے تھی۔جس کو بڑھانے کی درخواست کی گئی،لیکن عاملہ نے بجٹ نہ ہونے کی وجہ سے منظوری نہ دی۔لیکن پھر اُسی سال ہی اس کی تنخواہ 550/ روپے کر دی گئی۔(آج الحمداللہ بیت الذکر اسلام آباد کے کارکنوں کی تنخواہ لاکھوں میں ہے۔)

☆۔11-09-1987۔کو ایک مخالف مولوی نے تھانہ کوہسار میں درخواست دی کہ بیت الذکر کے اوپر جو بورڈ لگا ہے اس پر کلمہ لکھا ہوا ہے جس سے ''مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں'' چنانچہ 17-09-1987۔کو 13 افراد پر مشتمل پولیس پارٹی آئی اور نہ صرف کلمہ کے بورڈ اتارے بلکہ خادم بیت الذکر اور اس کے بیٹے کو بھی گرفتار کر کے لے گئی۔اس موقع پر ڈیوٹی پر موجود خدام نے کہا کہ کلمہ ہم نے لکھا ہے ہمیں گرفتار کریں لیکن پولیس خادم بیت الذکر اور اس کے بیٹے کو پکڑ

کر لے گئی۔اُسوقت 75 خدام اور انصار نے گرفتاری کے لئے اپنے نام لکھوائے تھے۔

☆۔8/9-10-1987۔کو مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد کا سالانہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا جس میں شرکت کرنے والے مرکزی وفد میں حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب مولانا عبدالوہاب صاحب، مولانا اسماعیل منیر صاحب اور مولانا نسیم سیفی صاحب شامل تھے۔

☆۔08-02-1988۔مجلس انصار اللہ اسلام آباد کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا مرکز سے مکرم ملک منور جاوید صاحب نے شرکت کی

☆۔12-03-1988۔کو مکرم و محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب ناظر بیت المال (آمد) نے بیت الذکر کمپلیکس میں منعقدہ ایک خصوصی تقریب میں کمپیوٹر سیکشن کا افتتاح فرمایا۔

☆۔07-04-1988 کو تھانہ کوہسار کی پولیس اور چند مولوی آئے اور بیت الذکر پر کلمہ مٹا دیا پولیس (11) احمدیوں کو گرفتار کر کے ساتھ لے گئی۔یہ کارروائی رات سوا بارہ بجے ہوئی اس سے پہلے فون کاٹا گیا۔یہ پولیس والے رینگتے ہوئے جنگل میں سے آئے۔ بتایا گیا ہے کہ جس جیل میں احمدیوں کو رکھا گیا وہاں کچھ مولوی بھی تھے جو جلوس نکالنے کے جرم میں گرفتار ہوئے تھے۔جیل میں رات کو جب مولوی سو رہے ہوتے تو احمدی تہجد پڑھ رہے ہوتے۔اس چیز کو دیکھ کر باقی قیدیوں نے مولویوں کو برا بھلا کہا، ایک دو مولویوں کو تھپڑ بھی مارے کہ یہ لوگ تو تہجد پڑھ رہے ہیں اور تم کلمہ کے دعویدار ہو کر سوئے ہوئے ہو، شرم کرو۔

☆۔-1988 تھانہ کوہسار میں احمدیوں کے خلاف تقریباً پچیس (25) مقدمات درج تھے جن کے ''جرائم'' شادی کارڈ پر بسم اللہ، السلام علیکم، اور انشاءاللہ وغیرہ الفاظ لکھنا شامل تھے۔

☆۔10-04-1988 کو راولپنڈی میں اوجڑی کیمپ کا حادثہ ہوا اس سانحہ کے موقع پر اسلام آباد کے خدام نے بھرپور خدمت خلق کی اور متاثرین کی ہر ممکن مدد کی۔

☆۔1988۔جون میں مکرم و محترم حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبہ پنجاب کی زیر صدارت امراء اضلاع پنجاب کا اجلاس بیت الفضل اسلام آباد میں منعقد ہوا۔

☆۔28-07-1988۔''مباہلہ'' کا پمفلٹ تقسیم کرتے ہوئے دو خدام مکرم ظہیر احمد اور ادریس مبارک گرفتار ہوئے اوران کے خلاف مقدمہ درج ہوا۔

☆۔25-09-1988۔کوایک احمدی ہومیوپیتھی ڈاکٹر مکرم نذیر احمد صاحب فوت ہوئے اور اسلام آباد کے عام قبرستان میں تدفین ہوئی تو مولویوں نے شور مچایا کہ میت کو یہاں سے نکالا جائے مولویوں کا ایک وفد اس سلسلہ میں D.C سے بھی ملا۔ چنانچہ قبر کشائی کر کے یہاں سے میت نئے قائم شدہ احمدیہ قبرستان میں منتقل کی گئی۔

☆۔08-11-1988۔کوصدر انجمن احمدیہ نے مشن ہاؤس (آب پارہ) فروخت کرنے کی اجازت دی۔

☆۔25-11-1988۔کواسسٹنٹ کمشنر اسلام آباد نے جماعت کے ایک وفد کو وارننگ دی کہ''آپ لوگ خواہ مخواہ بیت الذکر پر کلمہ لکھنے کی ضد کر رہے ہیں۔ یہ آپ کے لئے آخری وارننگ ہے اگر اب بیت الذکر پر کلمہ لکھا گیا تو میں اس کو سیل کروادوں گا۔''

☆۔01-02-1989۔کوCDA نے H-9 میں احمدیہ قبرستان کے لئے پلاٹ الاٹ کیا اور تمام متعلقہ محکمہ جات کو قبرستان کے لئے ضروری اقدامات کرنے کی ہدایات جاری کیں۔

☆۔23-03-1989۔کو بیت الذکر میں جلسہ جشن تشکر منعقد کیا گیا مرکز سے محترم شیخ نور الحق تنویر صاحب سابق مشنری انچارج بلادِ عربیہ تشریف لائے اس موقع پر بیت الذکر کو انتہائی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ جماعت احمدیہ اسلام آباد نے دیدہ ذیب شکل میں Souvenir بھی شائع کیا۔

☆۔01-07-1989 کواسلام آباد میں دو نائب امراء مقرر ہوئے اوران کے درمیان شعبہ جات کی تقسیم کی گئی۔

☆۔20-07-1989۔کو جماعت اسلام آباد کی طرف سے دو خدام مکرم سید تحسین مجتبیٰ اور مکرم سید توقیر مجتبیٰ دو صحافیوں کو لے کر کھاریاں اور چک سکندر گئے جہاں 16 جولائی 1989 کو

100 احمدیوں کے گھر جلائے گئے تھے۔

☆۔1990۔مارچ میں مربی ہاؤس I/10/4 کی رجسٹری ہوئی۔

☆۔14-06-1990۔کوآب پارہ مشن ہاؤس کی فروخت سے حاصل ہونے والے رقم سے G-10 میں مکان خریدا گیا جو''بیت القیام'' کے نام سے موسوم ہے۔اور جس میں مہمانوں کی رہائش کا انتظام کیا جاتا ہے۔

☆۔14-10-1990۔بعد نماز مغرب وعشاء انصار اللہ اسلام آباد کے سالانہ اجتماع کا آغاز ہوا۔مرکز سے مکرم ومحترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس مرکزیہ کے علاوہ مکرم ومحترم مولانا غلام باری سیف صاحب نے شرکت کی۔

☆۔06-04-1991۔کومکرم شیخ عبدالوہاب صاحب سے مکرم منیر احمد فرخ صاحب نے قائمقام امیر کی حیثیت سے امارت کا چارج لیا۔

☆۔1991 اپریل میں محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب نے اسلام آباد کی امارت کا چارج سنبھالا۔

☆۔26-09-1991۔سالانہ اجتماع انصار اللہ کا آغاز بعد نماز مغرب وعشاء ہوا۔مرکز سے صدر مجلس مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب اور قائد عمومی مکرم اسلم شاد منگلا صاحب شریک ہوئے۔

☆۔25-12-1991۔کواحمدیہ قبرستان میں کوارٹر کی تعمیر کے لئے CDA کی طرف سے ٹینڈر دیا گیا۔

☆۔17-01-1992۔لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالعلی ملک صاحب سابق امیر جماعت کی وفات ہوئی۔ان کی نماز جنازہ ایمبیسی روڈ پر واقع انکے گھر کے قریب گرین بیلٹ میں پڑھی گئی جس میں کئی حاضر و ریٹائرڈ فوجی افسران نے بھی شرکت کی۔

☆۔24-01-1992۔کو جماعت احمدیہ اسلام آباد نے اپنے اجلاس عام میں قرارداد تعزیت منظور کی۔

☆۔1992۔مسز ڈاکٹر بشیر احمد صاحبہ صدر لجنہ منتخب ہوئیں۔

☆۔10-01-1992 کو مکرم منیر احمد فرخ صاحب کا تبادلہ لاہور ہو گیا۔اور نائب امیر مکرم محمود احمد بھلر صاحب نے ان سے چارج لے لیا۔

☆۔1992 جولائی محترم علیم الدین صاحب باضابطہ امیر منتخب ہوئے۔

☆۔12-09-1992 کو دو عدد کارکنان کے لئے قبرستان میں کوارٹر کی تعمیر مکمل ہوئی۔

☆۔15-10-1992 بیت الذکر میں سالانہ اجتماع انصار اللہ زیر صدارت مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب منعقد ہوا۔اجتماع میں مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب نے بھی شرکت کی رات کو نعتیہ مشاعرہ بھی ہوا۔

☆۔21/22-10-1993 مجلس انصار اللہ اسلام آباد کا سالانہ ضلعی اجتماع منعقد ہوا مرکز سے مکرم مولانا اعظم اکسیر صاحب اور مکرم مولانا عبد الباسط شاہد صاحب نے شرکت کی۔

☆۔1993۔مکرم چوہدری عبد الواحد ورک صاحب ناظم انصار اللہ ضلع اسلام آباد اور علاقہ راولپنڈی مقرر ہوئے۔

☆۔05-01-1994۔کو جماعت احمدیہ اسلام آباد کے مخلص کارکن مکرم منصور احمد خاکی (سیکرٹری امور عامہ) گرفتار ہوئے۔

☆۔19-06-1994۔حضرت مولوی محمد حسین صاحب سبز پگڑی والے رفیق حضرت اقدس مسیح موعودؑ رات ساڑھے دس بجے اسلام آباد میں انتقال فرما گئے۔

☆۔29-08-1994۔بیسٹ ویسٹرن ہوٹل میں جماعت اسلام آباد کی طرف سے ''کسوف وخسوف ایک آسمانی نشان'' کے موضوع پر ایک سیمینار منعقد ہوا جس میں مرکز سے مکرم سلطان محمود انور صاحب اور راولپنڈی اسلام آباد کے چنیدہ افراد نے شرکت کی۔

☆۔22/23-09-1994 مجلس انصار اللہ اسلام آباد کے تحت دو روزہ سالانہ اجتماع بیت الذکر میں منعقد ہوا مرکز سے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس کے علاوہ محترم مبشر احمد

کاہلوں صاحب اور مکرم محمد اسلم شاد صاحب قائد تربیت نے شرکت کی۔اس اجتماع سے محترم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت انگلستان نے بھی خطاب فرمایا۔

☆۔10-10-1994۔مکرم ڈاکٹر نسیم احمد بابر صاحب پروفیسر قائد اعظم یونیورسٹی کو یونیورسٹی کے علاقے میں ہی نامعلوم افراد نے گھر میں گولی مار کر شہید کر دیا۔ان کو اللہ تعالیٰ نے اسلام آباد کے پہلے شہید ہونے کا اعزاز بخشا۔

☆۔14-10-1994۔کو جماعت احمدیہ اسلام آباد نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں ان کی وفات پر تعزیتی قرارداد منظور کی۔

☆۔15-10-1994۔قائد اعظم یونیورسٹی کے پروفیسرز اور سٹاف نے فارن آفس (واقع شاہراہ دستور) کے سامنے ڈاکٹر نسیم بابر کے قتل کے خلاف مظاہرہ کیا۔

☆۔10-11-1994 محترم شیخ عبدالوہاب صاحب سابق امیر جماعت (PIMS) ہسپتال میں وفات پا گئے۔

☆۔11-11-1994 حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے محترم شیخ عبدالوہاب صاحب مرحوم سابق امیر جماعت کی بیت الفضل لندن میں نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆۔1995۔محترم علیم الدین صاحب دوسری بار امیر جماعت منتخب ہوئے۔

☆۔11-10-1996 مجلس انصاراللہ کا اجتماع بعد نماز مغرب شروع ہوا مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔

☆۔1996۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے محترم منیر احمد فرخ صاحب کو ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن مقرر فرمایا۔

☆۔1997۔سیدہ ذاکرہ ناصر صاحبہ صدر لجنہ ضلع اسلام آباد مقرر ہوئیں جواب تک اس عہدہ پر خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔

☆۔05-07-1997 کو 1988 میں درج مقدمات میں ماخوذ 11 افراد کے متعلق فیصلہ

سنایا گیا۔ چونکہ چھ افراد بیرون ملک جا چکے تھے فیصلہ میں ان کو مفرور قرار دیا گیا جبکہ باقی 5 افراد کو رہا کر دیا گیا۔

☆۔22-07-1998 محترم علیم الدین صاحب تیسری بار امیر جماعت منتخب ہوئے۔

☆۔25-07-1998 محترم علیم الدین صاحب کی صدارت میں منعقد ہونے والا مجلس عاملہ کا اجلاس آپ کی زندگی کا آخری اجلاس ثابت ہوا۔ کیونکہ اس اجلاس کے بعد آپ اپنی بیٹی کے پاس امریکہ گئے تھے جہاں آپ حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث 30-08-1998 کو انتقال کر گئے۔

☆۔07-10-1998۔ کو بیت الفضل اسلام آباد میں مجلس انتخاب کا دوبارہ اجلاس بلایا گیا۔ جس میں کثرت رائے سے مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت منتخب ہوئے۔

☆۔19-11-1998۔ کو بہارہ کہو اسلام آباد کا ایک حلقہ بنایا گیا اور اس کے پہلے صدر مکرم عبدالعزیز جہانگیری صاحب منتخب ہوئے۔

☆۔22-11-1998۔ کو حلقہ کیرج فیکٹری کو راولپنڈی میں شامل کرنے اور جوڈیشنل کالونی کو اسلام آباد کی جماعت میں شامل کرنے کی درخواست کی گئی جس کی منظوری 22-03-1999 کو محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی طرف سے ملی۔

☆۔24-03-1999۔ کو مجلس عاملہ کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ احمدیہ قبرستان میں منظور کردہ ڈیزائن کے علاوہ قبروں پر کوئی دوسرا کتبہ نہیں لگے گا۔

☆۔ 06-06-1999۔ کو بیت الفضل میں امراء اضلاع پنجاب کا اجلاس ہوا پنجاب کے 34 میں سے 30 امرائے اضلاع شریک ہوئے۔

☆۔11-08-1999۔ کو پاکستان میں سورج گرہن لگا اس موقع پر مرکز کی ہدایت کے تحت دیگر جماعتوں کی طرح جماعت اسلام آباد نے بھی نماز کسوف وخسوف ادا کی۔

☆۔13-04-2000 اکادمی ادبیات پاکستان کی طرف سے اسلام آباد کے ایک احمدی

شاعر و ادیب مکرم اکبر حمیدی صاحب کو ''نیشنل ایوارڈ برائے اقلیت'' کی پیش کش ہوئی جس کے ساتھ /50000 روپے کا کیش انعام بھی تھا لیکن انہوں نے ایوارڈ یہ کہہ کر لینے سے انکار کر دیا کہ میں جدی پشتی اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہوں اور سمجھتا رہوں گا۔اس واقعہ کی رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو پیش کی گئی۔تو حضور نے ازراہ شفقت مکرم اکبر حمیدی صاحب کو ان کی اس جرأت پر 50000 روپے انعام سے نوازا۔

☆۔30-09-2000 مجلس عاملہ اسلام آباد کے اجلاس کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے فرمائی۔

☆۔10-10-2000 فیز 1 (فضل عمر لائبریری اور مربی ہاؤس) کا سنگ بنیاد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے رکھا۔

☆۔10-10-2000۔محترم میجر (ر) مقبول احمد صاحب کو بیت الذکر فیز 1 کی بنیاد میں رکھی جانے والی ایک اینٹ پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بابرکت کپڑے کو لپیٹنے کی سعادت ملی۔

☆۔22-11-2000 کو حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے ''منور کمپیوٹر لرننگ سنٹر'' کا افتتاح فرمایا۔

☆۔16-02-2001۔کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبہ جمعہ میں بیت الفتوح لندن کے لئے بیرونی جماعتوں کو بھی چندے کی تحریک فرمائی چنانچہ جماعت احمدیہ اسلام آباد نے فوری طور پر حضور کی خدمت میں 50 لاکھ روپے کا وعدہ پیش کیا۔

☆۔08-04-2001۔ربوہ میں 1984 سے جلسہ سالانہ کی بندش کے بعد اسلام آباد میں ہر سال باقاعدگی سے جلسہ کا انعقاد ہوتا رہا تاہم 8 اپریل 2001 کو یہاں ہونے والا جلسہ اس سلسلہ کا آخری جلسہ ثابت ہوا۔

☆۔04-07-2001۔مکرم رانا رفیق احمد صاحب کو محترم امیر صاحب اور نائب امیر

صاحب کے بیک وقت Uk جلسہ پر جانے کے باعث قائمقام امیر بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔

☆۔ 2001۔ جون میں بیت الذکر میں فیز 1 کا کام مکمل ہوا۔ جس میں مربی ہاؤس، گیسٹ ہاؤس اور لائبریری شامل تھی۔

☆۔ 12-07-2001۔ محترم میجر (ر) مقبول احمد صاحب سابق نائب امیر شام چھ بجے 85 سال کی عمر میں سی ایم ایچ راولپنڈی میں وفات پا گئے۔

☆۔ 14-10-2001۔ مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے بیت الذکر کمپلیکس کے جدید بلاک لائبریری اور طاہر ہومیوڈسپنسری کا افتتاح فرمایا اور لائبریری کی وزیٹرز بک میں اپنے تاثرات درج فرمائے۔

☆۔ 13-12-2001۔ کو محترم منیر احمد فرخ صاحب نے وقف بعد از ریٹائرمنٹ کے لئے درخواست دی۔

☆۔ 2001۔ دسمبر میں جماعت احمدیہ اسلام آباد کے ایک مخلص کارکن مکرم منصور احمد خاکی صاحب جنہیں 1994 میں گرفتار کیا گیا تھا، رہا ہوئے۔

☆۔ 02-2001۔ میں اسلام آباد ضلع کی دیہاتی جماعت ملاح ملوٹ میں بیت الذکر کی تعمیر ہوئی۔

☆۔ 27-01-2002۔ حضور انور نے محترم منیر احمد فرخ صاحب کا وقف بعد از ریٹائرمنٹ منظور فرمایا تاہم حضور نے آپ کو بطور امیر جماعت اسلام آباد کام جاری رکھنے کی ہدایت فرمائی۔

☆۔ 18-02-2002۔ بیت الذکر فیز (2) کی تعمیر کا کام شروع ہوا اس میں باتھ رومز اور دفاتر شامل تھے۔

☆۔ 2002۔ فروری میں جماعت احمدیہ اسلام آباد نے ایک دیدہ زیب ڈائری ''فرقان بک'' طبع کروائی۔

☆۔ 09-03-2002۔ کو مربی ضلع اسلام آباد نے بیت الذکر میں مربی ہاؤس کی تکمیل

پر G-8 کا مکان خالی کیا۔ یہ گھر جو ایک احمدی دوست نے جماعت کو مربی صاحب کی رہائش کے لئے دیا تھا تقریباً نو سال جماعت کے استعمال میں رہا۔

☆۔ 2002۔ جون سے جماعت احمدیہ اسلام آباد نے ہر ماہ ایک نیوز لیٹر شائع کرنا شروع کیا جو صرف پانچ چھ ماہ ہی چلا، جس کے بعد مرکز کی ہدایت کے تحت بعض قانونی وجوہ کے باعث اس کو بند کرنا پڑا۔

☆۔ 14-11-2002۔ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی صحت کے بارہ میں احباب جماعت کو باخبر رکھنے کے لئے بیت الذکر اسلام آباد میں ایک خصوصی ٹیلی فون لائن نصب کروائی گئی جس کے بعد Internet کے ذریعہ ستر سے زائد دوستوں کو ہر روز بذریعہ ای میل حضور کی صحت کے بارہ میں تازہ رپورٹ دی جاتی۔

☆۔ 05-02-2003 کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بیت الذکر اسلام آباد میں قائم فضل عمر لائبریری کا دورہ فرمایا۔

☆۔ 13-03-2003۔ بیت الذکر فیز (3) کی تعمیر کا کام شروع ہوا اس میں دفتر امیر صاحب، کانفرنس ہال، ڈسپنسری اور بیت الذکر کے شمالی ہال کو Extend کرنا شامل تھا۔

☆۔ 19-06-2003۔ حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب علاج کے سلسلہ میں اسلام آباد تشریف لائے اور 18 جولائی 2003 تک بیت الفضل میں قیام کیا۔

☆۔ 2003: 22/29 جون کو اسلام آباد لائبریری میں تبرکات و نادر تصاویر کی نمائش کا انتظام کیا گیا۔

☆۔ 09-07-2003۔ بیت الذکر فیز (4) لجنہ ہال کی کھدائی شروع ہوئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے تقریب میں بزرگان سلسلہ محترم مرزا عبدالحق صاحب، محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب، محترم نواب منصور احمد خان صاحب، مکرم فضل الرحمن خان صاحب امیر ضلع راولپنڈی اور محترم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب

نے بھی شرکت کی۔

☆۔20-08-2003 ۔جماعت اسلام آباد کے ایک مخلص بزرگ مکرم کرنل ستار بخش صاحب فوت ہوئے۔

☆۔17-09-2003 ۔ایک مخلص دوست مکرم ناصر احمد ملک صاحب نے بہارہ کہو کے علاقہ میں ایک پلاٹ جماعت احمدیہ اسلام آباد کو دیا۔

☆۔22-12-2003 ۔فیز چہارم (لجنہ بلاک) کی کھدائی کا کام مکمل ہوا ہی تھا کہ CDA کی مداخلت پر کام روکنا پڑا۔

☆۔2003-04 ۔جماعت اسلام آباد کی لازمی چندہ جات کی وصولی خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال پہلی دفعہ ایک کروڑ 10 لاکھ روپے رہی اور مرکز کی طرف سے خوشنودی کا اظہار کیا گیا۔

☆۔24-04-2004 کو مجلس خدام لاحمدیہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام بیت الذکر میں ایک شاندار مشاعرہ منعقد ہوا۔

☆۔29-07-2004۔اسلام آباد میں متعین مربی سلسلہ مکرم نصر اللہ ملہی صاحب اچانک انتقال کر گئے۔

☆۔12-10-2004 ۔جماعت کے مخلص کارکن اور شعبہ مال کے لئے کمپیوٹر پروگرام بنانے والے دوست مکرم پیر مطاہر احمد صاحب فوت ہوئے۔

☆۔20-12-2004۔سرکاری ایجنسیوں کے ذریعہ اطلاع ملی کہ اسلام آباد بیت الذکر کو دہشت گردوں کی طرف سے ٹارگٹ بنانے کا خطرہ ہے۔اس سلسلے میں پولیس کے سینئیر افسران نے بیت الذکر کا دورہ کیا اور حفاظتی اقدامات کے لئے کہا چنانچہ خدام نے انتہائی سردی میں بیت الذکر کی حفاظت کے لئے تقریباً ایک ماہ ڈیوٹی دی۔

☆۔15-06-2004۔مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی منظوری سے ایک وین خریدی۔

☆ ۔24-04-2004 ۔خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام آل پاکستان مشاعرہ کا انعقاد ہوا۔ جس میں ملک بھر سے احمدی شعراء کرام شریک ہوئے۔

☆ ۔2005 ۔فروری میں اسلام آباد شہر کے واقفین نو بچوں کا ایک تفصیلی دورہ پنڈ بیگوال کے لئے ترتیب دیا گیا جس میں 75 بچے بچیاں اور والدین شریک ہوئے۔

☆ ۔27-04-2005 ۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے بڑے بھائی صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب صبح 8:00 بجے الشفاء انٹرنیشنل اسلام آباد میں وفات پا گئے۔ بیت الفضل میں جنازہ کے بعد آپ کی میت تدفین کے لئے ربوہ پہنچائی گئی۔

☆ ۔2005 ۔8 اکتوبر کے قیامت خیز زلزلے کے موقع پر اسلام آباد کے خدام کو شاندار خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ زلزلہ متاثرین کی امداد کے لئے بیت الذکر اسلام آباد کو بیس کیمپ کے طور پر استعمال کیا گیا۔

☆ ۔28-09-2005 ۔کو مکرم چوہدری ضیاء محمد وڑائچ صاحب نے اپنے والد مکرم چوہدری نور محمد صاحب (مرحوم) کی وصیت کے مطابق بیت الذکر کے لئے جماعت احمدیہ اسلام آباد کو ایک پلاٹ سائز 32x85 عطیہ دیا یہ پلاٹ ڈھوک کھنہ میں ہے۔

☆ ۔18-10-2005 ۔کو سہ پہر 3 بجے صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے زلزلے سے متاثرہ علاقہ میں قائم ہیومینٹی فرسٹ کے کیمپ کا دورہ کیا اور کام کو سراہا۔

☆ ۔23-12-2005 ۔جماعت احمدیہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ضلع اسلام آباد کے واقفین نو بچے وفد کی شکل میں جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے لئے پاکستان سے گئے۔

☆ ۔27-02-2006 ۔کو CDA کو دوبارہ بیت الذکر کے لئے نئے پلاٹ کی درخواست دی گئی۔

☆ ۔16-10-2006 ۔جماعت احمدیہ اسلام آباد کے بہت ہی مخلص کارکن مکرم عبد الکریم لودھی صاحب (ایڈمنسٹریٹر بیت الذکر) فوت ہوئے۔

☆۔2006۔دسمبر میں 42واقفین نو کا ایک قافلہ بذریعہ بس منڈی بہاؤالدین شوگر مل کے دورہ پر گیا۔

☆۔07-03-2007۔مکرم عبدالواحد ورک صاحب ناظم انصاراللہ علاقہ راولپنڈی صبح تہجد کی نماز کے لئے اٹھے اور ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پا گئے۔

☆۔11-04-2007۔کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے مکرم عبدالواحد ورک صاحب مرحوم کی بیت الفضل لندن میں غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔

☆۔17-06-2007۔فیز چہارم (لجنہ بلاک) کا CDA سے دوبارہ نقشہ پاس کروا کر کام کا آغاز کیا گیا۔(یہ کام تین سال کی بندش کے بعد شروع ہوا۔)

☆۔17-06-2007۔مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے جماعت کے لئے ایک نئے مرکز ''بیت الھدیٰ'' کی تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔

☆۔09-11-2007۔لجنہ ہال کی بیسمنٹ کی چھت ڈالی گئی۔

☆۔05-12-2007۔لجنہ ہال (فرسٹ فلور) کی چھت ڈالی گئی۔

☆۔04-12-2007۔بنگلہ دیش میں سمندری طوفان کے بعد مرکز کی ہدایت پر متاثرین کے لئے پچیس لاکھ روپے اسلام آباد میں بنگلہ دیش ہائی کمیشن کو دیئے گئے

☆۔2008۔فروری میں ضلع اسلام آباد کے واقفین نو بچوں کا ایک تفریحی پروگرام احمدیہ پارک واقع سیکٹر H-9 ترتیب دیا گیا۔

☆۔23-03-2008۔خلافت احمدیت کے قیام کو 100 سال پورے ہونے پر مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام خلافت جوبلی سال کی تقریب کے طور پر یوم مسیح موعودؑ کی شاندار اور پروقار تقریب منعقد ہوئی۔

☆۔30-03-2008۔بروز اتوار واقفین نو ضلع اسلام آباد نے پاکستان چپ بورڈ فیکٹری اور روہتاس قلعہ (ضلع جہلم) کا تفریحی اور مطالعاتی دورہ کیا۔اس وفد کی نگرانی محترم ڈاکٹر عبدالباری

صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع نے کی۔

☆۔04-05-2008 مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔

☆۔11-11-2008 کو لجنہ بلاک کی تکمیل کے بعد اس کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے فرمایا۔اسی روز خلیل ہال کی کھدائی کا کام بھی شروع ہوا۔صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔

☆۔08-06-2008 کو لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام یوم خلافت منایا گیا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تینوں بیٹیوں نے شرکت کی۔

☆۔07-09-2008 کو ایک ٹی وی پروگرام میں جماعت کے خلاف ڈاکٹر عامر لیاقت کی طرف سے نازیبا الفاظ استعمال کرنے پر جماعتی وفد جس میں مکرم منیر احمد فرخ صاحب، مکرم مجیب الرحمن صاحب ایڈووکیٹ، مکرم آر ڈی احمد صاحب اور مکرم خالد سیف اللہ صاحب شامل تھے چیئر مین پیمرا سے ملا اور اپنی معروضات پیش کیں۔

☆۔2008۔خلافت جوبلی مقابلہ مقالہ نویسی جس میں پاکستان بھر سے انصار، خدام، لجنہ ناصرات اور اطفال نے حصہ لیا۔اسلام آباد سے محترمہ امتہ الرحمن پراچہ صاحبہ بنت مکرم عبدالرحیم صاحبہ نے پاکستان بھر میں لجنات میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔

☆۔2009۔اکتوبر جماعت اسلام آباد کے ایک مخلص بزرگ مکرم حمید الحامد صاحب جو اس وقت قاضی کی حیثیت سے خدمات کی توفیق پا رہے تھے، وفات پا گئے۔

☆۔22-11-2009۔اسلام آباد کے ایک مخلص دوست ونگ کمانڈر (ر) خلیل الرحمن صاحب ابن مکرم ومحترم ڈاکٹر عطا الرحمن صاحب سابق امیر ضلع ساہیوال کو چکوال کے قریب قتل کر دیا گیا۔

☆۔30-11-2009۔حضور انور نے لندن میں ونگ کمانڈر (ر) خلیل الرحمن صاحب ابن مکرم محترم ڈاکٹر عطا الرحمن صاحب سابق امیر ضلع ساہیوال کی نماز جنازہ غائب پڑھائی

☆۔21-02-2010۔مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت پہلا سیدنا ناصر فٹ بال ٹورنامنٹ سپر مارکیٹ کی گراؤنڈ میں کھیلا گیا۔

☆۔04-03-2010۔بیت الذکر توسیعی منصوبہ فیز 5 کے تحت ''خلیل ہال'' کے مکمل ہونے پر افتتاح کی بابرکت تقریب ہوئی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ مہمان خصوصی تھے۔

☆۔17-04-2011۔مجلس انصار اللہ اسلام آباد کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔جس میں صدر مجلس انصار اللہ پاکستان محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے شرکت فرمائی۔

☆۔21-06-2010۔سپیکر نے قومی اسمبلی کی 1974 کی خفیہ کارروائی کو 36 سال بعد منظر عام پر لانے اور شائع کرنے کا حکم دیا۔

☆۔05-09-2011۔اسلام آباد کے معروف شاعر مکرم اکبر حمیدی صاحب طویل عرصہ علیل رہنے کے بعد انتقال کر گئے۔

☆۔20-11-2011۔خدام الاحمدیہ کے تحت مثالی وقار عمل ہوا جس میں 286 خدام نے حصہ لیا۔

☆۔12-2011۔جماعت اسلام آباد کو تحریک جدید کے چندہ میں پہلی بار ایک کروڑ روپے سے زائد وصولی کی توفیق ملی۔

☆۔08-01-2012۔مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام عہدیداران کے لئے ایک خصوصی ریفریشر کورس کا اہتمام کیا گیا جس میں صدر مجلس انصار اللہ پاکستان محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے خصوصی طور پر شرکت کی۔

☆۔13-2012۔جماعت احمدیہ اسلام آباد کے لازمی چندہ جات کی وصولی پہلی دفعہ 5 کروڑ چالیس لاکھ روپے سے تجاوز کر گئی۔

☆۔02-05-2013۔محترم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت علاج کے لئے کینیڈا

تشریف لے گئے اور پھر وہاں ہی سکونت اختیار کر لی

☆۔22-10-2013۔کومکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب کوحضور انور نے امیر جماعت اسلام آباد مقرر فرمایا۔

☆۔25-10-2013۔محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر جماعت نے اپنی مجلس عاملہ کے پہلے اجلاس کی صدارت کی۔

☆۔15-12-2013 مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد کا سالانہ اجتماع بیت الذکر میں منعقد ہوا۔مکرم ومحترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے شرکت کی اور خطاب فرمایا۔

☆۔16-01-2014۔جماعت اسلام آباد کے ایک مخلص بزرگ محترم عبدالرشید شرما صاحب تقریباً 91سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

☆۔16-05-2014۔وقف نو بچوں کا چوتھا سالانہ اجتماع بیت الذکر اسلام آباد میں منعقد ہوا۔

☆۔08-06-2014۔جماعت احمدیہ اسلام آباد کے زیر اہتمام یوم خلافت منایا گیا۔ جس میں شرکت کے لئے محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ خصوصی طور پر تشریف لائے۔

☆۔21-06-2014۔مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے زیر انتظام جلسہ یوم خلافت بیت الذکر میں منعقد کیا گیا جس میں صدر مجلس مکرم ومحترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے شرکت کی۔

☆۔19-10-2014۔مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد کا سالانہ اجتماع بیت الذکر میں منعقد ہوا۔جس میں صدر مجلس انصاراللہ پاکستان محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے شرکت فرمائی.

☆۔26-10-2014۔محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب نے امارت کا چارج سنبھالنے کے بعد پہلی دفعہ اسلام آباد کے مختلف حلقہ جات کے دورے شروع کئے۔

☆۔27-02-2015 ۔مجلس انصار اللہ کے زیر اہتمام سال کا پہلا ریفریشر کورس بیت الذکر میں منعقد ہوا۔ مرکز سے صدر مجلس انصار اللہ پاکستان مکرم ومحترم حافظ مظفر احمد صاحب نے شرکت کی۔

☆۔27-05-2015 ۔مجلس انصار اللہ ضلع کے زیر اہتمام یوم خلافت اور ڈائمنڈ جوبلی انصار اللہ کی مناسبت سے ایک بڑا جلسہ کیا گیا جس میں خدام اور لجنہ نے بھی شرکت کی۔ مرکز سے حافظ مظفر احمد صاحب اور مولانا سلطان محمود انور صاحب بھی شریک ہوئے۔

☆۔2014-15 جماعت اسلام آباد کی لازمی چندہ جات کی وصولی چھ کروڑ 95 لاکھ روپے سے زیادہ ہوئی۔

☆۔15/16-08-2015 ۔جماعت احمدیہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام عہدیداران مجلس عاملہ،صدران حلقہ جات اور سیکرٹریان کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔

☆۔20-09-2015 ۔ بہارا کہو میں نئی تعمیر ہونے والی ''بیت الرحمن'' کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے فرمایا۔ اسی روز آپ نے بیت الذکر اور معلم ہاؤس ملاح ملوٹ کا افتتاح بھی فرمایا۔

☆۔03-10-2015 نئے نماز سنٹر بیت الرحمن بہارا کہو میں پہلی دفعہ مکرم امان اللہ امجد صاحب کی بطور مربی سلسلہ تعیناتی ہوئی۔

☆۔2015۔ اکتوبر میں پہلی مرتبہ 10 مربیان سلسلہ نے مرکز کی ہدایت اور پروگرام کے تحت بیک وقت اسلام آباد کے مختلف حلقوں کا تفصیلی دورہ کیا۔

☆۔08-11-2015 ۔محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر جماعت نے اپنے دونوں نائب امراء مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب اور مکرم کموڈور(ر) شبیر احمد صاحب کے ہمراہ احمدیہ قبرستان کا دورہ کیا اور اس کی تزئین وآرائش کے لئے خصوصی ہدایات دیں۔

☆۔06-12-2015 ۔مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام قبرستان میں صفائی کے لئے ایک

مثالی وقار عمل کیا گیا۔

☆۔21-02-2016 جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔حاضری 500 رہی۔

☆۔20-03-2016 جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا جس میں مرکز سے مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب نے شرکت فرمائی حاضری 523 رہی۔

☆۔22-05-2016 جلسہ یوم خلافت منایا گیا مرکز سے سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے شرکت فرمائی حاضری 881 رہی

☆۔22-05-2016 کو ''تاریخ احمدیت اسلام آباد'' کا ٹائٹل ڈیزائن کرنے کے لئے انعامی مقابلہ کی دعوت دی گئی اور اول دوم سوم پوزیشن لینے والوں کے لئے بالترتیب سات، پانچ اور تین ہزار روپے نقد انعامات کا اعلان کیا گیا۔

☆۔28-06-2016 مکرم داؤد احمد منصور صاحب مربی سلسلہ اسلام آباد میں وفات پا گئے۔

☆۔07-08-2016 سوشل میڈیا سے آگاہی کے لئے ایک تربیتی کورس منعقد کیا گیا جو بے حد معلوماتی پروگرام تھا۔

☆۔01-01-2017 نئے سال کے آغاز پر اجتماعی نماز تہجد کا پروگرام تھا بیت الذکر سمیت ضلع کے تمام نماز سنٹرز میں باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔

☆۔05-02-2017 کو شعبہ تعلیم القرآن کے تحت ایک سیمینار منعقد ہوا جس میں مرکز سے محترم محمد دین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن نے شرکت فرمائی۔پہلی دفعہ 101 بچوں کی اجتماعی تقریب آمین ہوئی اور بچوں کو سندات وانعامات سے نوازا گیا۔

☆۔17-05-2017 تک ضلع اسلام آباد کے 179 موصی احباب وخواتین کی بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہو چکی ہے۔

☆۔17-05-2017 تک اسلام آباد شہر وضلع میں 39 مربیان کرام کو مختلف سینٹرز میں خدمت کی توفیق ملی ہے جبکہ 6 معلمین وقف جدید کو مختلف سینٹرز میں خدمت کی توفیق ملی۔